تاریخ طبری

www.KitaboSunnat.com

حصہ ہفتم

عباسی دورِ حکومت

تصنیف: ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
مترجمہ: سید محمد ابراہیم۔ ایم۔ اے

نفیس اکیڈمی ○ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تاریخِ طبری

حصہ ہفتم

عباسی دورِ حکومت

سنہ ۱۳۲ھ تا سنہ ۱۷۰ھ

خلیفہ ابوالعباس السفاح تا خلیفہ الہادی

خلافت بنی عباس کی ابتداء، شہر بغداد کی بناء، مسلمانوں کے دورِ تمدن آفرینی کا آغاز، علوم روایت اور علوم درایت میں مسلمان علماء اور محققین کا دورِ اوّل تدوین فقہ اسلامی کی اولین مساعی۔

ترجمہ: سید محمد ابراہیم ایم اے (ندوی)

تصنیف: علامہ ابی جعفر جریر الطبری (متوفی سنہ ۳۱۰ھ)

ترتیب و تبویب

شبیر حسین قریشی ایم اے

نفیس اکیڈمی

بلاسس اسٹریٹ ——— کراچی ۱

قیمت:- ۳۵ روپے مجلد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

953
ط ب ر ی

تاریخ الامم الملوک

مصنفہ علامہ ابن جریر الطبری کے حصہ ہفتم کا اردو ترجمہ

جملہ حقوقِ اشاعت وطباعت تصحیح وترتیب وتبویب
بحق
چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری
مالک
نفیس اکیڈمی، مسعود پبلشنگ ہاؤس
بلاسس اسٹریٹ کراچی ۱ محفوظ ہیں

بہ اہتمام ——— خالد اقبال گاہندری
اشاعت اوّل نفیس اکیڈمی — مئی سنہ ۱۹۶۸ء
ٹیلیفون ——— ۲۳۲۹۵۶



مطبوعہ
(ایجوکیشنل پریس کراچی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دورِ عباسی

از

محمد اقبال سلیم گاھندری

آج ہم تاریخ الامم الملوک مصنفہ علامہ طبری کی مشہور و معروف تاریخ کا حصہ ہفتم پیش کر رہے ہیں خلافت عباسیہ کا بانی ابوالعباس عبداللہ السفاح ہے جو ۱۰۴ھ میں بمقام حمیمہ علاقہ بلقا میں پیدا ہوا۔ وہیں پرورش پائی۔ یہ اپنے بھائی ابراہیم امام کا جانشین ہوا۔ علامہ ابن جریر الطبری کا قول ہے کہ جس روز سے آنحضرت صلعم نے اپنے چچا سے فرمایا تھا کہ تمہاری اولاد میں خلافت آئے گی اسی وقت سے اولادِ عباس خلافت کی امیدوار چلی آتی تھی۔ عبداللہ سفاح خونریزی۔ سخاوت۔ حاضر جوابی تیز فہمی میں ممتاز تھا۔ سفاح کے عمال بھی خونریزی میں مشاق تھے۔

آپ اس ایک واقعہ سے سفاح کے عمال کی سنگدلی اور خوں ریزی کا اندازہ کیجئے۔ حبیب محمد بن صول کو اہلِ موصل نے نکال دیا تو سفاح نے ان سے ناراض ہو کر اپنے بھائی یحییٰ بن محمد بن علی کو بارہ ہزار کی جمعیت دے کر روانہ کیا۔ یحییٰ بن محمد قصر امارت میں ٹھہرا اس نے موصل کے بارہ سربرآوردہ آدمیوں کو قصر امارت میں بلا کر قتل کر دیا اہل موصل میں اس سے سخت اشتعال پیدا ہوا اور لوگ جنگ کرنے پر تل گئے۔ یحییٰ نے جب یہ خطرناک صورت حال دیکھی تو اعلان کیا کہ جو شخص جامع مسجد میں داخل ہو جائے گا اسے پناہ دی جائے گی۔ یہ سن کر لوگ مسجد کی طرف دوڑے۔ یحییٰ نے جامع مسجد کے دروازے کے پیچھے اپنے آدمی متعین کر رکھے تھے جیسے ہی لوگ اندر داخل ہوتے انہیں قتل کر دیا جاتا اس طرح گیارہ ہزار آدمی مسجد میں قتل کر دیئے گئے اس کے بعد شہر میں قتل عام کیا گیا۔ رات بھر یحییٰ ان عورتوں کی دل دوز چیخیں سنتا رہا جن کے شوہر باپ بھائی بیٹے قتل کر دیئے گئے تھے۔ صبح ہوتے ہی اس رونے دھونے کا یحییٰ نے یہ علاج کیا کہ عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرنے کا حکم دے دیا تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ تین روز تک اس حکم کے بعد قتل و غارت گری کا بازار گرم رہا۔ یحییٰ کے لشکر میں چار ہزار زنگی سپاہی بھی تھے انھوں نے عورتوں کی عصمت دری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جو تھے روز یحییٰ گھوڑے پر سوار شہر کی سیر کو نکلا تو ایک باہمت عورت نے یحییٰ کے گھوڑے کی باگ پکڑ کر کہا "کیا تم بنی ہاشم نہیں ہو؟ کیا تم رسول اللہ صلعم کے چچا کے لڑکے نہیں ہو؟ کیا تم اس سے بے خبر ہو کہ زنگیوں نے مسلمان عورتوں کی عصمت دری کی اور ان کو جبراً لے گئے" یہ سن کر یحییٰ خاموش رہا اور آگے بڑھ گیا دوسرے دن یحییٰ نے زنگیوں کو تنخواہ تقسیم کرنے کے بہانے سے بلایا۔ جب تمام زنگی جمع ہو گئے تو سب کو قتل کروا دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ صرف سفاکی کا ایک واقعہ ہے۔ اس دور میں ہزاروں ایسے واقعات ہوئے۔

اسلامی تاریخ میں یہ دور خلافت عباسی کا دور کہلاتا ہے ۱۳۲ھ میں ابوالعباس السفاح نے بزور شمشیر خلافتِ بنو امیہ کو ختم کر کے اپنے ہاتھ پر بیعت خلافت لی اور اس طرح خاندانِ مروان سے خلافت منتقل ہو کر حضرت عبداللہ ابن عباس کی اولاد میں آ گئی۔ تاریخ اسلام میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ اقتدار کی مسند محض تلوار کی قوت سے حاصل کی گئی۔ اس سے پہلے جن اشخاص یا خانوادوں میں حکومت آئی انھوں نے تلوار کی قوت سے یہ مسند حاصل نہیں کی تھی۔ اقتدار پر جب قوت سے قبضہ کیا جاتا ہے تو شخصِ واحد کی مرضی حکومت کا آئین بن جاتی ہے اور رائے عامہ کی قوت اس کے مقابلہ میں دب جاتی ہے۔ یہی کچھ بنو عباس کے دور میں بھی ہوا۔ یہ اور بات ہے کہ عہد نبوت سے قریب ہونے کی وجہ سے کچھ دنوں تک روزمرہ کی زندگی اور عدالتی قوانین کسی نہ کسی طرح دین سے متاثر رہے۔ بہرحال یہ دور حقیقتاً خلافت سے ملوکیت کی طرف انتقال اول ہے دوسری طرف کشور کشائی سے تمدن آفرینی کی طرف تاریخ کا رخ اسی زمانہ میں مڑ گیا تھا اس لئے یہ دور بڑے غور سے مطالعہ کے قابل ہے۔

عروس البلاد بغداد اسی دور میں بسایا گیا۔ وہی بغداد جو امام ابو یوسف کا بھی بغداد ہے۔ اور الف لیلیٰ کا بغداد بھی ہے۔ غرض یہ عجیب شہر بنا اور ہمیشہ عجیب شہر رہا یہاں تک کہ چشم فلک اسے کھا گئی اور آسمان نے کسے اپنے نیچے ہمیشہ رہنے دیا ہے۔

عباسی دور حکومت کا یہ حصہ ۱۳۲ھ تا ۱۷۰ھ یعنی خلیفہ ابوالعباس سفاح تا خلیفہ الہادی تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ ہم خوشی سے اعلان کرتے ہیں کہ تاریخ طبری کا یہ ساتواں حصہ پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم بقیہ حصے بھی اسی خوبی کے ساتھ جلد از جلد شائع کر سکیں۔ وما توفیقی الا باللہ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس

عباسی دورِ حکومت

سنہ ۱۳۲ء تا سنہ ۱۷۰ء

باب ۱

خلیفہ عبداللہ بن محمد ابوالعباس ۳۳
خلافت عباسیہ کے متعلق ابوہاشم اور محمد بن علی کی گفتگو ۳۳
علی بن محمد کا بیان ۳۳
امام محمد بن علی کی پیشین گوئی ۳۳
ابراہیم بن محمد کی گرفتاری کا حکم ۳۴
عثمان بن عروہ کا بیان ۳۴
ابراہیم بن محمد کی گرفتاری ۳۴
ابوالعباس کی گرفتاری و رہائی ۳۵
مروان کے قاصد کے قتل کا منصوبہ ۳۵
منصوبۂ قتل کی مخالفت ۳۵
عبدالحمید بن یحییٰ کا مروان کو مشورہ ۳۶
ابوالعباس کی جانشینی ۳۶
ابوالعباس کی کوفہ میں آمد ۳۷
شیعان بنی عباس کی ابوالعباس سے ملاقات ۳۷
ابوسلمہ کی ابوالعباس سے ملاقات ۳۷
ابوالعباس کا خطبہ ۳۸
داؤد بن علی کا تاریخی خطبہ ۴۰
ابوالعباس سفاح کی بیعت ۴۲
ابوالعباس اور داؤد بن علی کی ملاقات کا واقعہ ۴۲
سنہ ۱۳۲ھ کے واقعات ۴۳
ابوسلمہ کی امام کے متعلق خاموشی ۴۳
ابوحمید اور سابق الخوارزمی کی گفتگو ۴۳
ابوحمید کی ابوالعباس سے ملاقات ۴۴
ابراہیم بن سلمہ کی چھاؤنی میں آمد ۴۴
ابوسلمہ کا ابوالعباس کی اہمیت سے اختلاف ۴۴
ابوالجہم کی ابوسلمہ کے متعلق ہدایات ۴۵
ابوالعباس سفاح کا جلوس خطبہ ۴۵
ابوالعباس کے عمال ۴۶

باب ۲

جنگ زاب ۴۷
عثمان بن سفیان کے قتل کی اطلاع ۴۷
عبداللہ بن علی کی ابوالعباس کو پیش کش ۴۸
عینیہ بن موسیٰ کا مروان پر حملہ ۴۸
عبداللہ بن مروان اور مخارق بن غفار کی جنگ ۴۸
مخارق بن غفار کی گرفتاری ۴۸
مروان اور مخارق کی گفتگو ۴۹
موسیٰ بن کعب کا عبداللہ بن علی کو مشورہ ۴۹
مروان کا زوالِ آفتاب سے قبل جنگ سے گریز ۴۹
معرکۂ زاب ۴۹
مروان کی شکست و فرار ۵۰
ابوالعباس کو تینوں فتح ۵۰
مروان کی شکست کی وجہ ۵۰
عبیداللہ الکلابی کی شجاعت ۵۱
امام ابراہیم بن محمد کا قتل ۵۱
ابومحمد السفیانی کی رہائی ۵۲
مہلل بن صفوان کا بیان ۵۲
مروان بن محمد کی روانگی حران ۵۳
امان بن یزید کی عبداللہ بن علی ۵۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اطاعت
مروان پر اہل حمص کا حملہ و شکست ۵۳
عبداللہ بن علی کا دمشق پر قبضہ ۵۴
مروان کی روانگی فلسطین ۵۴
مروان بن محمد کی فوج کی تعداد ۵۴
ابو موسیٰ بن مصعب کا بیان ۵۵
مروان کا دریائے ابو فطرس پر قیام ۵۵
عبداللہ بن علی کی پیش قدمی و فتوحات ۵۵
ولید بن معاویہ کا قتل ۵۶
عبداللہ بن علی کی روانگی فلسطین ۵۶
صالح بن علی کا مروان کا تعاقب ۵۷
صالح کا مروان کے رسالہ پر حملہ ۵۷
صالح بن علی کا ذات الساحل میں قیام ۵۷
معرکہ بوصیر ۵۸
مروان بن محمد کا قتل ۵۸
بکیر بن ماہان کی پیشین گوئی ۵۹
مروان بن محمد کی عمر و مدتِ حکومت ۵۹
علی بن مجاہد کا بیان ۵۹
ابوالورد کی بغاوت ۶۰
عبداللہ بن علی اور حبیب بن مرہ کی صلح
اہلِ دمشق کی بغاوت ۶۰
معرکہ مرج الاخرم ۶۱
اہل قنسرین کی اطاعت ۶۱
ابو محمد کا خاتمہ ۶۲
ابوالورد اور عبدالصمد کی جنگ ۶۲
ابوالورد کا قتل
حبیب بن مرہ کی بغاوت ۶۳
اہل جزیرہ کی بغاوت ۶۳
بکار بن مسلم کی مخالفت ۶۴
ابوجعفر کی بکار پر فوج کشی ۶۴
بکار بن مسلم کی اطاعت ۶۴
اسحٰق بن مسلم العقیلی کی اطاعت ۶۵
ابو سلمہ بن سلیمان ۶۵
ابوجعفر کی روانگی خراسان ۶۶
ابوجعفر اور ابو مسلم کی ملاقات ۶۶
ابوجعفر کی ابو مسلم کے متعلق روایت ۶۶
سالم کو ہدایت
ابو سلمہ کا قتل ۶۷
سلیمان بن کثیر اور اعرج کی گفتگو ۶۸
سلیمان بن کثیر کے قتل کا حکم ۶۸
ابوجعفر کو ابو مسلم سے خطرہ ۶۸
جوثر کا ابن ہبیرہ کو مشورہ ۶۸
یحییٰ بن حصین کی تجویز ۶۹
حسن بن قحطبہ کی واسط پر فوج کشی ۶۹
خازم کا ابن ہبیرہ پر حملہ ۶۹
واسط کا محاصرہ ۷۰
ابن ہبیرہ کی بنو امیہ سے نگرانی ۷۰
ابو امیہ کی گرفتاری ۷۰
یحییٰ کا بنو امیہ کے متعلق ۷۰
ابن ہبیرہ کو مشورہ ۷۲
ابو امیہ کی رہائی ۷۱
غیلان کی ابو العباس سے درخواست ۷۱
ابو جعفر کی سپہ سالاری ۷۱
معرکہ واسط ۷۲
شامی سرداروں کی شجاعت ۷۲
خراسانیوں کا شدید حملہ ۷۲
محصورین کو مروان کے قتل کی اطلاع ۷۳
معرکہ واسط کے متعلق دوسری روایت ۷۳
ابن ہبیرہ کی فوج میں نفاق ۷۳
ابوجعفر اور ابن ہبیرہ میں مصالحت ۷۴
ابوجعفر اور ابن ہبیرہ کی ملاقات ۷۴
یزید بن حاتم کی ابن ہبیرہ کے خلاف شکایت ۷۴
ابو العباس کا ابن ہبیرہ کو قتل کرنے کا حکم ۷۵
ابن ہبیرہ کے ساتھیوں کی ۷۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرفتاری و قتل ۷۶
ابن ہبیرہ کا قتل ۷۶
خالد بن سلمہ کا قتل ۷۶
ابن ہبیرہ اور ہشام بن عبدالملک ۷۷
ابوالعباس کی حسن بن قحطبہ کو ہدایت ۷۷
امارت فارس پر عیسیٰ بن علی کا تقرر ۷۷
ابوالعباس کے عمال ۷۷
امیر حج داؤد بن علی ۷۷
۱۳۳ھ کے واقعات ۷۷
امارت بصرہ پر سلیمان بن علی کا تقرر ۷۸
داؤد بن علی کا انتقال ۷۸
زیاد بن عبیداللہ کی امارت ۷۸
امارت مصر پر ابوعون کا تقرر ۷۸
شریک بن شیخ المہری کا خروج ۷۹
ابوداؤد خالد بن ابراہیم کی قتل میں آمد ۷۹
متفرق واقعات ۷۹
امیر حج زیاد بن عبیداللہ و عمال ۷۹
۱۳۴ھ کے واقعات ۷۹
بسام بن ابراہیم کی بغاوت ۸۰
خازم کا بسام پر حملہ ۸۰
مغیرہ اور اس کے ساتھیوں کا قتل ۸۰
ابوالعباس کا خازم کو قتل کرنے کا ارادہ ۸۱
ابوالجہم اور موسیٰ کی خازم کے متعلق سفارش ۸۱
خازم کی خوارج پر فوج کشی ۸۲
شیبان خارجی کا خاتمہ ۸۲
جلندی خارجی اور خازم کی جنگ ۸۳
جلندی خارجی اور راشد کی جماعت کا خاتمہ ۸۳
ابوداؤد خالد کی کش سر فوج کشی ۸۳
ابوداؤد کی مراجعت بلخ ۸۴
موسیٰ بن کعب اور منصور بن جمہور کی جنگ ۸۴
محمد بن یزید کا انتقال ۸۴
صالح بن صبیح کی برطرفی ۸۴
امیر حج عیسیٰ بن موسیٰ و عمال ۸۵
۱۳۵ھ کے واقعات ۸۵
زیاد بن صالح کا خروج ۸۵
سباح بن نعمان کی گرفتاری و قتل ۸۵
زیاد بن صالح کا قتل ۸۶
عیسیٰ بن ماہان کی ابوداؤد کے خلاف شکایت ۸۶
عیسیٰ بن ماہان کی گرفتاری ۸۶
عیسیٰ بن ماہان کا انجام ۸۷
امیر حج سلیمان بن علی و عمال ۸۷
۱۳۶ھ کے واقعات ۸۷
ابومسلم کی ابوالعباس سے ملاقات ۸۷
ابوجعفر اور ابومسلم میں کشیدگی ۸۸
ابوجعفر کا ابومسلم کو قتل کرنے کا مشورہ ۸۸
ابوالعباس کی ابومسلم کے قتل کی ممانعت ۸۸
ابومسلم کو فریضہ حج کی اجازت ۸۹
ابوجعفر کی فریضہ حج کے لئے روانگی ۸۹
عبداللہ بن محمد کی ولیعہدی ۹۰
ابوالعباس کی وفات ۹۰
ابوالعباس عمر کی مدت حکومت ۹۰
ابوالعباس کا حلیہ ۹۰
باب ۳
خلیفہ ابوجعفر المنصور ۹۱
ابوجعفر منصور کی بیعت ۹۱
ابومسلم خراسانی کا تعزیت نامہ ۹۲
ابوجعفر کو عبداللہ بن علی نے خط لکھا ۹۲
زیاد بن عبیداللہ کی برطرفی ۹۲
عبداللہ بن علی کی سپہ سالاری ۹۳
امیر حج ابوجعفر منصور و عمال ۹۳
۱۳۷ھ کے واقعات ۹۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر کی حیرہ میں آمد ۹۳
علی بن محمد کا بیان ۹۳
عبداللہ بن علی کا دعوی خلافت ۹۴
عبداللہ بن علی کی جیت ۹۴
ابو مسلم کی عبداللہ بن علی پر فوج کشی ۹۵
عبداللہ بن علی کی عکی سے مصالحت ۹۵
عکی کا قتل ۹۵
حمید بن قحطبہ کے قتل کا حکم ۹۶
حمید بن قحطبہ کی روانگی عراق ۹۶
ابو مسلم خراسانی کی حکمت عملی ۹۶
اہل شام کی عبداللہ بن علی سے علیحدگی ۹۷
ابو مسلم خراسانی اور عبداللہ بن علی کی جنگ ۹۷
عبداللہ بن علی کا شدید حملہ ۹۸
ابو مسلم کی ہدایت ۹۸
عبداللہ بن علی کی شکست ۹۹
عبداللہ بن علی کی مراجعت بصرہ ۹۹
سلیمان بن علی کی عبداللہ بن علی کو امان ۱۰۰
ابو مسلم خراسانی اور ابوالعباس ۱۰۰
ابو مسلم خراسانی کی داد و دہش ۱۰۰
ابو مسلم خراسانی کی روانگی عراق ۱۰۱
ابو مسلم کی عبدالجبار وغیرہ کے خلاف شکایت ۱۰۱
مسلم بن مغیرہ کا بیان ۱۰۲
حسن بن قحطبہ کا ابوایوب کو پیغام ۱۰۲
مال غنیمت کے متعلق ابو حفص کا بیان ۱۰۳
ابو مسلم کا ابوالنجیب کو قتل کرنے کا ارادہ ۱۰۳
ابو جعفر کو ابو مسلم سے خطرہ ۱۰۴
یقطین بن موسیٰ کی ابو مسلم کے خلاف شکایت ۱۰۴
ابو مسلم کا ابو جعفر کے نام خط ۱۰۴
ابو جعفر کا خط بنام ابو مسلم خراسانی ۱۰۵
جمہیر بن بزید کی سفارت ۱۰۵
ابو مسلم کا ابو جعفر کے نام خط ۱۰۵
ابو مسلم خراسانی کی سرکشی ۱۰۶
امرا کے ابو مسلم کے نام خط ۱۰۶
ابو حمید کی سفارت ۱۰۶
ابو حمید اور ابو مسلم خراسانی کی گفتگو ۱۰۷
ابو نصر کا ابو مسلم کو خراسان جانے کا مشورہ ۱۰۷
نیزک کا ابو مسلم کو رے میں قیام کا مشورہ ۱۰۸
ابو جعفر کی ابو مسلم خراسانی کو دھمکی ۱۰۸
ابو اسحٰق کا ابو مسلم خراسانی کو پیغام ۱۰۹
نیزک کی ابو مسلم خراسانی کو نصیحت ۱۰۹
ابو جعفر کا ابو مسلم کو قتل کرنے کا فیصلہ ۱۱۰
ابو ایوب کی حکمت عملی ۱۱۰
سلیمان بن سعید اور ابو مسلم خراسانی ۱۱۱
ابو مسلم خراسانی کا استقبال ۱۱۱
عثمان بن نہیک کو ابو جعفر کا حکم ۱۱۲
ابو مسلم خراسانی کے قتل کا منصوبہ ۱۱۲
ابو مسلم خراسانی کی طلبی ۱۱۳
ابو الہیثم کا ابو جعفر کو مشورہ ۱۱۳
ابو حفص الازدی کا بیان ۱۱۳
ابو مسلم کی ابو نصر کو ہدایت ۱۱۴
ابو مسلم اور ابوالنجیب کی ملاقات ۱۱۴
ابو مسلم خراسانی اور عیسیٰ بن موسیٰ ۱۱۵
عیسیٰ بن موسیٰ کا اظہار افسوس ۱۱۵
ابو مسلم خراسانی سے جواب طلبی ۱۱۵
عبدالرحمٰن سے جواب طلبی و قتل ۱۱۶
ابو مسلم خراسانی کی عیسیٰ بن موسیٰ سے درخواست ۱۱۶
محمد النجاری کے خلاف ابو جعفر سے شکایت ۱۱۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو مسلم خراسانی پر عتاب ۱۱۷
ابو مسلم خراسانی کا قتل ۱۱۷
عیسیٰ بن موسیٰ کو ابو جعفر کی نصیحت ۱۱۸
ابو مسلم خراسانی کے متعلق جعفر بن حنظلہ کی رائے ۱۱۸
اسمٰعیل بن علی اور ابو جعفر کی گفتگو ۱۱۸
ابو جعفر کا ابو اسحٰق و ابو نصر کے قتل کا ارادہ ۱۱۸
ابو اسحٰق کی اطاعت ۱۱۸
مالک بن الہیثم کا عذر ۱۱۹
ابو جعفر کا ابو اسحٰق کو انتباہ ۱۱۹
ابو نصر کے نام جعلی خط ۱۱۹
ابو نصر کی گرفتاری ۱۲۰
ابو نصر اور ابراہیم بن عریف کی گفتگو ۱۲۰
ابو نصر کی رہائی ۱۲۰
ابو نصر کا کردار ۱۲۰
مالک بن ہثیم کی گرفتاری و رہائی ۱۲۱
سنباذ کی بغاوت ۱۲۱
سنباذ کا قتل ۱۲۲
ملبد بن حرملہ شیبانی کا خروج ۱۲۲
امیر حج اسمٰعیل بن علی و عمال ۱۲۲
۱۳۹ھ کے واقعات ۱۲۳
صالح بن علی اور عباس بن محمد کا جہاد ۱۲۳
جمہور بن مرار کی بغاوت و قتل ۱۲۳
ملبد خارجی کا عبد العزیز پر حملہ ۱۲۴
خازم بن خزیمہ کی ملبد خارجی پر فوج کشی ۱۲۴
ملبد خارجی کی پیش قدمی ۱۲۴
خازم بن خزیمہ اور ملبد خارجی کی جنگ ۱۲۴
ملبد خارجی اور اس کی جماعت کا خاتمہ ۱۲۵
امیر حج فضل بن صالح و عمال ۱۲۵
۱۳۹ھ کے واقعات ۱۲۶
ام عیسیٰ اور المہلب کی جہاد میں شرکت ۱۲۶
مسلم تمیدیوں کی زرفدیہ پر رہائی ۱۲۶
عبد الرحمٰن بن معاویہ کی سپین میں امارت ۱۲۶
سلیمان بن علی کی معزولی ۱۲۷
عبد اللہ بن علی کی طلبی ۱۲۷
عبد اللہ بن علی کی گرفتاری ۱۲۷
عبد اللہ بن علی کے ساتھیوں کا انجام ۱۲۸
امیر حج عباس بن محمد و عمال ۱۲۸
۱۴۰ھ کے واقعات ۱۲۸
ابو داؤد خالد کی ہلاکت ۱۲۸
امارت خراسان پر عبد الجبار بن عبد الرحمٰن کا تقرر ۱۲۹
امیر حج ابو جعفر منصور و عمال ۱۲۹
۱۴۱ھ کے واقعات ۱۲۹
راوندیہ فرقہ ۱۲۹
راوندیہ فرقہ کی شورش ۱۲۹
راوندیوں کا انجام ۱۳۰
قحطان بن نہیک کی ہلاکت ۱۳۱
معن بن زائدہ کی شجاعت و دلیری ۱۳۱
معن بن زائدہ کا اعزاز ۱۳۱
رزام کو امان ۱۳۲
ابو بکر ہذلی کا بیان ۱۳۲
ابو جعفر منصور کی لغزشیں ۱۳۲
معن بن زائدہ کا ابو جعفر منصور کو مشورہ ۱۳۳
معن بن زائدہ کی کلہ گذاری ۱۳۳
معن بن زائدہ کا امارت یمن پر تقرر ۱۳۴
عبد الجبار بن عبد الرحمٰن عامل خراسان ۱۳۴
عبد الجبار بن عبد الرحمٰن کی سرکشی ۱۳۴
عبد الجبار بن عبد الرحمٰن کی شکست و گرفتاری ۱۳۵
عبد الجبار بن عبد الرحمٰن کا انجام ۱۳۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلعہ حصیصہ کی تعمیر ۱۳۶
مہدی کو طبرستان پر فوج کشی کا حکم ۱۳۶
اصبہذ اور مصمغان میں مصالحت ۱۳۶
طبرستان کی فتح ۱۳۷
اصبہذ کا انتقال ۱۳۷
مصمغان کی گرفتاری ۱۳۷
امیر حج صالح بن علی و عمال ۱۳۷
۱۴۳ھ کے واقعات ۱۳۸
عنبسہ بن موسیٰ کی بغاوت ۱۳۸
امارت سندھ پر عمرو بن حفص کا تقرر ۱۳۸
اصبہذ کی عہد شکنی ۱۳۸
ابو الخصیب کی حکمت عملی ۱۳۸
اصبہذ کے معتمدین میں ابو الخصیب کی شرکت ۱۳۹
طبرستان پر قبضہ ۱۳۹
بصرے میں عیدگاہ کی تعمیر ۱۴۰
سلیمان بن علی کا انتقال ۱۴۰
نوفل بن فرات کی برطرفی ۱۴۰
امیر حج اسمٰعیل بن علی و عمال ۱۴۰
۱۴۳ھ کے واقعات ۱۴۰
دیلم پر جہاد کا اعلان ۱۴۰
شبیم بن معاویہ کی برطرفی ۱۴۱
امارت مصر پر یزید بن حاتم کا تقرر ۱۴۱
امیر حج عیسیٰ بن موسیٰ و عمال ۱۴۱

باب ۴

محمد بن عبداللہ کا خروج ۱۴۲
۱۴۴ھ کے واقعات ۱۴۲
محمد بن ابی العباس کی دیلم پر فوج کشی ۱۴۲
محمد بن ابی جعفر کی مراجعت عراق ۱۴۲
امیر حج خلیفہ منصور ۱۴۲
محمد بن خالد کی برطرفی ۱۴۲
بنی ہاشم کی مجلس مشاورت ۱۴۳
محمد و ابراہیم پسران عبداللہ بن حسن کی ضمانت ۱۴۳
محمد بن عبداللہ کے متعلق تفتیش ۱۴۳
محمد بن عبداللہ کی روایت ۱۴۴
محمد بن اسمٰعیل کا بیان ۱۴۴
محمد بن عبداللہ کی تلاش ۱۴۴
عقبہ بن مسلم اور ابو جعفر منصور ۱۴۴
ابو جعفر منصور کی عقبہ بن مسلم کو ہدایات ۱۴۵
عقبہ بن مسلم اور عبداللہ بن حسن کی ملاقات ۱۴۵
فضل بن صالح اور عبداللہ بن حسن کی گفتگو ۱۴۶
حفص بن عمر کے خلاف شکایت ۱۴۶
محمد بن عبداللہ کا بنی راسب میں قیام ۱۴۷
ابن حشیب کا بیان ۱۴۷
محمد بن عبداللہ کی بصرے روانگی ۱۴۷
ابو جعفر اور عمرو بن عبید کی گفتگو ۱۴۷
ابو جعفر منصور کی آل ابی طالب میں داد و دہش ۱۴۸
عبداللہ بن حسن اور ابو جعفر منصور میں تلخ کلامی ۱۴۸
عقبہ بن مسلم کو عبداللہ بن حسن کے متعلق ہدایت ۱۴۹
عبداللہ بن حسن سے جواب طلبی ۱۴۹
عبداللہ بن حسن کا اپنے بیٹوں کے متعلق لاعلمی کا اظہار ۱۴۹
عبداللہ بن حسن کی گرفتاری ۱۵۰
ابو حنین کا بیان ۱۵۱
ابو جعفر منصور کو قتل کرنے کی سازش ۱۵۱
ابو مبتار کا خراسانی سردار کے متعلق بیان ۱۵۱
زیاد بن عبیداللہ کی طلبی ۱۵۱
زیاد سے ربیع کی گفتگو ۱۵۲
زیاد بن عبیداللہ سے محمد و ابراہیم کے متعلق استفسار ۱۵۲
عبدویہ کا منصور کو قتل کرنے کا ارادہ ۱۵۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر منصور کے جاسوس کی کارگزاری ۱۵۳
ابو ہبار کی مدینہ سے روانگی ۱۵۴
ابو ہبار کی محمد بن عبداللہ کو جاسوس کے متعلق اطلاع ۱۵۴
جاسوس کا فرار ۱۵۴
وہبرانزنی کی گرفتاری ۱۵۵
محمد بن عبداللہ سے زیاد بن عبیداللہ کا حسن سلوک ۱۵۵
محمد بن عبداللہ کی روپوشی ۱۵۵
زیاد بن عبیداللہ کی گرفتاری ۱۵۶
معزول زیاد بن عبیداللہ کا احترام ۱۵۶
محمد بن عبدالعزیز کا فرار ۱۵۶
عمران بن ابی فروہ کا بیان ۱۵۷
محمد بن خالد کا امارت مدینہ پر تقرر ۱۵۷
اہل مدینہ کی خانہ تلاشی ۱۵۸
ابو جعفر کا محمد بن عبداللہ کے متعلق ابوالعلاء سے مشورہ ۱۵۸
امارت مدینہ پر ریاح بن عثمان کا تقرر ۱۵۸
ریاح بن عثمان کی منصور سے پیش کش ۱۵۹
ریاح بن عثمان کی عبداللہ بن حسن سے ملاقات ۱۵۹
عبداللہ بن حسن کی ریاح سے متعلق پیشین گوئی ۱۶۰
محمد بن خالد اور زمام پر جبر و تشدد ۱۶۰
ریاح بن عثمان اور زمام ۱۶۱
عبیداللہ بن محمد کی آبینہ کے متعلق روایت ۱۶۱
ریاح بن عثمان کی محمد بن عبداللہ کی تلاش ۱۶۳
محمد بن عبداللہ کے بچہ کی ہلاکت ۱۶۳
محمد بن عبداللہ کی ریاح کے متعلق رائے ۱۶۳
ریاح کا محمد بن عبداللہ کی گرفتاری سے گریز ۱۶۳
بنی حسن کی گرفتاری کا حکم ۱۶۴
بنی حسن کی گرفتاری ۱۶۴
ریاح بن عثمان کی درگت ۱۶۵
علی بن محمد کی گرفتاری کا واقعہ ۱۶۵
علی بن عبداللہ کا بیان ۱۶۶
علی بن حسین کی گرفتاری کے لیے پیش کش ۱۶۶
محمد بن عبداللہ کا عبداللہ بن حسن کو پیغام ۱۶۷
عبداللہ بن حسن کی محمد بن عبداللہ کو نصیحت ۱۶۷
حسن بن حسن اور عبداللہ بن حسن کی گفتگو ۱۶۷
یحیی بن حسن کی علیحدگی ۱۶۸
بنو حسن کی روانگی ربذہ ۱۶۸
علی بن حسن کا استقلال و استقامت ۱۶۸
بنو حسن کی منتقلی پر حسین بن زید کا اظہار تاسف ۱۶۹
محمد اور ابراہیم کی عبداللہ بن حسن سے ملاقات ۱۶۹
ابو جعفر منصور اور عبداللہ بن عمرو بن عثمان ۱۶۹
عبداللہ بن عمر پر عتاب ۱۷۰
عبداللہ بن حسن کا ابو جعفر پر طنز ۱۷۱
ابو جعفر اور عبداللہ بن عمر میں تلخ کلامی ۱۷۱
سلیمان بن داؤد کا بیان ۱۷۲
موسیٰ بن عبداللہ پر عتاب ۱۷۲
موسیٰ بن عبداللہ کی روانگی مدینہ ۱۷۳
موسیٰ بن عبداللہ کی طلبی ۱۷۳
پسران حسن و علی کی پیش کش ۱۷۳
محمد بن ابراہیم کا انجام ۱۷۴
ابو عون کی محمد بن عبداللہ بن عمرو کے خلاف شکایت ۱۷۴
محمد بن عبداللہ بن عمرو کا قتل ۱۷۴
محمد بن عبداللہ بن عمرو کے سر کی خراسان میں تشہیر ۱۷۵
محمد بن عبداللہ کے قتل کی وجہ ۱۷۵
عبداللہ بن حسن کے قتل کا حکم ۱۷۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن حسن کا قتل ۱۷۶
بشر الرجال کا عہد ۱۷۶
عبداللہ بن حسن کے قتل کی دوسری روایت ۱۷۷
عیسیٰ بن عبداللہ کا بیان ۱۷۷
۱۴۴ھ کے واقعات ۱۷۷
محمد بن عمر کی گرفتاری ۱۷۷
بنی حسن پر جبر و تشدد ۱۷۸
محمد بن عمر پر عتاب ۱۷۸
محمد بن عبداللہ بن عمرو پر جبر و تشدد ۱۷۸
بنو حسن کی ہاشمیہ میں اسیری ۱۷۹
۱۴۵ھ کے واقعات ۱۷۹
ریاح بن عثمان کی محمد بن عبداللہ کی تلاش ۱۷۹
ریاح بن عثمان کی روانگی نداد ۱۸۰
عبیداللہ اور عبدالحمید کا محمد بن عبداللہ کو مشورہ ۱۸۰
بنی حسینؓ کی طلبی ۱۸۱
ابن مسلم بن عقبہ کا بنی حسین کو قتل کرنے کا مشورہ ۱۸۱
عبدالعزیز بن عمران کی روایت ۱۸۱
ثابت بن عمران کی بنی زہرہ کی طلبی ۱۸۲
مدینہ کے قیدیوں کی رہائی ۱۸۲
محمد بن عبداللہ کا خروج ۱۸۳
ابوعمر المدنی اور محمد بن عبداللہ کی ملاقات ۱۸۳
اسمٰعیل بن ابراہیم کو ابوجعفر کا حکم ۱۸۴
ازہر بن سعید کا بیان ۱۸۵
خروج کے وقت محمد بن عبداللہ کا لباس ۱۸۵
ریاح بن عثمان کی گرفتاری ۱۸۵
ریاح اور ابن مسلم بن عقبہ کی اسیری ۱۸۶
محمد بن عبداللہ کا خطبہ ۱۸۶
موسیٰ بن عبداللہ کی رہائی و مراجعت مدینہ ۱۸۷
ابوجعفر کا محمد بن عبداللہ کے نام جعلی خطوط ۱۸۷
محمد بن عبداللہ کے عمال ۱۸۷
ضحاک ابوسلمہ اور حبیب کی محمد بن عبداللہ سے علیحدگی ۱۸۸
کلثوم بنت وہب کے اشعار ۱۸۸
امام مالک بن انس کا فتویٰ ۱۸۹
اسمٰعیل بن عبداللہ کا بیعت کرنے سے انکار ۱۸۹
عبداللہ بن حسین اور محمد بن عبداللہ خالد القسری کی گرفتاری ۱۹۰
عبدالحمید کی محمد بن عبداللہ کے رویہ پر تنقید ۱۹۰
مکہ، یمن اور شام پر عاملین کا تقرر ۱۹۰
ابراہیم بن زیاد کا بیان ۱۹۱
عبداللہ بن ربیح اور ابوجعفر کی گفتگو ۱۹۱
محمد بن عبداللہ کے خروج کی ابوجعفر کو اطلاع ۱۹۲
حارث منجم کی پیشین گوئی ۱۹۳
عبداللہ بن علی کا مشورہ ۱۹۳
عبداللہ بن علی کی ہدایت ۱۹۴
ابوجعفر منصور اور محمد بن عبداللہ کی خط و کتابت ۱۹۴
موسیٰ بن عبداللہ کی روانگی شام ۲۰۲
موسیٰ بن عبداللہ کا محمد بن عبداللہ کے نام خط ۲۰۳
موسیٰ بن عبداللہ کی گرفتاری ۲۰۳
نافع بن ثابت اور محمد بن عبداللہ ۲۰۴
امارت مکہ پر حسن بن معاویہ کا تقرر ۲۰۴
محمد بن عبداللہ کی حسن بن معاویہ کو ہدایات ۲۰۴
سری بن عبداللہ کی مدافعانہ کارروائی ۲۰۵
سری بن عبداللہ اور ابن معاویہ کو مشروط پیش کش ۲۰۵
حسن بن معاویہ اور سری بن عبداللہ کی جنگ ۲۰۶
سری بن عبداللہ کی شکست ۲۰۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سری بن عبداللہ کا حسن بن معاویہ سے حسن سلوک ۲۰۶
ابن جریج کا حسن بن معاویہ کو مشورہ ۲۰۷
سری بن عبداللہ کی روپوشی ۲۰۷
حسن بن معاویہ کا مکہ پر قبضہ ۲۰۷
حسن بن معاویہ کی مدینہ میں طلبی ۲۰۸
ابراہیم کے خروج کی محمد بن عبداللہ کو اطلاع ۲۰۸
ابو عمرو شامی کی محمد بن عبداللہ کے متعلق رائے ۲۰۹
ابراہیم بن عبداللہ کی روانگی بصرہ ۲۰۹
عیسیٰ بن موسیٰ کی روانگی مدینہ ۲۰۹
جعفر بن حنظلہ کی محمد بن عبداللہ کے خروج پر پیشین گوئی ۲۱۰
کثیر بن حصین کا فید میں قیام ۲۱۰
ابو جعفر کی عیسیٰ بن موسیٰ کو ہدایت ۲۱۰
ابو العکراء اور مسعودی کی عیسیٰ بن موسیٰ سے علیحدگی ۲۱۰
عیسیٰ بن موسیٰ کو محمد بن عبداللہ کے متعلق ہدایت ۲۱۱
امیر مقدمۃ الجیش حمید بن قحطبہ ۲۱۱
ابو زیاد کی دولت کی ضبطی ۲۱۱
عیسیٰ بن موسیٰ کے اہل مدینہ کے نام خطوط ۲۱۱
عمرو بن محمد اور ابو عقیل کی مدینہ سے روانگی ۲۱۲
ابو جعفر منصور کے عمائد مدینہ کے نام خطوط ۲۱۲
ایوب بن عمر کی روایت ۲۱۳
محمد بن عبداللہ کی مجلس مشاورت ۲۱۳
محمد بن عبداللہ سے قیسی قبائل کی بیعی ۲۱۴
جابر بن انس کی خندق بنانے کی مخالفت ۲۱۴
بنی شجاع کا جابر بن انس کی تجویز سے اختلاف ۲۱۴
مدینہ کے گرد خندق کی کھدائی ۲۱۵
محمد بن عبداللہ کا اپنی جماعت سے خطاب ۲۱۵
اہل مدینہ کی محمد بن عبداللہ سے علیحدگی ۲۱۵
محمد بن عبداللہ اور غاخری کا مقابلہ ۲۱۶
ابن الاصم کا عیسیٰ بن موسیٰ کو مشورہ ۲۱۶
محمد بن ابی الکرام کا شجرہ میں قیام کا مشورہ ۲۱۷
قاسم بن حسن کی سفارت ۲۱۷
محمد بن عبداللہ کی عیسیٰ کو بیعت کی دعوت ۲۱۷
ابن ابی الکرام کی سفارت ۲۱۸
ابراہیم بن جعفر بن مصعب ۲۱۸
عیسیٰ بن موسیٰ کا جرف میں قیام ۲۱۸
عیسیٰ بن موسیٰ کی اہل مدینہ کو امان کی پیش کش ۲۱۹
عیسیٰ بن موسیٰ کی محمد بن عبداللہ کو امان کی پیش کش ۲۱۹
آل ابی طالب کی سفارت ۲۲۰
آل ابی طالب کی مراجعت ۲۲۰
مدینہ منورہ کی ناکہ بندی ۲۲۰
اہل مدینہ کی عیسیٰ بن موسیٰ پر تیر اندازی ۲۲۱
محمد بن عبداللہ کو ایک تمیمی کا پیغام ۲۲۱
عثمان بن خالد کی علمبرداری ۲۲۲
محمد بن عبداللہ کی جماعت کی تعداد ۲۲۲
عیسیٰ بن موسیٰ کا لشکر ۲۲۲
ابو القمقاس اور برادر اسد بن مرزنان ۲۲۲
قاسم بن وائل کی مبارزت ۲۲۳
ابو القمقاس اور ہزار مرد کا مقابلہ ۲۲۳
مسعود کا بیان ۲۲۳
حمید بن قحطبہ کی پیش قدمی ۲۲۴
بنی جہینہ کی شجاعت ۲۲۴
عبیداللہ بن جعفر کا محمد بن عبداللہ کو مکہ جانے کا مشورہ ۲۲۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریاح بن عثمان کا قتل ۲۲۵
محمد بن عمر کا ابن خضیر کے متعلق بیان ۲۲۵
عباس بن عثمان کا قتل ۲۲۶
ریحہ بنت ابی الشاکر کی محمد بن عبداللہ سے درخواست ۲۲۶
محمد بن عبداللہ کی استقامت ۲۲۶
عبدالعزیز بن عبداللہ ۲۲۷
ہشام بن عمارہ کی محمد بن عبداللہ سے گفتگو ۲۲۷
جہینہ کے بدوؤں کا کوہ سلع سے فرار ۲۲۷
مسجد نبوی پر سیاہ علم ۲۲۸
محمد بن عبداللہ کی حمید بن قحطبہ کو مقابلے کی دعوت ۲۲۸
ابن خضیر کی شجاعت و خاتمہ ۲۲۸
ابن خضیر کے سر کی کیفیت ۲۲۹
محمد بن عبداللہ پر حمید بن قحطبہ کا حملہ ۲۲۹
محمد بن عبداللہ کی شجاعت ۲۲۹
رسول اللہ صلعم کی شمشیر ذوالفقار ۲۳۰
فضل بن سلیمان کی حملہ میں پہل کی ترغیب ۲۳۰
محمد بن عبداللہ کی پیشین گوئی ۲۳۱
عیسیٰ بن موسیٰ اور حمید بن قحطبہ میں تلخ کلامی ۲۳۱
محمد بن عبداللہ کا خاتمہ ۲۳۱
محمد بن عبداللہ کے سر کی شناخت ۲۳۱
محمد بن عبداللہ کی سیرت و کردار ۲۳۲
ابوالحجاج الجمال کا بیان ۲۳۲
ابوالقلمس کا میدان جنگ سے فرار ۲۳۳
ابوالقلمس کی فرغ میں روپوشی ۲۳۳
ابوالقلمس کا قتل ۲۳۳
ابوالشدائد فالح بن معمر کا قتل ۲۳۳
ابن ہرمز کی گرفتاری ۲۳۴
ابن ہرمز سے جواب طلبی و رہائی ۲۳۴
امام مالک اور ابن ہرمز ۲۳۴
عیسیٰ بن موسیٰ کی مراجعت جرف ۲۳۵
محمد بن عبداللہ کی تدفین ۲۳۵
مدینہ میں امان کا اعلان ۲۳۵
ابن خضیر کی تدفین ۲۳۶
جعفر بن محمد کی محمد و ابراہیم کے متعلق پیشین گوئی ۲۳۶
حمزہ بن عبداللہ بن محمد ۲۳۶
محمد بن عبداللہ کے سر کی روانگی ۲۳۷
محمد بن عبداللہ کے سر کے کوفہ میں تشہیر ۲۳۷
ابوجعفر کی نو شجاع کی تعریف ۲۳۷
موسیٰ بن عبداللہ کا بیان ۲۳۷
جعفر بن محمد کو معافی ۲۳۸
اہل مدینہ کو بحری تجارت کی ممانعت ۲۳۸
محمد بن عبداللہ کی املاک ۲۳۸
جائداد کی بحالی ۲۳۹
ابوجعفر کا خروج محمد بن عبداللہ ۲۳۸
پر اظہار تعجب ۲۳۹
علی و زبیدہ کے متعلق ابوجعفر کی حسن سے گفتگو ۲۳۹
ابوجعفر کا ارجی کے متعلق استفسار ۲۳۹
ابن عجلان کی رہائی ۲۳۹
عبیداللہ بن عمر بن حفص اور ابوجعفر منصور ۲۳۹
محمد بن عبداللہ کے ساتھی ۲۴۰
امینہ بنت خضیر کا سجدۂ شکر ۲۴۰
ابوجعفر منصور کی آل زبیر سے رنجش ۲۴۰
آل عمر کے متعلق رائے ۲۴۱
موسیٰ بن عبداللہ و محمد بن عثمان کی بصرہ میں آمد ۲۴۱
موسیٰ بن عبداللہ عثمان بن محمد اور ابن عثمان کی گرفتاری ۲۴۱
عثمان بن محمد کا قتل ۲۴۲
موسیٰ بن عبداللہ پر جبر و تشدد ۲۴۲
محمد بن عثمان کی رہائی ۲۴۲
عثمان بن محمد کی جرأت و بیباکی ۲۴۲
محمد بن عبداللہ کے طرفداروں کی تلاش ۲۴۳
عثمان بن محمد کے قتل کی دوسری روایت ۲۴۳
عبدالعزیز بن عبداللہ کی رہائی ۲۴۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی بن المطلب اور عبدالعزیز بن ابراہیم پر عتاب ۲۴۴
عبدالعزیز بن ابراہیم کو معافی ۲۴۴
امارت مدینہ پر عبداللہ بن ربیع کا تقرر ۲۴۵

باب ۵

مدینہ میں حبشیوں کی شورش و تعمیر بغداد ۲۴۶
ابوبکر بن ابی سبرہ کی گرفتاری ۲۴۶
عبداللہ بن ربیع کی مدینہ میں آمد ۲۴۶
مدینہ میں حبشیوں کی شورش ۲۴۷
حبشیوں پر ابن ربیع کا ظلم و ستم ۲۴۷
حبشیوں کا ابن ربیع پر حملہ ۲۴۷
عبداللہ بن ربیع کا مدینہ سے فرار ۲۴۸
حبشیوں کے خروج کی ابوجعفر کو اطلاع ۲۴۸
ابن ابی سبرہ کی مدینہ میں امامت ۲۴۸
ابن ابی سبرہ کا اہل مدینہ سے خطاب ۲۴۸
حسین بن مصعب کی حبشیوں سے گفتگو ۲۴۹
عمر بن راشد کا بیان ۲۴۹
ابن عمران کا خطبہ ۲۵۰
اصبغ بن سفیان کی امامت ۲۵۰
ابن ابی سبرہ کی ہدایت ۲۵۰
ابن ابی سبرہ کی قائم مقامی ۲۵۱
عبداللہ بن ربیع کی مراجعت مدینہ ۲۵۱
منصور کا دار الخلافہ کی منتقلی کا ارادہ ۲۵۲
بغداد کی خصوصیات ۲۵۲
بغداد کے متعلق پیشین گوئی ۲۵۲
ابوجعفر کا اپنے مصاحبوں سے مشورہ ۲۵۳
ابوجعفر منصور کا موضع قصر میں قیام ۲۵۴
ابوجعفر منصور کی بطریق سے ملاقات ۲۵۵
بطریق کا ابوجعفر منصور کو مشورہ ۲۵۵
بغداد کی دفاعی حیثیت ۲۵۵
حماد الترکی کا بیان ۲۵۶
محمد بن جابر کی روایت ۲۵۶
بغداد کی تعمیر کا حکم ۲۵۷
بغداد کی ترتیب و تقسیم ۲۵۷
قریہ عتیقہ ۲۵۷
ابوجعفر کا لقب ابوالدوانیق ۲۵۸
ابوجعفر منصور اور امام ابوحنیفہ ۲۵۸
امام ابوحنیفہ کا عہدۂ قضاۃ قبول کرنے سے انکار ۲۵۸
بغداد کی تعمیر کا التوا ۲۵۹
بغداد کے نواحی مواضعات ۲۵۹
ابوجعفر منصور کا گرجا میں قیام ۲۶۰
ابوجعفر منصور کی روانگی کوفہ ۲۶۰
ابوجعفر کے متعلق اس کے مصاحبین کی آراء ۲۶۱
ابوجعفر کی کوفہ میں آمد ۲۶۱

باب ۶

ابراہیم بن عبداللہ کا خروج ۲۶۲
ابراہیم بن عبداللہ کی مراجعت کوفہ ۲۶۲
ابراہیم بن عبداللہ کی کوفہ میں روپوشی ۲۶۲
ابراہیم بن عبداللہ کی روانگی بصرہ ۲۶۲
ابراہیم بن عبداللہ کی بصرہ میں آمد ۲۶۳
ابراہیم بن عبداللہ کے متعلق ابوجعفر منصور کو اطلاع ۲۶۳
بصرے میں ابراہیم بن عبداللہ کی تلاش ۲۶۳
ابراہیم بن عبداللہ کے فوجی عہدے داروں کے نام خطوط ۲۶۴
ابراہیم بن عبداللہ اور سفیان العمی کی گفتگو ۲۶۴
سفیان العمی کی ابوجعفر منصور سے ملاقات ۲۶۵
سفیان العمی کے لئے پروانۂ راہداری ۲۶۵
ابراہیم بن عبداللہ کا فرار ۲۶۵
سفیان العمی کی روپوشی ۲۶۶
عمرو بن شداد پر عتاب ۲۶۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم بن عبداللہ کی دعوت بیعت ۲۶۶
ابراہیم بن عبداللہ کی جزیرہ میں تلاش ۲۶۶
ابراہیم بن عبداللہ کی نصر بن اسحاق کو دعوت بیعت ۲۶۷
ابراہیم بن عبداللہ کی بیعت ۲۶۸
محمد بن عبداللہ کا ابراہیم بن عبداللہ کے نام خط ۲۶۹
جعفر بن حنظلہ کا ابوجعفر منصور کو مشورہ ۲۶۹
بدین بن یحییٰ کی اہواز فوج بھیجنے کی تجویز ۲۶۹
محمد بن حفص کا بیان ۲۷۰
شامی فوج کی روانگی کوفہ ۲۷۰
محمد بن یزید کی بصرہ میں آمد ۲۷۰
مجالد محمد کی روانگی بصرہ ۲۷۱
ابوجعفر منصور کو کوفہ میں قیام کا مشورہ ۲۷۱
کوفہ میں کرفیو کا نفاذ ۲۷۱
سیاہ لباس پہننے کا حکم ۲۷۱
مشتبہ کوفیوں کا قتل ۲۷۲
سلیمان بن مجالد کی ابوجعفر کو اہل کوفہ کے متعلق اطلاع ۲۷۲
بصرہ کی ناکہ بندی ۲۷۲
تجار کا قتل ۲۷۳
حرب الراوندی کی کارگذاری ۲۷۳
رفیف بن راشد کی روانگی مصر ۲۷۳
جابر بن حماد کی سفیان سے شکایت ۲۷۴
سفیان بن معاویہ اور ابوجعفر منصور ۲۷۴
سفیان بن معاویہ کی ابراہیم بن عبداللہ سے چشم پوشی ۲۷۵
ابراہیم بن عبداللہ کی جماعت سفیان بن معاویہ کی محمدیہ ۲۷۵
ابراہیم بن عبداللہ کا خروج ۲۷۵
سفیان بن معاویہ کو امان ۲۷۶
سفیان بن معاویہ کی نظر بندی ۲۷۶
آسلیمان کو امان کا اعلان ۲۷۷
ابراہیم بن عبداللہ کا بصرہ پر قبضہ ۲۷۷
محمد بن حصین عامل اہواز کو شکست ۲۷۷
ابراہیم بن عبداللہ کا اہواز و فارس پر قبضہ ۲۷۸
حکم ابن ابی غلان کی پیشقدمی ۲۷۸
ابراہیم بن عبداللہ اور ۲۷۸
ہارون بن سعد ۲۷۸
ہارون بن سعد عامل واسط ۲۷۸
عامر بن اسماعیل کی واسط پر فوج کشی ۲۷۹
عامر بن اسماعیل اور اہل واسط میں مصالحت ۲۷۹
ہارون بن سعد کی روپوشی ۲۸۰
محمد بن عبداللہ کے قتل کی ۲۸۰
ابراہیم بن عبداللہ کو اطلاع ۲۸۰
بصرہ میں خاص قوانین کا نفاذ ۲۸۰
ابوجعفر منصور کے پاس فوج کی کمی ۲۸۱
عیسیٰ بن موسیٰ کی طلبی ۲۸۱
ابوجعفر منصور کی ابراہیم کے متعلق پیشین گوئی ۲۸۱
خازم بن زیمہ کی روانگی اہواز ۲۸۱
ابراہیم کے خروج کے بعد ۲۸۲
ابوجعفر کی حالت ۲۸۲
ابوجعفر منصور کا محمد و جعفر کے نام خط ۲۸۲
ابوجعفر منصور اور حجاج بن قتیبہ کی گفتگو ۲۸۳
ابوجعفر منصور کی استقامت ۲۸۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستقل مزاجی
یونس الجرمی کا بیان ۲۸۴
ابراہیم بن عبداللہ کی کوفہ کی جانب پیش قدمی ۲۸۴
ابراہیم بن عبداللہ کی اپنی فوج سے مایوسی ۲۸۵
ابراہیم بن عبداللہ کی فوج ۲۸۵
عیسیٰ بن موسیٰ کی روانگی ۲۸۵
بنی ربیعہ کی ابراہیم بن عبداللہ کو پیش کش ۲۸۶
ہریم کا ابراہیم بن عبداللہ کو مشورہ ۲۸۶
بشر الرحال کی ہریم کے مشورہ کی مخالفت ۲۸۶
سلم بن قتیبہ کا ابراہیم بن عبداللہ کو پیغام ۲۸۷
ابراہیم کے مصاحبین کی خندق بنانے کی مخالفت ۲۸۷
ابراہیم بن عبداللہ کی صف بندی ۲۸۷
ابراہیم بن عبداللہ کی شب خون مارنے کی ممانعت ۲۸۸
عیسیٰ بن موسیٰ اور ابراہیم بن عبداللہ کی جنگ ۲۸۸
حمید بن قحطبہ کا فرار ۲۸۸
عیسیٰ بن موسیٰ کا استقلال ۲۸۹
ودولیری
جعفر و محمد کا ابراہیم بن عبداللہ پر حملہ ۲۸۹
محمد بن اسحٰق کا بیان ۲۹۰
حمید بن قحطبہ کی مراجعت ۲۹۰
ابراہیم بن عبداللہ کا قتل ۲۹۰
ابراہیم بن عبداللہ کے قتل کی دوسری روایت ۲۹۱
ابراہیم بن عبداللہ کی شکست کی وجہ ۲۹۱
عیسیٰ بن موسیٰ کی شکست کی ابوجعفر کو اطلاع ۲۹۲
ابراہیم بن عبداللہ کے سر کی تشہیر ۲۹۲
ابراہیم بن عبداللہ کے قتل پر ابوجعفر کو صدمہ ۲۹۳
امیر حج سری بن عبداللہ وعمال ۲۹۳

باب ۷

تعمیر بغداد کی تکمیل ۲۹۴
۱۴۶ھ کے واقعات ۲۹۴
تعمیر کے سامان کا اتلاف ۲۹۴
ابن برمک کی عجمی عصبیت ۲۹۴
قصر ابیض کا انہدام ۲۹۵
واسط کے فولادی دروازوں کی منتقلی ۲۹۵
بغداد کے ابواب ۲۹۶
قصر منصور و جامع مسجد ۲۹۶
خالد بن الصلت خزانچی ۲۹۶
عیسیٰ بن علی کی ابوجعفر منصور سے شکایت ۲۹۷
بغداد کے متعلق رومی بطریق کی رائے ۲۹۷
بازاروں کی منتقلی ۲۹۸
تجار کا بغداد سے اخراج ۲۹۸
ابوذکریا یحییٰ کا قتل ۲۹۸
بقالوں کی دکانیں ۲۹۸
ابوجعفر کی فن تعمیر سے واقفیت ۲۹۸
میر عمارت مہیب کی گرفتاری ۲۹۹
سلم بن قتیبہ کی معزولی ۳۰۰
ابراہیم بن عبداللہ کے حمایتیوں پر ظلم وستم ۳۰۰
عبداللہ بن ربیع کی برطرفی ۳۰۱
امیر حج عبدالوہاب بن ابراہیم ۳۰۱
۱۴۷ھ کے واقعات ۳۰۱
ترکوں کی یورش ۳۰۱
ابوجعفر کا عبداللہ بن علی کو قتل کرنے کا حکم ۳۰۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونس بن فروہ کا عیسیٰ بن موسیٰ کو مشورہ ۳۰۲
عبداللہ بن علی کے متعلق سفارش ۳۰۳
عیسیٰ بن موسیٰ سے عبداللہ بن علی کی طلبی ۳۰۳
عبداللہ بن علی کی حوالگی ۳۰۳
عبداللہ بن علی کی ہلاکت ۳۰۳

باب

مہدی کی ولی عہدی کی تقدیم ۳۰۵
ابوجعفر کا مہدی کو ولی عہد اول بنانے کا ارادہ ۳۰۵
ابوجعفر اور عیسیٰ بن موسیٰ میں کشیدگی ۳۰۵
ابوجعفر کا عیسیٰ بن موسیٰ سے اہانت آمیز رویہ ۳۰۶
عیسیٰ بن موسیٰ سے بدسلوکی ۳۰۶
عیسیٰ بن موسیٰ کی علالت ۳۰۷
عیسیٰ بن موسیٰ کی روانگی کوفہ ۳۰۷
عیسیٰ بن موسیٰ کی صحت یابی ۳۰۷
موسیٰ بن عیسیٰ کو ابوجعفر کی دھمکی ۳۰۷
موسیٰ بن عیسیٰ کی عباس بن محمد سے درخواست ۳۰۸
موسیٰ بن عیسیٰ کی تجویز ۳۰۸
ابوجعفر کا موسیٰ بن عیسیٰ کی تجویز سے اتفاق ۳۰۹
موسیٰ بن عیسیٰ کا عیسیٰ بن علی کے قتل کا ارادہ ۳۰۹
موسیٰ بن عیسیٰ اور عیسیٰ بن موسیٰ کی گفتگو ۳۱۰
ابوجعفر کا موسیٰ بن عیسیٰ کو قتل کرنے کا حکم ۳۱۰
عیسیٰ بن موسیٰ کی ولی عہدی سے دستبرداری ۳۱۱
عیسیٰ بن موسیٰ کی ولی عہدی دوم کی بیعت ۳۱۱
عیسیٰ بن موسیٰ کی ولی عہدی کے متعلق دوسری روایت ۳۱۱
ابوجعفر منصور کا عیسیٰ بن موسیٰ کے نام خط ۳۱۲
عیسیٰ بن موسیٰ کا ابوجعفر کے نام خط ۳۱۵
عیسیٰ بن موسیٰ کے خط سے ابوجعفر کی برہمی ۳۱۸
ابوجعفر کا خالد بن برمک سے مشورہ ۳۱۹
خالد بن برمک کی حکمت عملی ۳۱۹
ابونخیلہ شاعر کی سلیمان بن عبداللہ سے ملاقات ۳۲۰
ابونخیلہ کی ابوجعفر کے دربار میں بازیابی ۳۲۰
ابونخیلہ کا بیان ۳۲۱
ابونخیلہ کا قتل ۳۲۱
ولید بن محمد العنبری کی روایت ۳۲۲
عیسیٰ بن موسیٰ کی ولی عہدی سے دست برداری کی تیسری روایت ۳۲۲
مہدی کی ولی عہدی کی تقدیم پر عیسیٰ بن موسیٰ کی رضامندی ۳۲۲
مہدی کی ولی عہدی کی تقدیم کا عہدنامہ ۳۲۳
امارت کوفہ پر محمد بن سلیمان کا تقرر ۳۲۳
محمد بن العباس کا استعفیٰ اور وفات ۳۲۳
امیر حج ابوجعفر منصور و عمال ۱۴۸ھ کے واقعات ۳۲۳
ترکوں کا آرمینیا سے فرار ۳۲۴
امیر حج جعفر بن ابی جعفر منصور ۱۴۹ھ کے واقعات ۳۲۴
بغداد کی فصیل و خندق کی تکمیل ۳۲۴
امیر حج محمد بن ابراہیم و اعمال ۳۲۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۰ھ کے واقعات ۳۲۴
استاذسیس کی بغاوت ۳۲۴
خازم کی ابن عبداللہ سے شکایت ۳۲۵
خازم کی شرائط کی منظوری ۳۲۵
خازم کی فوجی ترتیب ۳۲۵
استاذسیس کا بکار بن مسلم پر حملہ ۳۲۵
ہشیم بن شعبہ کو عقبی حملہ کا حکم ۳۲۵
ہشیم بن شعبہ کا عقب سے حملہ ۳۲۷
استاذسیس کی شکست و فرار ۳۲۷
استاذسیس کا محاصرہ و گرفتاری ۳۲۸
امارت مدینہ پر حسن بن زید کی تقرری ۳۲۸
جعفر الاکبر بن ابی جعفر کی وفات ۳۲۸
امیر حج عبدالصمد بن علی وعمال ۳۲۸
۱۵۱ھ کے واقعات ۳۲۹
عمر بن حفص کی امارت سندھ سے علیحدگی ۳۲۹
ابراہیم بن عبداللہ کی جماعت ۳۲۹
عمر بن حفص کی امان ۳۲۹
عمر بن حفص کی عبداللہ بن محمد کی بیعت ۳۲۹
عمر بن حفص کا عبداللہ بن محمد کو مشورہ ۳۳۰
عبداللہ بن محمد کی جماعت ۳۳۰
عمر بن حفص کے ایک رشتہ دار کا قتل ۳۳۱
امارت سندھ پر ہشام بن عمرو کا تقرر ۳۳۱
امارت افریقیا پر عمرو بن حفص کا تقرر ۳۳۲
سفیح کی روانگی سندھ ۳۳۲
عبداللہ بن محمد اور اس کی جماعت کا خاتمہ ۳۳۳
سندھ کے رئیس پر حملہ کرنے کا حکم ۳۳۴
مہدی کی بغداد میں آمد ۳۳۴
باب ۹
رصافہ ورافقہ کی تعمیر ۳۳۵
راوندیہ فتنہ کے متعلق
ابوجعفر کی قثم بن العباس سے گفتگو ۳۳۵
قثم بن العباس کی حکمت عملی ۳۳۶
یمنی ومضری مناقشت ۳۳۶
فوج میں افتراق ۳۳۷
قثم بن العباس کا رصافہ تعمیر کرنے کا مشورہ
رصافہ تعمیر کرنے کی وجہ ۳۳۷
محمد المہدی اور عیسیٰ بن موسیٰ کی تجدید بیعت ۳۳۸
مسلم کی بحرین پر فوج کشی ۳۳۸
مسلم کے خلاف تحقیقات
اسد بن المرزبان کا انجام ۳۳۸
امیر حج محمد بن ابراہیم ۳۳۹
۱۵۲ھ کے واقعات ۳۳۹
حمید بن قحطبہ کی کابل پر فوج کشی ۳۳۹
ہاشم بن الاشناس فیح کی سرکشی وقتل ۳۳۹
امیر حج ابوجعفر منصور ۳۳۹
عمال ۳۴۰
۱۵۳ھ کے واقعات ۳۴۰
ابوجعفر منصور کی بصرہ میں آمد ۳۴۰
ابوایوب الموریانی پر عتاب ۳۴۰
عمر بن حفص کا قتل ۳۴۰
لمبی ٹوپیاں پہننے کا حکم ۳۴۱
معروف بن یحییٰ کا رومی قلعہ پر حملہ ۳۴۱
امیر حج محمد بن ابی جعفر المہدی ۳۴۱
وعمال
۱۵۴ھ کے واقعات ۳۴۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوارج کے خلاف فوج کی روانگی ۳۴۱
شہر رافقہ تعمیر کرنے کا ارادہ ۳۴۲
ابوالیوب اور اس کے خاندان کا انجام ۳۴۲
امیر حج محمد بن ابراہیم و عمال ۱۵۵ھ کے واقعات ۳۴۲
رافقہ کی تعمیر ۳۴۲
کوفہ و بصرہ میں خندق و فصیل بنانے کا حکم ۳۴۳
اہل کوفہ سے ٹیکس کی وصولی ۳۴۳
قیصر روم کی ابوجعفر سے صلح کی درخواست ۳۴۳
عباس بن محمد پر عتاب و اسیری ۳۴۳
عباس بن محمد کو معافی ۳۴۴
یزید بن اسید کی معزولی و اہانت ۳۴۴
محمد بن سلیمان والی کوفہ ۳۴۴
ابن ابی العوجا کی گرفتاری ۳۴۴
ابن ابی العوجا کا قتل ۳۴۵
ابوجعفر کا ابن ابی العوجا کے متعلق فرمان ۳۴۵
محمد بن سلیمان کی معزولی کا فرمان ۳۴۵
محمد بن سلیمان کی بحالی ۳۴۶
صادر بن سواد الجرجی ۳۴۶
حسن بن زید کی معزولی ۳۴۶
عمال ۳۴۶

باب ۱۰

خالد بن برمک ۳۴۷
۱۵۶ھ کے واقعات ۳۴۷
عمرو بن شداد کا قتل ۳۴۷
عمرو بن شداد کے قتل کی دوسری روایت ۳۴۷
ہشیم بن معاویہ کی معزولی ۳۴۸
ہشیم بن معاویہ کا انتقال ۳۴۸
امیر حج عباس بن محمد ۳۴۸
عمال ۳۴۸
۱۵۷ھ کے واقعات ۳۴۸
قصر خلد کی تعمیر ۳۴۸
امارت بحرین پر سعید بن دعلج کا تقرر ۳۴۸
ابوجعفر منصور کا فوج کا معائنہ ۳۴۹
عامر بن اسمٰعیل دشوار بن عبداللہ کا انتقال ۳۴۹
امیر حج ابراہیم بن یحییٰ و عمال ۳۴۹
۱۵۸ھ کے واقعات ۳۵۰
خالد بن برمک پر عتاب ۳۵۰
یحییٰ بن خاں کی عمارہ بن حمزہ سے امداد طلبی ۳۵۰
عمارہ بن حمزہ کی اعانت ۳۵۰
ایک منجم کی پیشین گوئی ۳۵۱
ابوجعفر منصور کو موصل میں شورش کی اطلاع ۳۵۱
مسبب بن زہیر کی خالد بن برمک کی سفارش ۳۵۱
امارت موصل پر خالد بن برمک کا تقرر ۳۵۲
موسیٰ بن کعب کی معزولی و امیری ۳۵۲
امارت آذربائیجان پر یحییٰ بن خالد کا تقرر ۳۵۲
مسیب بن زہیر کی گرفتاری و رہائی ۳۵۳
ابوجعفر منصور کا جرجرایا میں قیام ۳۵۳
ہندوستانی قیدیوں کی جرجرایا میں آمد ۳۵۴
قصر ابیض کی مرمت کا حکم ۳۵۴
ابن جریج عباد بن کثیر اور ثوری کی گرفتاری ۳۵۴
محمد بن ابراہیم کی پریشانی ۳۵۵
علوی قیدیوں کی رہائی ۳۵۵
محمد بن ابراہیم سے ابوجعفر منصور کی خفگی ۳۵۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر منصور کی فریضہ حج کے لئے روانگی ۳۵۶
ابوجعفر منصور کی علالت ۳۵۶
عراقی طبیب کی رائے ۳۵۶
ابوجعفر منصور کی وفات ۳۵۷
محمد المہدی کی بیعت ۳۵۷
ابوجعفر منصور کی تدفین ۳۵۸
ابراہیم بن یحییٰ کی امامت ۳۵۸
ابوجعفر منصور کی عمر و مدت حکومت ۳۵۹
امیر حج ابراہیم بن یحییٰ
باب ۱۱
ابوجعفر منصور کی سیرت و وصایا ۳۶۰
ابوجعفر منصور کا حلیہ ۳۶۰
عیسیٰ بن موسیٰ سے منصور کی خفگی ۳۶۰
ابن نصر بن سیار کے متعلق منصور کا خط بنام عیسیٰ بن موسیٰ ۳۶۰
عبدالعزیز کا مذاق ۳۶۰
ایک خدمت گار کو سزا ۳۶۰
ابوجعفر منصور کی ترش روی ۳۶۲
ابوجعفر کے دربار میں مراتب کا احترام ۳۶۲
المنصور اور معن بن زائدہ ۳۶۲
والی یمن کی سرکشی کا خدشہ ۳۶۳
معن بن زائدہ کی امارت یمن پر تقرری ۳۶۳
ابوجعفر منصور کی معن بن زائدہ سے خفگی ۳۶۴
معن بن زائدہ کے وفد کی روانگی بغداد ۳۶۴
ابوجعفر کے دربار میں مجاعہ کی تقریر ۳۶۴
مجاعہ اور وفد کا دربار سے اخراج ۳۶۵
مجاعہ کی طلبی ۳۶۵
مجاعہ کی خوش بیانی کی تعریف ۳۶۵
مجاعہ کی معن بن زائدہ کی وکالت ۳۶۵
معن بن زائدہ کو معافی ۳۶۶
مجاعہ کی تین خواہشوں کی تکمیل ۳۶۶
سلطنت کے چار ارکین کی اہمیت ۳۶۷
ایک عامل سے بازپرس اور معافی ۳۶۷
ایک شامی محصل کو نصیحت ۳۶۷
ایک عراقی محصل کو ہدایت ۳۶۸
والی حضرموت کے نام فرمان ۳۶۸
سہیل بن سالم پر عتاب ۳۶۸
المنصور کی ایک خارجی سے بدزبانی و شرمندگی ۳۶۸
مہدی کو ابوجعفر کا انتباہ ۳۶۸
منصور کی حجاج کے متعلق رائے ۳۶۹
ابوجعفر منصور کی ایک تمیمی سے ملاقات ۳۷۰
ابوجعفر منصور کی فرائض منصبی کی انجام دہی ۳۷۱
مختلف علاقوں کے لوگوں کی خصوصیات ۳۷۱
منصور کی مہدی کو نصیحت ۳۷۲
مہدی کی لاعلمی پر انتباہ ۳۷۳
منصور کی مصنوعی علالت ۳۷۳
المنصور کی کفایت شعاری ۳۷۳
موصل شاعر کو مہدی کا انعام ۳۷۴
موصل شاعر کی تلاش ۳۷۴
موصل شاعر کے انعام کی ضبطی ۳۷۴
موصل شاعر کی درخواست کی منظوری ۳۷۵
منصور کی مہدی کو پند و نصائح ۳۷۵
ابوجعفر منصور اور وحنین بن عطاء ۳۷۵
بشر نجومی کو انعام ۳۷۶
ایک غلام کی رقم کی ضبطی ۳۷۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی بارو سا سے ایک درہم فی جمعی ۳۷۶
قسم کے نام کی تشریح ۳۷۷
محمد بن سلیمان کے متعلق منصور کی رائے ۳۷۷
ابن ہبیرہ کی منصور کے متعلق رائے ۳۷۷
منصور اور ازہر السمان ۳۷۸
ابن ہبیرہ کے نام منصور کا خط ۳۷۸
منصور کی ایک وفادار شخص کی تعریف ۳۷۹
اہل کوفہ کو منصور کا انتباہ ۳۷۸
منصور کا اصبغ سے حسن سلوک ۳۸۰
اصبغ کی بغاوت و قتل ۳۸۰
منصور کی ایک عمومی سے جواب طلبی ۳۸۰
ابو جعفر منصور کی سادہ زندگی ۳۸۱
بیت مال المظالم ۳۸۱
محمد بن عبید اللہ کی معزولی و بحالی کا واقعہ ۳۸۲
صباح بن خاقان کی روایت ۳۸۲
ابو جعفر منصور اور اشعب شاعر ۳۸۲
خس کا رواج ۳۸۳
ابلق راوندی ۳۸۳
ابو جعفر منصور اور راوندیہ فرقہ ۳۸۴
عبد اللہ بن علی کا ایک عمومی کو قتل کا حکم ۳۸۴
شامی وفد کی ابو جعفر منصور سے معذرت ۳۸۴
آل عیسیٰ بن نہیک سے منصور کا حسن سلوک ۳۸۵
منصور کی اپنے خاندان پر نوازشات ۳۸۵
ایک حزمی کی منصور سے شکایت ۳۸۵
آل حزم کی املاک کی واپسی ۳۸۶
ابو جعفر منصور اور رعایا ۳۸۶
ابو جعفر کی محمد بن ابی العباس سے مخاصمت ۳۸۷
محمد بن ابی العباس کا خاتمہ ۳۸۷
ابو جعفر منصور کا ام موسیٰ الحمیریہ سے معاہدہ ۳۸۸
بختیشوع کو شراب دینے کی ممانعت ۳۸۸
سرکاری باغات کے پھلوں کی فروختگی کا حکم ۳۸۸
ابو جعفر منصور کا مقولہ ۳۸۸
ابو جعفر منصور کی دولت کے متعلق رائے ۳۸۹
ابو جعفر منصور کی ایک عالم سے ملاقات ۳۸۹
ابو جعفر منصور کے اقوال ۳۸۹
عبد الجبار بن عبد الرحمٰن اور منصور ۳۸۹
ابو جعفر منصور کے خطبات ۳۸۹
ابو جعفر منصور کا اہل خراسان سے خطاب ۳۹۴
ابو مسلم خراسانی کے قتل کے بعد منصور کی تقریر ۳۹۵
کاتب محمد بن جمیل سے منصور کی ناراضگی ۳۹۶
ابو جعفر منصور کا آل ابی طالب کے نام خط ۳۹۷
ولید بن یزید کی شراب نوشی کا واقعہ ۳۹۷
ولید بن یزید کی ابن عائشہ سے گانے کی فرمائش ۳۹۸
المنصور کا ارمینیا کے نام فرمان ۳۹۸
ایک ضعیف باغی سے منصور کا حسن سلوک ۳۹۸
المنصور کی عامل کو عدل کی تلقین ۳۹۹
ابو جعفر کے عمال کے نام احکامات ۳۹۹
مدائنی کی روایت ۴۰۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سران عبداللہ بن حسن کے متعلق منصور کے اشعار	۴۰۰
ابوجعفر کے مولیٰ واضح کا بیان	۴۰۱
ابومنصور کی اپنے خاندان کو ہدایت	۴۰۱
ابوجعفر کی عجلان بن سہیل کی تعریف	۴۰۱
ابوجعفر اور ایک غلام عرب	۴۰۱
فضیل بن عمران کے قتل کا حکم	۴۰۲
فضیل بن عمران کا قتل	۴۰۲
موید پر عتاب و معافی	۴۰۲
ابوجعفر منصور اور حفص الازدی	۴۰۳
منصور کی اولاد و ازواج	۴۰۳
منصور کی وصایا	۴۰۴
منصور کا قصر عبوریہ میں قیام	۴۰۴
محمد المہدی کی طلبی	۴۰۴
علمی ذخیرہ کی حفاظت کی نصیحت	۴۰۵
ابومنصور کا خزانہ	۴۰۵
اہل خاندان سے حسن سلوک کی تلقین	۴۰۵
موالیوں کے متعلق ہدایت	۴۰۵
مدینہ شہر قیسیہ کی تعمیر کی ممانعت	۴۰۹
قرض کی ادائیگی کی ہدایت	۴۰۹
املاک کے متعلق وصیت	۴۰۹
ربیط بن ابی العباس کو ہدایات	۴۰۷
منصور کی اپنی موت کی پیشین گوئی	۴۰۷
ابوجعفر کی مہدی کو وصیت	۴۰۸
وصایا کے متعلق سعید بن حریم کی روایت	۴۰۹
ابوجعفر کی قیام گاہ پر اشعار	۴۱۰
میر عمارت کی طلبی	۴۱۰
مرحاجب کو کلام پاک کی تلاوت کا حکم	۴۱۱
عبدالعزیز بن مسلم کا بیان	۴۱۱
باب ۱۲	
خلیفہ محمد بن عبداللہ مہدی	۴۱۲
علی بن محمد النوقلی کا بیان	۴۱۲
ابوجعفر منصور کی شدید علالت	۴۱۲
ابوجعفر منصور کی وفات کی اطلاع	۴۱۳
ابوالعنبر حبشی کی آہ و زاری	۴۱۳
ابوجعفر کی وصیت کا اعلان	۴۱۴
حسن بن زید کی بوقت بیعت تقریر	۴۱۴
ابوجعفر منصور کے جنازے کی روانگی مکہ	۴۱۵
علی بن عیسیٰ کی عیسیٰ بن موسیٰ کو دھمکی	۴۱۷
موسیٰ بن ہارون کا بیان	۴۱۵
علی بن عیسیٰ اور عیسیٰ بن موسیٰ میں کشیدگی	۴۱۶
علی بن عیسیٰ کی برطرفی	۴۱۶
منصور کی مکہ معظمہ پہنچنے کی خواہش	۴۱۶
مہدی کی بیعت کے لئے ربیع کی حکمت عملی	۴۱۷
منصور کے لئے سو قبروں کی کھدائی	۴۱۸
مہدی کی ربیع سے خفگی	۴۱۸
امیر حج ابراہیم بن یحییٰ و عمال	۴۱۸
۱۵۹ھ کے واقعات	۴۱۹
انگورہ کی مہم	۴۱۹
عمال کا عزل و نصب	۴۱۹
بازبد کی مہم	۴۱۹
قیدیوں کی رہائی	۴۲۰
یعقوب بن داؤد کی رہائی	۴۲۰
یعقوب بن داؤد کی مہدی سے ملاقات کی خواہش	۴۲۰
یعقوب کی حسن بن ابراہیم کے متعلق مہدی کو اطلاع	۴۲۱
حسن بن ابراہیم کی جیل خانے	۴۲۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منتقلی
یعقوب بن داؤد سے حسن بن ابراہیم سے متعلق استفسار ۴۲۱
یعقوب بن داؤد کا مہدی کو مشورہ ۴۲۲
یعقوب بن داؤد کا عروج و زوال ۴۲۲
والی کوفہ ابن اسمٰعیل کی برطرفی ۴۲۳
قاضی کوفہ شریک بن عبداللہ ۴۲۳
سعید بن دعلج کی برطرفی ۴۲۴
عمال کا عزل ونصب ۴۲۴
موسیٰ بن مہدی کی ولی عہدی کی تحریک ۴۲۴
عیسیٰ بن موسیٰ کا ولی عہدی سے دست برداری سے انکار ۴۲۴
روح حاتم بن قبیصہ کی عیسیٰ بن موسیٰ کے خلاف شکایت ۴۲۵
عیسیٰ بن موسیٰ کی ولی عہدی سے دست برداری ۴۲۵
عیسیٰ بن موسیٰ کی طلبی ۴۲۶
امیر حج یزید بن منصور و عمال ۴۲۶
۱۶۰ھ کے واقعات ۴۲۷
یوسف ابرم کی بغاوت و قتل ۴۲۷
عیسیٰ بن موسیٰ کی مدینہ السلام میں آمد ۴۲۷
عیسیٰ بن موسیٰ کی نظربندی ۴۲۸
محمد بن سلیمان کی شدید مخالفت ۴۲۸
فقہاء وقضاۃ کا فتویٰ ۴۲۸
خلیفہ مہدی کا خطبہ ۴۲۸
عیسیٰ بن موسیٰ کی موسیٰ بن مہدی کی بیعت ۴۲۹
موسیٰ بن مہدی کی ولی عہدی کی عام بیعت ۴۳۰
عیسیٰ بن موسیٰ کا تحریری عہدنامہ ۴۳۰
باربد کی تسخیر ۴۳۲
مجاہدین کی مراجعت ۴۳۲
امارت خراسان پر معاذ بن مسلم کا تقرر ۴۳۲
آل ابی بکرہ کی مہدی سے درخواست ۴۳۲
آل ابی بکرہ کے نسب کے متعلق مہدی کا فرمان ۴۳۳
آل زیاد کے نسب کے متعلق سلیمان کی روایت ۴۳۳
آل زیاد کے متعلق مہدی کا فرمان ۴۳۵
خالد النجار کے اشعار ۴۳۴
والی بصرہ کے نام مہدی کا فرمان ۴۳۴
عبدالملک بن ایوب کی فرمان مہدی کی خلاف ورزی ۴۳۶
امارت مدینہ پر زخر بن عاصم کی تقرر ۴۳۷
امیر حج خلیفہ مہدی ۴۳۷
خانہ کعبہ کی غلاف پوشی ۴۳۷
منبر رسول اللہ کو اصلی حالت پر لانے کی کوشش ۴۳۸
امام مالک کی تجویز سے مخالفت ۴۳۸
انصاریوں کا حفاظتی دستہ ۴۳۸
عمال ۴۳۸
۱۶۱ھ کے واقعات ۴۳۹
تقفع کا خروج ۴۳۹
نصر بن محمد خزاعی کی گرفتاری ۴۳۹
عبداللہ بن محمد بن مروان کی بے باکی وجرأت ۴۳۹
عبداللہ بن محمد مروان کے خلاف مقدمہ ۴۳۹
عبداللہ بن محمد بن مروان کی برأت ۴۴۰
شمامہ بن الولید کا جہاد ۴۴۰
مہدی کا عمارات تعمیر کرنے ۴۴۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حکم
جامع مسجد بصرہ کی توسیع ۴۴۰
یعقوب بن داؤد کے اختیارات میں اضافہ ۴۴۱
عمال ۴۴۱
ابو عبید اللہ کے خلاف شکایات ۴۴۱
ابو عبید اللہ کے زوال کا سبب ۴۴۱
ابو عبید اللہ اور ابو الفضل ربیع کی ملاقات ۴۴۲
ابو عبید اللہ کا ربیع سے ناروا سلوک ۴۴۲
ربیع کا ابو عبید اللہ سے انتقام لینے کا مصمم ارادہ ۴۴۳
ربیع کا ابو عبید اللہ کے متعلق قشیری سے استفسار ۴۴۳
قشیری کا ربیع کو مشورہ ۴۴۳
محمد بن عبد اللہ کا قتل ۴۴۴
مہدی کی ابو عبید اللہ سے بدگمانی ۴۴۴
ایک اشعری پر مہدی کا عتاب ۴۴۴
امارت سندھ پر نصر بن محمد کا تقرر ۴۴۵
عمال کا عزل و نصب ۴۴۵
امیر حج موسیٰ بن محمد و عمال ۴۴۵
۱۶۲ھ کے واقعات ۴۴۶
عبد السلام خارجی کا خروج ۴۴۶
عبد السلام خارجی کا قتل ۴۴۶
محکمہ پیمائش و بندوبست کا قیام ۴۴۶
حسن بن قحطبہ کی رومیوں پر فوج کشی ۴۴۷
عمال کا عزل و نصب ۴۴۷
امیر حج ابراہیم بن جعفر و عمال ۴۴۷
۱۶۳ھ کے واقعات ۴۴۸
مقنع کی ہلاکت ۴۴۸
مہمانی فوج کے سپاہیوں کا انتخاب ۴۴۸
عیسیٰ بن علی کی وفات ۴۴۸
آل مسلم سے مہدی کا حسن سلوک ۴۴۸
حسن بن قحطبہ کا جہاد میں شریک ہونے سے گریز ۴۴۹
ہارون الرشید کی جہاد کے لئے روانگی ۴۴۹
ابو بدیل کی تجویز ۴۵۰
ابو بدیل کا حسن اور ربیع کو مشورہ ۴۵۰
آل برمک کی جہاد میں شرکت ۴۵۰
یحییٰ بن خالد برمکی کا انتخاب ۴۵۱
یحییٰ بن خالد کی روانگی ۴۵۱
عبد الصمد کی برطرفی کے اسباب ۴۵۱
عبد الصمد کی اسیری ۴۵۲
زندیقیوں کا قتل ۴۵۲
قلعہ سمالو کی تسخیر ۴۵۲
عمال کا عزل و نصب ۴۵۳
امیر حج علی بن المہدی ۴۵۳
۱۶۴ھ کے واقعات ۴۵۳
عبد الکبیر بن عبد الحمید کی اسیری ۴۵۳
محمد بن سلیمان کی برطرفی ۴۵۴
قصر اسلامیہ کی تعمیر ۴۵۴
مہدی کی عقبہ سے مراجعت ۴۵۴
عبد اللہ بن سلیمان کی معزولی ۴۵۴
امیر حج صالح بن ابی جعفر و عمال ۴۵۴
۱۶۵ھ کے واقعات ۴۵۵
ہارون الرشید کی فتوحات ۴۵۵
ملکہ روم کی ہارون الرشید سے صلح کی درخواست ۴۵۵
ہارون الرشید اور ملکہ روم کی مصالحت ۴۵۵
صلحنامہ کی شرائط ۴۵۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال غنیمت ۴۵۶
مروان ابن ابی حفصہ کے اشعار ۴۵۶
امیر حج صالح بن ابی جعفر و عمال ۴۵۶
۱۶۶ھ کے واقعات ۴۵۷
ہارون الرشید کی مراجعت ۴۵۷
ہارون الرشید کی ولی عہدی کی بیعت ۴۵۷
عبداللہ بن الحسن و جعفر بن سلیمان کی معزولی ۴۵۷
داؤد بن طہمان ۴۵۷
یعقوب بن داؤد کے آل حسینؓ سے تعلقات ۴۵۸
یعقوب بن داؤد کی گرفتاری و رہائی ۴۵۸
یعقوب بن داؤد اور خلیفہ مہدی ۴۵۸
یعقوب بن داؤد کی وزارت ۴۵۹
بشار بن برد کے اشعار ۴۵۹
یعقوب بن داؤد سے آل حسن کی بدظنی ۴۵۹
یعقوب بن داؤد سے مہدی کی ناراضگی ۴۶۰
یعقوب بن داؤد کی اسحٰق بن فضل کے لیے سفارش ۴۶۰
مہدی کا یعقوب بن داؤد کا قتل کرنے کا ارادہ ۴۶۰
مہدی کی یعقوب بن داؤد سے کشیدگی کی وجہ ۴۶۱
مہدی اور یعقوب بن داؤد کے تعلقات ۴۶۱
خلیفہ بن مہدی کی یعقوب بن داؤد کو پیش کش ۴۶۱
خلیفہ مہدی کی ایک علوی کو قتل کرنے کی فرمائش ۴۶۲
یعقوب بن داؤد اور علوی کی گفتگو ۴۶۲
علوی کی روانگی ۴۶۲
یعقوب بن داؤد کے خلاف مہدی کو شکایت ۴۶۳
علوی کی گرفتاری ۴۶۳
یعقوب بن داؤد پر عتاب ۴۶۴
یعقوب بن داؤد کی رہائی ۴۶۴
و مکہ میں قیام ۴۶۴
یعقوب بن داؤد کی مہدی کو نصیحت ۴۶۴
یعقوب بن داؤد کی عہدہ وزارت سے سبکدوشی کی درخواست ۴۶۵
ابن سلام کی روایت ۴۶۶
یعقوب بن داؤد کی علالت ۴۶۶
یعقوب کی علالت پر مہدی کی بے قراری ۴۶۶
مہدی کی یعقوب بن داؤد سے برہمی ۴۶۶
یعقوب بن داؤد پر عتاب ۴۶۷
مہدی کی یعقوب بن داؤد سے معذرت ۴۶۷
مہدی کا قصر السلام میں قیام ۴۶۸
خراسان میں شورش ۴۶۸
زندیقوں کی گرفتاری ۴۶۸
امیر حج ابراہیم بن یحییٰ و عمال ۴۶۸
۱۶۷ھ کے واقعات ۴۶۹
موسیٰ بن مہدی کی روسائے طبرستان پر فوج کشی ۴۶۹
عیسیٰ بن موسیٰ کا انتقال ۴۶۹
مہدی کی روح بن حاتم سے خفگی ۴۶۹
زندیقوں کے خلاف سرگرمی ۴۷۰
ابو عبیداللہ معاویہ بن ابو عبیداللہ کی برطرفی ۴۷۰
مسجد الحرام میں توسیع ۴۷۰
یحییٰ الطرشی کی معزولی ۴۷۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر حج ابراہیم بن یحییٰ وعمال ۴۷۰
سنہ ۱۶۸ھ کے واقعات ۴۷۱
اہل روما کا نقض عہد ۴۷۱
متفرق واقعات ۴۷۱
دفتر بندوبست پر علی بن یقطین کا تقرر ۴۷۱
امیر حج علی بن محمد ۴۷۲
سنہ ۱۶۹ھ کے واقعات ۴۷۲
مہدی کی ہادی کی ولی عہدی پر ہارون کی تقدیم کی خواہش ۴۷۲
مہدی کی روانگی ماسبذان ۴۷۳
مہدی کی وفات کے متعلق مختلف روایات ۴۷۳
علی بن ابی نعیم کا بیان ۴۷۳
احمد بن محمد الرازی کی روایت ۴۷۳
مہدی کی وفات پر ابو العتاہیہ کے اشعار ۴۷۴
مہدی کی وفات کے متعلق علی بن یقطین کی روایت ۴۷۴
مہدی کی وفات ۴۷۵
مہدی کی مدت حکومت ۴۷۵
مہدی کی تجہیز وتکفین ۴۷۵
باب ۱۳ ۴۷۶
خلیفہ مہدی کی سیرت ۴۷۶
مہدی کا جذبہ عفو ۴۷۶
ہشام الکلبی کی طلبی ۴۷۷
ہشام الکلبی کو خط پڑھنے کا حکم ۴۷۷
مہدی کے نام امیر اندلس کا ہجو آمیز خط ۴۷۷
امیر اندلس کے نام مہدی کا خط ۴۷۸
خلیفہ مہدی کے خلاف استغاثہ ۴۷۸
قاضی کا خلیفہ مہدی کے خلاف فیصلہ ۴۷۸
مہدی اور ایک نبطی کسان ۴۷۹
مہدی کی کسان پر نوازش ۴۷۹
مہدی کی دعا ۴۸۰
مہدی کی موالیوں کے متعلق رائے ۴۸۰
عبداللہ بن مالک کی مہدی کے مولی سے کشتی ۴۸۱
قاسم بن مجاشع کی مہدی کے نام وصیت ۴۸۱
مہدی سے عزت ہتک کے معاوضہ کا مطالبہ ۴۸۱
مہدی اور ایک مدعی نبوت ۴۸۲
موسیٰ بن جعفر کی ضمانت پر رہائی ۴۸۲
ایک زبیری کا بحالی جائداد کے لئے استغاثہ ۴۸۳
مسئلہ قدر کے پیروکاروں کی گرفتاری ورہائی ۴۸۳
محمد بن عبداللہ کی روایت ۴۸۳
ایک اعرابی عورت سے مہدی کا حسن سلوک ۴۸۴
نمدے کے فرش کا استعمال ۴۸۵
امثال کی تدوین کا حکم ۴۸۵
ایک سمری سے مہدی کی برہمی ۴۸۵
عبدالملک بن یزید کی علالت ۴۸۵
مہدی سے عبداللہ بن عون کی سفارش ۴۸۶
مہدی کی اپنے بیٹوں کو نصیحت ۴۸۶
ایک نبطی کی مہدی پر تنقید ۴۸۶
مہدی کا حسن سلوک کا جذبہ ۴۸۷
بشار بن برد شاعر کے خلاف شکایت ۴۸۷
بشار کی طلبی ۴۸۷
شاعر مروان ابی حفصہ پر عنایت ۴۸۸
عمارہ بن حمزہ سے مہدی ۴۸۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اجتناب ۴۸۸
مہدی کا ایک شاعر سے استفسار ۴۸۸
طریح بن اسمٰعیل شاعر اور مہدی ۴۸۹
لقیط بن بکیر کے مہدی کے متعلق اشعار ۴۸۹
ابو دلامہ شاعر سے مہدی کا حسن سلوک ۴۸۹
خالد المعیطی کی روایت ۴۹۰
حکم الوادی پر مہدی کی نوازش ۴۹۰
مہدی کا شعر ۴۹۱
مہدی کا فی البدیہہ مصرع ۴۹۱
عبداللہ بن مالک سے مصرع ثانی کی فرمائش ۴۹۱
توزی کے اشعار ۴۹۲
بانوقہ بنت مہدی ۴۹۲
شاہراہ قریش پر مہدی کا جلوس ۴۹۲
بانوقہ بنت مہدی کا انتقال ۴۹۲
بانوقہ کی وفات پر تعزیت کے لئے دربار عام ۴۹۲

باب ۱۴

خلیفہ موسیٰ بن محمد ہادی ۴۹۴

ربیع کی بغداد میں قائم مقامی ۴۸۸
امرائے عساکر کی مراجعت کی تجویز ۴۸۸
ہارون الرشید کا یحییٰ بن خالد سے مشورہ ۴۸۹
یحییٰ بن خالد کی تجویز عساکر کی مراجعت بغداد ۴۹۵
یحییٰ بن خالد کے طرز عمل کی تعریف ۴۹۵
ربیع کو یحییٰ بن خالد کا مشورہ ۴۹۶
ربیع کی وصیت ۴۹۶
ربیع کے خلاف بغداد میں ہنگامہ ۴۹۷
مہدی کی وفات کا اعلان ۴۹۷
ہادی کی مراجعت بغداد ۴۹۷
ہادی کا بغداد میں استقبال ۴۹۷
عمال کا عزل و نصب ۴۹۷
ہادی کی ایک جاریہ کا شعر ۴۹۸
زندیقوں کی ایک جماعت کا قتل ۴۹۸
ابن داؤد اور یعقوب بن الفضل کا اعتراف ارتداد ۴۹۹
مہدی کی ابن داؤد اور یعقوب کے متعلق ہدایت ۴۹۹
یعقوب بن فضل کا قتل ۴۹۹

یعقوب بن فضل کی تدفین ۵۰۰
فاطمہ بنت یعقوب کا انجام ۵۰۰
حسین بن علی بن حسن ۵۰۱
امارت مدینہ پر عمر بن عبدالعزیز بن عبداللہ کی عائم مقامی ۵۰۱
حسین بن علی بن حسن کے خروج کا سبب ۵۰۱
حسن بن محمد کی روپوشی ۵۰۲
عمر بن عبدالعزیز بن عبداللہ اور یحییٰ بن عبداللہ میں تلخ کلامی ۵۰۲
یحییٰ بن عبداللہ اور حسین بن علی کی گفتگو ۵۰۲
حسین بن علی کا خروج ۵۰۳
حسین بن علی کی بیعت ۵۰۳
خالد بن ابربری کا قتل ۵۰۳
دوسری روایت ۵۰۴
اہل مدینہ کی احتیاطی تدابیر ۵۰۴
معرکہ بلاط ۵۰۵
حسین بن علی کی مدینہ چھوڑنے کی تیاری ۵۰۵
مسجد نبوی کی بے حرمتی ۵۰۵
غلاموں کی آزادی کا اعلان ۵۰۵
محمد بن سلیمان کے نام سپہ سالاری کا فرمان ۵۰۶
محمد بن سلیمان کی مراجعت مکہ ۵۰۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن سلیمان کی جماعت کا طواف کعبہ ۵۰۷
حسن بن علی اور ابوالکامل کی جنگ ۵۰۷
عبداللہ بن حمید ۵۰۷
معرکہ فخ ۵۰۷
حسین بن علی کی شکست ۵۰۸
حسین بن علی کا خاتمہ ۵۰۸
حسین بن محمد کا قتل ۵۰۸
حسین بن علی کی جماعت کی روپوشی ۵۰۹
اسیران جنگ کی طلبی ۵۰۹
موسیٰ بن عیسیٰ کی ایک قیدی کی سفارش ۵۰۹
مبارک ترکی پر عتاب ۵۰۹
ادریس بن عبداللہ کی بربروں کو دعوت بیعت ۵۱۰
شماخ یمامی کی کارگزاری ۵۱۰
ادریس بن عبداللہ کی ہلاکت ۵۱۰
ادریس کی موت پر نبازی شاعر کے اشعار ۵۱۰
حسین بن علی کے خروج کے متعلق دوسری روایت ۵۱۱
عام معافی کا اعلان ۵۱۱
ادریس بن عبداللہ کی تاہرت میں آمد ۵۱۲
خاندان حسین بن علی کی املاک کی بربادی ۵۱۲
موسیٰ بن عیسیٰ کی جائداد کی ضبطی ۵۱۲
عذافر الصیرفی اور علی کوفی کا قتل ۵۱۲
حسین بن علی کی سخاوت ۵۱۳
حسین بن علی کے خروج کے متعلق تیسری روایت ۵۱۳
حسین بن علی کی تقریر ۵۱۳
مسجد نبوی میں زائرین کا اجتماع ۵۱۳
مبارک ترکی کی حسین بن علی سے سازش ۵۱۴
حسین بن علی کے اشعار ۵۱۴
موسیٰ بن عیسیٰ کی پریشانی ۵۱۴
ہادی کو اہل فخ کی بغاوت کی اطلاع ۵۱۵
عمرو بن ابی عمر کا تیر اندازی سے انکار ۵۱۵
وضائف کی ضبطی ۵۱۵
اہل رد ماک کی پیش قدمی ۵۱۶
امیر حج سلیمان بن ابی جعفر ۵۱۶
وعمال ۵۱۶
۱۷۰ھ کے واقعات ۵۱۶
ہادی کی وفات کے متعلق مختلف روایات ۵۱۶
ہادی کا خیزران کو انتباہ ۵۱۶
ہادی اور خیزران میں تلخ کلامی ۵۱۷
ہادی اور خیزران میں کشیدگی ۵۱۷
ہادی کی خیزران کو ہلاک کرنے کی کوشش ۵۱۷
ہادی کی موت کی وجہ ۵۱۸
ہادی کی خیزران کے متعلق ۵۱۸
امرائے عساکر سے گفتگو ۵۱۸
ہارون الرشید کو ولی عہدی سے محروم کرنے کا منصوبہ ۵۱۹
ہارون الرشید سے ناروا سلوک ۵۱۹
اسمٰعیل بن صبیح کی طلبی ۵۱۹
یحییٰ بن خالد اور ہادی میں کشیدگی ۵۱۹
یحییٰ بن خالد کی طلبی ۵۲۰
ہارون الرشید کو یحییٰ بن خالد کا مشورہ ۵۲۰
ہادی اور یحییٰ بن خالد کی گفتگو ۵۲۰
ہادی کی یحییٰ بن خالد سے معذرت ۵۲۱
ہادی کی یحییٰ بن خالد کی تعریف ۵۲۱
جعفر کی ولی عہدی کے متعلق یحییٰ بن خالد کا مشورہ ۵۲۱
ہارون الرشید کی مہدی سے علیحدگی ۵۲۲
خیزران کا یحییٰ بن خالد کو پیغام ۵۲۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہادی کی یحییٰ کو قتل کی دھمکی	۵۲۳	ہادی کی عبداللہ بن مالک پر عنایت	۵۳۰
ہادی کا ہارون سے خطاب	۵۲۳	موسیٰ بن عبداللہ بن مالک کا بیان	۵۳۱
ہارون الرشید کے مہدی سے وعدے	۵۲۳	عبداللہ بن یعقوب کو سزا دینے کا حکم	۵۳۱
ہادی کا ہارون الرشید سے حسن سلوک	۵۲۴	ہادی کی فضل بن ربیع کو ہدایت	۵۳۱
مہدی کا خواب	۵۲۴	ایک مجرم کی رحم کی درخواست	۵۳۱
ہارون الرشید کا پابندی عہد	۵۲۴	عمر بن شبہ کا بیان	۵۳۲
عمالوں کی طلبی کا فرمان	۵۲۴	ہارون اور حسن بن عبدالخالق	۵۳۲
خیزران کی یحییٰ بن خالد کو ہدایت	۵۲۵	ابراہیم بن مسلم سے ہادی کی تعزیت	۵۳۲
خیزران کا عہد	۵۲۵	علی بن حسین پر مہدی کا عتاب	۵۳۳
فضل بن سعید کی روایت	۵۲۵	علی بن حسین کی رہائی	۵۳۳
خیزران کو ہادی کی موت کی اطلاع	۵۲۵	زندیقوں کو قتل کرنے کی ہدایت	۵۳۳
ہادی کی وفات و مدت حکومت	۵۲۶	ہادی اور عیسیٰ بن واب	۵۳۴
ہادی کا حلیہ	۵۲۶	عیسیٰ بن واب پر ہادی کی عنایت	۵۳۴
ہادی کی ازدواج و اولاد	۵۲۶	علی بن یقطین کا بیان	۵۳۵
باب ۱۵		دو باندیوں کا قتل	۵۳۵
خلیفہ ہادی کی سیرت	۵۲۷	خیزران کی ہادی سے عطریف کی سفارش	۵۳۶
سعید بن مسلم کا بیان	۵۲۷	ہادی کی خیزران کو مشروط پیش کش	۵۳۶
سلیمان بن عبدالملک اور گویئے کا واقعہ	۵۲۸	ہادی کا ندیموں پر عتاب	۵۳۶
ہادی کا دربار عام منعقد کرنے کا حکم	۵۲۸	اسود بن عمارہ کے اشعار	۵۳۶
علی بن صالح کی ایک اعرابی کی سفارش	۵۲۸	خیزران کا ذکر کرنے کی ممانعت	۵۳۷
خیزران کی عیادت پر مظالم کی سماعت کو ترجیح	۵۲۹	یوسف الصیقل شاعر کا بیان	۵۳۷
عبداللہ بن مالک سے جواب طلبی	۵۲۹	عیسیٰ بن واب سے مہدی کی فرمائش	۵۳۷
عبداللہ بن مالک کی معذرت	۵۲۹	عیسیٰ بن واب کا حرانی سے معاہدہ	۵۳۷
عبداللہ بن مالک کی معافی و بحالی	۵۲۹	ہادی کی شان میں شعراء کے قصائد	۵۳۷
ہادی کی عبداللہ بن مالک کے مکان پر آمد	۵۳۰		

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم موصلی سے ہادی کی گانے کی فرمائش	۵۴۱	استعفاء العزیز	۵۴۲
ابراہیم موصلی کے مطالبہ پر ہادی کی برہمی	۵۴۲	ہادی کا ربیع کو قتل کرنے کا فیصلہ	۵۴۳
ابراہیم موصلی پر نوازش	۵۴۲	ربیع کو مسموم شہد پینے کا حکم	۵۴۳
ہادی کا مرغوب راگ	۵۴۲	ربیع کی وصیت	۵۴۳
حکم الوادی کو انعام	۵۴۲	فضل بن سلیمان کا بیان	۵۴۴
یزید بن مزید کی ہادی کی باندی کو دھمکی	۵۴۳	ربیع کی ہلاکت کے متعلق یحییٰ بن حسن کی روایت	۵۴۴

ختم شد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
باب ۱۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ طبری

باب ۱

خلیفہ عبداللہ بن محمد ابوالعباس

خلافت عباسیہ کے متعلق ابوہاشم اور محمد بن علی کی گفتگو

اس خاندان کی خلافت کی ابتدا آنحضرت صلعم کے اس قول سے ہوئی کہ آپ نے حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کو بتادیا تھا کہ خلافت اُن کے خاندان میں منتقل ہوجائے گی اس وجہ سے ان کی اولاد ہمیشہ سے اس کی متوقع تھی اور اس کے متعلق ان کی آپس میں گفتگو ہوتی تھی، علی بن محمد نے (رواۃ کے سلسلے سے) بیان کیا ہے کہ ابوہاشم شام آئے اور محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے ملے اور کہا کہ مجھے ایک خبر معلوم ہے میں چاہتا ہوں کہ تم کو بتادوں بشرطیکہ تم کسی سے اُس کا ذکر نہ کرو اور وہ بات یہ ہے کہ خلافت جس کے لئے اور لوگ متوقع ہیں تمھارے خاندان کو حاصل ہوگی، محمد بن علی نے کہا میں اس بات کو پہلے سے جانتا ہوں آپ کسی دوسرے سے ہرگز ہرگز اس کا ذکر نہ کریں۔

علی بن محمد کا بیان

علی نے بیان کیا ہے کہ جب ابن الاشعث نے بغاوت کی اور اس کی اطلاع حجاج نے عبدالملک کو لکھ بھیجی تو اُس نے خالد بن یزید کو بلایا اور اس واقعہ سے آگاہ کیا خالد نے کہا چونکہ یہ فتنہ سجستان سے شروع ہوا ہے اس لئے اس کا کوئی بُرا اثر تم پر نہ پڑے گا البتہ اگر یہ خراسان سے اٹھا ہوتا تو ہمیں خوف ہوتا۔

امام محمد بن علی کی پیشین گوئی

امام محمد بن علی بن عبداللہؓ بن عباسؓ نے یہ بات کہی تھی کہ ہمارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے تین وقت مقرر ہیں ایک ظالم یزید بن معاویہ کی موت۔ دوسرے ہجرت کی پہلی صدی کا ختم۔ تیسرے افریقیہ کا فتنہ۔ اس آخری موقع پر ہمارے داعی علی الاعلان ہمارے لئے تحریک کریں گے مشرق سے ہمارے انصار ایسی زبردست جمعیت کے ساتھ امنڈ آئیں گے کہ تمام مغرب اُن کے گھوڑوں سے پُر ہو جائے گا اور وہ ظالموں کے تمام خزانوں پر قبضہ کرلیں گے۔

چنانچہ یہی ہوا کہ جب یزید بن ابی مسلم افریقیہ میں قتل کیا گیا اور بربر نے نقض بیعت کی تو محمد بن علی نے ایک شخص کو خراسان روانہ کیا اور اُسے حکم دیا کہ وہ بہترین شخص کے لئے دعوت دے مگر کسی کا نام نہ لے۔

ابراہیم بن محمد کی گرفتاری کا حکم

اس سے پہلے ہم ان داعیوں کا ذکر کر چکے ہیں جن کو محمد بن علی نے خراسان بھیجا تھا، محمد بن علی کے انتقال کیا اور اپنے بیٹے ابراہیم کو اپنا وصی مقرر کیا۔ ابراہیم نے ابو سلمہ حفص بن سلیمان سبیع کے مولیٰ کو خراسان بھیجا اور تمام نقیبوں کو اس کی اطاعت کی ہدایت لکھ بھیجی۔ اُنھوں نے ابراہیم کی ہدایات تسلیم کرلیں۔ ابو سلمہ کچھ روز خراسان میں قیام کرنے کے بعد ابراہیم کے پاس واپس آگیا ابراہیم نے اُسے پھر خراسان بھیجا اور اس مرتبہ ابو مسلم کو بھی اُس کے ہمراہ کیا۔ ہم ابو مسلم کی کیفیت پہلے بیان کر چکے ہیں، اس کے بعد یہ واقعہ پیش آیا کہ مروان کے ہاتھ وہ خط آگیا جو امام ابراہیم نے ابو مسلم کے خط کے جواب میں ابو مسلم کو خراسان لکھا تھا اور اس میں اُسے حکم دیا تھا کہ خراسان میں جس قدر عربی بولنے والے ہوں اُن کو قتل کر دے۔ اس خط کو پڑھ کر مروان نے اپنے والی دمشق کو حکم بھیجا کہ وہ اپنے عامل بلقاء کو حمیمہ جانے کا حکم دے تاکہ وہ ابراہیم بن محمد کو گرفتار کر لائے اور پھر انھیں میرے پاس بھیج دیا جائے۔

عثمان بن عروہ کا بیان

عثمان بن عروہ بن محمد بن عمار بن یاسر راوی ہے کہ میں حمیمہ میں ابو جعفر کے ساتھ مقیم تھا اُن کے ساتھ اُن کے دو بیٹے محمد اور جعفر بھی تھے میں اُن دونوں کو دڑا رہا تھا کہ اتنے میں ابو جعفر نے مجھ سے کہا کیا کر رہے ہو نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں۔ میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ مروان کے ہرکارے ابراہیم بن محمد کی گرفتاری کے لئے موجود ہیں۔ میں نے کہا مجھے اجازت دیجئے تو اُن کے مقابلہ کے لئے باہر نکلوں، انھوں نے کہا بھلا تم عمار بن یاسر کے بیٹے ہو کر ہمارے گھر سے نکل جانا چاہتے ہو۔

ابراہیم بن محمد کی گرفتاری

صبح کی نماز کے بعد انھوں نے مسجد کے دروازوں پر قبضہ کرلیا اور اُن کے ہمراہیوں کے قلوب کو مطمئن کرنے کے لئے پوچھا کہ ابراہیم بن محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں ہیں۔ لوگوں نے کہا یہ موجود ہیں مروان کے سپاہیوں نے ان کو گرفتار کرلیا۔

جب مروان نے ان لوگوں کو ابراہیم کی گرفتاری کا حکم دیا تھا تو اُن کی شکل وصورت وہ بتائی تھی جو ابوالعباس کی تھی جن کے متعلق اُس نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ اس شکل وہیئت کا شخص اُن کو قتل کرے گا، جب یہ سپاہی ابراہیم کو اُس کے پاس لائے تو اُس نے کہا یہ تو اُس شکل کے نہیں ہیں جو میں نے بتائی تھی۔ سپاہیوں نے جواب دیا کہ وہ علامات جو آپ نے بیان کی تھیں دوسرے میں تھیں۔ مروان نے ان کو پھر اُسی شخص کی گرفتاری کے لئے روانہ کیا مگر ان لوگوں کو اس کی اطلاع ہوچکی تھی وہ بھاگ کر عراق جاچکے تھے۔

ابوالعباس کی گرفتاری ورہائی

علی بن موسیٰ کا باپ راوی ہے کہ مروان نے ابراہیم بن محمد کی گرفتاری کے لئے اپنا ایک عہدے دار حمیمہ بھیجا اور اُس سے ابراہیم کی صفات بیان کردیں۔ جب وہ شخص حمیمہ آیا تو اُس نے اُن صفات کو ابوالعباس عبداللہ بن محمد میں پایا مگر جب ابراہیم بن محمد سامنے آئے اور اُن کو امان دی گئی تو لوگوں نے اُس افسر سے کہا کہ آپ کو ابراہیم کی گرفتاری کا حکم دیا گیا ہے اور یہ تو عبداللہ ہیں چنانچہ جب یہ بات اُس پر بھی ظاہر ہوگئی تو اُس نے ابوالعباس کو چھوڑ دیا اور ابراہیم کو گرفتار کرکے اپنے ساتھ لے لیا۔

مروان کے قاصد کے قتل کا منصوبہ

اور کچھ بنی عباس اُس کے ساتھ روانہ ہوئے، ابراہیم بھی روانہ ہوا اس کے ہمراہ اُن کی ایک اُم ولد بھی تھی جسے وہ بہت محبوب رکھتا تھا۔ ہم نے اُس سے کہا کہ صرف یہ ایک آدمی ہے جو تمھاری گرفتاری کے لئے آیا ہے کیوں نہ ہم اُسے قتل کردیں اور پھر کوفہ کی راہ لیں، وہاں سب ہمارے طرف دار موجود ہیں وہ ہماری حمایت کریں گے، ابراہیم نے کہا تمھاری مرضی، ہم نے کہا ذرا ٹھہرو ہمیں اس مقام پر پہنچنے دو جہاں سے عراق کو راستہ جاتا ہے، چنانچہ جب ہم اُس جگہ آئے جہاں سے ایک راستہ عراق کو اور دوسرا جزیرے جاتا تھا وہاں ہم نے منزل کی۔

منصوبۂ قتل کی مخالفت

ابراہیم کا یہ دستور تھا کہ وہ رات بسر کرنے کے لئے اپنی اُم ولد کے پاس ہم سے علیحدہ ہوکر چلے جاتے تھے جس کام کا ہم نے ارادہ کیا تھا اس کی اجازت کے لئے ہم ان کے پاس آئے انھیں آواز دی وہ باہر آنے کے لئے اٹھے مگر اُن کی اُم ولد انھیں لپٹ گئی اور کہا کہ یہ وقت آپ کے باہر جانے کا نہیں ہے اس ارادے کی کیا وجہ ہے؟ انھوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اُس نے اصرار کیا اور کہا کہ جب تک مجھے آپ اپنے ارادے سے آگاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کردیں گے۔ میں آپ کو نہ جانے دوں گی۔ ابراہیم نے اپنا ارادہ اُسے بتا دیا۔ اُس نے کہا میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ ہرگز اُسے قتل نہ کریں ورنہ آپ کے تمام خاندان کو اس کا خمیازہ اٹھانا پڑے گا اگر آپ نے اُسے قتل کر دیا تو مروان اُن سب عباسیوں کو جو حمیمہ میں ہیں قتل کر دے گا اُس نے اُس وقت تک اُنھیں نہ چھوڑا جب تک کہ اُن سے وعدہ نہ لے لیا کہ وہ اُس قاصد کو قتل نہیں کریں گے، اس کے بعد وہ نکل کر ہمارے پاس آئے اور یہ واقعہ سنایا۔ ہم نے کہا آپ ہی بہتر جانتے ہیں۔

عبدالحمید بن یحیی کا مروان کو مشورہ

عبدالحمید بن یحیی مروان کا میر منشی راوی ہے کہ میں نے مروان سے کہا کیا آپ کو میری نیت پر شبہ ہے اُس نے کہا نہیں میں نے کہا، کیا آپ اُن سے رشتہ نکاح قائم کریں تو اس میں آپ کی توہین ہوگی اُس نے کہا نہیں میں نے کہا تو مجھے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ اُن سے نکاح کر دیجئے اور خود اُن کے یہاں نکاح کر لیجئے۔ اس میں یہ فائدہ ہے کہ اگر اُن کو کامیابی ہوئی تو اس تعلق کی وجہ سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور اگر آپ غالب آگئے تو پھر بھی اُن کی دامادی آپ کے لیے باعث عار نہیں ہو سکتی۔ مروان نے کہا افسوس اسی بات کا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اسے پسند نہیں کرتے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ اس کے لیے تیار ہیں تو میں خود اس امر میں سبقت کرتا۔

ابوالعباس کی جانشینی

گرفتار ہونے کے بعد جب ابراہیم نے اپنے اہل و عیال کو اپنے بھائی ابوالعباس عبداللہ بن محمد کے ہمراہ کوفہ جانے کا حکم دیا اور اُنھوں نے ابراہیم کو رخصت کیا تو ابراہیم نے کہا کہ یہ میری تمھاری آخری ملاقات ہے کیونکہ میں قتل کر دیا جاؤں گا۔ اب تم سب لوگ ابوالعباس کی اطاعت و فرماں برداری کرنا ابراہیم نے اپنے بعد ابوالعباس کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیا۔ اب ابوالعباس اپنے سارے خاندان کو لے کر جس میں عبداللہ بن محمد، داؤد، عیسیٰ، صالح، اسمٰعیل، عبداللہ اور عبدالصمد علی کے بیٹے اور یحیی بن محمد عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی اور عبدالوہاب اور محمد ابراہیم کے بیٹے موسیٰ بن داؤد اور یحیی بن جعفر بن تمام تھے ماہ صفر میں کوفہ آیا ابوسلمہ نے ان کو ولید بن سعد مولیٰ بنی ہاشم کے مکان واقع بنی اود میں اتارا اور تقریباً چالیس دن تک اپنے تمام سرداروں اور شیعوں سے اُن کی حالت کو چھپائے رکھا۔

بیان کیا گیا ہے کہ ابراہیم کی موت کے بعد ابوسلمہ نے آل ابوطالب کو خلافت دینے کا ارادہ کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالعباس کی کوفہ میں آمد

جلد ہ ۔ خ اور الدالستری وغیرہ نے یہ بات بیان کی کہ امام اپنے خاندان کے ساتھ کوفہ آ گئے ہیں مگر ابھی پوشیدہ ہیں اس پر ابوالجہم نے ابوسلمہ سے پوچھا ابوسلمہ نے انکار کیا اور کہا کہ وہ ابھی نہیں آئے مگر ابوالجہم نے بہت اصرار سے بار بار سوال کیا ابوسلمہ نے کہا ابھی اُن کے خروج کا وقت نہیں آیا ہے اسی اثنا میں ابوالعباس کے ایک خادم سابق الخوارزمی سے ابوحمید کی ملاقات ہوئی ابوحمید نے اُس سے اُس کے آقاؤں کو دریافت کیا اُس نے کہا وہ سب کوفہ میں ہیں مگر ابوسلمہ نے اُن کو اپنے اخفا کی ہدایت کر دی ہے ابوحمید اُسے ابوالجہم کے پاس لے آیا اُس نے ابوالجہم سے بھی وہ خبر بیان کر دی اُس نے ابوحمید کو سابق کے ہمراہ بھیجا تاکہ وہ اُن کے قیام گاہ سے واقف ہو آئے۔ ابوحمید وہاں جا کر واپس آیا اس مرتبہ اس کے ہمراہ ابراہیم بن سلمہ اُن کے ہمراہیوں میں سے ایک اور شخص بھی اس کے ساتھ آیا ان دونوں نے ابوالجہم سے آ کر بیان کیا کہ امام محلہ بنی اود کے فلاں مکان میں فروکش ہیں اور یہاں آنے کے بعد انھوں نے ابوسلمہ سے سو دینار رہانگ بھیجے تھے مگر اُس نے نہیں دیئے۔ یہ سن کر ابوالجہم۔ ابوحمید اور ابراہیم موسیٰ بن کعب کے پاس آئے اور اُس سے سارا واقعہ سُنایا اور اُسی وقت دو سو دینار امام کو بھیج دیئے، اس کے بعد ابوالجہم ابوسلمہ کے پاس آیا اور پھر امام کو پوچھا اُس نے کہا ابھی اُن کے خروج کا وقت نہیں آیا۔ کیونکہ اب تک واسط فتح نہیں ہوا ہے۔

شیعان بنی عباس کی ابوالعباس سے ملاقات

ابوالجہم نے موسیٰ بن کعب کو آکر سارا واقعہ سُنایا اور یہاں سب کی یہ رائے ہوئی کہ امام سے ملنا چاہیئے چنانچہ موسیٰ بن کعب، ابوالجہم، عبدالحمید بن ربعی۔ سلمہ بن محمد ابراہیم بن سلمہ، عبداللہ الطائی اسحٰق بن ابراہیم۔ ترا جیل۔ عبداللہ بن سلام، ابوحمید محمد بن ابراہیم سلیمان بن الاسود اور محمد بن الحصین امام سے ملنے چلے، ابوسلمہ کو اُن کے جانے کی اطلاع ہوئی اُس نے انھیں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اپنے کسی کام سے کوفے گئے ہیں، یہ جماعت ابوالعباس کے پاس آئی اُن کے سامنے پہنچ کر انھوں نے پوچھا کہ تم میں عبداللہ بن محمد ابن الحارثیہ کون ہے۔ لوگوں نے کہا یہ ہیں اس جماعت نے خلیفہ کے لقب سے اُن کو سلام کیا، اس کے بعد موسیٰ بن کعب اور ابوالجہم واپس آ گئے، ابوالجہم نے دوسرے اپنے ساتھیوں کو امام کے پاس ٹھہرنے کی ہدایت کی۔

ابوسلمہ کی ابوالعباس سے ملاقات

ابوسلمہ نے ابوالجہم سے پوچھا کہ تم کہاں گئے تھے اُس نے کہا کہ میں اپنے امام کے پاس گیا تھا، یہ معلوم کر کے اب خود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو سلمہ امام کے پاس آنے کے ارادے سے روانہ ہوا مگر اُس کے جانے سے پہلے ہی ابو الجہم نے ابو حمید کو اطلاع دیدی کہ ابو سلمہ وہاں آ رہا ہے تم صرف تنہا ابو سلمہ کو امام کے پاس جانے کی اجازت دینا اُس کے اور ساتھیوں کو باہر روک دینا۔ چنانچہ جب ابو سلمہ وہاں آیا تو اُس کے دوسرے ساتھیوں کو اندر جانے سے روک دیا گیا اور صرف ابو سلمہ کو اندر جانے کی اجازت دی گئی اُس نے ابو العباس کے پاس جا کر خلیفہ کہکر اُن کو سلام کیا جمعہ کے دن ابو العباس ایک الحق گھوڑے پر سوار ہو کر باہر نکلے اور نماز جمعہ میں امامت کی۔

ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ابو سلمہ نے خلیفہ کہکر ابو العباس کو سلام کیا تو ابو حمید نے طعن کے طور پر کہا "تجھ حرام زادے کے علی رغم انف، مگر ابو العباس نے ابو حمید کو ڈانٹا کہ خاموش رہو۔

ابو العباس کا خطبہ بیعت کے بعد ابو العباس منبر کے سب سے بلند حصہ پر آ کر بیٹھے اور داؤد بن علی اُن سے نیچے بیٹھا، ابو العباس نے اپنی تقریر میں کہا:

اُس خدا کا شکر ہے کہ جس نے خوبی کے لحاظ سے اسلام کو اپنا دین بنایا اُسے شرف اور عظمت دی، اُسی دین کو ہمارے لئے پسند کیا، ہم نے اُس کی تائید کی، ہمیں اُس کا اہل، جائے پناہ اور حصن بنایا ہمیں اُس کا قائم کرنے والا، مدافعت کرنے والا اور ناصر بنایا۔ ہم پر یہ بات لازم کی کہ ہم اُس کے تقویٰ کی تبلیغ کرتے رہیں، صرف ہمیں اُس کا سب سے زیادہ مستحق اور اہل قرار دیا ہمیں رسول اللہ صلعم کی قرابت کے شرف سے مخصوص کیا، اُن کے اجداد سے ہمیں پیدا کیا اُنھیں کے خاندان میں ہمیں خلق کیا اور خود اُن کو ہمارے خاندان میں مبعوث فرمایا جو ہمارے دشمنوں کے لئے کڑوے اور ہم مسلمانوں پر نہایت ہی مہربان تھے، اللہ نے اسلام اور اُن کی قرابت کی وجہ سے ہمارا مرتبہ بلند کر دیا اور اس کے لئے اپنی کتاب ناطق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ (ترجمہ۔ اے اہل بیت (نبی) اللہ چاہتا ہے کہ میل کچیل کو تم سے دور کر دے اور تم کو اچھی طرح پاک صاف کر دے) اس کے بعد اللہ نے فرمایا۔ قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی (اے محمدؐ کہہ دو کہ میں تم سے سوائے اپنے قرابت داروں کی دوستی کے اور کوئی اجر نہیں مانگتا) پھر فرمایا۔ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ (اپنے قریبی خاندان والوں کو ڈراؤ) پھر فرمایا۔ مَا اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی)

اے مسلمانو! تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو غنیمت تم کو ملے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ہے اُس کے رسولؐ کا ہے قرابت داروں کا ہے اور یتامیٰ کا ہے۔ اس طرح اللہ عزوجل نے ہماری فضیلت بتادی اور ہمارے حق اور دوستی کو مسلمانوں پر واجب قرار دیا۔ ہماری عزت افزائی کی اور اپنے فضل سے خراج اور غنیمت میں ہمارا حصہ مقرر کردیا۔ گمراہ سبائیہ فرقہ کا یہ خیال باطل ہے کہ حکومت، سیاست اور خلافت کے ہمارے سوا دوسرے لوگ زیادہ مستحق ہیں اس کی توجیہ و تاویل کرتے کرتے اُن کی صورتیں بدل گئیں، اے لوگو اللہ نے ہمارے ذریعہ گمراہی کے بعد لوگوں کو ہدایت دی۔ جہالت کے بعد عقل دی، ہلاکت سے بچالیا۔ حق کو ظاہر کیا۔ باطل کو نیست نابود کردیا۔ اُن میں جو بات بری تھی ہمارے ذریعہ اُس کی اصلاح کی پست کو بلند کردیا ناقص کو کامل بنادیا اختلاف کو اتفاق سے بدل دیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو آپس میں ہمیشہ سے ایک دوسرے کے دشمن چلے آتے تھے وہ اپنی دنیا دین میں ایک دوسرے کے ہم درد، بہی خواہ اور شفیق بن گئے۔ اور آخرت میں وہ ایک دوسرے کے بھائی کی طرح آمنے سامنے تخت پر متمکن ہوں گے، اللہ نے یہ بات بطور احسان اور عطا کے محمد صلعم کو دی، اُن کے وصال کے بعد اُن کے صحابہ وارث حکومت ہوئے جو باہمی مشورہ سے حکومت کرتے تھے اُنھوں نے دوسری اقوام کے ممالک فتح کرڈالے اُن کے تمام مال پر قبضہ کرلیا مگر اُس کی تقسیم میں انھوں نے عدل کیا جہاں خرچ کا موقع تھا وہاں خرچ کیا باقی جو بچا اُسے مستحقین کو دے دیا اور خود بھوکے رہے اپنے لئے کچھ نہیں لیا۔ ان کے بعد بنوحرب اور مروان نے دھوکہ سے حکومت پر قبضہ جمایا اور آپس میں ایک دوسرے کے حوالے کرتے آئے، حکومت میں ظلم شروع کیا خود ہر طرح کا نفع اٹھایا اور رعایا پر مظالم ڈھائے کچھ عرصہ کے لئے اللہ نے اُنھیں ڈھیل دی اور جب وہ ان کی اصلاح کی جانب سے مایوس ہوگیا تو اُس نے ہمارے ہاتھوں اُن سے اپنا انتقام لیا اور ہمارا حق پھر ہمیں دیدیا۔ ہمارے ذریعے ہماری قوم کی پابجائی کی اُس نے ہماری مدد کی اور اس لئے ہماری حکومت قائم کردی تاکہ ہمارے واسطے سے وہ اُن پر احسان کرے جن کو اس سرزمین میں کمزور و حقیر سمجھا گیا تھا۔ جس طرح اللہ نے ہمارے خاندان سے اُس کی ابتدا کی اُسی طرح آخر میں ہمیں کو اُس نے پھر اس کا وارث بنادیا مجھے اللہ سے یہ توقع ہے کہ اب اُس گوشہ سے تم پر کوئی ظلم یا زیادتی نہ ہوگی جہاں سے تم کو خیر پہنچتا رہا ہے اور جہاں سے ہمیشہ بہبودی حاصل ہوئی ہے وہاں سے اب خرابی یا بربادی تم کو حاصل نہ ہوگی۔ ہم اہل بیت صرف اللہ ہی سے توفیق طلب کرتے ہیں۔

اے کوفے والو۔ تم اس بات کے اہل ہو کہ ہم تم سے محبت و اخلاص برتیں کیونکہ تم ہمارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق کے اعتراف سے کبھی منحرف نہیں ہوتے اور باوجود ظالموں کے ظلم کے تم نے ہماری محبت کو گم نہ ہونے دیا اللہ کا احسان ہے کہ تم نے ہمارا عہد پالیا ہم تم کو سب سے زیادہ بخشا اور سمجھتے ہیں اور سب سے زیادہ تمھاری عزت کرتے ہیں۔ ہم نے تمھاری عطاء میں نقد دینار کا اضافہ کر دیا ہے۔ اب جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ کیونکہ میں بڑا خون بہانے والا قتال ہوں اور پورا پورا انتقام لوں گا چونکہ سفاح بہت ہکلا تھا اس وجہ سے اس مقام پر پہنچ کر اُسے اس قدر ہکلاہٹ شروع ہوئی کہ وہ تقریر جاری نہ رکھ سکا اور منبر پر ہی بیٹھ گیا۔

داؤد بن علی کا تاریخی خطبہ اس کے بعد داؤد بن علی منبر پر چڑھا مگر سفاح سے کئی زینہ نیچے کھڑا ہوا اور اپنی تقریر شروع کی:

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے ہمارے دشمن کو ہلاک کیا اور ہمارے نبی محمد صلعم کی میراث پھر ہمیں عطا فرمائی اے لوگو۔ دنیا پر جو ظلمت طاری تھی آج اٹھ گئی ہے اُس کا پردہ کھل گیا ہے زمین و آسمان منور ہو چکے ہیں آفتاب مشرق سے طلوع ہو چکا ہے چاند اپنے مطلع سے بلند ہو چکا ہے کمان اُس کے بنانے والے کے ہاتھ آگئی ہے تیر اپنے چلّے میں واپس آگیا ہے اور حق اپنے حیز اصلی یعنی تمھارے نبی کی اہل بیت میں جو تم پر عنایت و مہربانی کرنے والے ہیں پھر واپس آگیا ہے۔

اے لوگو! ہم اس لئے حکومت حاصل کرنے نہیں اٹھے کہ اپنی دولت کو زیادہ کریں۔ اپنی جائداد بڑھائیں نہریں کھودیں اور عالی شان قصر تعمیر کریں بلکہ جب انھوں نے ہمارے حقوق کو پامال کیا ہمارے چچیرے بھائیوں پر مظالم کئے ہمیں سخت مجبوری آئی اور ان حالات کو ہم برداشت نہ کر سکے اسی طرح جو سلوک انھوں نے تمھارے ساتھ کیا اور جو درگت تمھاری بنائی جس بری حالت کو تم پہنچ گئے تھے ان تمام باتوں کی وجہ سے ہمیں اپنے بستروں پر چین نہیں آتا تھا۔ بنی امیہ نے جو طرز عمل تمھارے ساتھ روا رکھا جس طرح انھوں نے تم کو کھلونا سمجھ کر تم سے بازی گری کی تم کو ذلیل کیا تمھاری آمدنی صدقات اور مال غنیمت پر خود قبضہ کر لیا اس کی وجہ سے ہم سخت پیچ و تاب کھاتے رہے اور اب ہم اللہ اور اس کے رسول اور عباس رحمۃ اللہ کے واسطے اپنے اوپر یہ ذمہ لیتے ہیں کہ اس معاملہ میں ہم ہر خاص و عام کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق عمل کریں گے۔

بنی حرب بنی امیہ اور بنی مروان ہلاک ہوں کیونکہ انھوں نے اپنے عہد میں دنیائے فانی کو آخرت باقی پر ترجیح دی اس وجہ سے انھوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا۔ خلق اللہ پر مظالم کئے۔ محارم کو توڑ دیا، جرائم کئے، بندوں کے ساتھ اپنے طرز حکومت میں جور کیا، جن علاقوں سے لذت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کی انھیں پر ظلم کئے، بوجھوں کی گٹھری اٹھائی اور برائیوں کی چادر اوڑھی، گناہ کر کے اکڑتے تھے اور اللہ کی آہستہ مگر سخت گرفت کی طرف سے آنکھ بند کر کے اور اللہ کی چال سے بے خوف ہو کر گمراہی کے میدان میں گھوڑے دوڑاتے تھے کہ اتنے میں رات کے وقت جب کہ وہ سو رہے تھے اچانک اللہ کا غضب اُن پر نازل ہوا وہ اس طرح برباد ہوئے کہ صرف افسانہ رہ گئے اُن کے پرزے پرزے ہو گئے اور بے شک ظالموں کے لئے تباہی پہلے سے لکھی ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے مروان پر ہمیں مسلط کر دیا اگرچہ اپنے غرور کی وجہ سے وہ اللہ کی گرفت سے بالکل بے خطر تھا چونکہ اس دشمن خدا کے گلے کی رسی دراز تھی اس لئے وہ اس وقت تو بچ کر نکل گیا اور اُس نے یہ گمان کیا کہ ہم اس پر قابو نہیں پا سکتے اُس نے اپنی جماعت کو بلایا اپنی تمام تدابیر سے کام لیا اور اپنے رسالہ کے دستوں کو مقابلہ پر بڑھایا مگر یہ سب تدبیریں بیکار ہوئیں اُس نے اپنے چاروں طرف اللہ کی شوکت و سطوت اور گرفت کو محیط پایا جس نے اُس کے ادعائے باطل اور گمراہ کن خیالات کا قلع قمع کر دیا اور وہ ہر طرف سے بربادی کے حلقہ میں گھر گیا۔ اللہ نے ہماری عزت اور شرافت کو سربلند کر دیا ہمیں ہمارا حق وراثت واپس دلایا۔

اے لوگو! امیر المومنین (اللہ اُن کی ہمیشہ مدد کرتا رہے) نماز کے بعد پھر منبر پر آ کر اپنی تقریر ختم کریں گے کیونکہ وہ جمعہ کے خطبہ میں اور باتوں کو بیان کرنا نہیں چاہتے علاوہ بریں سخت ہکلے پن کی وجہ سے بھی وہ اپنی تقریر پوری نہیں کر سکے۔ آپ اللہ سے اُن کی سلامتی اور عافیت کی دعا مانگیں کیونکہ اللہ نے ان کو اس مروان کی جگہ آپ کا امیر المومنین بنایا ہے جو اللہ کا دشمن شیطان کا جانشین تھا جو اُن کمینوں کا پیرو تھا جنھوں نے امن کے بعد سرزمین خدا پر فساد برپا کیا اس طرح کہ اس کے دین کو بدل دیا مسلمانوں کے حریم کی پردہ دری کی، موجودہ امیر المومنین اگرچہ جوان ہیں مگر اُن میں ادھیڑ عمر والوں کی عقل اور تجربہ ہے۔ بردبار ہیں اپنے اُن نیک اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہیں جنھوں نے ہدایت اور تقویٰ کے راستے اور طریقے بتا کر بربادی کے بعد دنیا کی اصلاح کی ہے۔

اس پر تمام لوگوں نے ابوالعباس سفاح کے لئے دعا مانگی، پھر داؤد نے کہا "اے اہل کوفہ ہم پر ہمیشہ ظلم ہوتا رہا۔ ہمارا حق ہم سے چھین لیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اہل خراسان کو ہمارا حامی بنایا اُن کے ذریعے ہمارا حق ہمیں ملا۔ ہمارا استحقاق خلافت آشکارا ہوا اور ہماری حکومت کو ان سے قوت ملی اور اللہ نے تم کو وہ بات دکھا دی جس کا تم کو شوق تھا اور جس کا تم کو ہر وقت انتظار تھا اور وہ یہ کہ ایک ہاشمی کو اب تمہارا خلیفہ مقرر کیا جس سے تم سرخ رو ہو گئے، اہل شام پر تم کو مسلط کر دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطنت تم کو دیدی، اسلام کو قوی کر دیا اور تم کو ایسا امام عطا فرمایا جسے اللہ نے عدالت اور حسن تدبیر دونوں سے بہرہ اندوز کیا ہے۔ اس پر تم کو اللہ کا شکر کرنا چاہئے، ہماری فرماں برداری کو اپنے اوپر لازم کر لو اور خود اپنے خلاف کوئی دھوکہ یا فریب نہ کرو کیونکہ ہماری حکومت دراصل تمہاری حکومت ہے، ہر خاندان کا ایک شہر ہوتا ہے ہم تم کو اپنا شہر سمجھتے ہیں۔

رسول اللہ صلعم کے بعد سوائے امیر المومنین علی بن ابی طالب یا ان عبداللہ بن محمد (اُس طرف ہاتھ کا اشارہ کر کے) کے اور کوئی خلیفہ جائز منبر پر تقریر کرنے نہیں کھڑا ہوا۔ تم لوگوں کو معلوم رہے کہ اب یہ حکومت ہمارے ہی خاندان میں رہے گی یہاں تک کہ ہم خود اُسے حضرت عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کریں گے، جو مصائب ہم پر گذرے اور اب جو نعمت ہمیں حاصل ہوئی ہے ہم اس پر رب العالمین کا شکر ادا کرتے ہیں۔"

ابو العباس سفاح کی بیعت

اس کے بعد ابو العباس منبر سے اتر آئے داؤد بن علی اُن کے آگے آگے تھا یہ مقام مقصورہ میں آگئے پھر ابو جعفر کو بیعت کے لئے سب کے سامنے مسجد میں بٹھایا گیا۔ بیعت لیتے لیتے عصر کی نماز کا وقت آگیا انھوں نے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر مغرب کی نماز بھی پڑھائی۔ اب رات ہو گئی اور یہ قصر میں چلے آگئے۔

ابو العباس اور داؤد بن علی کی ملاقات کا واقعہ

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس زمانے میں داؤد بن علی اور اس کا بیٹا موسیٰ دونوں عراق یا کسی اور ملک میں قیام پذیر تھے یہ دونوں شراۃ جا رہے تھے کہ دومۃ الجندل میں ابو العباس سے اُن کی ملاقات ہوئی جو کوفہ جا رہے تھے اُن کا بھائی ابو جعفر عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن علی، عیسیٰ بن موسیٰ، یحییٰ بن جعفر بن تمام بن العباسؓ اور کچھ موالی اُن کے ہمراہ تھے، داؤد نے اُن سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے اور کیا قصہ ہے ابو العباس نے سارا قصہ سنایا اور بتایا کہ ہم کوفے جا رہے ہیں تاکہ وہاں اپنی تحریک کو علی الاعلان شروع کریں، داؤد نے کہا اے ابو العباس تم کوفہ جا رہے ہو حالانکہ مروانیوں کا سرخیل مروان بن محمد اہل شام و جزیرہ کو لئے ہوئے حران میں عراق کے سر پر بیٹھا ہوا ہے اور خود عراق میں عربوں کا بڑا سردار یزید بن عمر بن ہبیرہ عربوں کی مرکز میں موجود ہے ان حالات میں تم کو کامیابی کی کیا امید ہو سکتی ہے، ابو العباس نے کہا جس نے زندگی کو محبوب رکھا وہ ذلیل ہوا پھر اُس نے تمثیلاً اعشیٰ کا یہ شعر پڑھا:

فما سیئۃ من منہا غیر عاجز بعار اذا ما غالت النفس غولہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب لوگ موت کے خوف سے مرعوب ہو رہے ہوں ایسی جنگ میں اگر میں عزت سے جان دیدوں چاہے وہ کیسی ہی موت ہو اس موت میں کوئی عار نہیں۔

یہ سُن کر داؤد بن علی نے اپنے بیٹے موسیٰ کی طرف دیکھا اور کہا بخدا تھا را بھائی سچا ہے مجھے اسی کے ساتھ لے چلو سب زندہ رہیں گے تو عزت سے مریں گے تو عزت سے، چنانچہ یہ سب کوفے چلے۔

جب حمیمہ سے کوفے آنے کے ارادے سے اس جماعت کی روانگی کو عیسیٰ بن موسیٰ یاد کرتا تو کہا کرتا تھا کہ صرف چودہ آدمی تھے جو اپنے گھر بار کو چھوڑ کر ہمارے اغراض عالیہ کے حاصل کرنے کے لئے نکلے تھے اُن کی ہمت بڑی، حوصلے بلند اور دل جری تھے۔

www.KitaboSunnat.com

۱۳۲ھ کے بقیہ واقعات

ابوالعباس کی بیعت کے متعلق مذکورہ بالا بیان کے علاوہ حسب ذیل روایت یہاں بیان کی جاتی ہے:

ابوسلمہ کی امام کے متعلق خاموشی

جب ابوسلمہ کو معلوم ہوا کہ مروان نے امام ابراہیم بن محمد کو قتل کر دیا تو اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب بنی العباس کے لئے تحریک شروع کی جائے اُن کے علاوہ دوسروں کی دعوت کے خیال کو اس نے اپنے دل میں چھپائے رکھا۔ اپنے ساتھیوں اور اہل بیت کے ہمراہ ابوالعباس کوفے آئے۔ ابوسلمہ نے انھیں بنی اود میں ولید بن سعد کے گھر میں فروکش کیا جب کبھی ابوسلمہ سے امام کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ یہی کہتا کہ عجلت مت کرو ابھی وقت نہیں آیا ہے۔

ابوحمید اور سابق الخوارزمی کی گفتگو

کچھ عرصہ تک وہ اسی اصول پر کاربند رہا اس زمانے میں وہ اپنی چھاؤنی دافع حمام اعین میں مقیم تھا ایک دن ابوحمید امام ابراہیم کا ایک ملازم سابق الخوارزمی راستے میں ملا چونکہ ابوحمید امام سے ملنے شام جایا کرتا تھا اس لئے اس ملازم کو پہچانتا تھا اُس نے پوچھا کہ امام ابراہیم کیسے ہیں اُس نے جواب دیا کہ امام کو مروان نے دھوکے سے قتل کر دیا انھوں نے اپنے بھائی ابوالعباس کو اپنے بعد اپنا وصی اور جانشین مقرر کیا اور وہ اپنے تمام اہل بیت کے ساتھ کوفے آ گئے ہیں، ابوحمید نے اُس ملازم سے کہا کہ تم مجھے اُن کے پاس لے چلو چونکہ سابق نے اس بات کو اچھا نہ سمجھا کہ وہ بغیر اُن کے علم کے کسی اور کو اُن کا پتہ دے اس وجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اُس نے ابو حمید سے کہا کہ آپ کل اسی جگہ مجھ سے ملئے پھر میں اس کا جواب دوں گا۔

ابو حمید کی ابو العباس سے ملاقات

حسب وعدہ دوسرے دن ابو حمید اسی جگہ آیا وہاں اُسے سابق ملا۔ پھر سابق اُسے ابو العباس اور اُن کے اہل بیت کے پاس لایا جب یہ مکان کے اندر آیا تو اُس نے پوچھا کہ آپ میں خلیفہ کون ہیں داؤد بن علی نے ابو العباس کے طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ تمھارے امام اور خلیفہ ہیں، ابو حمید نے خلیفہ کہہ کر اُن کو سلام کیا، اُن کے ہاتھ پاؤں چومے اور کہا کہ جو حکم ہو ہمیں دیجئے نیز اُس نے ابو العباس سے امام ابراہیم کے قتل کی تعزیت کی۔

ابراہیم بن سلمہ کی چھاؤنی میں آمد

ابراہیم بن سلمہ بھیس بدل کر ابو سلمہ کی چھاؤنی میں آیا اور ابو جہم سے ملا۔ جب ابو الجہم نے اُس سے اخفاء راز کا وعدہ کر لیا تو اُس نے کہا کہ میں ابو العباس اور ان کے اہل بیت کا قاصد ہوں۔ فلاں فلاں صاحب اُن کے ہمراہ ہیں اور وہ فلاں مکان میں مقیم ہیں۔ انھوں نے اُن اونٹوں کا کرایہ دینے کے لئے جن پر وہ یہاں آئے ہیں نقود یا ابو سلمہ سے مانگ بھیجے تھے مگر اُس نے اب تک نہیں بھیجے۔ اتنے میں ابو حمید بھی ابو جہم کے پاس آگیا اور اس نے امام کے آنے کا سارا واقعہ اُسے بتایا۔ اب ابو جہم ابو حمید مع ابراہیم بن سلمہ کے موسیٰ بن کعب کے پاس آئے ابو الجہم نے اُس کو سارا واقعہ سنایا اور ابراہیم بن سلمہ نے جو اطلاع دی تھی وہ بھی بیان کر دی۔ موسیٰ بن کعب نے ابو الجہم کو حکم دیا کہ سب سے پہلے وہ رقم فوراً بھیج دی جائے چنانچہ ابو الجہم اُس کے پاس سے واپس آیا اُس نے مطلوبہ دینار ابراہیم کے حوالے کئے اسے ایک خچر پر سوار کر دیا اُس کے ساتھ دو اور آدمی کر دیئے جو اُسے کوفے تک پہنچا آئے۔

ابو سلمہ کا ابو العباس کی امامت سے اختلاف

جب تمام فوج میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ مروان نے امام ابراہیم کو قتل کر دیا ہے تو ابو الجہم نے ابو سلمہ سے کہا اگر وہ قتل ہو گئے تو اب ان کے بھائی ابو العباس اُن کے بعد خلیفہ اور امام ہیں مگر ابو سلمہ نے اس تجویز کو مسترد کر دیا اور ابو الجہم کو حکم دیا کہ چونکہ یہ لوگ فتنہ و فساد برپا کرنا چاہتے ہیں تم ابو حمید کو کوفے مت جانے دو۔ اس واقعہ کے دوسری رات کو ابراہیم بن سلمہ ابو الجہم اور موسیٰ بن کعب کے پاس آیا اُن سے آکر ابو العباس اور اُن کے اہل بیت کا پیام پہنچایا وہ اُس رات تمام سرداران فوج اور شیعوں سے ملتا رہا۔ اب یہ سب موسیٰ بن کعب کے فرودگاہ میں جمع ہو گئے۔ اس مجلس میں عبد الحمید بن ربعی، سلمہ بن محمد، عبد اللہ الطائی، اسحٰق بن ابراہیم شراحیل اور عبد اللہ بن بسام وغیرہ فوجی سردار شریک تھے سب کا مشورہ یہی ہوا کہ ابو العباس اور اُن کے اہل بیت سے جا کر ملیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے دن یہ پوشیدہ طور پر علیحدہ کوفے آئے موسیٰ بن کعب، ابوالجہم اور ابوحمید جس کا اصلی نام محمد بن ابراہیم ہے۔ اس جماعت کے نمائندے تھے۔ یہ سب ولید بن سعد کے مکان آ کر ابوالعباس کی جماعت کے پاس آئے موسیٰ بن کعب اور ابوالجہم نے ابوالعباس کو دریافت کیا لوگوں نے اشارے سے اُن کو بتا دیا ان سب نے اُن کو سلام کیا۔ امام ابراہیم کی موت پر تعزیت کی اور پھر اپنی فوج میں چلے آئے مگر ابوحمید، ابومقاتل، سلیمان بن الاسود، محمد بن الحسین، محمد بن الحسین، محمد بن الحارث، نہار بن حصین، یوسف بن محمد اور ابوہریرہ محمد بن فروخ کو ابوالعباس کے پاس چھوڑ آئے۔

ابوالجہم کی ابوسلمہ کے متعلق ہدایات

چونکہ ابوسلمہ کو ابوالجہم کے کوفے جانے کی خبر مل چکی تھی اس نے ابوجہم سے بلا کر پوچھا کہ تم کہاں تھے؟ ابوالجہم نے کہا میں اپنے امام کے پاس تھا اتنا کہہ کر وہ باہر آ گیا اس نے فوراً حاجب بن صدان کو بلا کر کوفہ بھیجا اور کہا کہ ابوالعباس کے پاس جاؤ اور اُن کو خلیفہ کہہ کر سلام کرو۔ نیز اُس نے ابوحمید اور اس کے دوسرے ساتھیوں سے کہلا بھیجا کہ اگر ابوسلمہ وہاں آئے تو صرف تنہا اُسی کو اندر جانے دینا، اگر وہ اندر آئے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرے تو خیر ورنہ وہیں اُس کا سر اڑا دینا۔

اس کے کچھ ہی دیر بعد ابوسلمہ وہاں پہنچا۔ تنہا امام کے پاس آیا اور خلیفہ کہہ کر ابوالعباس کو سلام کیا، ابوالعباس نے حکم دیا کہ تم اپنی چھاؤنی میں واپس جاؤ وہ اُس راستے پلٹ آیا۔

ابوالعباس سفاح کا جلوس و خطبہ

صبح ہوتے ہی لوگوں نے ہتھیار زیب تن کئے اور ابوالعباس کے خروج کے انتظار میں صف بستہ ہو گئے، لوگ ابوالعباس کے پاس سواری کے جانور لے آئے۔ یہ اپنے اہل بیت کے ساتھ اُن پر سوار ہو کر جلوس کی شکل میں ۱۲ ربیع الآخر جمعہ کے دن کوفے کے سرکاری محل میں داخل ہوئے۔ پھر سرکاری محل سے مسجد آئے، منبر پر چڑھے اپنی تقریر میں حمد و ثنا کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت اور رسول اللہ صلعم کی فضیلت بیان کی پھر ولایت و وراثت کو بیان کرتے ہوئے اُن کا سلسلہ اپنے اوپر ختم کیا لوگوں سے حسن سلوک کا وعدہ کیا اور پھر خاموش ہو گئے، اُن کے بعد داؤد بن علی نے اُن سے تین درجے نیچے منبر پر کھڑے ہو کر تقریر کی حمد و ثنا کے بعد کہا "اے لوگو تمہارے اور رسول اللہ صلعم کے درمیان صرف دو خلیفہ ہوئے ایک حضرت علیؓ اور دوسرے یہ ابوالعباس جو میرے پیچھے بیٹھے ہیں۔ اس کے بعد دونوں منبر سے اُتر آئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالعباس کے عمال قصر امارت سے نکل کر خود ابوالعباس نے حمام اعین میں ابوسلمہ کی چھاؤنی میں پڑاؤ کیا اور اس کے کمرے میں فروکش ہوئے دونوں کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیا گیا، اس وقت عبداللہ بن بسام ابوالعباس کا حاجب تھا، ابوالعباس نے کوفے اور اس کے علاقے پر اپنے چچا داؤد بن علی کو اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اپنے دوسرے چچا عبداللہ بن علی کو ابوعون بن یزید کے پاس بھیجا۔ اپنے بھتیجے عیسیٰ بن موسیٰ کو حسن بن قحطبہ کے پاس بھیجا جس نے اُس وقت واسط میں ابن ہبیرہ کا محاصرہ کر رکھا تھا، یحییٰ بن جعفر بن تمام بن عباس کو حمید بن قحطبہ کے پاس مدائن بھیجا۔ ابوالیقظان عثمان بن عروہ بن محمد بن عمار بن یاسر کو بسام بن ابراہیم بن بسام کے پاس اہواز بھیجا۔ سلمہ بن عمرو بن عثمان کو مالک بن طریف کے پاس بھیجا۔ خود ابوالعباس اسی چھاؤنی میں کئی ماہ تک قیام پذیر رہے پھر وہاں سے روانہ ہو کر قصر کوفہ کے مدینۃ الہاشمیہ میں فروکش ہوئے کوفہ منتقل ہونے سے پہلے ہی، ابوسلمہ کے ساتھ ابوالعباس کے سلوک میں فرق پڑ گیا تھا جس سے خود ابوسلمہ بھی واقف ہو چکا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۲

جنگ زاب

اسی سنہ میں مروان بن محمد کو زاب پر شکست ہوئی۔

عثمان بن سفیان کے قتل کی اطلاع قحطبہ نے ابو عون عبدالملک بن یزید الازدی کو نہاوند سے شہرزور بھیجا۔ اس نے وہاں عثمان بن سفیان کو قتل کر دیا اور خود موصل کی ایک سمت آکر فروکش ہو گیا، جب مروان کو عثمان کے قتل کی خبر معلوم ہوئی وہ حران سے روانہ ہو کر اپنے راستے کی ایک فرودگاہ میں آکر فروکش ہوا اور پوچھا کہ اس منزل کا کیا نام ہے۔ لوگوں نے کہا بلویٰ۔ مروان نے کہا بلکہ علویٰ اور بشریٰ اس کا نام ہے، اس منزل سے روانہ ہو کر وہ راس العین ہوتا ہوا موصل آیا، دجلہ پر پڑاؤ کیا اور اپنے سامنے ایک خندق کھودلی۔ دوسری جانب سے ابو عون دریائے زاب پر آکر فروکش ہوا۔ ابو سلمہ نے عینیہ بن موسیٰ منہال بن قتان اور اسحٰق بن طلحہ کو تین تین ہزار فوج کے ساتھ ابو عون کی مدد کے لئے بھیجا۔

عبداللہ بن علی کی ابوالعباس کو پیش کش اپنی خلافت کے اعلان کے بعد ابوالعباس نے سلمہ بن محمد کو دو ہزار فوج کے ساتھ، عبداللہ الطائی کو پندرہ سو کے ساتھ، عبدالحمید بن ربعی الطائی کو دو ہزار کے ساتھ اور دواس بن نضلہ کو پانسو کے ساتھ ابو عون کی مدد کے لئے روانہ کیا پھر ابوالعباس نے اپنے اہل خاندان کو مخاطب کر کے پوچھا کہ آپ میں سے کون مروان کے مقابلہ پر جانا چاہتا ہے، عبداللہ بن علی نے کہا میں تیار ہوں ابوالعباس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اللہ کی برکت کی دعا دے کر اُن کو روانہ کیا، عبداللہ بن علی ابوعون کے پاس آیا اُس کے آتے ہی اُس نے اپنے خیمے مع تمام ساز و سامان کے اُس کے حوالے کر دیئے، عبداللہ بن علی نے حیاش بن حبیب الطائی کو اپنے محافظ دستے پر مقرر کیا نفیر بن المختصر کو اپنا پہرے دار بنایا، نیز ابوالعباس نے موسیٰ بن کعب کو تیس آدمیوں کے ساتھ ڈاک کے ذریعے عبداللہ بن علی کے پاس بھیج دیا۔

www.KitaboSunnat.com

عُنیبہ بن موسیٰ کا مروان پر حملہ

۲۰ جمادی الآخر ۱۳۲ھ کو عبداللہ بن علی نے دریا کی گہرائی و دریافت کی چنانچہ دریائے زاب میں ایک پایاب مقام ہم دست ہو گیا اُس نے عُنیبہ بن موسیٰ کو دریا عبور کرنے کا حکم دیا عُنیبہ پانچ ہزار فوج کے ساتھ دریا کو عبور کر کے مروان کے پڑاؤ پر حملہ آور ہوا۔ شام تک فریقین لڑتے رہے جنگ کے لئے آگ کے الاؤ روشن کر دیئے گئے تھے اب دونوں فریقوں نے لڑائی ختم کر دی اور عُنیبہ اُسی پایاب مقام سے دریا کو عبور کر کے پھر عبداللہ بن علی کے پڑاؤ میں چلا آیا۔

عبداللہ بن مروان اور مخارق بن غفار کی جنگ

صبح کو مروان نے دریا پر پُل باندھا اور اپنے بیٹے عبداللہ کو حکم دیا کہ وہ عبداللہ بن علی کے پڑاؤ کے زیریں جانب جائے اور وہاں خندق کھود کر مورچہ زن ہو جائے اُس کے مقابلے پر عبداللہ بن علی کے پڑاؤ سے پانچ میل کے فاصلے پر مورچہ زن ہوا، عبداللہ بن مروان نے ولید بن معاویہ کو اُس کے مقابلے پر بھیجا دونوں میں لڑائی ہوئی جس میں مخارق کی فوج نے شکست کھائی اُن میں سے کچھ قید کر لئے گئے اور کچھ مارے گئے۔

مخارق بن غفار کی گرفتاری

ولید نے ان کو عبداللہ کے پاس بھیج دیا اور اس نے مقتولین کے سروں کے ساتھ اُنھیں مروان کے پاس بھیج دیا، مروان نے حکم دیا کہ کسی قیدی کو میرے سامنے لاؤ، مخارق کو اُس کے پاس لائے یہ نحیف الجثہ تھا، مروان نے پوچھا تم مخارق ہو اُس نے کہا نہیں میں تو فوج کے غلاموں میں ہوں، مروان نے کہا کیا تم مخارق کو پہچانتے ہو، اُس نے کہا جی ہاں۔ مروان نے حکم دیا کہ اچھا یہ سر دیکھ کر پہچانو، اُس نے ایک سر کو دیکھ کر کہا یہ مخارق ہے، مروان نے اُسے رہا کر دیا مروان کے کسی ساتھی نے جب مخارق کو دیکھا جسے وہ پہچانتا نہیں تھا تو کہنے لگا اللہ ابومسلم کا بُرا کرے وہ کس قدر ذلیل نفروں کو ہم سے لڑانے لایا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروان اور مخارق کی گفتگو

ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مروان نے مخارق سے پوچھا کہ کیا تم دیکھ کر مخارق کو پہچان لوگے کیونکہ مقتولین کے جو سر ہمارے پاس آئے ہیں اُن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں مخارق کا سر بھی ہے۔ اُس نے کہا جی ہاں، مروان نے سروں کو اُس کے سامنے لانے کا حکم دیا اُس نے دیکھکر کہا کہ ان میں مجھے مخارق کا سر نظر نہیں آتا اور میرا خیال یہ ہے کہ وہ بھاگ گیا، مروان نے اُسے چھوڑ دیا۔

موسیٰ بن کعب کا عبداللہ بن علی کو مشورہ

جب عبداللہ بن علی کو مخارق کی شکست کی خبر ہوئی تو موسیٰ بن کعب نے اُسے مشورہ دیا کہ قبل اس کے کہ یہ شکست خوردہ فوج ہمارے پڑاؤ میں آئے اور اس کی وجہ سے مخارق کی شکست کا واقعہ ساری فوج میں معلوم ہو آپ خود مروان کے مقابلے پر نکلیں، عبداللہ بن علی نے محمد بن صول کو بلا کر اُسے فوج کے پڑاؤ پر اپنا جانشین مقرر کیا، اُس کے میمنے پر ابوعون اور میسرے پر مروان ابوولید بن معاویہ چلے۔

مروان کا زوالِ آفتاب سے قبل جنگ سے گریز

مروان کے ہمراہ تین ہزار تجربہ کے باشندے تھے، دو کانیہ، صمعیہ اور راشدیہ جماعتیں بھی تھیں جب دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا تو مروان نے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے کہا کہ اگر آج زوالِ آفتاب کے بعد وہ ہم سے لڑے تو ہم ہیبت کے لئے اُن کا خاتمہ کردیں گے اور اگر زوال آفتاب سے پہلے ہی وہ ہم سے لڑ پڑے تو پھر ہماری تباہی یقینی ہے مروان نے صلح کے لئے عبداللہ بن علی کے پاس سفیر بھیجے مگر عبداللہ اُس کی چال میں نہیں آیا اور اُس نے کہا کہ وہ جھوٹا ہے ہم زوالِ آفتاب سے پہلے ہی اپنے رسالے سے اُسے پامال کردیں گے انشاء اللہ مروان نے شامیوں کو ہدایت کی کہ زوال سے پہلے وہ خود جنگ کی ابتدا نہ کریں بلکہ چپ کھڑے رہیں وہ خود آفتاب کو دیکھنے لگا۔

معرکہ زاب

اتنے میں اُس کے داماد ولید بن معاویہ بن مروان نے حملہ کردیا مروان کو اس حرکت پر بہت طیش آیا اُس نے اُسے برا بھلا کہا، ابن معاویہ عبداللہ بن علی کے میمنہ سے لڑنے لگا۔ ابوعون عبداللہ بن علی کی طرف پسپا ہونے لگا، اُس پر موسیٰ بن کعب نے عبداللہ سے کہا کہ آپ تمام فوج کو حکم دیجئے کہ وہ گھوڑوں سے اُتر پڑے۔ چنانچہ اعلان کردیا گیا کہ سب لوگ پیدل ہو جائیں، سب لوگ پیدل ہوگئے، اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر انھوں نے نیزے تانے اور دشمن سے لڑنے لگے۔ تھوڑی دیر میں لڑائی کا یہ رنگ پلٹا کہ اہل شام پیچھے ہٹنے لگے گویا کہ وہ مدافعت کررہے ہیں عبداللہ پا پیادہ آگے بڑھا وہ کہتا جاتا تھا بارالٰہا وہ کب موقع آئے گا کہ ہم تیرے حق کی خاطر ان گمراہوں کو جی بھر کر قتل کریں گے، دوسری طرف سے اہل خراسان نے للکارا ابراہیم کا بدلہ لو یا محمد باصد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب نہایت خونریز لڑائی ہونے لگی، مروان نے بنی قضاعہ سے کہا کہ تم آگے بڑھو اور انھوں نے جواب دیا کہ تم بنی سلیم کو حکم دو کہ وہ پیدل ہو جائیں اس نے مکک سے کہلا کر بھیجا کہ حملہ کرو انھوں نے جواب دیا کہ تم بنی عامر کو حکم دو کہ حملہ کریں، اب اس نے بنو سکون سے کہلا کر بھیجا کہ حملہ کرو انھوں نے جواب دیا کہ تم غطفان سے کہو کہ وہ حملہ کریں اب اس نے اپنے خاص محافظ دستے کے سردار کو پیدل ہو جانے کا حکم دیا اس نے اس کی بجا آوری سے انکار کیا اور کہا کہ میں ان کے نیزوں کا نشانہ نہیں بننا چاہتا۔ مروان نے کہا میں تم کو اس کی سزا دوں گا۔ اس نے کہا کہ میں تو چاہتا ہوں کہ کاش تم کو اس کی قدرت کبھی نصیب ہو جائے۔

مروان کی شکست و فرار اس کے بعد ہی شامیوں کو شکست ہوئی مروان بھاگا اور اس نے پل توڑ دیا۔ چنانچہ جس قدر جنگ میں مارے گئے ان سے بہت زیادہ دریا میں غرق ہو گئے۔ ابراہیم بن الولید بن عبدالملک بھی ڈوب گیا، عبداللہ بن علی کے حکم سے دریائے زاب پر پھر پل باندھا گیا اور ڈوب جانے والوں کی لاشیں نکالی گئیں ان میں ابراہیم بن الولید بن عبدالملک بھی تھا، اس موقع پر عبداللہ بن علی نے یہ آیت تلاوت کی۔ واذ فرقنا بکم البحر فانجینا کم واغرقنا ال فرعون وانتم تنظرون۔ ترجمہ اور جب ہم نے دریا کے ذریعے تم کو علیحدہ کر دیا تو ہم نے تم کو بچا لیا اور تمہارے سامنے آل فرعون کو غرق کر دیا۔

ابوالعباس کو نوید فتح اس فتح کے بعد عبداللہ بن علی سات روز اپنی اسی چھاؤنی میں مقیم رہا۔ امیرالمومنین ابوالعباس کو فتح کی خوش خبری اور مروان کے فرار کی اطلاع دی اور مروان کے پڑاؤ پر قبضہ کر لیا اس میں بے شمار اسلحہ ساز و سامان اور نقد و خبس اس کے ہاتھ آیا عورتوں میں صرف ایک لونڈی ملی جو عبداللہ بن مروان کی تھی۔

جب ابوالعباس کے پاس عبداللہ بن علی کا خط پہنچا انھوں نے دو رکعت نماز شکر ادا کی اور پھر یہ آیت فلما فصل طالوت بالجنود قال ان اللہ مبتلیکم بنھر اللہ کے قول و علم ہ صما یشاء تک پڑھی۔ جن سپاہیوں نے اس جنگ میں حصہ لیا تھا انھیں پانچ پانچ سو درہم بطور انعام کے دیئے اور ان کی معاش اسنی کر دی۔

مروان کی شکست کی وجہ عبدالرحمن بن امیہ کہتا ہے کہ جب خراسانی مروان کے مقابلے پر آئے تو مروان کی کوئی تدبیر سود مند نہ ہوئی جو چال چلی اسی میں اس کو نقصان اٹھانا پڑا وہ بالکل بدحواس ہو گیا تھا، جس روز اس نے شکست کھائی وہ ایک جگہ کھڑا ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تھا فوج لڑ رہی تھی اُس نے روپیہ منگوایا تھیلیوں کے منہ کھول دیئے لوگوں سے کہا کہ ثابت قدمی سے لڑے جاؤ یہ سب روپیہ تمہارا ہے اب لوگوں نے بجائے لڑنے کے اس روپیہ پر قبضہ کرنا شروع کیا مروان کو اس کی اطلاع ہوئی اُس نے اپنے بیٹے عبداللہ کو حکم دیا کہ تم فوج کے بالکل پیچھے چلے جاؤ اور جس شخص کو یہ رقم لے جاتے دیکھو اُسے قتل کر دو اور اُن کو واپس نہ جانے دو اس حکم کی بجا آوری کے لئے عبداللہ اپنا جھنڈا اور فوج لے کر میدان کارزار سے واپس ہوا اُسے واپس جاتے دیکھکر تمام فوج میں شور مچ گیا کہ شکست ہوگئی نتیجہ یہ ہوا کہ اب واقعی تمام فوج نے شکست کھائی۔

عبیداللہ الکلابی کی شجاعت ایک خراسانی بیان کرتا ہے کہ دریائے زاب پر مروان سے ہمارا مقابلہ ہوا شامیوں نے ہم پر حملہ کیا وہ فولاد کے پہاڑ معلوم ہوتے تھے، ہم اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوگئے، نیزے ہم نے بلند کرلے اور اب وہ بادل کی طرح ہمارے سامنے سے پھٹ گئے اللہ نے اُن کو شکست دی ہم نے اُن کو بے دریغ قتل کیا عبور کرنے کے بعد پل توڑ دیا گیا جس کی وجہ سے اُن کے دوسرے ہمراہی دریا کے اسی جانب رہ گئے۔ ایک شامی پل پر رہ گیا اُس پر ہمارے ایک شخص نے حملہ کیا شامی نے اُسے قتل کر دیا۔ دوسرا بڑھا وہ بھی مارا گیا تیسرا بڑھا اُس کا بھی خاتمہ ہوا اس طرح اُس نے پے در پے تین آدمی قتل کر دیئے یہ رنگ دیکھکر ہمارے ایک شخص نے کہا کہ مجھے ایک تیز تلوار اور مضبوط ڈھال تلاش کر کے لاؤ ہم نے یہ دونوں چیزیں اُسے لاکر دیدیں۔ یہ اُس کی طرف بڑھا شامی نے اُس پر وار کیا جسے اُس نے ڈھال پر روک لیا اور پھر خود اُس کے پاؤں پر ایسا ہاتھ مارا کہ اسے قطع کر دیا اور پھر اُسے قتل کر کے واپس آگیا اب ہم سب مل کر حملہ آور ہوئے ہم نے خوشی میں تکبیر کہی یہاں آکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ مقتول عبیداللہ الکلابی تھا۔

بیان کیا گیا ہے کہ بروز شنبہ ۱۱ جمادی الآخر کی صبح کو مروان نے شکست کھائی۔

امام ابراہیم بن محمد کا قتل اسی سنہ میں ابراہیم بن محمدؒ بن علی بن عبداللہ بن عباس قتل کئے گئے۔ اُن کے قتل میں ارباب سیر کا اختلاف ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ قتل نہیں کئے گئے بلکہ مروان کی قید میں طاعون سے اُن کی موت واقع ہوئی، جو لوگ اُن کے طاعون سے مرنے کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں:

جب ضحاک کے مقابلے کے لئے جاتے ہوئے مروان رقہ آیا تو اُس کے ہمراہ سعید بن ہشام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبد الملک اور اُس کے دو بیٹے عثمان اور مروان بھی حالتِ قید میں اُس کے ہمراہ تھے اس نے اُن کو حرّان اپنے قائم مقام کے پاس بھیج دیا جس نے اُن کو اپنے پاس قید کر لیا اُن کے ساتھ ابراہیم بن محمد بن علی بن عبید اللہ بن عباسؓ عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز عباس بن الولید اور ابو محمد السفیانی جسے بیطار کہتے تھے قید تھے حرّان میں جب طاعون پھیلا تو اُن میں سے عباس بن الولید ابراہیم بن محمد اور عبد اللہ بن عمر حالت قید میں طاعون سے ہلاک ہو گئے۔

ابو محمد السفیانی کی رہائی

دریائے زاب پر عبد اللہ بن علی کے مقابلے میں شکست کھانے سے پیشتر جمعہ کے دن سعید بن ہشام نے اپنے آدمیوں کے ساتھ قید خانے میں خروج کیا اور وہ داروغۂ جیل کو قتل کر کے باہر نکل آیا۔ ابو محمد السفیانی نے خروج نہیں کیا۔

بلکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنھوں نے قید سے نکلنا اچھا نہیں سمجھا جیل ہی میں رہا اہل حرّان اور دوسرے عوام نے سعید بن ہشام، شراحیل بن مسلمہ بن عبد الملک، عبد الملک بن بشر النعلبی اور چوتھی ارمینہ کے بطریق کو جس کا نام کوشاں تھا۔ پتھروں سے ہلاک کر دیا اُن کے قتل کو پندرہ دن گذرے تھے کہ مروان زاب سے شکست کھا کر حرّان آیا اور اب اُس نے ابو محمد السفیانی اور دوسرے قیدیوں کو رہا کر دیا۔

ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس مکان میں ابراہیم قید تھے مروان نے اُس کو گرا دیا اور ابراہیم اُسی میں دب کر مر گئے۔

مہلل بن صفوان کا بیان

مہلل بن صفوان بیان کرتا ہے کہ میں حالت قید میں ابراہیم بن محمد کے ساتھ تھا، مروان نے عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز اور شراحیل بن مسلمہ بن عبد الملک کو بھی قید کر دیا تھا یہ ایک دوسرے سے ملتے رہتے تھے اور ایک دوسرے سے بہت خصوصیت و محبت برتتے تھے ایک دن شراحیل کا آدمی ابراہیم کے پاس دودھ لے کر آیا اور اُس نے کہا کہ شراحیل نے کہا کہ میں نے جب اس دودھ کو پیا تو مجھے یہ بہت خوش گوار معلوم ہوا میرا دل چاہا کہ تم بھی اسے پیو ابراہیم نے وہی دودھ لے کر پی لیا اُس کے پیتے ہی اُن کی طبیعت خراب ہو گئی سارا بدن ٹوٹنے لگا، ایک دن مقرر تھا جس میں وہ شراحیل سے ملنے جایا کرتے تھے جب اُس روز جانے میں دیر ہوئی تو شراحیل نے اپنا آدمی بھیجا کہ نصیب دشمناں آپ کا مزاج کیسا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ اس وقت تشریف نہیں لائے ابراہیم نے جواب دیا کہ اس دودھ نے مجھے روک لیا ہے جو تم نے مجھے بھیجا تھا یہ سنتے ہی خود ترا جیل پریشان ہو کر ان کے پاس آیا اور انھیں دیکھ کر کہا کہ خدائے واحد کی قسم ہے نہ آج میں نے خود دودھ پیا اور نہ آپ کو میں نے دودھ بھیجا مجھے نہایت رنج ہے کہ آپ کو دھوکہ دیا گیا، اس رات وہ زندہ رہے۔ دوسرے دن علی الصباح ان کا انتقال ہو گیا۔

اسی سنہ میں مروان بن محمد بن مروان بن الحکم مارا گیا۔

مروان بن محمد کی روانگی حران

ابو ہاشم مخلد بن محمد راوی ہے کہ جب مروان نے زاب پر شکست کھائی میں اس کی چھاؤنی میں موجود تھا اس وقت ایک لاکھ بیس ہزار فوج اس کے پاس تھی اس میں سے خود اس کی فرودگاہ میں ساٹھ ہزار تھی اور اس کے بیٹے عبداللہ کے زیر قیادت اتنی ہی تھی۔ مع اپنی فوج کے عبداللہ بن علی سے اس کا مقابلہ ہوا عبداللہ بن علی کے ساتھ ابو عون اور کئی دوسرے سردار تھے جن میں حمید بن قحطبہ بھی تھا۔ شکست کے بعد مروان نے حران کا رخ کیا۔ ابان بن یزید بن محمد بن مروان مروان کا بھتیجا اس کی طرف سے حران کا عامل تھا مروان بیس روز سے کچھ زیادہ وہاں مقیم رہا جب عبداللہ بن علی اس کے قریب پہنچا تو مروان اپنے تمام اہل و عیال بیوی بچوں کو لے کر تیزی سے بھاگا۔

ابان بن یزید کی عبداللہ بن علی کی اطاعت

ابان بن یزید کو حران چھوڑ آیا یہ اس کا دادا بھی تھا ام عثمان مروان کی بیٹی اس کے نکاح میں تھی اب عبداللہ بن علی حران پہنچا ابان نے خود ہی سیاہ علم بلند کر کے اپنی اطاعت کا اعلان کر دیا اور عبداللہ بن علی کی بیعت کر لی اور اس کی اطاعت قبول کر لی عبداللہ بن علی نے اسے اور ان سب سب لوگوں کو جو اس وقت حران اور جزیرے میں تھے امان دی۔ مروان قنسرین سے گذرا عبداللہ بن علی اس کے تعاقب میں تھا۔

مروان پر اہل حمص کا حملہ و شکست

مروان قنسرین سے حمص آیا اہل حمص نے اسے خوش آمدید کہا اس کی فوج کے لئے بازار قائم کر دیئے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کیا یہ دو یا تین دن یہاں ٹھہر کر روانہ ہو گیا جب اہل حمص نے دیکھا کہ اس کے ساتھی بہت تھوڑے ہیں ان کے دل میں اس کا لالچ پیدا ہوا اور کہنے لگے کہ یہ شکست کھا کر خوف زدہ بھاگ رہا ہے کیوں نہ اسے پکڑ لیا جائے اس خیال سے اس کی روانگی کے بعد یہ لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کے تعاقب میں چلے اور چند میل پر اُسے آ لیا۔ مروان نے جب اُن کے گھوڑوں کے غبار کو دیکھا اُس نے اپنے موالیوں میں سے دو سرداروں کو جن میں ایک کا نام یزید اور دوسرے کا مخارق تھا ایک وادی میں دو جگہ کمیں گاہ میں متعین کر دیا۔ جب اہل حمص کے عوام اُن کمیں گاہوں سے گذر آئے تو اب مروان اپنی جماعت کے ساتھ اُن کے مقابلہ پر صف بستہ ہو گیا اور اُنھیں خدا کا واسطہ دیا کہ تم لوگ واپس چلے جاؤ، مگر انھوں نے بغیر لڑے بھڑے واپس جانے کے لئے آمادگی ظاہر نہ کی غرض کہ جنگ شروع ہوئی اُس کے بعد ہی وہ دونوں فوجیں جو کمیں گاہوں میں متعین تھیں اہل حمص کے عقب سے نمودار ہوئیں مروان نے اُنھیں شکست دی اُس کے رسالے نے اہل حمص کے بہت سے آدمیوں کو تہ تیغ کر دیا اور شہر حمص کے قریب تک اُن کا تعاقب کیا۔

عبداللہ بن علی کا دمشق پر قبضہ

وہاں سے چل کر مروان دمشق آیا ولید بن معاویہ بن مروان اس کا داماد دمشق کا والی تھا مروان کی بیٹی اُمّ الولید اُس اس کے نکاح میں تھی مروان نے دمشق کو بھی خیرباد کہا اور وہ اپنے داماد کو وہاں چھوڑ گیا عبداللہ بن علی نے دمشق پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا چند روز کے محاصرہ کے بعد بزور شمشیر دمشق فتح ہوا عبداللہ بن علی قتل عام کرتا ہوا شہر میں داخل ہوا مقتولین میں ولید بن معاویہ بھی تھا عبداللہ بن علی نے دمشق کی فصیل منہدم کر دی۔

مروان کی روانگی فلسطین

مروان اردن پہنچا۔ ثعلبہ بن سلامۃ العاملی جو مروان کی طرف سے اردن کا عامل تھا وہ اردن چھوڑ کر مروان کے ساتھ ہو لیا اور اب اردن پر کوئی عامل نہ رہا عبداللہ بن علی نے اردن آ کر کسی کو اُس کا والی بنایا۔ مروان فلسطین آیا۔ رماحس بن عبدالعزیز اس کی طرف سے وہاں کا والی تھا یہ بھی اپنا علاقہ چھوڑ کر اُس کے ہمراہ ہو گیا مروان فلسطین سے مصر پہنچا یہاں سے بھی نکل کر مصر کی ایک منزل بوصیر نام آیا یہاں عامر بن اسمٰعیل اور شعبہ نے جن کے ساتھ موصل کا رسالہ تھا اس پر شب خون مارا اور اُسی مقام میں اُسے قتل کر دیا۔ اُس کے دو بیٹے عبداللہ اور عبیداللہ اُسی رات ملک حبشہ کی طرف بھاگ گئے مگر وہاں بھی اُنھیں امان نہ ملی حبشیوں نے اُن کا مقابلہ کیا عبداللہ کو تو قتل کر دیا اور عبیداللہ نے اپنے معدودے چند ساتھیوں کو لے کر جن میں بکر بن معاویہ الباہلی بھی تھا بھاگ کر اپنی جان بچائی یہ مہدی کی خلافت تک بچا رہا پھر اسے نصر بن محمد بن الاشعث عامل فلسطین نے گرفتار کر کے مہدی کے پاس بھیج دیا۔

مروان بن محمد کی فوج کی تعداد

مروان کی فوج کی تعداد کے متعلق ایک دوسری روایت یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جب مروان کا مقابلہ عبداللہ بن علی سے ہوا اس وقت خود مروان کے زیر قیادت ایک لاکھ بیس ہزار فوج تھی۔ اس کے علاوہ اس کے بیٹے عبداللہ کے پاس بیس ہزار فوج تھی۔ اس جنگ میں عبداللہ بن علی کے زیر قیادت جو فوج تھی اس کی تعداد کے متعلق بھی ارباب سیر کا اختلاف ہے۔

ابوموسیٰ بن مصعب کا بیان

ابوموسیٰ بن مصعب مروان کے کاتب سے یہ روایت ہے مروان کی شکست کے بعد عبداللہ بن علی شام پر قابض ہو گیا۔ میں نے اس سے امان مانگی اس نے مجھے امان دیدی ایک دن میں اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور عبداللہ بن علی تکیے کے سہارے بیٹھا تھا لوگوں نے مروان اور اس کی شکست کا ذکر شروع کیا عبداللہ بن علی نے مجھ سے پوچھا کیا تم جنگ میں موجود تھے میں نے کہا جی ہاں اس نے کہا تو پھر اس کا سارا واقعہ مجھ سے بیان کرو، میں نے کہا کہ جس روز مروان کو شکست ہوئی اسی دن اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں دشمن کی فوج کا شمار کروں میں نے کہا کہ میں صاحب قلم ہوں فوجی آدمی نہیں ہوں اس کے بعد خود مروان نے اپنے ساتھیوں اور باتیں نظر دوڑائی اور مجھ سے کہنے لگا کہ دشمن کی تعداد بارہ ہزار ہے یہ سن کر عبداللہ بن علی گاؤ تکیہ چھوڑ کر سیدھا بیٹھ گیا کہنے لگا اللہ اس کا برا کرے اس کا اندازہ کس قدر صحیح تھا بخدا اس دن خود ہمارے دفتر میں بارہ ہزار سپاہ سے زیادہ درج نہ تھی۔

(پہلے سلسلۂ بیان کے مطابق)

مروان کا دریائے ابوفطرس پر قیام

زاب پر شکست کھا کر مروان موصل آیا ہشام بن عمرو التغلبی اور بشر بن مخربۃ الاسدی موصل کے عامل تھے۔ مروان کی فوج نے اپنے دشمن کی پیش قدمی روکنے کے لئے پل توڑ دیا شامیوں نے ان کو للکارا کہ یہ ضرور مروان ہے انھوں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو بھلا امیرالمومنین بھاگتے ہیں۔ مروان بلد کی طرف چل دیا اور دجلہ کو عبور کر کے حران آیا پھر دمشق آیا ولید بن معاویہ کو دمشق پر چھوڑ آیا اور اس سے کہا کہ جب تک اہل شام جمع ہوں تم دشمن سے لڑتے رہنا۔ دمشق سے مروان فلسطین آیا اور دریائے ابوفطرس پر فروکش ہوا حکم بن ضبعان الجذامی نے سارے فلسطین پر قبضہ کر لیا تھا مروان نے عبداللہ بن یزید بن روح بن زنباع الجذامی سے روپیہ طلب کیا عبداللہ بن یزید نے اس کا مطالبہ پورا کر دیا۔ سرکاری خزانہ حکم کے قبضہ میں تھا۔

عبداللہ بن علی کی پیش قدمی و فتوحات

ابوالعباس نے عبداللہ بن علی کو مروان کے تعاقب کا حکم دیا۔ عبداللہ موصل آیا۔ ہشام بن عمرو التغلبی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشر بن خزیمہ نے اس کا استقبال کیا اس کے آنے سے پہلے ہی انھوں نے اہل موصل کے ساتھ علم سیاہ بلند کر دیا تھا اب انھوں نے شہر کو عبداللہ بن علی کے حوالے کر دیا۔ عبداللہ حران روانہ ہو گیا اس نے محمد بن صول کو موصل کا والی مقرر کیا اس نے اس مکان کو جس میں امام ابراہیم بن محمد قید تھے منہدم کر دیا۔ عبداللہ بن علی حران سے منبج آیا اہل منبج نے بھی علم سیاہ اختیار کر لیا تھا۔ عبداللہ بن علی نے منبج میں قیام کیا اور ابو حمید المرورذی کو اس کا عامل مقرر کیا، یہاں اہل قنسرین نے ابو امیۃ النخلی کے ذریعے بنی عباس سے اپنی اطاعت کا پیام بھیجا نیز یہاں عبدالصمد بن علی بھی اس سے آملا جسے ابوالعباس نے چار ہزار فوج کے ساتھ اس کی مدد کے لئے بھیجا تھا عبدالصمد کے آنے کے بعد عبداللہ بن علی دو روز تک منبج میں قیام پذیر رہا، اس کے بعد وہ قنسرین آیا اس کے باشندوں نے پہلے ہی علم سیاہ بلند کر دیا تھا وہاں دو روز قیام کر کے حمص آیا یہاں چند روز مقیم رہا۔ اہل حمص نے اس کی بیعت کر لی، حمص سے بعلبک آیا یہاں دو روز ٹھہرا وہاں سے روانہ ہو کر عین الجر آیا یہاں بھی دو دن ٹھہرا وہاں سے روانہ ہو کر دمشق کے تابع دیہات میں سے مزہ نام ایک گاؤں میں آ کر فروکش ہو گیا۔

ولید بن معاویہ کا قتل

یہاں صالح بن علی اس کی مدد کے لئے آ گیا، اور اب یہ آٹھ ہزار فوج کے ساتھ مرج عذرا میں قیام پذیر ہوا اس کے ساتھ بسام بن ابراہیم خفاف، شعبہ اور تمیم بن بسام تھے، یہاں سے بڑھ کر خود عبداللہ بن علی دمشق کے شرقی دروازے کے مقابل فروکش ہوا۔ صالح بن علی باب الجابیہ کے سامنے ابو عون باب کیسان کے روبرو، بسام باب الصغیر پر، حمید بن قحطبہ باب توما پر عبدالصمد یحییٰ بن صفوان اور عباس بن یزید باب الفراویس پر فروکش ہوئے، ولید بن معاویہ دمشق میں تھا مذکور الصدر سرداروں نے اہل دمشق اور بلقا کا محاصرہ کر لیا محاصرہ کے دوران میں خود شہر کے اندر فریق واری نزاع پیدا ہو گئی نوبت کشت و خون تک پہنچی آپس ہی میں جدال و قتال شروع ہو گیا اور اہل دمشق ہی نے ولید کو قتل کر کے ۱۰ رمضان ۱۳۲ھ بروز چہار شنبہ دشمنوں کے لئے شہر کے دروازے کھول دیئے، باب شرقی کی جانب سے سب سے پہلے عبداللہ الطائی شہر کی فصیل پر چڑھا اور باب الصغیر کی سمت سے بسام بن ابراہیم سب کے پہلے شہر کی فصیل پر چڑھا تھا یہ تین گھنٹے تک فصیل پر اہل دمشق سے لڑتا رہا۔

عبداللہ بن علی کی روانگی فلسطین

عبداللہ بن علی پندرہ دن دمشق میں مقیم رہا۔ یہاں سے فلسطین روانہ ہوا نہر الکوہ پر فروکش ہوا۔ یہاں سے اس نے یحییٰ بن جعفر الہاشمی کو مدینہ بھیجا اور خود اردن آیا اہل اردن نے بھی سیاہ علم اختیار کر لیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں سے روانہ ہوکر بیسان پر منزل کی پھر مرج الروم ہوتا ہوا نہر ابو فطرس پر فروکش ہوا۔ مروان یہاں سے بھی بھاگ گیا تھا، عبداللہ بن علی فلسطین میں ٹھہر گیا۔ یہاں اُسے ابوالعباس کا خط ملا۔ جس میں اُسے ہدایت کی گئی تھی کہ وہ صالح بن علی کو مروان کے تعاقب میں روانہ کردے،

صالح بن علی کا مروان کا تعاقب

ذی قعدہ ۱۳۲ھ میں صالح بن علی نہر ابو فطرس سے روانہ ہوا ابن فتان، عامر بن اسمٰعیل اور ابو عون اُس کے ساتھ تھے۔ اس نے ابو عون اور عامر بن اسمٰعیل الحارثی کو اپنے مقدمۃ الجیش پر روانہ کیا اور خود بھی وہاں سے چل کر رملہ آیا رملہ سے روانہ ہوکر سب ساحل بحر پر فروکش ہوئے اب صالح بن علی نے مروان پر قابو پانے کے لئے جو اُس وقت فرما میں تھا کشتیاں جمع کیں اور انھیں بحری سفر کے لئے ساز و سامان سے درست کرکے روانہ ہوا مروان خشکی پر سمندر کے کنارے کنارے سفر کر رہا تھا اور اس کے سامنے دشمن کی کشتیاں چل رہی تھیں اسی طرح یہ عریش پہنچا۔ مروان کو صالح کی پیش قدمی کی اطلاع ہوئی اس نے اپنے گرد کی تمام فصل اور چارہ کو جلادیا اور بھاگ گیا صالح سمندر کے ذریعہ دریائے نیل پر لنگر انداز ہوا اور آگے چل کر مصر صعید پہنچا صالح کو معلوم ہوا کہ مروان کے کچھ سوار ساحل پر چارے کو جلا رہے ہیں اس نے اپنے کچھ رسالدار ان کے مقابلے کے لئے بھیجے جو چند آدمیوں کو گرفتار کرکے صالح کے پاس لے آئے صالح اس وقت فسطاط میں تھا۔ مروان نے نیل عبور کرکے پل توڑ دیا اور اپنے گرد آگ لگاتا چلا گیا۔

صالح کا مروان کے رسالہ پر حملہ

صالح بھی اُس کے تعاقب میں جھپٹا یہاں تک کہ دریائے نیل پر مروان کے رسالہ سے اس کی مڈبھیڑ ہوگئی جنگ ہوئی صالح نے اُسے شکست دے کر بھگا دیا۔ یہاں سے بڑھکر ایک خلیج پر پہنچے وہاں بھی مروان کے رسالہ تک یہ پہنچ گئے اور اُس کے ایک حصے کو انھوں نے تہ تیغ کردیا اور پوری جماعت کو شکست دی۔ اس کے بعد یہ ایک دوسری خلیج پر پہنچے اور وہاں سے انھوں نے بھی نیل کو عبور کیا جب عبور کرچکے تو ایک غبار اٹھتا ہوا نظر آیا یہ لوگ سمجھے کہ یہ مروان ہے صالح نے ایک طلیعہ فضل بن فیمار اور مالک بن تادم کی قیادت میں خبر گیری کے لئے روانہ کیا مگر انھیں وہاں کوئی ایسا نظر نہ آیا جسے یہ بُرا سمجھتے ہوں یہ دونوں سردار صالح کے پاس واپس آگئے۔

صالح بن علی کا ذات الساحل میں قیام

صالح وہاں سے آگے بڑھ کر ایک گاؤں میں فروکش ہوا جس کا نام ذات الساحل تھا یہاں سے ابو عون نے عامر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن اسمٰعیل الحارثی کو مع شعبہ بن کثیر المازنی کے اپنے آگے روانہ کیا انھوں نے مروان کے سردار کو جا لیا اُس کو شکست دی اُس کے بہت سے آدمی گرفتار کر لیے جن میں سے بعض کو انھوں نے قتل کر دیا اور بعض کو زندہ چھوڑ دیا اور ان سے مروان کا پتہ پوچھا ان لوگوں نے امان کی شرط پر اُس کا مقام بتا دیا۔ یہ دونوں سردار اُس پتہ پر روانہ ہوئے اور اُسے بوصیر نام گاؤں میں ایک گرجا میں فروکش پایا۔ رات کے آخر حصے میں یہ وہاں جا پہنچے فوج تو بھاگ گئی مگر مروان چند آدمیوں کے ساتھ مقابلے پر نکل آیا انھوں نے چاروں طرف سے اسے گھیر لیا اور قتل کر دیا۔

معرکہ بوصیر عامر بن اسمٰعیل بیان کرتا ہے کہ بوصیر میں ہمارا مروان سے مقابلہ ہوا۔ ہمارے ساتھ مختصر سی جماعت تھی، مروان نے ہم پر ایسا شدید حملہ کیا کہ ہم ایک نخلستان کی طرح پسپا ہو گئے، اگر اُن کو ہماری قلت تعداد کا علم ہو جاتا تو وہ ہمیں ہلاک کر دیتے اس خطرے کو محسوس کر کے میں نے اپنی فوج والوں سے کہا کہ اگر اسی حالت میں صبح ہو گئی اور اُس وقت دشمن کو ہماری تعداد کی کمی معلوم ہو جائے گی تو ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچے گا نیز اُس وقت مجھے بکیر بن ماہان کا قول یاد آیا کہ اس نے کہا تھا کہ ایک دن تم کو ضرور مروان سے لڑنا پڑے گا اور اُس وقت تم کہو گے "دھیدیا جوالسکان" اس کے بعد میں نے اپنی تلوار کا نیام توڑ دیا میرے ساتھیوں نے بھی اپنے نیام توڑ دیئے اور اب میں نے کہا "دھیدیا جوالسکان" اس فقرے کے ادا کرتے ہی یہ معلوم ہوا کہ گویا اُن پر آگ برسا دی گئی دشمن نے شکست کھائی ایک شخص نے مروان پر حملہ کیا اور تلوار سے اُس کا کام تمام کر دیا۔

مروان بن محمد کا قتل عامر بن اسمٰعیل صالح بن علی کے پاس آیا صالح نے امیر المومنین ابوالعباس کو لکھا ہم نے دشمن خدا جعدی کا تعاقب کیا اور اُسے اُس کے شبیہ دشمن خدا فرعون کے ملک میں پناہ گزیں ہونے پر مجبور کیا اور پھر اُسی ملک میں میں نے اُسے قتل کر دیا۔

ابو طالب الانصاری بیان کرتا ہے کہ بصرہ کے رہنے والے مغود نام ایک شخص نے مروان پر نیزہ کا وار کیا یہ مروان کو پہچانتا نہ تھا وار کھا کر مروان گرا کسی نے چلا کر کہا کہ امیر المومنین مارے گئے یہ سنتے ہی کئی شخص تلوار لے کر اُس پر جھپٹے اور کوزہ کے ایک انار فروش نے لپک کر اُس کا سر کاٹ لیا، عامر بن اسمٰعیل نے اُس سر کو ابوعون کے پاس بھیج دیا ابوعون نے اُسے صالح بن علی کو بھیج دیا صالح نے اُسے اپنے افسر شرطہ یزید بن ہانی کے ہاتھ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۲ھ بروز یک شنبہ ابوالعباس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس بھیج دیا۔ اس کے بعد صالح فسطاط پلٹ آیا۔

بکیر بن ماہان کی پیشین گوئی

بکر بن وائل کا ایک معمر شخص راوی ہے کہ میں بکیر بن ماہان کے ہمراہ دیر قنی میں مقیم تھا ہم اُس وقت باتیں کر رہے تھے کہ ایک نوجوان دو چھاگلیں لئے ہوئے سامنے سے گذرا، یہ دجلے گیا اور پانی بھر کر پلٹا، بکیر نے اُسے اپنے پاس بلایا اور نام پوچھا اُس نے کہا عامر بکیر نے کہا کس کے بیٹے ہو اُس نے کہا اسمٰعیل کا بیٹا ہوں جو بلحارث کے خاندان سے ہے بکیر نے کہا میں بھی بلحارث کی اولاد میں ہوں۔ اس کے معنے یہ ہوئے کہ تم بنی مسلیہ سے تعلق رکھتے ہو عامر نے کہا جی ہاں میں اُن سے تعلق رکھتا ہوں۔ بکیر نے کہا بخدا تم مروان کو قتل کرو گے اور تم اُس وقت یہ جملہ کہو گے "یا جوّ الکان دہید"۔

مروان بن محمد کی عمر و مدت حکومت

کوفے میں یہ بات مشہور تھی کہ مروان کے قاتل مسلیہ ہیں، قتل کے دن باسٹھ سال اُس کی عمر تھی۔ دوسرے راوی اُنھتر سال کہتے ہیں، بعض نے اٹھاون سال بیان کی ہے، ۲۷ ذی الحجہ اتوار کے دن قتل کیا گیا، بیعت سے قتل تک اس کی کل مدت خلافت پانچ سال دس ماہ سولہ دن ہے ابو عبدالملک کنیت تھی ہشام بن محمد کے بیان کے مطابق اس کی ماں ایک کرد لونڈی تھی۔

علی بن مجاہد کا بیان

علی بن مجاہد اور ابوستان الجہنی کہتے ہیں کہ یہ بات مشہور تھی کہ مروان کی ماں ابراہیم الاشتر کے پاس تھی، اُس کے قتل کے دن یہ محمد بن مروان کے ہاتھ لگی۔ یہ اُس وقت ہی حاملہ تھی مروان محمد بن مروان کے بستر پر پیدا ہوا جب ابوالعباس نے اپنی خلافت کا اعلان کیا عبداللہ بن عیاش المنتوف ابوالعباس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اُس خدا کا شکر ہے کہ جس نے جزیرے کے گدھے اور ایک کثیف میلی عورت کے بیٹے کے عوض رسول اللہ صلعم کے ابن عم اور عبدالمطلب کے پوتے کو ہمارا خلیفہ بنایا۔

اسی سنہ میں عبداللہ بن علی نے نہر ابوفطرس پر بنی امیہ کے بہتّر افراد کو قتل کر دیا۔

اسی سنہ میں قنسرین میں ابوالورد نے ابوالعباس سے بغاوت کی سفید علم استادہ کیا دوسرے

لہ میں نے اس جملہ کو بعینہٖ نقل کر دیا ہے یہ فارسی زبان کا معلوم ہوتا ہے کوشش کے بعد بھی میں اس کا ترجمہ کرنے سے قاصر رہا اور اُس کے معنی نہیں سمجھ سکا۔ غور کرنے سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحرا یا بھان متی سے تعلق رکھتا ہے۔ مترجم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے بھی اُس کی تقلید کی۔

ابوالورد کی بغاوت

ابوالورد جس کا اصلی نام مخبراۃ بن الکوثر بن زفر بن الحارث الکلابی ہے مروان کے معتمد علیہ بہادر سپہ سالاروں میں تھا مروان کی شکست کے وقت یہ قنسرین میں تھا جب عبداللہ بن علی یہاں آیا ابوالورد نے اُس کی بیعت کرلی اور اپنی جمعیت کے ساتھ اُس کے ساتھ ہوگیا، مسلمہ بن عبدالملک کی اولاد بالس اور ناعورہ میں اُس کی پڑوسی تھی عبداللہ بن علی کا ایک فوجی سردار جو ہزار مردوں میں سے تھا ڈیڑھ سو فوج کے ساتھ بالس آیا اس نے مسلمہ بن عبدالملک کی اولاد اور اُن کی عورتوں کی توہین و تحقیر کی، اُن میں سے کسی نے اُس کی شکایت ابوالورد سے کی اس کے سنتے ہی یہ اپنے مزرعہ زراعہ بنی زفر سے جس کا نام خساف تھا اپنے چند خاندان والوں کو لے کر نکلا اور عبداللہ بن علی کے مذکور الصدر سردار پر چڑھ دوڑا جو اُس وقت حصن مسلمہ میں فروکش تھا ابوالورد نے اس پر حملہ کردیا دونوں میں جنگ ہوئی ابوالورد نے اُسے مع اس کے تمام ساتھیوں کے اس جنگ میں ہلاک کردیا اور سفید علم نصب کرکے عبداللہ بن علی سے اپنی بغاوت کا اعلان کردیا اُس نے اہل قنسرین کو بھی اُس کی دعوت دی وہ سب کے سب اُس کے ساتھ شریک ہوگئے۔

عبداللہ بن علی اور حبیب بن مرہ کی صلح

ابوالعباس اُس وقت حیرہ میں تھے اور عبداللہ بن علی اُس وقت حبیب بن مرۃ المری سے جنگ کرنے میں اُلجھا ہوا تھا سرزمین بلقا، بثنیہ اور حوران میں اُن کے مقابلے ہوتے عبداللہ بن علی اپنی کثیر جماعتوں کے ساتھ اس سے سرگرم پیکار رہا دونوں میں کئی لڑائیاں ہوئیں، یہ حبیب مروان کے بہادر سرداروں میں تھا، چونکہ اسے اپنی اور اپنی قوم کی زندگی خطرے میں نظر آتی تھی اس نے بغاوت کا اعلان کردیا بنی قیس اور دوسرے اُن لوگوں نے جو ان پرگنات بثنیہ اور حوران میں آباد تھے اس کی بیعت کرلی جب عبداللہ بن علی کو اہل قنسرین کی بغاوت کا حال معلوم ہوا اُس نے حبیب بن مرۃ کو صلح کی دعوت دی حبیب نے عبداللہ سے صلح کرلی اور عبداللہ نے اُسے اور اس کے ساتھیوں کو دعدہ امان دیا اور اب خود ابوالورد کے مقابلہ کے لئے قنسرین روانہ ہوا، دمشق سے گذرا یہاں اُس نے ابوغانم عبدالحمید بن ربعی الطائی کو اپنی فوج میں سے چار ہزار فوج دے کر متعین کردیا۔ اُس وقت دمشق میں عبداللہ بن علی کی ایک بیوی اُم البنین بنت محمد بن عبدالمطلب النوفلیہ جو عمرو بن محمد کی بہن تھی دوسری امہات ولد اور اُس کا سامان موجود تھا۔

اہل دمشق کی بغاوت

جب قنسرین جانے کے ارادے سے عبداللہ حمص پہنچا تو اہل دمشق نے بغاوت برپا کردی اور عثمان بن عبدالاعلیٰ بن سرقۃ الازدی کی قیادت میں سفید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھنڈا بلند کر دیا۔ ابو غانم اپنی فوج کو لے کر ان کے مقابل آیا مگر ان باغیوں نے اُسے بری طرح شکست دی اور اُس کے بہت سے آدمی قتل کر دیئے اور اُس مال و متاع کو جو عبداللہ بن علی وہاں چھوڑ آیا تھا لوٹ لیا مگر اُس کے اہل و عیال سے کوئی تعارض نہیں کیا، اب دمشق والوں نے علانیہ طور پر اپنی بغاوت کا اظہار کر دیا مگر عبداللہ بن علی سیدھا ابوالورد کے مقابلہ پر چلا گیا۔

معرکۂ مرج الاخرم

ابوالورد کی حالت یہ تھی کہ اہل قنسرین کی ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی تھی نیز اُنھوں نے اپنے قریبی علاقہ حمص و تدمر والوں سے بھی ساز باز کر لی تھی۔ چنانچہ یہ ہزاروں کی تعداد میں ابو محمد بن عبداللہ بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی قیادت میں ابوالورد سے آملے ابو محمد کو انھوں نے اپنا سرخیل مقرر کیا تھا اُس کی خلافت کے لئے دعوت دی اور کہا کہ یہی وہ سفیانی ہے جس کا تذکرہ آتا ہے اُن کی تعداد تقریباً چالیس ہزار تھی، عبداللہ بن علی اس فوج کے سامنے آیا اُس وقت ابو محمد اپنی پوری فوج کے ساتھ مرج الاخرم میں فروکش تھا مگر تمام فوجی اور جنگی انتظام ابوالورد کے سپرد تھا جو گویا سپہ سالار تھا، عبداللہ نے اپنے بھائی عبدالصمد بن علی کو اپنے دس ہزار سواروں کے ساتھ مقابلہ پر بھیجا، ابوالورد نے اس فوج پر حملہ کیا اور دونوں حریفوں کے پڑاؤ کے درمیان ان فوجوں میں لڑائی شروع ہوئی، نہایت خونریز جنگ ہوئی۔ ابوالورد کی فوج ثابت قدمی سے لڑتی رہی عبدالصمد نے شکست کھائی اُس کی فوج کے ہزارہا آدمی اس روز کام آ چکے تھے، اس کے بعد اب خود عبداللہ اُسی مقام معرکہ میں آیا جہاں عبدالصمد ناکام رہا تھا، عبداللہ کے ساتھ حمید بن قحطبہ اور دوسرے اُس کے ساتھی سردار بھی اُس وقت موجود تھے اب اُسی گھاٹی مرج الاخرم میں دوبارہ ان دونوں حریفوں میں جنگ شروع ہوئی، نہایت شدید معرکۂ جدال و قتال گرم ہوا عبداللہ کی فوج کا ایک حصہ پہلے تو پسپا ہو گیا تھا مگر پھر پلٹ کر مقابلہ پر آ گیا۔ عبداللہ اور حمید بن قحطبہ دشمن کے سامنے ڈٹے رہے اور اُسے مار بھگایا۔ مگر ابوالورد اپنے اعزا اور ہم قوم تقریباً پانچ سو آدمیوں کے ساتھ آخر دم تک میدان میں دشمن کے مقابلہ پر جما رہا یہاں تک کہ یہ سب کے سب مارے گئے۔

اہل قنسرین کی اطاعت

ابو محمد اپنے کلبی پیروؤں کے ساتھ وہاں سے بھاگا اور تدمر پہنچا، عبداللہ بن علی نے اہل قنسرین کو امان دے دی۔ اُنھوں نے پھر علم سیاہ اختیار کر لیا اور اُس کی بیعت کر کے اُس کی اطاعت و فرماں برداری کا اقرار کر لیا اس قضیے سے فارغ ہو کر اب عبداللہ بن علی دمشق کی بغاوت فرو کرنے دمشق کی طرف پلٹا کیونکہ اُسے اُن کی علانیہ بغاوت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابو غانم کو مار کر بھگا دینے کا حال معلوم ہو چکا تھا، اُس کے دمشق کے قریب پہنچنے کے ساتھ سب لوگ بھاگ گئے اور بغیر لڑے بھڑے خود بخود متفرق و منتشر ہو گئے عبداللہ نے ان سب کو امان دے دی اور باوجود ان کے غدر کے انھیں کوئی سزا نہ دی۔

ابو محمد کا خاتمہ اُس شکست کے بعد جو مرج الاخرم میں اُسے نصیب ہوئی تھی ابو محمد ہمیشہ نقل مکان کر کے چھپتا پھرتا تھا اسی حالت میں حجاز پہنچا، زیاد بن عبیداللہ الحارثی ابو جعفر کے عامل کو اُس مکان کا پتہ چل گیا جہاں وہ چھپا ہوا تھا اس نے اُس کے لئے اپنا رسالہ بھیجا اس رسالے نے اُس کا مقابلہ کیا وہ بھی لڑا اور مارا گیا، اُس کے دو بیٹے قید کر لئے گئے۔ زیاد نے اُس کے سر کو مع اُس کے دو بیٹوں کے امیر المومنین ابو جعفر کے پاس بھیج دیا ابو جعفر نے انھیں رہا کر دیا اور معافی دے دی۔

ابو الورد اور عبدالصمد کی جنگ مذکورہ بالا بیان کے علاوہ ان واقعات کے متعلق علی بن محمد کی روایت یہ ہے کہ قنسرین میں ابو الورد نے خلیفہ مسلمہ سے انحراف کیا، ابو العباس نے عبداللہ بن علی کو جو اُس وقت فطرس میں تھا ابو الورد سے لڑنے کا حکم دیا عبداللہ بن علی نے عبدالصمد کو سات ہزار فوج دے کر قنسرین روانہ کیا اُس کے محافظ دستہ کا سردار مخارق بن غفار تھا اور کلثوم بن شبیب اُس کی شرطہ کا افسر تھا اُس کے بعد پھر عبداللہ بن علی نے ذویب بن الاشعث کو پانچ ہزار فوج دے کر اُس کی امداد کے لئے بھیجا نیز اسی طرح وہ اور دستے بھی بھیجتا رہا اب عبدالصمد نے ابو الورد سے لڑائی شروع کی جس کے پاس کثیر فوج تھی، عبدالصمد کی فوج نے شکست کھائی مجبوراً یہ بھی پسپا ہوا اور اس سب شکست خوردہ فوج کے ساتھ حمص آ گیا، عبداللہ بن علی نے عباس بن یزید بن زیاد، مروان الجرجانی اور ابو متوکل الجرجانی کو اپنی اپنی جمعیتوں کے ساتھ حمص روانہ کیا خود عبداللہ بن علی اپنے مقام سے چل کر حمص سے چار میل کے فاصلہ پر آ کر فروکش ہوا، عبدالصمد اُس وقت حمص میں تھا اور عبداللہ بن علی نے حمید بن قحطبہ کو خط لکھکر اردن سے اپنے پاس بلا لیا۔

ابو الورد کا قتل اہل قنسرین نے ابو محمد السفیانی زیاد بن عبداللہ بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی بیعت کی تھی ابو الورد سپہ سالار کی حیثیت سے اس کے ہمراہ تھا، بیعت کے بعد چالیس دن ابو محمد وہاں مقیم رہا اس کے بعد عبداللہ بن علی نے جس کے ہمراہ عبدالصمد اور حمید بن قحطبہ بھی تھے اُس پر حملہ کیا اور اب نہایت شدید معرکہ جدال و قتال گرم ہوا دونوں فریقوں نے خوب ہی داد مردانگی دی آخر کار ابو محمد کی فوج نے اپنے دشمن کو ایک تنگ درّے میں ڈھکیل دیا اور اب اس فوج کے سپاہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقابلے سے کھسکنے لگے لڑائی کا یہ رنگ دیکھ کر حمید بن قحطبہ نے عبداللہ سے کہا کہ اب ہم کیونکر ٹھہر سکتے ہیں ہمارے دشمن کی تعداد برابر بڑھ رہی ہے اور ہماری گھٹتی جاتی ہے آپ خود حملہ کیجئے، چنانچہ منگل کے دن جو ۱۳۳ھ کے ماہ ذی الحجہ کا آخری دن تھا دونوں حریفوں میں پھر نہایت شدید جنگ ہوئی۔ ابو محمد کے میمنہ پر ابوالورد اور میسرہ پر اصبغ بن ذوالنتہ تھا، ابوالورد زخمی ہو کر گرا اور اٹھا کر اپنے مقام پر لایا گیا مگر وہ جاں بر نہ ہو سکا اس کی فوج کی ایک جماعت نے مجبوراً ایک جھاڑی میں پناہ لی مگر حریف نے اس میں آگ لگا دی اسی اثنا میں اہل حمص نے بنی عباس سے نقض بیعت کی اور ان کا ارادہ تھا کہ ابو محمد کو وہ اپنا خلیفہ بنائیں گے مگر جب انھیں اس کی شکست کی خبر معلوم ہوئی تو وہ خاموش رہ گئے۔

حبیب بن مرہ کی بغاوت

اسی سنہ میں حبیب بن مرۃ المری نے اور اس کے ساتھی شامیوں نے نقض بیعت کر کے سفید علم نصب کیا۔

علی اپنے بزرگوں کے سلسلے سے بیان کرتا ہے کہ حبیب بن مرۃ المری اور اہل شنبیہ اور حوران نے اس وقت سفید جھنڈا بلند کیا جب عبداللہ بن علی ابوالورد کے مقابلہ پر جس میں ابوالورد مارا گیا فروکش تھا۔ مگر دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوالورد کی بغاوت سے پہلے ہی حبیب نے بغاوت کر دی تھی اور جب ابوالورد نے سفید علم نصب کیا اس وقت عبداللہ بن علی حبیب بن مرۃ المری سے بقاء شنبیہ اور حوران کے علاقوں میں نبرد آزما ہو چکا تھا اور ان میں کئی لڑائیاں ہو چکی تھیں یہ حبیب مروان کے بہادر سرداروں میں تھا، چونکہ اسے اپنی اور اپنی قوم کی زندگی معرض خطر میں نظر آئی اس نے بغاوت برپا کر دی بنی قیس اور ان پرگنوں شنبیہ اور حوران کے دوسرے باشندوں نے اس کی بیعت کر لی، جب عبداللہ کو اہل قنسرین کی بغاوت کا علم ہوا اس نے حبیب بن مرہ سے صلح کر کے اسے اور ان کے تمام ساتھیوں کو معافی دیدی اور خود ابوالورد کے مقابلہ کے لئے قنسرین روانہ ہو گیا۔

اہل جزیرہ کی بغاوت

جب اہل جزیرہ کو معلوم ہوا کہ ابوالورد اور اہل قنسرین نے بغاوت برپا کر دی ہے انھوں نے بھی نقض بیعت کر کے سفید علم نصب کیا اور حران آئے، حران میں اس وقت موسیٰ بن کعب تین ہزار باقاعدہ فوج کے ساتھ موجود تھا یہ باغی جماعت سارے شہر میں پھیل گئی اور انھوں نے موسیٰ بن کعب اور اس کی فوج کو چاروں طرف سے گھیر لیا مگر یہ بے سری فوج تھی جس کا کوئی قائد نہ تھا، اسی زمانے میں مروان کی شکست کی خبر سن کر اسحٰق بن مسلم آرمینیا سے جزیرے آیا تھا اس باغی جماعت نے اسی کو اپنا سردار بنایا اور تقریباً دو ماہ تک موسیٰ بن کعب کو محصور رکھا اس خبر کے معلوم ہوتے ہی ابوالعباس نے ابوجعفر کو اپنی ان فوجوں میں سے جن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعے اُس نے واسط میں ابن ہبیرہ کا محاصرہ کر رکھا تھا کچھ فوج دے کر حرّان روانہ کیا، حرّان جاتے ہوئے یہ قرقیسیا سے گذرا اس مقام کے باشندوں نے بھی اطاعت سے انحراف کر کے بغاوت کر دی تھی اور بنی عباس کے لئے اس نے شہر کے دروازے مسدود کر دیئے تھے۔

بکار بن مسلم کی مخالفت

اس رنگ کو دیکھ کر ابو جعفر بغیر وہاں قیام کئے رقہ آیا رقہ میں بھی بغاوت ہو چکی تھی اور وہاں بکار بن مسلم بنی عباس کی مخالفت کے لئے کمربستہ تھا ابو جعفر سیدھا حرّان چلا گیا اور اسحٰق بن مسلم رہا چلا آیا یہ ۱۳۳ھ کا واقعہ ہے، موسیٰ بن کعب اپنی فوج لے کر حرّان سے نکل کر ابو جعفر سے ملا۔ اور بکار اپنے بھائی اسحٰق بن مسلم کے پاس چلا گیا جس نے پھر اسے بنی ربیعہ کی اُس جماعت کی طرف بھیجا جو دارا اور ماردین میں تھی، اُس وقت ربیعہ کا سردار ایک خارجی بریکہ نام تھا ابو جعفر نے بھی اُس کا رخ کیا اور مقام دارا میں ابو جعفر کا اس جماعت سے مقابلہ ہوا نہایت خونریز لڑائی ہوئی جس میں دونوں حریفوں نے پوری مردانگی دی بریکہ جنگ میں مارا گیا اور بکار پھر اپنے بھائی اسحٰق کے پاس رہاء چلا آیا، اسحٰق نے بکار کو رہا پر اپنا قائم مقام مقرر کیا اور خود اپنی بڑی فوج کے ساتھ سمیساط آ کر فروکش ہوا اور یہاں اس نے اپنے پڑاؤ کے گرد خندق بنالی۔

ابو جعفر کی بکار پر فوج کشی

دوسری طرف سے ابو جعفر اپنی فوجوں کے ساتھ بڑھا۔ رہا میں بکار نے اس کا مقابلہ کیا اور دونوں میں کئی جھڑپیں ہوئیں، ابو العباس نے عبداللہ بن علی کو لکھا کہ تم اپنی فوج لے کر سمیساط میں اسحٰق کا مقابلہ کرو یہ شام سے جزیرے آیا اور پھر سمیساط میں اسحٰق کے مقابل فروکش ہوا اسحٰق کے پاس ساٹھ ہزار آدمی تھے جو سب کے سب جزیرے کے باشندے تھے ان دونوں کے درمیان دریائے فرات حائل تھا اب ابو جعفر بھی رہا سے یہاں آیا۔

بکار بن مسلم کی اطاعت

اسحٰق نے صلح کے لئے خط و کتابت شروع کی اور امان طلب کی، ابو جعفر وغیرہ نے اُسے منظور کیا اور ابو العباس کو اس کے متعلق عرض داشت لکھی۔ ابو العباس نے حکم دیا کہ اسحٰق اور اُس کے تمام ساتھیوں کو امان دی جائے چنانچہ جب عہد نامہ باقاعدہ طور پر مکمل ہو گیا تو اب اسحٰق ابو جعفر سے ملنے آیا اور دونوں میں پوری طرح صلح ہو گئی، اُس وقت اس کے ہمراہ اُس کے تمام معزز ارباب حل و عقد اور دوست موجود تھے اس واقعہ کے بعد اب اہل جزیرہ اور اہل شام نے پوری طرح اطاعت قبول کر لی اور وفادار بھی رہے، ابو العباس نے ابو جعفر کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزیرہ آرمینیا اور آذربائیجان کا صوبہ دار مقرر کر دیا یہ اپنے خلیفہ ہونے تک اسی عہدہ پر برقرار رہا۔

اسحٰق بن مسلم العقیلی کی اطاعت

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اسحٰق بن مسلم العقیلی سات ماہ تک سمیساط میں ابو جعفر کے محاصرہ میں رہا۔ یہ کہتا تھا کہ میں کیا کروں میری گردن پر ایک بیعت کا بوجھ ہے جب تک مجھے اُس شخص کی موت یا ہلاکت کا حال معلوم نہ ہو جائے جس کی بیعت میں نے کی ہے، میں اُس سے کسی طرح انحراف نہیں کر سکتا اور نہ کروں گا۔ ابو جعفر نے کہلا کر بھیجا کہ مروان قتل کر دیا گیا اسحٰق نے جواب دیا پہلے میں اس کی تصدیق کر لوں پھر دیکھا جائے گا اس کے بعد پھر خود اُس نے صلح کی درخواست کی اور کہا کہ اب مجھے مروان کے قتل کی صحیح خبر معلوم ہو گئی ہے ابو جعفر نے اُسے امان دی اسحٰق اُس کے ساتھ ہو گیا ابو جعفر اُس کی بڑی وقعت و عظمت کرتا تھا۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن علی نے اسحٰق کو امان دی تھی۔

ابو سلمہ بن سلیمان

اسی سنہ میں ابو جعفر ابو مسلم سے ملنے خراسان روانہ ہوا تاکہ ابو سلمہ حفص بن سلیمان کے قتل کر دینے میں اُس کی رائے معلوم کرے۔

ہم اس طرز عمل کو بیان کر آئے ہیں جو ابو سلمہ نے ابو العباس کے ساتھ اُن کے کوفہ آنے کے بعد اختیار کیا تھا اور جس کی تہ میں بنی ہاشم کو برسر اقتدار لانے کی آرزو مضمر تھی اس طرز عمل کی وجہ سے بنی عباس کو اس پر اعتماد باقی نہ رہا تھا اور وہ اس کی خرابی کے درپے تھے ابو جعفر بیان کرتا ہے کہ امیر المومنین ابو العباس کے خلیفہ ہو جانے کے بعد ایک رات ہم سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے اثنائے گفتگو میں ابو سلمہ کے اس طرز عمل کا ذکر آ گیا ہم میں سے ایک شخص نے کہا آپ لوگوں کو کیا علم ہے۔ ممکن ہے کہ وہ رویہ جو ابو سلمہ نے اختیار کیا تھا وہ ابو مسلم کی رائے کی بنا پر ہو اس پر ہم میں سے کوئی شخص نہ بولا البتہ امیر المومنین ابو العباس نے کہا کہ اگر یہ بات سچ ہے کہ ابو سلمہ کا طرز عمل ابو مسلم کے رائے کی بنا پر تھا تو ہم خطرے میں ہیں جسے اللہ ہی ہم سے دفع کر سکتا ہے، اس کے بعد ہم سب اُٹھ آئے ابو العباس نے مجھے بلا بھیجا اور میری رائے دریافت کی میں نے جواب دیا کہ رائے تو اصل میں آپ کی قابل وقعت و عمل ہے آپ اپنی رائے کا اظہار فرمائیں اُنھوں نے کہا ہم میں کسی شخص کو ابو مسلم سے وہ خصوصیت حاصل نہیں ہے جو تم کو ہے تم اُس کے پاس جاؤ اور اصل حقیقت دریافت کرو وہ تم سے اس بات کو پوشیدہ نہیں رکھے گا اگر یہ بات معلوم ہو کہ ابو سلمہ نے جو کچھ کیا ہے وہ اس کی رائے سے کیا ہے تو اُس وقت ہم اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کی تدابیر اختیار کریں گے اور اگر اس کے خلاف معلوم ہوا تو ہم مطمئن ہو جائیں گے۔

ابو جعفر کی روانگی خراسان

میں ڈرتا ہوا خراسان روانہ ہوا جب رے پہنچا تو اس وقت حاکم رے کے پاس ابو مسلم کا خط پہنچ چکا تھا اس میں مرقوم تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عبداللہ بن محمد نے تمہارا رخ کیا ہے جب وہ رے آجائیں تو قیام کی اجازت کے بغیر تم ان کو اسی وقت خراسان روانہ کر دینا۔ جب میں رے پہنچا تو حاکم رے میرے پاس آیا ابو مسلم کے خط کی مجھے اطلاع دی اور اسی وقت کوچ کر جانے کا حکم دیا اس واقعہ سے میرا خوف اور بڑھ گیا میں رے سے بہت خائف اور ہراساں روانہ ہوا۔ جب نیسا پور آیا اس کے عامل نے اسی وقت ابو مسلم کا خط لا کر مجھے دیا جس میں اسے حکم تھا کہ جب عبداللہ بن محمد نیسا پور پہنچیں تم ان کو فوراً خراسان روانہ کر دینا اور وہاں مت ٹھہرنے دینا کیونکہ تمہارے علاقہ میں خارجی بستے ہیں اور مجھے ان کی طرف سے عبداللہ بن محمد کے لئے اندیشہ لگا ہوا ہے۔ اس جملہ کو پڑھ کر میرے قلب کو اطمینان ہو گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نیت ہماری ہی حکومت کا قیام ہے۔

ابو جعفر اور ابو مسلم کی ملاقات

میں نیسا پور سے بھی روانہ ہوا جب مرو دو فرسخ رہ گیا تو ابو مسلم بہت سے لوگوں کے ساتھ میرے استقبال کو آیا میرے قریب آکر وہ پیدل ہو گیا اور پاپیادہ آگے بڑھ کر اس نے میرے ہاتھ چومے میرے کہنے سے وہ پھر سواری پر سوار ہو کر میرے ہم رکاب ہوا اور مرو آگیا۔ میں نے ایک مکان میں قیام کیا تین دن تک اس نے مجھ سے کوئی بات نہ پوچھی کہ میں خراسان کیوں آیا ہوں چوتھے دن اس نے میرے خراسان آنے کی وجہ دریافت کی میں نے اپنا مطلب بیان کیا اس نے کہا کہ ابو سلمہ نے جو کچھ کیا تھا وہ اسی کا خیال تھا اور اب میں آپ کو اس سے بے فکر کر دیتا ہوں۔ اس نے مرار بن انس النضبی کو بلا کر حکم دیا کہ تم فوراً کوفہ جا کر ابو سلمہ کو جہاں پاؤ وہیں قتل کر دو اور اس معاملہ میں امام کی رائے نہ لینا۔ مرار کوفہ آیا ابو سلمہ رات کے وقت ابو العباس سے بیٹھا باتیں کر رہا تھا، مرار اس کے راستہ میں چھپ کر بیٹھ گیا قصر سے نکلتے ہی اسے قتل کر دیا۔ اور یہ خبر مشہور کر دی گئی کہ ابو سلمہ کو خارجیوں نے قتل کر دیا۔

ابو جعفر کی ابو مسلم کے متعلق سالم کو ہدایت

سالم راوی ہے کہ میں رے سے خراسان تک ابو جعفر کے ساتھ ہو گیا تھا اور ان کی دربانی کرتا تھا جب ابو مسلم ان سے ملنے کے لئے آتا تو ان کے قیام گاہ کے دروازے پر گھوڑے سے اتر جاتا اور دہلیز میں بیٹھ جاتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر مجھ سے کہتا کہ میرے لئے اندر جانے کی اجازت حاصل کرو اس پر ابو جعفر مجھ پر بہت ناراض ہوا اور کہا کہ اب جب کبھی وہ آئیں تم فوراً ان کے لئے پھاٹک کھول دینا اور کہدینا کہ وہ اپنی سواری ہی پر مکان کے اندر چلے جائیں میں نے ابو مسلم سے آکر بیان کیا کہ ابو جعفر نے مجھے ایسا حکم دیا ہے ابو مسلم کہنے لگا کہ ہاں میں جانتا ہوں مگر تم میرے لئے اندر آنے کی اجازت لے لیا کرو۔

ابو سلمہ کا قتل یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اپنی نخیلہ کی فرودگاہ سے منتقل ہونے سے پیشتر ہی ابو العباس نے ابو سلمہ سے بے رخی شروع کر دی تھی پھر جب وہ نخیلہ سے مدینہ ہاشمیہ آکر سرکاری محل میں فروکش ہوئے اس وقت بھی وہ اس سے کبیدہ خاطر تھے اور اس کبیدگی سے خود ابو سلمہ بھی واقف تھا ابو العباس نے اس کے معاملہ میں ابو مسلم کو لکھا اور بتایا کہ اس نے انھیں دھوکہ دینا چاہا تھا اور اب بھی وہ اس سے ڈرتے ہیں ابو مسلم نے امیر المومنین کو جواب دیا "اگر اس کی یہ حرکت آپ کو معلوم ہوئی ہے تو آپ اسے قتل کر دیجئے" مگر داؤد بن علی نے ابو العباس کو اس کے قتل سے روکا اور کہا کہ ابو مسلم اس کے قتل کو آپ کی مخالفت میں بطور دلیل کے پیش کرے گا، اس وقت اہل خراسان ہی آپ کا ساتھ دے رہے ہیں اور جو کچھ ابو مسلم کا ان پر اثر ہے وہ بالکل عیاں ہے۔ مناسب یہ ہے کہ آپ ابو مسلم ہی کو لکھیں کہ وہ خود کسی شخص کو بھیج کر اسے قتل کرا دے، چنانچہ ابو العباس نے ایسا ہی کیا اور ابو مسلم نے مرار بن انس الضبی کو اس کام کے لئے خراسان سے بھیج دیا۔ مرار مدینہ ہاشمیہ میں ابو العباس سے آکر ملا اور اپنے آنے کا مقصد بتایا ابو العباس نے منادی کر دی کہ اب میں ابو سلمہ سے خوش ہو گیا ہوں نیز اسے بلا کر خلعت بھی عطا کیا، اس کے بعد ایک رات کو ابو سلمہ ابو العباس کے پاس آیا اور تمام رات بیٹھا باتیں کرتا رہا۔ جب آخر شب میں تنہا اور پیادہ اپنے گھر واپس جانے لگا اور قصر کی محرابوں میں سے گذرنے لگا تو مرار بن انس اور اس کے دوسرے ساتھیوں نے اسے روکا اور قتل کر دیا شہر کے تمام دروازے فوراً بند کر دیئے گئے اور یہ بات مشہور کر دی گئی کہ ابو سلمہ کو خارجیوں نے قتل کر دیا صبح کو اس کی لاش اس کے منزل سے نکالی گئی یحییٰ بن محمد بن علی نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ ہاشمیہ میں اسے سپرد خاک کر دیا گیا، سلیمان بن مہاجر البجلی نے یہ شعر اس کے مرثیہ میں کہا ہے۔

ان الوزیر وزیر آل محمد اودی فمن یشناک کان وزیرا

(ترجمہ) یہ آل محمد کا وزیر تھا جو ہلاک ہوا اور اس کی وزارت میں کون عیب نکال سکتا ہے۔ ابو سلمہ وزیر آل محمد اور ابو مسلم امین آل محمد کہلاتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان بن کثیر اور اعرج کی گفتگو

ابو سلمہ کے قتل کے بعد ابوالعباس نے اپنے بھائی ابو جعفر کو تیس آدمیوں کے ساتھ جن میں حجاج بن ارطاۃ اور اسحٰق بن فضل الہاشمی بھی تھے ابو مسلم کے پاس بھیجا جب ابو جعفر ابو مسلم کے پاس آ گیا تو ایک دن عبیدہ اللہ بن الحسین الاعرج اُس کے ساتھ سیر کے لئے نکلا سلیمان بن کثیر بھی اعرج کے ساتھ تھا سلیمان نے اعرج سے کہا کہ ہم تو آپ لوگوں کی حکومت کے آرزو مند تھے۔ اب بھی اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کی تحریک کی حمایت کے لئے تیار ہیں، یہ بات سُن کر عبیداللہ کو گمان ہوا کہ یہ شخص ابو مسلم کا جاسوس ہے اُسے اُس کے کہنے سے خوف پیدا ہو گیا۔

سلیمان بن کثیر کے قتل کا حکم

دوسری طرف ابو مسلم کو بھی یہ بات معلوم ہو گئی کہ سلیمان اعرج کے ساتھ سیر کے لئے گیا تھا، عبیداللہ نے ابو مسلم سے آ کر سلیمان کا قول اس خوف کی وجہ سے نقل کر دیا کہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو شاید ابو مسلم دھوکے سے اُسے قتل کرا دے، ابو مسلم نے سلیمان بن کثیر سے بلا کر کہا کہ تم کو امام کا وہ حکم یاد ہے جو انھوں نے مجھے دے رکھا ہے کہ جس پر میرا شبہ ہو میں اُسے قتل کر دوں، سلیمان نے کہا جی ہاں مجھے یاد ہے ابو مسلم نے کہا تو اب میں تم کو ملزم قرار دیتا ہوں، سلیمان نے کہا میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے قتل نہ کریں، ابو مسلم کہنے لگا مجھے شرم نہیں آتی مجھے تو خدا کا واسطہ دیتا ہے اور خود امام سے فریب کر رہا ہے، اس کے بعد ابو مسلم نے اُس کے قتل کا حکم دیا مگر اُسے وہاں اپنے سوا کوئی جلاد اُس وقت نظر نہ آیا۔

ابو جعفر کو ابو مسلم سے خطرہ

ابو جعفر ابو مسلم سے مل کر ابوالعباس کے پاس واپس آ گیا اور اُس نے کہا کہ اگر تم نے ابو مسلم کو زندہ چھوڑے رکھا تو نہ تم خلیفہ ہو اور نہ تمہاری حکومت کوئی معنے رکھتی ہے، ابوالعباس نے پوچھا یہ کیسے؟ ابو جعفر کہنے لگا کہ بخدا ابو مسلم اپنے ارادے سے جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے ابوالعباس نے کہا چپ رہو خبردار اس بات کو کسی پر ظاہر مت کرنا۔

خوثر کا ابن ہبیرہ کو مشورہ

اسی سال ابوالعباس نے اپنے بھائی ابو جعفر کو یزید بن عمر بن ہبیرہ سے لڑنے کے لئے واسط بھیجا ہم اہل خراسان کی اُس فوج کا حال پہلے بیان کر آئے ہیں جس کا مقابلہ پہلے قحطبہ اور پھر اُس کے بیٹے حسن بن قحطبہ کی قیادت میں یزید بن عمرو بن ہبیرہ سے ہوا اس مقابلہ میں یزید بن عمرو بن ہبیرہ نے شکست کھائی اور یہ اپنی شامی فوجوں کو لے کر واسط آیا اور یہاں قلعہ بند ہو گیا۔

جب ابن ہبیرہ کو شکست ہوئی تمام فوج اُسے چھوڑ کر تتر بتر ہو گئی اس نے اپنے مال و متاع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگوں کو متعین کر دیا تھا وہ بھی اس مال کو لے کر چلتے بنے، حوثرہ نے ابن ہبیرہ سے کہا تھا کہ دشمن کا سپہ سالار کام آچکا ہے تمہارے پاس زبردست فوج موجود ہے بجائے واسط کے کوفہ چلو وہاں خراسانیوں کا مقابلہ کرنا یا قتل ہو جانا یا فتح حاصل کرنا مگر ابن ہبیرہ نے اس مشورہ کو قبول نہیں کیا اور کہا کہ اب تو ہم واسط چلتے ہیں وہاں پہنچ کر دیکھیں گے، حوثرہ نے کہا بخدا اس کا نتیجہ صرف یہی ہوگا کہ اس طرح دشمن کی دسترس تم تک ہو جائے گی اور تم مارے جاؤ گے۔

یحییٰ بن حصین کی تجویز یحییٰ بن حصین نے مشورہ دیا کہ مروان کے پاس چلنا چاہیئے کیونکہ اُسے اس وقت سب سے بڑی خوشی ہماری اس فوج کے پہنچ جانے سے ہوگی بہتر یہ ہے کہ آپ فرات کے راستے مروان کے پاس پہنچ جایئے اور واسط جانے کا آپ نام بھی نہ لیں کیونکہ وہاں جا کر آپ محصور ہو جائیں گے اور اُس کے بعد قتل ہے ابن ہبیرہ نے اس مشورہ کو قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ واقعہ یہ تھا کہ جب مروان اسے کوئی حکم لکھ کر بھیجتا تھا وہ اُس کی مخالفت کرتا تھا اُس بات پر اب اُسے یہ ڈر تھا کہ اگر وہ مروان کے پاس گیا تو مروان اُسے مروا ڈالے گا۔ غرض کہ اب یہ واسط آکر قلعہ بند ہو گیا۔

حسن بن قحطبہ کی واسط پر فوج کشی ابو سلمہ نے حسن بن قحطبہ کو واسط کی تسخیر کے لئے روانہ کیا حسن اور اُس کی فوج نے دریائے زاب اور دجلہ کے درمیان خندقیں بنائیں اور اُن کی آڑ میں مورچے لگائے خود حسن نے باب الضمار کو اپنی آڑ میں لے کر اپنے خیمے نصب کئے۔ بدھ کے دن فریقین میں پہلا معرکہ ہوا۔ اہل شام نے ابن ہبیرہ سے باہر نکل کر لڑنے کی اجازت مانگی اُس نے اجازت دے دی اور اب خود وہ مع اپنی فوج کے مقابلے کے لئے حصار سے باہر آیا۔ اُس کے میمنہ پر اُس کا بیٹا داؤد سردار تھا اور محمد بن نباتہ کچھ خراسانیوں کے ساتھ جن میں ابوالعود الخراسانی بھی تھا اُس کے ہمراہ تھا۔

خازم کا ابن ہبیرہ پر حملہ اب لڑائی شروع ہوئی حسن کے میمنہ پر خازم بن خزیمہ سردار تھا، خود ابن ہبیرہ باب المضمار کے سامنے واقف تھا خازم نے ابن ہبیرہ پر حملہ کیا اور اہل شام کو پسپا کر کے خندقوں میں ڈھکیل دیا اب لوگ شہر کے دروازے پر جھپٹے اور اتنے بھر آئے کہ جگہ نہ رہی تمام باب المضمار اُن سے بھر گیا، گوپھن والوں نے گوپھنوں سے پتھر برسائے اس وقت حسن کھڑا ہوا یہ تماشہ دیکھ رہا تھا اب وہ خود رسالے کر آہستہ آہستہ دریا اور خندق کے درمیان میدان میں بڑھ آیا، اہل شام پھر پلٹ کر مقابل آئے حسن نے اُن پر دوبارہ حملہ کیا اُس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوج ابن ہبیرہ اور شہر کے درمیان حائل ہو گئی اور اُس نے شامیوں کو دجلہ پر پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ اُن کی بہت بڑی تعداد غرق ہو گئی۔ اس کے بعد کشتیاں لائی گئیں اور باقی ماندہ فوج کو اُن میں سوار کیا گیا، ابن نباتہ اپنی زرہ بکتر اتار کر دریا میں کود پڑا پھر ایک کشتی اُس کے لئے بھیجی گئی اور وہ اُس میں سوار ہو گیا، اب دونوں فریق اپنی اپنی جگہ ٹھٹک گئے اور لڑائی بند ہو گئی۔

واسط کا محاصرہ سات روز کے بعد دوسری منگل کو پھر اہل شام شہر سے نکل کر مقابلہ پر آئے اور جنگ شروع ہوئی، ایک شامی نے ابو حفص ہزارمرد پر تلوار کی ایک ضرب لگائی اور فخریہ کہنے لگا کہ میں سلمی نوجوان ہوں۔ ابو حفص نے اُس پر ضرب لگائی اور کہنے لگا میں عنکی نوجوان ہوں، ابو حفص کا حریف میدان کارزار میں کھیت رہا شامیوں کو بری طرح شکست ہوئی بھاگ کر پھر شہر میں پناہ گزیں ہو گئے اور اب عرصہ تک صرف یہ لڑائی رہ گئی کہ شامی فصیل کے پیچھے سے تیر اندازی کر دیتے تھے۔

ابن ہبیرہ کی ابوامیہ سے بدگمانی اسی حالت محاصرہ میں ابن ہبیرہ کو معلوم ہوا کہ ابوامیہ الثقفی نے علم سیاہ اختیار کر لیا ہے اُس نے ابو عثمان کو ابوامیہ کے قیام گاہ بھیجا یہ اُس کے پاس اُس کے خیمے میں چلا آیا اور کہا کہ مجھے امیر نے تمہارے خیمے کی تلاشی کے لئے بھیجا ہے تاکہ اگر مجھے یہاں علم سیاہ نظر آئے تو میں اُسے تمہاری گردن میں لٹکا کر اور گلے میں رسی ڈال کر ان کے پاس لے چلوں اور اگر کوئی سیاہ شے نہ پاؤں تو یہ پچاس ہزار درہم موجود ہیں تم کو بطور صلہ کے دیدوں گا۔

ابوامیہ کی گرفتاری ابوامیہ نے اُسے تلاشی کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ابو عثمان اُسے ابن ہبیرہ کے پاس لے آیا ابن ہبیرہ نے اُسے قید کر دیا۔ اسی معاملہ پر محمد بن زائدہ اور دوسرے بنی ربیعہ نے آپس میں گفتگو کی اور بنی فزارہ کے تین آدمی پکڑ کر قید کر لئے نیز انھوں نے ابن ہبیرہ کو گالیاں بھی دیں۔ یحییٰ بن حصین نے آکر انھیں بہت سمجھایا مگر انھوں نے کہا کہ جب تک ہمارا آدمی رہا نہ کر دیا جائے گا ہم اُن کے آدمیوں کو نہیں چھوڑیں گے، مگر ابن ہبیرہ نے اس بات کے ماننے سے انکار کر دیا۔

یحییٰ کا ابوامیہ کے متعلق ابن ہبیرہ کو مشورہ یحییٰ نے اس سے کہا کہ تم خود اپنے معاملہ کو خراب کر رہے ہو تم محصور ہو تم اُسے چھوڑ دو ابن ہبیرہ نے کہا میں ہرگز اسے رہا نہ کروں گا، یحییٰ بن حصین نے آکر ان لوگوں سے سارا ماجرا بیان کر دیا محمد اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمن بن نشیر العجلی ابن ہبیرہ سے علحدہ ہو گئے۔ یحییٰ نے پھر ابن ہبیرہ کو سمجھایا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو یہی لوگ تمہارے بڑے دلیر شہ سوار ہیں اگر تم نے ان کو بگاڑ لیا اور محاصرے میں تم کو اور دیر لگ گئی تو یہ تمہارے لئے دشمن سے زیادہ سخت گیر ثابت ہوں گے۔

ابو امیہ کی رہائی

ابن ہبیرہ نے ابو امیہ کو اپنے پاس بلا کر ..... اُسے خلعت دیا رہائی دی سمجھوتہ کر لیا اور اب اُن کے تعلقات پھر حسب سابق خوش گوار ہو گئے، ابو نصر مالک بن الہیثم بجستان کی سمت سے حسن بن قحطبہ کے پاس آ گیا اس نے ابو نصر کے شامل ہو جانے کی اطلاع دینے کے لئے غیلان بن عبداللہ الخزاعی کی سرکردگی میں ایک وفد ابو العباس کے پاس بھیجا۔ غیلان حسن سے اس بنا پر دل میں پرخاش رکھتا تھا کہ اس نے اُسے روح بن حاتم کی مدد کے لئے بھیج دیا تھا۔

غیلان کی ابو العباس سے درخواست

اس نے ابو العباس سے آ کر کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ امیر المومنین ہیں اللہ کی مضبوط رسی ہیں اور اہل تقویٰ کے امام ہیں ابو العباس نے کہا غیلان کیا چاہتے ہو۔ اُس نے کہا میں آپ سے معافی کا خواست گار ہوں ابو العباس نے کہا اللہ تم کو معاف کر دے گا۔ داؤد بن علی نے کہا اے ابو فضالہ اللہ تم کو نیک توفیق دے کہو کیا کہنا چاہتے ہو غیلان نے کہا امیر المومنین آپ اپنے کسی قریبی رشتہ دار کو ہمارا سردار بنا کر ہم پر احسان کیجئے۔ ابو العباس نے کہا کیا میرا ہی آدمی حسن بن قحطبہ تمہارا سردار نہیں ہے غیلان نے کہا امیر المومنین آپ اپنے خاندان کے کسی شخص کو ہمارا سردار مقرر کیجئے۔ ابو العباس نے پھر وہی جواب دیا غیلان کہنے لگا امیر المومنین آپ اپنے خاندان کے کسی آدمی کو ہمارا سردار بنائیے تاکہ اُسے دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

ابو جعفر کی سپہ سالاری

ابو العباس نے اُس کی درخواست منظور کر لی اور ابو جعفر کو حسن کی جگہ سپہ سالار بنا دیا۔ ابو جعفر نے غیلان کو اپنا کوتوال مقرر کر لیا جب غیلان واسط آیا تو ابو نصر نے اُس سے کہا کہ جو کچھ تم نے کیا وہ ٹھیک کیا میں بھی یہی چاہتا تھا غیلان کہنے لگا ہاں ایسا ہی تھا یہ چند روز اس خدمت پر رہا پھر اُس نے خود ابو جعفر سے کہا کہ مجھ سے کوتوالی کا کام نہیں سنبھلتا ہے میں تم کو ایسا بتاتا ہوں جو مجھ سے زیادہ مستعد و قوی ہے۔ ابو جعفر نے کہا وہ کون۔ غیلان نے جہور بن مرار کا نام لیا ابو جعفر نے کہا مگر تم کو میں معزول نہیں کر سکتا کیونکہ تمہارا تقرر امیر المومنین نے کیا ہے۔ غیلان نے کہا تو آپ اُن کو لکھ کر پوچھ لیجئے۔ ابو جعفر نے ابو العباس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا ابوالعباس نے ابوجعفر کو لکھا کہ تم خیلان کی رائے پر عمل کرو چنانچہ اب ابوجعفر نے جہور کو اپنا کوتوال مقرر کر لیا نیز اس نے حسن سے کہا کہ تم مجھے ایسا آدمی بتاؤ جسے میں اپنے محافظ دستے کا افسر مقرر کروں اس نے کہا کہ عثمان بن نہیک ایسا شخص ہے جسے میں پسند کرتا ہوں ابوجعفر نے اسے اسی جگہ مقرر کر دیا۔

معرکہ واسط ابوجعفر کے واسط آنے کے بعد حسن نے اپنا خیمہ اس کے لئے خالی کر دیا اور خود دوسری جگہ چلا گیا اور اب فریقین میں جنگ شروع ہوئی سارے دن ابو نصر لڑتا رہا اہل شام اپنی خندقوں کی طرف پسپا ہوئے، معین اور ابو یحییٰ الجذامی جو دونوں کمیں گاہ میں منتظر بیٹھے تھے خراسانیوں کے آگے نکلتے ہی ان کے عقب سے ان پر ٹوٹ پڑے اور شام ہونے تک ان سے لڑتے رہے۔ ابو نصر گھوڑے سے اتر پڑا اب خندقوں کے سرے پر فریقین میں خوب لڑائی ہوئی روشنی کے لئے آگ کے الاؤ روشن کر دیئے گئے اس وقت ابن ہبیرہ باب الخلالین کے برج پر کھڑا ہوا تھا بہت رات گئے تک فریقین ایک دوسرے سے دست و گریبان رہے آخر کار ابن ہبیرہ نے معن کو واپسی کا حکم دیا اور وہ پلٹ آیا۔

شامی سرداروں کی شجاعت کچھ روز جنگ بند رہی پھر ایک مرتبہ اہل شام محمد بن نباتہ معن بن زائدہ، زیاد بن صالح اور دوسرے بعض شامی سرداروں کی قیادت میں لڑنے نکلے، خراسانیوں نے ان کا مقابلہ کیا مگر شامیوں نے ان کو دریائے دجلہ پر ڈھکیل دیا۔ ان کے کچھ آدمی دریا میں گرنے لگے یہ حالت دیکھ کر ابو نصر نے خراسانیوں کو للکارا۔ "اے اہل خراسان مردماں خانہ بیاباں ہستید و برخیزید" اس آواز پر خراسانی پلٹ پڑے، اسی اثنا میں ابو نصر کا بیٹا زخمی ہو کر میدان میں گرا۔ روح بن حاتم نے دشمن کے یلغار سے اسے بچائے رکھا جب ابو نصر اس کے پاس سے گزرا تو فارسی میں کہنے لگا "اے میرے بیٹے تجھے دشمنوں نے قتل کر دیا اب تیرے بعد دنیا پر لعنت ہے"۔

خراسانیوں کا شدید حملہ اس کے بعد اہل خراسان نے اس بے جگری سے شامیوں پر حملہ کیا کہ ان کو پسپا کر کے شہر واسط میں ڈھکیل دیا اس واقعہ کے وقت شامی ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ بخدا آج کی جنگ کے بعد اب ہمیں ان کے مقابلہ پر کامیابی نہیں ہو سکتی ہم باوجودیکہ اہل شام کے نامور سردار پوری جواں مردی سے ان پر حملہ آور ہوئے مگر انھوں نے ہم کو شہر میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جنگ میں اہل خراسان میں سے بکار الانصاری اور ایک دوسرا خراسانی جو دونوں اپنی جماعت کے بڑے نامور بہادر تھے کام آئے۔

محصورین کو مروان کے قتل کی اطلاع

اس محاصرہ کے دوران میں ابو نصر کشتیوں میں ایندھن بھر کر انھیں آگ لگا دیتا تھا تاکہ یہ جس چیز کے پاس سے گذریں اُسے جلا ڈالیں مگر اس کے مقابلہ کے لئے ابن ہبیرہ نے یہ کیا تھا کہ آتش گیر جہاز تیار کئے تھے اور اُن میں آنکڑے لگائے تھے کہ اُن کے ذریعے وہ اُن کشتیوں کو کھینچ لاتے تھے گیارہ ماہ اسی طرح گذر گئے، جب محاصرے نے طول کھینچا اور محصورین کو اسمٰعیل بن عبداللہ القسری کے ذریعے مروان کے قتل کی اطلاع ہوئی نیز اُس نے ان سے یہ بھی کہا کہ جس کے لئے تم لڑتے تھے جب وہی نہیں رہا تو اب کیوں اپنے آپ کو تباہ کرتے ہو انھوں نے محاصرین سے صلح کر لی۔

معرکہ واسط کے متعلق دوسری روایت

(دوسری روایت) بیان کیا گیا ہے کہ جب ابو جعفر ابو مسلم سے مل کر خراسان سے واپس آیا تو ابو العباس نے اُسے ابن ہبیرہ سے لڑنے بھیج دیا۔ ابو جعفر حسن بن قحطبہ کے پاس آیا حسن نے اُس وقت واسط میں ابن ہبیرہ کا محاصرہ کر رکھا تھا اُس کے آتے ہی حسن نے اپنی قیام گاہ ابو جعفر کے لئے خالی کر دی اور خود دوسری جگہ جا رہا۔

ابن ہبیرہ کی فوج میں نفاق

محاصرہ کے طول کی وجہ سے خود ابن ہبیرہ کی فوج میں پھوٹ پڑ گئی یمنیوں نے کہا کہ مروان نے جو سلوک ہمارے ساتھ کیا ہے وہ ظاہر ہے ہم کیوں اُس کی مدد کریں اس پر نزاری عربوں نے کہا تاوقتیکہ یمنی ہمارے ساتھ ہو کر نہیں لڑتے ہم بھی نہیں لڑتے اور اب صرف اجیر اور لونگر چھوکرے لڑنے کے لئے اس کے پاس رہ گئے۔ ابن ہبیرہ کا ارادہ ہوا کہ اب محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسنؓ (نفس الزکیہ) کی خلافت کے لئے دعوت دے اُن کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اُس نے اُن کو لکھا اُن کے جواب آنے میں دیر ہوئی۔

ابو جعفر اور ابن ہبیرہ میں مصالحت

اسی اثناء میں ابو العباس نے ابن ہبیرہ کے ہمراہی یمنیوں سے ساز باز شروع کر دی اور انھیں ہر طرح کا لالچ دیا زیاد بن صالح الحارثی اور زیاد بن عبید اللہ الحارثی دونوں ابو العباس کے پاس آئے یہ ابن ہبیرہ سے وعدہ کر کے آئے تھے کہ وہ ابو العباس کو اُس کے لئے ہموار کر دیں گے، مگر انھوں نے اُس کی کوئی کوشش نہیں کی، اب ابو جعفر اور ابن ہبیرہ کے درمیان سفرائے صلح آتے جاتے رہے آخر کار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر نے اُسے وعدۂ امان لکھ دیا اس معاہدہ کے متعلق ابن ہبیرہ چالیس روز تک علماء سے مشورہ لیتا رہا آخر جب اُس نے اُس معاہدے کو پسند کر لیا تو اُسے ابو جعفر کے پاس بھیج دیا ابو جعفر نے اُسے ابو العباس کے پاس بھیج دیا ابو العباس نے اُس پر عمل کرنے کی ہدایت بھیج دی ابو جعفر تو چاہتا تھا کہ جو اُس نے معاہدہ کیا ہے اسے پورا کرے مگر اُس وقت تک ابو العباس کی یہ حالت تھی کہ وہ ابو مسلم سے مشورہ لئے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں دیتے تھے اور اس کی طرف سے ابو الجہم بطور مخبر کے ابو العباس کے پاس متعین تھا، چنانچہ ابو العباس نے سارا معاملہ ابو مسلم کو لکھ بھیجا ابو مسلم نے جواب دیا کہ صاف راستے میں اگر پتھر ڈال دو گے وہ خراب ہو جائے گا، وہ راستہ صاف نہیں جس میں ابن ہبیرہ موجود ہو۔

ابو جعفر اور ابن ہبیرہ کی ملاقات

معاہدہ صلح کی تحریر و تکمیل کے بعد ابن ہبیرہ تیرہ سو بخاری گھوڑوں کی سواری کے جلوس کے ساتھ ابو جعفر سے ملنے چلا وہ چاہتا تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار اس کے خیمہ میں در آئے مگر سلام بن سلیم حاجب نے اُس سے کہا اے ابو خالد اگر جناب والا گھوڑے سے اتر پڑیں تو مناسب ہے، اُس وقت دس ہزار خراسانی اُس خیمہ کے گرد جمع تھے ابن ہبیرہ سواری سے اُتر پڑا سلام نے اُس کے بیٹھنے کے لئے مسند منگوا کر بچھوائی پھر اور سرداروں کو وہاں آنے کی اجازت دی اور اُس کے بعد اُس نے ابن ہبیرہ سے کہا کہ اب آپ تشریف لے چلئے۔ ابن ہبیرہ کہنے لگا میں مع اپنے ہمراہیوں کے اندر چلوں اُس نے کہا میں نے صرف آپ کو تنہا اندر جانے کی اجازت دی ہے، ابن ہبیرہ وہاں سے اُٹھ کر اندر آیا اور اب اُس کے لئے مسند لا کر بچھائی گئی جس پر وہ بیٹھ گیا، تھوڑی دیر ابو جعفر سے باتیں کرنے کے بعد یہ اٹھ آیا، حد نظر تک ابو جعفر غور سے اُس کی طرف دیکھتا رہا اس کے بعد کچھ عرصے اس کا یہ دستور رہا کہ ایک دن پانچ سو سواروں اور تین سو پیادوں کے ساتھ ابو جعفر سے ملنے آتا۔

یزید بن حاتم کی ابن ہبیرہ کے خلاف شکایت

یزید بن حاتم نے ابو جعفر سے کہا کہ ابن ہبیرہ اس شان سے آپ کے پاس آتا ہے کہ تمام چھاؤنی میں ایک تہلکہ پڑ جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی شوکت و اقتدار حسب سابق باقی ہے اگر وہ اسی طرح رسالے اور پلٹن کے ساتھ آتا رہا تو عبد الجبار اور جمہور کیا کہیں گے، ابو جعفر نے سلام کو ہدایت کی کہ وہ ابن ہبیرہ سے کہہ دے کہ وہ فوج کے ساتھ یہاں نہ آیا کرے صرف اپنے خدمتگار اردلی میں لایا کرے، سلام نے ابن ہبیرہ سے کہہ دیا یہ سن کر اُس کا چہرہ بگڑ گیا اور اب وہ تقریباً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیس خدمت گاروں کے ساتھ ابو جعفر سے ملنے آیا، اس پر سلام نے اس سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی شان دکھانے کے لئے اس جماعت کو ساتھ لاتے ہیں۔ ابن ہبیرہ نے جھلا کر کہا اگر آپ پیادہ آنے کا حکم دیں گے تو میں اس کی بھی تعمیل کروں گا، سلام کہنے لگا آپ برا نہ مانیں میں نے استخفافاً یہ بات نہیں کہی اور نہ امیر نے اس بنا پر ایسا حکم دیا ہے بلکہ آپ ہی کی خاطر یہ کہا گیا ہے کیونکہ اور لوگ اس کے متعلق چہ می گوئیاں کرتے ہیں، اس کے بعد وہ صرف تین آدمیوں کے ہمراہ ابو جعفر کے پاس آیا کرتا۔ ایک مرتبہ ابن ہبیرہ نے ابو جعفر کو بجائے امیر کہکر خطاب کرنے کے اسے شخص کہا پھر فوراً اپنی غلطی پر متنبہ ہوا اور کہنے لگا چونکہ میں زمانہ قریب تک ہر شخص کو اسی طرح خطاب کرتا رہا ہوں اس وجہ سے بلا قصد یہ لفظ آپ کے لئے میری زبان سے نکل گیا۔

ابو العباس کا ابن ہبیرہ کو قتل کرنے کا حکم

ابو العباس نے کئی مرتبہ ابو جعفر کو ابن ہبیرہ کے قتل کا حکم بھیجا مگر وہ برابر اسے ٹالتا رہا۔ آخر کار تنگ آکر ابو العباس نے اسے خدا کی قسم دے کر لکھا کہ تم اسے قتل کر دو ورنہ میں کسی دوسرے شخص کو یہاں سے بھیجتا ہوں جو اسے تمہاری پناہ سے نکال کر قتل کر دے گا، اس حکم کے آنے کے بعد اب ابو جعفر نے بھی اس کے قتل کر دینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ خازم بن خزیمہ اور شبیم بن شعبہ بن ظہیر کو بھیجا کہ وہ تمام سرکاری خزائن کے کوٹھوں پر مہر توڑ کر دیں نیز اس نے قیس اور مضر کے ان عمائد کو جو ابن ہبیرہ کے ساتھ تھے اپنے پاس بلا بھیجا۔

www.KitaboSunnat.com

ابن ہبیرہ کے ساتھیوں کی گرفتاری و قتل

محمد بن نباتہ، حوثرہ بن سہیل۔ طارق بن قدامہ، زیاد بن مؤید، ابو بکر بن کعب العقیلی۔ ابان و بشر ابنا عبد الملک بن بشر جن کے ہمراہ قیس کے دوسرے بائیس آدمی تھے جعفر بن حنظلہ اور ہزان بن سعد ابو جعفر کے پاس آئے، سلام بن سلیم نے باہر نکل کر حوثرہ اور محمد بن نباتہ کو دریافت کیا یہ دونوں اٹھ کر اندر چلے گئے، عثمان بن نہیک، فضل بن سلیمان اور موسیٰ بن عقیل تنوآدمیوں کے ساتھ ابو جعفر کے خیمہ سے پہلے ایک دوسرے خیمہ میں موجود تھے، حوثرہ اور محمد بن نباتہ کی تلواریں چھین کر ان کی مشکیں باندھ دی گئیں، ان کے بعد بشر اور ابان عبد الملک کے بیٹے آئے ان کے ساتھ بھی یہی کیا گیا، ان کے بعد ابو بکر بن کعب اور طارق بن قدامہ آئے اس پر جعفر بن حنظلہ نے بطور احتجاج کے کہا کہ ہم سپہ سالار ہیں یہ لوگ ہم سے کم درجہ ہیں ہم پر ان کو کیوں تقدیم دی جا رہی ہے سلام نے اس سے پوچھا تم کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو اس نے کہا بھرا سے سلام نے کہا کیا تمہارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیچھے اللہ کی وسیع زمین نہیں پڑی ہے جہاں چاہو چلے جاؤ۔ اس کے بعد ہزان نے بھی کھڑے ہو کر اسی قسم کی گفتگو کی مگر اُسے بھی پیچھے کر دیا گیا۔ روح بن حاتم نے اُس سے کہا جتنے لوگ اندر گئے ہیں اُن سب کی تلواریں لے لی گئی ہیں۔ موسیٰ بن عقیل اندر سے نکل کر اس جماعت کے پاس آیا یہ لوگ کہنے لگے تم نے اللہ کے سامنے ہم سے عہد امان کیا ہے اور اب اُسے پس پشت ڈال رہے ہو ہم کو اللہ سے یہ توقع ہے کہ وہ اس کا کافی بدلہ تم سے لے گا۔ ابن نباتیہ خوف سے کانپنے لگا حوثرہ نے اُس سے کہا کہ بھلا اس سے تم کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے، ابن نباتیہ کہنے لگا اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ واقعہ پہلے ہی میرے پیش نظر ہو چکا تھا، ان سب کو قتل کر کے اُن کی مہریں ضبط کر لی گئیں۔

ابن ہبیرہ کا قتل

خازم، ہشیم بن شعبہ اور اغلب بن سالم تقریباً ستو آدمیوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور انھوں نے ابن ہبیرہ سے کہلا کر بھیجا کہ ہم روپیہ لے جانا چاہتے ہیں اُس نے اپنے حاجب ابو عثمان سے کہا کہ تم جا کر خزانہ بتا دو، انھوں نے شہر کوٹھری کے دروازے پر کچھ آدمی متعین کر دیئے اور آپ مکان کے اطراف و نواحی کو غور سے دیکھنے لگے، اُس وقت ابن ہبیرہ کے پاس اُس کا بیٹا داؤد، اُس کا کاتب عمرو بن ایوب، اُس کا حاجب، چند موالی اور ایک صغیر سن بچہ اُس کے کمرے میں تھے ابن ہبیرہ کو ان کی نظریں بد معلوم ہوئیں، کہنے لگا کہ بخدا اُن کے بشرے سے بدی نمایاں ہے، یہ سنتے ہی یہ جماعت اُس کی طرف بڑھی اُس کے حاجب نے اُن کے سامنے ہو کر پوچھا کہ کیا ہے؟ ہشیم بن شعبہ نے اُس کے کندھے پر تلوار کی ایک ضرب لگائی جس سے وہ گر پڑا۔ ابن ہبیرہ کا بیٹا داؤد لڑا اور مارا گیا اُس کے موالی بھی مارے گئے۔ ابن ہبیرہ نے اس اثنا میں اپنے صغیر سن لڑکے کو اپنے کمرے سے ہٹا دیا اور حملہ آوروں کو مخاطب کر کے کہا کہ اس بچے کو تو چھوڑ دو پھر وہ خود سجدے میں گر پڑا اور اُسی حالت میں قتل کر دیا گیا۔ یہ لوگ مقتولین کے سر لے کر ابو جعفر کے پاس چلے آئے۔

خالد بن سلمہ کا قتل

ابو جعفر نے اعلان کرا دیا کہ حکم بن عبد الملک بن بشر خالد بن سلمۃ المخزومی، اور عمرو بن دُرّ کے علاوہ اور سب کو عام معافی دی جاتی ہے، زیاد بن عبید اللہ نے ابن دُرّ کے لئے ابو جعفر سے معافی کی درخواست کی اُس نے اُسے امان دیدی حکم بھاگ گیا۔ خالد کو ابو جعفر نے تو معافی دیدی تھی مگر ابو العباس نے نہ مانا اور اُسے قتل کر دیا ابو علاقہ الفزاری اور ہشام بن ہشیم بن صفوان بن مزید الفزاری دونوں بھاگے مگر حجر بن سعید العطائی نے انھیں جا پکڑا اور دریائے زاب پر دونوں کو قتل کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ہبیرہ اور ہشام بن عبدالملک

ابو عطا السندی اور منقذ بن عبدالرحمن الہلالی نے ابن ہبیرہ کے مرثی لکھے یہ وہ شخص ہے کہ ایک مرتبہ ہشام بن عبدالملک نے اپنے بیٹے معاویہ کے لئے اس کی بیٹی مانگی تھی مگر اس نے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا اس کے بعد اس کے اور ولید بن القعقاع کے درمیان سخت کلامی ہوئی اور ہشام نے اسے ولید بن القعقاع کے حوالے کر دیا ولید نے اسے پٹوایا اور قید کر دیا تھا۔

ابوالعباس کی حسن بن قحطبہ کو ہدایت

بیان کیا جاتا ہے کہ جب ابن ہبیرہ سے لڑنے کے لئے ابوالعباس نے ابوجعفر کو واسط روانہ کیا تو اس نے حسن بن قحطبہ کو لکھا کہ تمام فوج تمہاری ہے تمام سردار اور سپہ سالار تمہارے ماتحت ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ میرا بھائی بھی اس جنگ میں موجود رہے اس لئے میں اس کو بھیجتا ہوں تم اس کی فرمانبرداری کرنا خیر خواہی اور خلوص نیت کے ساتھ اس کا ہاتھ بٹانا۔ اسی مضمون کا۔ دوسرا خط اس نے ابونصر مالک بن الہیثم کو لکھا تھا چنانچہ منصور کے حکم سے حسن ہی اس تمام فوج کا سربراہ کار تھا۔

اسی سال ابومسلم نے محمد بن الاشعث کو فارس بھیجا اور ہدایت کر دی کہ وہ ابوسلمہ کے مقرر کردہ تمام عمال کو پکڑ کر قتل کر دے اس نے حسب حکم عمل کیا۔

امارت فارس پر عیسیٰ بن علی کا تقرر

اسی سال ابوالعباس نے اپنے چچا عیسیٰ بن علی کو فارس کا والی مقرر کر کے فارس بھیجا، اس سے پہلے محمد بن الاشعث فارس کا امیر تھا، جب عیسیٰ وہاں آیا تو محمد بن الاشعث نے اسے قتل کر دینا چاہا لوگوں نے کہا مگر اس فعل کے نتائج آپ کے لئے خوش گوار نہ ہوں گے، ابن الاشعث کہنے لگا میں کیا کروں مجھے ابومسلم نے یہ ہدایت کر دی ہے کہ اس کے مقرر کردہ والیوں کے علاوہ اگر کوئی دوسرا ولایت کا ادعا کرے تو میں اسے قتل کر دوں، مگر پھر خود اس فعل کے عواقب سے حذر کر کے وہ اپنے ارادے سے باز رہا اس پر عیسیٰ نے مغلظ قسم کھا کر یہ عہد کیا کہ اب تمام عمر نہ وہ کسی منبر پر چڑھے گا اور نہ جہاد کے علاوہ کبھی تلوار باندھے گا، چنانچہ اس کے بعد عیسیٰ نے نہ کہیں کی ولایت کی اور نہ جہاد کے موقع کے سوا کبھی تلوار حمائل کی اس کے بعد ابوالعباس نے اسمٰعیل بن علی کو فارس کا والی مقرر کر کے فارس بھیجا۔

ابوالعباس کے عمال

ابوالعباس نے اپنے بھائی ابوجعفر کو جزیرہ۔ آذربائیجان اور آرمینا کا والی مقرر کیا اور دوسرے بھائی یحییٰ بن محمد بن علی کو موصل کا والی مقرر کیا اپنے چچا داؤد بن علی کو کوفہ اور سوادِ کوفہ کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کی جگہ عیسیٰ بن موسیٰ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کیا اور داؤد کو مدینہ، مکہ، یمن اور طائف کا والی مقرر کیا، اسی سنہ میں مروان نے اپنے قیام جزیرے کے اثناء میں ولید بن عروہ کو مدینہ کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کے بجائے اس کے بھائی یوسف بن عروہ کو مدینہ کا والی مقرر کیا۔ واقدی کہتا ہے کہ یوسف ۳ ربیع الاول کو مدینہ آگیا۔ عیسیٰ بن موسیٰ نے ابن ابی لیلیٰ کو کوفہ کا قاضی مقرر کیا، اس سال سفیان بن معاویہ المہلبی بصرہ کا عامل تھا اور حجاج بن ارطاۃ بصرے کے قاضی تھے، محمد بن الاشعث فارس کا امیر تھا، منصور بن جمہور سندھ کا امیر تھا، عبداللہ بن محمد جزیرہ آذربائیجان اور آرمینا کا والی تھا۔ یحییٰ بن محمد موصل کا والی تھا عبداللہ بن علی علاقہ شام کا والی تھا ابوعون عبدالملک بن یزید مصر کا امیر تھا، خراسان اور جبال کا امیر ابومسلم تھا خالد بن برمک افسر خزانہ تھا۔

امیر حج داؤد بن علی اس سال داؤد بن علی بن عبداللہ بن العباس کی امارت میں حج ادا ہوا۔

سنہ ۱۳۳ کے واقعات

امارت بصرہ پر سلیمان بن علی کا تقرر اس سال ابوالعباس نے اپنے چچا سلیمان بن علی کو بصرہ اس کے توابع، ضلع دجلہ، بحرین عمان اور مہرجانقذق کا والی بنا کر بھیجا۔ نیز اس نے اپنے چچا اسمٰعیل بن علی کو ضلع اہواز کا عامل مقرر کیا۔

داؤد بن علی کا انتقال اسی سنہ میں داؤد بن علی نے بنی امیہ کے ان افراد کو قتل کر دیا جن کو اس نے مکہ اور مدینہ میں پکڑا تھا۔ نیز اسی سال اس نے مدینہ میں ربیع الاول کے مہینے انتقال کیا، محمد بن عمر کے بیان کے مطابق اس کی مدت ولایت تین مہینے ہوئی۔ مرتے ہوئے اس نے اپنے بیٹے موسیٰ کو اپنے علاقے پر اپنا قائم مقام مقرر کر دیا تھا۔

زیاد بن عبیداللہ کی امارت جب ابوالعباس کو اس کے مرنے کی اطلاع ہوئی انھوں نے مکہ مدینہ، طائف اور یمامہ پر اپنے ماموں زیاد بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عبدالمدان الحارثی کو والی مقرر کر دیا۔ اور محمد بن یزید بن عبداللہ بن عبدالمدان کو یمن بھیجا یہ جمادی الاولیٰ میں یمن پہنچ گیا زیادہ مدینہ میں رک گیا اور محمد یمن چلا گیا، زیاد نے مدینہ سے ابراہیم بن حسان السلمی ابوحماد الابرص کو مثنیٰ بن یزید بن عمر بن ہبیرہ کے مقابلہ کے لئے جو یمامہ میں امیر تھا بھیجا ابراہیم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔

امارت مصر پر ابوعون کا تقرر اسی سنہ میں ابوالعباس نے ابوعون کو بذریعہ فرمان باقاعدہ طور پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصر کا والی مقرر کر دیا نیز عبداللہ بن علی اور صالح بن علی کو شام کی فوجوں کا سپہ سالار بنا دیا۔

اسی سال محمد بن الاشعث نے افریقیہ کا رخ کیا اہل افریقیہ سے اس کی شدید لڑائی ہوئی مگر اس نے شہر فتح کر لیا۔

شریک بن شیخ المہری کا خروج اسی سال شریک بن شیخ المہری نے خراسان کے شہر بخارا میں ابو مسلم کے خلاف خروج کیا، اس کے خلاف یہ تحریک شروع کی کہ ہم نے آل محمد کی اتباع خون بہانے اور حق کے خلاف عمل کرنے کے لئے نہیں کی تھی تیس ہزار سے زیادہ اس کے ساتھ ہو گئے، ابو مسلم نے زیاد بن صالح الخزاعی کو اس کے مقابلہ پر بھیجا، لڑائی ہوئی زیاد نے اسے قتل کر دیا۔

ابو داؤد خالد بن ابراہیم کی ختل میں آمد اسی سنہ میں ابو داؤد خالد بن ابراہیم وخش سے ختل آیا یہ ختل میں داخل ہو گیا۔ وخش بن اسبل رئیس ختل نے اس کی مزاحمت نہیں کی۔ ختل کے بہت سے زمیندار اس کے پاس آئے اور اس کے ساتھ قلعہ بند ہو گئے، دوسرے زمیں دار درّوں میں گھاٹیوں میں اور قلعوں میں لڑنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ جب ابو داؤد نے وخش کو بالکل تنگ کر دیا یہ ایک رات اپنے زمینداروں اور خدمت گاروں کو لے کر قلعہ سے نکل گیا یہ جماعت وہاں سے فرغانہ آئی اور وہاں سے بھی ترکوں کے علاقے سے گذر کر بادشاہ چین کے پاس پہنچ گئی۔ ابو داؤد نے مخذوم دشمن کو قیدی بنا لیا انھیں لے ہوئے بلخ آیا اور یہاں سے اس نے ان سب کو ابو مسلم کے پاس بھیج دیا۔

متفرق واقعات اس سال سلیمان الاسود نے باوجود وعدہ امان دینے کے عبدالرحمٰن بن یزید بن المہلب کو قتل کر دیا۔

اس سال صالح بن علی نے سعید بن عبداللہ کو درّوں سے آگے بڑھ کر موسم گرما میں رومیوں سے جہاد کرنے روانہ کیا۔

اس سال یحییٰ بن محمد موصل کی ولایت سے علیحدہ کر دیا گیا اور اس کی جگہ اسمٰعیل بن علی موصل کا والی مقرر ہوا۔

امیر حج زیاد بن عبیداللہ عامل اس سال زیاد بن عبیداللہ الحارثی کی امارت میں حج ہوا۔ عیسیٰ بن موسیٰ کوفہ اور اس کے علاقے کا والی تھا۔ ابن ابی لیلیٰ قاضی تھے بصرہ اس کے توابع، ضلع دجلہ، بحرین، عمان، فرض اور مہرجان قذق پر سلیمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن علی والی تھا۔ عباد بن منصور اس تمام حصے کے قاضی تھے، اسمٰعیل بن علی اہواز کا والی تھا۔ محمد بن الاشعث فارس کا امیر تھا۔ منصور بن جمہور سندھ کا امیر تھا۔ خراسان اور جبال کا امیر ابو مسلم تھا۔ عبداللہ بن علی قنسرین، حمص صوبہ دمشق اور اردن کا والی تھا صائع ابن علی فلسطین کا والی تھا، عبدالملک بن یزید ابو عون مصر کا والی تھا۔ عبداللہ بن محمد المنصور جزیرہ کا والی تھا۔ اسمٰعیل بن علی موصل کا والی تھا۔ صالح بن صبیح ارمینیا کا والی تھا۔ مجاشع بن یزید آذربائیجان کا والی تھا۔ خالد بن برمک خشی (افسر خزانہ) تھا۔

۱۳۴ھ کے واقعات

بسام بن ابراہیم کی بغاوت اس سال بسام بن ابراہیم اہل خراسان کے ایک بڑے سردار نے حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ ابو العباس کی بیعت سے انحراف کر کے اپنے اُن پیروؤں کو لے کر جنھوں نے اس بغاوت کے لئے اس سے اتفاق رائے کیا تھا امیر المومنین ابو العباس کی فوجی چھاؤنی سے نکل گیا اُس کے متبعین نے اس خروج پر ایک دوسرے کو بشارت دی۔ ابو العباس نے ان کے معاملہ کی تفتیش کی اور ان کے جانے کی سمت دریافت کی جب اُن کو معلوم ہوا کہ وہ مدائن میں ہیں انھوں نے خازم بن خزیمہ کو اُس کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔

خازم کا بسام پر حملہ خازم نے اُس سے دو چار ہوتے ہی حملہ کر دیا بسام اور اُس کی فوج نے شکست کھائی، اُن میں سے اکثر مارے گئے اس کا پڑاؤ ظفر مندوں نے لوٹ لیا۔ خازم اپنی فوج کے ساتھ ان کا تعاقب کرتا ہوا چوخا کے علاقے سے گزر کر ماہ پہنچا شکست خوردہ فوج کا جو شخص اُن کے ہاتھ آیا یا جس نے اُن کا مقابلہ کیا اُن کو اُس نے تہ تیغ کر دیا، اس کام کو پورا کر کے خازم واپس ہوا، واپسی میں ذات المطامیر یا اُس کے مشابہ کسی اور گاؤں سے گذرا وہاں بنی الحارث بن کعب (از خاندان عبدالمدان) کے جو ابو العباس کے ماموں ہوتے تھے کچھ متعلقین رہتے تھے یہ اُن کے پاس سے گذرا وہ اُس وقت اپنی چوپال میں بیٹھے تھے یہ پینتیس آدمی تھے۔ اٹھارہ اُن کے خاندان کے تھے اور سترہ اُن کے موالی تھے۔

مغیرہ اور اس کے ساتھیوں کا قتل خازم اُن کو سلام کئے بغیر آگے بڑھ گیا اُس پر انھوں نے اُسے گالیاں دیں چونکہ اُس کے قلب میں اُن کی طرف سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عداوت جاگزیں تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اُسے معلوم تھا کہ مغیرہ بن التضرع کو جو بسام بن ابراہیم کے ہوا خواہوں میں تھا انھوں نے پناہ دی تھی اس نے پلٹ کر ان سے مغیرہ کے اس مقام میں فروکش ہونے کے متعلق سوال کیا انھوں نے جواب دیا کہ ہاں ایک راہ گیر ایک رات یہاں مقیم ہوا تھا پھر وہ یہاں سے چلا گیا اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کون تھا۔ خازم نے کہا بڑے افسوس کا مقام ہے کہ تم امیر المومنین کے ماموں ہو اُن کا دشمن تمھارے پاس آتا ہے اور تمھارے گاؤں میں پناہ گزیں ہوتا ہے۔ کیوں تم سب نے مل کر اُسے گرفتار نہ کر لیا۔ اس سوال کا اُن لوگوں نے سخت جواب دیا خازم نے اُن کے قتل کا حکم دیدیا وہ سب کے سب قتل کر دیئے گئے۔ اُن کے مکانات ڈھا دیئے گئے اور اُن کے تمام مال و متاع کو لوٹ لیا گیا۔

ابو العباس کا خازم کو قتل کرنے کا ارادہ

اس کے بعد خازم ابو العباس کے پاس آگیا، جب اس واقعہ کی اطلاع یمنی جماعت کو ہوئی انھوں نے اسے بڑی اہمیت دی اور سب کے سب متحد الخیال ہوئے، زیاد بن عبید اللہ الحارثی مع عبد اللہ بن ربیع الحارثی، عثمان بن نہیک اور عبد الجبار بن عبد الرحمن ابو العباس کے کوتوال کے ابو العباس کے پاس آئے اور عرض پرداز ہوئے کہ خازم نے آپ کے مقابلہ میں ایسی جرأت کی ہے کہ آپ کا حقیقی بھائی بھی کبھی یہ جرات نہ کر سکتا اُس نے آپ کے ماموں کو قتل کر کے آپ کے حق و رتبہ کی اہانت کی ہے یہ وہ لوگ تھے جو آپ کی پناہ لینے اور آپ کے جود و کرم سے بہرہ مند ہونے کے لئے دور دراز مسافت طے کر کے آپ کے پاس آئے تھے اور اب جب کہ وہ آپ کے علاقے اور پناہ میں تھے خازم نے اچانک بلا وجہ اور بے قصور اُن پر حملہ کر کے اُن کو قتل کر دیا اُن کے مکان منہدم کر دیئے اُن کے مال و متاع کو لوٹ لیا اُن کی تمام فصل برباد کر دی۔ اس تقریر کا ابو العباس پر بہت اثر ہوا انھوں نے خازم کے قتل کر دینے کی ٹھان لی

ابو الجہم اور موسیٰ کی خازم کے متعلق سفارش

اس کی اطلاع موسیٰ بن کعب اور ابو الجہم بن عطیہ کو ہوئی یہ دونوں ابو العباس سے آکر ملے اور عرض پرداز ہوئے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں نے امیر المومنین کو خازم کے خلاف بھڑکا کر اُس کے قتل کا مشورہ دیا ہے نیز ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ بھی اُس کے قتل پر آمادہ ہو گئے ہیں ہم آپ کو اس فعل سے اس لئے باز رہنے کا مشورہ دیتے ہیں کہ خازم آپ کا ہمیشہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچا وفادار رہا ہے اور اُس کی خدمات اس امر کی سزاوار ہیں کہ اس کی لغزش سے درگذر کر دیا جائے نیز جناب کو معلوم رہے کہ اہل خراسان ہی آپ کے سچے طرف دار ہیں انھوں نے اپنی اولاد اعزا اور اقربا کے مقابلے میں آپ کو ترجیح دی اور آپ کی حمایت کی ہے۔ آپ کے مخالفین کو انھوں نے قتل کیا ہے اگر ان میں سے کسی شخص سے کوئی خطا سرزد ہو بھی جائے تو آپ ہی کو اُس کی پردہ پوشی لازم ہے اور اگر جناب والا نے اس کام کا عزم ہی کر لیا ہے تو اُس کے سرانجام کا یہ طریقہ نہ ہونا چاہئے کہ خود آپ ایسا کریں بہتر یہ ہے کہ کسی سخت مہم پر اُسے بھیج دیجئے اگر وہ اس میں مارا جائے تو فبہا المراد اور اگر وہ مظفر و منصور ہو تو یہ آپ ہی کی فتح ہوگی، اسے خارجیوں کے مقابلے کے لئے عمان بھیج دیجئے تاکہ یہ وہاں جاکر جلندی اس کے ساتھیوں نیز ان خارجیوں کا جو جزیرہ ابن کاوان میں شیبان بن عبدالعزیز الیشکری کی قیادت میں برسر اقتدار ہیں مقابلہ کرے، چنانچہ ابوالعباس نے سات سو آدمیوں کے ہمراہ اُسے روانہ ہونے کا حکم دیا اور سلیمان بن علی حاکم بصرہ کو حکم بھیج دیا کہ وہ اس جمعیت کو کشتیوں میں سوار کر کے جزیرہ ابن کاوان اور عمان روانہ کر دے، خازم اپنی اس مہم پر روانہ ہوا۔

خازم کی خوارج پر فوج کشی اس سال خازم عمان آیا اور اُس نے عمان اور اُس کے ملحقہ شہروں پر خارجیوں کو تباہ کرنے کے بعد غلبہ پا لیا اور شیبان الخارجی کو قتل کر دیا۔

ان سات سو سپاہیوں کے ساتھ جن کو ابوالعباس نے اُس کے ساتھ کر دیا تھا خازم روانہ ہوا، اس کے علاوہ اس نے اپنے گھر والوں و دھیالی رشتہ داروں موالیوں اور اہل مرو الروذ میں سے بعض ایسے لوگوں کو جن کی شجاعت سے وہ واقف تھا اور جن کی وفاشعاری قابل اعتماد تھی انتخاب کر کے اپنے ساتھ لیا اور اب بصرہ روانہ ہوا، وہاں پہنچ کر سلیمان بن علی نے اس فوج کے لئے جہازوں کا انتظام کر دیا۔ بنی تمیم کے کچھ لوگ بھی بصرہ سے اُس کے ساتھ ہو لئے، یہ فوج بحری سفر طے کر کے جزیرہ ابن کاوان پر لنگر انداز ہوئی۔

شیبان خارجی کا خاتمہ خازم نے فضلہ بن نعیم النہشلی کو پانچ سو فوج کے ساتھ شیبان کے مقابلے پر روانہ کیا فریقین میں نہایت خونریز لڑائی ہوئی اُس کے بعد شیبان اور اُس کے ساتھی کشتیوں میں سوار ہو کر عمان چل دیئے چونکہ یہ خوارج کے صفریہ فرقے کے تھے، عمان میں جل بندی اور اس کے متبعین نے جو اباضیہ خارجی تھے اس جماعت کا مقابلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا دونوں میں خونریز معرکہ ہوا جس میں شیبان مع اپنے ساتھیوں کے کام آیا۔

حلبندی خارجی اور خازم کی جنگ اس کے بعد خازم اپنی فوج لے کر سمندر کے راستے ساحل عمان پر آکر لنگر انداز ہوا یہ جماعت دشمن کے مقابلے کے لئے خشکی پر اتری اور بیابان کی طرف بڑھی حلبندی اور اس کے متبعین مقابلے پر آئے فریقین میں شدید رن پڑا اس روز کی لڑائی میں خازم کی فوج کو زیادہ نقصان اٹھانا پڑا اس کے بہت سے آدمی مارے گئے اس کی وجہ یہ ہوئی کہ سمندر کی پشت پر ہونے کی وجہ سے یہ دشمن کے مقابلے میں زیریں سطح پر لڑ رہے تھے، اس روز خازم کا اخیافی بھائی اسمٰعیل مروالرود کے اور نوے آدمیوں کے ساتھ خارجیوں کے ہاتھوں مارا گیا، دوسرے دن پھر جنگ شروع ہوئی آج بھی نہایت خونریز جنگ ہوئی، خازم کے میمنہ پر مروالرود کا ایک شخص حمید الورکانی سردار تھا میسرہ پر مروالرود کا دوسرا سردار مسلم الارغدی تھا اس کے طلائع پر نضلۃ بن نعیم النھشلی متعین تھا، آج کی لڑائی میں نو سو خارجی مارے گئے اور نوے کے قریب جلا دیئے گئے۔

حلبندی خارجی اور اس کی جماعت کا خاتمہ خازم کے عمان آنے کے سات روز بعد اہل صغد میں سے ایک ایسے شخص کی رائے کے بموجب جو ان علاقوں میں لڑائی کا تجربہ رکھتا تھا۔ اب پھر مقابلہ ہوا۔ اس شخص نے خازم کو یہ مشورہ دیا کہ آپ اپنی فوج کو حکم دیجئے کہ وہ اپنے نیزوں کی انی پر حریر کی چندیاں لپیٹ کر ان کو روغن نفط میں تر کرلیں پھر انھیں مشتعل کرکے لئے ہوئے آگے بڑھیں اور اس طرح حلبندی کے متبعین کی جھونپڑیوں میں جو بانس اور سرکنڈوں کی تھیں آگ لگا دیں، چنانچہ جب خازم نے اس تدبیر پر عمل کیا اور خارجیوں کے مکانات میں آگ لگی وہ اپنے اہل وعیال کو بچانے اور آگ بجھانے میں مشغول ہوئے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر خازم نے ان پر حملہ کر دیا اور بغیر مقابلہ ان پر تلوار برسانی شروع کی مقتولین میں حلبندی بھی مارا گیا دس ہزار خارجی قتل کر دیئے گئے، خازم نے ان کے سر بصرہ بھیج دیئے، پھر خود خازم بصرہ آکر کئی ماہ ٹھہرا رہا۔ یہاں سے اس نے مقتولین کے سر ابوالعباس کے پاس بھیجے اس کے بعد کئی ماہ خازم بصرہ میں قیام پذیر رہا پھر ابوالعباس نے اس کی مراجعت کا حکم بھیجا اور یہ تمام فوج واپس آگئی۔

ابوداؤد خالد کی کش پر فوج کشی اسی سنہ میں ابوداؤد خالد بن ابراہیم نے اہل کش سے جہاد کیا اور اخر بد بادشاہ کش کو قتل کر دیا یہ فرماں روا مسلمانوں کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطیع اور وفادار تھا اس سے قبل خالد سے ملنے بلخ آیا تھا نیز اس نے کندک میں جو کش سے متصل واقع ہے خالد کا استقبال کیا تھا۔ قتل کے وقت ابوداؤد نے اخرید اور اُس کے ساتھیوں سے اس قدر مذہب و منقش چینی ظروف حاصل کئے تھے کہ اُن کی نظیر نہیں ملتی۔ اسی طرح چینی زیریں دیبا دوسرے بیش بہا کپڑے اور برتن نہایت کثیر تعداد میں اُس کے ہاتھ آئے ابوداؤد نے ان سب کو ابومسلم کے پاس سمرقند بھیج دیا۔

ابوداؤد کی مراجعت بلخ

ابوداؤد نے کش کے زمیندار کو مع اور زمینداروں کے قتل کر دیا۔ البتہ آخرید کے بھائی طاران کو چھوڑ دیا اور پھر اسی کو کش کا رئیس بنا دیا۔ ابوداؤد نے ابن النجاح کو پکڑ کر پھر اُسے اُس کے علاقہ بھیج دیا۔

اہل صغد اور اہل بخارا کے بہت سے لوگوں کو قتل کر کے ابومسلم مرو آ گیا، نیز اس نے سمرقند کی فصیل کے بنانے کا حکم دیدیا۔ زیاد بن صالح کو صغد اور اہل بخارا پر اپنا نائب مقرر کر آیا۔ ابوداؤد بلخ واپس آ گیا۔

موسیٰ بن کعب اور منصور بن جمہور کی جنگ

اس سال ابوالعباس نے موسیٰ بن کعب کو منصور بن جمہور سے لڑنے ہندوستان بھیجا۔ تین ہزار فوج کے لئے جس میں عرب اور موالی تھے معاشیں دیں اور اُن کو جنگی ساز و سامان سے مسلح کر دیا اس کے علاوہ ایک ہزار خاص بنی تمیم کو علیحدہ معاش اور اسلحہ دے کر اس کے ساتھ کیا اور اُس کی جگہ مسیب بن زہیر کو اپنا کوتوال مقرر کر لیا، موسیٰ بن کعب سندھ آیا منصور بن جمہور نے بارہ ہزار فوج کے ساتھ مقابلہ کیا۔ لڑائی ہوئی۔ موسیٰ نے اُسے شکست دی یہ ریگستان میں پیاس سے مر گیا، یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اُسے ہیضہ ہو گیا تھا۔ منصور کے نائب کو جو منصورے میں تھا جب اُس کی شکست کا حال معلوم ہوا وہ اُس کے اہل و عیال، مال و متاع اور چند وفاداروں کو لے کر منصورہ سے نکل گیا اور اُن سب کو خزر کے علاقے لے آیا۔

محمد بن یزید کا انتقال

اس سنہ میں محمد بن یزید بن عبداللہ والی یمن نے انتقال کیا ابوالعباس نے اُس کی جگہ علی بن ربیع بن عبیداللہ الحارثی کو جو زیاد بن عبیداللہ کی طرف سے اُس کا مکہ کا عامل تھا یمن کا والی مقرر کیا۔

صالح بن صبیح کی برطرفی

اسی سال کے ماہ ذی الحجہ میں واقدی وغیرہ کے بیان کے مطابق ابوالعباس حیرہ چھوڑ کر انبار آ گئے۔ اسی سال صالح بن صبیح آرمینیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے برطرف کر دیا گیا اور یزید بن اسید اس کی جگہ مقرر کیا گیا، نیز مجاشع بن یزید کو آذربائیجان کی ولایت سے برطرف کر کے اس کی جگہ محمد بن صول مقرر کیا گیا، اسی سال کوفے سے مکہ تک علامت میل اور مینارے بنائے گئے۔

امیر حج عیسیٰ بن موسیٰ وعمال

عیسیٰ بن موسیٰ والی کوفہ کی امارت میں حج ہوا۔ ابن ابی لیلیٰ کوفہ کے قاضی تھے مکہ، مدینہ، طائف اور یمامہ کا والی زیاد بن عبیداللہ تھا، علی بن ربیع الحارثی یمن کا والی تھا۔ بصرہ اس کے علاقے، ضلع دجلہ، بحرین، عمان عرض، مہرجان قذق کا والی سلیمان بن علی تھا، عباد بن منصور اس علاقے کے قاضی تھے موسیٰ بن کعب سندھ کا والی تھا، خراسان اور جبال پر ابو مسلم تھا، فلسطین پر صالح بن علی تھا، مصر پر ابو عون، موصل پر اسمٰعیل بن علی۔ ارمینیا پر یزید بن اسید، آذربائیجان پر محمد بن صول تھا۔ افسر مال وخراج خالد بن برمک تھا۔ جزیرہ کا والی ابو جعفر عبداللہ بن محمد تھا۔ اور قنسرین، حمص، علاقہ دمشق اور اردن پر عبداللہ بن علی والی تھا۔

سنہ ۱۳۵ھ کے واقعات

زیاد بن صالح کا خروج

اس سال زیاد بن صالح نے دریائے بلخ کے پار حکومت کے خلاف خروج کیا ابو مسلم اس سے لڑنے کے لئے مرو سے روانہ ہوا ابوداؤد خالد بن ابراہیم نے نصر بن راشد کو اس ہدایت کے ساتھ ترمذ بھیجا کہ وہ ترمذ میں فوج کے ساتھ ٹھہرا رہے کیونکہ اسے خوف تھا کہ مبادا زیاد بن صالح فوج بھیج کر ترمذ کے قلعہ اور کشتیوں پر قبضہ کرے۔ نصر نے اس ہدایت کی تکمیل کی بہت روز تک ترمذ میں مقیم رہا۔ یہاں اہل طالقان کی راوندی جماعت نے ایک شخص کی قیادت میں جس کی کنیت ابو اسحٰق تھی نصر کے خلاف خروج کر دیا اور نصر کو قتل کر دیا۔ ابوداؤد کو اس کی اطلاع ہوئی اس نے عیسیٰ بن ماہان کو نصر کے قاتلوں کی تلاش کے لئے بھیجا عیسیٰ نے ان کا تعاقب کر کے انھیں جا لیا اور سب کو تہ تیغ کر ڈالا۔

سباع بن نعمان کی گرفتاری وقتل

ابو مسلم تیزی سے بڑھتا ہوا آمل پہنچا اس کے ہمراہ سباع بن نعمان الازدی بھی تھا یہ وہی شخص ہے جو ابو العباس کے پاس سے زیاد بن صالح کی ولایت کا فرمان لے کر آیا تھا اور جسے ابو العباس نے موقع پاتے ہی ابو مسلم کے قتل کی ہدایت کر دی تھی ابو مسلم کو بھی اس کی اطلاع ہو چکی تھی۔ ابو مسلم نے سباع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حسن بن قحطبہ اپنے عامل آمل کے سپرد کر دیا اور اس کے قید رکھنے کا حکم دیدیا اس کے بعد ابو مسلم دریا کو عبور کر کے بخارا آیا اور فروکش ہو گیا یہاں ابو شاکر اور ابو سعد الشروی مع اور سرداروں کے جو زیاد سے علیحدہ ہو گئے تھے اس کے پاس آئے تو ابو مسلم نے ان سے زیاد کا حال دریافت کیا اور پوچھا کہ کس نے اسے بہکایا ہے انھوں نے سباع بن النعمان کا نام لیا ابو مسلم نے اپنے عامل آمل کو حکم بھیجا کہ تم سباع کے سو درے لگواؤ اور پھر اسے قتل کر دو چنانچہ اس حکم کی بجا آوری کی گئی۔

زیاد بن صالح کا قتل جب زیاد کے ہمراہی سرداروں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اور وہ ابو مسلم سے جا ملے اس نے بارکشا کے زمیندار کے پاس پناہ لی مگر اس نے زیاد کو اچانک قتل کر دیا اور اس کا سر خود ابو مسلم کے پاس لے آیا راوندیوں کی شورش کی وجہ سے جب ابو داؤد ایک طویل مدت تک ابو مسلم کے پاس نہ آسکا تو ابو مسلم نے اسے لکھا کہ اللہ نے زیاد کا کام تمام کر دیا ہے اب تم کو کسی کا خوف نہ رہا تم اطمینان کے ساتھ واپس آجاؤ۔ ابو داؤد کش آگیا اس نے عیسیٰ بن ماہان کو بسطام کی طرف بھیجا اور ابن النجاح کو اصبہذ کے مقابلے کے لئے شاوغر روانہ کیا، ابن النجاح نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اہل شاوغر نے صلح کی درخواست کی جو منظور کر لی گئی۔

عیسیٰ بن ماہان کی ابو داؤد کے خلاف شکایت اب رہا بسطام تو عیسیٰ بن ماہان اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا اتنے میں ابو مسلم کو سول خط ملے جو عیسیٰ بن ماہان نے کامل بن مظفر ابو مسلم کے ایک خاص دوست کو لکھے تھے ان خطوں میں اس نے ابو داؤد کی مذمت کی تھی اور لکھا تھا کہ وہ اپنی قوم اور عربوں کی اور ہم مسلمانوں کے مقابلہ میں جنھوں نے اس تحریک کو کامیاب بنایا ہے جنبہ داری کرتا ہے ان کی فرودگاہ میں تو بیٹھ خیمے ان لوگوں کے ہیں جو لڑائی میں کوئی حصہ نہیں لیتے اور مزے سے آرام کرتے ہیں۔ ابو مسلم نے یہ تمام خط ابو داؤد کو بھیج دیئے اور لکھا کہ یہ اس کافر کے خط ہیں جس کو تم نے اپنے مماثل سمجھ کر اپنی بجائے بھیج رکھا ہے اب تم اسے بھگت لو۔

عیسیٰ بن ماہان کی گرفتاری ابو داؤد نے عیسیٰ بن ماہان کو بسطام کے مقابلے سے واپس آنے کا حکم بھیجا اور آتے ہی اسے قید کر کے عمر النعم کے حوالے کر دیا جو اس کی قید میں تھا۔ دو تین دن کے بعد اسے بلایا اپنے احسانات اسے یاد دلائے اور یہ کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے عیسیٰ کو اپنے بیٹے پر ترجیح دے کر اُسے اس اہم خدمت پر مقرر کیا۔ عیسیٰ نے اس کا اظہار کیا۔ ابوداؤد کہنے لگا کیا میرے احسانات کا یہی عوض ہونا چاہیئے تھا کہ تو نے میری شکایت لکھی اور میرے قتل کا ارادہ کیا، عیسیٰ نے اس سے قطعی انکار کیا ابوداؤد نے اُس کے خط اُس کے سامنے ڈال دیئے جن کو وہ پہچان گیا۔

عیسیٰ بن ماہان کا انجام ابوداؤد نے اُس روز اُسے دو حدیں لگوائیں ایک حد حسن بن حمدان کے لئے، اُس کے بعد کہا کہ میں نے تو تمہاری خطا سے درگذر کیا۔ مگر اب فوج کا معاملہ علیحدہ رہا وہ جیسا مناسب سمجھے گی تمہارے ساتھ سلوک کرے گی یہ بیڑیاں پہنے جب خیموں سے باہر لایا گیا تو حرب بن زیاد اور حفص بن دینار یحییٰ بن حضین کے مولیٰ اُس پر جھپٹ پڑے اور گرزوں اور تبروں سے اُس پر ضربیں لگائیں۔ جس سے وہ زمین پر گر پڑا اہل طالقاں اور دوسرے لوگوں نے یہ مزید ستم ڈھایا کہ اُسے اناج کے بوریئے میں بند کر کے اتنے گرز مارے کہ وہ مر گیا ابومسلم مرد آگیا۔

امیر حج سلیمان بن علی وعمّال اسی سنہ میں سلیمان بن علی والی بصرہ اور ملحقات بصرہ کی امارت میں حج ہوا عباد بن منصور بصرہ کے قاضی تھے۔ عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس مکہ کا والی تھا زیاد بن عبیداللہ الحارثی مدینہ کا والی تھا عیسیٰ بن موسیٰ کوفہ اور اُس کے علاقے کا والی تھا ابن ابی لیلیٰ کوفے کے قاضی تھے، ابوجعفر منصور جزیرہ کا والی تھا۔ ابوعون مصر پر تھا۔ حمص، قنسرین، بعلبک، غوطہ، حوران، جولان اور اُردن پر عبداللہ بن علی تھا بلقاء اور فلسطین کا والی صالح بن علی تھا۔ اسمٰعیل بن علی موصل کا عامل تھا آرمینیا پر یزید بن اُسید آذربائیجان پر محمد بن صول اور وزیر مال وخزانہ خالد بن برمک تھا۔

سنہ ۱۳۶ھ کے واقعات

ابومسلم کی ابوالعباس سے ملاقات اس سال ابومسلم خراسان سے امیرالمومنین ابوالعباس سے ملنے عراق آیا۔ ابومسلم نے خراسان سے ابوالعباس سے عراق آنے کی اجازت طلب کی جو منظور ہوئی۔ ابومسلم اہل خراسان وغیرہ کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ ابوالعباس کے پاس انبار آیا اُس کے آنے پر ابوالعباس نے سب کو اُس کے استقبال کا حکم دیا لوگوں نے جوش وخروش سے اُس کا استقبال کیا انبار آکر ابومسلم ابوالعباس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں حاضر ہوا ابوالعباس نے اُس کی بڑی تعظیم وتکریم کی اُس نے اُن سے حج کیلئے جانے کی اجازت مانگی ابوالعباس نے کہا کہ اگر اسی سال ابوجعفر حج کے لئے جانے والے نہ ہوتے تو میں تمھیں کو امیر حج مقرر کرتا اس کے بعد ابوالعباس نے اُسے اپنے قریب ہی فروش کیا اور وہ روزانہ ان کے سلام کے لئے آیا کرتا۔

ابوجعفر اور ابومسلم میں کشیدگی

ابوجعفر اور ابومسلم کے تعلقات خوش گوار نہ تھے اور اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ جب ابوالعباس کی خلافت پوری طرح مستقر ہوگئی اور کوئی مخالف نہ رہا تو انھوں نے ابوجعفر کو ابومسلم کی ولایت خراسان کا باقاعدہ فرمان دیگر ابومسلم کے پاس بھیجا جو اُس وقت نیساپور میں تھا نیز یہ ہدایت کی کہ وہ جاکر سب سے ابوالعباس کی خلافت اور اُن کے بعد ابوجعفر کی ولیعہدی کے لئے بیعت لے لیں، چنانچہ ابومسلم اور تمام خراسانیوں نے حسب بیعت کرلی۔ ابوجعفر چند روز وہاں مقیم رہے جب سب سے بیعت لے چکے تو واپس آگئے اس قیام کے اثنا میں ابومسلم نے ابوجعفر کے مرتبہ کے مطابق اُن کی تعظیم نہیں کی بلکہ اُن کے حق سے استخفاف کیا ابوجعفر نے ابوالعباس سے آکر اُس کی شکایت کی تھی۔

ابوجعفر کا ابومسلم کو قتل کرنے کا مشورہ

ابومسلم کے ابوالعباس کے پاس آنے کے بعد ابوجعفر نے اُن سے کہا کہ آپ میری بات مانیں اُسے قتل کردیجئے کیونکہ مجھے میں اُس کے چہرے بشرے سے غدر کے آثار ہویدا پاتا ہوں، ابوالعباس کہنے لگے اے میرے بھائی جو کچھ ابومسلم نے ہمارے لئے کیا ہے اُس سے تم واقف ہو ابوجعفر نے کہا کہ حکومت تو ہمارے قبضہ میں آنے والی ہی تھی اگر آپ اس کے بجائے کسی بلی کو بھی مقرر کرتے تو چونکہ یہ حکومت ہماری تقدیر میں لکھی جاچکی تھی اس لئے وہ بھی وہی خدمات انجام دیتی جو اس نے دیئے۔ ابوالعباس نے پوچھا اچھا ہم کیونکر اُسے قتل کریں ابوجعفر نے کہا جب وہ آپ کے پاس آکر اچھی طرح آپ سے باتوں میں مصروف ہوجائے گا میں پیچھے آؤنگا اور اُس کی آنکھ بچاکر پیچھے سے اُس پر ایسا وار کروں گا کہ وہیں اُس کا خاتمہ ہوجائے گا ابوالعباس نے کہا اُس کے ساتھیوں کا کیا انتظام ہوگا تم جانتے ہو کہ وہ لوگ اُسے اپنی دین ودنیا ہر شے سے زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ ابوجعفر کہنے لگے کہ سب باتیں اسی طرح انجام پذیر ہوں گی جیسا آپ چاہتے ہیں جب اُن کو اُس کے قتل کا علم ہوگا وہ خود منتشر ہوجائیں گے اور کوئی قوت وشوکت اُن کی باقی نہ رہے گی، ابوالعباس نے کہا میں تم کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں تم اس ارادہ سے باز رہو، ابوجعفر کہنے لگے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر آج ہی آپ نے اُس کا خاتمہ نہ کردیا تو کل یہ خود آپ کا خاتمہ کردیگا، اس پر ابوالعباس نے کہا اچھا جو تمھاری مرضی۔

ابوالعباس کی ابومسلم کے قتل کی ممانعت

اس گفتگو کے بعد اور اُس کے قتل کا عزم کرکے ابوجعفر ابوالعباس کے پاس سے چلے آئے اُن کے جانے کے بعد ابوالعباس کو اپنی اجازت دینے پر ندامت ہوئی اور انھوں نے ابوجعفر سے کہلا کر بھیجا کہ تم ہرگز اُس کام کو نہ کرنا۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جب ابوالعباس نے ابوجعفر کو ابومسلم کے قتل کی اجازت دیدی تو ابومسلم حسب دستور ابوالعباس کے پاس آیا ابوالعباس نے ایک خواجہ سرا کو ابوجعفر کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا کہ وہ دیکھ کر آئے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اُس نے آکر دیکھا کہ وہ اپنی تلوار کی گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ ابو جعفر نے اُس سے پوچھا کیا امیر المومنین دربار میں بیٹھے ہیں اُس نے کہا ابھی برآمد نہیں ہوئے مگر اب باہر آنے کی تیاری کر رہے ہیں اس خواجہ سرا نے ابو العباس سے آکر ساری سرگذشت سنائی انھوں نے اُسے پھر ابو جعفر کے پاس اس حکم کے ساتھ بھیجا کہ جس بات کا تم نے ارادہ کیا تھا اُسے ہرگز عمل میں نہ لانا۔ چنانچہ ابو جعفر اپنے ارادے سے رک گئے۔

ابو مسلم کو فریضۂ حج کی اجازت

اسی سنہ میں ابو جعفر منصور نے حج ادا کیا اُن کے ہمراہ ابو مسلم بھی تھا۔ جب ابو مسلم نے ابو العباس کے پاس آنے کا ارادہ کیا اُس نے اُن سے حج کے لئے آنے کی اجازت مانگی جو منظور ہو گئی ابو العباس نے یہ بھی ابو مسلم کو لکھا کہ تمھارے ساتھ صرف پانچ سو فوج ہو اُس کے جواب میں ابو مسلم نے لکھا کہ چونکہ میں نے بہت آدمی قتل کئے ہیں اس لئے لوگ میرے خون کے پیاسے ہیں مجھے اپنے قتل کا اندیشہ ہے اتنی جمعیت کافی نہیں ہو سکتی۔ ابو العباس نے لکھا کہ اچھا ایک ہزار فوج کے ہمراہ آؤ اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں کیونکہ ایک تو تم اپنی ہی حکومت کے زیر سایہ رہو گے دوسرے یہ کہ مکہ کا راستہ کسی بڑی فوج کی ضروریات زندگی کی بہم رسانی کا کفیل نہیں ہو سکتا۔ اب ابو مسلم خراسان سے آٹھ ہزار فوج کے ساتھ روانہ ہوا جسے اُس نے نیشا پور اور رے کے درمیان مختلف مقامات پر متعین کر دیا تھا یہ تمام مال ومتاع اور خزائن اپنے ساتھ لے چلا اور اسے رے میں چھوڑ آیا۔ اثنار راہ میں اس نے علاقۂ جبل کا خراج وصول کیا اور وہاں سے صرف ایک ہزار فوج کے ساتھ عراق آیا جب انبار میں داخل ہونے لگا تو تمام سرکاری عہدے داروں، اور عوام نے اس کا استقبال کیا پھر اُس نے ابو العباس سے حج کے لئے جانے کی اجازت مانگی جسے انھوں نے منظور کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر اس سال ابو جعفر حج کے لئے نہ جاتے ہوتے تو میں تم کو امیر حج مقرر کرتا۔

ابو جعفر کی فریضہ حج کے لئے روانگی

اسی زمانے میں ابو جعفر جزیرہ کے والی تھے واقدی کا بیان ہے کہ جزیرہ کے ساتھ آرمینیا اور آذربائیجان بھی اُن کے تحت تھے، ابو جعفر نے مقاتل بن حکیم العکی کو اپنی جگہ اپنا نائب مقرر کیا ابو العباس کے پاس آئے اور اُن سے حج کے لئے جانے کی اجازت مانگی، حج کے ارادے سے یہ مکے آئے ابو مسلم نے بھی اُن کے ہمراہ حج ادا کیا یہ ۱۳۶ھ کا واقعہ ہے۔ حج کے بعد دونوں عراق روانہ ہوئے یہ بستان اور وہ ذات عراق کے درمیان تھے کہ ابو جعفر کو ابو العباس کے انتقال کی خبر بذریعہ خط ملی وہ ابو مسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک منزل آگے تھے خط ملتے ہی ابو جعفر نے ابو مسلم کو لکھا کہ ایک حادثہ پیش آگیا ہے۔ لہٰذا جس قدر جلد ممکن ہو تم میرے پاس آؤ، جب قاصد نے آکر ابو مسلم کو اس واقعہ کی اطلاع دی وہ تیزی سے ابو جعفر کی طرف روانہ ہوا اور آملا اور اب دونوں ساتھ ساتھ کوفہ چلے۔

عبداللہ بن محمد کی ولیعہدی

اسی سال ابو العباس عبداللہ بن محمد بن علی نے اپنے بھائی ابو جعفر کو خلافت کے لئے اپنا ولی عہد بنایا اور ابو جعفر کے بعد عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی کو ولی عہد مقرر کیا اس عہد کو باضابطہ لکھکر ایک کپڑے میں رکھا اس پر اپنی اور اپنے تمام خاندان کی مہریں ثبت کیں اور پھر اسے عیسیٰ بن موسیٰ کے حوالے کر دیا۔

ابو العباس کی وفات

اسی سال امیر المومنین ابو العباس نے ۱۳ ذی الحجہ بروز اتوار مقام انبار میں انتقال کیا، بیان کیا گیا ہے کہ ان کی موت کا باعث مرض چیچک ہوا۔

ابو العباس کی عمر و مدت حکومت

ہشام بن محمد نے ان کی تاریخ وفات ۱۲ ذی الحجہ بیان کی ہے، ان کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ ۳۳ سال اور ہشام بن محمد نے ۳۶ سال بیان کی ہے بعض نے ۲۸ سال کہے ہیں۔ مروان کے قتل سے ان کی وفات تک ان کا عہد خلافت ۴ سال ہوا اور ان کی بیعت سے اگر حساب لگایا جائے تو ۵ سال ۸ ماہ ہوتے ہیں، بعض ارباب سیر نے بجائے آٹھ کے نو ماہ بیان کئے ہیں واقدی نے چار سال آٹھ ماہ بیان کئے ہیں اس میں سے آٹھ ماہ اور چار دن تو مروان سے لڑنے میں گذرے اس کے بعد چار سال یہ بلا شرکت غیر خلیفہ رہے۔

ابو العباس کا حلیہ

حلیہ: ان کے بال سیاہ اور گھونگر والے تھے، دراز قامت تھے گورا رنگ تھا، چوکھ دار ناک تھی چہرہ وجیہہ اور خوبصورت تھا اسی طرح ڈاڑھی بھی بھری ہوئی خوبصورت تھی، ان کی ماں ریطہ بنت عبیداللہ بن عبداللہ بن عبدالمدان بن الدیان الحارثی تھی، ابو الجہم بن عطیہ ان کا وزیر تھا، ان کے چچا عیسیٰ بن علی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پرانے انبار میں اپنے ہی قصر میں سپرد خاک کئے گئے، بیان کیا گیا ہے کہ مرنے کے بعد ان کے اثاثے میں کل نو جبے، چار قمیصیں، پانچ پاجامے، چار عبائیں اور تین تہمل کے عمامے نکلے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۳

خلیفہ ابو جعفر المنصور

ابو جعفر منصور کی بیعت جس روز اُن کے بھائی ابوالعباس نے وفات پائی اُسی دن ابو جعفر کے لئے بیعت ہوئی اگرچہ وہ اُس وقت مکے میں تھے عیسیٰ بن موسیٰ نے عراق میں ابو جعفر کے لئے بیعت لی اور اس کے بعد اُس نے ابو جعفر کو امیرالمومنین کے انتقال اور خود اُن کے لئے بیعت کی اطلاع بھیجی علی بن محمد بیان کرتا ہے کہ جب ابوالعباس کا وقت آخر ہوا انھوں نے تمام لوگوں کو عبداللہ بن محمد ابو جعفر کی بیعت کا حکم دیا چنانچہ اُن کے انتقال کے دن سب نے انبار میں ابو جعفر کی بیعت کرلی، عارضی طور پر عیسیٰ بن موسیٰ نے حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اور پھر محمد بن الحصین العبدی کے ذریعے ابو جعفر کو جو اس وقت مکہ میں تھے ابوالعباس کی موت اور اُن کی خلافت کی اطلاع دینے روانہ کیا، محمد بن الحصین راستے ہی میں ابو جعفر سے ایک ایسے مقام میں جا ملا جسے زکیہ کہتے تھے، خط کے موصول ہونے کے بعد ابو جعفر نے سب کو اپنی بیعت کی دعوت دی، سب کے ساتھ ابومسلم نے بھی بیعت کی، ابو جعفر نے اپنی منزل کا نام پوچھا لوگوں نے زکیہ بتایا اس سے انھوں نے تفاؤل کیا کہ انشاء اللہ حکومت ہمارے لئے پاک ثابت ہوگی، اس کے متعلق دوسرے ارباب سیر نے بیان کیا ہے کہ اُس مقام کا نام جہاں انھیں اپنی خلافت کی اطلاع ملی تھی صفیہ تھا انھوں نے اس نام سے تفاؤل لیا اور کہا کہ انشاء اللہ ہمارے لئے یہ خلافت پاک صاف ثابت ہوگی، علی بن محمد کی روایت کے سلسلے میں جب ابو جعفر کو یہ خبر ملی انھوں نے اُسی وقت ابومسلم کو جو ایک چشمۂ آب پر فروکش ہوا تھا اور یہ خود ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منزل اُس سے آگے نکل آئے تھے اُس کی اطلاع بھیجی اور وہ اُن کے پاس چلا آیا۔

ابو مسلم خراسانی کا تعزیت نامہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابو مسلم ابو جعفر سے آگے بڑھ گیا تھا اور پہلے اُسی کو یہ خبر معلوم ہوئی اور پھر اُس نے ابو جعفر کو یہ خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ آپ کو عافیت میں رکھے اور آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے مجھے ایسی خبر معلوم ہوئی ہے کہ جس نے مجھے فرطِ غم سے پریشان کر دیا ہے اور مجھ پر اُس کا اس قدر اثر ہوا ہے کہ کسی اور بات کا نہیں ہوا تھا، محمد بن الحصین مجھ سے ملا یہ آپ کے پاس عیسیٰ بن موسیٰ کے اُس خط کو لے کر آرہا ہے جو اُنھوں نے امیر المومنین ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ کی خبرِ مرگ دینے کے لیے آپ کو لکھا ہے میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس حادثہ پر آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے زیورِ خلافت سے آپ کو آراستہ رکھے اور خلافت آپ کو مبارک کرے آپ کے تمام دوستوں میں آپ کی سب سے زیادہ تعظیم کرنے والا، ناصح مخلص اور ہمیشہ آپ کی خوشی کے لیے سائی مجھ سے زیادہ کوئی نہ ہوگا، اس خط کو اُس نے ابو جعفر کے پاس بھیج دیا اُس روز اور دوسرے دن ابو مسلم رُکا رہا اس کے بعد اُس نے ابو جعفر کو اطلاع دی کہ میں نے آپ کی بیعت کر لی ہے اس تاخیر سے اُس کی غرض ابو جعفر کو تخویف تھی۔

ابو جعفر کو عبداللہ بن علی سے خدشہ علی بن محمد کے سلسلے کے مطابق، جب ابو مسلم ابو جعفر کے پاس آکر بیٹھا تو انھوں نے وہ خط اُسے دیا اُسے پڑھ کر ابو مسلم رونے لگا اور اُس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اب ابو مسلم نے ابو جعفر کو دیکھا جن پر شدید حزن و ملال طاری تھا اُن کی کیفیت محسوس کر کے ابو مسلم نے کہا کہ اس رنج و غم سے کیا فائدہ اب تو خلافت آپ کے لیے ہے اُنھوں نے کہا کہ میں عبداللہ بن علی اور شیعان علی کے شر سے خائف ہوں ابو مسلم کہنے لگا آپ بالکل خوف نہ کریں انشاء اللہ میں عبداللہ بن علی کو سمجھ لوں گا، تقریباً اُس کی تمام فوج اور اکثر سردار خراسانی ہیں اور وہ سب میرے حکم کے تابع ہیں آپ فکر نہ کریں، یہ سن کر ابو جعفر کو بڑا اطمینان ہوا۔ ابو مسلم نے اُن کی بیعت کی اور سب لوگوں نے بھی اُن کی بیعت کی اور اب یہ دونوں کوفہ آگئے۔

زیاد بن عبیداللہ کی برطرفی ابو جعفر نے زیاد بن عبیداللہ کو مکہ بھیج دیا یہ اس سے قبل ابو العباس کے عہد میں مکہ اور مدینہ کا والی تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ اُنھوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرنے سے پہلے اسے برطرف کر کے اس کی جگہ عباس بن عبداللہ بن محمد بن العباس کو مکہ کا والی مقرر کر دیا تھا۔

عبداللہ بن علی کی سپہ سالاری اسی سال عبداللہ بن علی ابوالعباس کے پاس انبار آیا تھا۔ ابوالعباس نے اُسے اہل خراسان، شام، جزیرہ اور موصل کی موسم گرما کی مہم کا سپہ سالار بنا کر جہاد کے لئے بھیجا یہ ابھی دلوک ہی پہنچا تھا اور درّہ کو عبور نہیں کر سکا تھا کہ اسے ابوالعباس کے مرنے کی خبر ملی۔

اسی سال عیسیٰ بن موسیٰ اور ابوالجہم نے یزید بن زیاد ابوغسان کو منصور کی بیعت کے لئے عبداللہ بن علی کے پاس بھیجا عبداللہ بن علی اپنی فوجوں کو لے کر واپس ہوا اس اثنا میں اپنے لئے بیعت لے لی تھی یہ حرّان آیا۔

امیر حج ابوجعفر منصور و عمال اس سال ابوجعفر منصور کی امارت میں حج ہوا، یہ جس علاقوں کے والی تھے ہم اُن کا ذکر پہلے کر چکے ہیں نیز یہ بھی بیان کر آئے کہ حج کو جاتے ہوئے کس شخص کو انھوں نے اپنا نائب مقرر کیا تھا، عیسیٰ بن موسیٰ کوفے کا والی تھا ابن ابی لیلیٰ کوفہ کے قاضی تھے، بصرہ اور اُس کے ملحقات پر سلیمان بن علی والی تھا عباد بن منصور بصرے کے قاضی تھے، زیاد بن عبیداللہ الحارثی مدینہ کا والی تھا، عباس بن عبداللہ بن معبد مکہ کا والی تھا اور صالح بن علی مصر کا والی تھا۔

۱۳۷ھ کے واقعات

ابوجعفر کی حیرہ میں آمد اس سال منصور ابوجعفر مکہ سے حیرہ آئے یہاں آ کر دیکھا کہ عیسیٰ بن موسیٰ انبار چلا گیا ہے اور اُس نے کوفے پر طلحہ بن اسحٰق بن محمد بن الاشعث کو اپنا نائب بنایا ہے ابوجعفر کوفہ آئے جمعہ کے دن امامت کی تقریر کی اور کہا کہ میں یہاں سے جانے والا ہوں۔ ابومسلم بھی حیرہ میں اُن سے آملا ابوجعفر انبار آئے اور وہیں اقامت گزیں ہو کر انھوں نے اپنے تمام متعلقین اور ساز و سامان کو وہیں اکٹھا کر لیا۔

علی بن محمد کا بیان علی بن محمد راوی ہے کہ ابوجعفر کے آنے سے قبل عیسیٰ بن موسیٰ نے تمام سرکاری بھنڈار خانوں، خزانوں اور دفاتر کو اپنی نگرانی میں لے لیا تھا اس کے بعد ابوجعفر انبار میں اُس کے پاس آ گئے اور اُس نے سب چیزیں اُن کے سپرد کر دیں تمام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے اُن کی اور اُن کے بعد عیسیٰ بن موسیٰ کی ولی عہدی کے لئے بیعت کی، اس کے بعد عیسیٰ نے حکومت کی باگ ابو جعفر کے سپرد کر دی، اس سے قبل ہی عیسیٰ بن موسیٰ نے ابو غسان یزید بن زیاد ابو العباس کے حاجب کو عبداللہ بن علی کے پاس ابو جعفر کی بیعت کرنے کے لئے ابو العباس کی زندگی ہی میں بھیج دیا تھا اور یہ اُس وقت کیا گیا تھا جب کہ ابو العباس نے سب کو اپنے بعد ابو جعفر کی بیعت کا حکم دیا۔

عبداللہ بن علی کا دعویٰ خلافت

ابو غسان اُس وقت عبداللہ بن علی کے پاس آیا جب کہ وہ رومیوں سے جہاد کرنے کے ارادے سے جا رہا تھا اور یہ راہی دروں کے دہانوں تک پہنچ چکا تھا۔ جب ابو غسان نے عبداللہ بن علی سے جو دلوک نام ایک گاؤں میں فروکش تھا ابو العباس کی خبر مرگ بیان کی تو اُس نے نقیب کو حکم دیا کہ وہ سب لوگوں کو نماز کے لئے ندا دے۔ جب تمام فوجی سردار اور سپاہی اُس کے پاس جمع ہو گئے تو اُس نے وہ خط سنایا جس میں ابو العباس کی موت کی خبر درج تھی اور پھر اپنی خلافت کے لئے دعوت دی اور کہا کہ جب ابو العباس مروان بن محمد کے مقابلے پر فوج بھیجنے لگے تو انھوں نے اپنے بھائیوں کو بلا کر مروان کے مقابلے پر جانے کی دعوت دی اور کہا کہ جو اُس کے مقابلے کے لئے جائے گا وہی میرا ولی عہد خلافت ہے، میرے علاوہ اور کوئی اس اہم خدمت پر جانے کے لئے آمادہ نہ ہوا میں اُسی بھوتہ کی بنا پر اُس کے مقابلے کے لئے روانہ ہوا اور جس طرح میں نے اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کیا اُس سے آپ لوگ واقف ہیں۔

عبداللہ بن علی کی بیعت

ابو غانم الطائی اور خفاف المروزی نے چند اور اہل خراسان کے فوجی سرداروں کے ساتھ کھڑے ہو کر اس بیان کی صداقت پر شہادت دی اور ابو غانم۔ خفاف ابو الاصبغ اور دوسرے تمام اُن خراسان۔ شام اور جزیرے کے سرداروں نے جن میں حمید بن قحطبہ، خفاف الجرجانی، حیاش بن حبیب، مخارق بن غفار اور ترار خذا وغیرہ تھے اُس کی بیعت کی، اُس وقت عبداللہ بن علی تل محمد (حیلہ) پر فروکش تھا بیعت کے بعد وہاں سے کوچ کر کے حران آ کر فروکش ہوا حران میں اُس وقت مقاتل العکی حاکم تھا جسے ابو جعفر نے جزیرہ سے ابو العباس کے پاس آنے کے ارادے سے روانہ ہوتے وقت اپنے علاقے کا نائب مقرر کیا تھا۔ عبداللہ نے مقاتل سے بیعت لینا چاہی مگر اس نے اُسے منظور نہ کیا اور اُس کے مقابلے کے لئے قلعہ بند ہو گیا۔ عبداللہ بن علی نے اُس کا محاصرہ کر لیا اور اس طرح چمٹا رہا کہ اُسے ہتھیار رکھ دینے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑے اور پھر عبداللہ بن علی نے اُسے قتل کر دیا۔

ابومسلم کی عبداللہ بن علی پر فوج کشی

اب ابوجعفر نے عبداللہ بن علی کے مقابلے کے لئے ابومسلم کو روانہ کیا، جب اُسے اُس کے آنے کی اطلاع ہوئی وہ حرّان ہی میں ٹھہر گیا، ابوجعفر نے اُس کے بارے میں ابومسلم سے کہا تھا کہ اُس کا مقابلہ یا تم کر سکتے ہو یا میں کر سکتا ہوں، غرض کہ اب ابومسلم انبار سے عبداللہ بن علی کے مقابلے کے لئے روانہ ہوا، عبداللہ بن علی نے حرّان میں مدافعت کے تمام سامان فراہم کئے، فوجیں، اسلحہ، سامان خوراک اور چارہ کثیر تعداد میں اکٹھا کیا اپنے گرد خندق بنائی، اسی طرح ابومسلم نے بھی کسی سردار کو نہ چھوڑا سب کو اپنے ساتھ لیا اپنے مقدمۃ الجیش پر مالک بن ہیثم الخزاعی کو روانہ کیا جن کے ہمراہ خطبہ کے دونوں بیٹے حمید اور حسن بھی تھے۔ حمید عبداللہ بن علی کا ساتھ چھوڑ کر ابومسلم سے آملا۔

اس کی وجہ یہ ہوئی کہ عبداللہ اُس کو قتل کر دینا چاہتا تھا اُس کے ہمراہ ابواسحٰق اور اُس کا بھائی ابوحمید اور اُس کا بھائی اہل خراسان کی ایک جماعت کے ساتھ نکل آئے، خراسان چھوڑتے وقت ابومسلم نے خالد بن ابراہیم ابوداؤد کو خراسان پر اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا۔

عبداللہ بن علی کی عکی سے مصالحت

ہیثم نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن علی کو مقاتل کا محاصرہ کئے چالیس راتیں گذری تھیں کہ اُسے ابومسلم کی پیش قدمی کی اطلاع ملی اب تک اُسے مقاتل کے مقابلہ پر فتح نہیں ہوئی تھی اُسے خوف پیدا ہوا کہ مبادا ابومسلم اچانک اُس پر دھاوا کر دے اسی ڈر سے اُس نے عکی کو امان دی، عکی اپنی فوج کے ہمراہ عبداللہ بن علی کے پاس چلا آیا چند ہی روز اس کے ساتھ قیام پذیر رہا اس کے بعد عبداللہ بن علی نے اُسے عثمان بن عبدالاعلیٰ ابن سراقۃ الازدی کے پاس رقہ بھیج دیا۔

عکی کا قتل

عکی کے ہمراہ اُس کے دو بیٹے بھی تھے عبداللہ نے عثمان کے نام ایک خط لکھ کر عکی کو دیدیا جب یہ عثمان کے پاس آئے اُس نے عکی کو تو قتل کر دیا اور اُس کے دونوں بیٹوں کو اپنے پاس قید کر لیا اس کے بعد جب اُسے عبداللہ بن علی اور اہل شام کی نصیبین پر شکست کی اطلاع ملی اُس نے ان دونوں کو جیل سے نکال کر قتل کر دیا چونکہ عبداللہ بن علی کو یہ اندیشہ تھا کہ اہل خراسان اُس کے وفادار ثابت نہ ہوں گے اس وجہ سے اس نے اپنے کوتوال کے ذریعہ سترہ ہزار خراسانیوں کو قتل کرا دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمید بن قحطبہ کے قتل کا حکم

اسی طرح اُس نے حمید بن قحطبہ کو ایک خط دے کر حلب بھیجا جہاں زفر بن عاصم تھا اس خط میں تحریر تھا کہ جب حمید تمھارے پاس پہنچے فوراً اسے قتل کر دینا۔ حمید اس خط کو لے کر حلب روانہ ہوا اثناء راہ میں کئی جگہ اُسے یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسے خط کو لے کر جانا جس کے مضمون سے آگاہی نہ ہونا تجربہ کاری ہے اُس نے طومار توڑ کر خط نکالا اور پڑھا پڑھنے کے بعد اپنے خاص دوستوں کو بُلا کر اُس کے مضمون سے آگاہ کیا۔ اُن سے مشورہ لیا اور کہا کہ آپ لوگوں میں سے جو جان بچا کر بھاگنا چاہے وہ میرا ساتھ دے میں تو اب عراق جاتا ہوں اور جو شخص آپ میں سے اتنے طویل سفر کی مشقت نہ برداشت کرنا چاہے اسے اختیار ہے کہ وہ اس راز کو فاش کئے بغیر جہاں اُس کا جی چاہے چلا جائے۔

حمید بن قحطبہ کی روانگی عراق

اس تجویز کے بعد اُس کے ساتھیوں نے اپنے گھوڑوں کے نعل لگوائے اور اب سفر کے لئے تیار ہوئے یہ سب کوفے کر دشت کی طرف چلا اور بجائے شاہراہ عام کے پگڈنڈی اختیار کی چلتے چلتے رصافہ شام واقع شام کی ایک سمت سے گذرے اُس وقت رصافہ میں عبداللہ بن علی کا ایک مولیٰ سعید البربری متعین تھا۔ اُسے معلوم ہوا کہ حمید بن قحطبہ عبداللہ بن علی کے خلاف ہو کر ریگستان کی طرف ہو لیا ہے۔ یہ اپنے شہ سواروں کو لے کر اُس کے تعاقب میں چلا اور راستے میں کسی جگہ اُسے جا لیا اُسے دیکھتے ہی حمید نے اپنے گھوڑے کو اُس کی طرف پلٹایا اور اُس کے پاس آکر کہنے لگا تم کو کیا ہوا ہے کیا تم مجھے نہیں جانتے مجھ سے لڑنے میں تمھاری بھلائی نہیں واپس جاؤ میرے دوستوں کو جو تمھارے بھی دوست ہیں قتل مت کرو اس سے تم کو قطعی کوئی فائدہ نہ ہوگا اس تقریر کو سُن کر وہ اس کا مفہوم اچھی طرح سمجھ گیا اور اُن کی مزاحمت کے بغیر پھر رصافہ اپنی جگہ چلا آیا حمید اپنے ساتھیوں کو لے کر عراق روانہ ہوا اُس کے محافظ دستے کے سردار موسیٰ بن میمون نے اُس سے کہا کہ رصافہ میں میری ایک لونڈی ہے میں اُسے کچھ وصیت کرنا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اُس کے مل کر بہت جلد آپ کے پاس آجاؤں گا۔ حمید نے اجازت دیدی موسیٰ اُس کے پاس آکر ٹھہرا اور پھر حمید کے پاس جانے کے ارادے سے رصافہ سے روانہ ہوا سعید البربری عبداللہ بن علی کے مولیٰ نے اُسے پکڑ کر قتل کر دیا۔

ابو مسلم خراسانی کی حکمت عملی

عبداللہ بن علی آگے بڑھ کر نصیبین میں فروکش ہوا اُس نے اپنے گرد خندق بنالی، ابو مسلم مقابلہ کے لئے بڑھا۔ ابو جعفر نے اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے حسن بن قحطبہ کو جو اُن کی طرف سے آرمینا پر اُن کا نائب تھا لکھ بھیجا تھا کہ وہ ابو مسلم سے آملے چنانچہ حسن بن قحطبہ ابو مسلم کے پاس آگیا جو اُس وقت موصل میں تھا، اب ابو مسلم عبداللہ بن علی کے سامنے آکر ایک سمت میں فروکش ہوا اور پھر اُس کا تعرض کئے بغیر اُس نے شام کا راستہ لیا اور عبداللہ کو لکھ دیا کہ مجھے نہ تمہارے مقابلہ پر بھیجا گیا ہے اور نہ تم سے لڑنے کا حکم دیا گیا مجھے تو امیر المومنین نے شام کا والی مقرر کیا ہے میں شام جا رہا ہوں۔

اہل شام کی عبداللہ بن علی سے علیحدگی

اس پر اُن شامیوں نے جو عبداللہ بن علی کے ہمراہ تھے اُس سے کہا کہ اس صورت میں کہ ابو مسلم ہمارے ملک میں جا رہا ہے جہاں ہمارے بیوی بچے اور اعزا ہیں جن پر اس کا قابو چلے گا انھیں یہ تہ تیغ کر دے گا ہماری اولاد کو لونڈی غلام بنالے گا ہم کیونکر آپ کا ساتھ دینے کے لئے یہاں قیام کر سکتے ہیں ہم تو اب اپنے گھروں کو جاتے ہیں وہاں جا کر اپنے اہل وعیال کی مدافعت کریں گے اور اگر ابو مسلم ہم سے لڑے گا تو ہم اُس سے لڑیں گے، عبداللہ بن علی نے کہا بخدا اس کا ارادہ شام جانے کا نہیں ہے یہ تو تم ہی سے لڑنے بھیجا گیا ہے اگر تم یہاں ٹھہرو تو وہ ضرور تمہارے مقابلے پر آئے گا۔ مگر اہل شام نے اُس کا کہنا نہ مانا اور شام کی طرف روانہ ہو گئے۔

ابو مسلم خراسانی اور عبداللہ بن علی کی جنگ

ابو مسلم نے آگے بڑھ کر اُن کے قریب اپنا پڑاؤ ڈالا اور عبداللہ بن علی اپنا پڑاؤ چھوڑ کر شام کی طرف روانہ ہوا اُس کے جاتے ہی ابو مسلم نے اسی جگہ پر جہاں عبداللہ بن علی کا پڑاؤ تھا قبضہ کر کے اپنا پڑاؤ ڈالا اور مورچے لگائے، نیز آس پاس کے تمام کنوؤں اور چشموں کو اندھا اور خراب کر دیا اُن میں مُردار جانور ڈال دیئے تاکہ دشمن کو پانی میسر نہ ہو۔

www.KitaboSunnat.com

جب اُس کی اطلاع عبداللہ بن علی کو ہوئی اُس نے اپنے شامی سرداروں سے کہا کہ میں نے تو پہلے ہی آپ لوگوں سے کہدیا تھا کہ وہ ضرور پلٹ آئے گا۔ اب خود عبداللہ بھی واپس ہوا یہاں آکر دیکھا کہ اُس کے پڑاؤ پر ابو مسلم نے پہلے سے قبضہ کر لیا ہے اس لئے مجبوراً اُس مقام پر چھاؤنی ڈالی جہاں اُس سے پہلے ابو مسلم کی چھاؤنی تھی اب جنگ شروع ہوئی پانچ یا چھ ماہ دونوں فریق لڑتے رہے اہل شام کے پاس سوار زیادہ تھے نیز ساز و سامان بھی اُن کے پاس بہت عمدہ تھا عبداللہ کے میمنہ پر بکار بن مسلم العقیلی اور میسرہ پر حبیب بن سوید الاعدی تھے عبدالصمد بن علی رسالہ کا سردار تھا۔ اُس کے مقابل ابو مسلم کے میمنہ پر حسن بن قحطبہ اور میسرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ابو نصر خازم بن خزیمہ تھا کئی ماہ تک دونوں حریف مصروف کارزار رہے۔

ہشام بن عمرو التغلبی راوی ہے کہ میں ابو مسلم کی فرودگاہ میں تھا ایک دن لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ کون قوم زیادہ بہادر اور ثابت قدم ہے میں نے لوگوں سے کہا کہ آپ ہی لوگ بیان کریں تاکہ میں بھی سنوں ایک شخص نے کہا اہل خراسان دوسرے نے کہا اہل شام اس پر ابو مسلم نے کہا کہ ہر قوم اپنے علاقے میں زیادہ بہادر اور ثابت قدم ہوتی ہے۔

عبداللہ بن علی کا شدید حملہ

اس کے بعد پھر جنگ شروع ہوگئی عبداللہ بن علی کی فوج نے ہم پر ایسا شدید حملہ کیا کہ ہمیں اپنی جگہوں سے پسپا کر دیا اس کے بعد وہ پلٹ گئے بعد ازاں عبدالصمد نے رسالہ کے ساتھ ہم پر حملہ کیا اور ہمارے اٹھارہ آدمی قتل کر کے وہ اپنی پوری جمعیت کے ساتھ پھر اپنی اصل فوج میں جا ملا اور اب ان سب نے مل کر اس بے جگری سے ہم پر حملہ کیا کہ ہماری صفیں درہم برہم کر دیں اور ہماری فوج کا بڑا حصہ تاب مقاومت نہ لا کر بے ترتیبی سے پسپا ہوا میں نے ابو مسلم سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گھوڑے کو ایڑ دے کر اس ٹیلہ پر چڑھ کر دیکھوں اور اپنی فوج کو جو شکست کھا کر پسپا ہو رہی ہے پھر واپس آنے کے لئے للکاروں، ابو مسلم نے اس کی اجازت دی میں نے ابو مسلم سے کہا کہ آپ بھی اپنے گھوڑے کو موڑیئے اس نے جواب دیا دانشمند ایسے موقع پر کبھی ایسا نہیں کرتے تم خود جا کر اہل خراسان کو للکارو کہ واپس آؤ کیونکہ نتیجہ کے مالک وہی ہوتے ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں میں نے اسی طرح ان کو آواز دی اور اب وہ پھر مقابلہ پر پلٹ آئے اس دن ابو مسلم نے یہ شعر بطور رجز پڑھا:

من کان ینوی اھلہ فلا رجع ۔ فر من الموت وفی الموت وقع

جو اپنے اہل و عیال کی نیت رکھتا ہے وہ واپس نہ آئے گا جو موت سے بھاگا وہ موت ہی کے منہ میں گرا۔

ابو مسلم کی ہدایات

اس لڑائی میں ابو مسلم کے لئے ایک تخت بنایا گیا تھا جب دونوں فوجیں لڑتیں تو وہ تخت اس کے لئے بچھایا جاتا اور ابو مسلم اس پر بیٹھ کر لڑائی کا رنگ ڈھنگ دیکھتا جس حصہ فوج میں کوئی خلل اسے نظر آتا فوراً اسے ہدایت بھیجتا کہ تمہاری سمت میں یہ رخنہ ہو گیا ہے فوراً اس کا تدارک کرو ورنہ دشمن اس میں سے نکل آئے گا اس کے لئے رسالہ آگے بڑھاؤ یا پیچھے ہٹاؤ اس کے قاصد اس کی ہدایات برابر دوسرے سرداران

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لشکر کو پہنچاتے رہتے تھے اور ان کے جواب لاتے رہتے تھے بہر حال بروز سہ شنبہ ۲۵ جمادی الآخر سنہ ۱۳۲ھ یا سنہ ۱۳۳ھ فریقین میں نہایت شدید جنگ ہوئی ابو مسلم نے جب جنگ کا یہ رنگ دیکھا اُس نے دشمن کے خلاف یہ چال چلی کہ حسن بن قحطبہ اپنے میمنہ کے سوار کو حکم دیا کہ تم اپنی سمت خالی کر کے اپنی فوج کا بڑا حصہ میسرہ میں شامل کر دو اور سمت میمنہ میں اپنی فوج کے بہادر ترین مدافعین کو چھوڑ دو کہ وہ اس سمت میں صرف مدافعت کرتے رہیں، جب اہل شام نے یہ ترکیب دیکھی انھوں نے اُس کے مقابل اپنے میسرہ کو خالی کر کے اُس کی بڑی جمعیت کو اپنے میمنہ میں شامل کر دیا جو ابو مسلم کے میمنہ کے مقابل متعین تھا۔

عبداللہ بن علی کی شکست

اس کے بعد ہی ابو مسلم نے حسن بن قحطبہ کو حکم دیا کہ تم قلب فوج کو حکم دو کہ وہ اپنی پوری طاقت کے ساتھ اُن چند آدمیوں کو لے کر جو اب تک سمت میمنہ میں موجود تھے اہل شام کے میسرہ پر حملہ کریں اس حکم کی بجا آوری ہوئی اہل قلب نے شامی میسرہ پر اس بے جگری سے حملہ کیا کہ اُن کے پرخچے اڑا دیئے ان کو مقابلے سے مار بھگایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن کا میمنہ اور قلب بھی، پسپا ہوا خراسانیوں نے اُن کا تعاقب کیا گویا اُن پر چڑھے پڑتے تھے اب اہل شام کو کامل شکست ہو گئی، عبداللہ بن علی نے سراقۃ الازدی سے جو اُس کے پاس کھڑا تھا پوچھا اب کیا کروں اُس نے کہا کہ آپ آخر دم تک ڈٹے رہے اور لڑیئے یہاں تک کہ آپ قتل ہو جائیں کیونکہ آپ ایسے شخص کا بھاگنا سخت معیوب ہے اور خود آپ نے مروان کو یہ الزام دیا تھا کہ وہ موت سے ڈر کر بھاگ گیا عبداللہ بن علی نے کہا مگر میں عراق جاتا ہوں سراقہ نے کہا میں آپ کے ساتھ ہوں اب اہل شام کو کامل شکست ہوئی اور اُن میں عام بھاگڑ پڑی وہ اپنی فرودگاہ کو چھوڑ کر چلتے بنے ابو مسلم نے اُس پر قبضہ کر لیا اور اس فتح کی خبر ابو جعفر کو بھیجی ابو جعفر نے اپنے مولیٰ ابو الخصیب کو اس لئے کہ وہ عبداللہ بن علی کی فرودگاہ کی ہر شے کو اپنے قبضہ میں لے لے مقام جنگ پر بھیجا اس سے ابو مسلم رنجیدہ ہوا۔

عبداللہ بن علی کی مراجعت بصرہ

عبداللہ بن علی اور عبدالصمد بن علی چلتے بنے عبدالصمد کوفے آیا عیسیٰ بن موسیٰ نے اُس کے لئے امان کی درخواست کی جسے ابو جعفر نے منظور کر لیا اور عبداللہ بن علی بصرہ میں سلیمان بن علی کے پاس آ کر قیام پذیر ہو گیا ابو مسلم نے معافی عام کا اعلان کر دیا اُس نے کسی کو اب قتل نہیں کیا اور اپنی فوج کو بھی اہل شام کے تعاقب اور قتل سے روک دیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عبدالصمد بن علی کے لئے اسمٰعیل بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی سے امان کی درخواست دی تھی۔

سلیمان بن علی کی عبداللہ بن علی کو امان

بیان کیا گیا ہے کہ عسکر کھا کر عبداللہ اور اُس کا بھائی عبدالصمد بن علی رصافہ شام آ گئے تھے عبدالصمد رصافہ میں مقیم تھا کہ منصور کے سوار جھور بن مرار العجلی کی قیادت میں اُس کے لئے آئے۔ جھور نے اُسے گرفتار کر کے بیڑیاں پہنا دیں اور پھر ابو جعفر کے مولیٰ ابوالخصیب کے ذریعہ اُسے ابو جعفر کے پاس بھیج دیا، یہ ان کے سامنے پیش کیا گیا انھوں نے اُسے عیسیٰ بن موسیٰ کے حوالے کر دیا اُس نے عبدالصمد کو امان دی اُسے عزت کے ساتھ رہا کر دیا نیز عطیہ میں کچھ روپیہ اور لباس دیا۔ البتہ عبداللہ بن علی رصافہ میں صرف ایک رات ٹھہرا صبح اندھیرے میں اپنے خاص سرداروں اور موالیوں کو لے کر رصافہ سے نکل کھڑا اور سلیمان بن علی کے پاس بصرے آ گیا یہ ان دنوں بصرہ کا عامل تھا۔ سلیمان نے انھیں پناہ دی اُن کی آؤ بھگت کی یہ جماعت عرصہ تک پوشیدہ طور پر اُس کے پاس قیام گزیں رہی۔

اسی سال ابو مسلم قتل کیا گیا۔

ابو مسلم خراسانی اور ابوالعباس

۱۳۶ھ میں ابو مسلم نے ابوالعباس سے حج کے لئے اجازت طلب کی اور مطلب یہ تھا کہ وہ حج میں خود نماز کی امامت کرے ابوالعباس نے اُس کی اجازت دیدی مگر اپنے بھائی ابو جعفر کو جو جزیرہ، آذربائیجان اور آرمینیا کے والی تھے لکھا کہ ابو مسلم نے مجھ سے حج کی اجازت لی ہے میں نے اُسے اجازت دیدی ہے مگر مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہاں آ کر وہ مجھ سے درخواست کرے گا کہ اُسی کو اس مرتبہ امیر حج بنایا جائے مناسب یہ ہے کہ تم بھی مجھ سے حج کی اجازت طلب کرو کیونکہ جب تم مکے میں ہو گے تو پھر وہ تمھارے ہوتے ہوئے اپنے لئے امارت حج کی خواہش نہ کر سکے گا۔ چنانچہ ابو جعفر نے ابوالعباس سے حج کی اجازت مانگی جو منظور کر لی گئی یہ انبار آ کر اُن سے ملے یہ سن کر ابو مسلم کہنے لگا کہ اس سال کے علاوہ کیا اور سال نہ تھا جس میں ابو جعفر حج کے لئے جاتے اُن کو بھی اسی سال حج کے لئے جانا تھا نیز اُن کی طرف سے یہ بات اس کے دل میں بیٹھ گئی۔

ابو مسلم خراسانی کی داد و دہش

علی کہتا ہے کہ اپنے علاقے سے آتے ہوئے ابو جعفر نے حسن بن قحطبہ کو اپنا قائم مقام بنایا دوسرے ارباب سیر نے بیان کیا ہے کہ ابو جعفر نے اپنے دو حشر یکی بن مسلم بن عروہ کو اپنی جگہ والی مقرر کیا تھا اسود ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولیٰ تھا اب یہ دونوں کے روانہ ہوئے اثنائے راہ میں ابومسلم کی یہ کیفیت تھی کہ وہ پہاڑی دشوار گذار گھاٹیوں کو درست کراتا اور ہر منزل پر عربوں کو کپڑے تقسیم کرتا، جو اس سے سوال کرتا اُسے ضرور دیتا اُس نے عربوں کو گدے اور لحاف دیئے کنویں کھدوائے، راستے کو سجوایا کیا اس سے ہر طرف اُس کی شہرت پھیلی عرب کہنے لگے کہ اس شخص کے خلاف تو ہم نے بہت سے الزام سنے تھے مگر اس نے اپنے طرز عمل سے ثابت کیا کہ وہ بالکل جھوٹ اور بہتان تھا، غرض کہ اسی طرح داد و دہش کرتا ہوا یہ مکہ آیا یمانی عربوں کو دیکھ کر اس نے نیزک کے پہلو میں ٹھوکا دے کر کہا کہ دیکھو اگر ان کو کوئی چرب زبان جلد آنسو بہانے والا آدمی مل جائے تو یہ کس قدر عمدہ سپاہی ہیں۔

ابومسلم خراسانی کی روانگی عراق

پہلے بیان کے مطابق۔ جب مناسک حج ادا کر کے سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوئے تو ابومسلم ابوجعفر سے پہلے ہی عراق چل دیا راستے میں اُسے ابوالعباس کی موت اور ابوجعفر کے خلیفہ ہونے کی اطلاع خط کے ذریعہ ملی اُس نے فوراً ابوجعفر کو ایک خط لکھا جس میں ابوالعباس کی موت پر صرف تعزیت کا بھیجی مگر اُن کی خلافت پر نہ اُن کو مبارک باد دی اور نہ اُس منزل پر ٹھہرا رہا تاکہ وہ اُس سے آملتے اور نہ خود چل کر اُن کے پاس آیا۔ اس طرز عمل پر ابوجعفر کو سخت غصہ آیا انھوں نے ایک خط سخت لہجے میں ابوایوب سے اُسے لکھوایا اسے پڑھکر ابومسلم نے ابوجعفر کو خلافت کی مبارکباد دی، یزید بن اسید السلمی نے ابوجعفر سے کہا میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ راستے میں آپ اور وہ یک جا ہوں کیونکہ تمام لوگ بمنزلہ اُس کی سپاہ کے ہیں وہ اُس کا بہت زیادہ کہنا مانتے ہیں اور ڈرتے ہیں اور آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے ابوجعفر نے اس مشورہ کو قبول کرلیا اب وہ ارادتاً پیچھے رہتے گئے اور ابومسلم آگے بڑھتا گیا۔ ابوجعفر نے اپنے آدمیوں کو یک جا ہونے کا حکم دیا وہ سب آگے بڑھ آئے اور جمع ہو گئے انھوں نے اپنے اسلحہ بھی یکجا کرلئے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اُس کے فرودگاہ میں اس وقت کل چھ زرہیں تھیں۔

ابومسلم کی عبدالجبار و صالح کے خلاف شکایت

ابومسلم انبار چلا آیا اُس نے عیسیٰ بن موسیٰ کو بلایا تاکہ یہ اُس کی بیعت کرے عیسیٰ آگیا ابوجعفر کوفہ آگئے۔ یہاں اُن کو عبداللہ بن علی کی بغاوت کا حال معلوم ہوا اُسے سُن کر وہ یہاں رُکے اور یہاں انھوں نے ابومسلم کو اپنے پاس بلا کر عبداللہ بن علی کے مقابلے کے لیے سپہ سالار بنایا ابومسلم نے کہا کہ عبدالجبار بن عبدالرحمٰن اور صالح بن شیم مجھ پر تہمتیں عائد کرتے ہیں آپ ان کو قید کر دیجئے ابوجعفر نے کہا عبدالجبار میرا کوتوال ہے اور اس سے پہلے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو العباس کا بھی کوتوال رہا ہے صالح بن ہیثم میرا رضائی بھائی ہے محض تمہارے گمان کی وجہ سے میں ان دونوں کو قید نہیں کرتا۔ اس پر ابو مسلم نے کہا کہ اس کے یہ معنے ہوئے کہ میرے مقابلے میں آپ کے قلب میں اُن کی زیادہ وقعت اور جگہ ہے یہ سُن کر ابو جعفر برہم ہو گئے ابو مسلم کہنے لگا کہ میرا ہرگز مقصد یہ نہ تھا کہ آپ اس طرح برہم ہو جائیں۔

مسلم بن مغیرہ کا بیان مسلم بن مغیرہ بیان کرتا ہے کہ میں آرمینیا میں حسن بن قحطبہ کے پاس تھا۔ جب ابو مسلم شام کی طرف روانہ ہوا ابو جعفر نے حسن کو حکم بھیجا کہ وہ بھی ابو مسلم کے پاس جا کر اُس کے ہمراہ شام جائے اس حکم کی بنا پر ہم لوگ ابو مسلم کے پاس آئے جو اُس وقت موصل میں تھا چند روز اُس نے یہاں قیام کیا جب اُس نے روانگی کا ارادہ کیا میں نے حسن سے کہا کہ آپ تو لڑائی کے لئے جا رہے ہیں اب سردست آپ کو میری ضرورت نہیں ہے اگر آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تو میں عراق چلا جاؤں اور آپ کے واپس آنے تک وہاں قیام کروں، حسن نے میری درخواست منظور کر لی البتہ یہ کہا کہ جب جانے لگو تو مجھے اطلاع دینا۔

حسن بن قحطبہ کا ابو ایوب کو پیغام چنانچہ جب میں تہیہ سفر کر چکا تو میں نے اُس سے آکر کہا کہ اب میں جاتا ہوں آپ سے رخصت ہونے آیا ہوں، حسن نے کہا تھوڑی دیر کے لئے باہر دروازے پر ٹھہرو میں تم سے آکر ملتا ہوں میں میں باہر نکل کر ٹھہر رہا حسن نے باہر آکر مجھ سے کہا کہ میں تمہارے ذریعہ ابو ایوب کو ایک پیام بھیجنا چاہتا ہوں اگر مجھے تم پر کامل اعتماد نہ ہوتا یا مجھے تمہارے اور ابو ایوب کے دوستانہ مراسم کا علم نہ ہوتا تو ہرگز یہ بات تم سے نہ کہتا امید ہے کہ تم اس پیام کو اُن تک پہنچا دو گے اُن سے کہہ دینا کہ جب سے میں ابو مسلم کے پاس آیا ہوں۔ مجھے اس کی وفاداری میں شبہ پیدا ہو گیا ہے جب کبھی امیر المومنین کا خط اس کے پاس آتا ہے یہ اُسے پڑھ کر اپنا منہ بنا لیتا ہے اور پھر اُسے دیکھنے کے لئے ابو نصر کو دیدیتا ہے اور دونوں استہزاءً اُس خط کو پڑھ کر ہنستے ہیں میں نے کہا ہاں میں آپ کے پیام کو اچھی طرح سمجھ گیا ہوں، میں عراق آکر ابو ایوب سے ملا میرا خیال تھا کہ میں ایک نئی بات اُس سے بیان کروں گا مگر اُس پیام کو سُن کر وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ ہم خود ابو مسلم کو عبد اللہ بن علی سے بھی زیادہ ناقابل اعتبار اور منافق سمجھتے ہیں البتہ ہم دونوں کے لئے ایک بات کی آرزو رکھتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ خراسانی عبد اللہ بن علی کو اچھا نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھے اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ انحراف بیعت کے بعد اہل خراسان کی مخالفت کے خوف سے اُس نے اپنے کوتوال حیاش مخالفت کے خوف سے اُس نے اپنے کوتوال حیاش بن حبیب کو اہل خراسان کے قتل کا حکم دیا اور اُس نے سترہ ہزار خراسانی قتل کر دیئے۔

مال غنیمت کے متعلق ابوحفص کا بیان

ابوحفص الازدی بیان کرتا ہے کہ ابومسلم عبداللہ بن علی سے لڑا اُس نے اُسے شکست فاش دی اور اُس کے فرودگاہ میں جو کچھ تھا اُس پر قبضہ کر کے اُسے ایک محدود احاطہ میں جمع کر دیا۔ غنیمت میں سونا چاندی زیورات اور جواہرات کثیر مقدار میں فاتحوں کے ہاتھ آئے تھے یہ بیش بہا چیزیں اُس احاطہ میں کھلی ہوئی بکھری پڑی تھیں ابومسلم نے اپنے ایک فوجی عہدہ دار کو اُس کی حفاظت پر متعین کر دیا تھا میں اسی عہدہ دار کے دستہ فوج میں تھا اُس نے باری باری سے ہمارا پہرہ مقرر کر دیا تھا جو شخص اُس احاطہ سے باہر جاتا تھا اُس کی جامہ تلاشی ہوتی تھی ایک دن میرے اور ساتھی احاطہ سے باہر گئے میں پیچھے رہ گیا ہمارے سردار نے اُن سے مجھے پوچھا انھوں نے کہا کہ ابوحفص احاطہ کے اندر ہے اُس نے احاطہ کے دروازے سے مجھے دیکھا میں تاڑ گیا میں نے فوراً اپنے دونوں موزے اتار کر اُس کے سامنے جھاڑے وہ اسے دیکھتا رہا اس کے بعد میں نے اپنا پاجامہ جھٹکا اور کرتے کی آستینیں جھٹک دیں پھر میں نے اپنے موزے پہن لئے وہ ان سب حرکتوں کو دیکھتا رہا پھر اٹھ کر اپنی مجلس میں جا بیٹھا اور اب میں احاطہ سے نکل آیا اُس نے مجھ سے پوچھا کہ تم احاطہ میں کیوں رہ گئے تھے میں نے عرض کیا خیر ہے اس کے بعد اُس نے تنہائی میں مجھ سے کہا جو کچھ تم نے کیا میں اُسے دیکھتا رہا ہوں ایسا تم نے کیوں کیا میں نے کہا کہ جناب والا اس احاطہ میں ہر طرف موتی اور درہم بکھرے پڑے ہیں ہم اُن پر چلتے رہتے ہیں مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا کوئی موتی میرے موزے میں آگیا ہو اس وجہ سے میں نے اپنے جوتے اور جراب دونوں کو اتار کر جھٹک دیا یہ بات اُسے بہت پسند آئی اُس نے کہا جاؤ اب میری یہ ترکیب رہی کہ میں پہرہ داروں کے ساتھ اُس احاطہ میں آتا درہم لیتا اپنے جوتے میں ڈال لیتا اور بیش بہا کپڑے اپنے پیٹ پر لپیٹ لیتا جب ہم سب نکلتے تو میرے اور ساتھیوں کی جامہ تلاشی ہوتی مگر مجھے کوئی نہ پوچھتا اس طرح میں نے بہت سی دولت جمع کر لی مگر موتیوں کو ہاتھ نہ لگایا۔

ابومسلم کا ابوالخصیب کو قتل کرنے کا ارادہ

عبداللہ بن علی کی ہزیمت کے بعد ابوجعفر نے ابوالخصیب کو ابومسلم کے پاس بھیجا تاکہ یہ مال غنیمت کی فروتیار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے یہ بات ابو مسلم کو سخت ناگوار گزری اُس نے ابوالخصیب پر کوئی الزام عائد کرکے اسے قتل کردینا چاہا مگر دوسرے اشخاص نے اس کی سفارش کی اور کہا کہ اس کا کیا قصور ہے یہ تو ایلچی ہے اس پر ابو مسلم نے اُسے چھوڑ دیا یہ ابو جعفر کے پاس چلا آیا۔ دوسرے سرداران فوج نے ابو مسلم سے آکر کہا کہ تم نے عبداللہ بن علی کا خاتمہ کرکے اُس کے قیام گاہ پر قبضہ کیا ہے ہماری حاصل کردہ غنیمت کے متعلق سوال نہیں کیا جاسکتا اس میں سے صرف پانچواں حصہ امیر المومنین کا ہے۔

ابو جعفر کو ابو مسلم سے خطرہ

ابوالخصیب نے ابو جعفر سے آکر سارا ماجرا بیان کیا اور کہا کہ وہ مجھے قتل کردینا چاہتا تھا۔ ابو جعفر کو خوف پیدا ہوا کہ اب ابو مسلم خراسان چلا جائے گا انھوں نے یقطین کے ہاتھ ایک خط اُسے بھیجا اور اُس میں لکھا کہ میں تم کو مصر و شام کا صوبہ دار مقرر کرتا ہوں یہ تمھارے لئے خراسان کی صوبہ داری سے اچھا ہے مصر پر تم خود کسی اور کو اپنا عامل بنا دو شام میں خود رہو اس طرح تم امیر المومنین کے قریب ہو جاؤ گے اور وہ تم کو جب بلائیں گے تم جلد اُن کے پاس آسکو گے۔ خط پڑھ کر ابو مسلم برہم ہو گیا کہنے لگا ان کی یہ شان کہ وہ مجھے شام و مصر کی ولایت دیں میں اُن کی کیا پروا کرتا ہوں خراسان پر تو میرا قبضہ ہے اور اب میں خراسان جانے کا مصمم عزم رکھتا ہوں یقطین نے ابو جعفر کو اس کی اطلاع لکھ بھیجی۔

یقطین بن موسیٰ کی ابو مسلم کے خلاف شکایت

متذکرہ بالا بیان کے علاوہ اس واقعہ کے متعلق دوسرا بیان یہ ہے کہ جب ابو مسلم نے عبداللہ بن علی کی فرودگاہ پر قبضہ کرلیا تو منصور نے یقطین بن موسیٰ کو بھیجا تاکہ وہ اس فرودگاہ کی ہر شے کو اپنے قبضہ میں کرے ابو مسلم اُسے "یک دین" پکارتا تھا ابو مسلم نے اُس سے کہا اس کے کیا معنی کہ لڑائی کے لئے تو میں امین سمجھا جاؤں اور مال کے متعلق مجھے خائن سمجھا گیا، اس کے بعد اُس نے ابو جعفر کو گالیاں دیں۔ یقطین نے یہ تمام واقعہ ابو جعفر سے آکر بیان کردیا۔

ابو مسلم کا ابو جعفر کے نام خط

ابو مسلم ابو جعفر کی مخالفت پر کمر باندھ کر حمیرہ سے روانہ ہوا اور ان کے سامنے سے بغیر اُن کے پاس آئے خراسان کی طرف چل دیا ابو جعفر انبار سے عائد آئے انھوں نے ابو مسلم کو لکھا کہ تم میرے پاس آؤ اُس کے جواب میں ابو مسلم نے حسب ذیل خط زاب سے بھیجا جہاں اُس نے منزل کی تھی اور وہ اسی شام وہاں سے براہ حلوان روانہ ہونے والا تھا۔ "امیر المومنین کا کوئی دشمن ایسا نہ رہا کہ جس پر اللہ نے اُن کو قابو نہ دیا ہو، ساسانی بادشاہوں سے یہ روایت ہم سنتے آئے ہیں کہ جب فتنہ و شورش فرو ہو جاتے ہیں تو سب سے زیادہ خوف زدہ طبقہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزرا کا ہوتا ہے، ہم آپ کی قربت پسند نہیں کرتے مگر اسی کے ساتھ جب تک آپ ہمارے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے رہیں گے ہم بھی آپ کے وفادار رہنا چاہتے ہیں اور آپ کی طاعت و فرماں برداری کے لئے تیار ہیں مگر یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم آپ سے دور رہیں اسی میں سلامتی ہے اگر آپ اس سے خوش ہیں تو ہم آپ کے بہترین غلام ہیں اور اگر آپ اس تجویز کو نہیں مانتے اور اپنے ارادے پر عمل پیرا ہی ہونا چاہتے ہیں تو ایسی صورت میں اپنی جان بچانے کی خاطر اس ستوار عہد وفا کو توڑتا ہوں جو میں نے آپ کی وفا کا کیا ہے۔

ابو جعفر کا خط بنام ابو مسلم خراسانی جب یہ خط منصور کو ملا انھوں نے یہ جواب اسے لکھا: میں نے تمھارے خط کے مفہوم کو سمجھ لیا تمھاری مثال ان منافق وزرا کی نہیں ہے جو اپنے جرائم کی کثرت کی وجہ سے اپنے بادشاہوں کی توجہ ملک میں فتنہ و فساد برپا کر کے اپنی طرف سے ہٹا دیتے ہیں بے شک ان کی راحت اسی میں ہے کہ وہ جماعت میں اختلاف و انتشار پیدا کرتے رہیں تم نے اپنے تئیں ان کے برابر کیوں کیا کہاں تم کہاں وہ تم اپنی اطاعت، اخلاص اور اس حکومت کی گراں بار ذمہ داریوں کے اٹھانے میں اپنی آپ نظیر ہو البتہ جو شرط تم نے پیش کی ہے میں اس کے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں میں عیسیٰ بن موسیٰ کے ہاتھ یہ خط بھیجتا ہوں تاکہ اگر تم میری تحریر کے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں میں عیسیٰ بن موسیٰ کے ہاتھ یہ خط بھیجتا ہوں تاکہ اگر تم میری تحریر کے قبول پر مائل ہو تو اس سے تم کو اطمینان قلب نصیب ہو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو شیطان کے وسوسوں سے بچائے کیونکہ جو خیال تم نے قائم کر لیا ہے اس سے بہتر اسے تمھاری نیت کے بگاڑنے کا ذریعہ ہم دست نہ ہو سکے گا۔

جریر بن یزید کی سفارت منصور نے جریر بن یزید بن جریر بن عبداللہ البجلی کو جو اپنی فراست و چرب زبانی میں یکتائے روزگار تھا ابو مسلم کے پاس بھیجا یہ اسے سمجھا بجھا کر واپس لے آیا۔ ابو مسلم کہا کرتا تھا کہ میں روم میں قتل کیا جاؤں گا کیونکہ نجومی اس کے متعلق یہ حکم لگاتے تھے چنانچہ جب وہ منصور کے پاس آیا تو وہ اس وقت رومیہ میں خیموں میں فروکش تھے لوگوں نے اس کا استقبال کیا، منصور نے اسے اپنا مہمان بنایا اور چند روز اس کی بہت خاطر و تواضع کی۔

ابو مسلم کا ابو جعفر کے نام خط علی کہتا ہے کہ ابو مسلم نے حسب ذیل خط ابو جعفر کو لکھا تھا: اللہ کا فرض سمجھ کر میں نے ایک شخص کو اپنا امام اور دلیل بنایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بڑے پایہ کے عالم اور رسول اللہ صلعم کے عزیز قریب تھے انھوں نے قرآن سے لاعلمی برتی اور اس دنیائے حقیر وقلیل کی خاطر انھوں نے قرآن میں تحریف کی اُن کی حالت فریب خوردہ کی سی ہوگئی انھوں نے مجھے حکم دیا کہ میں تلوار نیام سے باہر نکالوں اور عفو وحلم کو بالکل فراموش کردوں نہ کوئی عذر قبول کروں اور نہ کبھی لغزش کو معاف کروں میں نے یہ سب باتیں آپ کے خاندان کی حکومت کے قیام کے لئے انجام دیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے اُن لوگوں پر آپ کا حق ثابت کردیا جو اُس سے اب تک جاہل تھے، اس کے بعد اب اللہ نے مجھے توبہ کی توفیق مرحمت فرما کر اس ہلاکت سے نکال لیا اگر وہ اسے معاف کردے تو وہ تو ہمیشہ سے معافی دینے والا ہے اور اگر میرے کرتوت کی بنا پر وہ مجھے ان اعمال کی سزا دے تو دے کیونکہ خداوند عالم ہرگز اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

ابومسلم خراسانی کی سرکشی منصور کی مرضی کے خلاف ابومسلم خراسان جانے کے لئے اپنے مستقر سے روانہ ہوا، جب عراق کی سرزمین میں آیا تو منصور بھی انبار سے چل کر مدائن آگئے، ابومسلم نے حلوان کا راستہ اختیار کیا اور کہنے لگا کہ سب سے اہم واقعات حلوان سے اس طرف طے ہوئے ہیں۔

امرا کے ابومسلم کے نام خط ابوجعفر نے عیسیٰ بن علی، عیسیٰ بن مسلم اور بنی ہاشم سے جو وہاں موجود تھے کہا کہ ابومسلم کو خط لکھیں چنانچہ سب نے اُسے خطوط لکھے جن میں اُس کی بہت تعظیم کی گئی تھی اور اُس کے خدمات کا اعتراف تھا نیز اُس سے درخواست تھی کہ جو عہد وفا اُس نے اس خاندان سے کیا وہ اُسے مدت العمر نبھانا ہے اُس پر خلیفہ کی طاعت واجب ہے، غدر کے عواقب سے اُسے ڈرایا تھا اور اُسے ہدایت کی تھی کہ وہ امیرالمومنین کے پاس آکر اُن کی خوشنودی حاصل کرے۔

ابوحمید کی سفارت ابوجعفر نے اپنا خط ابوحمید المروزی کے ہاتھ ابومسلم کو بھیجا اور اُسے ہدایت کردی کہ وہ ابومسلم سے انتہائی لینت کے ساتھ گفتگو کرے اُن کی طرف سے اس کے احسانات کا تشکر ظاہر کرے اور کہدے کہ میں اُس کو ایسا رفیع درجہ دینے والا ہوں اور اُن کے ساتھ وہ سلوک کرنے والا ہوں جو اُن کے ساتھ کسی نے نہ کیا ہوگا مگر یہ اُس صورت میں ہے کہ وہ راہ راست پر آکر میرا کہا مان لے اور واپس چلا آئے البتہ اگر وہ واپسی سے انکار کرے تو اُس سے کہہ دینا کہ امیرالمومنین نے تجھ سے کہا ہے کہ اگر میری اجازت کے بغیر میرے علی الرغم تم چلے گئے اور میرے پاس نہ آئے تو مجھے نہ عباس کا پوتا سمجھنا اور نہ مسلمان سمجھنا اگر میں خود ہی تیرا مقابلہ نہ کروں اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کو کسی دوسرے کے سپرد کردوں، اگر تو سمندر میں پھاندے گا میں سمندر میں کود پڑوں گا اگر تو آگ میں گھسے گا میں تیرے تعاقب میں آگ میں گھس جاؤں گا یہاں تک کہ میں تجھے قتل کردوں یا خود اپنی جان دیدوں، مگر جب تک اُس کی واپسی سے مایوسی نہ ہو یہ تہدید اُس سے نہ کہنا البتہ کسی بھلائی کی اُس سے توقع نہ رکھنا۔

www.KitaboSunnat.com

ابوحمید اور ابومسلم خراسانی کی گفتگو ابوحمید اپنے معتمد علیہ لوگوں کے ساتھ ابومسلم کے پاس حلوان آیا۔ ابوحمید ابومالک اور دوسرے لوگ ابومسلم کے پاس پہنچے انھوں نے امیر المومنین کا خط اسے دیا اور کہا کہ مفسد و فتنہ پرداز لوگ امیر المومنین کی جانب سے تمھارے متعلق اس قسم کی باتیں تم سے بیان کر رہے ہیں جو انھوں نے اپنی زبان سے بھی نہیں نکالیں ان کی رائے تمھارے متعلق ان فتنہ پردازوں کے بیان کے بالکل خلاف ہے یہ تم سے حسد رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو امارت و ترفہ تم کو حاصل ہے وہ جاتی رہے تم اپنی حالت کو خراب نہ کرو اور اُن سے آکر گفتگو کرو تم تو امین آل محمد مشہور ہو اس دنیاوی امارت، شوکت اور عزت کے مقابلہ میں تمھاری خدمات کا اجر جو تم کو آخرت میں ملے گا کہیں زیادہ ہوگا اس اجر آخرت کو تم ضائع مت کرو اور شیطان کے ورغلانے میں نہ آجاؤ۔

ابوحمید کی اس تقریر کو سن کر ابومسلم نے کہا اس سے پہلے تو تم نے کبھی اس قسم کی گفتگو مجھ سے نہیں کی تھی اُس نے جواب دیا تمھیں نے ہم کو اس تحریک میں شرکت اور اہل بیت یعنی بنی العباس کی حمایت و طاعت کی دعوت دی تھی اور ہم سے خواہش کی تھی کہ ہم اس تحریک کے مخالفین سے نبرد آزما ہوں تمھیں نے ہم کو مختلف ممالک اور مختلف اسباب و وجوہ کی بنا پر اس تحریک میں شریک کیا اللہ نے ہم کو اُن کی طاعت کے لئے متحد کیا اور اُن کی محبت کی خاطر ہمارے قلوب ایک دوسرے سے وابستہ کردیئے اور اُن کی مدد کرا کر اللہ نے ہمیں عزت بخشی ہم نے اُن کے ہر فرد سے اُسی محبت و خلوص طلب سے ملاقات کی جو اللہ نے اُن کے لئے ہمارے دل میں ڈال دی تھی اب ہم پوری طرح سوچ سمجھ کر اور خالص طاعت کے جذبات لئے ہوئے اُن کے شہروں میں اُن کے پاس آگئے۔ اب جب کہ ہم اپنی انتہائے نہایت اور آرزو کو پہنچ گئے ہیں تم ہماری حالت کو خراب کرنا اور بات کو بگاڑ دینا چاہتے ہو تم نے ہم سے کہا تھا کہ جو تمھاری مخالفت کرے اُسے بلا تامل قتل کردو اور اگر خود میں تمھاری مخالفت کروں تو تم مجھے بھی قتل کردینا۔

ابونصر کا ابومسلم کو خراسان جانے کا مشورہ ابومسلم نے ابونصر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک اس کی گفتگو تم سن رہے ہو یہ خود اس کی گفتگو نہیں ہے مالک نے کہا اب اس کی بات پر توجہ نہ فرمائیے واقعی آپ سچ کہتے ہیں یہ خود اس کی اپنی تقریر نہیں ہے آپ اس سے ہرگز خائف نہ ہوں جو اس کے بعد پیش آئے گا وہ اس تقریر کے مفہوم سے زیادہ تکلیف دہ ہے آپ نے جو عزم کیا ہے اسے پورا کیجئے آپ واپس نہ چلئے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ منصور کے پاس جائیں گے وہ ضرور آپ کو قتل کر دے گا آپ کی طرف سے اس کے دل میں ایسی بدگمانی پیدا ہو گئی ہے کہ اب وہ کبھی آپ پر بھروسہ نہیں کرے گا۔

نیزک کا ابو مسلم کو رے میں قیام کا مشورہ

اس کے بعد ابو مسلم نے مجلس کے برخاست کا حکم دیا جب سب لوگ چلے گئے اس نے نیزک کو بلایا اور کہا کہ بھائی میں نے مدت العمر میں تم سے زیادہ عقلمند آدمی نہیں دیکھا اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے لوگوں کے یہ خط میرے پاس آئے ہیں اور اس وقت جو گفتگو بالمشافہ ہوئی اس سے تم بھی واقف ہو نیزک نے کہا میری رائے یہ ہے کہ آپ منصور کے پاس نہ جائیں بلکہ رے چلے اور وہاں چل کر قیام کیجئے اس طرح رہے اور خراسان کا درمیانی علاقہ آپ کے تصرف میں رہے گا وہاں کے سب لوگ آپ کے حامی ہیں اور وہ آپ کی باقاعدہ فوج کے مثل ہیں وہاں کوئی آپ کی مخالفت نہ کرے گا اگر منصور آپ کے ساتھ سیدھا رہے آپ بھی سیدھے رہیے اور اگر فساد پر آمادہ ہو تو آپ کو کوئی خطرہ نہیں کیونکہ آپ اپنی فوج میں کھڑے ہوں گے خراسان آپ کے عقب میں رہے گا اس وقت آپ کو غور کرنے کا کافی موقع ہم دست رہے گا جیسا مناسب نظر آئے کیجئے۔

ابو جعفر کی ابو مسلم خراسانی کو دھمکی

ابو مسلم نے ابو حمید سے بلا کر کہا کہ تم اپنے آقا سے جا کر کہدو کہ میں اُن کے پاس نہیں آتا ابو حمید نے پوچھا کیا اب مخالفت کا عزم ہی کر لیا ہے اس نے کہا ہاں ابو حمید نے پھر کہا ایسا نہ کرو مگر ابو مسلم نے نہ مانا اور کہا میں اُن سے ملنا نہیں چاہتا جب ابو حمید اس کی واپسی سے مایوس ہوا اس نے اب ابو جعفر کی وہ تہدید اس سے کہدی اس پر ابو مسلم دیر تک سر جھکائے غور کرتا رہا پھر اس نے ابو حمید سے کہا چلے جاؤ مگر معلوم ہوتا تھا کہ ابو جعفر کی تہدید نے اس کی ہمت توڑ دی ہے اور وہ اس سے مرعوب ہو چکا ہے، اس وقت ابو مسلم کی طرف سے ابو جعفر کے خیالات خراب ہوئے انھوں نے ابو داؤد کو جو خراسان میں ابو مسلم کا قائم مقام تھا اس کی تمام عمر کے لئے امارت خراسان کا فرمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقرر اُسے براہ راست لکھ بھیجا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابو داؤد نے ابو مسلم کو لکھا کہ ہم نے خلفا اور اہل بیت رسول اللہ کی نافرمانی کے لئے تمھارے ساتھ خروج نہیں کیا تھا تم اپنے امام کی مخالفت نہ کرو اور بغیر اُن کی اجازت کے خراسان واپس نہ آؤ جب ابو حمید سے اُس کی گفتگو ہوئی اسی زمانے میں ابو داؤد کا یہ خط ابو مسلم کو ملا اس سے اُس کے حوصلے اور بھی پست ہو گئے اور وہ بہت مرعوب و خوف زدہ ہوا اس نے ابو حمید اور ابو مالک کو بلا کر کہا کہ اگرچہ میرا یہ ارادہ تھا کہ میں خراسان چلا جاؤں مگر اب میری رائے بدل گئی ہے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ابو اسحٰق کو امیر المومنین کی خدمت میں بھیجوں اور پھر وہ اپنی رائے آ کر مجھے دے کیونکہ میں ابو اسحٰق پر پورا اعتماد کرتا ہوں چنانچہ اُس نے ابو اسحٰق کو منصور کے پاس بھیج دیا۔

ابو اسحٰق کا ابو مسلم خراسانی کو مشورہ

جب یہ اُن کی فرودگاہ میں آیا تو بنی ہاشم نے اُس کی ہر اُس طریقہ و طریقہ سے جو اُسے محبوب تھا اُس کی خاطر مدارات کی ابو جعفر نے اُس سے کہا کہ اگر تم اُسے واپس لے آؤ تو خراسان کی ولایت تمھاری ہے اس کے علاوہ اُسے خلعت و انعام سے سرفراز کیا، ابو اسحٰق نے واپس جا کر ابو مسلم سے بیان کیا کہ میں نے ان سب کے طرز عمل میں کوئی بات ایسی نہیں پائی جو قابل اعتراض ہو وہ سب لوگ آپ کی بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں اور آپ کے لئے وہی چاہتے ہیں جو اپنے لئے چاہتے ہیں۔ مناسب یہ ہے کہ آپ امیر المومنین کے پاس چل کر اُن سے معذرت کر لیجئے اس تقریر کے بعد اب ابو مسلم آنے کے لئے آمادہ ہو گیا۔

نیزک کی ابو مسلم خراسانی کو نصیحت

جب نیزک کو اس کی خبر ہوئی اُس نے ابو مسلم سے اس کی تصدیق چاہی ابو مسلم نے اقرار کیا اور یہ شعر اپنی مثال میں سنایا:

ما للرجال مع القضاء محیلۃ ۔ ذھب القضاء بحیلۃ الاقوام

(ترجمہ) تقدیر کے مقابلے میں انسانوں کی کوئی تدبیر کارآمد نہیں ہوتی اور تقدیر قوموں کی عقل کو سلب کر لیتی ہے۔

نیزک کہنے لگا اگر جانے کا ارادہ ہی کر لیا ہے تو اللہ اس میں آپ کی بھلائی کرے میری صرف یہ بات گرہ میں باندھ لیجئے کہ اُن کے پاس جاتے ہی ان کا کام تمام کر دیجئے پھر جس کی چاہے بیعت کر لیجئے کوئی آپ کی مخالفت نہ کرے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر کا ابو مسلم کو قتل کرنے کا فیصلہ

ابو مسلم نے ابو جعفر کو لکھ بھیجا کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ ابو ایوب کہتا ہے کہ میں ایک دن ابو جعفر کے پاس گیا وہ مقام رومیہ میں ایک اونی خیمہ میں نماز عصر کے بعد مصلیٰ پر بیٹھے تھے ابو مسلم کا خط سامنے رکھا تھا مجھے دیا میں نے اُسے پڑھا اس کے بعد کہنے لگے کہ خدا جب وہ میرے سامنے آیا میں اسے قتل کر دوں گا یہ سُن کر میں نے اپنے دل میں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ میں نے کتابت سیکھی جب اچھی طرح اُس کی تحصیل کر لی تو میں خلیفہ کا میر منشی ہو گیا اب لوگوں میں یہ فساد کی باتیں پیدا ہو گئیں اگر ابو مسلم قتل کر دیا گیا تو اس کے پیرو اُس کے قتل کو ہرگز خاموشی سے گوارا نہ کریں گے وہ نہ اس شخص کو زندہ چھوڑیں گے اور نہ کسی دوسرے اُن سے راہ رکھنے والے کو زندہ چھوڑیں گے' اس خوف سے میری نیند جاتی رہی پھر میں نے اپنے دل سے کہا کہ شاید ابو مسلم بے خوف و خطر معمولی طور چلا آئے تو ابو جعفر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں ورنہ اگر وہ خطرے کو محسوس کر کے اپنی حفاظت کے سامان ساتھ لے کر آیا تو پھر تو یہ کام بغیر سخت فساد اور شر کے روبراہ ہوتا مشکل نظر آتا ہے کیوں نہ کوئی تدبیر سوچوں۔

ابو ایوب کی حکمت عملی

میں نے سلمہ بن سعید بن جابر کو بلایا اُس سے پوچھا تم میرے احسانات کا اعتراف کرتے ہو اُس نے کہا بدل و جان' میں نے کہا میں ایک ایسا عہدہ دیتا ہوں کہ جس سے اس قدر آمدنی تم کو ہو گی جتنی کل عراق کے مالک کی ہوتی ہے مگر اسی کے ساتھ یہ شرط ہے کہ تم میرے بھائی حاتم بن ابی سلیمان کو اپنے ساتھ شریک کر لو اور اُسے نصف حصہ دینا اُس نے اسے منظور کر لیا اس شرط کے لگانے سے میرا مدعا یہ تھا کہ اُسے اس قدر کثیر النفع تجویز کے متعلق کوئی شک نہ پیدا ہو بلکہ وہ اسے صحیح سمجھ کر اس پر عمل کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے اب میں نے اُس سے کہا کہ کسکر کی آمدنی سال اول میں اس قدر ہوئی تھی امسال اُس کے مقابلہ میں دو چند ہے میں چاہتا ہوں کہ سال گذشتہ کی آمدنی پر اُس کا قبالہ تمہارے نام کر دوں یا تشخیص لگان کے بغیر امانتاً تمہارے اجارے میں دیدوں تم کو اتنی آمدنی ہو گی کہ اٹھائے نہ اٹھے گی اُس نے مجھ سے کہا مگر اتنا روپیہ دھڑوت کے لئے میں کہاں سے لاؤں میں نے کہا تم ابو مسلم کے پاس جاؤ اُس سے ملو اور کہو کہ وہ اپنی ضروریات میں جہاں اور رقم خرچ کرتا ہے اُسی میں سے کسکر کی سال اول کی آمدنی کے مساوی رقم دیدے کیونکہ امیر المومنین کا ارادہ ہے کہ وہ ابو مسلم کو ان کے پاس آتے ہی عراق کا والی مقرر کر دیں اور اس طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسے اور خود اپنے کو اس خلفشار سے سکون دیں، اُس نے کہا مگر امیر المومنین مجھے اس سے ملنے کی اجازت کیوں دینے لگے۔ میں نے کہا میں تمھارے لئے اجازت لے لوں گا۔

سلمہ بن سعید اور ابو مسلم خراسانی

میں ابو جعفر کے پاس آیا ان سے اصل حقیقت بیان کی اُنھوں نے مجھے سلمہ کے بلانے کا حکم دیا میں نے اُسے اندر بلایا ابو جعفر نے اُس سے کہا کہ ابو ایوب نے تمھارے لئے اجازت مانگی ہے کیا تم ابو مسلم سے ملنا چاہتے ہو اُس نے کہا جی ہاں ابو جعفر نے کہا اچھا تم کو اجازت دی جاتی ہے اُس سے، میرا اسلام کہہ دینا اور کہنا کہ ہم ان کے مشتاق ہیں۔

سلمہ ابو مسلم کے پاس آیا اُس نے کہا کہ امیر المومنین آپ کے متعلق بہت ہی عمدہ رائے رکھتے ہیں، اس سے اُسے اطمینان ہوا ورنہ اس سے پہلے وہ پریشان و غمگین نظر آتا تھا جب سلمہ نے اُس سے آکر وہ بات کہی جس کے لئے وہ ابو مسلم کے پاس آیا تھا تو ابو مسلم بہت خوش ہوا اور ابو جعفر کے پاس آنے تک برابر خوش رہا۔

ابو مسلم خراسانی کا استقبال

ابو ایوب راوی ہے کہ جب ابو مسلم مدائن کے قریب آگیا امیر المومنین نے حکم دیا کہ سب اُس کا استقبال کریں چنانچہ تمام سرکاری عہدہ داروں نے اُس کا استقبال کیا سہ شام ابو مسلم مدائن آگیا میں نے امیر المومنین سے جاکر عرض کیا وہ اپنے خیمہ میں مصلی پر بیٹھے تھے کہ ابو مسلم اسی شام کو آپ کے پاس آنا چاہتا ہے آپ اُس کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہتے ہیں، ابو جعفر نے کہا میں چاہتا ہوں کہ دیکھتے ہی اُسے قتل کر دوں میں نے کہا میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اس وقت ایسا نہ کیجئے وجہ اس کی یہ ہے کہ اور بہت سے لوگ اس وقت اس کے ساتھ ہوں گے اور چونکہ لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ وہ آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہوگیا تھا اگر وہ آپ کے پاس آکر باہر نہ جائے گا تو مجھے اندیشہ ہے کہ فساد برپا ہوگا مناسب یہ ہے کہ اس وقت آنے کے بعد آپ اُسے واپس جانے کی اجازت دیجئے گا اور جب کل صبح وہ آپ کے پاس آئے اُس وقت جو مناسب سمجھ میں آئے کیجئے گا، اس مشورہ سے میرا مقصد صرف یہ تھا کہ اس وقت اُس کے ساتھیوں کے شر سے اپنے تئیں اپنی ساری جماعت اور امیر المومنین کو محفوظ رکھا جائے اُسی شام کو ابو مسلم امیر المومنین سے ملنے آیا مجرا بجالایا موؤب اُن کے سامنے کھڑا رہا اس کے بعد ابو جعفر نے اُس سے کہا اے عبد الرحمن واپس جاکر آرام کرو اور سفر کی وجہ سے بدن پر میل کچیل آگیا ہوگا غسل کرو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل صبح میرے پاس آنا، ابو مسلم اپنی قیام گاہ چلا آیا اور سب لوگ بھی واپس چلے گئے۔

عثمان بن نہیک کو ابو جعفر کا حکم

ابو مسلم کے جانے کے بعد امیر المومنین نے مجھ پر بہتان لگایا کہ تم نے یہ موقع کھو دیا جب کہ وہ میرے سامنے مؤدب کھڑا تھا اس سے بہتر اُس کے قتل کرنے کا کیا موقع ہوتا معلوم نہیں آج رات میں وہ کیا فتنہ برپا کر دے، میں اپنی قیام گاہ کو واپس آگیا اور علی الصباح اُن کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے دیکھتے ہی انھوں نے کہا دور ہو تو نے کل مجھے اُس کے قتل سے روک دیا میں اسی فکر میں ساری رات سو نہ سکا انھوں نے مجھے خوب گالیاں دیں بلکہ اب مجھے خوف ہوا کہ کہیں یہ مجھی کو قتل نہ کرا دیں اس کے بعد انھوں نے عثمان بن نہیک کے بلانے کا حکم دیا میں نے اُسے آواز دی امیر المومنین نے اُس سے پوچھا کیا تم کو میرے احسانات کی سپاس گذاری ہے اس نے کہا میں آپ کا غلام ہوں اگر آپ مجھے حکم دیں کہ میں اپنی تلوار کی نوک پر اپنا بوجھ ڈال دوں یہاں تک کہ وہ آر پار ہو جائے تو میں ایسا بھی کرنے کے لئے تیار ہوں انھوں نے کہا اچھا اگر میں تم کو ابو مسلم کے قتل کا حکم دوں تو کیا کرو گے، عثمان تھوڑی دیر تک سر جھکائے خاموش کھڑا رہا میں نے کہا کہتے کیوں نہیں اس پر اس نے دبے الفاظ میں کہا جی ہاں میں اس کے لئے تیار ہوں۔

ابو مسلم خراسانی کے قتل کا منصوبہ

امیر المومنین نے اُسے حکم دیا کہ جاؤ اور محافظ دستہ کے چار بڑے دلیر اور سخت جوانمرد انتخاب کر کے لاؤ جب یہ نکل کر جانے لگا اور سرا پردہ کے قریب گیا تھا کہ اُسے پھر آواز دی اور واپس بلایا اور کہا تم بیٹھ جاؤ اور اپنے کسی معتمد علیہ شخص کو بھیج کر اپنے چار بھروسہ کے سپاہیوں کو بلا منگواؤ، عثمان نے اپنے ایک خادم سے کہا کہ نوجا کر بن داج، ابو حنیفہ اور سپاہیوں کو بلا لا جب یہ لوگ آ گئے تو امیر المومنین نے ان سے بھی وہی خواہش کی جو عثمان سے کی تھی اُنھوں نے کہا ہم اُسے قتل کر دیں گے ابو جعفر نے اُنھیں رواق کے عقب میں چھپ کر بیٹھ جانے کا حکم دیا اور کہا جب میں تالی بجاؤں تم فوراً نکل کر اُسے قتل کر دینا۔

ابو مسلم خراسانی کی طلبی

اس انتظام کے بعد اب ابو جعفر نے پے در پے کئی آدمی اُس کے بلانے کے لئے بھیجے اُنھوں نے آکر کہا کہ وہ سوار ہو چکا ہے اتنے میں ایک خدمت گار نے آکر بیان کیا کہ وہ عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس ملنے آیا ہے میں نے امیر المومنین سے کہا اگر اجازت مرحمت ہو تو باہر فرودگاہ کا ایک چکر لگا آؤں اور دیکھوں کہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا کسی کو ہمارے اس ارادے کی بھنک تو نہیں ملی یا کسی نے راز فاش تو نہیں کر دیا انھوں نے کہا اچھا جاؤ میں اُن کے پاس سے باہر نکل رہا تھا کہ دروازے ہی ابو مسلم مجھے اندر جاتا ہوا ملا مجھے دیکھ کر مسکرایا میں نے خود اُسے سلام کیا وہ اندر چلا آیا واپس آکر میں نے دیکھا کہ وہ زمین پر مقتول پڑا ہے امیر المومنین نے اُس کے قتل میں میری واپسی کا بھی انتظار نہیں کیا، ابو الہیثم نے جب اُسے آکر مقتول پایا تو اظہار افسوس کے لئے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا میں نے اُس سے کہا تھیں نے اُس کے مخالف ہو جانے پر اُس کے قتل کا مشورہ دیا تھا اور اب قتل کے بعد اظہار رنج و افسوس کرتے ہو اس سے تم نے ایک بے خبر شخص کو اپنے حقیقی جذبات سے واقف کر دیا اس کے بعد اس نے جو گفتگو کی وہ اس قدر حسین مصلحت اور برمحل تھی کہ مدت العمر اس نے ایسی گفتگو نہیں کی پھر کہنے لگا امیر المومنین حکم ہو تو میں ان سب لوگوں کو واپس بھیج دوں انھوں نے کہا مناسب

ابو الہیثم کا ابو جعفر کو مشورہ

ابو الہیثم نے کہا تو بہتر یہ ہے کہ آپ خدمت گاروں کو حکم دیں کہ وہ آپ کے خیموں میں سے بستر و فرش اور دوسرا سامان معیشت کسی دوسرے خیمہ میں منتقل کریں چنانچہ ابو جعفر نے اس کے مطابق حکم دیدیا اور اب فرش و بستر وغیرہ اس طرح نکالا جانے لگا کہ گویا کسی اور خیمہ کو اُس کے رہنے اور آرام کرنے کے لئے درست کیا جا رہا ہے اب ابو الہیثم نے باہر نکل کر اس کے تمام ساتھیوں سے کہا کہ آپ لوگ اپنے اپنے مقام واپس جائیں امیر (ابو مسلم) امیر المومنین کے پاس دوپہر کو آرام کرنا چاہتے ہیں اس بیان کے ساتھ جب انھوں نے بستر و فرش بھی منتقل ہوتا دیکھا انھیں اس کے کہنے پر یقین آگیا وہ سب چلے گئے اور اپنے ہتھیار کھول دیئے، ابو جعفر نے اُن سب کو اُن کے مقررہ انعام و خلعت سے سرفراز کیا اور ابو اسحٰق کو ایک لاکھ دیئے۔ ابو ایوب کہتا ہے کہ خود امیر المومنین نے مجھ سے کہا کہ جب ابو مسلم میرے سامنے آیا میں نے اُسے سخت سست کہا اور پھر گالیاں دیں اس وقت عثمان نے اس پر تلوار کا وار کیا مگر اُس کا کچھ اثر نہ ہوا اب شبیب بن واج اور اُس کے ساتھیوں نے پردہ سے نکل کر اُس پر ایک بار وار کئے وہ زمین پر گر پڑا جب تلواریں اُس پر پڑنے لگیں تو مجھ سے کہنے لگا امیر المومنین مجھے معافی دیجئے میں نے کہا حرامزادے اب معافی مانگتا ہے جب کہ چاروں طرف سے تلواریں پڑ رہی ہیں میں نے کہا اسے ذبح کر ڈالو اُن سب نے اُسے ذبح کر دیا۔

ابو حفص الازدی کا بیان

ابو حفص الازدی راوی ہے کہ میں ابو مسلم کے ساتھ تھا ابو اسحٰق اُس کے پاس ابو جعفر کے پاس سے بنی ہاشم کے خطے لے کر آیا اور اُس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا کہ اُن لوگوں کی رائے تمھارے متعلق اس کے بالکل برعکس ہے جیسا کہ تم کو اندیشہ ہے ہر شخص تمھاری اُتنی ہی عزت و منزلت کرتا ہے جتنی خلیفۂ وقت کی اور وہ تمھارے احسانات کے معترف ہیں۔

ابو مسلم کی ابو نصر کو ہدایت

ابو اسحٰق کے کہنے پر یقین کر کے ابو مسلم مدائن روانہ ہوا اُس نے ابو نصر کو اپنے مال و متاع کی حفاظت کے لئے اپنے مقام پر چھوڑا اور کہا کہ میرے خط کے آنے تک تم یہاں ٹھیرے رہو اُس نے کہا کہ ایک نشانی مقرر کر کے مجھے بتایا جائے تاکہ اس سے میں آپ کا خط پہچان لوں ابو مسلم نے کہا کہ اگر میرے خط پر میری نصف مہر ثبت ہو تو سمجھنا کہ میں نے لکھا ہے اور اگر پوری مہر ہو تو سمجھ لینا کہ نہ میں نے اُسے لکھا ہے اور نہ خود مہر ثبت کی ہے۔

جب یہ مدائن کے قریب پہنچا اُس وقت بھی اُس کے ایک فوجی سردار نے اُسے آداب بجالا کر عرض کیا کہ میرا کہا مانئے اور واپس چلئے، کیونکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ کو دیکھتے ہی وہ آپ کو قتل کر دے گا۔ ابو مسلم نے کہا کہ میں اُن کے بالکل نزدیک پہنچ گیا ہوں اب واپس جانا اچھا نہیں سمجھتا۔

ابو مسلم اور ابو الخصیب کی ملاقات

غرض کہ ابو مسلم تین ہزار فوج کے ہمراہ مدائن آیا اپنی بڑی جمعیت کو حلوان چھوڑ آیا۔ ابو جعفر سے ملنے آیا اُنھوں نے اُس دن اُسے واپس جانے کا حکم دیا۔ یہ دوسرے دن اُن سے ملنے کے لئے جانے لگا راستے میں ابو الخصیب نے اس سے آکر ملاقات کی اور کہا چونکہ ابھی امیر المومنین مصروف ہیں آپ ذرا توقف فرمائیں تاکہ آپ تخلیہ میں اُن سے ملیں۔

ابو مسلم خراسانی اور عیسیٰ بن موسیٰ

یہ وقت گذارنے عیسیٰ بن موسیٰ کے ڈیرے آگیا یہ عیسیٰ کو محبوب رکھتا تھا عیسیٰ نے اُس کے لئے ناشتہ منگوایا۔ دوسری طرف امیر المومنین نے ربیع سے کہا (یہ اُس زمانے میں ابو الخصیب کا خدمت گار تھا) تو جا دیکھ کسی کو اس خبر نہ ہو اور ابو مسلم سے کہہ کر مرزوق نے آپ کو یہ پیام بھیجا ہے کہ اگر آپ امیر المومنین سے تنہائی میں ملنا چاہتے ہوں تو فوراً تشریف لائیے یہ سنتے ہی ابو مسلم اٹھا اور سوار ہوا۔ عیسیٰ نے اس سے کہا کہ تم چلو مگر جب تک میں نہ آؤں اندر جانے کے لئے عجلت نہ کرنا میں بھی تمھارے ساتھ امیر المومنین کے پاس چلوں گا۔ عیسیٰ کو وضو کرنے میں دیر ہو گئی ابو مسلم اندر چلا گیا اور عیسیٰ کے آنے سے پہلے ہی قتل کر دیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ بن موسیٰ کا اظہار افسوس

اب عیسیٰ بھی آیا اُس وقت ابو مسلم ایک عبا میں لپٹا ہوا تھا اُس نے پوچھا کہ ابو مسلم کہاں ہے ابو جعفر نے کہا اس چادر میں لپٹا ہوا ہے عیسیٰ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ابو جعفر کہنے لگے چپ رہو آج ہی وہ دن ہے جب کہ حقیقی معنی میں حکومت و اقتدار تم کو نصیب ہوا ہے اس کے بعد اُس کی نعش دجلہ میں پھینک دی گئی۔

ابو مسلم خراسانی سے جواب طلبی

ابو حفص کہتا ہے کہ امیر المومنین نے عثمان بن نہیک اور چار اور محافظ دستے کے سپاہیوں کو بُلا کر حکم دیا تھا کہ جب میں تالی بجاؤں تم دشمن خدا کو قتل کر دینا۔

ابو مسلم کے سامنے آتے ہی ابو جعفر نے اُس سے پوچھا کہ وہ دونوں تلواریں کہاں ہیں جو تم کو عبداللہ بن علی کے سامان میں ملی تھیں اُس نے کہا ایک تو یہ ہے جو میرے اوپر معلق ہے ابو جعفر نے کہا مجھے دکھاؤ اس نے نیام سے کھینچ کر انھیں دی انھوں نے اُسے حرکت دے کر اپنی مسند کے نیچے رکھ لیا اور اب اُس پر عتاب کرنے لگے پوچھا تو نے ابو العباس کو وہ خط کیوں لکھا تھا جس میں اُن کو افتادہ زمینوں پر قبضہ کرنے سے منع کیا تھا تو ہمیں شریعت سکھانا چاہتا تھا ابو مسلم نے کہا میرا خیال تھا کہ اُن پر قبضہ کرنا جائز نہیں ہے میرے خط کے جواب میں انھوں نے مجھے خط لکھا جسے پڑھ کر مجھے معلوم ہوا کہ امیر المومنین اور اُن کے اہل خاندان علم کا مخزن و معدن ہیں، ابو جعفر نے سوال کیا تم مکے سے واپس آتے وقت راستے میں مجھ سے آگے کیوں بڑھ گئے تھے اُس نے کہا میں نے مناسب نہ سمجھا کہ میں اور آپ ایک ہی چشمہ آب پر منزل کریں کیونکہ اس سے اور لوگوں کو تکلیف ہوتی اس بنا پر میں محض سہولت کی وجہ سے آپ کے آگے بڑھ گیا تھا۔ ابو جعفر نے سوال کیا جب ابو العباس کے مرنے کی اطلاع تجھے ہوئی اور حسین نے تجھے یہ مشورہ دیا تھا کہ تو میرے پاس آجائے تو نے اُس سے کہا کہ ہم واپس نہیں جاتے آگے بڑھتے ہیں اور پھر دیکھا جائے گا تو اپنی راہ ہو لیا نہ تو نے اپنی منزل پر قیام کیا کہ ہم تیرے پاس پہنچ جاتے اور نہ تو میرے پاس واپس آیا ابو مسلم نے کہا میں اس کا جواب پہلے ہی دے چکا ہوں کہ یہ بات میں نے محض لوگوں کی سہولت کی خاطر کی تھی اور یہ خیال کیا تھا کہ آپ سے پہلے ہم کوفہ پہنچ جائیں اس سے آپ کی مخالفت مقصود نہ تھی۔ ابو جعفر نے کہا تو نے عبداللہ بن علی کی جاریہ کو اپنے تصرف میں لانا چاہا تھا ابو مسلم نے کہا میرا ہرگز یہ مقصد نہ تھا بلکہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ کھو نہ جائے اس وجہ سے میں نے اُسے ایک بلند کوٹھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر آتار دیا ہے اور اُن کی حفاظت کے لیے پہرہ دار مقرر کر دیئے ہیں۔ ابو جعفر نے سوال کیا اس کا کیا جواب ہے کہ تو نے میرے حکم کی تحقیر کی اور میری مرضی کے خلاف خراسان روانہ ہو گیا اُس نے کہا چونکہ مجھے اندیشہ ہو گیا تھا کہ آپ میری طرف سے بدظن ہو گئے ہیں میں نے مناسب سمجھا کہ پہلے خراسان جاؤں اور وہاں سے آپ کو اپنے خراسان آنے کی معذرت لکھ بھیجوں اور اُس سے ہرگز میرا مقصد وہ نہ تھا جس کی بنا پر آپ مجھ سے بدظن ہو گئے کہ میں آپ کی مخالفت پر آمادہ ہو گیا ہوں۔ ابو جعفر کہنے لگے کہ آج کا ایسا دن مجھ پر کبھی نہیں گذرا اور تیری ان باتوں سے میرا غضب اور بڑھ گیا، اس کے بعد انھوں نے تالی بجائی اُس کے ساتھ ہی لوگوں نے عقب سے نکل کر اُس پر حملہ کیا عثمان اور اُس کے آدمیوں نے تلواروں سے اُس کا کام تمام کر دیا۔

عبدالرحمٰن سے جواب طلبی و قتل

یزید بن اسید کہتا ہے کہ امیر المومنین منصور نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن پر عتاب کیا اور پوچھا کہ وہ مال اور روپیہ کہاں ہے جو تو نے حران میں جمع کیا تھا اُس نے کہا کہ اُسے میں نے فوج کی حالت درست کرنے کے لیے خرچ کر دیا اور اُن کی تقویت کے لئے انھیں دیدیا۔ میں نے پوچھا میری ضد پر تو خراسان کیوں جا رہا تھا اُس نے کہا یہ نہ پوچھیے میں اب خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس پر مجھے طیش آ گیا میں نے اُسے گالیاں دیں اب سپاہیوں نے عقب سے نکل کر اُسے قتل کر دیا۔

ابو مسلم خراسانی کی عیسیٰ بن موسیٰ سے درخواست

متذکرہ بالا بیان کے علاوہ بیان کیا جاتا ہے کہ قتل کے دن ابو مسلم نے عیسیٰ بن موسیٰ سے کہلا کر بھیجا کہ آپ بھی میرے ہمراہ چلیں اُس نے جواب دیا تم آگے چلو اور تمھاری حفاظت میرے ذمہ ہے۔ ابو مسلم ابو جعفر کے خیمہ میں آ گیا۔ اس سے پہلے ابو جعفر نے عثمان بن نہیک اپنے صاحب حرس کو ہدایت کر دی تھی اُس نے شعیب بن دلاج المزوذی ایک سپاہی اور ابو حنیفہ حرب بن قیس کو اُس کے قتل کے لیے مستعد رکھا تھا ابو جعفر نے اُن سے کہدیا تھا کہ جب میں تالی بجاؤں تم اپنا کام کر دینا ابو مسلم کو اندر آنے کی اجازت دی گئی۔

محمد البخاری کے خلاف ابو جعفر سے شکایت

اس نے محمد البخاری دربان سے پوچھا کیا خبر ہے اُس نے کہا خیریت ہے آپ اپنی تلوار مجھے دیدیجئے ابو مسلم نے کہا پہلے تو میرے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں کیا جاتا تھا اُس پر دربان نے کہا جو اسلحہ آپ لگا کر آئے ہیں وہ سب یہیں اتار دیجئے۔ ابو مسلم نے اس طرز عمل کی ابو جعفر سے اندر جا کر شکایت کی انھوں نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے تمھارے ساتھ ایسا کیا ہے اللہ اُس کا بُرا کرے۔

ابو مسلم خراسانی پر عتاب

اس کے بعد انھوں نے اُس کی طرف پلٹ کر اُس پر اپنا عتاب شروع کیا اور کہا کیا تو نے یہ بدتہذیبی نہیں کی کہ اپنے خط کی ابتدا اپنے نام سے کی اور کیا تو نے امینہ بنت علی کے لئے پیام نہیں دیا تو اس بات کا مدعی ہے کہ تو سلیط بن عبداللہ بن عباس کا بیٹا ہے، تو نے سلیمان بن کثیر کو کیوں قتل کر دیا حالانکہ تجھے معلوم تھا کہ ہماری اس دعوت میں تیری شرکت سے پہلے سے وہ پوری طرح اس تحریک میں ہمارا سچا معاون اور ہمارا خاص داعی تھا ابو مسلم نے کہا وہ ہماری مخالفت کرنا چاہتا تھا اور اس نے میری حکم عدولی کی تھی اس وجہ سے میں نے اُسے قتل کر دیا ابو جعفر نے کہا حالانکہ ہم جیسی کچھ اُس کی عظمت و وقعت کرتے تھے اُس سے تو باخبر تھا پھر بھی تو نے اُسے قتل کر دیا اب تو میری حکم عدولی کر رہا ہے اور میری مخالفت پر کمربستہ ہے خدا مجھے ہلاک کر دے اگر میں تجھے قتل نہ کر دوں ابو جعفر نے گرز سے اُس پر ضرب لگائی اتنے میں شبیب اور حرب نے نکل کر اُسے قتل کر دیا یہ ۱۵ شعبان ۱۳۷ھ کا واقعہ ہے۔

ابو مسلم نے اپنے زمانہ اقتدار اور لڑائیوں میں چھ لاکھ انسانوں کو قتل کیا تھا۔

ابو مسلم خراسانی کا قتل

بیان کیا جاتا ہے کہ جب ابو جعفر ابو مسلم پر عتاب کرنے لگے اور کہا کہ تو نے یہ کیا اور یہ کیا تو اُس نے کہا پھر اُن جانفشانیوں اور خدمات کے بعد جو میں نے آپ کی حکومت کے قیام کے لئے کی ہیں آپ کو ان باتوں کے مجھ سے کہنے کا حق نہیں ابو جعفر نے کہا اے غبیث عورت کے جنے اگر کوئی کم عمر چھوکری بھی تیری جگہ ہوتی تو وہ اپنے فرض کو سرانجام دیتی تو نے جو کچھ کیا وہ ہمارے اقبال اور خوش بختی کی وجہ سے کیا اگر یہی کام تو اپنی خاطر کرتا تو تجھے ذرا سی بھی کامیابی نہ ہوتی، تو نے اپنے خط کو اپنے نام سے شروع کیا اور مجھ سے امینہ بنت علی کی نسبت اپنے ساتھ چاہی تو سلیط بن عبداللہ بن عباس کے بیٹے ہونے کا مدعی ہے تو بام عروج کی کٹھن منزل پر چڑھ گیا ہے ابو مسلم ان کا غصہ فرو کرنے کے لئے اُن کا ہاتھ لے کر اُسے ملنے اور چومنے لگا اور معذرت کرنے لگا۔

بیان کیا گیا ہے کہ عثمان بن نہیک نے پہلے آہستہ سے اس پر تلوار کا وار کیا جس سے اُس کا صرف پرتلہ کٹ گیا ابو مسلم اُس میں اُلجھ گیا اب شبیب بن واج نے ایک ہاتھ میں اُس کا پاؤں قطع کر دیا اس کے بعد اور لوگوں نے متواتر اُس پر وار کئے اور قتل کر دیا منصور اس اثنا میں برابر اُن کو للکارتا رہا۔ مار دو مار دو بیان کیا جاتا ہے کہ پہلے وار پر ابو مسلم نے ابو جعفر سے کہا امیر المومنین آپ اپنے دشمنوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ کے لئے میری جان بخشی کیجیے منصور نے کہا اللہ مجھے ہلاک کردے اگر میں اب تجھ کو چھوڑ دوں تجھ سے بڑھ کر میرا دشمن کون ہوگا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کو ابو جعفر کی نصیحت

اس کے قتل کے بعد عیسیٰ بن موسیٰ منصور کے پاس آیا اس نے پوچھا امیر المومنین ابو مسلم کہاں ہے انھوں نے کہا ابھی تو یہیں تھا۔ عیسیٰ نے کہا آپ واقف ہیں کہ وہ ہمارا کیسا مخلص اطاعت شعار ہے ابراہیم اسے بہت اچھا سمجھتے تھے منصور کہنے لگے اے احمق بخدا سارے روئے زمین پر اس سے زیادہ کوئی میرا دشمن نہ تھا یہ دیکھ وہ اس بستر میں لپٹا ہوا پڑا ہے اسے مقتول دیکھ کر عیسیٰ نے اظہار افسوس میں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا عیسیٰ کے دل میں ابو مسلم کی خاص وقعت تھی اور وہ اسے بہت اچھا سمجھتا تھا مگر منصور نے اس سے کہا کہ تمھاری تو عقل جاتی رہی ہے کیا ابو مسلم کے ہوتے ہوتے تم کو کبھی تم کا بھی اقتدار حاصل تھا۔

ابو مسلم خراسانی کے متعلق جعفر بن حنظلہ کی رائے

اس کے بعد انھوں نے جعفر بن حنظلہ سے بلا کر پوچھا کہ تم ابو مسلم کے متعلق کیا کہتے ہو اس نے کہا اگر امیر المومنین۔ اس کے سر کا صرف ایک بال لے کر مجھے دیں تو میں اسے بھی برابر قتل کرتا جاؤں گا منصور نے کہا اللہ تمھارا بھلا کرے اٹھو اور ابو مسلم کو دیکھو جب اس نے ابو مسلم کو مقتول پایا تو کہنے لگا کہ صحیح معنے میں آج کے دن سے آپ اپنی خلافت شمار کریں۔

اسمٰعیل بن علی اور ابو جعفر منصور کی گفتگو

اس کے بعد اسمٰعیل بن علی کو اندر آنے کی اجازت دی گئی اس نے سامنے آکر بیان کیا کہ میں نے آج رات خواب دیکھا ہے کہ آپ نے ایک مینڈھا ذبح کیا ہے اور میں نے اسے اپنے قدموں سے روندا ہے منصور نے کہا اے ابوالحسن تمھاری آنکھ میٹھی نیند سوتے اٹھو اور اپنے خواب کی تصدیق کرلو اللہ نے فاسق کو قتل کردیا ہے اسمٰعیل اٹھ کر اس جگہ گیا جہاں ابو مسلم مقتول پڑا تھا اور اس نے اپنے قدموں سے اسے روندا۔

ابو جعفر کا ابو اسحٰق و ابو نصر کے قتل کا ارادہ

اس کے بعد منصور کا ارادہ ہوا کہ وہ ابو اسحٰق ابو مسلم کے صاحب حرس اور ابو نصر اس کے کوتوال کو بھی قتل کردے مگر ابو الہیثم نے اس بارے میں منصور کو سمجھایا کہ ابو مسلم کی فوج دراصل آپ ہی کی فوج ہے آپ ہی نے اس فوج کو ابو مسلم کی اطاعت کا حکم دیا تھا اسی وجہ سے اس نے اس کی اطاعت کی۔

ابو اسحٰق کی اطاعت

منصور نے ابو اسحٰق کو بلایا یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا ابو مسلم اسے دکھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیا منصور نے اُس سے پوچھا تم نے کبھی تو میری مخالفت کے لئے دشمن خدا ابو مسلم کی اتباع کی تھی وہ چپ رہا اور ابو مسلم کے ڈر سے وہ ادھر اُدھر دیکھتا رہا منصور نے یہ حالت دیکھ کر اُس سے کہا کہ جو کہنا چاہتے ہو کہو اللہ نے اُس فاسق کا کام تمام کر دیا ہے پھر حکم دیا کہ اسے اُس کی پارہ پارہ شدہ نعش دکھاؤ اُس کے دیکھتے ہی ابو اسحٰق سجدے میں گر پڑا اور بہت دیر تک سر بسجود رہا منصور نے کہا سر اٹھاؤ اور کہو کیا کہنا چاہتے ہو اُس نے یہ کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھایا کہ اُس خدا کا شکر ہے جس نے آج مجھے تیری طرف سے بے خطر کر دیا جب سے کہ میں اس کے پاس آکر اس کے ساتھ ہوا تھا آج تک مجھے اس کی طرف سے کبھی ایک دن کے لئے بھی اطمینان نہیں ملا میں نے اپنے اہل و عیال کو وصیت بھی کر دی تھی اور حنوط سے لگائے کفن پہنے رہتا تھا چنانچہ جب اس نے اپنے جسم کے ظاہری کپڑے اٹھائے تو معلوم ہوا کہ اُن کے نیچے نئے کتاں کے کپڑے موجود ہیں جن میں خوشبو بسی ہوئی ہے۔ یہ حال دیکھ کر ابو جعفر کو اُس پر رحم آیا کہنے لگے اپنے خلیفہ کی طاعت خلوص نیت سے قبول کرو اور اُس اللہ کا شکر ادا کرو جس نے تم کو اس فاسق سے بچایا اور اطمینان دلایا نیز یہ بھی کہا کہ اس جمعیت کو یہاں سے ہٹا دو۔

مالک بن الہیثم کا عذر

اس کے بعد انھوں نے مالک بن الہیثم کو بلا کر اُسی قسم کی باتیں کیں اُس نے یہی عذر پیش کیا کہ آپ ہی کے حکم سے ہم اُس اطاعت کرتے تھے اور محض آپ کی خوشنودی کے لئے سب لوگ اس سے ڈرتے تھے اور اُس کی خدمت کرتے تھے اور میں خود تو ابو مسلم کی صورت دیکھنے سے بھی پہلے سے آپ کے خاندان کا حلقہ بگوش اور عقیدت کیش رہا ہوں منصور نے اُس کی معذرت کو قبول کیا اور اسے بھی ابو اسحٰق کی طرح یہی حکم دیا کہ ابو مسلم کی فوج کو یہاں سے ہٹا دے۔

ابو جعفر کا ابو اسحٰق کو انتباہ

اس کے علاوہ ابو جعفر نے ابو مسلم کے اور کئی سرداروں کو بلا کر اُن کو بیش بہا خلعت و انعام دیا اسی طرح اُن کی تمام فوج کو انعام بانٹا وہ خوش ہو کر واپس جانے لگے مگر کہتے جاتے تھے کہ ہم نے اپنے آقا کو روپیہ کے عوض فروخت کر دیا، اس کے بعد ابو جعفر نے ابو اسحٰق سے بلا کر کہہ دیا کہ یاد رکھو اگر اس فوج میں سے کسی نے میرے ٹیموں کی ایک رسی بھی کاٹ دی تو میں تمھاری گردن اڑا دوں گا اور پھر ان کے خلاف بھی پوری طاقت صرف کر دوں گا، ابو اسحٰق نے اُن سے جا کر کہا اے کتو خاموشی کے ساتھ واپس چلو۔

ابو نصر کے نام جعلی خط

ابو حفص الازدی راوی ہے کہ ابو مسلم کے قتل کے بعد ابو جعفر نے ابو نصر کو ابو مسلم کی طرف سے ایک خط لکھا اُس میں اُسے حکم دیا کہ تم میرا سارا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مال و متاع اور ہر وہ شے لے کر جو میں وہاں چھوڑ آیا ہوں یہاں چلے آؤ اس خط پر ابومسلم کی مہر ثبت کر دی۔ ابونصر نے جب دیکھا کہ مہر کا نقش پورا طبع ہوا ہے وہ سمجھ گیا کہ یہ ابومسلم کا لکھا ہوا خط نہیں ہے اُس نے قاصدوں سے صاف صاف کہہ دیا کہ یہ تمھاری کارستانی ہے اس کے بعد وہ خراسان کے ارادے سے ہمدان کی طرف چل پڑا۔

ابونصر کی گرفتاری ابوجعفر نے شہرزور کی ولایت کا فرمان ابونصر کو لکھ بھیجا مگر یہ فرمان اُسے اُس وقت ملا جب کہ وہ شہرزور سے خراسان روانہ ہو چکا تھا جب ان کو اُس کا علم ہوا اُنھوں نے زہیر بن الترکی عامل ہمدان کو حکم بھیجا کہ اگر ابونصر تمھارے علاقے سے گزرے اُسے قید کر دینا یہ خط زہیر کو ابونصر کی ہمدان میں موجودگی ہی میں مل گیا اُس نے ابونصر کو گرفتار کر کے قلعہ میں قید کر دیا۔ یہ زہیر بنی خزاعۃ کا مولیٰ تھا۔

ابونصر اور ابراہیم بن عریف کی گفتگو ایک دن ابونصر ابراہیم بن عریف کے سامنے جو اس کے اخیافی بھائی کا بیٹا تھا قلعہ کی فصیل پر برآمد ہوا اور کہا اے ابراہیم تو اپنے چچا کو قتل کرتا ہے اُس نے کہا نہیں ہرگز نہیں۔ اب زہیر نے قلعہ کی دیوار پر نمودار ہو کر ابراہیم سے کہا دیکھو میں حکم کا بندہ ہوں بخدا میں ان کو دنیا میں سب سے بڑھ کر عزیز رکھتا ہوں مگر مجبور ہوں امیرالمومنین کے حکم کو رد نہیں کر سکتا اگر تم میں سے کسی ایک نے ایک تیر بھی چلایا تو میں اُن کا سر کاٹ کر یہاں سے تمھارے پاس پھینک دوں گا۔

ابونصر کی رہائی اس کے بعد ابوجعفر نے زہیر کو ایک دوسرا خط لکھا اُس میں ہدایت کی کہ اگر تم نے ابونصر کو گرفتار کر لیا ہو تو اُسے قتل کر دو مگر اُس حکم کے آنے سے پہلے ہی اُس کے تقرر کا فرمان جو پہلے ارسال کیا گیا تھا ایک قاصد اُس کے پاس لے کر پہنچا چونکہ زہیر خود ابونصر کا طرف دار تھا اس نے اُس فرمان کے آتے ہی اُسے رہا کر دیا۔ ابونصر ہمدان سے چل دیا اس فرمان کے آنے کے دوسرے دن زہیر کو ابوجعفر کا وہ خط ملا جس میں اُسے ابونصر کو قتل کر دینے کا حکم دیا گیا تھا اُسے پڑھ کر اُس نے کہا کہ میں اب کیا کروں چونکہ اس کے تقرر کا فرمان میرے پاس پہلے آچکا تھا میں نے اسے رہا کر دیا۔

ابونصر کا کردار ابونصر ابوجعفر کے پاس آیا انھوں نے اُس سے کہا تھیں نے ابومسلم کو خراسان چلے جانے کا مشورہ دیا تھا اُس نے جواب دیا یہ درست ہے چونکہ اُس نے میرے ساتھ بہت احسان کیے تھے جب اس نے مجھ سے مشورہ لیا تو میں نے اُسے مخلصانہ مشورہ دیا اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب والا بھی مجھ پر احسان فرمائیں تو میں آپ کا بھی سچا بہی خواہ اور مخلص رہوں گا اور ہمیشہ شکر گذار رہوں گا، ابو جعفر نے اُسے معاف کر دیا چنانچہ راوندیہ جماعت کی شورش کے وقت ابو نصر قصر کے دروازے پر موجود تھا اس نے کہا میں آج دربانی کی خدمت انجام دوں گا جب تک میں زندہ رہوں کوئی شخص قصر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ابو جعفر نے اسے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ قصر کے دروازے پر حفاظت کے لئے موجود ہے اُس سے اُنھیں اُس کے خلوص کا ثبوت مل گیا۔

مالک بن ہیثم کی گرفتاری و رہائی

بیان کیا گیا ہے کہ جب مالک بن ہیثم ہمذان کی طرف روانہ ہو گیا تو ابو جعفر نے زہیر بن ترکی کو لکھا کہ اگر مالک تو نے روک نہ لیا تو تجھے قتل کر دیا جائے گا، زہیر نے مالک سے آکر کہا کہ آج میرے یہاں آپ کی دعوت ہے اگر آپ تشریف لائیں گے تو میری عزت افزائی ہوگی مالک نے دعوت کے لئے اُس کے گھر جانے کا اقرار کر لیا اس نے چالیس آدمیوں کو چن کر دو ایسے کمروں میں چھپا دیا جس سے دعوت کے کمرے میں راستہ تھا۔ جب مالک وہاں آگیا تو زہیر نے ادہم کو آواز دی کہ جلد کھانا لاؤ اُس کی آواز سنتے ہی وہ چالیسوں آدمی نکل کر مالک پر جھپٹے اُس کی مشکیں باندھ لیں اور پھر دونوں پیروں میں بیڑیاں ڈال کر اُسے منصور کے پاس بھیج دیا منصور نے اُسے معافی دیدی اور موصل کا عامل مقرر کر دیا۔

سنباذ کی بغاوت

اسی سال منصور نے ابو داؤد خالد بن ابراہیم کو خراسان کا صوبہ دار مقرر کیا اور اُس کے لئے باقاعدہ فرمان اُسے لکھ بھیجا، نیز اسی سال خراسان میں ابو مسلم کے خون کا بدلہ لینے کے لئے سنباذ نے خروج کیا۔

سنباذ نیشاپور کے ایک گاؤں اہن نام کا رہنے والا مجوسی تھا، جب اُس نے اپنی بغاوت کی علت ظاہر کی ہزاروں آدمی اُس کے ساتھ مرنے مارنے کے لئے آمادہ ہوئے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یہ ابو مسلم کے خون کا بدلہ لینے کے لئے کھڑا ہوا تھا اور اُس کی وجہ یہ تھی کہ یہ شخص اُس کا ساختہ پرداختہ تھا، خروج کرتے ہی اس نے نیشاپور، قومس اور رے پر قبضہ کر لیا فیروز اصبہذ اس کا نام تھا رے پہنچ کر اس نے ابو مسلم کے تمام اندوختہ خزانوں پر اپنا قبضہ جما لیا، یہ وہ خزائن تھے جو ابو مسلم ابو العباس کے پاس جانے کے وقت رے چھوڑ گیا تھا اس کے اکثر پیرو اہل جبال تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنباذ کا قتل ابو جعفر نے جہور بن مرار العجلی کو دس ہزار فوج کے ساتھ اس کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا ہمذان اور رے کے درمیان دشت کے کنارے فریقین میں لڑائی ہوئی، شدید جنگ کے بعد سنباذ کو شکست فاش ہوئی اس شکست میں تقریباً اس کے ساتھ ہزار آدمی مارے گئے اس کے بیوی بچوں کو لونڈی غلام بنا لیا گیا اس کے بعد خود سنباذ کو لوذان الطبری نے طبرستان اور قومس کے درمیان قتل کر دیا منصور نے طبرستان کی ریاست پر وندا ہرمزین القرخان کو مقرر کر دیا، سنباذ کے خروج سے اس کے قتل تک سترہ ماہ گذری تھیں۔

ملبد بن حرملہ شیبانی کا خروج اسی سال ملبد بن حرملۃ الشیبانی نے خروج کر کے جزیرہ کی ایک سمت میں خارجیوں کا شعار بلند کیا جزیرے کی قایم سوارہ فوج جس کی تعداد ایک ہزار بیان کی جاتی ہے اس کے مقابلے پر گئی ملبد اُن سے لڑا اُس نے انھیں مار بھگایا اور اُن کے بہت سے آدمی قتل کر دیئے، اس کے بعد موصل کی قائم فوج مقابلہ پر گئی ملبد نے اُسے بھی شکست دی پھر یزید بن حاتم المہلبی اُس کے مقابلے پر آیا شدید لڑائی کے بعد ملبد نے اُسے شکست دی اور اُس کی ایک جاریہ کو جس سے وہ متمتع ہوتا تھا پکڑ لیا نیز اُس نے یزید کے ایک فوجی سردار کو بھی قتل کر دیا۔ اس کے بعد ابو جعفر نے اپنے آزاد کردہ غلام مہلل بن صفوان کو دو ہزار منتخب سپاہی دے کر اُس کے مقابلے پر بھیجا ملبد نے انھیں بھی مار بھگایا اُن کے پڑاؤ کو لوٹ لیا اُس کے بعد منصور نے زیاد بن مشکاتی کو ایک بڑی فوج دے کر اُس کے مقابلے کے لئے بھیجا ملبد نے اس کا مقابلہ کیا اور اُسے شکست دی اب منصور نے صالح بن صبیح کو ایک بہت بڑی فوج اور کثیر رسالہ دے کر جو تمام ساز و سامان جنگ سے پوری طرح آراستہ تھا اُس کے مقابلے کے لئے بھیجا ملبد نے اُسے بھی شکست دی، اب خود حمید بن قحطبہ جزیرہ کا ناظم اس کے مقابلے کے لئے گیا ملبد اس سے بھی لڑا اور اسے بھی شکست دی حمید اُس کے خوف سے قلعہ بند ہو گیا پھر اس نے ایک لاکھ درہم اُسے اس لئے دیئے تاکہ وہ اس کے مقابلے سے رک جائے۔

واقدی کہتا ہے کہ ملبد کا خروج اور تحکیم ۱۳۸ھ کا واقعہ ہے۔

امیر حج اسمٰعیل بن علی وعمال چونکہ اس سال لوگ سنباذ کے قضیہ میں مصروف رہے اس وجہ سے موسم گرما کی مہم جہاد کے لئے نہ بھیجی گئی واقدی وغیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قول کے مطابق اس سال اسمٰعیل بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں جو موصل کا والی تھا فریضہ حج ادا ہوا۔ اسی سال زیاد بن عبید اللہ مدینہ کا والی تھا عباس بن محمد مکے کا والی تھا۔ حج ختم ہوتے ہی عباس کا انتقال ہو گیا اسمٰعیل نے اس کے علاقے کو بھی زیاد بن عبداللہ کے ماتحت کر دیا اور اس تقرر کی منصور نے بھی توثیق کر دی۔ عیسیٰ بن موسیٰ کوفے کا والی تھا، سلیمان بن علی بصرہ اور اس کے توابع کا والی تھا عمر بن عامر السلمی سیستان کے قاضی تھے، ابوداؤد خالد بن ابراہیم خراسان کا صوبہ دار تھا، حمید بن قحطبہ موصل کا والی تھا۔ صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس مصر کا صوبہ دار تھا۔

۱۳۸ھ کے واقعات

صالح بن علی اور عباس بن محمد کا جہاد

اس سال قسطنطین شاہ روم ہرقل و ثمشیر ملطیہ میں در آیا اس نے شہر کی فصیل گرا دی اور تمام جنگجو آبادی اور اُن کے اہل و عیال کو خارج البلد کر دیا۔

واقدی کے بیان کے مطابق اس سال عباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس موسم گرما میں کفار سے جہاد کرنے صالح بن علی بن عبداللہ کے ساتھ گیا صالح نے اُسے چالیس ہزار دینار دیئے اسی جماعت کے ہمراہ عیسیٰ بن علی بن عبداللہ بھی تھا اُسے بھی اُس نے چالیس ہزار دینار دیئے۔ شہر ملطیہ کا جو حصہ بادشاہ روم نے توڑ دیا تھا صالح نے اُسے پھر بنا لیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ صالح اور عباس جہاد کے لئے ۱۳۹ھ میں ملطیہ گئے تھے۔

جہور بن مرار کی بغاوت و قتل

اس سال عبداللہ بن علی نے جو اپنے بھائی سلیمان بن علی کے پاس بصرہ میں مقیم تھا ابو جعفر کی بیعت کر لی۔ اس سال جہور بن مرار العجلی نے منصور سے بغاوت کر دی۔

بیان کیا گیا ہے کہ سندھ کو شکست دے کر جہور نے اُس کے پڑاؤ کی ہر شے پر قبضہ کر لیا اس میں ابومسلم کے وہ خزانے بھی تھے جن کو وہ رے چھوڑ آیا تھا اُس نے اس روپیہ کو منصور کے پاس نہیں بھیجا تھا اور اب اُس کے خوف سے اُس نے بغاوت ہی کر دی منصور نے محمد بن الاشعث الخزاعی کو ایک زبردست فوج کے ساتھ اُس کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ محمد اس سے آکر لڑا نہایت ہی خونریز معرکہ قتال گرم رہا جہور کے ساتھ منتخب مشہور بہادر بھی سرداران زیاد اور دلاستاضیخ بھی تھے آخر کار جہور اور اُس کے ساتھیوں کو ذلیل شکست ہوئی اُن کے ہزارہا آدمی مارے گئے زیاد اور دلاستاضیخ گرفتار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لئے گئے جہور بھاگ کر آذربائیجان چلا گیا پھر اس لڑائی کے کچھ روز بعد اسباذور میں گرفتار کیا گیا اور قتل کر دیا گیا۔

ملبد خارجی کا عبدالعزیز پر حملہ

اسی سال ملبد الخارجی مارا گیا۔ جب اس نے حمید کو بھی شکست دے کر قلعہ بند ہونے پر مجبور کر دیا تو ابو جعفر نے عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن عبدالجبار بن عبدالرحمٰن کے بھائی کو اس کے مقابلے پر بھیجا اور زیاد بن مشکان کو اس کے ساتھ کیا، ملبد نے نتو شہ سوار اس کے عقب میں ایک کمین گاہ میں متعین کر دیئے ان میں لڑائی شروع ہوئی ان شہسواروں نے عقب سے نکل کر عبدالعزیز پر دھاوا کر کے اسے مار بھگایا اور اس کے اکثر سپاہیوں کو قتل کر دیا۔

خازم بن خزیمہ کی ملبد خارجی پر فوج کشی

اس مرتبہ ابو جعفر نے خازم بن خزیمہ کو آٹھ ہزار مروذی ترکوں کے ساتھ اس کے مقابلہ پر بھیجا یہ موصل آ کر فروکش ہوا اور یہاں سے اس نے اپنی فوج کے کچھ سپاہی مزدوروں کے ساتھ دے کر ملبد کی طرف بھیجے یہ جماعت ملبد آئی یہاں انھوں نے خندق بنائی اپنے سردار کی فوج کے لئے منڈیاں قائم کیں ملبد کو اس کی اطلاع ہوئی وہ اپنی فرودگاہ چھوڑ کر ملبد آیا اور خازم کی ساختہ خندق پر قبضہ کر کے وہیں اس نے پڑاؤ کر دیا۔

ملبد خارجی کی پیش قدمی

جب اس کی اطلاع خازم کو ہوئی وہ موصل کے مضافات میں حربز نام ایک قصبہ میں آ کر فروکش ہوا اس کی اطلاع ملبد کو ہوئی اس نے ملبد سے دجلہ کو عبور کر لیا اور اب اس طرف سے موصل پر قبضہ کرنے کے ارادے سے وہ خازم کی طرف چلا اس کی اس پیش قدمی کی اطلاع ایک طرف خازم اور دوسری طرف اسمٰعیل والی موصل کو ہوئی اس نے خازم کو حکم دیا کہ تم فوراً اپنے پڑاؤ سے واپس آؤ اور موصل کے پل سے دجلہ کو عبور کرو۔

خازم بن خزیمہ اور ملبد خارجی کی جنگ

خازم نے اس تجویز کو نہ مانا بلکہ اپنی فرودگاہ کے سامنے ہی دریا پر پل باندھ کر ملبد کے مقابلہ کے لئے اس نے دجلہ کو عبور کیا اس کی فوج کے مقدمہ اور طلیعہ پر فضلہ بن نعیم بن خازم بن عبداللہ النہشلی سردار تھا، میمنہ پر زہیر بن محمد العامری متعین تھا اور میسرہ پر ابو حماد الابرص بنی سلیم کا موالی مقرر تھا، خود خازم قلب فوج میں بڑھ رہا تھا اب یہ حالت ہوئی کہ حریفوں کی فوجیں ایک دوسرے کے مقابل ایک ہی سمت میں رات تک چلتی رہیں۔ رات ہوتے ہی وہ ساری رات ایک دوسرے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلے پر بغیر لڑے ٹھہرے۔ صبح کو جو بدھ کا دن تھا ملبد اور اس کے ساتھی پرگنہ خزہ کی طرف چلے خازم اور اُس کی فوج بھی اُن کے ساتھ ساتھ بڑھی اور اسی طرح پھر رات ہوگئی اب جمعرات کے دن ملبد اور اُس کی فوج نے کچھ اس طرح چلنا شروع کیا۔ معلوم یہ ہوا کہ وہ خازم کے مقابلے سے راہ فرار اختیار کرنا چاہتی ہے یہ رنگ دیکھتے ہی خازم اپنی فوج کو لے کر خندق چھوڑ کر اُن کے تعاقب کے لئے چلا مقام حسک پر خازم نے اپنے اور اپنی فوج کے گرد خندق بنالی تھی اس جماعت کے خندق چھوڑتے ہی خارجی اُن پر پلٹ پڑے خازم نے بھی اس چال کو بھانپ لیا اُس نے حسک کو اپنے اور حملہ آوروں کے درمیان آڑ رکھ کر مقابلہ شروع کیا خارجیوں نے خازم کے میمنہ پر ایسا شدید حملہ کیا کہ اُسے بالکل درہم برہم کر کے اُلٹ دیا اس کے بعد اُنھوں نے خازم کے میسرہ پر حملہ کر کے اُس کا بھی یہی حشر کیا، خارجی قلب تک پہنچ گئے جہاں خازم موجود تھا، انھیں دیکھتے ہی خازم نے اپنے سپاہیوں کو پیادہ ہو جانے کا حکم دیا وہ اُتر پڑے انھیں دیکھکر ملبد اور اُس کے ساتھی بھی پیدل ہو گئے۔ خارجیوں نے اپنے تمام سواری کے گھوڑے ذبح کر دیئے اور تلواریں لے کر حریف پر ٹوٹ پڑے ایسی شمشیر زنی کی کہ تلواریں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔

ملبد خارجی اور اس کی جماعت کا خاتمہ

جنگ شروع ہوتے ہی خازم نے فضلہ کو ہدایت کر دی تھی کہ جب اس قدر غبار چھا جائے کہ ہم ایک دوسرے کو نہ دکھائی دینے لگیں اُس وقت تم چپکے سے میدان مصاف سے کھسک جانا اپنے اور اپنے ساتھیوں کے گھوڑوں پر جا کر سوار ہونا اور پھر دشمن پر تیر اندازی کرنا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا خازم کے سپاہی میمنہ اور میسرہ سے پلٹ کر یہاں آگئے انھوں نے ملبد اور اس کی فوج پر تیروں کا مینھ برسا دیا ملبد اُن آٹھ سو آدمیوں کے ہمراہ جو میدانِ کارزار میں پا پیادہ لڑ رہے تھے مارا گیا اور تقریباً اُس کے تین سو آدمی وہ مارے گئے جو ابھی گھوڑوں سے اُترنے نہ پائے تھے، باقی جو بچے اُنھوں نے راہ گریز اختیار کی فضلہ نے اُن کا تعاقب کیا اور اُن میں سے ڈیڑھ سو آدمیوں کو موت کے گھاٹ اُتارا۔

امیر حج فضل بن صالح و عامل

واقدی وغیرہ کے بیان کے مطابق اس سال فضل بن صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں حج ہوا یہ حج کرنے کے ارادے سے اپنے باپ کے پاس سے شام سے حجاز روانہ ہوا راستے ہی میں اسے امیرالمومنین کا فرمان مل گیا جس میں اُسے امیر حج مقرر کیا تھا یہ مدینہ سے گذرا اور وہیں اس نے احرام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج باندھا۔

اس سال زیاد بن عبید اللہ مدینہ۔ مکہ اور طائف کا والی تھا۔ عیسیٰ بن موسیٰ کوفہ اور اُس کے علاقے کا والی تھا بصرہ اور اُس کے توابع کا والی سلیمان بن علی تھا سوار بن عبد اللہ بصرے کے قاضی تھے، ابوداؤد خالد بن ابراہیم خراسان کا صوبہ دار تھا اور مصر کا صوبہ دار صالح بن علی تھا۔

۱۳۹ھ کے واقعات

ام عیسیٰ اور لبابہ کی جہاد میں شرکت

اس سال صالح بن علی اور عباس بن محمد ملطیہ میں قیام پذیر رہے اور جب ان کی از سر نو تعمیر مکمل ہو گئی تو یہ دونوں خدت کے درّے سے موسم گرما کی مہم لے کر رومیوں کے علاقے میں گھس پڑے صالح کے ہمراہ ان کی دو بہنیں ام عیسیٰ اور لبابہ علی کی بیٹیاں بھی جہاد میں شریک تھیں انھوں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر بنی امیہ کی سلطنت ختم ہو گئی تو یہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گی، ان کے علاوہ جعفر بن حنظلہ البہرانی ملطیہ کے درے سے جہاد کے لئے بڑھا۔

مسلم قیدیوں کی زر فدیہ پر رہائی

اس سال منصور اور بادشاہ روم میں فدیہ کا معاہدہ ہوا جس کی رو سے منصور نے اُن تمام مسلمانوں کو جو رومیوں کی قید میں تھے فدیہ دے کر رہا کرا لیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس کے بعد ۱۴۶ھ تک کوئی لڑائی رومیوں سے اس وجہ سے نہ ہو سکی کہ منصور عبد اللہ بن الحسن کے بیٹوں کی شورش کے قضیہ میں رہے۔ مگر بعض ارباب سیر کہتے ہیں کہ ۱۴۰ھ میں حسن بن قحطبہ نے عبد الوہاب بن ابراہیم الامام کی قیادت میں ایک مہم جہاد کے لئے بھیجی تھی، اُس کے مقابلے کے لئے شاہ روم ایک لاکھ فوج کے ساتھ جیحان آ کر فروکش ہوا مگر جب اُسے مسلمانوں کی فوج کی کثرت کا علم ہوا اُس نے اُن کو نہیں چھیڑا البتہ اس کے بعد پھر ۱۴۶ھ تک کوئی مہم جہاد کے لئے نہ بھیجی جا سکی۔

عبد الرحمٰن بن معاویہ کی سپین میں امارت

اس سال عبد الرحمٰن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان اندلس گیا۔ اہل اندلس نے اُسے اپنا بادشاہ بنا کر حکومت اُس کے سپرد کر دی چنانچہ آج تک اُسی کا خاندان اندلس پر فرماں روا چلا آتا ہے، اسی سال ابو جعفر نے مسجد حرام کی توسیع کی۔ چونکہ اس سال پیداوار بہت فراواں ہوئی تھی اس وجہ سے اسی سال کو سنۃ الخصیب کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان بن علی کی معزولی

اس سال منصور نے سلیمان بن علی کو بصرہ اور اُس کے توابع کی ولایت سے علیحدہ کر دیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۱۴۳ھ میں اُسے معزول کیا گیا، اور اُس کی جگہ سفیان بن معاویہ کو مقرر کیا بروز چہارشنبہ نصف ماہ رمضان میں اس نے اپنی اس خدمت کا جائزہ لیا اُس کے برسر ولایت آتے ہی عبداللہ بن علی اور اُس کے ساتھی اپنی جان کے خوف سے روپوش ہو گئے۔

عبداللہ بن علی کی طلبی

ابو جعفر کو اس کی اطلاع ہو گئی انھوں نے سلیمان اور عیسیٰ علی کے بیٹوں کو حکم بھیجا کہ تم فوراً عبداللہ بن علی کو میرے پاس بھیج دو اس حکم کی بجاآوری کے بغیر چارہ نہیں اس لئے اس معاملہ میں تاخیر نہ ہونے پائے اور میں تم دونوں سے عبداللہ بن علی کو امان دینے کا جس طرح تم چاہو اور جس طرح تم کو اعتماد آسکے عہد کرتا ہوں، نیز انھوں نے سفیان بن معاویہ اپنے حدید والی کو بھی اس حکم کی اطلاع دیدی اور اُسے ہدایت کی کہ وہ خود اُن دونوں کو اصرار کر کے مع عبداللہ بن علی اور اُس کے خاص لوگوں کو میرے پاس بھیجنے پر آمادہ کرے چنانچہ سلیمان اور عیسیٰ عبداللہ بن علی اُس کے تمام سردار و خاص دوستوں اور موالیوں کو لے کر ۱۸ ذی الحجہ جمعرات کے دن ابو جعفر کے پاس آئے۔

اسی سال ابو جعفر نے عبداللہ بن علی کو مع اُس کے ساتھیوں کے قید کر دینے کا حکم دیا اور بعض کو قتل کر دینے کا حکم دیا۔

عبداللہ بن علی کی گرفتاری

جب سلیمان اور عیسیٰ علی کے بیٹے ابو جعفر کے پاس آئے ابو جعفر نے اُنھیں اندر آنے کی اجازت دی انھوں نے عرض کیا کہ عبداللہ بن علی بھی حاضر ہے آپ اُسے اندر آنے کی اجازت دیں ابو جعفر نے اُن کی یہ درخواست قبول کی مگر دیر تک اُنھیں اپنے ساتھ باتوں میں مشغول رکھا، اُس سے پہلے ہی انھوں نے عبداللہ بن علی کو اپنے قصر میں قید کر دینے کا انتظام کر لیا تھا اور یہ حکم دیدیا تھا کہ جب سلیمان اور علی میرے پاس اندر چلے آئیں عبداللہ بن علی کو فوراً قصر میں لے جا کر قید کر دیا جائے اس حکم پر عمل ہوا، ابو جعفر اپنی مجلس سے اٹھے اور انھوں نے سلیمان اور علی سے کہا کہ تم عبداللہ کو جلدی لے آؤ باہر آکر اُنھوں نے عبداللہ کو اُس جگہ جہاں وہ بیٹھا تھا نہ پایا معلوم ہوا کہ اُسے قید کر دیا گیا ہے یہ دونوں ابو جعفر کے پاس جانے لگے مگر اور لوگ اُن کے اور اُس کے درمیان حائل ہو گئے اور اب سرکاری عہدے داروں نے عبداللہ بن علی کے موجودہ ساتھیوں کی تلواریں اُن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کندھوں سے اُتار کر اپنے قبضہ میں کرلیں اور اُنھیں بھی قید کردیا۔

عبداللہ بن علی کے ساتھیوں کا انجام

خفاف بن منصور نے اس سلوک سے پہلے ہی اُن کو متنبہ کردیا تھا وہ اپنے آنے پر نادم تھا اس نے اس وقت بھی اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ میری بات مانو ہم سب مل کر ایک دم ابوجعفر پر حملہ کریں ہمیں اُن کے پاس پہنچنے سے کوئی روکنے والا نہیں پھر ہم تلواریں نیام سے نکال کر ان دروازوں پر حملہ کردیں گے جو ہمارے سامنے آئے گا ہم اُس کا کام تمام کردیں گے اور اسی طرح ہم یہاں سے بچ کر نکل جائیں گے مگر اُس کے ساتھیوں نے یہ بات نہ مانی جب اُن کی تلواریں چھین کر اُسے قید کردیا گیا تو غصے کے مارے خفاف اپنی ڈاڑھی پر تھوکتا تھا اور اپنے ساتھیوں کے منہ پر تھوک رہا تھا ابوجعفر نے اُن میں سے بعض کو اپنے سامنے ہی قتل کرادیا اور بقیہ کو ابوداؤد خالد بن ابراہیم کے پاس خراسان بھیج دیا جس نے اُن کو وہاں ختم کردیا۔

امیر حج عباس بن محمد اور عمال

اسی سال عباس بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں حج ہوا۔ زیاد بن عبیداللہ الحارثی مکہ مدینہ اور طائف کا والی تھا۔ عیسیٰ بن موسیٰ کوفہ اور اس کے علاقہ کا والی تھا۔ سفیان بن معاویہ بصرہ اور اس کے توابع کا والی تھا۔ سوار بن عبیداللہ بصرہ کے قاضی تھے ابوداؤد خالد بن ابراہیم خراسان کا صوبہ دار تھا۔

۱۴۰ھ کے واقعات

ابوداؤد خالد کی ہلاکت

اس سال خراسان کا صوبہ دار ہلاک ہوا۔ اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ چند سپاہی ابوداؤد خالد بن ابراہیم صوبہ دار خراسان پر ایک رات میں جب کہ وہ مرو کے کشاہن دروازے کے سامنے فروکش تھا چڑھ دوڑے یہ اس کی قیام گاہ تک پہنچ گئے ان کی یورش کی وجہ سے ابوداؤد دیوار کے باہر نکلے ہوئے کنگرے پر آیا جو اینٹ کا تھا یہ اس پر کھڑے ہوکر اپنی فوج کو آواز سنانے کے لئے زور سے چیخا اس سے وہ اینٹ جس پر وہ کھڑا تھا ٹوٹ گئی یہ تڑکے کا وقت تھا اُس کے ٹوٹتے ہی یہ اُس پتھر کی پرنے کی دیوار پر گرا جو صحن کے سامنے استادہ تھی اس کی کمر ٹوٹ گئی اور وہ اسی دن نماز ظہر کے وقت مرگیا۔ اُس کا کوتوال عصام عبدالجبار بن عبدالرحمٰن الازدی کے خراسان آنے تک اُس کی جگہ منصرمانہ خدمت انجام دیتا رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امارت خراساں پر عبدالجبار بن عبدالرحمٰن کا تقرر

اس سال منصور نے عبدالجبار بن عبدالرحمٰن کو خراسان کا صوبہ دار مقرر کیا۔ اس نے خراسان آکر بہت سے فوجی سرداروں کو گرفتار کر لیا اور بیان کیا گیا ہے کہ اس نے ان پر آل علی بن ابی طالب کے لئے دعوت خلافت کی سازش کا الزام لگایا۔ گرفتار ہونے والوں میں یہ لوگ تھے۔ مجاشع بن حریث الانصاری عامل بخارا۔ ابو المغیرہ بنی تمیم کا مولیٰ جس کا نام خالد بن بشیر تھا اور وہ قوہستان کا عامل تھا اور حریش بن محمد الذہلی ابو داؤد کا چچیرا بھائی۔ عبدالجبار نے ان سب کو قتل کر دیا۔ نیز جنید بن خالد بن حریم التغلبی اور معبد بن خلیل المزنی کو بری طرح پٹوا کر قید کر دیا نیز اس نے اور کئی خراسانی سرداروں کو قید کر دیا اور ابو داؤد کے مقرر کردہ عمال پر سرکاری خراج کے بقایا کی جلد ادائیگی کے لئے سختی شروع کی۔

امیر حج ابو جعفر منصور و عمال

اس سال منصور حج کے لئے گئے انھوں نے حیرہ سے احرام باندھا حج سے فارغ ہو کر مدینہ گئے اور وہاں سے بیت المقدس۔

اس سال تمام علاقوں کے والی وہی اشخاص تھے جو سنہ گذشتہ میں رہے تھے البتہ خراسان کا عامل اس سال عبدالجبار تھا۔ ابو جعفر نے بیت المقدس آکر مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی پھر اپنے عاصمہ واپس آنے کے لئے شام کے راستے رقہ آئے اور یہاں کچھ دن قیام کیا۔ منصور بن جعونہ بن الحارث العامری (از بنی عامر بن صعصعہ) ان کے سامنے لایا گیا منصور نے اسے قتل کر دیا اور اب یہاں سے دریائے فرات کے ذریعہ ہاشمیہ (ہاشمیہ کوفہ) آ گئے۔

سنہ ۱۴۱ھ کے واقعات

راوندیہ فرقہ

راوندیوں کا خروج۔ بعض ارباب سیر کہتے ہیں راوندی جماعت کا ابو جعفر سے مناقشہ جس کو اب ہم ذکر کرنے والے ہیں یہ سنہ ۱۳۶ یا سنہ ۱۳۹ھ میں وقوع پذیر ہوا۔ اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے:

علی بن محمد کے بیان کے مطابق یہ اہل خراسان کی ایک جماعت تھی جو ابو مسلم داعی بنی ہاشم کے عقائد کو مانتی تھی یہ تناسخ ارواح کے قائل تھے اور مدعی تھے کہ آدم کی روح عثمان بن نہیک میں آگئی ہے اس کا رب جو اس کو کھلاتا اور پلاتا ہے وہ ابو جعفر منصور ہے اور ہیثم بن معاویہ جبرئیل ہے۔

راوندیہ فرقہ کی شورش

یہ لوگ منصور کی محل سرا کے پاس آئے اور اب اس کا طواف کرنے لگے اور کہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے تھے کہ یہ ہمارے پروردگار (رب) کا محل ہے منصور نے اُن کے سرداروں کو اپنے پاس بُلایا اور اُن میں سے دو شخصوں کو قید کر دیا اُس پر اُن کے اور ساتھی بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمیں بلاوجہ کیوں قید کیا گیا، منصور نے اُن کے اجتماع کی ممانعت کر دی انھوں نے ایک جنازہ تیار کیا اور تابوت اٹھا کر جلوس نکالا حالانکہ وہ تابوت بالکل خالی تھا اس طرح انھوں نے سارے شہر کا چکر لگایا جیل خانے کے دروازے پر آ کر اُس تابوت کو پھینک دیا اور جیل کے محافظین پر حملہ کر کے زبردستی جیل خانے میں گھس گئے اپنے مقید دوستوں کو چھڑا کر اب منصور کی طرف چلے اُس دن اُن کی تعداد چھ سو تھی اُن کی اس شورش کی بنا پر تمام شہر میں منادی کر دی گئی اور شہر کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ اُن میں سے کوئی بھی شہر کے اندر نہ آیا۔ چونکہ اُس زمانے میں خاص قصر میں کوئی سواری کا جانور نہیں رکھا جاتا تھا اس وجہ سے منصور قصر سے پیدل ہی نکلے۔ اس واقعہ کے بعد سے اُنھوں نے یہ حکم دیدیا کہ ایک گھوڑا ہر وقت قصر میں اُن کے پاس موجود رہا کرے جب منصور قصر سے باہر آ گئے تو اب ایک گھوڑا اُن کے لئے لایا گیا وہ اُس پر سوار ہو کر اُس جماعت کے مقابلے کے ارادے سے روانہ ہوئے اتنے میں معن بن زائدہ سامنے آیا ابو جعفر کو دیکھتے ہی وہ گھوڑے سے کود پڑا اُس نے اپنی قبا کا دامن اپنے مُنہ میں اڑس لیا اور منصور کے گھوڑے کی باگ پکڑ کر عرض پرداز ہوا کہ میں امیر المومنین کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ واپس تشریف لے چلیں ہم لوگ اُن سے نپٹ لیں گے۔ آپ کے تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں، ابو نصر مالک بن ہیثم بھی قصر کے دروازے پر آ کر ٹھہر گیا اور اُس نے کہا کہ آج قصر کا دربان میں ہوں۔

راوندیوں کا انجام

اب بازار والوں میں اعلان کر دیا گیا کہ اُن کا مقابلہ کریں چنانچہ اُنھوں نے اُن پر تیر برسائے اور مار مار کر اُن کا برا حال کر دیا، شہر کا دروازہ کھولا گیا اب اور لوگ شہر میں آ گئے، خازم بن خزیمہ ایک سُم بریدہ گھوڑے پر سوار ابو جعفر کے پاس آیا اور پوچھا حکم ہو تو اُن سے جنگ کروں اُنھوں نے اُس کی اجازت دی اس نے راوندی جماعت پر حملہ کیا اور اُنھیں قصر کی فصیل کی پشت تک پسپا کر دیا اُنھوں نے خازم پر ایسا شدید جوابی حملہ کیا کہ اُسے اور اُس کی جماعت کو اپنے سامنے سے ہٹا دیا مگر اب خازم نے دوبارہ اُن پر ایسا سخت حملہ کیا کہ اس مرتبہ اُنھیں شہر پناہ تک ڈھکیل دیا اور شعبہ بن ظہیر کو ہدایت کی کہ اگر اس مرتبہ یہ پھر ہم پر جوابی حملہ کریں تو تم فوراً شہر پناہ تک ان سے پہلے پہنچ جانا اور اگر اس دفعہ وہ شہر پناہ کی طرف پلٹ کر آئیں تو وہیں اُن سے لڑ پڑنا اس مرتبہ انھوں نے پھر خازم پر حملہ کیا خازم خود اُن کے سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پسپا ہو گیا اور اب شعبہ اُن کے عقب میں جا پہنچا اور اس طرح وہ سب کے سب مارے گئے۔

عثمان بن نہیک کی ہلاکت

اس سے پہلے اسی دن عثمان بن نہیک اُن کے پاس آیا تھا اور اُس نے اُن کو بہت سمجھایا مگر انھوں نے نہ مانا جب یہ واپس جانے لگا تو اُنھوں نے ایک تیر اس کے مارا جو اُس کے دونوں شانوں کے درمیان پیوست ہو گیا یہ اُسی زخم سے چند دن بیمار رہ کر جاں بحق ہوا ابو جعفر نے اُس کی نماز جنازہ پڑھی اور دفن ہونے تک اُس کی قبر پر کھڑے رہے دفن کے بعد کہا اللہ ابو یزید پر رحم کرے، اُنھوں نے اُس کی جگہ عیسیٰ بن نہیک کو اپنا محافظ مقرر کیا یہ مرنے تک اس عہدے پر برقرار رہا اُس کے بعد ابو جعفر نے ابو العباس الطوسی کو یہ عہدہ دیا۔

بن زائدہ معن کی شجاعت و دلیری

اسمٰعیل بن علی اپنی فوج لے کر اُس دن اُس وقت آیا جب دروازے بند کر دیئے گئے تھے اس نے دربان سے کہا کہ دروازہ کھول دو میں تم کو ایک ہزار درہم دیتا ہوں اُس نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا تعقاع بن ضرار عیسیٰ بن موسیٰ کا کوتوال اُس دن شہر ہی میں تھا اُس نے باغیوں کے خلاف خوب جوانمردی دکھائی اور اپنا حق ادا کر دیا۔ یہ تمام جھگڑا کوفہ کے شہر ہاشمیہ میں وقوع پذیر ہوا تھا اُس دن بیچ میدان جنگ میں آیا تاکہ منصور کے گھوڑے کی لگام پکڑے مگر معن نے اُس سے کہا کہ آج تمھارا کام نہیں ہے۔

ابرو نیر بن المصمغان رئیس دنباوند اس لڑائی میں شریک ہوا۔ یہ اپنے بھائی کے خلاف ہو گیا تھا اور اس وجہ سے ابو جعفر کے پاس چلا آیا تھا ابو جعفر نے اس کی خاطر و تواضع کی اور اس کا وظیفہ مقرر کر دیا تھا اس ہنگامے کے دن یہ منصور کے پاس آیا مگر اُنھوں نے اپنا رخ پھیر لیا اُس نے کہا اجازت ہو تو اُن سے لڑوں اُنھوں نے اُس کی اجازت دی چنانچہ اب یہ بھی لڑائی میں شریک ہوا جب یہ کسی کو مار کر گرا دیتا تھا تو پھر اُسے چھوڑ دیتا تھا۔

معن بن زائدہ کا اعزاز

جب وہ سب قتل کر دیئے گئے تو منصور نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر کھانا منگوایا دسترخوان بچھنے کے بعد اُنھوں نے خدمت گاروں کو حکم دیا کہ معن کو اطلاع دی جائے اور اس کے آنے تک کھانا شروع نہیں کیا اُس کے آجانے کے بعد قثم کو حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے اور اُس کی جگہ انھوں نے معن کو بٹھایا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اُنھوں نے عیسیٰ بن علی کو مخاطب کر کے کہا اے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو العباس کیا تم نے ایسے لوگوں کا حال سنا ہے جو شیر کے مانند ہیں اس نے کہا جی ہاں منصور کہنے لگے کہ اگر آج تم نے معن کو دیکھا ہوتا تو تم کو معلوم ہوتا کہ معن بھی اسی قسم کا شیر ہے، اس پر معن نے کہا امیر المومنین بخدا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت میں خود خائف تھا مگر جب میں نے دیکھا کہ آپ کے دل میں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور آپ بالکل نڈر ان پر حملہ کر رہے ہیں تو یہ ایسی بات تھی جو میں نے کبھی اپنی عمر میں نہیں دیکھی تھی میں نے کسی شخص کو جنگ میں ایسا بے باک نہ دیکھا تھا آپ کو اس طرح دیکھ کر خود میرا دل قوی ہو گیا اور اسی وجہ سے میں نے اس طرح جرأت کا اظہار کیا۔

رزام کو امان

ابن خزیمہ نے ابو جعفر سے کہا کہ اس جماعت کے کچھ لوگ باقی رہ گئے ہیں ان کے متعلق کیا حکم ہوتا ہے انھوں نے کہا میں ان کے معاملہ کو تمہارے حوالے کرتا ہوں تم ان کو قتل کر دو ابن خزیمہ کہنے لگا میں رزام کو بھی قتل کر دوں گا کیونکہ یہ بھی اسی جماعت سے تعلق رکھتا ہے اس کی بھنک پاتے ہی رزام نے جعفر بن ابی جعفر کی پناہ لی جعفر نے اس کی سفارش اپنے باپ سے کی منصور نے اسے معاف کر دیا۔

ابوبکر ہذلی کا بیان

ابوبکر الہذلی بیان کرتا ہے کہ میں امیر المومنین کے دروازے پر کھڑا تھا جب وہ برآمد ہوئے تو ایک شخص جو میرے پہلو میں کھڑا تھا کہنے لگا یہی ہمارے رب العزت ہیں جو ہمیں کھلاتے اور پلاتے ہیں جب امیر المومنین محل کے اندر پلٹ گئے اور دربار ہوا تو میں بھی اندر گیا تخلیہ کے بعد میں نے عرض کیا کہ آج میں نے یہ عجیب بات سنی اس کے بعد میں نے ان سے وہ بات نقل کی اسے سن کر وہ زمین کریدنے لگے اور کہنے لگے اے ہذلی ہماری طاعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں بھیج دے گا مگر میں چاہتا ہوں کہ کاش یہ ہماری معصیت کرتے تاکہ جنت میں جاتے۔

ابو جعفر منصور کی لغزشیں

ربیع کہتا ہے کہ منصور کہا کرتے تھے مجھ سے تین غلطیاں سرزد ہوئیں اور اللہ نے ان تینوں کے عواقب سے مجھے محفوظ رکھا میں نے ابو مسلم کو اس حالت میں قتل کیا جب کہ میں معمولی بوسیدہ لباس پہنے بیٹھا تھا جو لوگ میرے گرد تھے وہ سب کے سب اسے مجھ سے زیادہ مانتے تھے اگر اس وقت مجھے کوئی چھو بھی دیتا تو میں موقت میں مارا گیا ہوتا۔ اسی طرح راوندی فتنہ کے دن میں بالکل بے باکانہ طریقہ پر مقابلہ کے لئے نکل کھڑا ہوا اگر کوئی اڑتا ہوا تیر میرے لگ جاتا تو میں اسی وقت ہلاک ہو جاتا۔ نیز جب مدینہ شام گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس وقت اگر عراق میں معمولی سا فتنہ بھی کھڑا ہو جاتا تو خلافت ہی برباد ہو جاتی۔

معن بن زائدہ کا ابوجعفر منصور کو مشورہ

بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ معن ابن ہبیرہ کے ساتھ ہو کر سیاہ علم والوں کی جماعت سے کئی مرتبہ لڑا تھا اس وجہ سے وہ ابوجعفر کے خوف سے مزوق ابوالخصیب کے پاس چھپا ہوا تھا اور اُسے یہ اُمید تھی کہ مزوق اُس کے لئے معافی حاصل کرلے گا راوندی جماعت کے فتنہ کے دن یہ قصر کے دروازے پر آکر کھڑا ہو گیا منصور نے اس وقت ابوالخصیب سے جو اُن دنوں دربانوں کا چاؤش تھا دریافت کیا کہ قصر کے دروازے پر کون کھڑا ہے اُس نے کہا معن بن زائدہ منصور کہنے لگے کہ یہ بڑا کڑوا عرب ہے، لڑائی کا خوب تجربہ رکھتا ہے اور شریف ہے اسے اندر لے آؤ، معن اندر آیا منصور نے اُس سے کہا کہو معن کیا کہتے ہو اس وقت کیا تدبیر اختیار کرنا چاہیے اُس نے کہا مناسب یہ ہے کہ آپ جنگ کے لئے شرکت کی عام منادی کر دیجئے اور جو لوگ لڑنے نکلیں اُن کو خوب روپیہ دیجئے، منصور نے کہا آدمی کہاں ہیں اور روپیہ اس وقت کہاں ہے اور بھلا کون شخص ان کافروں کے مقابلے کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالے گا معن تم نے کوئی مناسب رائے نہیں دی۔ میری رائے یہ ہے کہ میں خود اُن کے مقابلے کے لئے نکلوں اور میدان میں ٹھہروں لوگ مجھے دیکھکر ان سے لڑیں گے داد مردانگی دیں گے، ضرورت کے وقت میرے پاس پلٹ آئیں گے اور پھر مقابلہ کے لئے جائیں گے اور اگر میں یہیں ٹھہرا رہا تو یہ مقابلے پر ثابت قدم نہ رہیں گے بلکہ پسپا ہو جائیں گے۔

معن بن زائدہ کی کارگذاری

یہ سن کر معن نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا میں امیرالمومنین کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ ہرگز ایسا نہ کریں ورنہ آپ اسی وقت قتل کر دیئے جائیں گے اس کے بعد ابوالخصیب اُن کے پاس آیا اور اُس نے بھی وہی تقریر کی جو معن نے کی تھی، منصور نے اُن دونوں سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اپنا گھوڑا طلب کیا بغیر رکاب کے سہارے اچھل کر گھوڑے کی پشت پر متمکن ہوا اپنے کپڑے برابر کئے اور اب مقابلے کے لئے نکلے معن اب بھی اُن کی لگام تھامے تھا اور ابوالخصیب اُن کے ہم رکاب تھا ایک جگہ جاکر منصور ٹھہرے ایک شخص اُن کی طرف بڑھا اُنھوں نے معن سے کہا اس کافر کو لینا۔ معن نے اُس پر حملہ کیا اور اُسے قتل کر دیا اسی طرح پے در پے اس نے چار کافروں کو قتل کیا، منصور کو دیکھ کر اور لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے اور پھر پلٹ کر دشمن سے لڑے ایک گھڑی میں اُن سب کا صفایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا اس کارروائی کے ختم پر معن وہاں سے غائب ہو گیا۔

معن زائدہ کا امارت یمن پر تقرر

ابو جعفر نے ابو الخصیب سے اُسے دریافت کیا اُس نے اپنی لاعلمی ظاہر کی منصور کہنے لگے کہ کیا اس قدر حسن کار گذاری کے بعد بھی اُسے یہ اندیشہ ہے کہ امیر المومنین اُس کی خطا معاف نہ کریں گے، تم جا کر اُسے میری طرف سے امان دو اور میرے پاس لے کر آؤ۔ چنانچہ ابو الخصیب اُسے لے آیا منصور نے دس ہزار درہم اُسے دیئے اور یمن کا والی مقرر کر دیا ابو الخصیب نے منصور سے آ کر کہا کہ جو روپیہ بطور انعام کے آپ نے اُسے دیا تھا وہ اُس نے سب تقسیم کر دیا ہے اور اب اُسے کہیں سے کچھ نہیں ملتا کہ وہ اپنے علاقے پر جائے کہنے لگے اگر وہ ہزار مرتبہ تیری قیمت کے مساوی روپیہ چاہے تو اُسے وہ مل جائے، یہ بات تو نے کیا کہی۔

اس سال منصور نے اپنے بیٹے محمد کو جو ولی عہد خلافت تھا متعدد فوجوں کے ساتھ خراسان بھیجا اور ہدایت کی کہ رے جا کر قیام کرے۔ محمد نے اس حکم کی بجا آوری کی۔

عبد الجبار بن عبد الرحمٰن عامل خراسان

اسی سال منصور کے عامل خراسان عبد الجبار بن عبد الرحمٰن نے نقض بیعت کر کے بغاوت کی، جب منصور کو معلوم ہوا کہ عبد الجبار اہل خراسان کے عمائد کو قتل کر رہا ہے اور اُن میں سے کسی نے منصور کو بھی یہ خط لکھا کہ "چمڑا متعفن ہو گیا ہے" اس نے ابو ایوب سے کہا کہ عبد الجبار نے ہمارے طرف داروں کو فنا کر دیا ہے اس سے اُس کی نیت صرف یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ بغاوت کرے گا۔ اُس نے عرض کیا اس کی آسان تدبیر یہ ہے کہ آپ اُسے لکھیں کہ آپ رومیوں سے جہاد کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے وہ اہل خراسان کے اُمراء اور رؤسا کی قیادت میں وہاں سے آپ کے پاس فوجیں بھیجے جس وقت یہ فوجیں خراسان کی سرحد سے نکل آئیں اس وقت آپ ان کی سرکوبی کے لئے جسے چاہیں بھیج دیں اُس میں مزاحمت کی طاقت نہ ہوگی۔

عبد الجبار بن عبد الرحمٰن کی سرکشی

منصور نے اس تجویز کے مطابق عبد الجبار کو خط لکھا اُس نے جواب دیا کہ خود یہاں ترکوں نے سخت ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اگر میں نے کچھ بھی فوج یہاں سے بھیج دی تو خراسان ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اس خط کو منصور نے ابو ایوب کو دکھایا اور پوچھا اب کیا رائے ہے اُس نے کہا اس جواب سے تو وہ خود آپ کے ہاتھ میں پھنس گیا ہے آپ اُسے لکھیے کہ میں خراسان کو اور تمام صوبوں کے مقابلے میں بہت اہم سمجھتا ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خطرے کے روکنے کے لئے میں خود یہاں سے تمہارے پاس فوجیں بھیجتا ہوں، یہ بات لکھ دینے کے بعد پھر آپ خراسان فوج بھیج دیں تاکہ اگر اس کی نیت بغاوت کی ہو تو یہ فوجیں اس کی گردن پکڑ لیں۔

جب یہ خط عبدالجبار کے پاس پہنچا اس نے جواب میں لکھا کہ اس سال خراسان کی بہت بری حالت ہے۔ قحط کی وجہ سے اشیا یا محتاج اس قدر گراں ہو گئی ہیں کہ اگر بیرونی فوجیں یہاں آئیں تو وہ ہلاک ہو جائیں گی جب یہ خط منصور کے پاس آیا منصور نے اسے ابوایوب کو دکھایا اس نے کہا اب کیا ہے اب تو اس خط سے اس نے اپنا عندیہ واضح کر دیا ہے اور اب صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس نے آپ کی بیعت سے انحراف کیا ہے اب اس کے معاملے میں آپ انتظار نہ کریں۔

عبدالجبار بن عبدالرحمٰن کی شکست و گرفتاری

منصور نے اپنے بیٹے محمد بن المنصور کو خراسان روانہ کیا اور حکم دیا کہ رے جا کر پڑاؤ کرے مہدی خراسان روانہ ہوا اس نے اپنے مقدمۃ الجیش پر عبدالجبار سے لڑنے کے لئے خازم بن خزیمہ کو اپنے آگے بھیجا اور اب خود آگے بڑھ کر نیشاپور آیا۔ جب خازم عبدالجبار کے مقابلے کے لئے چل پڑا اور اس کی اطلاع اہل مروالرود کو ہوئی وہ اپنے اپنے علاقوں سے سمٹ کر عبدالجبار پر چڑھ دوڑے اور اس سے لڑ پڑے نہایت شدید جنگ کے بعد عبدالجبار کو ہزیمت ہوئی وہ بھاگا اور ایک روئی کے کھیت میں جا چھپا مخشر بن مزاحم المروالرودی نے وہاں جا کر اسے زندہ گرفتار کر لیا اور خازم کے وہاں آنے کے بعد اسے اس کے سامنے پیش کیا۔

عبدالجبار بن عبدالرحمٰن کا انجام

خازم نے اسے پشم کا ایک کرتہ پہنا کر اونٹ پر اس طرح سوار کیا کہ اس کا منہ اونٹ کی دم کی طرف رکھا اور اسی طرح یہ منصور کے پاس پہنچا اس کے ہمراہ اس کے بیٹے اور دوسرے خاص دوست تھے۔ منصور نے ان سب پر طرح طرح کی سختیاں کیں انھیں کوڑے لگوائے اور اس طرح جس قدر ہو سکا اتنا روپیہ ان سے اگلوایا پھر مسیب بن زہیر کو عبدالجبار کے ہاتھ پاؤں قطع کر کے اس کی گردن مارنے کا حکم دیا جسے وہ بجا لایا۔ منصور نے اس کے بیٹوں کو ہلاک لے جانے کا حکم دیا یہ یمن کے قریب سمندر میں ساحل سے کچھ فاصلہ پر ایک جزیرہ ہے اس جزیرے میں یہ لوگ ایک عرصہ تک قید رہے پھر اہل ہند نے ان پر غارت گری کی اور دوسرے قیدیوں کے ساتھ ان کو بھی قید کر لے گئے بعد میں زر فدیہ دے کر انھیں رہائی ملی ان میں سے صرف عبدالرحمٰن بن عبدالجبار ایسا شخص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کے علاقے پر عیسیٰ بن موسیٰ تھا بصرہ اور اس کے توابع پر سفیان بن معاویہ والی تھا۔ یسوار بن عبداللہ بصرہ کے قاضی تھے مہدی خراسان کا صوبہ دار تھا اور اُس کی طرف سے سری بن عبداللہ خراسان کا قائم مقام تھا نوفل بن الفرات مصر کا والی تھا۔

۱۴۲ھ کے واقعات

عینیہ بن موسیٰ کی بغاوت

اس سال عینیہ بن موسیٰ بن کعب نے سندھ میں خلافت عباسیہ کے خلاف بغاوت کردی اس کے واقعات حسب ذیل ہیں:

اس کے اطاعت سے منحرف ہونے کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسیب بن زہیر شرط پر موسیٰ بن کعب کا خلیفہ تھا موسیٰ بن کعب کے مرنے کے بعد مسیب بدستور صاحب شرط تھا مگر اب اُسے خوف پیدا ہوا کہ شاید منصور عینیہ کو بلا کر اُس کی جگہ مقرر کردے اس خطرے کو دور کرنے کے لئے اُس نے یہ شعر عینیہ کو لکھ بھیجا مگر اُس خط میں اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ وہ شعر یہ ہے:

فارضك ارضك ان تاتنا تنم نومة ليس فيها حلم

(ترجمہ) تم اپنے ہی علاقہ میں رہو اگر یہاں آؤ گے تو ایسی گہری نیند سو جاؤ گے کہ اُس میں خواب تک دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔

امارت سندھ پر عمرو بن حفص کا تقرر

جب معلوم ہوا کہ عینیہ نے بغاوت کردی ہے خود ابو جعفر اپنے دارالخلافہ سے روانہ ہوکر اپنی بصرے کی چھاؤنی آئے جو بڑے پل کے نزدیک تھی یہاں سے انھوں نے عمرو بن حفص بن ابی صفرۃ العتکی کو سندھ و ہند پر جاکر قبضہ کرلیا۔

اصبہذ کی عہد شکنی

اس سال طبرستان کے اصبہذ نے معاہدہ شکنی کی اور اُن تمام مسلمانوں کو جو اس کے علاقہ میں تھے شہید کردیا۔

جب ابو جعفر کو اصبہذ کے اس غدر کی اطلاع ہوئی اُنھوں نے خازم بن خزیمہ اور روح بن حاتم کو جن کے ساتھ مرزوق ابوالخصیب ابو جعفر کا مولیٰ بھی تھا اُس کی سرکوبی کے لئے بھیجا انھوں نے جاکر اُس کا اور اُس کے ہمراہیوں کا اسی کے قلعہ میں محاصرہ کرلیا۔

ابوالخصیب کی حکمت عملی

محصورین عرصہ تک لڑتے رہے جب محاصرہ نے بہت طول کھینچا تو ابو الخصیب نے دشمن کے مقابل یہ چال کی کہ اپنے ساتھیوں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ تم مجھے خوب پٹیو اور میرا سر اور ڈاڑھی مونڈ ڈالو، جب یہ سب کچھ اُس کے ساتھ ہو لیا تو وہ اصبہذ رئیس قلعہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ مجھ پر بڑا ظلم ہوا ہے اور یہ تہمت رکھ کر کہ میں آپ کا ہوا خواہ ہوں میرا سر اور ڈاڑھی مونڈ دی گئی ہے میں مسلمانوں کے پڑاؤ کے کمزور نقطہ سے واقف ہوں جہاں سے اُن پر کامیاب حملہ کیا جا سکتا ہے، اصبہذ اس کی باتوں میں آ گیا اور اُس نے اسے اپنے خاص مصاحبین میں شامل کر لیا۔ اس قلعہ بند شہر کا پھاٹک صرف ایک بڑے پتھر کا تھا جسے کھولتے کے وقت اٹھا لیا جاتا تھا اور بند کرنے کے وقت وہیں جما دیا جاتا تھا اس کام کے لئے اصبہذ نے اپنے خاص معتمدین کو مقرر کر رکھا تھا اور اُس کے لئے اُن کی باریاں مقرر کر دی تھیں۔

اصبہذ کے معتمدین میں ابو الخصیب کی شرکت ایک مرتبہ ابو الخصیب نے اصبہذ سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے اور آپ نے میرا مشورہ نہیں مانا اس نے پوچھا یہ کیونکر ..... اُس نے کہا کہ آپ مجھ سے کسی کام میں مدد نہیں لیتے اور نہ کسی اہم ذمہ داری کے کام کو میرے سپرد کرتے ہیں، اس گفتگو کے بعد سے اب اصبہذ اُس سے بھی کام لینے لگا جسے ابو الخصیب نہایت دیانت داری سے انجام دیتا تھا اور اس طرح اُس نے اپنا اعتماد جما لیا۔ چنانچہ اب اصبہذ شہر کے پھاٹک کھولنے اور بند کرنے میں اُس کی بھی باری مقرر کرنے لگا یہاں تک کہ اُس نے اس کام پر اسی کو مامور کر دیا اور اُس کی طرف سے بالکل مطمئن ہو گیا۔

طبرستان پر قبضہ ابو الخصیب نے روح بن حاتم اور خازم کے نام ایک خط لکھ کر اسے تیر کے ذریعہ اُن کے پاس باہر پھینک دیا۔ اُس میں اُن کو بتایا کہ مجھے اب موقع ہم ست ہو گیا ہے میں فلاں شب شہر کا دروازہ کھول دوں گا، چنانچہ شب معہود میں اُس نے مسلمانوں کے لئے شہر کا دروازہ کھول دیا۔ مسلمانوں نے اندر داخل ہو کر جنگجو آبادی کو تہ تیغ کر دیا اُن کے اہل و عیال کو لونڈی غلام بنا لیا اسی میں بختریہ منصور بن مہدی کی ماں بھی مسلمانوں کے ہاتھ آئی یہ باکند بنت الاصبہذ بہرے کی بیٹی تھی اور یہ اصبہذ جو طبرستان کا بادشاہ تھا باکند کا بھائی نہ تھا نیز شکلہ ابراہیم بن المہدی کی ماں ہاتھ آئی یہ خرنا ماں مصمغان کے حاجب کی بیٹی تھی۔ اصبہذ نے اپنی انگوٹھی کو جس میں زہر تھا چوس کر خودکشی کر لی۔

بیان کیا گیا ہے کہ روح بن حاتم اور خازم بن خزیمہ ۱۴۳ھ میں طبرستان میں داخل ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصرہ میں عیدگاہ کی تعمیر اس سال منصور نے حمآن میں اہل بصرہ کے لئے عیدگاہ بنائی۔ سلمہ بن سعید بن جابر جوان دنوں ابوجعفر کی طرف سے فرات اور اُبلہ کا عامل تھا اس تعمیر کا مہتمم تھا۔ ابوجعفر نے رمضان کے روزے رکھے اور اُسی مصلیٰ میں عید الفطر کی نماز پڑھی۔

سلیمان بن علی کا انتقال اس سال شب شنبہ ۱۲ جمادی الآخر کو اُنسٹھ سال کی عمر میں سلیمان بن علی بن عبداللہ نے بصرے میں انتقال کیا عبدالصمد بن علی نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نوفل بن فرات کی برطرفی اس سال نوفل بن فرات مصر کی ولایت سے علیحدہ کر دیا گیا اُس کی جگہ محمد بن الاشعث مقرر ہوا پھر یہ بھی علیحدہ کر دیا گیا اور اُس کی جگہ پھر نوفل مقرر ہوا مگر دوبارہ وہ برطرف کیا گیا اور اب حمید بن قحطبہ مصر کا والی مقرر ہوا۔

امیر حج اسمٰعیل بن علی وعمال اس سال اسمٰعیل بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں حج ہوا۔ محمد بن خالد بن عبداللہ مدینہ کا والی تھا ہیثم بن معاویہ مکہ اور طائف کا والی تھا۔ عیسیٰ بن موسیٰ کوفہ اور اُس کے علاقہ کا والی تھا سفیان بن معاویہ بصرہ اور اُس کے توابع کا والی تھا سوار بن عبداللہ بصرہ کے قاضی تھے اور حمید بن قحطبہ مصر کا والی تھا۔

اس سال واقدی کے بیان کے مطابق ابوجعفر نے اپنے بھائی عباس بن محمد کو جزیرہ اور سرحدوں کا والی مقرر کیا بعض مشہور سپہ سالار اُس کے ماتحت کر دیئے یہ اپنی مدت العمر اسی خدمت پر مامور رہا۔

۱۴۳ھ کے واقعات

اس سال منصور نے تمام مسلمانوں کو دیلم سے لڑنے کی دعوت دی اس کی تفصیل یہ ہے،

دیلم پر جہاد کا اعلان جب منصور کو معلوم ہوا کہ دیلم نے مسلمانوں پر اچانک حملہ کر کے اُن کے ہزاروں آدمیوں کو شہید کر ڈالا تو اُنھوں نے حبیب بن عبداللہ بن غسان کو بصرہ بھیجا اور حکم دیا کہ وہاں جس شخص کی آمدنی دس ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہو اُن کے نام لکھ لئے جائیں اور اُن کو مجبور کیا جائے کہ وہ خود دیلم کے مقابل پر جہاد کے لئے جائیں اور ایک دوسرے شخص کو اُنھوں نے اسی غرض سے کوفہ بھیجا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشیم بن معاویہ کی برطرفی اس سال ہشیم بن معاویہ مکہ اور طائف کی ولایت سے برطرف کر دیا گیا اور اُس کی جگہ سَری بن عبداللہ بن الحارث بن عباس بن عبدالمطلب کو مقرر کیا گیا۔ سَری یمامہ میں تھا کہ اُسے مکہ کی ولایت کا فرمان تقرر ملا یہ مکہ چل دیا اور ابوجعفر نے قثم بن العباس بن عبداللہ بن عباس کو یمامہ بھیج دیا۔

امارت مصر پر یزید بن حاتم کا تقرر اس سال حمید بن قحطبہ مصر کی ولایت سے علیحدہ کیا گیا اور اُس کی جگہ توفل بن الفرات مقرر ہوا مگر پھر وہ بھی علیحدہ ہوا اور اُس کی جگہ یزید بن حاتم مصر کا والی مقرر کیا گیا۔

امیر حج عیسیٰ بن موسیٰ وعمال اس سال والی کوفہ عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں حج ہوا۔ سَری بن عبداللہ بن الحارث مکہ کا والی تھا۔ سفیان بن معاویہ بصرہ اور اُس کے توابع کا والی تھا، سوار بن عبداللہ بصرہ کے قاضی تھے۔ یزید بن حاتم مصر کا والی تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۴

محمد بن عبداللہ کا خروج

۱۴۴ھ کے واقعات

محمد بن ابی العباس کی دیلم پر فوج کشی اس سال محمد بن ابی العباس بن عبداللہ بن محمد بن علی امیر المومنین ابو العباس کا بیٹا اہل کوفہ بصرہ واسط موصل اور جزیرے کے ساتھ دیلم سے لڑنے گیا۔

محمد بن ابی جعفر کی مراجعت عراق اس سال محمد بن ابی جعفر المہدی خراسان سے عراق واپس آئے۔ ابو جعفر قرماسین تک اُن کے استقبال کو گئے اور وہاں سے دونوں جزیرہ پلٹ آئے۔ اس سال خراسان سے آکر محمد بن ابی جعفر کی منگنی اُن کے چچا کی بیٹی رملہ بنت ابو العباس سے ہوئی۔

امیر حج خلیفہ منصور اس سال منصور کی امارت میں حج ہوا اُنھوں نے اپنے مستقر اور خزانوں پر خازم بن خزیمہ کو اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا۔

محمد بن خالد کی برطرفی نیز اس سال انھوں نے محمد بن خالد بن عبداللہ القسری کو مدینہ کی ولایت سے برطرف کرکے اُس کی جگہ ریاح بن عثمان المری کو مقرر کیا اس وقت محمد کی برطرفی اور اس سے پہلے زیاد بن عبیداللہ کی برطرفی کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کے بیٹوں محمد اور ابراہیم کی شخصیتوں نے منصور کو مرعوب کر دیا تھا اور جب یہ اپنے بھائی ابو العباس کی زندگی میں ابو مسلم کے ہمراہ حج کرنے آئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو تمام بنی ہاشم اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر یہ دونوں بھائی محمد اور ابراہیم اُن سے ملنے نہیں آئے۔

بنی ہاشم کی مجلس مشاورت

بیان کیا گیا ہے کہ محمد بیان کرتے تھے کہ جب بنی امیہ کی حکومت متزلزل ہو گئی اُس وقت ایک رات مکہ میں تمام بنی ہاشم کا ایک جلسہ ہوا اور اس میں یہ بحث ہوئی کہ اب آئندہ کے لیے کسے خلیفہ بنایا جائے اور جب میرے لیے تمام اُن معتزلہ نے جو وہاں اُس وقت موجود تھے بیعت کی تو ابو جعفر بھی میری بیعت کرنے والوں میں تھے۔

محمد و ابراہیم پسران عبداللہ بن حسن کی ضمانت

منصور نے زیاد سے ان دونوں کو دریافت کیا اُس نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ آپ اُن کے معاملہ کو بہت اہم سمجھتے ہیں میں اُنھیں آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں گا۔ جب ۱۳۶ھ میں ابو جعفر مکہ آئے یہ زیاد بن عبید اللہ اُن کے ہمراہ تھا اس وعدہ کے بعد منصور نے اُسے اُس کے علاقہ پر جانے کی اجازت دیدی اور محمد اور ابراہیم کی اُس سے ضمانت لے لی۔

محمد بن عبداللہ کے متعلق تفتیش

خلیفہ ہونے کے بعد ابو جعفر کو سب سے زیادہ فکر محمد کی تھی اُنھوں نے دریافت کیا کہ محمد کہاں ہے اور کیا کرنا چاہتا ہے، اس غرض سے اُنھوں نے تمام بنی ہاشم کو فرداً فرداً نخلیہ میں بلایا اور محمد کو دریافت کیا ہر شخص نے یہی جواب دیا کہ چونکہ اُنھیں علم ہے کہ آپ اس بات سے واقف ہیں کہ وہ اس سے پہلے خلافت کے خود خواہاں تھے اس وجہ سے وہ آپ سے خائف ہیں مگر اسی کے ساتھ وہ آپ کی مخالفت یا نافرمانی کرنا نہیں چاہتے، حسن بن زید کے سوا کسی اور شخص نے اس بیان پر شبہ نہیں کیا البتہ اُس نے ابو جعفر کو اُس کی پوری حالت سے باخبر کیا اور یہ بھی کہا کہ مجھے یہ خوف ہے کہ وہ آپ کے خلاف ہنگامہ برپا کرے گا کیونکہ وہ آپ کی طرف سے غافل نہیں ہے اب جو آپ کی سمجھ میں آئے کیجیے۔

محمد کہتا ہے کہ میں نے اپنے دادا موسیٰ بن عبداللہ کو یہ کہتے سنا ہے اے خداوند تو میرے خون کا بدلہ حسن بن زید سے لے۔ موسیٰ کہتا ہے کہ میرے باپ کہا کرتے تھے میں اس بات کو یقینی طور پر کہتا ہوں کہ ابو جعفر نے مجھ سے ایک بات بیان کی تھی جو مجھ سے صرف حسن بن زید نے سُنی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عبداللہ کی روایت

محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ ابو جعفر نے مجھ سے ایک بات بیان کی تھی جسے مجھ سے صرف میرے بھائی عبداللہ بن حسن اور حسن بن زید نے سنا تھا اور میں اس بات کو پورے اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس کی اطلاع ابو جعفر کو عبداللہ نے نہیں کی اور نہ منصور غیب داں تھے کہ بغیر کسی کے بیان کئے ہوئے معلوم کر لیتے۔

محمد کہتا ہے کہ حج کے سال ابو جعفر نے مجھ سے عبداللہ بن حسن کو دریافت کیا میں نے ان سے وہی کہہ دیا جو بنی ہاشم ان کے متعلق کہتے تھے اس پر اس نے مجھے بتایا کہ وہ اس جواب سے خوش نہیں ہوا اور یہ کہ میں اسے ان کے پاس حاضر کروں۔

محمد بن اسمٰعیل کا بیان

محمد بن اسمٰعیل اپنے نانا کے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ سلیمان بن علی سے کہا کہ اے میرے بھائی جو قریبی تعلقات میرے اور تمھارے درمیان ہیں اس سے ہم دونوں اچھی طرح واقف ہیں اس معاملہ میں تم اپنی رائے ظاہر کرو، سلیمان نے کہا بخدا گویا اس وقت میں عبداللہ بن علی کو دیکھ رہا ہوں جب کہ ہمارے اور اس کے درمیان پردہ حائل ہو چکا تھا کہ وہ ہماری طرف اشارہ کر کے کہہ رہا ہے کہ تم لوگوں نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے، اگر منصور معاف کرنے والے ہوتے تو وہ اپنے چچا کو معاف کرتے انھوں نے اس کے بیان کو قبول کر لیا اور اس صاف بیانی اور راست گفتاری کو عبداللہ کی اولاد اس کا ایک احسان سمجھتی تھی۔

محمد بن عبداللہ کی تلاش

ابو جعفر نے اعرابی غلام خریدے ان میں سے ایک کو ایک اونٹ دیا ایک دوسرے کو دو اونٹ دیئے اور ایک کو چند اونٹنیاں دیں اور انھیں مدینہ کے علاقہ میں محمد کی تلاش میں روانہ کیا ان میں سے ہر شخص چشمۂ آب پر رگیر اور گم کردہ راہ کی طرح آتا تھا یہ اسے چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے اور پھر تلاش شروع کرتے تھے۔

عقبہ بن سلم اور ابو جعفر منصور

محمد بن عباد بن حبیب المہلبی کہتا ہے کہ مجھ سے سندی امیر المومنین کے مولیٰ نے پوچھا تم جانتے ہو کہ کیوں عقبہ بن سلم کا اتنا رسوخ امیر المومنین کے پاس بڑھا۔ میں نے کہا میں نہیں جانتا اس نے کہا میرا چچا عمر بن حفص ایک وفد کے ساتھ جس میں عقبہ بھی تھا سندھ سے امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا جب وفد نے ابو جعفر سے اپنی ضروریات عرض کر دیں اور ارکان وفد دربار سے اٹھ گئے تو انھوں نے عقبہ کو اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس واپس بلایا اور بیٹھنے کا حکم دیا پھر پوچھا تم کون ہو اس نے کہا میں امیر المومنین کا ایک عسکری اور خادم ہوں اور عمر بن حفص کے ساتھ رہا ہوں انھوں نے نام پوچھا اس نے کہا عقبہ بن مسلم بن نافع پوچھا کس قبیلہ سے تعلق ہے اس نے کہا ازد کے خاندان بنی ہناۃ سے کہنے لگے تمھاری صورت سے وجاہت اور قابلیت ٹپکتی ہے میں تم سے ایک ایسا کام لینا چاہتا ہوں جس کا مدت سے ارادہ تھا اور اس کے لئے میں کسی مناسب آدمی کی تلاش میں تھا ممکن ہے کہ تم اسے سرانجام دے سکو اگر ایسا ہوا تو میں تم کو بہت ترقی دوں گا، اس نے کہا میں امید کرتا ہوں کہ جیسا امیر المومنین نے میرے متعلق خیال فرمایا ہے اسے پورا کر سکوں گا، فرمایا تم اپنے تئیں چھپائے رکھو کسی سے اس معاملہ کا ذکر نہ کرنا اور فلاں وقت میرے پاس آنا۔

ابو جعفر منصور کی عقبہ بن سلم کو ہدایات

وہ اسی وقت بہ خدمت میں حاضر ہوا منصور نے کہا میرے یہ دو ددھیالی رشتہ دار میری حکومت و خلافت کے خلاف بغاوت پر بالکل تلے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اچانک اس کا خاتمہ کر دیں خراسان کے فلاں گاؤں میں ان کے طرف داروں کی ایک جماعت ہے جو ان سے مراسلت رکھتی ہے اور وہ ان کو اپنے صدقات و زکوٰۃ کی آمدنی نیز اپنے علاقوں کے میوے ہدیۃً بھیجتی رہتی ہے اب تم یہ کام کرو کہ کپڑے میوے اور نقد روپیہ لے کر اپنی ہیئت بدل کر اس گاؤں کے باشندوں کی طرف سے ان کے نام ایک خط لکھ کر ان کے پاس جاؤ اور انھیں ٹٹولو اگر وہ اپنے ارادے کو ترک کر چکے ہیں تو بہت اچھا ہے اور اگر اب بھی وہ اسی ارادے پر قائم ہیں تو یہ بات مجھے معلوم ہو جائے گی اور اس طرح میں اپنی حفاظت کی تدابیر اختیار کر لوں گا اور ہر وقت ان کی طرف سے چوکنا رہوں گا، تم جا کر عبداللہ بن الحسن سے نہایت انکساری و عاجزی کے ساتھ ملو اگر وہ تم کو دھتکار دے اور وہ ضرور ایسا کرے گا تو تم خاموش رہنا اور پھر دوسری مرتبہ اس کے پاس جانا اگر اس مرتبہ پھر وہی سلوک تمھارے ساتھ ہو تو پھر بھی صبر کرنا۔

اور پھر جانا یہاں تک کہ وہ تم سے مانوس ہو جائے تمھاری بات سن لے اور جب تم کو اس کے دل کا بھید معلوم ہو جائے تم فوراً میرے پاس چلے آنا۔

عقبہ بن سلم اور عبداللہ بن حسن کی ملاقات

یہ شخص جعلی خط لے کر عبداللہ کے پاس آیا عبداللہ نے اسے دھتکار کر نکلوا دیا اور کہا میں ان لوگوں سے قطعی واقف نہیں ہوں کئی مرتبہ آنے اور واپس جانے کے بعد عبداللہ نے اس کا خط اور تحائف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کرتے اور اب اُس سے بے تکلف ہو گیا، عقبہ نے خط کے جواب کی درخواست کی اُس نے کہا میں خط تو کسی کو لکھتا نہیں تم ہی میرے خط ہو زبانی جا کر اُن لوگوں سے میرا سلام کہنا اور کہہ دینا کہ میرے دونوں بیٹے فلاں وقت خروج کرنے والے ہیں، عُقبہ نے یہ بات ابو جعفر سے آکر بیان کر دی ابو جعفر نے فضل بن صالح بن علی کو ۱۴۳ھ میں امیر حج بنا کر بھیجا اور ہدایت کی کہ اگر تم عبداللہ بن حسن کے بیٹوں محمد اور ابراہیم کو دیکھ پاؤ تو اُنھیں پھر اپنے سے علیحدہ نہ ہونے دینا اور اگر نہ دیکھو تو اُن کے متعلق کسی سے سوال نہ کرنا۔

فضل بن صالح اور عبداللہ بن حسن کی گفتگو

فضل مدینہ آیا تمام باشندوں نے جن میں عبداللہ بن حسن اور تمام بنی حسن تھے اُس کا استقبال کیا مگر محمد اور ابراہیم عبداللہ بن حسن کے بیٹے اس سے ملنے نہ آئے یہ خاموش ہو رہا جب حج سے فارغ ہو کر سیالہ آرہا تو اس نے عبداللہ بن حسن سے پوچھا کہ تمھارے دونوں بیٹے اپنے متعلقین کے ساتھ کیوں میری ملاقات کو نہ آئے اُس نے کہا بخدا اُن کے نہ آنے کی وجہ کوئی برائی یا نیت فساد نہیں ہے بلکہ چونکہ وہ دونوں شکار کے بے حد دلدادہ ہیں اور ہر وقت اُسی میں منہمک رہتے ہیں اس وجہ سے وہ کسی بھلائی یا برائی میں اپنے متعلقین کے ساتھ شریک نہیں ہوتے۔

یہ جواب سُن کر فضل خاموش ہو گیا اور اُس چوبرجے پر آکر بیٹھا جو اُس کے لئے سیالہ میں بنایا گیا تھا عبداللہ نے اپنے چرواہوں کو حکم دیا وہ اُس کے ڈھوروں کو اُس کے سامنے لائے اُس نے ایک چرواہے کو دودھ دوہنے کا حکم دیا اُس نے ایک بڑے پیالے میں دودھ دوہ کر اُس میں شہد ملایا اور اُسے لے کر چوبرجے پر چڑھا۔ عبداللہ نے اُسے اشارہ کیا کہ یہ پیالہ فضل کو پلا وہ اُس کی طرف بڑھا جب اُس کے قریب پہنچا فضل نے بختی سے اُسے جھڑکا کہ دور ہٹ، چرواہا پیچھے ہٹ گیا۔ یہ دیکھتے ہی خود عبداللہ جو بہت ہی متواضع اور خلیق آدمی تھا لپکا اور خود اُس نے وہ پیالہ چرواہے کے ہاتھ سے لیا اور فضل کی طرف چلا جب فضل نے اُسے خود اپنی طرف آتے دیکھا وہ شرمندہ سا ہو گیا اور اُس نے پیالہ لے کر پی لیا۔

حفص بن عمر کے خلاف شکایت

حفص بن عمر ایک کوفہ کا باشندہ زیاد بن عبیداللہ کا مہر منشی تھا یہ شیعہ تھا اور یہی اُسے محمد کی تلاش سے روکتا رہتا تھا، عبدالعزیز بن سعد نے اُس کی شکایت ابو جعفر کو لکھ بھیجی انھوں نے اُسے وہاں سے بلایا زیاد نے اُس کے بارے میں عیسیٰ بن اور عبداللہ بن الربیع الحارثی کو لکھا اُن دونوں نے اُسے ابو جعفر کی گرفت سے رہائی دلوائی اور وہ شخص پھر زیاد کے پاس آگیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عبداللہ کا بنی سب میں قیام

علی بن محمد راوی ہے کہ محمد چالیس آدمیوں کے ہمراہ چھپ کر بصرے آیا یہ جماعت عبدالرحمٰن بن عثمان بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام کے پاس آئی عبدالرحمٰن نے اُس سے کہا تم نے مجھے ہلاک کر دیا اور مجھے تمام میں مشہور کر دیا مناسب یہ ہے کہ تم میرے پاس قیام کرو اور اپنے ساتھیوں کو منتشر کر دو، محمد نے اس بات سے انکار کیا عبدالرحمٰن نے کہا تو اس صورت میں تم کو میں نہیں ٹھہرا سکتا بنی راسب میں جاکر قیام کرو چنانچہ یہ جماعت بنی راسب میں جاکر مقیم ہو گئی۔

ابوہبار المازنی کہتا تھا کہ ہم محمد بن عبداللہ کے ساتھ بصرے میں قیام پذیر تھے اور وہ اپنے لئے دعوت دیتا تھا ابوجعفر کہتے تھے کہ جب مجھے بصرے میں بنی راسب کا مکان یاد آتا تھا تو میرے دل میں کبھی کوئی خواہش اُس کے متعلق پیدا نہیں ہوئی تھی اور میں اُن کی طرف سے بالکل مطمئن تھا۔

ابن حشیب کا بیان

ابن حشیب الہبی راوی ہے کہ میں ابن معاویہ کے عہد میں بنی راسب کے احاطہ میں جاکر فروکش ہوا ان کے ایک نوجوان نے مجھ سے میرا نام دریافت کیا اس پر اُن کے ایک معمر شخص نے اسی نوجوان کے ایک تھپڑ مارا اور کہا کہ تجھ کو اس معاملہ سے کیا سروکار ہے پھر اُس نے ایک بڈھے کی طرف دیکھا جو اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور کہا کہ اس بڈھے کو دیکھتے ہو اس کا باپ حجاج کے عہد میں ہمارے یہاں آکر اترا تھا اُس وقت سے وہ برابر یہیں مقیم رہا ہے اور یہ بیٹا اُس کے پیدا ہوا جس کی عمر اب یہ ہو گئی ہے نہ ہم اس کے نام سے واقف ہیں نہ اُس کے باپ کے نام سے واقف ہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ یہ کس قبیلہ اور کس خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔

محمد بن عبداللہ کی بصرہ سے روانگی

زعفرانی کہتا تھا کہ محمد بصرہ آکر عبداللہ بن شیبان (جو بنی مرہ بن عبید کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا) کے پاس فروکش ہوا چھ ماہ کے قیام کے بعد وہ یہاں سے چلا گیا اس کے بعد ابوجعفر کو اُس کے بصرہ آنے کا حال معلوم ہوا وہ تیزی سے طے منازل کرکے بصرہ آئے اور بڑے پل کے پاس فروکش ہوئے ہم نے عمر سے خواہش کی کہ وہ اُن سے جاکر ملے پہلے تو اُس نے انکار کیا مگر آخر کار ہماری بات پیش گئی اور وہ ابوجعفر سے جاکر ملا ابوجعفر نے اُس سے پوچھا کہ اے ابوعثمان کیا بصرے میں کوئی ایسا شخص ہے جس سے ہم کو اپنی حکومت کے متعلق خطرہ ہو اُس نے کہا کوئی نہیں۔ ابوجعفر نے کہا میں صرف تمہارے بیان پر اکتفا کرتا ہوں اور واپس ہو جاتا ہوں۔ عمر نے کہا بہتر ہے ابوجعفر واپس چلے گئے۔

ابوجعفر اور عمرو بن عبید کی گفتگو

ابوجعفر نے عمرو بن عبید سے پوچھا کیا تم نے محمد کی بیعت کر لی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اُس نے جواب دیا اگر تمام امت مجھے اپنا خلیفہ بھی بنالے تب بھی میں اُن دونوں بھائیوں کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ اُن کی طرف اعتنا کروں یا اُن کو کوئی خدمت دوں۔

ایوب الفزاز راوی ہے کہ میں نے عمرو سے پوچھا ایسے شخص کے بارے میں جس نے اپنا دین کھو کر صبر کر لیا ہو تمھاری کیا رائے ہے، اُس نے کہا میں خود ایسا شخص ہوں جس کا تم نے اشارہ کیا ہے، میں نے پوچھا آپ نے یہ کیوں کیا اگر آپ چاہتے تو تیس ہزار جنگجو آپ کے ساتھ ہوتے اُس نے کہا تمھارا خیال غلط ہے میں تو ایسے تین آدمیوں کو بھی نہیں جانتا جو اپنے عہد کو وفا کرتے اگر ایسے تین آدمی بھی مجھے مل جاتے تو میں کبھی علیحدہ نہیں رہتا بلکہ میں اُن میں چوتھا ہوتا۔

محمد بن حفص اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ محمد اور ابراہیم ابو جعفر کے خوف سے عدن گئے وہاں سے سندھ چلے گئے اور پھر کوفہ آئے اور وہاں سے مدینہ آگئے۔

ابو جعفر منصور کی آل ابی طالب میں داد و دہش

جب زیاد نے ابو جعفر سے عبداللہ کے دونوں بیٹوں کے اخراج کا ذمہ لے لیا تو ابو جعفر نے اُسے مدینہ کی ولایت پر بحال رکھا، حسن بن زید کو اُن کا پتہ چلتا تھا تو اُس وقت تک وہ خاموش رہتا جب تک وہ اُس جگہ مقیم ہوتے اور جب وہاں سے روانہ ہو جاتے تو وہ ابو جعفر کو اُن کے مقام کی خبر کر دیتا ابو جعفر اطلاع کے مطابق پتہ پاتے اور اُس کے بیان کو سچ سمجھتے رہے، ۱۴۰ھ تک یہی نوبت رہی اس سال وہ خود حج کرنے گئے اُنھوں نے خاص کر آل ابی طالب میں بہت سا روپیہ تقسیم کیا۔

عبداللہ بن حسن اور ابو جعفر منصور میں تلخ کلامی

ابو جعفر نے عبداللہ کو بلایا اور اُس کے دونوں بیٹوں کو پوچھا اُس نے اپنی بے خبری ظاہر کی اُس پر دونوں میں سخت کلامی ہوئی ابو جعفر نے اس پر کم نسبی کا عیب لگایا اُس نے کہا تم میری کس ماں کی وجہ سے مجھے طعنہ دیتے ہو کیا فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلعم کی بنا پر یا فاطمہ بنت اسد یا فاطمہ بنت حسینؓ یا اُم اسحٰق بنت طلحہ یا اُم خدیجہ بنت خویلد کی وجہ سے اُنھوں نے کہا نہیں ان میں سے کسی کی بنا پر نہیں بلکہ جریا بنت قسامہ بن زہیر کی وجہ سے۔ یہ بنی طے کی ایک عورت تھی۔ اس گفتگو پر مسیب بن زہیر غصہ میں بھرا ہوا کھڑا ہوا اور عرض پرداز ہوا امیر المومنین آپ مجھے اجازت دیں میں ابھی اس فاحشہ زادے کا کام تمام کئے دیتا ہوں مگر زیاد بن عبید اللہ نے اپنی چادر اُس پر ڈال دی اور امیر المومنین سے کہا آپ میری خاطر انھیں معاف کر دیجئے اور میں اُن کے دونوں بیٹوں کا کھوج نکالتا ہوں اور اُن کو آپ کی خدمت میں پیش کروں گا اس طرح عبداللہ کی گلو خلاصی ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرین الدیلی ان دو شعروں میں جریار کے نسب کی وجہ سے عبداللہ بن حسن پر طنز کرتا ہے:

لعلك بالجرباء او بحكاكة تفاخر ام الفضل وابنة مشرح

وما منهما الا حصان نجيبة لها حسب في قومها متزج

شاید کہ تو جریار اور حکاکہ کی بنا پر ام الفضل اور مشرح کی بیٹی کے مقابلہ میں اپنا فخر نسبی ظاہر کرتا ہے حالانکہ یہ دونوں عورتیں باعصمت شریف زادیاں تھیں اور ان کی قوم میں ان کا حسب باوقعت تھا۔

عقبہ بن مسلم کو عبداللہ بن حسن کے متعلق ہدایت

سندی امیر المومنین کا مولی بیان کرتا ہے کہ جب عقبہ بن سلم نے ابو جعفر کو اطلاع کی کہ میں بھی حج کے لئے جا رہا ہوں انھوں نے اس سے کہا کہ جب میں فلاں مقام میں پہنچوں گا تو ابناء حسن میری ملاقات کو آئیں گے ان میں عبداللہ بن حسن بھی ہوگا میں اس وقت اس کی بہت تعظیم کروں گا اور صدر مجلس میں اسے جگہ دوں گا پھر کھانا منگواؤں گا جب کھانے سے ہم فارغ ہو جائیں گے اس وقت میں تم کو آنکھ کا اشارہ کروں گا تم فوراً اس کے روبرو آکر کھڑے ہونا وہ اپنی نگاہ تمھاری طرف سے پھیرے گا تم گھوم کر اس کے پیچھے ہو جانا اور اپنے پاؤں کے انگوٹھے سے اس کی پیٹھ میں ٹھوکا دینا تاکہ وہ تم کو اچھی طرح دیکھ لے بس مگر جب تک وہ کھانا کھا رہے تم ہرگز اس کے سامنے نہ آنا۔

عبداللہ بن حسن سے جواب طلبی

ابو جعفر حج سے فارغ ہو کر اپنے علاقوں میں دورہ کرنے لگے ابناء حسن ان سے آکر ملے انھوں نے عبداللہ بن حسن کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور کھانا منگوایا سب نے کھانا شروع کیا اس کے بعد انھوں نے عبداللہ کو صدر میں بٹھایا اور اسے مخاطب کر کے کہا تم جانتے ہو کہ تم نے مجھ سے اس بات کا حتمی وعدہ اور عہد کیا تھا کہ تم میری برائی نہ چاہو گے اور نہ میری حکومت کے خلاف کوئی سازش کرو گے عبداللہ نے کہا امیر المومنین میں اپنے اس وعدہ پر قائم ہوں اب ابو جعفر نے عقبہ کو دیکھا وہ گھوم کر عبداللہ کے روبرو کھڑا ہوا عبداللہ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور پھر اپنا سر اٹھایا اب عقبہ اس کی پشت پر آکر کھڑا ہوا اس نے اپنی انگلیوں سے اسے ٹھوکا دیا عبداللہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو عقبہ بالکل دو چار تھا وہ فوراً دوزانو ہو کر ابو جعفر سے اپنی خطا کی معافی کا خواستگار ہوا مگر انھوں نے کہا اگر میں تم کو معاف کروں تو اللہ مجھے معاف نہ کرے اس کے بعد انھوں نے اس کے قید کر دینے کا حکم دیدیا۔

عبداللہ بن حسن کا اپنے بیٹوں کے متعلق لاعلمی کا اظہار

صالح صاحب المصلیٰ راوی ہے کہ میں ابو جعفر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے سرہانے کھڑا تھا اور وہ قبلہ رو بیٹھے انگیٹھی کے سامنے کھانا کھا رہے تھے اُس وقت دسترخوان پر اُن کے ہمراہ عبداللہ بن حسن، ابوالکرام اور کچھ عباسی شریک تھے ابو جعفر نے عبداللہ بن حسن کو خطاب کیا اے ابو محمد میں دیکھتا ہوں کہ محمد اور ابراہیم میرے پاس آنے سے گھبراتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آیا کریں مجھ سے اپنے تعلقات بڑھائیں تاکہ میں اُن کو انعام واکرام دوں اور اپنے میں شامل کرلوں، عبداللہ بہت دیر تک تو سر جھکائے رہا پھر سر اٹھا کر اُس نے کہا امیرالمومنین آپ کو اختیار ہے میرا تو اُن سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہیں وہ میرے ہاتھ سے نکل چکے ہیں ابو جعفر کہنے لگے اے ابو محمد ایسا نہ کرو اُن دونوں کو تم خط لکھو اور کسی ایسے شخص کے ہاتھ وہ خط اُن کو بھیج دو جو اُسے پہنچا دے۔

عبداللہ سے گفتگو میں مصروفیت کی وجہ سے ابو جعفر آج اپنا کھانا پورا نہ کھا سکے عبداللہ قسم کھاتا رہا کہ اُسے اُن کی کچھ خبر نہیں ہے اور ابو جعفر برابر اصرار کرتے رہے کہ تم ایسا نہ کرو۔

محمد ابو جعفر سے اس لئے بھاگتا پھرتا تھا کہ معتزلہ کی ایک جماعت کے ساتھ ابو جعفر نے مکہ میں اس کی بیعت کی تھی۔

عبداللہ بن حسن کی گرفتاری

عباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس راوی ہے کہ جب ابو جعفر ۱۴۵ھ میں حج کے لئے گئے تو عبداللہ اور حسن، حسن کے بیٹے ان سے ملنے آئے اُس وقت اُن کے پاس یہ دونوں تھے اور میں تھا ابو جعفر اُس وقت ایک خط پڑھ رہے تھے اتنے میں مہدی نے کوئی بات کہی اور اُسے غلط ادا کیا اُس پر عبداللہ نے کہا امیرالمومنین آپ کیوں اسے کسی استاد کے سپرد نہیں کرتے کہ وہ اس کی زبان درست کردے یہ تو ایسی غلطی ہے کہ چھوکریاں کرتی ہیں میں نے عبداللہ کو اشارے سے منع بھی کیا مگر وہ اپنے کہنے سے باز نہ رہا اور پھر اُس نے اُس بات کا اعادہ کیا اسی سے ابو جعفر برہم ہو گئے انھوں نے عبداللہ سے پوچھا کہ آپ کے صاحبزادے کہاں ہیں اُس نے اپنی لاعلمی ظاہر کی ابو جعفر نے کہا تم کو پیش کرنا پڑے گا وہ کہنے لگا بخدا اگر وہ میرے قدموں تلے بھی ہوں تب بھی میں ان کو تمھارے سپرد نہیں کروں گا۔ ابو جعفر نے ربیع کو حکم دیا کہ اسے قید کردو۔

الم ترحو شیبا امسی ینبنی بیوتا نفعھا لبنی بقیلہ

(ترجمہ) کیا تم نہیں دیکھتے کہ حوشب ایسے مکانات بنا رہا ہے جس کا نفع صرف بنی بقیلہ کو ہوگا۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شعر ابو جعفر نے کبھی بھولنے نہ دیا قید کرنے کے بعد انھوں نے عبداللہ کو یہ شعر یاد دلایا اور کہا جس کے متعلق تم نے کہا تھا وہ تمھارا سب سے بڑا حامی اور محسن تھا۔

ابو حنین کا بیان

ابو حنین کہتا ہے کہ حالت قید میں میں عبداللہ سے ملا اُس نے پوچھا آج کی خبر کیا ہے میں نے کہا تمھاری جائداد و املاک اور لونڈی غلاموں کے بیچنے کا حکم دیا گیا ہے مگر میں نہیں سمجھتا کہ اُن کا کوئی گاہک کھڑا ہو عبداللہ کہنے لگا ابو حنین اس بات کو جانے دو بخدا اگر آج مجھے اور میری بیبیوں کو بھی لونڈی غلاموں کی طرح فروخت کیا گیا تو ہمارے خریدنے والے بھی پیدا ہو جائیں گے۔

ابو جعفر تو وہاں سے چلے آئے اور عبداللہ بن حسن تین سال تک قید رہا۔

ابو جعفر منصور کو قتل کرنے کی سازش

ابو ہبار المزنی راوی ہے کہ جب ۱۴۰ھ میں ابو جعفر نے حج کیا تو اس سے پہلے تو محمد اور ابراہیم عبداللہ کے بیٹے روپوش تھے مگر حج کے موسم میں یہ مکہ آئے اور انھوں نے ابو جعفر کو قتل کر دینا چاہا اشتر عبداللہ بن محمد بن عبداللہ نے اُن سے کہا کہ میں اس کا کام تمام کیے دیتا ہوں مگر محمد نے اُسے نہ مانا اور اصرار کیا کہ تاوقتیکہ ہم اُسے اپنی بیعت کی دعوت نہ دیں تم اُسے اچانک قتل نہ کرو اسی اختلاف رائے کی وجہ سے اُن کا تمام منصوبہ بگڑ گیا اس سازش میں ابو جعفر کا ایک خراسانی سپہ سالار فوج بھی اُن کے ساتھ ہو گیا تھا۔ اسمٰعیل بن جعفر بن محمد الاعرج ابو جعفر کے سامنے آیا اور اُس نے اس سازش کی اُن کو اطلاع دی ابو جعفر نے اُس خراسانی سردار کو گرفتار کرنے کے لئے آدمی بھیجے مگر وہ ہاتھ نہ آیا اُس کے کچھ ساتھی پکڑ لئے گئے اُس کا ایک غلام جس کے پاس تقریباً دو ہزار دینار تھے اور خود وہ سردار بچ کر نکل گئے یہ اُس روپیہ کو لے کر محمد سے جا ملا محمد نے وہ روپیہ اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔

ابو ہبار کا خراسانی سردار کے متعلق بیان

ابو ہبار کہتا ہے محمد کے حکم سے میں نے اُس شخص کے لئے اونٹ خریدے اُن کو سفر کے لئے تیار کیا اور ایک کجاوے میں سوار کر کے میں اُسے مدینہ لے کر چلا اور مدینہ تک اُسے پہنچا دیا جب محمد مدینہ آیا تو اُس نے اُس شخص کو اپنے باپ عبداللہ کے پاس ٹھہرا دیا اور بعد ازاں اُن دونوں کو خراسان کی ایک سمت بھیجا۔ ابو جعفر نے اُس سردار کے آدمیوں کو جن پر اُن کی دسترس ہوئی قتل کرا دیا۔

زیاد بن عبداللہ کی طلبی

محمد بن یحییٰ بن محمد اپنے دادا کی روایت بیان کرتا ہے کہ اُس نے کہا کہ میں ایک دن سویرے زیاد بن عبیداللہ سے ملنے گیا اُس زمانہ میں ابو جعفر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ میں تھے زیاد نے مجھ سے کہا آج رات میرے ساتھ عجیب واقعہ پیش آیا (امیرالمومنین کے مدینہ آنے کی وجہ سے زیاد سرکاری قصر کو چھوڑ کر اپنے مکان واقع محلہ بلاط میں ان دنوں سکونت پذیر تھا) رات کے وقت امیرالمومنین کے ہرکارے میرے دروازے پر آئے اور اُسے کھٹ کھٹایا اُس وقت سوائے پاجامے کے اور کوئی کپڑا میرے جسم پر نہ تھا میں اُسی کو سنبھالتا ہوا اپنی خواب گاہ سے نکلا میں نے اپنے خدمت گاروں اور خواجہ سراؤں کو جو بیرونی ڈیوڑھی میں سو رہے تھے جاکر بیدار کیا اور اُن کو ہدایت کردی کہ چاہے یہ لوگ اس بیرونی حصہ مکان کو توڑ ڈالیں تب بھی تم لوگ ایک بات اُن سے نہ کرنا وہ بہت دیر تک کھٹ کھٹانے کے بعد واپس چلے گئے اور پھر پلٹ کر آئے اور اب انھوں نے ایک گھڑی انتظار کے بعد گزنکالے یہ گرز ایسے تھے جو ایک یا دو ہی مرتبہ مدت العمر میں اُن کے پاس رہے ہوں گے اور اب ان لوہے کے گرزوں سے انھوں نے دروازہ پیٹا اور خود چیخنا چلانا شروع کیا اس مرتبہ بھی کسی نے اُن کو جواب نہیں دیا وہ واپس چلے گئے اور ایک گھڑی کے بعد پھر واپس آئے اور اس مرتبہ تو انھوں نے ایسا اودھم مچایا کہ اُس پر کسی طرح ضبط نہیں ہو سکتا تھا۔ مجھے تو یہ گمان ہوا کہ شاید پورا مکان ہی مجھ پر گر پڑے گا میں نے مجبوراً دروازہ کھولنے کا حکم دیا میں اُن کے پاس گیا انھوں نے مجھے فوراً چلنے کا حکم سنایا بلکہ وہ تو مجھے کندھوں پر لاد کر لے چلے میں اُن کے ہانپنے کی آواز سنتا تھا اسی طرح کشاں کشاں وہ مجھے مروان کے مکان تک لے آئے یہاں سے دو شخصوں نے میرے مونڈھے تھامے اور زمین سے کچھ اوپر تھامے ہوئے لے چلے اسی طرح وہ مجھے قبۂ عظمیٰ کے حجرہ میں لائے۔

زیاد سے ربیع کی گفتگو

یہاں میں نے دیکھا کہ ربیع کھڑا ہوا ہے مجھ سے کہنے لگا زیاد یہ آج رات تم نے اپنے اور ہمارے ساتھ کیا کیا ہے۔ ربیع نے مجھے اپنے ساتھ لے لیا قبہ کے دروازے کا پردہ اٹھا کر مجھے اندر کر دیا اور خود دونوں دروازوں کے درمیان میرے پیچھے کھڑا ہو گیا میں نے اندر آکر دیکھا کہ قبہ میں ہر طرف شمعیں روشن ہیں ایک کونے میں ایک خدمت گار کھڑا ہوا ہے اور ابوجعفر اپنے تلوار کے گتکے کی گات لگائے ایک فرش پر بیٹھے ہیں جس کے نیچے نہ گدا ہے اور نہ مصلیٰ۔ سر جھکائے ہوئے ایک گرز سے زمین پیٹ رہے ہیں ربیع نے مجھ سے کہا کہ عشا کی نماز کے بعد سے اب تک یہ اسی حال میں ہیں۔

زیاد بن عبیداللہ سے محمد و ابراہیم کے متعلق استفسار

میں اسی طرح خاموش کھڑا ہوا اذان صبح کا انتظار کرنے لگا کہ شاید اذان صبح کے بعد یہاں سے رہائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اس سارے عرصہ میں انھوں نے ایک لفظ مجھ سے نہیں کہا۔ بہت دیر کے بعد سر اٹھا کر مجھے دیکھا اور کہنے لگے اے فاحشہ کے جنے بتا محمد اور ابراہیم کہاں ہیں اس جملہ کے بعد انھوں نے پھر سر نیچا کر لیا اور اب کے پہلے سے بھی زیادہ دیر تک زمین پر گز کو ٹیکتے رہے اور دوسری مرتبہ سر اٹھا کر مجھ سے پوچھا اے فاحشہ زادے محمد اور ابراہیم کہاں ہیں اللہ تجھے ہلاک کر دے اگر میں تجھے قتل نہ کر دوں میں نے عرض کیا ذرا میری بھی سن لیجئے۔ کہا کہو کیا کہتے ہو میں نے عرض کیا اس کے ذمہ دار خود آپ ہیں آپ نے اُن کو اپنے سے متنفر کیا ہے جس قاصد کے ہاتھ آپ نے بنی ہاشم میں روپیہ تقسیم کرنے بھیجا تھا اُس نے قادسیہ پہنچ کر ایک چھری نکالی اور اُسے تیز کرنے لگا اور کہنے لگا کہ مجھے امیر المومنین نے محمد اور ابراہیم کو ذبح کرنے بھیجا ہے اس بیان کی مسلسل خبریں اُن کو معلوم ہوئیں اور اس وجہ سے وہ بھاگ گئے۔ اس کے بعد انھوں نے مجھ سے کہا کہ دور ہو میں وہاں سے پلٹ آیا۔

عبدویہ کا منصور کو قتل کرنے کا ارادہ

نضر بن قادم بنی محول الخناطیین کا مولیٰ کہتا ہے کہ جس سال ابو جعفر حج کرنے گئے عبدویہ اور اُس کی جماعت مکہ میں تھی عبدویہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس بہانے سے صفا اور مروہ کے درمیان ابو جعفر کا کام تمام کر دوں عبداللہ بن حسن کو یہ بات معلوم ہو گئی اُنھوں نے اُسے منع کیا اور کہا کہ تم حرم میں ہو یہاں ایسا فعل نہ کرنا، ابو جعفر کا ایک فوجی سردار خالد بن حسان تھا جسے ابوالعساکر کہتے تھے اور یہ ایک ہزار فوج کا قائد تھا اس نے عبدویہ اور اُس کے ساتھیوں سے سازباز کر لی تھی ابو جعفر نے اس سے دریافت کیا کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو اور عبدویہ اور عطاردی اور تم یہاں مکے میں کس ارادے سے مقیم ہو اُس نے صاف صاف بتا دیا کہ ہم یہ کرنا چاہتے تھے۔ ابو جعفر نے پوچھا پھر تم کو اپنے ارادے سے باز رہنے اُس نے کہا ہمیں عبداللہ بن حسن نے منع کر دیا یہ سنتے ہی اُن کو چکر آ گیا اور تھوڑی دیر تک اُنھیں کچھ سجھائی نہیں دیا۔

ابو جعفر منصور کے جاسوس کی کارگزاری

حارث بن الحق بیان کرتا ہے کہ عبداللہ کے قید کر دینے کے بعد ابو جعفر نے اُس کے دونوں بیٹوں کی گرفتاری کے لئے سعی بلیغ کی شیعوں کی طرف سے محمد کے نام ایک جعلی خط لکھکر ایک جاسوس کو دیا اُس خط میں گویا شیعوں کے اپنی طاعت اور خروج کے لئے ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنی مستعدی کا اظہار کیا تھا نیز انھوں نے اس جاسوس کے ساتھ روپیہ اور تحائف بھی کر دیئے، یہ شخص مدینہ آ کر عبداللہ بن حسن سے ملا اور اُس سے محمد کا پتہ پوچھا اُس نے کہا وہ جہنیہ کے کوہستان میں ہے نیز یہ بھی کہا کہ پہلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم علی بن حسن کے پاس جاؤ وہ ایک نہایت ہی نیک آدمی ہیں وہ اغر پکارے جاتے ہیں وہ مقام ذی خشب میں سکونت پذیر ہیں وہ تم کو محمد کا پتہ بتا دیں گے، یہ شخص علی بن حسن کے پاس آیا اور اس نے محمد تک اس کی رہنمائی کر دی۔

ابوہبار کی مدینہ سے روانگی

ابو جعفر کا ایک کاتب سر تھا یہ شیعہ تھا اس نے عبداللہ بن حسن کو اس جاسوس کے اور اس کے بھیجے جانے کی غرض سے مطلع کر دیا اُس کا خط پڑھ کر عبداللہ بہت ہراساں ہوا انھوں نے ابوہبار کو فوراً علی بن حسن اور محمد کے پاس دوڑایا کہ یہ جا کر اُن دونوں کو متنبہ کر دے "ابوہبار علی کے پاس آیا علی نے کہا میں نے تو اس شخص کو محمد کے پاس بھیج دیا ہے ابوہبار کہتا ہے کہ اب میں محمد کے پاس اُس کے مقام پر پہنچا محمد ایک غار میں بیٹھا ہوا تھا اُس کے ساتھ عبداللہ بن عامر الاسلمی، شجاع کے دونوں بیٹے اور دوسرے لوگ اور وہ جاسوس بیٹھے تھے اُسی کی آواز سب سے بلند سنائی دیتی تھی اور وہی اور دوسروں کے مقابلہ میں بہت خوشی کا اظہار کر رہا تھا مگر مجھے دیکھتے ہی کچھ آثار پریشانی اور اضطراب اُس کے چہرے پر نمایاں ہوئے۔

ابوہبار کی محمد بن عبداللہ کو جاسوس کے متعلق مشورہ

میں بھی یارانِ صحبت کے ساتھ جلیس ہوا اور تھوڑی دیر تک باتیں کرتا رہا اس کے بعد میں نے محمد کے کان میں کہا کہ میں تم سے علیحدہ کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ مجلس سے اٹھ آیا۔ میں بھی اُس کے ساتھ اُٹھ آیا اور تخلیہ میں میں نے اُس شخص کا سارا واقعہ سنایا محمد نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور مجھ سے پوچھا کہ اب کیا کرنا چاہئے میں نے کہا تین باتیں ہیں ان میں سے ایک پر عمل کرو اُس نے کہا اچھا بتاؤ میں نے کہا مجھے اجازت دو میں اُسے قتل کر دیتا ہوں محمد نے کہا میں بغیر مجبوری کسی خون کا وبال اپنے سر نہیں لینا چاہتا پھر اُس نے کہا اور کیا مشورہ دیتے ہو میں نے کہا تو پھر بہتر یہ ہے کہ اسے بھاری بھاری بیڑیاں پہنا کر اپنے ساتھ قید رکھو اور جہاں تم جاؤ اسے بھی لے جاؤ، محمد نے کہا اس خوف و ہراس کی حالت میں ہمیں ایسی فراغت کہاں نصیب ہے کہ ہم اس طرح اسے ساتھ لئے پھریں پھر محمد نے کہا اچھا اور کیا مشورہ دیتے ہو میں نے کہا مناسب یہ ہے کہ اسے مقید کر کے بنی جہنیہ کے اپنے کسی خاص بھروسہ کے آدمی کے پاس چھوڑ دیجئے اُس نے کہا ہاں یہ مناسب ہے ایسا ہی میں کرتا ہوں۔

جاسوس کا فرار

اب ہم دونوں واپس آئے مگر اسی اثنا میں وہ شخص مجھے تاڑ گیا تھا اور بھاگ چکا تھا ہم نے اور لوگوں سے اُسے دریافت کیا۔ انھوں نے کہا کہ اُس نے پانی کی چھاگل اٹھائی اُس میں سے کچھ پانی گرا دیا اور پھر اُس ٹیکری کے پیچھے طہارت کی غرض سے چلا گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم نے اُس کی تلاش میں تمام پہاڑ اور اُس کے اطراف کا علاقہ چھان مارا مگر اُس کا پتہ نہ پایا معلوم ہوتا تھا کہ وہ زمین میں سما گیا ہے۔ دوسری طرف وہ جاسوس اپنے پیروں بھاگ کر شاہراہ پر آگیا یہاں اُسے کچھ اعرابی مدینہ جاتے ہوئے ملے جن کے ساتھ اونٹوں پر بار تھا اس نے اُن میں سے ایک سے کہا کہ تم بورے کو خالی کر کے اُس میں مجھے بٹھا لو اس طرح میں دوسری جانب کے بورے کے ہم پلہ ہو جاؤں گا اور تم کو اس قدر روپیہ معاوضہ میں دوں گا اُس اعرابی نے یہ بات مان لی اور ایک جانب کا بورا خالی کر کے اُس جاسوس کو اونٹ پر سوار کر کے مدینہ پہنچا دیا۔

ابو المزنی کی گرفتاری

مدینہ سے وہ شخص ابو جعفر کے پاس آیا انھیں سارا ماجرا سنایا مگر وہ ابو ہبار کے نام اور کنیت کو بھول گیا اور بجائے اُس کے اُس نے دبر کہہ دیا، ابو جعفر نے دبر المزنی کی تلاشی کرائی چنانچہ ایک شخص دبر نامی اُن کے پاس بھیج دیا گیا انھوں نے اُس سے محمد کا قصہ دریافت کیا اور جو جاسوس نے واقعہ بیان کیا تھا اُس کی تصدیق چاہی اُس نے قسم کھا کر کہا کہ میں ان واقعات سے قطعی نا بلد ہوں ابو جعفر کے حکم سے سات سو درے اُس کے لگے اور اُسے قید کر دیا گیا یہ شخص ابو جعفر کے انتقال تک قید ہی رہا۔

محمد بن عبد اللہ سے زیاد بن عبید اللہ کا حسن سلوک

ابو جعفر نے اب محمد کی تلاش میں بیش از بیش سعی شروع کی اور زیاد بن عبید اللہ الحارثی سے مطالبہ کیا کہ جو ذمہ تم نے لیا تھا اُسے پورا کرو، ایک مرتبہ محمد مدینہ آیا زیاد کو اُس کے آنے کی اطلاع ہوئی زیاد اُس کے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آیا اور اُس نے وعدۂ امان دے کر اُس سے یہ خواہش کی کہ تم میرے ساتھ اہل مدینہ کو اپنا چہرہ دکھا دو محمد نے اُس کا وعدہ کر لیا زیاد صبح اندھیرے سے سوار ہوا اور اُس نے محمد سے وعدہ کیا تھا کہ میں چوک بازار میں ملوں گا چنانچہ اُسی مقام پر یہ دونوں ملے محمد اُس وقت بغیر اپنے کو چھپائے بغیر کھلم کھلا باہر آیا تھا زیاد نے اُس کے پاس کھڑے ہو کر بازار والوں سے کہا کہ دیکھ لو یہ محمد بن عبد اللہ بن حسن موجود ہے دوسری طرف اُس نے محمد سے کہا کہ اب جہاں تمھارا جی چاہے چلے جاؤ اس کے بعد ہی محمد روپوش ہو گیا، اس واقعہ کی متواتر خبریں ابو جعفر کو پہنچیں۔

محمد بن عبد اللہ کی روپوشی

ایک دن ابراہیم بن عبد اللہ زیاد سے ملنے گیا اُس نے کپڑوں کے نیچے زرہ پہن رکھی تھی زیاد نے اُسے چھو کر معلوم کیا اور کہنے لگا اے ابو اسحٰق کیا مجھ سے بھی بدگمان ہو جذا میں تمھارے ساتھ کبھی کوئی برائی نہیں کروں گا۔

عیسیٰ اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ زیاد سوار کر کے محمد کو بازار میں لے کر آیا اُسے دیکھتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی لوگوں نے مہدی مہدی کے نعرے بلند کئے محمد روپوش ہوگیا اور پھر خروج تک وہ ظاہر نہیں ہوا۔

زیاد بن عبیداللہ کی گرفتاری

جب اس واقعہ کی مسلسل خبریں ابوجعفر کو پہنچیں انھوں نے ابوالازہر ایک خراسانی کو ایک خط دے کر مدینہ بھیجا اور بھی کئی خط اُسے دیئے ہدایت کی کہ تا وقتیکہ وہ مدینہ کے قریب مقام اعوص پر نہ پہنچ جائے وہ اپنے موسومہ خط کو نہ پڑھے اس نے حسبہ اعوص پہنچ کر اپنا خط پڑھا اُس میں عبدالعزیز بن المطلب بن عبداللہ کے ولایت مدینہ کا عہد مرقوم تھا جو زیاد بن عبیداللہ کے قاضی تھے زیاد کو بیڑیاں پہنادی گئیں اُس کی جائداد ضبط کرلی گئی اور جہاں اُس کی کوئی چیز ملی اُس پر قبضہ کرلیا گیا نیز اُس کے مقرر کردہ عمال کو گرفتار کرکے زیاد کے ساتھ ابوجعفر کے پاس بھیج دیا گیا۔

ابوالازہر ۲۳ جمادی الآخر ۱۴۱ھ میں مدینہ آیا زیاد اس وقت سواری میں تھا ابوالازہر نے اُسے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سواری کے لئے گیا ہے ہرکاروں نے جاکر ابوالازہر کے آنے کی اسے اطلاع دی وہ فوراً تیزی سے واپس آکر مروان کے مکان میں جلوس پذیر ہوا ابوالازہر نے اُس کے پاس جاکر ابوجعفر کے خط کا ایک ثلث حصہ حوالے کیا جس میں اُسے بے چون وچرا تعمیل ارشاد کا حکم تھا اُس نے بسروچشم تعمیل کا اقرار کیا اور اُس سے کہا کہ تم جو چاہو حکم دو ابوالازہر نے کہا کہ عبدالعزیز بن المطلب کو بلا بھیجو اُس کے آنے کے بعد ابوالازہر نے دوسرا خط عبدالعزیز کو دیا جس میں ہدایت کی گئی تھی کہ تم ابوالازہر کی ہدایت پر عمل کرو عبدالعزیز نے بلاپس وپیش اس کے لئے آمادگی ظاہر کی اس کے بعد اُس نے تیسرا خط زیاد کے حوالے کیا جس میں اُسے عبدالعزیز کو اپنی خدمت کا خلعت دینے کا حکم دیا گیا تھا اور اب اُس نے عبدالعزیز کو اُس کا فرمان تقرر دیا اور حکم دیا کہ تم ابوالحجی کی مشکیں بندھوادو۔

معزول زیاد بن عبیداللہ کا احترام

چنانچہ زیاد کو پابہ زنجیر کرکے اُس کے مال ومتاع کو ضبط کرلیا گیا سرکاری خزانہ میں پچاسی ہزار دینار ملے اُس کے تمام عامل بھی بلا استثناء گرفتار کرکے اُس کے ساتھ پابجولاں ابوجعفر کے پاس بھیج دیئے گئے جب یہ مدینہ کی گلیوں سے گذرے تو اُس کے دوسرے ماتحت اہل کاروں اور عہدے داروں نے کھڑے ہوکر اسے سلام کیا اُن کے اظہار رنج وہمدردی سے زیاد اس قدر متاثر ہوا کہ کہنے لگا کہ میرا باپ تم پر سے قربان ہو اگر ابوجعفر تم کو اس طرح مجھے سلام کرتے دیکھ لیں تو پھر مجھے اس کی کچھ پروا نہ رہے کہ میرا کیا حشر ہوگا۔

محمد بن عبدالعزیز کا فرار

علی بن عبدالحمید کہتا ہے کہ ہم لوگ زیاد کی مشایعت کے لئے ساتھ چلے ایک رات میں اُس کے محل کے نیچے چل رہا تھا کہ اُس نے مجھ سے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ سوائے اس کے کہ عبداللہ کے بیٹوں کا معاملہ ہو اور یہ کہ میں نے بنی فاطمہ کے خون کو بہت عزیز رکھا اور اُس کے بہانے سے پہلوتہی کی مجھے اپنا اور کوئی قصور نظر نہیں آتا جو میں نے امیر المومنین کے خلاف کیا ہو۔ جب یہ جماعت شقرہ پہنچی تو اُن میں سے محمد بن عبدالعزیز فرار ہو کر مدینہ چلا آیا باقی اور لوگوں کو ابو جعفر نے قید کر دیا اور کچھ عرصہ کے بعد پھر رہا کر دیا۔

ایک دوسری روایت یہ ہے۔ کہ ابو جعفر نے مہوت اور ابن ابی عاصہ کو محمد کی تلاش میں روانہ کیا مہوت وہ شخص ہے جس نے زیاد کو گرفتار کیا تھا اُس وقت زیاد نے یہ شعر پڑھا ؎

اکلف ذنب قوم لست منهم وما جنت الشمال علی الیمین

(ترجمہ) میں اُن لوگوں کے قصور میں پکڑا جا رہا ہوں جن سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس قضیہ کی صورت یہ ہے کہ بائیں ہاتھ نے داہنے کے خلاف کارروائی کی ہے۔

عمران بن ابی فروہ کا بیان

عمران بن ابی فروہ راوی ہے کہ میں اور شیبانی ابو جعفر کا ایک فوجی سردار زیاد بن عبیداللہ کے پاس تھے جس زمانے میں ابو جعفر نے ابوالازہر کو بنی حسن کی گرفتاری کے لئے بھیجا تھا ہم اُس کے پاس اکثر جاتے تھے ایک دن میں ابوالازہر کے ہمراہ جا رہا تھا کہ اچانک ایک شخص آکر اُس سے چمٹ گیا اور کہنے لگا کہ میں محمد اور ابراہیم کے بارے میں ایک مفید بات کہنا چاہتا ہوں ابوالازہر نے کہا دور ہو اُس نے کہا اس میں امیر المومنین کی بھلائی ہے ابوالازہر نے کہا دور ہو اب کیا ہو سکتا ہے جب کہ اس قضیہ میں ایک خلق کثیر کام آچکی ہے۔ مگر وہ شخص برابر لپٹا رہا اور اُس نے پلٹ جانے سے انکار کر دیا ابوالازہر نے بھی اس سے تعارض کرنا چھوڑ دیا اور جب ذرا ویران راستہ آیا ابوالازہر نے اپنی تلوار سے اُس کے پیٹ میں اس زور سے ایک ٹھوکا دیا کہ وہ ایک سمت کو جا پڑا۔

محمد بن خالد کا امارت مدینہ پر تقرر

زیاد کے بعد ابو جعفر نے محمد بن خالد کو مدینہ کا والی مقرر کر دیا اور اُسے حکم دیا کہ وہ محمد کی تلاش میں سعی بلیغ کرے اور یہ بھی اجازت دیدی کہ اس کام کے لئے جس قدر روپیہ چاہے صرف کرے یہ مسلسل منزلیں طے کر کے غرۂ ماہ رجب ۱۴۱ھ کو مدینہ آیا اُس کے مدینہ آنے کی اہل مدینہ کو اُس وقت تک کوئی اطلاع ہی نہ تھی جب تک کہ اُس کے قاصد نے شقرہ سے آکر جو مقام عوص اور طرف کے درمیان مدینہ سے صرف دو راتوں کی مسافت پر واقع ہے اُس کے والی ہو کر آنے کی مدینہ والوں کو اطلاع نہ دی اسے بیت المال میں ستر ہزار دینار اور دس لاکھ درہم ملے اس نے اس رقم کثیر کو محمد کی تلاش کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ صرف کر دیا اور جو حسابات دار الخلافہ کو بھیجے ان میں اکثر خرچ اسی مد میں بتایا گیا مگر اس قدر خرچ کثیر کے بعد بھی جب محمد کی گرفتاری میں کامیابی نہیں ہوئی تو اب ابو جعفر نے اُسے بلا وجہ کی تعویق خیال کیا اور اس رقم کی وجہ سے وہ محمد بن خالد کی طرف سے مشتبہ ہو گئے۔

اہل مدینہ کی خانہ تلاشی

ابو جعفر نے اُسے مدینہ کی پوری خانہ تلاشی لینے کا حکم دیا محمد بن خالد نے اپنے اہل عملہ کو حکم دیا کہ کسی ایسے شخص سے معاملہ کرو جو محمد کا پتہ چلا دے انھوں نے رباع الغاضری مسخرے سے معاملہ کیا یہ ایک ہزار دینار پر لوگوں سے اہم کاموں کے لئے معاملہ کرتا تھا مگر یہ ساری رقم بھی برباد گئی اور کوئی پتہ نہ چلا اب سرکاری عہدے داروں نے تمام مدینہ کی خانہ تلاشی کی ٹھانی۔ قسری نے اہل مدینہ کو حکم دیا کہ وہ سات روز تک اپنے گھروں سے قدم باہر نہ نکالیں۔ اس اثناء میں اُس کے ہرکارے اور سپاہی گھر گھر کی خانہ تلاشی کرتے پھرے مگر کوئی پتہ محمد کا نہ چلا اس ڈر سے کہ خود اُس کے عہدے داروں کو دوسرا فریق رشوت دے کر اپنے ساتھ نہ ملا لے قسری نے اپنے تمام عہدے داروں کو چیک لکھ کر دیئے تھے مگر جب اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی اور ابو جعفر کو اس قدر رقم کا خرچ محسوس ہوا انھوں نے محمد بن خالد القسری کو مدینہ کی ولایت سے علیحدہ کر دیا۔

ابو جعفر کا محمد بن عبد اللہ کے متعلق ابو العلاء سے مشورہ

ابن قتیبہ راوی ہے کہ محمد اور ابراہیم کے معاملے کو ابو جعفر بہت ہی اہم خیال کرنے لگے انھوں نے ابو السعلاء قیس عیلان کے ایک شخص کو بلا کر اُس سے ان دونوں کے معاملہ میں مشورہ چاہا اور اُن کی طرف سے اپنی فکر و پریشانی کا اظہار کیا اُس نے کہا میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کام کے لئے آپ زبیر یا طلحہ کی اولاد میں سے کسی شخص کو متعین کیجئے وہ بھلا دے کر ان دونوں کی تلاش کرے گا اور میں یقین کامل رکھتا ہوں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ اُن دونوں کو تمھارے پاس لے آئے گا انھوں نے کہا تمھاری رائے تو صائب ہے خود میرے ذہن میں بھی یہ بات آئی تھی مگر میں اللہ سے عہد کر چکا ہوں کہ اپنے اور اُن کے مشترکہ دشمن کو اپنے خاندان والوں پر متعین نہ کروں گا البتہ میں عرب کے ایک مشہور ڈاکو کو اس کام پر مقرر کرتا ہوں اور وہ اس کو سر انجام کرے گا۔

امارت مدینہ پر ریاح بن عثمان کا تقرر

موسیٰ بن عبد العزیز بیان کرتا ہے کہ جب ابو جعفر نے محمد بن خالد کو ولایت مدینہ سے علیحدہ کر دینے کا ارادہ کیا وہ ایک دن سواری کے لئے چلے اپنے مکان سے نکلے تھے کہ یزید بن اسید السلمی نظر آیا ابو جعفر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اُسے بلایا اور وہ بھی ان کے ساتھ ہولیا پھر اُس نے کہا تم مجھے قیس کا کوئی ایسا غریب بہادر آدمی بتاؤ کہ میں اُسے دولت مند بنا دوں اُس کا مرتبہ بلند کروں اور یمنی عربوں کے سردار یعنی ابن القسری کو اس کے حوالے کردوں تاکہ وہ جس طرح چاہے اُس کے ساتھ سلوک کرے یزید نے کہا مناسب ہے ایک شخص میرے پیش نظر ہے ابو جعفر نے پوچھا کون، اُس نے کہا ریاح بن عثمان بن حیان المُرّی ابو جعفر نے کہا اچھا اب کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرنا۔ سواری سے واپس آکر انھوں نے بہت تیز رو اونٹنیاں اور اُن کے زین سامان اور کجاوے منگوائے اور اب اُن کو سفر کے لئے تیار کیا گیا۔ عشا کی نماز پڑھ کر جب واپس آئے ریاح کو بلایا اُس سے عبداللہ کے بیٹوں کے معاملہ میں زیادہ اور قسری کی سہل انگاری اور بددیانتی کی شکایت کی اور اُسی کو مدینہ کا والی مقرر کیا اور حکم دیا کہ اسی وقت اپنے گھر جانے سے پہلے ہی اپنے مستقر حکومت کو چلے جاؤ اور مدینہ جاکر اُن دونوں کی تلاش میں پوری جدوجہد کام میں لاؤ، ریاح پے در پے منزلیں طے کرتا ہوا ۱۳ رمضان ۱۴۴ھ کو جمعہ کے دن مدینہ پہنچ گیا۔

ریاح بن عثمان کی منصور سے پیش کش

ربیع کہتا ہے کہ جب ان دونوں بھائیوں کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ ابو جعفر اُس کی وجہ سے سخت متردد و پریشان رہنے لگے اُس زمانہ میں ایک دن میں اُن کے پاس سے باہر آیا تھا یا اپنے گھر سے اُن کے پاس جانے کے ارادے سے نکلا تھا کہ ایک شخص پر میری نظر پڑی اُس نے میرے قریب آکر کہا کہ میں ریاح بن عثمان کا قاصد ہوں اور آپ کی خدمت میں بھیجا گیا ہوں انھوں نے آپ کو یہ پیام دیا ہے کہ اُسے محمد اور ابراہیم کی ساری کیفیت کا علم ہے اور اُن کے معاملہ میں والیوں نے مداہنت سے کام لیا ہے اگر امیر المومنین مجھے مدینہ کا والی بنا دیں تو میں یہ ذمہ لیتا ہوں کہ اُن کو پکڑ لوں گا اور سامنے لے آؤں گا میں نے امیر المومنین سے جاکر یہ بات کہہ دی انھوں نے اسی وقت اُس کی ولایت کا فرمان لکھ دیا وہاں اور کوئی شخص اُس وقت موجود نہ تھا۔

موسیٰ بن عبدالعزیز بیان کرتا ہے کہ ریاح مروان کے محل میں پہنچ کر جب اُس کے چبوترے کے پاس آیا تو اپنے بعض ہمراہیوں سے کہنے لگا کیا یہی مروان کا محل ہے انھوں نے کہا جی ہاں کہنے لگا یہ بھی عجیب محل سرا ہے کہ آج ایک یہاں آکر اترتا ہے اور دوسرے دن یہاں سے کوچ کر جاتا ہے ہم خود سب سے پہلے یہاں سے کوچ کرنے والوں میں ہوں گے۔

ریاح بن عثمان کی عبداللہ بن حسن سے ملاقات

زہیر بن المنذر عبدالرحمٰن بن العوام کا مولیٰ بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے کہ ریاح کے ساتھ اس کا ایک دربان ابوالبختری نام بھی مدینہ آیا چونکہ یہ ولید بن یزید کے زمانے میں میرے باپ کا دوست تھا اس تعلق کی وجہ سے میں اس سے ملنے جاتا تھا ایک دن اُس نے مجھ سے کہا کہ ریاح نے مروان کے قصر میں فروکش ہونے کے بعد مجھ سے کہا تھا کہ بخدا یہ محل سرا بھی عجیب ہے کہ اُدھر یہاں کوئی آکر فروکش ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں کوچ کر گیا عبداللہ اسی قصر کی ایک کوٹھری میں اُس راستے پر جو مقصورہ کو جاتا ہے قید تھا جہاں اسے زیاد نے قید کر رکھا تھا تو جب اور لوگ اُس سے ملاقات کر کے چلے گئے تو ریاح نے مجھ سے کہا کہ تم میرا ہاتھ پکڑو اور ہم اس معزز بزرگ سے ملنے چلیں چنانچہ وہ مجھ پر سہارا دیئے ہوئے عبداللہ بن حسن کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے شیخ امیرالمومنین نے مجھے کسی قرابت کی وجہ سے یا کسی ایسے احسان کی وجہ سے جو میں نے ان کے ساتھ کیا ہو مجھے اس خدمت پر مامور نہیں کیا ہے بخدا تم اس طرح مجھے اس معاملہ میں بے وقوف نہ بنا سکو گے جیسا کہ تم زیاد اور قسری کے ساتھ کرتے آئے ہو یا تو اپنے بیٹوں محمد اور ابراہیم کو حاضر کر دو ورنہ میں تمہاری جان نکال لوں گا۔

عبداللہ بن حسن کی ریاح کے متعلق پیشینگوئی اس پر اُس نے سر اٹھایا اور کہنے لگا ہاں ٹھیک ہے تو ہی وہ ذلیل نیلگوں چشم قیسی ہے جو اس قضیہ میں بکری کی طرح ذبح کر دیا جائے گا۔ ابوالبختری کہتا تھا کہ اب ہم واپس آئے عبداللہ کے کہنے کا اُس پر یہ اثر ہوا کہ اُس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا مجھے اُس کی سردی محسوس ہو رہی تھی اور اُس کے دونوں پاؤں لڑکھڑا رہے تھے، میں نے اُس سے کہا کہ آپ اُس کی بات پر التفات نہ کیجئے یہ غیب سے واقف نہیں، کہنے لگا یہ کیا کہتے ہو اُس نے جو کچھ اس وقت کہا ہے یہ ضرور اپنے بزرگوں سے سن کر کہا ہے، راوی کہتا ہے کہ یہ شخص واقعی بکری کی طرح اس فتنہ میں ذبح کر دیا گیا۔

محمد بن خالد اور رزام پر جبر و تشدد ریاح نے مدینہ آکر قسری کو طلب کیا اور اُس سے سرکاری روپیہ کا حساب مانگا اُس نے کہا میرا یہ منشی موجود ہے یہ مجھ سے زیادہ روپیہ کے حساب سے واقف ہے اُس نے کہا میں تم سے پوچھتا ہوں تم اپنے منشی پر ٹالتے ہو اُس کے بعد ریاح کے حکم سے اُس کی گردن دبائی گئی اور اُس پر بے شمار کوڑے پڑے پھر اُس نے اُس کے منشی رزام کو جو اُس کا مولیٰ بھی تھا گرفتار کیا اُس پر سخت مار پڑنے لگی صورت یہ تھی کہ ایک دن بیچ اس کے ہاتھ گردن پر باندھ دیئے جاتے تھے اور سویرے سے شام تک پندرہ کوڑے لگوائے جاتے نیز اسے مسجد نبوی کے صحن اور شہر کے چوک میں پھرا کر کوڑے لگائے جاتے اُس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا گیا کہ تو ابن خالد کے خلاف مواد دیدے مگر اس سے اُس نے قطعی انکار کر دیا۔ ایک دن اُسے عمر بن عبداللہ الجذامی نائب کوتوال نے باہر نکالا اور کوڑے مارنا چاہے مگر دیکھا کہ اُس کے دونوں پیروں سے لے کر کانوں تک زخم ہی زخم ہیں عمر نے اُس سے کہا کہ آج تمہارے پٹنے کی باری ہے بتا کہاں کوڑے لگائیں وہ کہنے لگا بخدا کفِ دست کے علاوہ میرے تمام جسم پر کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں تم کوڑے لگا سکو کیونکہ ہر حصہ زخمی ہے اگر چاہتے ہو تو یہ ہتھیلیاں موجود ہیں اُن پر کوڑے لگا لو اُس نے اپنی ہتھیلیاں سامنے کر دیں اور اُن پر پندرہ کوڑے لگائے گئے۔

ریاح بن عثمان اور رزام

ریاح کے آدمی برابر اس شخص کے پاس آتے اور اسے پھسلاتے رہے کہ وہ کسی طرح سے ابن خالد کے خلاف مواد دیدے تو پھر اُسے چھوڑ دیا جائے گا۔ اُس نے ریاح سے کہلا بھیجا کہ تم مجھے پٹوانا چھوڑ دو میں ایک تحریر لکھتا ہوں ریاح نے مار کی ممانعت کر دی اور پھر اُس سے اصرار کیا اور کہا کہ آج شام تم وہ تحریر لے کر سب لوگوں کے سامنے مجھے دو۔ شام کے وقت ریاح نے پھر اپنا آدمی اُس کے پاس بھیجا اور اُسے بلایا رزام اُس کے پاس آگیا اُس وقت بہت سے لوگ ریاح کے پاس بیٹھے تھے اُس نے کہا اے لوگو تم گواہ رہو کہ امیر نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ایک تحریر لکھ کر دوں جس میں ابن خالد کو ملزم ثابت کروں میں نے اس قسم کی ایک تحریر لکھ دی ہے اور اس میں ابن خالد پر الزام عائد کیا ہے مگر میں اب تم لوگوں کو گواہ کرتا ہوں کہ جو کچھ میں نے اس میں لکھا ہے وہ سراسر جھوٹ اور غلط ہے ریاح نے حکم دیا کہ اسے سو کوڑے لگائے جائیں چنانچہ اب سو کوڑے اُسے مارے گئے اور پھر اُسے جیل بھیج دیا گیا۔

عبیداللہ بن محمد کی آئینہ کے متعلق روایت

عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی راوی ہے کہ جب اللہ نے حضرت آدمؑ کو جنت سے اتار کر جبل ابوقبیس پر کھڑا کیا تو تمام سطح زمین ان کے سامنے آیا اللہ نے فرمایا یہ ساری زمین تمہارے لئے ہے آدمؑ نے کہا اے میرے پروردگار میں کیونکر جان سکوں گا کہ اس زمین میں کیا ہے۔ اللہ نے ان کے لئے ستارے ظاہر کئے اور کہا کہ جب تم کو یہ ستارہ نظر آئے تم سمجھ لینا کہ یہ اور یہ واقعات ہوں گے اور جب فلاں ستارہ دیکھنا تو سمجھ لینا کہ اب فلاں واقعہ پیش آئے گا۔ چنانچہ حضرت آدمؑ تمام واقعات زمین ستاروں کے ذریعہ معلوم کرتے تھے اس کے بعد یہ طریقہ بھی آپ کے لئے مشکل ہو گیا تو اللہ نے آسمان سے ایک آئینہ نازل فرمایا جس میں وہ تمام روئے زمین کے واقعات دیکھ لیتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کے انتقال کے بعد قفطس شیطان نے اُس آئینہ پر قبضہ کر کے اُسے توڑ ڈالا اور اُس پر سر زمین مشرق میں ایک شہر جابرت نام بسایا۔ حضرت سلیمانؑ نے جب اُس آئینہ کو دریافت کیا تو لوگوں نے کہا کہ وہ قفطس لے گیا۔ آپ نے اُسے بلا کر اُس آئینہ کو پوچھا۔ اُس نے کہا کہ وہ شہر جابرت کی بنیادوں میں موجود ہے آپ نے اُس سے کہا کہ وہ لے کر آ۔ اُس نے کہا مگر اُن بنیادوں کو کون منہدم کر سکے گا۔ لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ اُس شیطان سے کہئے کہ تو ہی یہ کام بھی کر۔ چنانچہ وہ شیطان اُس آئینہ کو حضرت سلیمان کے پاس لے آیا۔ حضرت سلیمانؑ نے اُس کے ٹکڑوں کو جوڑ کر اُس کے چاروں طرف تسمے باندھے اب وہ تمام جہان کی سیر اس میں کرنے لگے۔ آپ کے انتقال کے بعد بہت سے شیاطین اُس پر ٹوٹ پڑے اور اُسے لے گئے۔ اُس کا ایک ٹکڑا بچ گیا تھا جو بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا ہوا قبیلۂ جالوت کے سردار کے پاس آیا وہ اُسے مروان بن محمد کے پاس لایا اُس نے اُسے رگڑ کر ایک دوسرے آئینہ پر چڑھا کر جب دیکھا تو اُس میں اُسے اپنے متعلق خلاف منشا واقعات نظر آئے۔ مروان نے اُسے پھینک دیا اور بنی جالوت کے سردار کو قتل کرا دیا اور وہ آئینہ اپنی ایک جاریہ کو دیدیا اُس نے اُسے ایک تھیلی میں بند کر کے کوٹھری میں مقفل کر دیا۔ ابو جعفر نے خلیفہ ہونے کے بعد اُسے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ فلاں عورت کے پاس موجود ہے چنانچہ اُس کی تلاش ہوئی اور مل گیا ابو جعفر بھی یہ کرتے تھے کہ اُسے رگڑ کر اور صاف کر کے ایک دوسرے آئینہ پر رکھتے تھے اور اُس میں تمام زمین کی سیر کر لیتے تھے اسی میں انھوں نے محمد بن عبداللہ کو دیکھا اور ریاح کو لکھا کہ محمد ایسے علاقے میں ہے جہاں لیموں اور عناب کثرت سے پیدا ہوتے ہیں وہاں اُس کی تلاش کرو۔ مگر چونکہ ابو جعفر کے کسی خاص آدمی نے محمد کو یہ بات لکھ دی تھی کہ تم ایک مقام میں صرف اتنے دن قیام کرنا جتنے دن میں ڈاک عراق سے مدینہ پہنچ جاتی ہے۔ اُس کے بعد وہ مقام چھوڑ دینا چنانچہ وہ ہمیشہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا تھا اسی اثنا میں ابو جعفر نے ایک مرتبہ اُسے کوہ بیضا میں دیکھا جو جھاڑی سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر ہے اور سب پہاڑوں سے زیادہ طویل ہے ابو جعفر نے ریاح کو اطلاع دی کہ محمد آج کل ایسے علاقے میں ہے جہاں پہاڑ اور غار کثرت سے ہیں ریاح نے ایسے مقام پر بھی اُسے ڈھونڈا مگر نہ پایا۔ پھر ایک مرتبہ انھوں نے ریاح کو لکھا کہ اب وہ ایسے پہاڑ میں ہے جہاں مرنگ اور تارکول ہوتا ہے ریاح نے پڑھ کر کہا کہ یہ تو کوہ مری ہے چنانچہ اب اُس نے یہاں محمد کو ڈھونڈا مگر نہ پایا۔

ابو صفوان نصر بن تدید بن نصر بن سیار کہتا ہے کہ ابو جعفر کے پاس ایک ایسا آئینہ تھا جس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر وہ اپنے دوست یا دشمن کو سمجھ جاتے تھے۔

ریاح بن عثمان کی محمد بن عبداللہ کی تلاش

حارث بن اسحٰق راوی ہے۔ ریاح نے محمد کی تلاش میں اب اور بھی زیادہ کوشش شروع کی اسے معلوم ہوا کہ محمد کوہستان جہینہ کے جبل رضوی کی کسی گھاٹی میں ہے یہ مقام ینبع کے علاقہ میں واقع ہے ریاح نے عمرو بن عثمان بن مالک الجہنی دازنی جشیم کو اس مقام کا عامل مقرر کیا اور محمد کی تلاش کی ہدایت کی اسے معلوم ہوا کہ وہ کوہ رضوی کی ایک گھاٹی میں موجود ہے یہ رسالہ اور پیدل سپاہ لے کر اس کی تلاش میں چلا محمد کو اس کے آنے کی اطلاع ہو گئی وہ تو بڑی سرعت سے نکل بھاگا مگر اس کا ایک بالکل کم سن بچہ جو اسی حالت خوف و ہراس میں پیدا ہوا تھا اور جسے اس کی ایک چھوکری لئے ہوئی تھی پہاڑ پر سے گر پڑا اور پاش پاش ہو گیا۔ عمرو بن عثمان بے نیل مرام پلٹ آیا۔ وہ بچہ گر کر مر گیا جب اس کی اطلاع محمد کو ہوئی اسے اس کا سخت صدمہ ہوا۔

محمد بن عبداللہ کے بچہ کی ہلاکت

خود محمد سے یہ روایت مذکور ہوئی ہے وہ کہتا ہے کہ جب میں جبل رضوی میں چھپا ہوا تھا اس وقت میرے ساتھ میری ایک ام ولد لونڈی تھی۔ میرا ایک شیر خوار بچہ اس کے پاس تھا جسے وہ دودھ پلا رہی تھی اتنے میں اچانک اہل مدینہ کے مولیٰ ابن سیوطی نے اس پہاڑ میں مجھے آگھیرا میں تو بھاگ کر بچ گیا میری جاریہ بھی بھاگی وہ بچہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور پاش پاش ہو گیا۔

اس بیان کا ناقل عبید اللہ کہتا ہے کہ ظہور کے بعد جب ابن سیوطی محمد کے سامنے پیش کیا گیا تو محمد نے اس سے پوچھا تم کو اس شیر خوار بچہ کا واقعہ یاد ہے۔ اس نے کہا ہاں میں جانتا ہوں محمد نے اسے قید کر دیا اور یہ محمد کے قتل ہونے تک قید رہا۔

محمد بن عبداللہ کی ریاح کے متعلق رائے

خود محمد سے روایت ہے کہ میں وادی حرہ میں تھا کبھی پہاڑ پر چڑھ جاتا تھا اور کبھی وادی میں اتر آتا تھا اتنے میں ریاح رسالہ لے کر آپہنچا میں ایک کنوئیں کی طرف مڑ گیا اور اس کے دونوں گھوڑوں کے درمیان ٹھہر کر پانی پینے لگا یہ دیکھ کر ریاح نے میرا تعاقب چھوڑ دیا اللہ اس کا بھلا کرے یہ اعرابی اپنے اخلاق میں کس قدر وسیع ظرف تھا۔

ریاح کا محمد بن عبداللہ کی گرفتاری سے گریز

عثمان بن مالک کہتا ہے کہ ریاح نے عمداً محمد کو پکڑ کر نکل جانے دیا۔ محمد نے مجھ سے کہا کہ تم مجھے مسجد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفتح لے چلو وہاں ہم اللہ سے دعا مانگیں گے، میں صبح کی نماز پڑھ کر محمد کے پاس آیا اور اب ہم دونوں چلے اُس وقت محمد نے ایک موٹی قمیص پہن رکھی تھی اور ایک بھٹی ہوئی قرمی چادر اوڑھے ہوئے تھا جب ہم اُس کی قیام گاہ سے نکل کر مسجد کے قریب آئے میں نے مڑ کر دیکھا تو مجھے ریاح سواروں کے ایک دستہ کے ساتھ آتا ہوا نظر آیا میں نے اُس سے کہا غضب ہو گیا ریاح آرہا ہے محمد نے بے پروائی سے مجھ سے کہا کہ چلے چلو میں آگے تو بڑھا مگر خوف کی وجہ سے میرے پاؤں بھی کام نہ دیتے تھے خود محمد راستے سے ہٹ کر اور اس سے پشت پھیر کر بیٹھ گیا اور اپنی چادر کا آنچل اپنے منہ پر ڈال لیا یہ جسیم تھا جب ریاح اُس کے برابر آیا تو اُس نے اپنے سپاہیوں سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی عورت ہے جو ہمیں دیکھ کر شرما گئی ہے اور اُس نے گھونگٹ کر لیا ہے، میں آفتاب کے طلوع ہونے تک چلتا رہا ریاح آیا اور اُس نے مسجد پر چڑھ کر دو رکعت نماز پڑھی پھر بطحان کی سمت سے واپس چلا گیا اُس کے بعد محمد مسجد میں آیا اُس نے نماز پڑھی اور دعا کی۔

بنی حسن کی گرفتاری کا حکم

اپنے ظاہر ہونے تک محمد برابر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہا۔ جب اُس پر قابو پانے میں منصور کو اس قدر دیر لگی تو وہ چڑ گیا۔ عبداللہ بن حسن اُس کی قید میں تھا اُس وقت عبدالعزیز بن سعید نے ابو جعفر سے کہا کہ ایک طرف تو آپ محمد اور ابراہیم کے پکڑنے کی فکر میں ہیں اور دوسری طرف ابنائے حسن آزاد پھر رہے ہیں حالانکہ بخدا اُن کے ہر شخص کا رعب لوگوں کے قلوب میں شیر سے بھی زیادہ ہے عبدالعزیز کی یہی بات اُن سب کی گرفتاری کا باعث ہوئی۔ ابو جعفر نے اُس کے بعد عبدالعزیز سے بلا کر پوچھا تم کو کس نے یہ بات سجھائی تھی اُس نے کہا فلیح بن سلیمان نے چنانچہ عبدالعزیز بن سعید کے مرنے کے بعد جو ابو جعفر کا جاسوس اور حاکم صدقات تھا انھوں نے فلیح بن سلیمان کو اُس کی جگہ مقرر کر دیا ابو جعفر نے بنی حسن کی گرفتاری کا حکم دیدیا۔

ابو جعفر نے ریاح کو حکم دیا کہ تم تمام بنی حسن کو گرفتار کر لو اور اس غرض کے لئے انھوں نے ابوالازہر المہری کو مدینہ بھیجا انھوں نے اس سے پہلے ہی عبداللہ بن حسن کو قید کر دیا تھا اور وہ تین سال تک قید رہا حسن بن حسن نے عبداللہ کے غم میں خضاب لگانا ترک کر دیا تھا اور اُس پر ابو جعفر کہتے تھے کہ اس ماتمی شکل بنانے سے کیا فائدہ ہوگا۔

بنی حسن کی گرفتاری

ریاح نے حسن بن حسن کے بیٹوں ابراہیم اور حسن کو، حسن بن جعفر بن حسن بن حسن کو، داؤد بن حسن کے بیٹوں سلیمان اور عبداللہ کو، ابراہیم بن حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن حسن کے بیٹوں محمد اسمٰعیل اور اسحٰق کو اور عباس بن حسن بن حسن بن علیؓ بن ابی طالب کو گرفتار کر لیا آخر الذکر اس کے گھر کے دروازے ہی پر گرفتار کیا گیا تو اس کی ماں عائشہ بنت طلحہ بن عمر بن عبید اللہ بن معمر نے کہا کہ ذرا تھوڑی دیر کے لئے اسے چھوڑ دو میں اسے لپٹا کر پیار کر لوں سرکاری عہدہ داروں نے اس سے انکار کر دیا اور کہا تم زندہ نہ رہو گی نیز انھوں نے علی بن حسن بن حسن العابد کو گرفتار کر لیا۔ ابو جعفر نے ان کے ساتھ علی کے بھائی عبد اللہ بن حسن بن حسن کو بھی قید کر دیا۔

ریاح بن عثمان کی درگت

اب ریاح نے اہل مدینہ اور عبد اللہ کے بیٹوں محمد اور ابراہیم کو علی الاعلان گالیاں دینا شروع کیں ایک دن منبر پر کہا کہ یہ دونوں فاسق نقض بیعت کرنے فتنہ، جنگ برپا کرنے والے مفسد ہیں پھر ابو عبیدہ کی پوتی ان کی ماں کا نام لیا اور اسے گالیاں دیں اسے سن کر سب لوگوں نے اظہار تعجب و حیرت کے لئے سبحان اللہ کہا اور اس کے کہے کو سخت برا سمجھا اس پر اس نے انھیں مخاطب کر کے کہا کہ ہمارے ان کو گالیاں دینے کی تمام ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے۔ تم نے ہم کو اس کے لئے مجبور کر دیا۔ اللہ تم کو ذلیل و خوار کر دے میں اب تمہارے خلیفہ کو تمہاری منافقت اور مکاری کی شکایت لکھتا ہوں اس پر تمام لوگوں نے کہا اے اس شخص کے بیٹے جس پر حد شرعی جاری ہوئی ہے ہم تیری بات نہیں سنتے اور اب سب لوگ کنکر اٹھا کر اس پر جھپٹے مگر یہ فوراً جھپٹ کر بھاگا اور قصر مروان میں گھس گیا اس نے اس کا پھاٹک بند کر لیا تمام لوگ مسجد سے نکل کر اس کے مقابل صف بستہ ہوئے اس پر پتھر پھینکے اور خوب گالیاں دیں مگر پھر چھوڑ کر چلے گئے۔

علی بن محمد کی گرفتاری کا واقعہ

مذکورہ بالا بنی حسن کے ساتھ موسیٰ بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بھی قید کر دیا گیا اسی طرح علی بن محمد بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بھی مصر سے آنے کے بعد گرفتار کر لیا گیا۔

اس کا واقعہ یہ ہے کہ محمد نے اپنے بیٹے علی کو مصر بھیجا تھا والی مصر کو اس کا پتہ چل گیا۔ علی اچانک اس پر حملہ کرنا چاہتا تھا اس نے اسے گرفتار کر کے ابو جعفر کے پاس بھیج دیا اس نے ابو جعفر سے اپنے مجرمانہ ارادے کا اقرار کیا اور اپنے باپ کے طرف داروں کا نام بتا دیا جن لوگوں کے نام اس نے ابو جعفر کو بتائے تھے اس میں عبد الرحمٰن بن ابی الموالی اور ابو حنین بھی تھے ابو جعفر نے ان دونوں کو قید کرا دیا اور سو درے ابو حنین کو لگوائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ حسن بن حسن بن حسن، ابراہیم بن حسن کے پاس آیا وہ اُس وقت اپنے اونٹوں کو چارہ کھلا رہا تھا، حسن اُس سے کہنے لگا کہ عبداللہ تو قید میں ہے اور تم یہاں اونٹ چرا رہے ہو اے غلام اس کی رسی کھول دو، غلام نے ان کو چھوڑ دیا پھر اُس نے اُنھیں واپس لانے کے لئے آواز بھی دی مگر اُن اونٹوں میں سے ایک بھی ہاتھ نہ آیا۔

علی بن عبداللہ کا بیان

علی بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بیان کرتا ہے کہ ہم مقصورہ میں رباح کے دروازے پر حاضر ہوئے نقیب نے آکر کہا کہ بنی حسین میں سے جو لوگ یہاں ہوں وہ اندر آئیں میرے چچا عمر بن محمد نے مجھ سے کہا کہ ذرا اندر جا کر دیکھو کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ باب مقصورہ سے اندر گئے اور باب مروان سے باہر چلے آئے اُن کے بعد نقیب نے کہا کہ جو بنی حسن یہاں ہوں اب وہ اندر آئیں یہ بھی باب المقصورہ سے داخل ہوئے اور دوسری طرف باب مروان سے نکل گئے پھر بیڑیاں طلب ہوئیں۔

علی بن حسین کی گرفتاری کے لئے پیش کش

عیسیٰ کا باپ راوی ہے کہ رباح کا یہ دستور تھا کہ وہ صبح کی نماز پڑھ کر مجھے اور قدامہ بن موسیٰ کو اپنے پاس بلا بھیجتا تھا اور ہم لوگ کچھ دیر باتیں کر لیتے تھے۔ ایک دن میں اس کے پاس بیٹھا تھا اور جب روشنی اچھی طرح پھیل گئی کہ ہم ایک دوسرے کی شکل پہچان سکے اُس وقت ایک شخص توے منہ چھپائے سامنے آیا، رباح نے اُسے خوش آمدید کہا اور کہا آپ کیوں آئے ہیں اور کیا چاہتے ہیں اُس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے بھی میرے خاندان والوں کے ساتھ قید کر دیجئے۔ اب معلوم ہوا کہ یہ علی بن حسن بن حسن بن حسن ہے۔ رباح کہنے لگا میں یہ بات امیر المومنین تک پہنچا دوں گا اور وہ اس بات پر ضرور تمھارا لحاظ کریں گے اس نے اُسے بھی قید کر دیا۔

سعید بن ناشرہ، جعفر بن سلیمان کا مولیٰ راوی ہے کہ محمد نے اپنے بیٹے علی کو مصر بھیجا تھا یہیں گرفتار کر لیا گیا اور ابو جعفر کی قید ہی میں اُس کا انتقال ہوا۔

محمد بن عبداللہ کا عبداللہ بن حسن کو پیغام

موسیٰ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جب ہم سب قید کر دیئے گئے تو جیل خانہ میں گنجائش نہ رہی اور ہمیں تکلیف ہونے لگی اُس پر میرے باپ عبداللہ بن حسن نے رباح سے کہا آپ اجازت دیں تو میں ایک مکان خرید لیتا ہوں اور اُسی میں آپ ہمیں قید کر دیجئے۔ رباح نے اُسے منظور کر لیا۔ میرے باپ نے ایک مکان خرید لیا اور ہم سب اُسی میں منتقل کر دیئے گئے جب قید بہت طویل ہو گئی تو محمد اپنی ماں ہند کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں نے اپنے باپ اور چچاؤں کو ایسی تکلیف میں مبتلا کر دیا ہے جسے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت نہیں کر سکتے میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اپنا ہاتھ اُن کے ہاتھ میں رکھ دوں شاید اسی طرح انھیں رہائی نصیب ہو۔

عبداللہ بن حسن کی محمد بن عبداللہ کو نصیحت

اُن کی ماں نے یہ کیا کہ اپنی ہیئت بدل کر پرانے چیتھڑے گدڑے پہن کر پیام رساں کی طرح جیل آئی اُسے اندر آنے کی اجازت دی گئی میرے باپ نے اُسے دیکھ کر پہچان لیا اور خود اٹھ کر اُس کے پاس گئے اُس نے محمد کا قصہ کہا اُنھوں نے کہا اُسے منع کر دو کہ وہ ہرگز ایسا نہ کرے ہم اپنی حالت پر صابر ہیں اور اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اس میں ہمارے لئے بھلائی کرے گا تم جا کر اُس سے کہہ دو کہ وہ اپنی حکومت کے لئے دعوت دے اور اُس میں پوری کوشش کرے ہمارے مصائب کی کشاد اللہ کے ہاتھ میں ہے، اُن کی ماں نے واپس جا کر ساری گفتگو محمد سے بیان کر دی اب محمد اپنے ارادے پر پوری طرح جم گئے۔

اس سال حسن بن حسن بن علی کے بیٹوں پوتوں کو مدینہ سے عراق بھیج دیا گیا، اس واقعہ کی تفصیل اور اُس کے اسباب حسب ذیل ہیں۔

حسن بن حسن اور عبداللہ بن حسن کی گفتگو

موسیٰ بن عبداللہ اپنے دادا کی روایت نقل کرتا ہے کہ جب ابو جعفر حج کرنے گئے انھوں نے محمد بن عمران بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ اور مالک بن انس کو ہمارے اعزا کے پاس بھیجا اور درخواست کی کہ آپ عبداللہ کے بیٹوں محمد اور ابراہیم کو میرے حوالے کر دیں، یہ دونوں آدمی ہمارے پاس آئے اُس وقت میرے باپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اُن دونوں نے وہ پیام پہنچا دیا اسے سُن کر حسن بن حسن نے کہا کہ یہ اُس بدبخت کے بیٹوں کی حرکت ہے بخدا نہ ہماری یہ رائے ہے نہ ہمارے کنبہ کا ایسا خیال ہے اور نہ اس میں ہمیں کچھ دخل ہے اس پر ابراہیم نے حسن کو خطاب کیا کہ آپ اُن کے بیٹوں کی وجہ سے اپنے بھائی کو کیوں بُرا کہتے ہیں اور اپنے بھتیجے کو اُن کی ماں کی وجہ سے کیوں بُرا کہتے ہیں اتنے میں میرے باپ نماز پڑھ کر واپس آ گئے۔ اُن دونوں شخصوں نے اُن سے وہ پیام کہہ دیا اُنھوں نے اُن کے جواب میں کہا بخدا میں ایک حرف بھی اُس کے جواب میں نہیں کہنا چاہتا۔ البتہ اگر وہ مجھے اجازت دیں تو میں خود اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اُن دونوں صاحبوں نے یہ پیام ابو جعفر کو پہنچا دیا اُسے سُن کر ابو جعفر کہنے لگے کہ وہ اپنی سحر بیانی سے مجھے موہ لینا چاہتے ہیں بخدا جب تک وہ اپنے دونوں بیٹوں کو حاضر نہیں کریں گے میں اُن کو اپنے پاس نہیں بلاؤں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن زبالہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے بعض علما سے یہ بات سنی ہے کہ عبداللہ بن حسن کی تقریر میں یہ جادو بھرا تھا کہ جس کے ساتھ وہ ہم سفر ہوئے انھوں نے اُسے اُس کی رائے سے پھیر دیا۔

بنو حسن کی طلبی

موسیٰ بن عبداللہ اپنے دادا کی روایت بیان کرتا ہے، کہ اُس کے بعد اسی سلسلہ میں ابوجعفر حج کرنے چلے گئے حج سے فارغ ہو کر مدینہ نہیں آئے بلکہ ربذہ چلے گئے اور اُس کی نہر کے موڑ پر آئے حارث بن انجح کہتا ہے کہ بنو حسن ریاح کے پاس قید تھے کہ ابوجعفر ۱۴۴ھ میں حج کے لئے آئے ریاح ربذہ آکر اُن سے ملا اُنھوں نے اُسے مدینہ واپس جانے کا حکم دیا اور ہدایت کی کہ تم سب بنو حسن کو میرے پاس بھیج دو نیز اُن کے ساتھ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان کو بھی بھیج دیا کیونکہ یہ بھی ماں کی طرف سے بنو حسن کا بھائی تھا اُن سب کی دادی فاطمہ بنت حسین بن علیؓ بن ابی طالب تھی۔

بنو حسن کی روانگی ربذہ

ریاح نے اسے بھی طلب کیا یہ اُس وقت بدر میں اپنی کسی جائداد پر مقیم تھا وہاں سے اسے ریاح نے مدینہ بلایا اور پھر اُس کے ساتھ اور تمام بنی حسن کو لے کر ربذہ روانہ ہوا جب مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر قصر نفیس میں آیا تو یہاں اُس نے لوہاروں کو مع بیڑیوں اور ہتھکڑیوں کے بلایا اور ہر شخص کو بیڑی اور ہتھکڑی پہنائی گئی عبداللہ بن حسن بن حسن کی بیڑی کے حلقے اُن کی پنڈلی پر اتنے تنگ تھے کہ وہ گوشت میں پیوست ہو گئے عبداللہ نے ایک مرتبہ اُن کی تکلیف کی وجہ سے آہ کی اُس پر اُس کے بھائی علی بن حسن بن حسن نے ریاح کو قسم دی کہ میری بیڑی کے حلقے اتنے چوڑے ہیں کہ یہ اُس کے پیر میں بخوبی آجائیں گے اُن کو اُسے پہنا دیا جائے چنانچہ وہ بدل دیئے گئے اور اب ریاح انھیں ربذہ لے چلا۔

علی بن حسن کا استقلال و استقامت

جریر بن اسماء اودی ہے کہ جب بنی حسن ابوجعفر کے پاس لے جائے جانے لگے تو بیڑیاں منگوا کر سب کے ڈال دی گئیں علی بن حسن بن حسن اُس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا تھا ان بیڑیوں میں ایک بہت بھاری بیڑی تھی کہ جس کے ڈالے جانے پر کسی نے آمادگی ظاہر نہ کی تھی اور سب نے اُس کے ڈالے جانے سے انکار کر دیا تھا جب یہ نماز سے فارغ ہو گیا تو کہنے لگا تو ابھی تو ابتدا ہے اسی میں تم نے جزع و فزع شروع کر دی آئندہ نہ معلوم تم لوگوں کی کیا حالت ہو گی اب اُس نے خود ہی اپنے پاؤں آگے بڑھا دیئے اور وہ وزنی بیڑی اُس کے ڈال دی گئی۔

عبداللہ بن عمران کہتا ہے کہ ابوالازہر ان سب کو ربذہ لایا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو حسن کی منتقلی پر حسین بن زید کا اظہار تاسف

حسین بن زید بن علی بن حسین کہتا ہے جب صبح کی نماز کے لئے میں مسجد نبوی گیا تو میں نے دیکھا کہ بنی حسن کو مروان کے قصر سے نکالا جا رہا ہے ابوالازہران پر متعین ہیں اور اُن کو رَبذہ لے جا رہے ہیں میں اپنے گھر واپس آ گیا اُس وقت جعفر بن محمد نے مجھے بُلا بھیجا میں اُن کے پاس آیا انھوں نے پوچھا کیا واقعہ ہوا میں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ بنی حسن کو محملوں میں بٹھا کر لے جا رہے ہیں مجھے کہا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا پھر اپنے ایک غلام کو بُلا لیا اور بہت دیر تک اپنے رب سے دعا مانگی غلام سے کہا کہ تو جا اور دیکھتا رہ جب وہ سوار کرا دیئے جائیں تو مجھ سے آ کر خبر کرنا تھوڑی دیر میں اس نے آ کر کہا کہ اب وہ روانہ ہوئے جعفر بن محمد کھڑے ہوئے اور اونی پردہ کے پیچھے جہاں سے اُن کو سب نظر آتے تھے مگر وہ خود دکھائی نہ دیتے تھے آ کر کھڑے ہوئے سب سے پہلے عبداللہ بن حسن محمل پر سوار سامنے آیا اُس کے ساتھ محمل پر دوسری جانب ایک حبشی بٹھایا گیا تھا اسی طریقہ پر اُس کے تمام خاندان والے ایک ایک کر کے بٹھائے گئے تھے اُن کو دیکھ کر جعفر آب دیدہ ہو گئے بلکہ اُن کی ڈاڑھی تک آنسو بہہ کر آئے پھر میری طرف دیکھ کر کہا اے ابو عبداللہ ان لوگوں کے بعد اب کوئی اللہ کا حرم محفوظ نہیں رہا۔

مصعب بن عثمان راوی ہے کہ جب بنی حسن کو قید کر کے لے گئے تو حارث بن عامر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام ربذہ میں اُن کے پاس آ کر کہنے لگا خدا کا شکر ہے کہ اُس نے ہمارے علاقہ سے تمھارا اخراج کر دیا حسن بن حسن اس پر دیدے نکال کر تیز ہوئے مگر عبداللہ نے کہا میں پدرزور طریقہ پر تم سے کہتا ہوں کہ تم خاموش رہو۔

محمد اور ابراہیم کی عبداللہ بن حسن سے ملاقات

ابن ابی حبیبہ محمد بن عبداللہ کا حاجب بیان کرتا ہے کہ جب بنی حسن عراق جا رہے تھے تو محمد اور ابراہیم بدویوں کے لباس میں اپنے چہرہ پر عمامہ اوڑھے اپنے باپ کے پاس آئے اور اُس کے ساتھ ساتھ چلتے اور خروج کے لئے اجازت مانگتے مگر عبداللہ خروج میں جلدی کرنے سے اُن کو روکتا اور کہتا کہ جب تک اچھی طرح انتظام نہ کرو خروج نہ کرنا اور یہ بھی کہا کہ اگر ابو جعفر تم کو کریموں کی زندگی بسر کرنے سے روک دے تو روک دے مگر وہ تم کو کریموں کی موت مرنے سے تو نہیں روک سکتا۔

ابو جعفر منصور اور عبداللہ بن عمرو بن عثمان

جب بنو حسن ربذہ میں تھے اُس وقت عبداللہ بن عمرو بن عثمان ایک پھول دار قمیص اور اُس کے نیچے ایک باریک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپڑے کی ازار پہنے ابو جعفر کے پاس آیا جب یہ اُس کے سامنے آکر کھڑا ہوا تو ابو جعفر نے اُسے دیوث کہکر خطاب کیا محمد نے کہا آپ یہ کیا فرماتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ بچپن سے لے کر بڑھاپے تک میں نے کبھی کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس کی وجہ سے مجھے یہ خطاب دیا جائے ابو جعفر نے کہا پھر کہاں سے تو نے اپنی بیٹی کو حاملہ کرایا۔ (اُس کی بیٹی ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسن کے نکاح میں تھی) تو نے مجھ سے طلاق اور عتاق کی شرط پر قسم کھا کر عہد کیا تھا کہ تو مجھ سے منافقت نہیں برتے گا اور نہ میرے کسی دشمن سے تعلقات رکھے گا تو اپنی بیٹی کو حنا اور عطر لگائے دیکھتا ہے اور اُسے حاملہ بھی پاتا ہے مگر اُس کے حمل کی تجھے ذرا پروا نہیں اب یا تو عہد شکن ہے یا تو دیوث ہے بخدا میں تجھ پر حد شرعی جاری کروں گا محمد نے جواب دیا میں نے آپ سے جو عہد کیا تھا اُس پر میں بدستور قائم ہوں اور جہاں تک میرے علم میں ہے میں نے کوئی بات آپ کے خلاف نہیں کی ہے آپ نے میری لڑکی پر جو الزام لگایا ہے تو وہ رسول اللہ صلعم کی اولاد ہونے کی وجہ سے اس تہمت سے مبرا ہے البتہ اُس کے حاملہ ہونے پر میرا یہ گمان ہے کہ شاید ہماری لاعلمی میں اُس کے شوہر نے اُس سے خلوت اختیار کی۔

عبداللہ بن عمرو پر عتاب

اُس کی اس تقریر سے ابو جعفر بہت برہم ہوئے انھوں نے اُس کے کپڑے پھاڑنے کا حکم دیا چنانچہ اُن کی قمیص ازار بند سے شق کر دی گئی اور اُس کی شرم گاہ کھل گئی اُس کے بعد ابو جعفر کے حکم سے ڈیڑھ سو کوڑے اُس کے لگے اور اُس کے بدن کا کوئی حصہ اُن کی ضرب سے باقی نہیں رہا اس اثنا میں ابو جعفر بلا توقف اُسے پٹواتے رہے ایک کوڑا اُس کے چہرے پر لگا اس پر اُس نے کہا ذرا تو رحم کر اور میرے چہرے کو تو بچا دو اسے تو رسول اللہ کی قرابت کی عزت و حرمت حاصل ہے اُس کا لحاظ کرنا چاہیئے اس بات سے ابو جعفر کو اور بھی طیش آیا اور جلاد سے کہا کہ اب سر پر لگاؤ، چنانچہ تقریباً تیس کوڑے اُس کے سر پر اور لگے اُس کے بعد لکڑی کا ایک تختہ اُس کے قد کے برابر منگوایا گیا، عبداللہ بن عمرو بن عثمان طویل قامت تھا وہ تختہ اُس کی گردن میں باندھ دیا گیا پھر اُس کا ہاتھ اُس سے باندھا گیا اور اس طرح اُسے تشہیر کے لئے نکالا گیا جب یہ ابو جعفر کے کمرے سے برآمد ہوا تو اُس کے ایک مولی نے لپک کر اُس سے آکر کہا میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں اگر حکم ہو تو اپنی چادر آپ کو اُڑھا دوں اُس نے کہا اللہ تم کو اس کی جزائے خیر عطا کرے تم نے بہت اچھا کیا جو یہ بات کہی بخدا میری ازار کی دو زیں جن سے میرا ستر کھلا ہوا ہے وہ اُس مار سے جو مجھ پر پڑی ہے میرے لئے زیادہ تکلیف دہ ہے چنانچہ وہ چادر اُسے اڑھا دی گئی اور اسی طرح وہ اپنے دوسرے رشتہ داروں کے پاس جو پہلے سے قید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تھے قید کر دیا گیا۔

عبداللہ بن حسن کا ابوجعفر پر طنز

محمد بن ہاشم بن البرید معاویہ کا موالی راوی ہے کہ جب نفی حسن قید کر کے رنبذہ لائے گئے میں وہاں موجود تھا ان کے ہمراہ عثمانی بھی تھا اس کا رنگ چنپئی تھا یہ سب لوگ باہر بٹھا دیئے گئے تھوڑی ہی دیر میں ابوجعفر کے پاس ایک شخص نے باہر آکر پوچھا کہ محمد بن عبداللہ العثمانی کہاں ہے یہ کھڑا ہوا اور اندر گیا اس کے اندر جاتے ہی ہم نے کوڑوں کی آواز سنی اس پر ایوب بن سلمۃ المخزومی نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ ابوجعفر کسی شخص کے ساتھ نرمی نہ برتیں گے اس لئے تم لوگ ابھی سے ہر بات کے لئے تیار رہو اور کسی قسم کی پریشانی کا اظہار نہ ہونے دو۔ اب عثمانی باہر نکالا گیا اس کے اتنے کوڑے لگے تھے کہ اس کا رنگ بدل گیا تھا اور وہ زنگی معلوم ہوتا تھا تمام جسم پر خون جاری تھا ایک کوڑا اس کی ایک آنکھ پر لگا تھا اور اس سے بھی خون جاری تھا وہ اپنے بھائی عبداللہ بن حسن بن حسن کے پہلو میں لاکر بٹھا دیا گیا اس نے پانی مانگا عبداللہ بن حسن نے کہا اے لوگو کون ہے جو ابن رسول اللہ کو تھوڑا سا پانی پلائے کسی نے اس کا جواب نہیں دیا اور سب کنارہ کش ہو گئے مگر ایک خراسانی نے پانی لاکر اسے پلایا۔ اس کے تھوڑی دیر کے بعد ابوجعفر ایک خچر پر محمل کی ایک شق میں سوار برآمد ہوئے ان کی دوسری جانب داہنی شق میں ربیع بیٹھا ہوا تھا ان کو دیکھکر عبداللہ نے للکارا اے ابوجعفر بخدا جنگ بدر میں ہم نے تمہارے قیدیوں کے ساتھ یہ سلوک نہیں کیا تھا۔ اسے سن کر ابوجعفر جھینپ گئے اور اس کا کوئی جواب ان سے نہ بن پڑا۔

بیان کیا گیا ہے کہ جب محمد بن عبداللہ العثمانی ابوجعفر کے پاس آیا تو اس نے اس سے ابراہیم کو پوچھا اس نے کہا مجھے اس کا کچھ علم نہیں ابوجعفر نے اس کے منہ پر گرز سے ضرب لگائی۔

ابوجعفر اور عبداللہ بن عمر میں تلخ کلامی

بیان کیا گیا ہے کہ اس محمد کے بارے میں ابوجعفر کی رائے بہت عمدہ تھی مگر ریاح نے ابوجعفر سے ایک مرتبہ کہا امیرالمومنین اہل خراسان آپ کے شیعہ اور انصار ہیں اہل عراق آل ابوطالب کے شیعہ ہیں۔ اہل شام تو علی کو کافر سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ ان کے کسی لڑکے کو نہیں مانتے مگر ان کا رشتہ دار محمد بن عبداللہ بن عمرو ایسا شخص ہے کہ اگر وہ دعوت دے تو ایک شامی بھی اس کی حمایت سے گریز نہ کرے گا اس تقریر نے ابوجعفر کے دل میں جگہ کرلی جب وہ حج کو آئے تو یہ محمد ان کے پاس آیا ابوجعفر نے اس سے پوچھا کیا تیری بیٹی ابراہیم بن عبداللہ بن حسن کے نکاح میں نہیں ہے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا میں صرف فلاں سنہ میں منیٰ میں اُس سے ملا تھا ابو جعفر نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ تیری بیٹی مہندی لگاتی ہے اور کنگھی چوٹی کرتی ہے اُس نے کہا ہاں میں جانتا ہوں، ابو جعفر نے کہا تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ زانیہ ہے محمد نے کہا امیر المومنین زبان بند کیجئے یہ آپ اپنے چچا کی بیٹی کی نسبت ایسا کہتے ہیں ابو جعفر نے اُسے ماں کی گالی دی۔ محمد نے کہا میری کس ماں کی گالی دیتے ہو ابو جعفر نے کہا تو فاحشہ زادہ ہے۔ اس کے بعد ابو جعفر نے اُس کے منہ پر گرز مارا۔ محمد کی بیٹی رقیہ ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسن کی بیوی تھی۔

سلیمان بن داؤد کا بیان

سلیمان بن داؤد بن حسن بیان کرتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن حسن کو کبھی اس قدر بے چین اور رنجیدہ نہیں دیکھا جتنا کہ اُس دن دیکھا جب کہ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان کا اونٹ بگڑ کر بے قابو ہو گیا اور خود محمد اس سے غافل تھا اُس کے پیروں میں بیڑیاں اور گلے میں زنجیر بندھی تھی اونٹ کے بگڑنے سے یہ گرا اُس کے گلے کی زنجیر محمل میں اٹک گئی اور وہ معلق لٹکا رہ گیا اُسے دیکھکر عبداللہ بن حسن زار و قطار رونے لگا۔

موسیٰ بن عبداللہ پر عتاب

موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ اپنے دادا کی روایت بیان کرتا ہے کہ جب ہم سندہ آئے تو ابو جعفر نے میرے باپ کے پاس اپنا قاصد اس پیام کے ساتھ بھیجا کہ اپنے میں سے ایک شخص کو بھیج دو مگر یہ سمجھ لو کہ وہ اب کبھی تمھارے پاس واپس نہیں آئے گا اُن کے تمام بھتیجے بڑھ بڑھ کر اپنے تئیں اس قربانی کے لئے پیش کرنے لگے اُن کو انھوں نے دعا دی مگر کسی کو قبول نہیں کیا اور ہم سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ تمھاری خاطر اپنے بھتیجوں کو مصیبت میں ڈالوں، البتہ اے موسیٰ تم جاؤ۔ چنانچہ میں گیا اُس وقت میری عمر بہت ہی کم تھی مجھے دیکھکر ابو جعفر نے کہا اے لڑکے تو کوڑوں سے بچ نہیں سکتا۔ چنانچہ مجھ پر اتنے کوڑے پڑے کہ میں بے ہوش ہو گیا مجھے مار کی کچھ خبر نہ رہی جب وہ ختم ہوئی تو مجھے ہوش آیا۔ انھوں نے مجھے اپنے بالکل قریب بلایا اور پوچھا جانتا ہے یہ کیا ہے۔ یہ وہ خون تھا جو میرے جسم سے بہا تھا مجھے ایک گھونٹ اپنا خون پینا پڑا اُس کے بغیر چارہ نہ تھا۔ کیونکہ اگر نہ پیتا مارا جاتا۔ اس کے بعد میں نے کہا۔ امیر المومنین بخدا اُس معاملہ میں میرا کوئی قصور نہیں ہے اور میں بالکل علیحدہ ہوں انھوں نے کہا تم جاؤ اور اپنے دونوں بھائیوں کو میرے پاس لے کر آنا۔

موسیٰ بن عبداللہ کی روانگی مدینہ

میں نے کہا آپ مجھے ریاح بن عثمان کے پاس بھیج رہے ہیں وہاں جاتے ہی وہ میری نقل و حرکت کی دیکھ بھال کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاسوس و مخبر متعین کر دے گا وہ سایہ کی طرح میرے ساتھ رہیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ میرے بھائیوں کو اُن جاسوسوں کا علم ہو جائے گا اور وہ مجھ سے دور بھاگتے رہیں گے' ابو جعفر نے ریاح کو لکھ دیا کہ تم کو موسیٰ پر کوئی اقتدار حاصل نہیں ہے اُسے آزاد چھوڑ دو' مگر اس کے ساتھ خود انھوں نے اپنے آدمی میرے ساتھ کر دیئے اور اُن کو ہدایت کر دی کہ وہ میری تمام حالت اُن کو لکھتے رہیں۔ میں مدینہ آکر بلا طین ابن ہشام کے مکان میں فروکش ہوا میں کئی ماہ اُسی مکان میں مقیم رہا ریاح نے ابو جعفر کو لکھا کہ موسیٰ اپنے مکان میں مزے سے سکونت پذیر ہے اور انتظار کر رہا ہے کہ کب امیر المومنین پر مصائب کا نزول ہو ابو جعفر نے اسے لکھا کہ موسیٰ کو میرے پاس بھیج دو چنانچہ ریاح نے پھر مجھے اُن کے پاس پاس بھیج دیا۔

موسیٰ بن عبداللہ کی طلبی

ایک دوسری روایت یہ ہے کہ میرے باپ نے ابو جعفر کو لکھا تھا کہ میں محمد اور ابراہیم کے نام ایک خط لکھتا ہوں آپ موسیٰ کو بھیج دیجئے ممکن ہے کہ یہ اپنے بھائیوں تک اس خط کو پہنچا دے اور اپنے خط میں تو اُن دونوں کو یہ لکھا کہ تم ابو جعفر کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ مگر موسیٰ نے ان سے زبانی یہ کہہ دیا کہ کہہ دینا کہ وہ کبھی نہ آئیں اس ترکیب سے اُس کا مقصد یہ تھا کہ کسی طرح میں ابو جعفر کی گرفت سے نکل جاؤں چونکہ میں ہند کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا اس وجہ سے میرے باپ مجھے بہت ہی عزیز رکھتے تھے' میں مدینہ آکر کئی ماہ مقیم رہا میرے ساتھ ابو جعفر کے سپاہی متعین تھے جب میرے قیام کو عرصہ گذر گیا اور جس مقصد کے لئے مجھے چھوڑا گیا تھا وہ پورا نہ ہوا تو ریاح نے ابو جعفر کو میری شکایت لکھ بھیجی ابو جعفر نے مجھے اپنے پاس بلا لیا۔

عمران بن محرز راوی ہے کہ جو شخص روانہ ہوئے اُن میں علی اور عبداللہ' حسن بن حسن بن حسن کے بیٹے بھی تھے ان کی ماں جابہ بنت عامر بن عبداللہ بن عامر بن لبشیر تھی حسن بن حسن اور عباس بن حسن اسی قید میں انتقال کر گئے۔ ان کی ماں عائشہ بنت طلحہ بن عمر بن عبیداللہ تھی' اور عبداللہ بن حسن اور ابراہیم بن حسن تھے۔

پسران حسن و علی کی پیش کش

ایک روایت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ جب عبداللہ بن حسن کو مع اپنے اہل و عیال کے قید کر کے عراق لایا جا رہا تھا۔ نخیف سامنے آیا عبداللہ نے نخیف کی طرف اشارہ کر کے اپنے اہل سے کہا دیکھو اس گاؤں میں وہ شخص آرام کر رہا ہے جس کی وجہ سے ہم اس ظالم کے خلاف کارروائی کرنے سے رکے ہوئے ہیں اتنے میں حسن و علی کے دو بیٹے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلوار لیں نخل میں وہ آئے عبداللہ بن حسن کے پاس آئے اور اس سے کہا اے رسول اللہ کے صاحبزادے ہم تمہارے پاس آئے ہیں جو آپ چاہیں ہم اُسے بجا لائیں گے عبداللہ نے کہا تم نے اپنا فرض ادا کر دیا اس معاملہ میں تم کچھ کارآمد نہیں ہو سکتے، وہ دونوں واپس چلے گئے۔

محمد بن ابراہیم کا انجام

ابو جعفر کے حکم سے ابوالازہر نے بنی حسن کو ہاشمیہ میں قید کر دیا جب یہ سب ابو جعفر کے سامنے پیش کیے گئے تو اُن کی نظر محمد بن ابراہیم بن حسن پر پڑی۔ دیکھ کر کہنے لگے تو ہی دیباج اصغر ہے اُس نے کہا جی ہاں ابو جعفر نے کہا بخدا میں تجھ کو اس طرح قتل کروں گا کہ اُس طرح میں نے کسی اور تیرے خاندان والے کو قتل نہ کیا ہوگا ابو جعفر نے ایک چونے کے ستون کو بیچ میں سے شق کرنے کا حکم دیا جب وہ شق کر دیا گیا تو محمد بن ابراہیم کو اس میں زندہ چنوا دیا۔ یہ اس قدر حسین تھا کہ اُس کی زندگی میں لوگ اُس کی صورت دیکھنے جاتے تھے۔

ابوالازہر بیان کرتا ہے کہ ایک دن عبداللہ بن حسن نے مجھ سے کہا کہ حجام بلوا دو، میں نے امیرالمومنین سے اُس کے لئے اجازت طلب کی فرمایا بہت اچھا حجام بھیجا۔

بنی حسن جو قید کئے گئے تھے تیرہ تھے اُن کے ساتھ عثمانی بھی تھا اور اُس کے دو بیٹے بھی تھے یہ سب ابن ہبیرہ کے محل میں جو کوفہ کے مشرق میں بغداد سے متصل واقع ہے قید رکھے گئے ان میں سب سے پہلے ابراہیم بن حسن نے انتقال کیا پھر عبداللہ بن حسن کا انتقال ہوا یہ جہاں مرا تھا اس کے قریب ہی دفن کیا گیا عام طور پر جس قبر کو لوگ اُس کی قبر بتاتے ہیں وہ اُس کی قبر نہیں ہے بلکہ اُس کے قریب دوسری قبر ہے۔

ابو عون کی محمد بن عبداللہ بن عمرو کے خلاف شکایت

محمد بن ابی حرب راوی ہے کہ محمد بن عبداللہ بن عمرو ابو جعفر کی قید میں تھا وہ اس کی برات کو جانتے تھے اتنے میں ابو عون نے خراسان سے ابو جعفر کو لکھا کہ اہل خراسان پر میرا رعب باقی نہیں رہا ہے اور وہ محمد بن عبداللہ کے معاملہ کو بہت اہم سمجھ رہے ہیں اس پر ابو جعفر نے محمد بن عبداللہ بن عمرو کو قتل کر کے اُس کا سر خراسان بھیج دیا اور اپنا حلفی بیان بھی بھیجا کہ یہی محمد بن عبداللہ ہے اور اُس کی ماں فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم تھی۔

محمد بن عبداللہ بن عمرو کا قتل

کوفہ آکر ابو جعفر کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح اس فاسق اور فاسق خاندان والے سے چھٹکارا پاؤں انھوں نے محمد بن عبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عمرو کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کیا تو نے اپنی بیٹی عبداللہ کے بیٹے سے بیاہ دی ہے اُس نے کہا نہیں ابو جعفر نے پوچھا تو کیا وہ اُس کی بیوی نہیں ہے اُس نے کہا اس کے چچا اور اُس کے خسر یعنی عبداللہ بن حسن نے اُن کا نکاح کر دیا تھا اور پھر میں نے بھی اس نکاح کو برقرار رکھا ابو جعفر نے پوچھا تیرے وہ وعدے کہاں گئے جو تو نے مجھ سے کئے تھے۔ اُس نے کہا میں اُن پر قائم ہوں۔ انھوں نے کہا۔ کیا تو اپنی بیٹی کے مہندی لگانے سے ناواقف ہے اور کیا اُس کے عطر کی خوشبو تجھ کو نہیں آتی۔ اُس نے کہا میں ان سب باتوں سے قطعی بے خبر ہوں۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ تمام لوگ اُس عہد اور اقرار سے واقف ہیں جو میں نے آپ سے کیا ہے۔ اس وجہ سے ان تمام باتوں کو مجھ سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ ابو جعفر نے کہا تم اپنی خطا کی اگر معافی مانگ لو تو میں تم کو معاف کر دوں گا اور نیز اب جدید حلف اٹھا کر میری اطاعت و بہی خواہی کا عہد کرو۔ اُس نے کہا چونکہ میں نے عہد شکنی نہیں کی اس وجہ سے اُس کی تجدید مجھ پر ضروری نہیں اور نہ میں نے آپ کی کوئی خطا کی ہے جس کی میں معافی مانگوں۔ اس پر ابو جعفر نے اُسے اس قدر پٹوایا کہ وہ مر گیا اور اُس کا سر کاٹ کر خراسان بھیج دیا۔ عبداللہ بن حسن کو جب اُس کے قتل کی اطلاع ہوئی تو اُس نے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پڑھا اور کہا کیا الٹی بات ہے کہ اُس کے خاندان کے دور اقتدار میں ہم اُس کی وجہ سے مامون رہے اور اب وہی ہمارے ساتھ ہمارے خاندان کے دور حکومت میں قتل کیا گیا۔

محمد بن عبداللہ بن عمرو کے سر کی خراسان میں تشہیر

ایک روایت یہ ہے کہ جب محمد بن عبداللہ بن حسن ابو جعفر کے مقابل ظاہر ہوا تو انھوں نے محمد بن عبداللہ بن عمرو کو قتل کر کے اُس کا سر خراسان بھیج دیا اُس کے ساتھ کئی شخصوں کو بھیجا جنھوں نے اہل خراسان کے سامنے قسم کھا کر یہ بات کہی کہ یہ محمد بن عبداللہ ابن فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کا سر ہے۔

محمد بن عبداللہ کے قتل کی وجہ

عمر مورخ کہتا ہے کہ میں نے محمد بن جعفر بن ابراہیم سے محمد بن عبداللہ بن عمرو کے قتل کا سبب پوچھا تو اُس نے کہا کہ منصور کو اُس کے سر کی ضرورت تھی۔ پھر جب محمد بن عبداللہ بن حسن کا سر خراسان ابو عون کے پاس محمد بن عبداللہ بن ابی الکرام اور ابن ابی العون کے ساتھ بھیجا گیا تو اہل خراسان کو اُس پر شک پیدا ہوا اور وہ کہنے لگے کہ یہ تو ایک مرتبہ اور قتل ہو چکا ہے اور اُس کا سر ہمارے پاس آیا تھا۔ پھر جب اُن کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل حقیقت معلوم ہوئی تو وہ کہا کرتے تھے کہ ابوجعفر نے صرف یہ ایک ہی جھوٹ بولا ہے۔

عبداللہ بن حسن کے قتل کا حکم

عبداللہ بن عمران بن ابی فروہ راوی ہے کہ میں اور شعبانی ہاشمیہ میں رہتے تھے اور ابوالازہر کے پاس جایا کرتے تھے جب ابوجعفر اُسے خط لکھتے تو اُسے اس طرح شروع کرتے، یہ خط عبداللہ بن عبداللہ امیرالمومنین کی طرف سے ابوالازہر اُس کے مولیٰ کے نام بھیجا جاتا ہے، اور جب ابوالازہر انہیں لکھتا تو اُسے اس طرح شروع کرتا، یہ خط ابوجعفر کے نام ابوالازہر کی طرف سے جو ان کا مولیٰ اور غلام ہے بھیجا جاتا ہے۔ ایک دن ہم اُس کے پاس بیٹھے تھے، (ابوجعفر نے یہ قاعدہ بنا رکھا تھا کہ وہ ہفتہ میں تین دن اُسے نہیں بلاتے تھے۔ انہیں خالی دنوں میں ہم اُس کے پاس جایا کرتے تھے) کہ اتنے میں ابوجعفر کا خط اُس کے پاس آیا اُس نے اُسے پڑھ کر پھینک دیا اور وہ بنی حسن کے پاس جو قید تھے چلا گیا اُس کے جانے کے بعد میں نے اس خط کو اٹھا کر پڑھا، اس میں لکھا تھا اے ابوالازہر میں نے اُس مغرور کا (جو) والے کے متعلق جو حکم تم کو دیا تھا اب اُس پر عمل کرو اور جلدی اُس کی بجاآوری کر دو۔

عبداللہ بن حسن کا قتل

شعبانی نے بھی وہ خط پڑھا اور مجھ سے پوچھا جانتے ہو کہ یہ غرور نام والا سے کہا گیا ہے میں نے کہا میں نہیں جانتا، اُس نے کہا بخدا یہ عبداللہ بن حسن ہے۔ دیکھو کہ اب یہ کیا کر کے آتا ہے تھوڑی ہی دیر کے بعد ابوالازہر ہمارے پاس آ گیا اور بیٹھ گیا۔ کہنے لگا۔ بخدا عبداللہ بن حسن مر گئے۔ تھوڑی دیر بیٹھکر پھر وہ اُس کے پاس گیا اور وہاں سے غمگین صورت باہر آیا۔ مجھ سے پوچھا۔ تمہارے خیال میں علی بن حسن کیسا آدمی ہے۔ میں نے کہا کیا آپ مجھے سچا سمجھتے ہیں۔ اُس نے کہا اس سے بھی بڑھ کر میں نے کہا بخدا وہ اُس سے بھی بہتر ہے جس کی تم اتنی طول طویل تعریف کرتے رہتے ہو۔ ابوالازہر کہنے لگا بخدا وہ بھی ختم ہو گیا۔

موسیٰ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ قید میں ہمیں نماز کے اوقات صرف اُن اوراد و احزاب سے معلوم ہوتے تھے جو علی بن حسن پڑھا کرتے تھے۔

بشر الرجال کا عہد

بنی دارم کا ایک مولیٰ کہتا ہے کہ میں نے بشر الرجال سے پوچھا کہ تم نے کیوں اس شخص کے خلاف خروج میں جلدی کی۔ اُس نے کہا عبداللہ بن حسن کو گرفتار کرنے کے بعد ایک دن اُس نے مجھے بلا بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ اس کوٹھڑی میں داخل ہو اُس کے اندر جا کر میں نے عبداللہ بن حسن کو مقتول پایا اسے دیکھکر مجھے غش آ گیا جب مجھے ہوش آیا تو میں نے اللہ سے یہ عہد کیا کہ اگر اس کا بدلہ لینے کے لیے کوئی بھی کھڑا ہو گا تو میں ضرور اُس کا ساتھ دوں گا، مگر میں نے منصور کے قاصد سے جو میرے ہمراہ تھا یہ درخواست کی کہ وہ اسے میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حالت سے جو مجھ پر گذری ہے اطلاع نہ دے کیونکہ اگر اسے یہ بات معلوم ہو جاتی تو وہ ضرور مجھے قتل کر دیتا۔

عبداللہ بن حسن کے قتل کی دوسری روایت

عمر مورخ کہتا ہے کہ جب میں نے یہ روایت ہشام بن ابراہیم بن ہشام بن راشد الہمدانی سے جو عباسی تھا بیان کی کہ ابو جعفر کے حکم سے عبداللہ بن حسن قتل کیا گیا تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ یہ غلط ہے انھوں نے ایسا حکم نہیں دیا تھا بلکہ واقعہ یہ ہوا کہ منصور نے اپنے کسی مخبر کے ذریعہ عبداللہ بن حسن کو یہ غلط خبر پہنچائی کہ محمد ظاہر ہوا اور قتل کر دیا گیا۔ اس خبر کو سن کر عبداللہ بن حسن کا دل پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

عیسیٰ بن عبداللہ کا بیان

عیسیٰ بن عبداللہ کہتا ہے کہ ان کے باقی کو زہر دے کر ختم کر دیا گیا ان میں سے صرف داؤد بن حسن بن حسن کے بیٹے سلیمان اور عبداللہ اور ابراہیم بن حسن بن حسن کے بیٹے اسحٰق و اسمٰعیل اور جعفر بن حسن زندہ بچے اور جوان میں سے قتل ہوئے وہ محمد کے خروج کے بعد قتل کئے گئے، راوی کہتا ہے کہ آل حسن کی ایک آزاد کردہ لونڈی جعفر بن حسن کو دیکھ کر کہنے لگی۔ ابو جعفر آدمیوں کو خوب جانتے پہچانتے ہیں کہ انھوں نے بچھے چھوڑ دیا اور عبداللہ بن حسن کو قتل کر دیا۔

۱۴۴ھ کے واقعات

اسی سنہ میں ابو جعفر منصور بنی حسن بن حسن بن علیؓ کو مدینہ سے عراق لائے۔

محمد بن عمر کی گرفتاری

اس کی تفصیل یہ ہے کہ محمد بن عمر راوی ہے کہ جب ابو جعفر نے ریاح بن عثمان بن حیان المری کو مدینہ کا والی مقرر کیا اسے تاکید کی کہ وہ عبداللہ بن حسن کے بیٹوں محمد اور ابراہیم کی تلاش میں پوری جدوجہد کرتا رہے اور کبھی ان سے غافل نہ رہے، چنانچہ ریاح نے پوری مستعدی کے ساتھ ان کی تلاش شروع کی اس کے خوف سے وہ دونوں ہمیشہ نقل مقام کرتے رہے۔ ابو جعفر ان کی سرکشی سے سخت پریشان و ملول تھے۔ انھوں نے ریاح کو حکم بھیجا کہ وہ ان کے باپ عبداللہ بن حسن اور اس کے بھائیوں حسن بن حسن، داؤد بن حسن ابراہیم بن حسن اور محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمانؓ کو جو ان کی دادی فاطمہ بنت حسینؓ کی وجہ سے ان کا بھائی ہوتا تھا چند اور لوگوں کے ساتھ گرفتار کر کے بیڑیاں پہنا دے اور پھر ان کو ہمارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس بھیج دے۔ چنانچہ یہ سب لوگ قید کر کے ابو جعفر کے پاس ربذہ لائے گئے۔ ابو جعفر اس سال حج کرنے آئے تھے، راوی کہتا ہے کہ ابو جعفر نے ریاح کو میرے متعلق یہی لکھا کہ اسے بھی بھیج دیا جائے۔ مجھے گرفتار کر لیا گیا۔ اسی سال میں نے بھی حج کیا تھا، مجھے بھی بیڑیاں پہنائی گئیں اور ربذہ تک پاپیادہ چلایا گیا میں اُن لوگوں سے آملا۔

بنی حسن پر جبر و تشدد

راوی کہتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن حسن اور اُن کے گھر والوں کو عصر کے بعد مروان کے قصر سے بیڑیاں پہنے نکلتا ہوا دیکھا پھر ان کو بغیر کسی زین کے محملوں میں سوار کیا گیا۔ میں اُس وقت چونکہ سن بلوغ کو پہنچ چکا تھا۔ اس لئے جو میں نے دیکھا تھا وہ خوب یاد ہے۔

یہی راوی عبدالرحمٰن بن ابی الموالی سے روایت کرتا ہے کہ بنی حسن کے ساتھ تقریباً چار سو آدمی جہینہ مزینہ وغیرہ قبائل کے بھی گرفتار کئے گئے تھے میں نے ان کو ربذہ میں دیکھا کہ اُن کی مشکیں بندھی تھیں اور وہ دھوپ میں کھڑے تھے، راوی کہتا ہے کہ میں بھی عبداللہ بن حسن اور ان کے اہل بیت کے ساتھ جیل میں ڈال دیا گیا حج سے فارغ ہو کر ابو جعفر ربذہ آئے۔ عبداللہ بن حسن نے ابو جعفر سے ملاقات کے لئے اجازت مانگی مگر انھوں نے ملنے سے انکار کیا اور پھر عبداللہ بن حسن نے اُن کو مرنے تک نہیں دیکھا۔

محمد بن عمر پر عتاب

اس کے بعد اُن میں سے ابو جعفر نے مجھے بلایا میں سوار کر کے اُن کے سامنے پیش کیا گیا اُس وقت عیسیٰ بن علی اُن کے پاس تھا مجھے دیکھ کر عیسیٰ کہنے لگا یہی وہ ہے جس کا نام میں نے لیا تھا اگر آپ اس پر سختی کریں گے یہ اُن دونوں کا پتہ بتا دے گا۔ میں نے ابو جعفر کو سلام کیا اُس نے جواب دیا اللہ تجھ پر سلامتی نازل نہ فرمائے بتا وہ دونوں فاسق اور جھوٹے فاسق اور جھوٹے کے بیٹے کہاں ہیں میں نے کہا امیر المومنین اگر میں سچی بات بیان کروں گا تو کیا اس کا نفع مجھے ملے گا اُنھوں نے پوچھا کہو کیا ہے۔ میں نے کہا میری بیوی پر طلاق ہو اور مجھ پر یہ اور یہ لعنت پڑے اگر میں ان دونوں کے مقام سے واقف ہوں مگر اُس نے میرے اس بیان کو نہ مانا اور کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ میں دونوں عقابوں کے درمیان کھڑا کیا گیا اور مجھ پر چار سو کوڑے پڑے، میں چونکہ بے ہوش ہو گیا تھا اس لئے اُس وقت تو مجھے کچھ معلوم نہ ہوا مار کے بعد مجھے اسی حال میں اٹھا کر میرے دوسرے اعزا کے پاس لے آیا گیا۔

محمد بن عبداللہ بن عمرو پر جبر و تشدد

اس کے بعد اس نے دیباج محمد بن عبداللہ بن عمرو بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمانؓ بن عفان کو جس کی بیٹی ابراہیم بن عبداللہ بن حسن کی بیوی تھی بلوایا۔ جب یہ اس کے سامنے پیش کیا گیا اس نے محمد سے پوچھا مجھے بتاؤ کہ وہ دونوں کذاب کیا کر رہے ہیں اور کہاں ہیں اس نے کہا امیرالمومنین بخدا مجھے ان کا مطلقاً علم نہیں ہے اس نے کہا مجھے بتانا پڑے گا۔ محمد نے کہا میں نے عرض کر دیا اور میں اپنے بیان میں سچا ہوں۔ آج سے پہلے میں جانتا بھی تھا مگر آج تو بخدا میں اس بات کو کہتا ہوں کہ مجھے ان کا علم نہیں ہے۔ منصور نے حکم دیا کہ اس کے کپڑے اتارے جائیں۔ چنانچہ ننگا کر کے تو کوڑے اس کے مارے گئے اس وقت لوہے کی ہتکڑیاں بھی اس کے ہاتھ میں پڑی تھیں جو اس کی گردن سے بندھی تھیں مار کے بعد اسے باہر لائے اس کی قمیص اسے پہنائی اور ہمارے پاس لے آئے اس کے بدن سے اس قدر خون بہا تھا کہ وہ قمیص اس سے چپک گئی تھی اور اتاری نہیں جاتی تھی جب ایک بکری کا دودھ اس کے جسم پر ڈالا گیا تب وہ قمیص اتر سکی اس کے بعد اس کی مرہم پٹی کی گئی۔

بنو حسن کی ہاشمیہ میں اسیری

اب ابوجعفر نے ہم سب کو عراق لے جانے کا حکم دیا اور ہمیں ہاشمیہ میں لا کر وہیں قید کر دیا گیا۔ ہم میں سے سب سے پہلے اس قید کی حالت میں عبداللہ بن حسن نے انتقال کیا۔ جیل کے افسر نے آ کر کہا کہ تم میں جو اس کا قریب تر عزیز ہو وہ نماز جنازہ پڑھائے۔ چنانچہ حسن بن حسن بن حسن بن علی نے اس کی نماز پڑھائی اس کے بعد محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان مرا اس کا سر کاٹ کر شیعوں کی ایک جماعت کے ساتھ خراسان بھیجا گیا خراسان کے تمام علاقہ میں اس کی تشہیر کی گئی جہاں وہ سر جاتا وہ شیعہ جماعت حلفیہ اس بات کو بیان کرتی کہ یہ سر محمد بن عبداللہ ابن فاطمہ بنت رسول اللہ کا ہے اس سے ان کی مراد محمد بن عبداللہ بن حسن ہوتا کیونکہ اسی کے متعلق ان کے ہاں یہ روایت مشہور تھی کہ وہ ابوجعفر کے خلاف خروج کرے گا۔ اس سال سری بن عبداللہ مکہ کا والی تھا ریاح بن عثمان المری مدینہ کا والی تھا عیسیٰ بن موسیٰ کوفہ کا اور شبیان بن معاویہ بصرہ کا والی تھا۔ سوار بن عبداللہ بصرہ کے قاضی تھے یزید بن حاتم مصر کا والی تھا۔

www.KitaboSunnat.com

۱۴۵ھ کے واقعات

ریاح بن عثمان کی محمد بن عبداللہ کی تلاش

اس سال محمد بن عبداللہ بن حسن نے مدینہ میں اور اس کے بھائی ابراہیم نے اس کے بعد بصرے میں خروج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اور دونوں مارے گئے۔

ابو جعفر بنی حسن کو قید کر کے اپنے ساتھ عراق لے گئے ریاح مدینہ واپس آیا اس نے اب محمد کی تلاش میں ایسی مستعدی دکھائی اور اُسے اس قدر تنگ کر دیا کہ اُس نے ظاہر ہونے کا مصمم قصد کر لیا۔ عمر کہتا ہے کہ جب میں نے ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ الجعفری سے یہ بات کہی کہ ریاح کے مجبور کر دینے کی وجہ سے محمد کو اُس وقت مقررہ سے پہلے ہی خروج کرنا پڑا جو اس کے اور اُس کے بھائی ابراہیم کے درمیان خروج کے لئے طے پایا تھا تو اُس نے اس بات کے ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ بے شک محمد کی تلاش بڑی شدت سے کی جا رہی تھی اور اسی سلسلہ میں اُس کا کم سن بیٹا پہاڑ سے گر کر مر گیا اور ایک مرتبہ تو تعاقب کرنے والے اُس کے قریب ہی آ گئے تھے مگر وہ مدینہ کے ایک کنویں میں اُتر کر اپنے ساتھیوں کو پانی دینے لگا اور کنویں میں سر تک غرق ہو گیا اور جسامت کی وجہ سے اُس کا بدن چھپتا بھی نہ تھا بلکہ ابراہیم بھی چیچک نکل آنے کی وجہ سے وقت مقررہ پر خروج نہ کر سکا۔

ریاح بن عثمان کی روانگی نداد

حارث بن اسحٰق بیان کرتا ہے۔ تمام مدینہ میں محمد کی جلد ظاہر ہونے کی خبر پھیل گئی۔ لڑائی کے خوف سے ہم سامانِ خوراک کو جلد جلد خریدنے لگے۔ بعض لوگوں نے تو اس کے لئے اپنی عورتوں کے زیور تک بیچ ڈالے ریاح کو معلوم ہوا کہ محمد نداد آ گیا ہے وہ اپنی فوج لے کر اُس کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوا محمد اس سے پہلے ہی نداد پہنچ جانے کے ارادے سے بڑھ چکا تھا اُس کے ساتھ جُبیر بن عبد اللہ السلمی جبیر عبد اللہ بن یعقوب بن عطاء عبد اللہ بن عامر الاسلمی تھے ان لوگوں نے ایک بھشتن کو اپنی سہیلی سے کہتے سُنا کہ ریاح محمد کے ارادے سے نداد روانہ ہو گیا ہے اور اب وہ بازار کی طرف جا رہا ہے یہ سُن کر یہ لوگ جہینہ کے مکان میں گھس گئے اُس کا دروازہ اندر سے بند کر لیا ریاح اُسی دروازے کے سامنے سے گذرا مگر اُسے کیا خبر تھی کہ محمد یہیں چھپا ہوا ہے یہ نداد جا کر بے نیل مرام اپنی سرکاری قیام گاہ قصر مروان میں واپس آیا۔ عشا کی نماز اس نے مکان کے اندر ہی پڑھی باہر نہیں آیا۔

عبید اللہ اور عبد الحمید کا محمد بن عبد اللہ کو مشورہ

بیان کیا گیا ہے کہ سلیمان بن عبد اللہ بن ابی سبرہ (از بنی عامر بن لوی) نے ریاح کو محمد کی اطلاع دی تھی۔ ایک دوسری روایت یہ ہے کہ عبید اللہ بن عمرو بن ابی ذویب اور عبد الحمید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن جعفر خروج سے پہلے محمد کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا انتظار کر رہے ہو بخدا ساری امت پر تمھاری تاخیر اور احتیاط سخت دوبھر ہو رہی ہے تم تنہا خروج کرے میں کیوں پس و پیش کرتے ہو۔

بنی حسینؓ کی طلبی

یحییٰ اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے "ریاح نے ہم کو بلا بھیجا میں جعفر بن محمد بن علی بن حسینؓ، حسین بن علی بن حسینؓ بن علی، علی بن عمر بن علی بن حسینؓ بن علی، حسن بن علی ابن حسین بن علی بن حسین بن علیؓ بعض دوسرے قریش کے عمائد جن میں اسمٰعیل بن ایوب بن سلمہ بن عبداللہ بن الولید بن مغیرہ اور اُس کا بیٹا خالد تھے ریاح کے پاس آئے ہم قصر مروان میں اُس کے پاس بیٹھے تھے کہ ہم نے اس زور کی تکبیر سنی کہ اور کوئی شے سُنائی نہیں دیتی تھی ہم نے یہ خیال کیا کہ پہرہ والوں نے تکبیر کہی ہوگی اور پہرہ والوں نے یہ خیال کیا کہ یہ آواز مکان کے اندر سے آرہی ہے۔

ابن مسلم بن عقبہ کا بنی حسین کو قتل کرنے کا مشورہ

اسے سنتے ہی ابن مسلم بن عقبہ جو ریاح کے متوسلین میں تھا اُچھل کر اپنی تلوار پر سہارا کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ان لوگوں کے بارے میں آپ میری بات مانیں اور سب کو ابھی قتل کر دیں۔ علی بن عمر کہتا ہے کہ معلوم تو ایسا ہی ہوتا تھا کہ گویا اُسی رات ہم سب ذبح کر دیئے جائیں گے۔ مگر حسین بن علی نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ کو اس کا حق نہیں ہے کیونکہ ہم لوگ بدستور وفادار اور اطاعت کیش ہیں۔ اب ریاح اور محمد بن عبدالعزیز مجلس سے اٹھ کر یزید کے گھر کے ایک گنبد میں جا چھپے۔ ہم سب وہاں سے اٹھ کر عبدالعزیز بن مروان کے گھر سے راستے نکلے اور ایک برآمدے پر جو عاصم بن عمر کے کوچہ میں واقع تھا کود کر چڑھ گئے۔ اسمٰعیل بن ایوب نے اپنے بیٹے خالد سے کہا کہ مجھے برآمدے پر اچھلا نہیں جاتا، تم مجھے اٹھا دو۔ چنانچہ اُس نے اپنے باپ کو اٹھا کر اُس برآمدے پر چڑھا دیا۔

عبدالعزیز بن عمران کی روایت

عبدالعزیز بن عمران اپنے باپ کی روایت نقل کرتا ہے کہ جب ریاح کو قصر مروان میں یہ خبر معلوم ہوئی کہ آج ہی رات محمد خروج کرے گا اُس نے میرے بھائی محمد بن عمران عباس بن عبداللہ بن الحارث بن عباس اُن کے علاوہ اور کئی شخصوں کو بلا بھیجا۔ اپنے بھائی کے ہمراہ میں بھی گیا عشا کے بعد ہم اُس کے پاس آئے ہم نے سلام کیا مگر اُس نے سلام کا جواب ہمیں نہیں دیا۔ ہم بیٹھ گئے میرے بھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مزاج پرسی کی اُس نے پست آواز سے خبر کہہ دیا۔ اس کے بعد دیر تک خاموش رہا پھر ایک دم چونک کر کہنے لگا۔ اے مدینہ والو امیر المومنین جسے پکڑنا چاہتے ہیں اُسے مشرق و مغرب میں تلاش کر رہے ہیں حالانکہ وہ شخص تمہارے درمیان گھومتا پھرتا ہے بخدا اگر اُس نے خروج کر دیا تو میں بلا استثناء تم سب کو قتل کر دوں گا، میرا بھائی کہنے لگا اُس کا خروج قطعی کوئی اہمیت نہیں رکھتا میں اُس کا کفیل ہوں ریاح نے کہا مدینہ میں تمہارا خاندان بہت بڑا ہے اور تم امیر المومنین کے قاضی بھی ہو بہتر ہے کہ تم اپنے خاندان کو ہر موقع کے لئے خدمات انجام دینے پر آمادہ کرو اور اُن کو دعوت دو۔

ثابت بن عمران کی بنی زہرہ کی طلبی

میرا بھائی جانے کے لئے تیر کی طرح اٹھا مگر ریاح نے اسے بیٹھ جانے کا حکم دیا اور مجھ سے کہا کہ ثابت تم جاؤ چنانچہ میں فوراً وہاں سے اٹھ کر باہر آیا اور میں نے بنی زہرہ کو جو طلحہ کے باغیچہ سعد کے مکان اور بنی ازہر کے مکان میں رہتے تھے بُلا بھیجا اور کہہ دیا کہ اپنے ہتھیار لے کر آؤ ان میں سے بشر اسی وقت آ موجود ہوا نیز ابراہیم بن یعقوب بن سعد بن ابی وقاص اپنی کمال موڑے ہوئے آیا یہ سب سے زبردست قادر انداز تھا اُن کی کثرت دیکھ کر میں نے ریاح سے آ کر کہا کہ لیجئے یہ بنی زہرہ مسلح ہو کر آ گئے ہیں یہ آپ کے ساتھ ہیں اُنھیں اندر آنے کی اجازت دیجئے ریاح کہنے لگا کیا تم چاہتے ہو کہ مسلح جماعتیں میرے پاس آئیں میں اُن کو یہاں آنے کی اجازت تو نہیں دے سکتا البتہ اُن سے کہو کہ وہ قصر کے صحن میں بیٹھ جائیں اگر کوئی واقعہ رونما ہو تو لڑیں میں نے اُن لوگوں سے آ کر کہہ دیا کہ اُس نے اندر آنے کی تو آپ کو اجازت نہیں دی اور وہاں جانے سے فائدہ بھی کیا ہے آؤ ہمارے پاس بیٹھ کر باتیں کرو۔

مدینہ کے قیدیوں کی رہائی

وہاں بیٹھے ہوئے تھوڑی دیر گذری تھی کہ عباس بن عبداللہ بن الحارث رسالہ کے ساتھ رات کی گرد آوری کے لئے نکلا اور گھاٹی کی چوٹی تک جا کر اپنے مقام پر واپس آ گیا اور اُس نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا، بخدا میں اسی طرح اُن سے باتیں کر رہا تھا کہ زوراء کی سمت سے دو شہ سوار تیزی سے گھوڑے دوڑاتے ہوئے آتے دکھائی دیئے یہ دونوں عبداللہ بن مطیع کے مکان اور محکمہ قضاء کے احاطہ کے درمیان پانی پلانے کی جگہ آ کر ٹھہر گئے اب ہم نے کہا بخدا اب فتنہ جنگ برپا ہو گیا، ہم نے بہت دور ایک آواز سنی ہم ساری رات وہیں ٹھہرے رہے اب محمد بن عبداللہ نداد سے دو سو پچاس آدمیوں کے ہمراہ آگے بڑھا اس نے بنی سلمہ اور بطحان پہنچ کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ بنی سلمہ کے راستے چلو اللہ نے چاہا تو سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلامت رہو گے اس کے بعد ہم نے تکبیر سنی پھر اس کی آواز مدھم پڑ گئی وہ اور آگے بڑھ کر ابن جبین کے کوچہ سے برآمد ہوا اور بازار بازار ہوتا کھجور والوں کے محلے سے سرکی والوں میں ہوتا ہوا جیل خانہ آیا ان دنوں ابن ہشام کا مکان جیل تھا، جیل کا پھاٹک توڑ کر اس نے تمام قیدی رہا کر دیئے وہاں سے بڑھ کر جب وہ بزید اور اویس کے مکانوں کے درمیان آیا تو اس وقت ایک بھیانک اور خوفناک منظر ہمیں نظر پڑا۔ ابراہیم بن یعقوب گھوڑے سے اتر پڑا اس نے اپنا ترکش سرنگوں کر کے کہا کہ میں تیر مارتا ہوں مگر ہم نے اسے منع کر دیا محمد کا مکان رحبہ میں تھا وہاں سے آگے بڑھ کر یہ عالیہ بنت یزید کے مکان آیا اور اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور اب سب لوگ ایک دوسرے سے دست و گریباں ہوئے ایک سندی مارا گیا یہ ساری رات مسجد نبوی میں بسر کرتا تھا محمد کے کسی آدمی نے اسے قتل کر دیا۔

محمد بن عبداللہ کا خروج

جہم بن عثمان بیان کرتا ہے کہ محمد نداد سے ایک گدھے پر سوار ہو کر برآمد ہوا ہم اس کے ساتھ تھے اس نے خوات بن یکیر بن خوات بن جبیر کو پیدل دستہ کا سردار مقرر کیا اور بھالا عبدالحمید بن جعفر کے سپرد کیا اس سے کہا کہ میری طرف سے تم اسے سنبھالو پہلے تو اس نے اسے اٹھا لیا مگر پھر اس کے لینے سے انکار کر دیا محمد نے اس کے انکار کو منظور کر کے اسے اپنے بیٹے حسن بن محمد کے ساتھ کر دیا۔

جعفر بن عبداللہ بن یزید بن رکانہ نداوی ہے کہ ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے بھائی کو کئی تلواریں بھیجیں وہ اس نے نداد میں رکھ دیں خروج کی رات اس نے ہمیں بلایا ہم سو آدمی بھی نہ تھے وہ ایک سیاہ اعرابی گدھے پر سوار تھا وہاں سے ۲ راستے پھٹتے تھے ایک بطحان کا دوسرا بنی سلمہ کا ہم نے پوچھا کون سا راستہ اختیار کریں کہنے لگا اللہ تم کو سلامت رکھے گا بنی سلمہ کا راستہ اختیار کرو۔ چنانچہ اب ہم اسی راستے بڑھتے ہوئے قصر مروان کے دروازے پہنچ گئے۔

ابو عمر المدنی اور محمد بن عبداللہ کی ملاقات

ابو عمر المدنی قریش کا شیخ بیان کرتا ہے کہ کئی روز سے مدینہ پر بادل چھایا ہوا تھا اور بارش ہو رہی تھی جب صبح کھلا تو اس وقت میں میں مدینہ سے کھسک گیا اگرچہ اب بھی بارش کا اندیشہ لگا ہوا تھا میں اپنے دیہاتی مکان میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک شخص آ کر میرے پاس بیٹھ گیا مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس سمت سے آیا تھا کثیف چیتھڑے اس کے جسم پر اور ایک میلا عمامہ سر پر تھا میں نے اس سے پوچھا کہاں سے آئے اس نے کہا اپنی تھوڑی سی بھیڑوں کے پاس سے آ رہا ہوں ان کے چرواہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک ضرورت تھی مگر اب گھر جانے کا ارادہ ہے میں اس سے مختلف موضوعات علوم پر گفتگو کرنے لگا اس کی وسعت علم کا یہ حال تھا کہ جس موضوع کو میں نے چھیڑا وہ اس میں مجھ سے کہیں آگے اور بہت زیادہ معلومات رکھتا تھا میں اس کے تبحر علمی سے متحیر ہوا اور تعجب کرنے لگا کہ جو آنے کی وجہ اُس نے بیان کی ہے وہ تو ٹھیک نہیں معلوم ہوتی میں نے پوچھا تم کون ہو اُس نے کہا مسلمان ہوں۔ میں نے کہا یہ تو درست ہے۔ مگر کس خاندان و قبیلہ سے تعلق ہے۔ اس نے کہا اس سے زیادہ کے دریافت کرنے کی تم کو ضرورت نہیں۔ میں نے کہا نہیں میں اسے ضرور پوچھوں گا کہ تم کس خاندان سے تعلق رکھتے ہو یہ سن کر وہ فوراً کھڑا ہوگیا اور یہ پڑھتا ہوا فخرق الخفین یشکوالوجی (اُس کے دونوں پاؤں پتھریلے دشوار گذار سرزمین پر چلتے چلتے پھٹ گئے ہیں اور وہ درد سے کراہ رہا ہے) آناً فاناً نظر سے اوجھل ہوگیا نظر سے غائب ہوجانے کے بعد اُس کا حال معلوم کرنے سے پہلے اُسے چھوڑ دینے پر مجھے ندامت ہوئی میں اُس کے پیچھے چلا کہ اُس سے پھر پوچھوں مگر اُسے نہ پایا۔ معلوم ہوتا تھا کہ زمین میں سما گیا ہے، میں اپنے قیام گاہ واپس آگیا۔ پھر مدینہ آیا مدینہ آئے مجھے ایک دن اور رات گزری تھی کہ میں مدینہ میں صبح کی نماز میں شریک ہوا میں نے دیکھا کہ ایک ایسا شخص نماز پڑھا رہا ہے جس کی آواز سے میں آشنا تھا نماز میں اُس نے سورہ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً ۔ تلاوت کی نماز سے فارغ ہوکر وہ منبر پر بیٹھا اب مجھے معلوم ہوا کہ یہی محمد بن عبداللہ بن حسن ہے جو مجھے بیرون شہر میں ملا تھا۔

اسمٰعیل بن ابراہیم کو ابو جعفر کا حکم

اسمٰعیل بن الحکم بن عوانہ نے ایک اور شخص کا جس کا نام اُس نے لیا تھا اسی قسم کا قصہ نقل کیا اور وہ کہتا ہے کہ جب اس واقع کو میں نے انبار کے ایک شخص سے جس کی کنیت ابو عبید تھی بیان کیا تو اُس نے یہ بیان کیا کہ محمد اور ابراہیم نے بنی ضبہ کے ایک شخص اسمٰعیل بن ابراہیم بن ہود کو ابو جعفر کے پاس اس غرض سے متعین کرکے روانہ کیا کہ یہ اُن کی خبریں بھیجتا رہے یہ شخص مسیب کے پاس پیش کیا گیا جو اُس وقت ابو جعفر کا کوتوال تھا اُس نے اپنی قرابت جتائی مسیب نے کہا جو کچھ ہو مگر تم کو امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ چنانچہ جب وہ حاضر خدمت ہوا اُس نے اپنے جرم کا اعتراف کیا ابو جعفر نے پوچھا تم نے اُسے کیا کہتے سُنا ہے اُس نے کہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شردہ الخوف فادزیٰ بہ کذاک من یکرہ حز الجلاد

(ترجمہ) خوف اس کا لباس بن گیا ہے کہ اسے کہیں چین نہیں اور جو تلوار کی گرمی کو بُرا سمجھتا ہے اس کا حال خوف سے یہی ہو جاتا ہے۔

ابو جعفر نے کہا اُس سے جا کر کہو کہ ہم یہ کہتے ہیں،

وخطۃ ذلٍ نجعل الموت دونہا نقول لہا للموت اھلاً ومرحبا

(ترجمہ) ہم موت کو ذلت پر ترجیح دیتے ہیں اور ذلت کے موقع پر موت کو خوش آمدید کہتے ہیں تم جاؤ اور یہ شعر اُسے سُنا دو۔

ازہر بن سعید کا بیان ازہر بن سعید بن نافع جو اس ہنگامہ میں شریک تھا بیان کرتا ہے کہ یکم رجب ۱۴۵ھ کے دن محمد نے خروج کیا اُس نے مع اپنے ساتھیوں کے رات نداوہ میں بسر کی اور رات ہی میں وہ مدینہ آیا جیل اور خزانہ پر قبضہ کر کے اُس نے ریاح اور ابن مسلم کو ایک ساتھ ہشام کے مکان میں قید کر دیا۔

خروج کے وقت محمد بن عبداللہ کا لباس علی بن ابی طالب راوی ہے کہ ماہ جمادی الآخر کے ختم ہونے میں ابھی دو راتیں باقی تھیں کہ محمد نے خروج کیا عمر بن راشد کہتا ہے کہ ماہ جمادی الآخر کے ختم ہونے میں دو راتیں ابھی باقی تھیں محمد نے خروج کیا۔ میں نے خروج کی رات میں اسے زرد رنگ کی مصری ٹوپی زرد رنگ کا جبہ اور عمامہ پہنے دیکھا۔ عمامہ سے اُس نے اپنی دونوں کو کیں باندھ رکھی تھیں اس کے علاوہ ایک دوسرے پھول دار پٹکے میں اُس نے تلوار باندھ رکھی تھی۔ یہ اپنے آدمیوں سے کہہ رہا تھا کہ تم مت لڑو مگر جب سرکاری قصر میں آنے سے انھیں روکا گیا تو اُس نے ان سے کہا کہ باب المقصورہ سے قصر میں داخل ہو جاؤ۔ انھوں نے اکٹھے ہو کر ایک دم دھاوا کر دیا مگر مدافعین نے اس دروازے میں جو باب الخوصنہ تھا اُسے جلا ڈالا کوئی شخص اُدھر سے نہ جا سکا۔

ریاح بن عثمان کی گرفتاری البتہ قسری کے مولیٰ رزام نے یہ ترکیب کی کہ اپنی ڈھال آگ پر رکھی اور اُس پر سے گزر گیا۔ دوسرے لوگوں نے بھی اُس کی پیروی کی اور اسی طرح اس دروازے سے قصر میں گھس پڑے۔ اسی دروازے پر ریاح کے سپاہیوں نے کچھ مقابلہ بھی کیا۔ قصر میں جو لوگ ریاح کے ساتھ تھے وہ عبدالعزیز کے گھر سے ہو کر نکل گئے خود ریاح قصر مروان کے آب دار خانہ میں جا چھپا اور باہر سے اُسے تیغہ کرا دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اُسے ڈھا کر لوگ چڑھ دوڑے اور اُسے نکال لائے اور اب خود وہ قصر مروان میں قید کر دیا گیا اُس کے ہمراہ اُس کا بھائی عباس بن عثمان بھی قید کر دیا گیا، محمد بن خالد اُس کا بھتیجا نذیر بن یزید اور رزام ریاح کی قید میں تھے محمد نے ان سب کو رہا کر دیا اور نذیر کو حکم دیا کہ وہ ریاح اور اُس کے ہمراہیوں کو جکڑ بند کرے۔

ریاح اور ابن مسلم بن عقبہ کی اسیری عیلی کہتا ہے کہ محمد نے ریاح اُس کے بھتیجے اور ابن مسلم بن عقبہ کو قصر مروان میں قید کر دیا تھا، راشد بن حفص بیان کرتا ہے کہ رزام نے نذیر سے درخواست کی کہ تم مجھے اجازت دو کہ میں جو چاہوں ریاح کے ساتھ سلوک کروں کیونکہ تم کو معلوم ہے کہ اُس نے مجھے کیا کیا تکلیفیں اور سزائیں دی ہیں نذیر نے یہ بات مان لی اور کہا تم کو اُس کا اختیار دیا جاتا ہے۔ یہ کہکر وہ باہر جانے کے لئے کھڑا ہوا ریاح نے اُس سے عرض کیا اے ابو قیس جو کچھ میں نے تمھارے ساتھ کیا وہ کیا مگر میں نے ہمیشہ تمھارے مرتبہ اور درجہ کا لحاظ رکھا نذیر نے جواب دیا کہ ہاں یہ ٹھیک ہے جو اہلیت تم میں تھی اُس کا اظہار تم نے کیا اب ہم میں جو اہلیت ہے اُس کے مطابق ہم کریں گے رزام نے اُسے سنبھالا مگر ریاح برابر اُس کی منت سماجت کرتا رہا آخر کار وہ اپنے ارادے سے رک گیا اور کہنے لگا کہ اپنی حکومت اور اقتدار کے زمانے میں تو نہایت جلد مشتعل ہو جاتا تھا اور اب مصیبت کے وقت اس قدر ذلیل ہے کہ اس طرح خوشامد کرتا ہے۔

موسیٰ بن سعید الجہمی راوی ہے ریاح نے اپنے عہد میں محمد بن مروان بن ابی سلیط الانصاری (از بنی عمرو بن عوف) کو قید کر دیا تھا اس نے قید ہی میں اس کی مدح میں اشعار لکھے تھے۔

محمد بن عبداللہ کا خطبہ اسمٰعیل بن یعقوب التیمی بیان کرتا ہے کہ منبر پر بیٹھکر محمد نے حمد و ثنا کے بعد کہا "اے لوگو تم کو معلوم ہے کہ دشمن خدا ابو جعفر نے اپنے عہد میں بیت اللہ کے مقابلہ میں اُس کی تحقیر کے لئے ایک قبہ خضرا بنایا ہے، جب فرعون نے کہا تھا کہ میں ہی تمھارا سب سے بڑا پروردگار ہوں تو اُسی وقت اللہ نے اُسے پکڑ لیا، دین کے قیام کے لئے سب سے زیادہ اولین مہاجرین اور ہمدرد انصار کی اولاد کا حق ہے۔ اے اللہ ہمارے دشمن نے تیرے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کیا ہے تیرے دشمنوں کو انھوں نے امان دی اور تیرے دوستوں کو انھوں نے خوف زدہ کر دیا اے اللہ تو اُن سب کو ہلاک کر دے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑ، اے لوگو میں نے تمہارے بھروسہ پر خروج نہیں کیا ہے کیونکہ میرے نزدیک تم میں کوئی قوت و طاقت نہیں ہے مگر میں نے تم کو اپنا بنایا ہے۔ کیونکہ بخدا تمام روئے زمین میں کوئی اسلامی بستی ایسی نہیں ہے جہاں میری بیعت نہ ہو گئی ہو۔

موسیٰ بن عبداللہ کی رہائی و مراجعت مدینہ

موسیٰ بن عبداللہ اپنے دادا کی روایت بیان کرتا ہے کہ جب ریاح نے مجھے ابو جعفر کے پاس روانہ کیا اُس کی اطلاع محمد کو ہو گئی اُس نے اُسی رات خروج کر دیا ریاح نے اُن سپاہیوں کو جو میرے ساتھ متعین کئے گئے تھے روانگی سے پہلے ہی یہ ہدایت کر دی تھی کہ اگر مدینہ کی سمت سے کوئی شخص آتا ہوا انھیں نظر آئے تو وہ میری گردن اُڑا دیں۔ چنانچہ جب ریاح محمد کے سامنے پیش ہوا تو اس نے اُس سے مجھے پوچھا کہ موسیٰ کہاں ہے اُس نے کہا کہ اب اس تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے میں نے اُسے عراق بھیج دیا ہے، محمد نے کہا تم کسی کو بھیجو کہ وہ اُسے واپس لے آئے اُس نے کہا یہ ممکن نہیں کیونکہ میں نے اُس کے ہمراہی سپاہیوں کو یہ ہدایت کر دی ہے کہ اگر مدینہ کی سمت سے کوئی آتا ہوا اُن کو دکھائی دے وہ فوراً اُسے قتل کر دیں، اب محمد نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ تم میں سے کون ہے جو موسیٰ کو میرے پاس لائے۔ ابن خضیر نے کہا میں اسے لاتا ہوں، محمد نے کہا اس کام کے لئے خاص آدمی منتخب کر لو۔ چنانچہ اُس نے کئی آدمی انتخاب کئے ہمیں قطعاً کچھ خبر نہ ہوئی کہ اچانک وہ اس طرح سے ہمارے پاس آ پہنچا کہ گویا وہ عراق سے آ رہا تھا اُسے دیکھکر سپاہی کہنے لگے کہ یہ تو امیر المومنین کے فرستادے معلوم ہوتے ہیں جب وہ بالکل ہم میں آ ملے اُس وقت اُنھوں نے ہتھیار عریاں کئے اُن کے سردار اور دوسرے اُس کے ساتھیوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور میرے اونٹ کو ٹھکا کر میری بیڑیاں کاٹیں اور مجھے چھڑا کر محمد کے پاس لے آئے۔

ابو جعفر کے محمد بن عبداللہ کے نام جعلی خطوط

علی بن الجعد کہتا ہے کہ ابو جعفر کا یہ دستور تھا کہ وہ محمد کے نام اپنے سربرآوردہ سپہ سالاروں کی طرف سے جعلی خط بھیج دیا کرتے تھے اُن خطوں میں محمد کو ظاہر ہونے کی دعوت ہوتی تھی اور یہ لکھا جاتا تھا کہ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں اس بنا پر محمد کہتا تھا کہ جب ہم دونوں کا مقابلہ ہو گا تو ابو جعفر کے تمام سپہ سالار اُس کا ساتھ چھوڑ کر میرے پاس چلے آئیں گے۔

محمد بن عبداللہ کے عمال

حارث بن اسحٰق راوی ہے۔ مدینہ پر قبضہ کر کے محمد نے عثمان بن محمد بن خالد بن الزبیر کو مدینہ کا عامل مقرر کیا۔ عبدالعزیز بن المطلب بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ المخزومی کو مدینہ کا قاضی بنایا ابوالقاسم عثمان بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ بن الخطاب کو کوتوال مقرر کیا، عبداللہ بن جعفر بن عبدالرحمٰن بن المسور بن مخرمہ کو بخشی مقرر کیا۔ محمد بن عبدالعزیز سے کہلا کر بھیجا کہ مجھے تو یہ خیال تھا کہ تم ہماری مدد کرو گے اور ہمارا ساتھ دو گے۔ اس نے معذرت کہلا کر بھیجی اور کہا کہ میں تمہاری مدد کے لئے آتا ہوں مگر پھر چپکے سے مدینہ سے نکل گیا اور مکے چلا آیا۔

عبدالحمید بن جعفر راوی ہے پہلے تو میں محمد بن عبداللہ کا افسر کوتوالی تھا پھر اس نے مجھے کسی ایک سمت کو بھیج دیا اور میرے بعد پھر زبیری کو اس نے کوتوال بنایا۔

ضحاک، ابوسلمہ اور حبیب کی محمد بن عبداللہ سے علیحدگی

ازہر بن سعید بن نافع کہتا ہے کہ سوائے حسب ذیل عمائد کے باقی کوئی سربرآوردہ شخص ایسا نہ تھا جو محمد کے ساتھ نہ ہو گیا ہو۔ جو لوگ اس کے شریک نہ ہوئے وہ یہ تھے۔ ضحاک بن عثمان بن عبداللہ بن خالد بن حزام عبداللہ بن المنذر بن المغیرہ بن عبداللہ بن خالد بن حزام، ابوسلمہ بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ بن الخطاب اور حبیب بن ثابت بن عبداللہؓ بن الزبیرؓ۔

کلثم بنت وہب کے اشعار

کلثم بنت وہب کہتی ہے کہ جب محمد نے خروج کیا اکثر مدینہ والے شہر چھوڑ کر چلے گئے ان میں میرا خاوند عبدالوہاب بن یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر بھی بقیع چلا گیا تھا میں اسماء بنت حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباسؓ کے پاس جا چھپی میرے خاوند نے کچھ اپنے کہے ہوئے شعر مجھے لکھے اس کے جواب میں میں نے یہ اشعار اسے لکھ بھیجے:

رحم اللہ شبابا قاتلوا یوم المثنیہ قاتلوا عنہ بنیات واحساب نقیہ

فرّ عنہ الناس طرّا غیر خیل اسدیہ

(ترجمہ) اللہ ان جوان مردوں پر اپنا رحم نازل فرمائے جو گھاٹی کی لڑائی میں مصروف کارزار ہوئے، اس شخص کی حمایت میں بڑے نجیب الطرفین نوجوان لڑے جب کہ اسدی رسالہ کے علاوہ اور سب لوگ اس کا ساتھ چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے) ان اشعار پر لوگوں نے یہ شعر زائد کر دیا۔

قتل الرحمٰن عیسیٰ قاتل نفس الزکیہ

(ترجمہ) خدا عیسیٰ کو قتل کرے جو نفس الزکیہ کا قاتل ہے)

امام مالک بن انس کا فتویٰ

سعید بن عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن الحکم بن سنان الحکمی انصاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بھائی نے اسی روایت کو ایک سے زیادہ آدمیوں سے سُنا ہے کہ محمد کے ہمراہ خروج کرنے کے متعلق امام مالک بن انس سے فتویٰ پوچھا گیا تھا اور یہ بھی کہہ دیا گیا تھا کہ ہم ابو جعفر کی بیعت کر چکے ہیں امام مالک نے کہا کہ تم نے بادل ناخواستہ بیعت کی تھی اور اس صورت میں فسخ بیعت کرنے کی حالت میں کفارۂ یمین عائد نہیں ہوتا اس فتویٰ کی بنا پر اب لوگ جوق جوق محمد کے پاس جانے لگے امام مالک اپنے گھر ہی بیٹھے رہے۔

اسمٰعیل بن عبداللہ کا بیعت کرنے سے انکار

ابن ابی ملیکہ عبداللہ بن جعفر کا مولیٰ بیان کرتا ہے کہ خروج کے بعد محمد نے اسمٰعیل بن عبداللہ بن جعفر کو بیعت کرنے کے لئے بُلایا یہ بہت معمر تھا اسمٰعیل نے کہا اے میرے بھتیجے بخدا میں جانتا ہوں کہ تم مارے جاؤ گے پھر میں کیوں بیعت کروں، یہ سن کر تھوڑی دیر کے لئے لوگ اُس کی بیعت کرنے سے ٹھٹک گئے چونکہ خروج کے بعد محمد کی بیعت کرنے میں بنی امیہ سب سے پیش پیش تھے۔ اس وجہ سے حمادہ بنت معاویہ اسمٰعیل کے پاس آئی اور کہنے لگی چچا جان یہ آپ کیا کر رہے ہیں سب سے پہلے میرے بھائی اپنے ننھیالی رشتہ داروں کی مدد کے لئے تیار ہوئے اگر آپ نے ایسا کہا تو تمام لوگ اُن کی مدد کرنے سے رُک جائیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ میرے ماموں زاد بھائی اور میرے بھائی سب مارے جائیں گے، مگر اُس سن رسیدہ بزرگ نے اُس کے کہنے پر کوئی التفات نہیں کیا اور محمد کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ سے حمادہ اُن کی دشمن ہو گئی اور اُس نے اُن کو مار ڈالا۔ محمد چاہتا تھا کہ اُن کی نماز جنازہ پڑھے عبداللہ بن اسمٰعیل اُس سے بحث کرنے لگا اور اُس نے ہنگامہ برپا کیا اور کہا کہ ایک طرف تو میرے باپ کو قتل کراتا ہے اور پھر اُسی کی نماز جنازہ پڑھانے کھڑا ہوتا ہے مگر سپاہیوں نے اُسے ایک طرف ہٹا دیا اور محمد ہی نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی۔

عبیداللہ بن حسین اور محمد بن عبداللہ

عیسیٰ اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ عبیداللہ بن الحسین بن علی بن الحسین بن علی محمد کے سامنے پیش کیا گیا۔ محمد نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا اور کہا کہ میں نے یہ قسم کھائی تھی کہ جب میں اسے دیکھوں گا قتل کر دوں گا۔ عیسیٰ بن زید کہنے لگا کہ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کا کام تمام کئے دیتا ہوں مگر محمد نے اُسے اس بات سے روک دیا۔

محمد بن خالد القسری کی گرفتاری

محمد بن خالد القسری کہتا ہے کہ محمد کے خروج کے وقت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن حیان کی قید میں تھا محمد نے مجھے رہا کر دیا جب میں نے محمد کی تقریر سنی جو اس نے منبر نبوی پر بیٹھ کر دی تھی اور اس میں اس نے جو دعوت دی اسے سنا تو میں نے کہا کہ یہ دعوت حق ہے میں اس تحریک کو کامیاب کرنے میں اللہ کے لئے پوری محنت و جانفشانی کروں گا، تب میں نے کہا امیر المومنین آپ نے ایسے شہر میں خروج کیا ہے کہ اگر اس کے نالے بند کر دیئے جائیں تو تمام اہل شہر بھوک اور پیاس سے ہلاک ہو جائیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ میرے ساتھ عراق چلئے کل دس منزل کا فاصلہ ہے وہاں چل کر اس کا مقابلہ کیجئے ایک لاکھ تلواریں آپ کے ہمراہ ہوں گے، محمد نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک دن میں اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہ مجھ سے کہنے لگا، ابن ابی فروہ ابوالخصیب کے داماد کے پاس جو چیز مجھے ملی اس سے بہتر کوئی شے میرے دیکھنے میں نہیں آئی۔ محمد نے اس پر غارت گری کی تھی، میں نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اسی بہترین شے کو دیکھ پایا ہے اسی بنا پر میں نے امیر المومنین ابو جعفر کو اطلاع دی کہ بہت ہی کم آدمی اس کے ساتھ ہیں۔ محمد مجھ پر برہم ہوا اور اس نے پھر مجھے قید کر دیا۔ پھر عیسیٰ بن موسیٰ نے اس کو قتل کرنے کے بعد مجھے قید سے رہا کیا۔

عبدالحمید کی محمد بن عبداللہ کے رویہ پر تنقید

عبدالحمید راوی ہے کہ میں ایک دن محمد کے پاس تھا اس کے پاؤں میرے گود میں رکھے تھے خوات بن بکیر بن خوات بن جبیر اسی وقت اس سے ملنے آیا اس نے سلام کیا محمد نے بے اعتنائی سے اسے جواب دیدیا جس میں گرم جوشی نہ تھی۔ اس کے بعد ہی قریش کا ایک نوجوان اس سے ملنے آیا اس نے جب سلام کیا تو محمد نے بڑے تپاک سے اسے جواب دیا اس پر میں نے اس سے کہا کہ اب تک تمہارا تعصب نہ گیا اس نے کہا کیا ہوا میں نے کہا کہ جب انصار کے سردار نے تم کو سلام کیا تو تم نے اسے معمولی طریقہ پر جواب دیدیا اور جب قریش کے ایک ڈاکو نے آکر تم کو سلام کیا تو اس کے جواب میں تم نے بڑی گرم جوشی کا اظہار کیا یہ کیا بات ہے۔ محمد نے کہا کہ ہرگز میں نے ایسا نہیں کیا جیسا کہ تم کو خیال ہے بات یہ ہے کہ تم اس طرح میرے افعال پر نظر رکھتے ہو کہ اس طرح دوسرے نہیں کرتے اسی وجہ سے تم کو شبہ ہوا۔

مکہ، یمن اور شام پر عاملین کا تقرر

محمد نے حسن بن معاویہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کو مکہ کا عامل مقرر کیا اس کے ساتھ قاسم بن اسحٰق کو یمن کا عامل مقرر کر کے روانہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد نے قاسم بن اسحٰق کو یمن کا عامل مقرر کیا اور موسیٰ بن عبداللہ کو شام کا عامل مقرر کیا تاکہ یہ دونوں ان علاقوں میں اُس کے لئے دعوت دیں مگر قبل اس کے کہ یہ دونوں اپنی اپنی منزل مقصود کو پہنچتے خود محمد ہی قتل کر دیا گیا۔ نیز محمد نے عبدالعزیز بن الدراوردی کو اسلحہ کا محافظ مقرر کیا۔

محمد کا رنگ شدید سانولا بلکہ کالا تھا یہ بہت جسیم اور فربہ تھا کالے ہونے کی وجہ سے لوگ اُسے قاری کہتے تھے بلکہ ابو جعفر بھی اُسے محمد کے بجائے محمم پکارتے تھے۔

ابراہیم بن زیاد کا بیان

ابراہیم بن زیاد بن عنبسہ کہتا ہے کہ جب کبھی محمد منبر پر چڑھا اُس کے چرانے کی آواز میں نے سنی حالانکہ میں منبر سے دور ہوتا تھا۔

ایک مرتبہ محمد منبر پر بیٹھا تقریر کر رہا تھا کہ اُس کے حلق میں بلغم اڑ گیا یہ اسے نگل گیا بلغم صدر سے نیچے اُتر گیا مگر پھر آیا پھر اُسے نگل گیا وہ پھر آیا محمد نے اِدھر اُدھر دیکھا اُسے تھوکنے کی کوئی جگہ نظر نہ آئی آخر اُس نے اپنا بلغم مسجد کی چھت پر تھوک مارا اور وہ وہیں چمٹ کر رہ گیا، یہ بہت ہکلا تھا بعض مرتبہ اُس کے سینے میں آکر بات رُک جاتی تھی اور پھر یہ اپنی چھاتی پر ہاتھ مار کر ادا کرتا۔

ایک دن عیسیٰ بن موسیٰ ابو جعفر سے ملنے آیا اور کہنے لگا امیر المومنین یہ سُن کر بہت خوش ہوں گے کہ میں نے عبداللہ بن جعفر کے مکان کا اگلا رخ بنی معاویہ یعنی من یزید اور صالح سے خرید لیا ہے، ابو جعفر نے کہا کیا اس بات سے تم کو خوشی ہوئی ہے یہ بات قابل خوشی نہیں ہے تم کو معلوم رہے کہ یہ حصہ انھوں نے صرف اس لئے فروخت کیا ہے کہ اُس کی جو قیمت اُن کو ملے اُسی سے وہ تمھارے خلاف بغاوت برپا کریں۔

عبداللہ بن ربیع اور ابو جعفر کی گفتگو

عبداللہ بن الربیع بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عبدالمدان بیان کرتا ہے جس وقت محمد نے مدینہ میں خروج کیا ہے اُس وقت منصور اپنے شہر بغداد کی بالنسوں کے ذریعہ حد بندی کر چکے تھے وہ کونے روانہ ہوتے میں بھی اُن کے ساتھ تھا مجھے للکارا میں بڑھ کر ان کے پاس پہنچا۔ دیر تک خاموش رہنے کے بعد مجھ سے کہا اے ابن ربیع محمد نے خروج کر دیا ہے میں نے پوچھا کہاں انھوں نے کہا مدینہ میں، میں نے کہا خدا کی قسم ہے وہ مارا گیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی تباہ کیا اُس نے ایسی حالت میں خروج کیا ہے کہ نہ اُس کے یار و مددگار ہیں اور نہ ساز و سامان، امیر المومنین میں آپ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث سناتا ہوں جو مجھ سے سعید بن عمرو بن جعدۃ المخزومی نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ میں جنگ زاب کے دن مروان کے پاس کھڑا ہوا تھا اُس نے مجھ سے پوچھا سعید تم جانتے ہو کہ یہ شخص کون ہے جو دشمن کے رسالے کے ساتھ مجھ سے لڑ رہا ہے میں نے کہا یہ عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ ہے مروان نے پوچھا ان میں وہ کونسا ہے ذرا مجھے اُس کا حلیہ بتاؤ، میں نے کہا وہ اچھے نقشہ کا زرد رو پتلی باہوں والا ہے۔ وہ تم سے سخت عداوت رکھتا ہے عبداللہ بن معاویہ کو شکست کھا جانے پر سخت بُرا کہتا ہے، مروان کہنے لگا ہاں میں اُسے پہچان گیا۔ بخدا میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ علی بن ابوطالب مجھ سے لڑتے تو مجھے کوئی باک نہ تھا۔ بخدا علیؓ اور اُن کی اولاد کا خلافت میں کچھ حصہ نہیں ہے اور وہ کبھی اس سے بہرہ ور نہ ہوں گے۔ البتہ یہ بنی ہاشم رسول اللہ کے چچا کا اور ابن عباس کا پوتا ہے۔ اس کے ساتھ شام کی ہوا ہے اور شامیوں کی مدد ہے۔ اے ابن جعدہ تم جانتے ہو کہ میں نے عبدالملک کو چھوڑ کر جو عبیداللہ سے بڑا ہے کیوں اپنے بیٹوں عبداللہ اور عبیداللہ کو اپنا ولی عہد بنایا۔ میں نے کہا میں اس کی وجہ نہیں جانتا اُس نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ خلافت عبداللہ کو ملے گی چونکہ عبدالملک کے مقابلہ میں عبیداللہ عبداللہ سے قریب تر تھا اس وجہ سے میں نے اسے بھی اپنا ولی عہد بنا دیا۔

ابو جعفر کہنے لگے میں تجھے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا واقعی ابن جعدہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں نے کہا اگر اُس نے وہ بات جو میں نے آپ سے بیان کی ہے مجھ سے نہ کہی ہو تو میری بیوی سفیان بن معاویہ کی بیٹی پر طلاق ہے۔

محمد بن عبداللہ کے خروج کی ابوجعفر کو اطلاع

جس رات کو محمد نے خروج کیا اسی رات ایک شخص جو عامر بن لوی کے خاندان اویس بن ابی سرح سے تعلق رکھتا تھا ابو جعفر کے ارادے سے مدینہ سے روانہ ہوا اور نو دن مدینہ سے مسلسل سفر کر کے رات کے وقت دار الخلافہ کے دروازے پر آ کر ٹھہرا اور اس نے چلانا شروع کیا۔ آخر کار لوگوں کو اُس کی طرف توجہ ہوئی اور اُسے شہر کے بلا لیا ربیع نے اس سے پوچھا کہ اس وقت تو امیر المومنین سو رہے ہیں تم کو اس وقت کیا کام ہے۔ اُس نے کہا مجھے اُن سے بہت ہی ضروری کام ہے اور بغیر ان سے ملاقات ہوئے چارہ نہیں۔ ربیع نے کہا تم مجھ سے بیان کر دو میں اُن سے جا کر کہہ دوں گا اُس نے اس سے انکار کیا اب ربیع نے اندر جا کر امیر المومنین سے اُس شخص کا ذکر کیا انھوں نے کہا کہ تم جا کر پوچھو جو وہ کہے وہ مجھ سے آ کر بیان کر دو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربیع نے کہا میں نے اُس سے یہی کہا تھا مگر اُس نے مجھے بتانے سے انکار کر دیا اور وہ آپ کی ملاقات کے لیے مصر ہے۔ آخرکار ابو جعفر نے اُسے اپنے پاس بلایا اُس نے ان کے پاس جا کر کہا کہ امیر المومنین محمد بن عبداللہ نے مدینہ میں خروج کر دیا ہے۔ ابو جعفر کہنے لگے بخدا اگر تو اپنے بیان میں سچا ہے تو گویا تو نے اُسے قتل کر دیا۔ مجھے بتا کون کون اُس کے ساتھ ہے۔ اب اُس نے اُن عمائد اہل مدینہ کے اور اُن کے خاندان والوں کے نام بتائے جنھوں نے محمد کے ساتھ خروج کیا تھا۔ ابو جعفر نے اُس سے پوچھا کیا تو نے خود اُسے دیکھا ہے۔ اُس نے کہا جی ہاں میں نے بچشم خود اُسے دیکھا ہے اور جب وہ منبر رسول اللہ صلعم پر بیٹھا ہوا تھا اُس سے میں نے خود باتیں کی ہیں۔

ابو جعفر نے اُسے ایک حجرہ دے دیا۔ صبح کے وقت عیسیٰ بن موسیٰ کے غلام سعید بن دینار کا جو عیسیٰ کی مدینہ کی جائداد کا مہتمم تھا ایک فرستادہ بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا اور اُس نے اُس خبر کی توثیق کی اُس کے بعد اور ذرائع سے متواتر خبریں محمد کے خروج کی ابو جعفر کو موصول ہوئیں۔ اب اُس نے اویسی کو اپنے پاس بلایا اور کہا میں تمھاری حفاظت کے لیے پہرہ دار مقرر کر دوں گا اور تم کو مالدار کر دوں گا۔ چنانچہ انھوں نے فی رات ہزار کے حساب سے لوزانوں کے نو ہزار درہم اُسے دیئے۔

حارث منجم کی پیشین گوئی

جب ابو جعفر کو محمد کے ظاہر ہونے کا علم ہوا تو وہ بہت ڈرے حارث منجم نے ان سے کہا آپ بلاوجہ پریشان ہیں بخدا اگر وہ ساری روئے زمین کا بھی مالک ہو جائے تب بھی نو سے راتوں سے زیادہ برقرار نہیں رہے گا۔

جب ابو جعفر کو محمد کے خروج کا علم ہوا وہ کوفے کی طرف جھپٹے۔ کہنے لگے میں ابو جعفر ہوں میں نے لومڑی کو اُس کے بھٹ میں سے نکال ہی لیا۔

عبداللہ بن علی کا مشورہ

جب اُن دونوں بھائیوں محمد اور ابراہیم نے خروج کیا تو ابو جعفر نے عبداللہ بن علی سے جو اُن کی قید میں تھا پوچھا یا کہ فلاں شخص نے خروج کیا ہے۔ اس کے متعلق اگر تم کوئی مشورہ دے سکتے ہو تو دو (عبداللہ بن علی عباسیوں میں بڑا مدبر مانا جاتا تھا) اُس نے کہا کہ میں قید ہوں قیدی کی رائے بھی قید ہوتی ہے پہلے تم مجھے آزاد کرو تو پھر میری رائے بھی آزاد ہو جائے گی اس کے جواب میں ابو جعفر نے کہلا کر بھیجا کہ اگر وہ بڑھتا ہوا میرے دروازے تک بھی آجائے گا تب بھی میں تجھ کو رہا نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں گا۔ یاد رکھو کہ میں اب بھی تمہارے حق میں محمد سے اچھا ہوں اور یہ حکومت تمہارے ہی خاندان کی ہے۔ اس پر عبداللہ بن علی نے کہلا کر بھیجا۔ اچھا یہ کرو کہ فوراً کوفے جاکر اہل کوفہ کے سینوں پر بیٹھ جاؤ۔ چونکہ اہل کوفہ اس خاندان کے شیعہ اور انصار ہیں اس وجہ سے شہر کے چاروں طرف فوجی چوکیاں بٹھا دو جو شخص وہاں سے کسی طرف بھی جائے یا کسی سمت سے بھی آتا ہو اُس کی گردن مارو۔ سلم بن قتیبہ کو فوراً اپنے پاس بلاؤ (یہ اُس وقت رے میں تھا) پھر اہل شام کو لکھو کہ جو خاص بہادر اور جنگجو وہاں ہوں وہ ڈاک کے گھوڑوں کے ذریعہ تیزی سے منزلیں طے کر کے تمہارے پاس آئیں پھر اُن کو خوب روپیہ اور انعام دے کر سلم بن قتیبہ کی قیادت میں محمد کے مقابلہ پر بھیجو۔ ابو جعفر نے یہی کیا۔

عبداللہ بن علی کی ہدایات جب محمد کے ظاہر ہونے کی اطلاع ابو جعفر کو ہوئی اُس وقت عبداللہ بن علی قید تھا، ابو جعفر نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ جنگی معاملات میں اس احمق کی رائے ہمیشہ صائب ہوتی ہے تم اُس سے جاکر اس معاملہ میں مشورہ کرو مگر اسے یہ نہ بتانا کہ میں نے تم کو اس کے پاس بھیجا ہے، یہ سب کے سب اُس کے پاس آئے اُنھیں دیکھکر عبداللہ بن علی کہنے لگا آج کیا بات ہے کہ تم میرے پاس آئے ہو تم نے تو ایک زمانے سے مجھے چھوڑ رکھا تھا۔ کہنے لگے کہ آپ سے ملنے کی ہم نے امیرالمومنین سے اجازت مانگی انھوں نے اجازت دی تو ہم آئے ہیں۔ کہنے لگا یہ غلط ہے۔ اصل بات کہو کیوں آئے ہو۔ انھوں نے کہا ابن عبداللہ نے خروج کیا ہے، اُس نے پوچھا پھر ابن سلامہ (ابو جعفر) کیا کرے گا۔ انھوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا راستہ اختیار کریں گے اُس نے کہا بخدا بخل نے اُسے تباہ کر دیا ہے جاکر کہو کہ روپیہ دل کھول کر خرچ کرے تمام اندوختہ فوجوں میں تقسیم کر دے اگر اُسے کامیابی ہوئی تو مجھے یقین کامل ہے کہ یہ سب روپیہ اُس کو مل جائے گا اور اگر اُس کے حریف کو کامیابی نصیب ہوئی تو اُسے اس کے روپیہ میں سے ایک درہم بھی نہ ملے گا۔

ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد کے ظاہر ہونے پر ابو جعفر نے عیسیٰ بن موسیٰ کو بلا کر کہا کہ تم اُس کے مقابلہ کے لئے جاؤ۔ اُس نے کہا امیرالمومنین یہ آپ کے سب چچا موجود ہیں اُن سے بلا کر مشورہ کیجئے مگر ابو جعفر نے اس کی بات نہ مانی اور ابن ہبیرہ کے قول کے مطابق اس طرز کارروائی کو مصلحت و دور اندیشی کے خلاف سمجھا۔

ابو جعفر منصور اور محمد بن عبداللہ کی خط و کتابت محمد بن یحییٰ راوی ہے کہ میں نے ان خطوں کو محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن بشیر سے سن کر قلم بند کیا ہے یہ سرکاری رسائل کا مصحح تھا نیز ابو عبدالرحمان کو عراق کے کاتبوں اور حکم بن صدقہ بن نزار سے بھی ان رسائل کی اصلیت کی تصدیق ملی ہے اور میں نے سنا ہے کہ ابن ابی حرب جو ان خطوط کی تصحیح کرتا تھا بیان کرتا تھا کہ جب محمد کا خط ابو جعفر کے پاس آیا تو ابو ایوب نے عرض کیا کہ آپ مجھے اجازت دیجئے میں اس کا جواب لکھوں مگر ابو جعفر نے اسے نہ مانا اور کہنے لگے کہ چونکہ محمد شرافت نسبی میں ہماری برابری کرتا ہے اس وجہ سے خود مجھے اس کا جواب لکھنے دو، محمد کے مدینہ میں خروج کے بعد ابو جعفر نے حسب ذیل خط اُسے لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط عبداللہ عبداللہ امیر المومنین کی طرف سے محمد بن عبداللہ کو لکھا جاتا ہے (انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا ویصلبوا او تقطع ایدیہم وارجلہم من خلاف او ینفوا من الارض۔ ذلک لہم خزی فی الدنیا ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم۔ الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم فاعلموا ان اللہ غفور رحیم

(ترجمہ) اُن لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں یہ ہے کہ اُن کو قتل کیا جائے۔ سولی پر لٹکایا جائے اُن کے ہاتھ اور پاؤں خلاف ترتیب کاٹ دیئے جائیں یا انھیں اُس سرزمین سے جلا وطن کر دیا جائے۔ دنیا میں تو ان کی یہ رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا سخت عذاب اُن پر ہوگا۔ البتہ وہ لوگ اس سے بچ سکیں گے جو قبل اس کے کہ اُن پر تمھاری دسترس ہو سکے۔ وہ توبہ کرلیں اُس صورت میں تم کو معلوم رہنا چاہئے کہ اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

میں اللہ اور اُس کے رسول کے سامنے یہ عہد کرتا ہوں اور ذمہ لیتا ہوں کہ اگر تم قبل اس کے کہ میرا قابو تم پر چلے تائب ہو کر اپنی حرکات سے باز آجاؤ تو میں تم کو، تمھاری اولاد کو، تمھارے تمام بھائی اہل خاندان اور تمام پیروؤں کو ان کی جان و مال کے متعلق امان کلی دیتا ہوں اور اس اثنا میں تم نے جو خون بہایا جتنے روپیہ پر قبضہ کیا ہے اُسے چھوڑ دوں گا اور اُس کے متعلق کوئی مطالبہ نہ کروں گا اس کے علاوہ میں تم کو دس لاکھ درہم نقد دوں گا اور تمام وہ ضروریات جن کا تم مطالبہ کروگے پوری کروں گا اور جس علاقہ میں تم سکونت اختیار کرنا چاہوگے وہیں تم کو فروکش کروں گا، نیز تمھارے اُن سب اعزا و اقربا کو جو میرے پاس قید میں رہا کر دوں گا، جس شخص نے تمھاری آکر بیعت کی ہوگی اُس نے تمھارا ساتھ دیا ہوگا اور اُس معاملے میں تمھارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک رہا ہوگا اسے بھی امان دوں گا نیز اس سے اس وجہ سے پھر تمام عمر کسی قسم کا کوئی مواخذہ یا مطالبہ نہیں کروں گا، اگر تم اپنے لئے اس وعدہ امان کی توثیق چاہتے ہو تو جسے چاہو میرے پاس بھیج دو تاکہ وہ اس طرح عہد و پیمان کرائے جس پر تم کو اعتماد ہو سکے۔

سرنامہ پر تھا "یہ خط عبداللہ عبداللہ امیر المومنین کی طرف سے محمد بن عبداللہ کو لکھا گیا ہے"

محمد بن عبداللہ نے حسب ذیل خط اس کے جواب میں ابو جعفر کو لکھا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط عبداللہ المہدی محمد بن عبداللہ کی طرف سے عبداللہ بن محمد کے نام لکھا جاتا ہے

طسم۔ تلک آیات الکتاب المبین نتلوا علیک من نبا موسیٰ وفرعون بالحق لقوم یومنون۔ ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعا، یستضعف طائفۃ منھم یذبح ابناءھم ویستحی نساءھم انہ کان من المفسدین، ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین ونمکن لھم فی الارض ونری فرعون وھامان وجنودھما ما کانوا یحذرون۔

(ترجمہ) طسم۔ یہ کتاب واضح اور روشن کی آیات ہیں ہم موسیٰ اور فرعون کا سچا واقعہ ایمان والوں کے لئے بیان کرتے ہیں، فرعون نے اس سرزمین (مصر) میں سر اٹھایا وہاں کے باشندوں کو اس نے اپنا پیرو بنا لیا ان میں سے ایک گروہ کو کمزور سمجھ کر اس نے ان کے بیٹوں کو قتل کرنا اور ان کی عورتوں کو زندہ باقی رکھنا شروع کیا، بے شک وہ فساد برپا کرنے والوں میں تھا اب ہم نے ارادہ کیا کہ ان لوگوں پر احسان کریں جن کو اس سرزمین میں کمزور اور ناتواں سمجھا گیا اور انھیں کو سربرآوردہ اور اس ملک کا وارث بنا دیں اور ان کو اس سرزمین میں اچھی طرح جما دیں اور فرعون ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھا دیں جس سے وہ ڈرا کرتے تھے۔

جو وعدہ امان تم نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے وہی میں تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں، خلافت ہمارا حق ہے اور تم نے بھی ہماری ہی خاطر اس کا دعویٰ کیا تھا۔ ہمارے ہی پیروؤں کے ساتھ تم نے اس کے حاصل کرنے کے لئے خروج کیا اور ہمارے اثر اور بزرگی کی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے تم کو یہ خلافت نصیب ہوئی ہمارے دادا علی وصی اور امام تھے ان کی اولاد کی موجودگی میں تم کیونکر ان کی ولایت کے وارث بن گئے علاوہ بریں تم جانتے ہو کہ آج تک اس خلافت کا مدعی کوئی ایسا شخص نہ ہوا جو شرافت نسبی اور فضیلت ذاتی کی بنا پر ہمارے مماثل ہو ہم ان کی اولاد میں نہیں ہیں جن پر لعنت بھیجی گئی ہو یا جن کو جلا وطن کیا گیا ہو یا ان کی ماؤں کو طلاق دی گئی ہو۔ کسی بنی ہاشم کو قرابت رسول اللہ سے اسلام لانے میں سبقت اور وہ ذاتی فضیلت حاصل نہیں ہے جو ہم کو ہے ہمارا رشتہ رسول اللہ صلعم سے جاہلیت اور اسلام دونوں میں ملتا ہے ہم جاہلیت میں ان کی ماں فاطمہ بنت عمرو کی اولاد میں اور عہد اسلام میں ان کی صاحبزادی فاطمہ کی اولاد ہیں اور یہ شرف صرف ہم کو حاصل ہے تم کو نہیں اللہ نے ہم کو ان کی اولاد اور انھیں ہمارا اسلاف انتخاب کیا ہے۔ ہمارے نانا انبیاء میں محمد رسول اللہ صلعم ہیں ہمارے دادا سب سے پہلے اسلام لانے والے علیؓ ہیں۔ ہم رسول اللہ کی سب سے افضل بیوی خدیجہ طاہرہ کے بطن سے ہیں جنھوں نے سب سے پہلے قبلہ رو ہوکر نماز پڑھی نیز رسول اللہ صلعم کی سب سے بہتر صاحبزادی فاطمہؓ کی اولاد ہیں جو تمام جنتیوں کی سیدہ ہیں اسی طرح ہم عہد اسلام میں پیدا ہونے والے حسنؓ و حسینؓ کی اولاد ہیں جو جوانان جنت کے سردار ہیں، علیؓ دو طرح سے ہاشم کی اولاد ہیں اسی طرح حسنؓ دو طرح سے عبدالمطلب کی اولاد ہیں اور میں حسنؓ و حسینؓ کی طرف سے دو طرح سے رسول اللہ صلعم کی اولاد ہوں میں نانہالی اور دادھیالی دونوں رشتوں کے اعتبار سے تمام بنی ہاشم میں اشرف اور نجیب الطرفین ہوں کسی عجمی عورت یا لونڈی کا خون میری رگوں میں نہیں ہے۔ اللہ نے ہمیشہ دونوں عہد جاہلیت اور اسلام میں میرے باپ اور ماں بہتر بنائے یہاں تک کہ دوزخ میں بھی اس نے اس بات کا خیال رکھا ہے۔ چنانچہ میں اس شخص کا نواسا ہوں جس کا مرتبہ جنت میں سب سے بڑھ کر ہے اور اس کا پوتا ہوں جس پر دوزخ میں سب سے سہل عذاب ہوگا میں نیکوں میں سے سب سے بہتر کی اولاد ہوں اور بروں میں بھی جو سب سے کم برا تھا اس کی اولاد میں ہوں اس طرح میں سب سے اعلیٰ جنتی کا فرزند ہوں اس طرح سب سے بہتر دوزخی کا پوتا ہوں، اگر تم میری طاعت اختیار کرلو اور میری دعوت قبول کرو تو میں اللہ کے سامنے عہد کرتا ہوں کہ میں تمھاری جان و مال کے لئے امان دیتا ہوں اور اس اثنا میں سوائے اللہ کے محارم اور حقوق العباد کے چاہے وہ مسلمان کے ہوں یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین کے جو تم نے کیا ہوگا اس پر تم سے کوئی باز پرس نہ کروں گا البتہ اللہ کے محارم اور حقوق العباد کے متعلق تم میری ذمہ داری سے واقف ہو کہ اسے میں خود معاف نہیں کرسکتا کیونکہ تمہارے مقابلہ میں اس خلافت کا میں زیادہ مستحق ہوں نیز مجھے اپنے عہد کا تم سے زیادہ پاس ہے کیونکہ تم نے مجھ سے پچھلے کئی آدمیوں کو عہد امان دیا تھا مگر اس کا لحاظ نہیں رکھا اب تم مجھے کس قسم کا وعدہ امان دیتے ہو ابن ہبیرہ کا یا اپنے چچا عبداللہ بن علی یا ابن مسلم کا، اس کے جواب میں ابو جعفر نے حسب ذیل خط محمد کو لکھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں نے تمہارا خط پڑھا اور مجھے تمہارے مطلب سے آگاہی ہوئی۔ تم نے اپنے فخر نسبی کی بنیاد زیادہ تر عورتوں کی قرابت پر رکھی ہے تاکہ اس سے اوباش عوام کو گمراہ کرو، تم کو معلوم رہے کہ اللہ نے عورتوں کا وہ حق مقرر نہیں کیا ہے جو چچا، دادا یا عصبات اور اولیا کا ہے اللہ نے چچا کو باپ کا مرتبہ عطا کیا ہے اور اپنی کتاب میں قریبی ماں پر بھی چچا کو ترجیح دی ہے۔ اگر اللہ عورتوں کے حق ان کی قرابت کی وجہ سے قائم کرتا تو سب سے زیادہ حق اور مرتبہ اس دنیا میں اور آخرت میں دخول جنت کا شرف اولیت رسول اللہ صلعم کی والدہ آمنہ کو عطا فرماتا۔ لیکن اللہ نے اپنے علم کے باوجود یہ شرف دوسروں کو دیا تم نے ابی طالب کی ماں فاطمہ کا ذکر کیا ہے اور ان کی اولاد ہونے پر فخر کرتے ہو حالانکہ اس کی اولاد میں سے چاہے بیٹا ہو یا بیٹی کسی کو اسلام لانے کا شرف نصیب نہیں ہوا۔ اگر کسی کو محض قرابت رسول کی وجہ سے شرف اسلام نصیب ہوا ہوتا تو وہ عبداللہ کو ہوتا جو رسول اللہ کے آبا میں اس دنیا اور آخرت دونوں جگہ سب سے قریب تر ولی رسول تھے مگر اللہ جسے چاہتا ہے اپنے دین مبین کے لئے پسند فرماتا ہے فرمایا:۔

انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء و ھو اعلم بالمھتدین

ترجمہ:۔ بے شک تم راہ راست پر نہیں لاتے جسے تم چاہتے ہو لیکن اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے لے آتا ہے اور وہی ہدایت پانے والوں سے خوب واقف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اللہ نے محمد علیہ السلام کو بھی مبعوث فرمایا اس وقت آپ کے چار چچا موجود تھے۔ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔

وانذر عشیرتک الاقربین

ترجمہ:۔ تم اپنے قریبی واہل خاندان کو ڈراؤ۔

چنانچہ آپ نے ان کو اللہ کا پیام پہنچایا اور دعوت اسلام دی دونے اسے قبول کیا ان میں سے ایک میرے دادا تھے۔ دونے اسلام قبول نہیں کیا ان میں سے ایک تمہارے دادا ہیں اس وجہ سے اللہ نے تمہارے دادا کو ان دونوں یعنی اسلام لانے والے میرے دادا اور خود رسول اللہ صلعم کی ولایت میراث عہد و ذمہ داری سے محروم کر دیا۔

تم نے دعویٰ کیا ہے کہ تم اس شخص کی اولاد میں ہو جسے دوزخ میں سب سے کم عذاب ہوگا اور جو اشرار میں بہترین تھا حالانکہ نہ کفر میں چھوٹائی اور بڑائی ہے اور نہ اللہ کے عذاب میں کمی یا خفت ہے۔ بھلا شر میں خیر کہاں، کسی مومن کو جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو یہ زیبا نہیں کہ وہ دوزخ کی حالت پر کسی سے فخر کرے جو ایسا کرے گا وہ عنقریب دوزخ میں جائے گا اور تب اسے حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

ترجمہ:۔ عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس کروٹ پلٹائے جاتے ہیں۔

تم نے علیؓ کی ماں فاطمہ پر فخر کیا اور لکھا ہے کہ اس طرح علی دو طرح سے ہاشم کی اولاد میں ہیں اور حسنؓ کی والدہ فاطمہؓ پر فخر کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس طرح حسنؓ دو واسطوں سے عبدالمطلب کی اولاد ہیں اور یہ کہ تم نے خود اپنے متعلق لکھا ہے کہ تم دو واسطوں سے رسول اللہ صلعم کی اولاد ہو تو یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے یہ دیکھو کہ رسول اللہ صلعم جو اگلے اور پچھلے سب میں افضل ہیں وہ ایک ہی واسطے سے ہاشم کی اولاد ہیں اور ایک ہی واسطے سے عبدالمطلب کے پوتے ہیں۔

تم نے اس بات پر فخر کیا ہے کہ تم بنی ہاشم میں نسب کے اعتبار سے اوسط ہو اور نجیب الطرفین ہو اور یہ کہ نہ تم کسی عجمی بیوی کی اولاد ہو اور نہ لونڈیوں کا خون تمہاری رگوں میں موج زن ہے۔ یہ دعویٰ کر کے تم نے تمام بنی ہاشم پر اپنی فضیلت کا ادعا کیا ہے تم پر افسوس ہے کہ فردائے قیامت میں تم خدا کو اس فخر کا کیا جواب دو گے تم اپنی حد سے متجاوز ہو گئے اور تم نے اس کے مقابلہ میں اپنے نسب پر فخر کیا ہے جو ذاتی طور پر اور اپنے باپ کی وجہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول و آخر تم سے بہتر ہے یعنی ابراہیم بن رسول اللہ صلعم اور خود رسول اللہ صلعم کے مقابلہ پر بھی تم نے اپنا نسبی فخر جتایا ہے۔ حالانکہ خود تمہارے دادا کی بہترین اولاد باعتبار اپنی ذاتی بزرگی کی وہی ہے جو لونڈیوں کے بطن سے ہے تمہارے خاندان میں رسول اللہ صلعم کے بعد علی بن حسینؓ سے بہتر کوئی آدمی پیدا نہیں ہوا باوجودیکہ وہ چھوکری کے بطن سے ہیں مگر وہ تمہارے دادا حسن بن حسن سے بہتر تھے اسی طرح تمہارے خاندان میں اُن کے بعد ان کے بیٹے محمد بن علی سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوا حالانکہ ان کی دادی اُم ولد تھیں اور وہ تمہارے باپ سے بہتر ہیں ان کے بیٹے جعفر ہیں ایسا بھی تمہارے خاندان میں اور کوئی نہیں ہوا ان کی دادی بھی اُم ولد تھیں مگر وہ تم سے بہتر ہیں۔

تمہارا یہ دعویٰ کہ تم رسول اللہ کے بیٹے ہو کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔

ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم۔

(ترجمہ:۔ تم لوگوں میں سے محمدؐ کسی کے باپ نہ تھے)

البتہ تم ان کی صاحبزادی کے بیٹے ضرور ہو اور یہ بہت قریب کی رشتہ داری ہے مگر اس سے تم کو میراث نہیں مل سکتی اور نہ اس سے تم ان کی ولایت کے وارث ہو سکتے ہو اور چونکہ لڑکی کو امامت نہیں ملتی اس وجہ سے بھلا امامت کے تم کیوں کر وارث بن سکتے ہو، تمہارے دادا نے تو اس کا مطالبہ کیا تھا اور علانیہ اور خفیہ طور پر اس کے لئے ہزار جتن کئے مگر لوگوں نے ان کے اس دعوے کو قبول نہیں کیا اور شیخین کو ان پر فضیلت دی۔ نیز تمام مسلمانوں میں بلا اختلاف یہ طریقہ رائج ہے کہ نانا، ماموں اور خالہ ورثہ نہیں پاتے۔

تم نے علیؓ کی وجہ سے ہم پر اپنا فخر جتایا ہے اور یہ بتایا ہے کہ اسلام میں ان کو دوسروں پر سبقت حاصل تھی تو یہ بھی کوئی فخر کی بات نہیں ہو سکتی۔ وفات کے وقت رسول اللہ صلعم نے ان کو چھوڑ کر دوسرے کو امامت جماعت کا حکم دیا تھا پھر ان کے بعد لوگوں نے اور دوسرے شخص کو اپنا امام بنا لیا اور علیؓ کو امام نہیں بنایا چنانچہ اسی وجہ سے وہ ان چھ آدمیوں میں نامزد کئے گئے اور ان سب نے بھی خلافت اور امامت کا علیؓ کو مستحق نہیں سمجھا بلکہ عبدالرحمٰن نے تو عثمانؓ کو علیؓ پر ترجیح دی، جب عثمانؓ شہید ہوئے تو علیؓ پر ان کے قتل میں شرکت کا شبہ تھا۔ طلحہؓ اور زبیرؓ تو ان سے لڑ ہی پڑے۔ سعدؓ نے ان کی بیعت سے انکار کر دیا اور اپنا دروازہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بند کر لیا اور پھر ان کے بعد سعدؓ نے معاویہ کی بیعت کر لی اس کے بعد علیؓ نے ان لوگوں سے بیعت لینے کے لئے اپنا پورا زور صرف کر دیا بلکہ جنگ بھی کی جس میں خود ان کے ساتھیوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور حکومت حاصل ہونے سے پہلے خود ان کی شیعہ جماعت نے ان کی اہلیت پر شبہ ظاہر کیا۔ پھر انھوں نے دو حکموں کے فیصلے پر اپنا معاملہ چھوڑ دیا ان کے انتخاب کو پسند کر کے ان لوگوں کے سامنے یہ عہد کر لیا کہ وہ ان کے فیصلہ کو مان لیں گے۔ ان دونوں نے متفقہ طور پر ان کی علیحدگی کا تصفیہ کیا۔ اس کے بعد حسنؓ نے معاویہ کے ہاتھ چند چھٹروں اور درہموں کے عوض خلافت بیچ دی، خود حجاز جا رہے۔ اپنے طرف داروں کو معاویہ کے حوالے کر دیا اس طرح انھوں نے حکومت ایسے شخص کے حوالے کر دی جو اس کا اہل نہ تھا اور نیز ایسے شخص سے خلافت کے عوض قیمت قبول کر لی جو اس کا جائز وارث نہ تھا، اگر خلافت کا تم کو کچھ ہی حق تھا تو وہ پہلے ہی تم نے روپیہ کے عوض فروخت کر دیا۔ تمھارے چچا حسینؓ بن علیؓ نے ابن مرجانہ کے مقابلہ پر خروج کیا مگر جمہور نے حسینؓ کے خلاف ابن مرجانہ کا ساتھ دیا یہاں تک کہ انھوں نے ان کو قتل کر دیا اور خود ان کا مرے کر اس کے پاس حاضر ہوئے پھر تم نے بنی امیہ کے خلاف خروج کیا مگر انھوں نے تم کو بری طرح قتل کر کے کھجوروں کے تنوں پر سولی دے دی تم کو آگ میں جلایا اور اپنے تمام علاقوں سے نکال دیا۔ اسی سلسلہ میں یحییٰ بن زید خراسان میں قتل کیا گیا انھوں نے تمھارے مردوں کو قتل کر کے بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا اور بغیر گدے اور تکیے کے محملوں پر سوار کر کے حاصل کردہ لونڈی غلاموں کی طرح شام لے گئے۔ ہم نے ان پر خروج کر کے تمھارے خون کا مطالبہ کیا اور واقعی ہم نے تمھارا عوض ان سے لے لیا۔ ہم نے تم کو ان کے علاقوں اور آبادیوں کا مالک بنا دیا ہم تمھارے آبا کی سنت پر چلے اور اس طرح ہم نے ان کی بڑائی ثابت کر دی۔ اب تم ہمارے اسی فعل کو ہمارے خلاف حجت کے طور پر پیش کرتے ہو اور کیا تمھارا یہ خیال ہے کہ ہم نے تمھارے دادا کا جو ذکر کیا یا ان کی فضیلت کا اظہار اس لئے کیا تھا کہ ہم ان کو حمزہ، عباس اور جعفر سے افضل سمجھتے ہیں، اگر تمھارا ایسا خیال ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ ان سب ہمارے بزرگوں نے جب اس دنیا کو خیرباد کہا وہ اپنی موت مرے نہ ان کو کسی نے قتل کیا نہ انھوں نے کسی کو نقصان پہنچایا۔ سب لوگ باتفاق ان کی بزرگی کے قائل تھے اس کے برخلاف تمھارے دادا ہمیشہ جنگ و جدل ہی میں مشغول رہے، بنی امیہ کا یہ حال تھا کہ وہ ان پر اس طرح لعنت بھیجتے تھے جس طرح کفار اپنی مکتوبہ نماز میں لعنت کرتے ہیں، ان کی حمایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہم نے مناقشہ کیا اور بنی امیہ کو تمھارے دادا کی فضیلت یاد دلائی اور ان پر جبر کر کے ان کو اس حرکت سے روک دیا۔ تم کو معلوم ہے کہ عہد جاہلیت میں زمزم کی نگرانی اور حجاج کو پانی پلانے کا شرف ہم کو حاصل تھا بعد میں زمزم کی تولیت ان کے اور بھائیوں میں سے صرف عباسؓ کو ملی اس بارے میں تمھارے دادا نے ہم سے تنازع کیا مگر عمرؓ نے ہمارے حق میں فیصلہ کیا۔ اس طرح ہم جاہلیت اور اسلام دونوں عہد میں زم زم کے مالک رہے۔ ایک مرتبہ مدینہ میں بارش نہ ہونے سے قحط پڑا عمرؓ نے ہمارے ہی دادا کو اللہ کی جناب میں وسیلہ بنایا اور ان سے دعا کرائی۔ اللہ نے اہل مدینہ کو قحط کی مصیبت سے نجات دی اور رحمت بارش نازل فرمائی۔ اس وقت اگرچہ تمھارے دادا وہاں موجود تھے مگر عمرؓ نے ان کو اس کام کے لئے وسیلہ نہیں بنایا تم کو معلوم ہے کہ نبی صلعم کے بعد عبدالمطلب کے بیٹوں میں سے صرف عباسؓ زندہ تھے اس وجہ سے وہ اپنے چچا ہونے کی وجہ سے رسول اللہ صلعم کے وارث بنے، بنی ہاشم کے ایک سے زیادہ اشخاص نے اس حق کو طلب کیا مگر ان کے بیٹے کے سوا اور کسی کو وہ نہ ملا۔ اس لئے سقایہ بھی انھیں کو حاصل رہا اور نبی کی میراث بھی ان کو پہنچی اور اب خلافت بھی انھیں کی اولاد کو ملی اس طرح عہد جاہلیت ہو یا اسلام، دنیا ہو یا آخرت کوئی شرف اور فضل ایسا نہ تھا کہ عباسؓ اس کے وارث اور مورث نہ ہوئے ہوں۔

تم نے بدر کے واقعہ کا ذکر کیا ہے اس کا حال یہ ہے کہ جب اسلام آیا تو اس وقت عباسؓ نے ابوطالب کو پناہ دی اور سخت عسرت میں وہ ابوطالب کے گھر کے کفیل رہے اور اگر عباسؓ بادل ناخواستہ دوسروں کی زبردستی بدر نہ جاتے تو طالب اور عقیل بھوک سے مر جاتے اور ان کو شیبہ اور عتبہ کی دیگیں چاٹنا پڑتیں مگر چونکہ عباسؓ بڑے فیاض کہلانے والے تھے۔ اس وجہ سے انھوں نے اس ذلت سے تم کو بچا دیا اور تمھارے سارے اخراجات خود برداشت کئے پھر جنگ بدر میں انھوں نے عقیل کا فدیہ دے کر اسے رہا کرایا۔ اب تم کس بات کی وجہ سے ہمارے مقابلہ میں فخر کرتے ہو۔ کفر کے زمانے میں ہم تم سے بڑے تھے اور ہمارا ہاتھ اوپر تھا ہم نے تم کو فدیہ دے کر قید سے رہائی دلوائی جو مکارم اور شرف ہمارے آبا کو حاصل ہوئے وہ تم کو نہیں ملے تم نہیں ہم خاتم الانبیاء کے وارث بنے ہم نے تمھارے خون کا عوض طلب کیا اور اسے لیا حالانکہ تم خود اس کے حاصل کرنے سے عاجز رہے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

موسیٰ بن عبداللہ کی روانگی شام حارث بن اسحٰق بیان کرتا ہے کہ ابن القسری نے محمد سے فریب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہا۔ اور اس سے کہا کہ آپ موسیٰ بن عبداللہ کو میرے موالی رزام کے ہمراہ شام بھیج دیجئے تاکہ یہ وہاں آپ کے لئے دعوت دیں۔ محمد نے ان دونوں کو شام روانہ کیا جب رزام موسیٰ کو لے کر شام روانہ ہو گیا تو اب محمد پر یہ بات کھلی کہ قسری نے ابو جعفر سے اس کے معاملہ میں کچھ خط و کتابت کی ہے۔ محمد نے اسے مع اس کے چند ہمراہیوں کے ابن ہشام کے گھر میں جو نماز جنازہ کی جگہ کے سامنے واقع تھا، اور ان دنوں خرج الخصی کی ملکیت میں تھا قید کر دیا۔ رزام موسیٰ کو لے کر شام آیا اور وہاں اس کو بے خبر چھوڑ کر ابو جعفر کے پاس چلا گیا۔

موسیٰ بن عبداللہ کا محمد بن عبداللہ کے نام خط

موسیٰ نے محمد کو لکھا کہ یہاں لوگوں کی حالت یہ ہے کہ سب سے بہتر بات جو یہاں مجھ سے کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جنگ کے مصائب سے ہم سخت پریشان ہیں اور ہم میں اب اس کی قطعاً جرأت یا ہمت نہیں آپ کی دعوت کے لئے نہ یہاں گنجائش ہے اور نہ ہمیں اس کی ضرورت بلکہ اہل شام کی ایک جماعت نے تو حلفیہ اس بات کو کہا کہ اگر ایک شب و روز بھی ہم نے یہاں اور بسر کی تو وہ ہماری شکایت کر دیں گے اور ہمارا پتہ بتا دیں گے میں نے یہ خط تو آپ کو لکھ دیا ہے مگر اب میں روپوش ہوں اور مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے۔

راوی کہتا ہے کہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ موسیٰ، رزام اور عبداللہ بن جعفر بن عبدالرحمن بن المسور ایک جماعت کے ساتھ شام روانہ ہوئے یہ تینا پہنچے تھے کہ رزام زاد راہ کے خریدنے کے بہانے اس جماعت سے پیچھے رہ گیا اور عراق چل دیا موسیٰ اور اس کے ساتھی وہیں سے مدینہ آ گئے۔

موسیٰ بن عبداللہ کی گرفتاری

عیسیٰ بیان کرتا ہے کہ خود مجھ سے موسیٰ بن عبداللہ نے بغداد میں اور رزام نے ساتھ ہی ساتھ یہ بات بیان کی کہ محمد نے مجھے اور رزام کو چھ دوسرے اشخاص کے ساتھ اس غرض سے شام بھیجا کہ ہم ان کے لئے دعوت دیں۔ جب ہم دومۃ الجندل پہنچے تو ہمیں سخت گرمی معلوم ہوئی ہم اپنے کجاووں سے اتر کر ایک تالاب میں نہانے لگے اس وقت رزام اپنی تلوار نیام سے کھینچ کر میرے سر پر آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ موسیٰ اگر میں تم کو قتل کر کے تمہارا سر ابو جعفر کو لے جا کر دوں تو جس قدر عزت و منزلت اس کے پاس میری اب ہو گی اور کسی کی نہ ہو گی۔ میں نے کہا ابو قیس تمہاری مذاق کی عادت نہیں چھوٹی اللہ تم کو معاف کرے اپنی تلوار نیام میں رکھ لو۔ چنانچہ اس نے اپنی تلوار نیام میں کی اور اب ہم سب سوار ہو گئے۔ عیسیٰ کہتا ہے کہ شام پہنچنے سے پہلے موسیٰ اور عثمان بن محمد بصرہ آ گئے یہاں ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مخبری کردی گئی اور وہ گرفتار کرلئے گئے۔

نافع بن ثابت اور محمد بن عبداللہ

عبداللہ بن نافع الاکبر راوی ہے کہ محمد کے ظاہر ہونے کے بعد میرے والد نافع بن ثابت اس کے پاس نہیں گئے، محمد نے ان کو بلا بھیجا۔ یہ قصر مروان میں اس سے آکر ملے محمد نے کہا اے ابو عبداللہ تم میرے پاس نہیں آئے انھوں نے کہا میں تمھارا ساتھ دینے کے لئے آمادہ نہیں ہوں محمد نے بہت اصرار کیا اور کہا کہ کم از کم تم ہتھیار ہی لگا لو تاکہ دوسرے لوگ تم کو مسلح دیکھ کر میری حمایت کے لئے آمادہ ہو جائیں انھوں نے کہا سنو جی تم کو کامیابی نہ ہوگی تم نے ایسی جگہ خروج کیا ہے جہاں نہ دولت ہے نہ آدمی، نہ ضروریات زندگی اور نہ ہتھیار نہ میں خود تمھارے ساتھ ہو کر اپنی جان دینا چاہتا ہوں اور نہ اپنی زندگی کے خلاف اعانت کرنا چاہتا ہوں محمد نے کہا اس گفتگو کے بعد مجھے آپ سے کوئی بات کہنا باقی نہیں آپ جائیں، یہ محمد کے قتل ہونے تک برابر نماز کے لئے مسجد جاتے رہے جس روز محمد مارا گیا ہے اس روز مسجد نبوی میں صرف ایک نمازی یہی نافع تھے۔

امارت مکہ پر حسن بن معاویہ کا تقرر

خروج کے بعد محمد نے حسن بن معاویہ کو مکے کا عامل بنا کر مکے روانہ کیا اس کے ہمراہ آل ابولہب میں سے ایک شخص عباس بن القاسم بھی تھا جب تک وہ مکے کے قریب نہ جا پہنچے سری ابن عبداللہ کو ان کے آنے کی کچھ خبر نہ ہوئی اب یہ ان کے مقابلہ کے لئے بڑھا ان کے سامنے پہنچ کر اس کے مولیٰ نے اس سے پوچھا کہو اب کیا رائے ہے اس نے کہا اللہ کا نام لے کر پسپا ہو جاؤ اور سب بیر میموں پر اکٹھا ہو چنانچہ وہ خود پسپا ہو گئے حسن بن معاویہ مکے میں داخل ہو گیا حسین بن صخر آل اوس کا ایک شخص اسی رات ابو جعفر کے ارادے سے روانہ ہوا اس نے نو شبانہ روز منزلیں طے کر کے ابو جعفر کو اس بغاوت کی اطلاع دی ابو جعفر نے کہا ان باتوں سے کیا ہوتا ہے کہیں تیروں سے پہاڑ پھٹا کرتے ہیں اس شخص کو انھوں نے تین سو درہم انعام دیئے۔

محمد بن عبداللہ کی حسن بن معاویہ کو ہدایات

جب محمد حسن بن معاویہ کو مکے کا عامل بنا کر بھیجنے لگا تو حسن نے اس سے پوچھا کہ اگر ہماری سری کی فوج سے لڑائی ہو جائے تو سری کے متعلق آپ کیا ہدایت کرتے ہیں محمد نے کہا سری ہمیشہ ان کارروائیوں کو جو ہماری خلاف ہوتی رہی ہیں ناپسند کرتا رہا ہے نیز وہ ابو جعفر کی حرکات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھی ناپسند کرتا تھا اس لئے اگر تم اس پر قابو پا جاؤ تو نہ اسے قتل کرنا اور نہ اس کے متعلقین کو چھیڑنا اور نہ اس کی کسی چیز پر قبضہ کرنا اگر وہ خود مقابلہ سے کنارہ کش ہو تو تم اس کا تعاقب نہ کرنا۔ حسن ان ہدایات کو سن کر کہنے لگا کہ مجھے یہ خیال نہ تھا کہ بنی عباس کے کسی آدمی کے متعلق آپ کی یہ رائے ہوگی محمد نے کہا ہاں تمہارا خیال درست ہے مگر سری ہمیشہ ابو جعفر کی حرکتوں کو بری نظروں سے دیکھتا تھا۔

سری بن عبداللہ کی مدافعانہ کارروائی

عمر بن ارشد عنج کا مولیٰ راوی ہے کہ میں مکے میں تھا ظاہر ہونے کے بعد محمد نے حسن بن معاویہ، قاسم بن اسحٰق، محمد بن عبداللہ بن عتبہ کو جو ابو جبرہ کے نام سے مشہور تھا مکے بھیجا حسن بن معاویہ ان سب کا سپہ سالار تھا، سری بن عبداللہ نے اپنے کاتب مسکین بن ہلال کو ہزار آدمیوں کے ساتھ اپنے مولیٰ مسکین بن نافع کو ایک ہزار کے ساتھ اور اہل مکہ میں سے ایک شخص ابن فرس نام کو جو بہت ہی دلاور تھا سات سو کی جمعیت کے ساتھ حملہ آوروں کے مقابلہ کے لئے بھیجا سری نے ابن فرس کو پانچ سو دینار بھی دیئے۔ بطن اذاخر میں دونوں گھاٹیوں کے درمیان اس گھاٹی پر جو ذی طوی کی طرف اترتی ہے اور جہاں سے رسول اللہ صلعم مع اپنے صحابہ کے مکہ پر آگئے تھے اور جو حرم میں داخل ہے۔

سری بن عبداللہ کی ابن معاویہ کو مشروط پیش کش

دونوں حریف ایک دوسرے کے مقابل ہوئے پہلے نامہ و پیام شروع ہوا۔ حسن نے سری سے کہلا بھیجا چونکہ ہمارے لئے یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ کے حرم میں خونریزی کریں اس وجہ سے مناسب یہ ہے کہ تم مکے کو ہمارے لئے خالی کر دو اور مزاحمت نہ کرو۔ نیز ان دونوں وکیلوں نے جو سری کے پاس آئے تھے حلفیہ اس بات کو بیان کیا کہ یہ بات ہم اس لئے کہہ رہے ہیں کہ ابو جعفر کا انتقال ہو چکا ہے، اس کے جواب میں سری نے بھی انھیں کی طرح حلف اٹھا کر کہا کہ ابھی صرف چار راتیں گزری ہیں کہ امیر المومنین کے پاس سے میرے پاس قاصد آیا تھا تم مجھے چار راتوں کی مہلت دو میں دوسرے پیامبر کا انتظار کرتا ہوں اور اس اثناء میں تم کو اور تمہارے سواری کے جانوروں کو سامان خوراک بہم پہنچاؤں گا اگر اس کے بعد تمہاری بات سچ ثابت ہوئی تو میں مکے کو تمہارے حوالے کر دوں گا اور اگر غلط ہوئی تو پھر میں تمہارے خلاف پوری جدوجہد کروں گا یہاں تک کہ تم مجھ پر غالب آجاؤ یا میں تم پر غالب آجاؤں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن بن معاویہ اور سری بن عبداللہ کی جنگ

مگر حسن نے یہ بات منظور نہیں کی اور کہا بغیر لڑے ہم یہاں سے نہیں ٹلیں گے اس کے ہمراہ ستر پیدل اور سات سوار تھے۔ جب حریف کے بالکل نزدیک پہنچ گئے تو حسن نے ان سے کہا کہ جب تک بگل نہ بجے تم میں سے کوئی آگے نہ بڑھے اور بگل بجتے ہی سب مل کر حملہ کرنا۔ چنانچہ جب ہم نے ان پر دھاوا کرنے کی تیاری کی اور حسن کو یہ اندیشہ ہوا کہ اب اسے اور اس کی فوج کو چاروں طرف سے گھیر لیا جائے گا اس نے بگلچی کو حکم دیا کہ وہ حملہ کے لئے اجازت دے چنانچہ جب حملہ کا بگل بجا تو اب سب نے ہم پر یک جان ہو کر حملہ کیا، سری کی فوج پسپا ہوئی اور ان کے سات آدمی مارے گئے۔

سری بن عبداللہ کی شکست

سری اپنے چند ساتھی شہ سواروں کو لے کر جو گھاٹی کے عقب میں متعین تھے اور جن میں کچھ آدمی قریش کے بھی تھے حسن کی فوج پر نمودار ہوا یہ وہ جماعت تھی جسے وہ خود اپنے ساتھ لے کر نکلا تھا اور ان سے اپنی امداد کا عہد لے لیا تھا، سری کی دوبارہ پسپا ہونے والی جماعت کو دیکھ کر ان قریشیوں نے کہا کہ اب ہم لڑ کر کیا کریں تمہاری فوج تو پسپا ہو گئی۔ سری نے کہا ابھی جلدی مت کرو پہاڑوں میں ہماری سوار اور پیدل فوج جو جمع ہے اسے آجانے دو اس سے کہا گیا کہ وہاں اب کوئی نہیں رہا یہ سن کر اس نے کہا تو اچھا اب اللہ کا نام لے کر پسپا ہو جاؤ چنانچہ اب تمام فوج پسپا ہو کر سرکاری محل میں در آئی اس نے ہتھیار ناکارہ پھینکے اور سپاہی ابو رزام کے گھر کی دیوار پر چڑھ کر اس کے گھر میں اتر آئے اور وہیں چھپے رہے، حسن بن معاویہ نے مسجد الحرام میں داخل ہو کر لوگوں کے سامنے تقریر کی اس میں ابو جعفر کی موت کی خبر بیان کی اور محمد کے لئے دعوت دی۔

ایک دوسرا راوی بیان کرتا ہے کہ جب حسن نے مکہ پر قبضہ کرنے اور سری کے بھاگنے کی خبر ابو جعفر کو ہوئی تو کہنے لگے ابن ابی العقل پر سخت افسوس ہے۔

سری بن عبداللہ کا حسن بن معاویہ سے حسن سلوک

ابن ابی مساور بن عبداللہ بن مساور مولی ابن نائلہ جو بنی عبداللہ بن محیص کے خاندان سے تھا راوی ہے میں سری بن عبداللہ کے ہمراہ مکے میں تھا محمد کے خروج سے پہلے حسن بن معاویہ سری کے پاس آیا وہ ان دنوں طائف میں تھا اور اس کی طرف سے ابن سراقہ جو عدی بن کعب کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا مکے پر اس کا قائم مقام تھا عتبہ بن خداش اللحمی نے حسن بن معاویہ پر اپنے قرضہ کی ادائیگی کا دعوی پیش کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حسن کو قید کر لیا سری نے ابن ابی خداش کو لکھا کہ تم نے ابن معاویہ کو گرفتار کرنے میں غلطی کی ہے اور اس کا نتیجہ خود تمہارے لئے اچھا نہ ہوگا کیونکہ تم کو وہ رقم اس کے بھائی سے وصول ہو چکی ہے نیز سری نے ابن سراقہ کو حکم بھیجا کہ وہ ابن معاویہ کو رہا کر دے اور حسن بن معاویہ کو لکھا کہ تم میرے آنے تک ٹھہرو میں خود آ کر اس معاملہ کا تصفیہ کروں گا اسی اثناء میں محمد ظاہر ہو گیا اور حسن بن معاویہ مکہ کا عامل مقرر ہو کر کے چلا لوگوں نے سری سے کہا کہ یہ ابن معاویہ ہے جو تمہارے مقابلہ پر آ رہا ہے۔ سری کہنے لگا کہ یہ ہرگز میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا کیونکہ جو احسان میں نے اس پر کیا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ اسی طرح اہل مدینہ بھی میرے خلاف کیوں خروج کرنے لگے۔ مدینہ میں کوئی گھر ایسا نہیں ہے کہ میں نے اس کے ساتھ احسان نہ کیا ہو مگر جب اس سے کہا گیا کہ آپ کس ہوا میں ہیں وہ تو مکے پہنچ گیا ہے تو اب سری طائف سے مکے آیا۔

ابن جریج کا حسن بن معاویہ کو مشورہ

ابن جریج حسن بن معاویہ سے آ کر ملا اور اس سے کہا کہ تم ہرگز مکہ نہیں پہنچ سکتے۔ تمام اہل مکہ سری کے ساتھ ہیں کیا وہ اس بات کو گوارا کریں گے کہ تم قریش پر غلبہ پا کر بیت اللہ پر قبضہ کر لو حسن نے کہا اے جلاہے کیا تو مجھے اہل مکہ سے ڈراتا ہے۔ بخدا میں آج رات مکے میں بسر کروں گا یا اس سے پہلے اپنی جان دیدوں گا۔

سری بن عبداللہ کی روپوشی

اب وہ اپنی جماعت کو لے کر لپکا سری اس کے مقابلہ کے لئے آیا۔ مقام فخ پر مقابلہ شروع ہوا حسن کی فوج کے ایک شخص نے مسکین بن ہلال سری کے میر منشی کے سر پر ایک ایسی ضرب لگائی جس سے وہ چکر کھا کر گر پڑا سری اور اس کی فوج پسپا ہو کر مکے آئی خاندان عبدالدار کے ایک شخص ابورزام نے اور پھر بنی شیبہ کے ایک شخص نے سری پر کپڑے اڑھا کر اپنے گھر میں چھپا لیا اور حسن مکے میں داخل ہو گیا اس نے چند روز مکہ میں قیام کیا تھا کہ محمد کا خط اس کے پاس آیا جس میں اسے فوراً مدینہ آنے کی ہدایت لکھی تھی۔

حسن بن معاویہ کا مکہ پر قبضہ

ایک دوسری روایت یہ ہے کہ جب حسن اور قاسم نے مکے پر قبضہ کر لیا تو انھوں نے تمام جنگی ضروریات کثیر مقدار میں مہیا کیں اور ایک بڑی جماعت تیار کر کے دونوں محمد کے پاس آنے کے ارادے سے روانہ ہوئے تاکہ عیسیٰ بن موسیٰ کے خلاف اس کی مدد کریں انھوں نے ایک انصاری کو مکے پر اپنا قائم مقام بنا دیا اور جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدید پہنچے تو انھیں محمد کے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی اس خبر کے مشہور ہوتے ہی تمام لوگ ان کا ساتھ چھوڑ کر اپنے اپنے راستے ہو لئے حسن نے بسقہ کی راہ اختیار کی جو ریگستان عرب میں ایک نہایت ہی گرم مقام ہے اور بسقۂ قدید کے نام سے مشہور ہے اور پھر وہ ابراہیم سے جا ملا اور ابراہیم کے قتل ہونے تک بصرے میں مقیم رہا۔ قاسم بن اسحٰق بھی ابراہیم کے ارادے سے چلا علاقہ فدک کے مقام بدیع پہنچ کر اسے ابراہیم کے قتل کی اطلاع مل گئی۔ یہ مدینہ پلٹ آیا اور جب تک عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر کی پوتی نے جو عیسیٰ بن موسیٰ کی بیوی تھی اس کے اور اس کے بھائیوں کے لئے امان نہ لے لی وہ روپوش رہا۔ بعد میں بنو معاویہ نے اس سے رشتہ مناکحت قائم کیا اور اب قاسم ظاہر ہو گیا۔

حسن بن معاویہ کی مدینہ میں طلبی

عمر بن راشد یمنی کا مولیٰ بیان کرتا ہے کہ جب حسن بن معاویہ نے سرّی پر فتح پائی تو یہ تھوڑے ہی دن مکے میں قیام کرنے پایا تھا کہ محمد کا خط اس کے نام آیا جس میں اسے ہدایت کی تھی کہ تم فوراً میرے پاس چلے آؤ اور لکھا تھا کہ چونکہ عیسیٰ مدینہ کے قریب پہنچ گیا ہے اس لئے تم ممکنہ عجلت کے ساتھ میرے پاس پہنچ جاؤ۔ یہ دوشنبہ کے دن شدید بارش میں مکے سے روانہ ہوا (ارباب سیر کا خیال ہے کہ اسی دن محمد قتل ہو چکا تھا) اج میں جو بنی خزاعہ کا تالاب ہے اور عسفان اور قدید کے درمیان واقع ہے عیسیٰ بن موسیٰ کے ڈاک کے ہرکاروں کے ذریعے اسے محمد کے قتل ہونے کی خبر ہو گئی اور یہ اور اس کے ساتھی بھاگ نکلے۔

ابراہیم کے خروج کی محمد بن عبداللہ کو اطلاع

ابو سیار کہتا ہے کہ میں محمد بن عبداللہ کا حاجب تھا رات کے وقت ایک شتر سوار میرے پاس آیا اس نے کہا میں بصرے سے آیا ہوں اور ابراہیم نے خروج کر کے بصرہ پر قبضہ کر لیا ہے، میں قصر مروان آ کر اس کمرے میں آیا جہاں محمد شب باش تھا میں نے دروازے پر دستک دی اس نے بہت بلند آواز سے پوچھا کون ہے میں نے کہا ابو سیار ہوں اس نے لاحول پڑھا اور کہا اے خداوندا میں رات میں آنے والوں کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ البتہ اس صورت میں کہ وہ کوئی خیر کی خبر لائے ہوں۔ اس نے پوچھا خیر ہے، میں نے کہا جی ہاں خیر ہے۔ اس نے پوچھا کیا بات ہے میں نے کہا ابراہیم نے بصرہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ محمد کی یہ عادت تھی کہ نماز صبح و مغرب کے بعد ان کا ایک نقیب تمام نمازیوں سے درخواست کرتا تھا کہ وہ اپنے بصرے کے بھائیوں اور حسن بن معاویہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کامیابی کے لئے دعا مانگیں۔

ابو عمرو شامی کی محمد بن عبداللہ کے متعلق رائے

عیسیٰ کہتا ہے ایک شامی ہمارے گھر آکر مقیم ہوا ابو عمرو اس کی کنیت تھی میرے باپ نے اس سے پوچھا کہ تم نے محمد کو کیسا پایا اس نے کہا کہ میں ان سے ملوں تو معلوم ہو پھر تم سے بیان کروں گا اس کے کچھ روز کے بعد میرے باپ پھر اس سے ملے اور محمد کو پوچھا اس نے کہا کہ ان میں تمام خوبیاں موجود ہیں مگر ان کا موٹا پا ان کی کمزوری ہے کیونکہ جنگجو آدمی اس قدر موٹا نہیں ہوتا اس کے بعد انھوں نے بھی اس کی بیعت کی اور اس کے ساتھ جنگ میں شریک رہے۔ عبداللہ بن محمد بن مسلم ابن البواب منصور کا مولیٰ بیان کرتا ہے کہ ابو جعفر نے اعمش کے نام ایک خط محمد کی طرف سے لکھ بھیجا جس میں اسے اپنی نصرت کی دعوت دی خط کو پڑھ کر اعمش نے کہا۔ اے بنی ہاشم ہم نے تم کو ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ تم لذائذ دنیا کو محبوب رکھتے ہو۔ قاصد نے ابو جعفر سے آکر واقعہ سنایا اسی جملہ کو سن کر ابو جعفر کہنے لگے کہ بے شک یہ اعمش کا کلام ہے۔

ابراہیم بن عبداللہ کی روانگی بصرہ

محمد بن عمر بیان کرتا ہے کہ جب محمد بن عبداللہ نے مدینہ پر قبضہ کر لیا اور ہمیں اس کی اطلاع ہوئی تو ہم نے بھی خروج کیا میں اس وقت بالکل عنفوان شباب میں تھا پندرہ سال کا سن تھا ہم اس کے پاس آئے اور بہت سے لوگ وہاں جمع تھے کسی کو اس کے پاس آنے کی روک ٹوک نہ تھی میں نے قریب پہنچ کر اسے غور سے دیکھا وہ گھوڑے پر سوار سفید مکین کی قمیص پہنے تھا سفید ہی عمامہ زیب سر تھا اس کا سینہ اندر گھسا ہوا تھا چہرے پر چیچک کے داغ تھے۔ اس نے پھر اپنے سرداروں کو مکے بھیجا اور انھوں نے اس کے لئے مکے پر قبضہ کر لیا اور سفید جھنڈا بلند کر لیا اس نے اپنے بھائی ابراہیم بن عبداللہ کو بصرہ بھیجا اس نے بصرہ پر قبضہ کر لیا اور اہل بصرہ نے بھی اس کی تائید میں سفید جھنڈا بلند کیا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی روانگی مدینہ

امیر المومنین ابو جعفر نے عیسیٰ بن موسیٰ کو محمد کے مقابلہ پر بھیجنے کا تصفیہ کر لیا اور کہنے لگے کہ مجھے اس کی پروا نہیں کہ ان میں سے کون اپنے حریف کو قتل کر دیتا ہے دونوں طرح میرا فائدہ ہے۔ چار ہزار باقاعدہ فوج اس کے ساتھ کی نیز محمد بن ابی العباس امیر المومنین کو اس کے ساتھ کر دیا۔

جب ابو جعفر نے عیسیٰ بن موسیٰ کو روانہ ہونے کا حکم دیا تو اس نے ابو جعفر سے کہا کہ آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے چچاؤں سے بھی اس امر میں مشورہ لے لیجئے۔ ابو جعفر نے کہا تم جانتے ہی ہو جھگڑا اس کے پیش نظر صرف میں ہوں یا تم ہو۔ اب یا تم اس کے مقابلہ پر جاؤ یا میں جاؤں۔ اس واقعہ کا راوی زید مسمع کا موالی کہتا ہے کہ عیسیٰ عراق سے چل کر ہم پر آگیا ہم اس وقت مدینہ میں تھے۔

جعفر بن حنظلہ کی محمد بن عبداللہ کے خروج پر پیشگوئی

عبدالملک بن شیبان راوی ہے ابو جعفر نے جعفر بن حنظلۃ البہرانی کو جو مبرد ص طویل القامت جنگی معاملات کا سب سے بڑھ کر عالم تھا اور مروان کے ہمراہ اس کی جنگوں میں شریک ہو چکا تھا بلایا اور پوچھا کہ محمد نے خروج کر دیا ہے تمہاری کیا رائے ہے اس نے پوچھا محمد نے کس جگہ خروج کیا ہے ابو جعفر نے کہا مدینہ میں جعفر نے کہا تو اب تم اللہ کا شکر ادا کرو وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اس نے ایسی جگہ خروج کیا ہے جہاں نہ دولت ہے نہ آدمی ہیں نہ ہتھیار اور سامان خوراک ہے تم اپنے کسی بھی موالی کو بھیج دو کہ وہ وادی القریٰ پر جا کر مورچہ زن ہو جائے اور شام سے آنے والی رسد کو روک دے اس طرح وہ بغیر لڑائی کے اپنے مکان ہی میں بھوک سے ہلاک ہو جائے گا، ابو جعفر نے اس مشورہ پر عمل کیا۔

کثیر بن حصین کا فید میں قیام

ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو جعفر نے کثیر بن حصین العبدی کو عیسیٰ کے آگے بھیج دیا تھا اس نے فید میں اپنی چھاؤنی ڈال دی اور اس کے گرد ایک خندق بنالی۔ جب عیسیٰ یہاں آیا تو پھر یہ بھی اس کے ساتھ مدینہ ہو لیا، عبداللہ بن راشد اس واقعہ کا راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے اس خندق کو دیکھا تھا یہ بہت مدت تک باقی تھی عرصہ کے بعد وہ پٹ گئی اور مٹ گئی۔

ابو جعفر کی عیسیٰ بن موسیٰ کو ہدایت

ابو جعفر نے عیسیٰ بن موسیٰ سے یہ بھی کہا کہ تم ابو العسکر مسمع بن محمد بن شیبانی بن مالک بن مسمع کو اپنے ساتھ لیتے جاؤ کیونکہ اس کے اثر کا یہ حال ہے کہ میں نے دیکھا کہ اس نے سعید بن عمرو بن جعدہ بن ہبیرہ کو مروان کے داعی اہل بصرہ سے بچا لیا حالانکہ وہ رسالہ لے کر اس پر چڑھ آئے تھے۔

ابو العسکر اور مسعودی کی عیسیٰ بن موسیٰ سے علیحدگی

سعید اس وقت ابو العسکر کے پاس تھا جو بڑی کا گودا مصری کے ساتھ ملا کر کھا رہا تھا عیسیٰ نے اسے اپنے ساتھ لے لیا جب یہ بطن نخل پہنچا تو ابو العسکر اور مسعودی بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود عیسیٰ کا ساتھ چھوڑ کر وہیں ٹھہر گئے، یہاں تک کہ محمد مارا گیا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر کو اس کی اطلاع ملی تو انھوں نے عیسیٰ سے کہا کہ تم نے وہیں اس کو قتل کر دیا ہوتا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کو محمد بن عبد اللہ کے متعلق ہدایت

عیسیٰ بن موسیٰ کو رخصت کرتے وقت ابو جعفر نے اپنے دونوں پہلوؤں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں تم کو اس کی طرف بھیج رہا ہوں جو میرے ان دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے اگر تم محمد کو زندہ پکڑ سکو تو اپنی تلوار نیام میں کرنا اور امان دیدینا۔ اگر وہ روپوش ہو جائے تو اہل مدینہ کو اس کی حاضری کا ضامن بنانا کیونکہ وہ اس کی آمد و رفت سے واقف ہیں۔ چنانچہ مدینہ آکر عیسیٰ نے ایسا ہی کیا۔

امیر مقدمۃ الجیش حمید بن قحطبہ

ابو جعفر نے عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو جب محمد بن عبد اللہ کے مقابلہ کے لئے مدینہ بھیجا تو اس کے ساتھ محمد بن ابی العباس امیر المومنین اور نیز بعض دوسرے خراسانی سرداروں کو بھی کر دیا اور ان سرداروں کی فوجیں بھی ساتھ کیں، عیسیٰ بن موسیٰ کے مقدمۃ الجیش پر حمید بن قحطبہ سردار تھا اس فوج کے ساتھ گھوڑے، مچھر اسلحہ اور سامان خوراک اور رسد اتنی کافی مقدار میں تھا کہ انھیں اثنائے راہ میں کسی جگہ منزل کرنے کی ضرورت نہ پڑی نیز اس کے ہمراہ ابو جعفر نے ابن ابی الکرام الجعفری کو بھیج دیا یہ ابو جعفر کے مصاحبین میں تھا یہ بنی العباس کی طرف مائل تھا ابو جعفر کو اس پر پورا بھروسہ تھا اسی وجہ سے انھوں نے اسے بھی عیسیٰ کے ساتھ کر دیا تھا۔

ابو زیاد کی دولت کی ضبطی

ابو جعفر نے عیسیٰ بن موسیٰ کو لکھا کہ آل ابی طالب میں سے جو شخص تم سے ملنے آئے تم اس کا نام مجھے لکھ بھیجو اور جو نہ آئے اس کی املاک ضبط کر لو چنانچہ ابو زیاد کا روپیہ ضبط کر لیا گیا اس اثنا میں جعفر بن محمد اس سے ملنے نہیں آیا اور جب ابو جعفر مدینہ آئے تو اس نے ان سے گفتگو کی اور اپنا روپیہ طلب کیا ابو جعفر کہنے لگے تمھارے مہدی نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔

عیسیٰ بن موسیٰ کے اہل مدینہ کے نام خطوط

فید پہنچ کر عیسیٰ نے حریر کے پارچوں پر کئی خط اہل مدینہ کے نام لکھے ان میں عبد العزیز بن المطلب المخزومی اور عبید اللہ بن محمد بن صفوان الجمحی بھی تھے جب عیسیٰ کے خط مدینہ آئے تو بہت سے عمائد محمد کا ساتھ چھوڑ کر چلتے بنے انھیں میں عبد العزیز بن المطلب بھی تھا اسے گرفتار کر کے پھر محمد کے پاس لایا گیا یہ چندے قیام کر کے پھر چلا گیا دوبارہ پکڑ بلوایا گیا چونکہ اس کے بھائی علی بن المطلب کا محمد پر بہت اثر تھا اس نے محمد سے اس کی سفارش کی اور اب محمد نے اس کا پیچھا چھوڑ دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ کہتا ہے کہ عیسیٰ بن موسیٰ نے زرد حریر کے پارچہ پر خط لکھ کر میرے باپ کے پاس بھیجا ایک اعرابی خط کو اپنے جوتے کے تلے میں چھپا کر ہمارے گھر لایا۔ میں نے اسے اپنے مکان میں بیٹھا ہوا دیکھا تھا میں اس وقت کم سن تھا وہ خط اس نے میرے باپ کو دیا اس میں لکھا تھا محمد نے ایسی شے کو لینا چاہا جو اللہ نے اسے نہیں دی اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔

قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئی قدیر

ترجمہ:۔ کہو اے بارالہ تو ملک کا مالک ہے جس کو تو چاہتا ہے حکومت عطا کرتا ہے جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ تیرے ہی ید قدرت میں بھلائی ہے کیونکہ تو ہر شے پر قادر ہے۔

تم بغیر انتظار کے فوراً اس مخمصے سے نکل جاؤ اور اپنی قوم والوں کو بھی مدینہ سے خسروج کی دعوت دو اور ان کو لے کر چلے آؤ۔

عمر بن محمد اور ابو عقیل کی مدینہ سے روانگی

چنانچہ وہ مع عمر بن محمد بن عمر اور ابو عقیل محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل کے مدینہ سے نکل گئے۔ انھوں نے افطس حسن بن علی بن حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب کو بھی اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا مگر اس نے نہ مانا اور وہ محمد کے ہمراہ مدینہ میں جما رہا، محمد سے جب ان کے خروج کا ذکر کیا گیا اس نے تمام اونٹوں پر قبضہ کر لیا عمر بن محمد نے اس سے آکر کہا کہ تم تو عدلی کی دعوت دیتے ہو اور ظلم و غضب کے مٹانے کے لئے اٹھے ہو میرے اونٹوں نے کیا قصور کیا ہے۔ جوان کو پکڑا جا رہا ہے میں نے تو ان کو اس غرض سے تیار کیا ہے کہ ان پر سوار ہو کر حج کروں یا عمرہ ادا کروں، محمد نے وہ اونٹ اسے واپس دیدیئے اور یہ اسی شب مدینہ سے نکل کر چار یا پانچ منزل پر عیسیٰ سے جا ملے۔

ابو جعفر منصور کے عمائد مدینہ کے نام خطوط

خود ابو جعفر نے متعدد خطوط قریش اور دوسرے عمائد کے نام لکھ کر عیسیٰ کو دیدیئے تھے اور ہدایت کر دی تھی کہ مدینہ کے قریب پہنچ کر یہ خطوط ان لوگوں کو پہنچا دینا۔ چنانچہ عیسیٰ نے اس ہدایت پر عمل کیا محمد کے پہرہ داروں نے قاصد اور خط گرفتار کئے ان میں ایک خط ابراہیم بن طلحہ بن عمر بن عبیداللہ بن معمر اور قریش کے دوسرے عمائد کے نام تھا محمد نے ابن عمر اور ابو بکر بن ابی سبرہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ان سب لوگوں کو جن کے نام خط آئے تھے گرفتار کر کے ابن ہشام کے مکان واقع مصلیٰ میں قید کر دیا۔

ایوب بن عمر کی روایت

اس بیان کا ناقل ایوب بن عمر اپنے باپ کی روایت نقل کرتا ہے کہ محمد نے مجھے اور میرے بھائی کو گرفتار کرا کے اپنے پاس بلایا اور ہمیں تین تین سو کوڑے مارے گئے جب وہ مجھے مار رہا تھا اور وہ کہتا جاتا تھا کہ تو نے مجھے قتل کرنا چاہا تھا میں نے کہا، میں نے اس وقت تم کو چھوڑ دیا تھا جب کہ تم پہاڑوں اور ان ہی غاروں میں چھپتے پھرتے تھے جب مدینہ پر تمہارا قبضہ ہو گیا اور تمہاری حکومت پائدار ہو گئی تو میں تمہاری حمایت میں کھڑا ہوا اب میں کس کے بھروسہ پر کھڑا ہوں اپنی طاقت کے بھروسہ پر اپنی دولت کے بھروسہ پر یا اپنے خاندان کے بل پر۔

اس کے بعد اس نے ہم کو قید کر دینے کا حکم دیا اور ہمیں بھاری بھاری بیڑیاں اور ہتھکڑیاں پہنائی گئیں جن کا وزن اسی رطل تھا۔ محمد بن عجلان نے محمد سے جا کر کہا کہ میں نے ان دونوں شخصوں کو نہایت شدید مار ماری ہے اور ان کو اتنی بھاری بیڑیاں پنھا دی ہیں کہ وہ نماز نہیں پڑھ سکتے، عیسیٰ کے مدینہ میں داخل ہونے تک یہ دونوں قید رہے۔

محمد بن عبداللہ کی مجلس مشاورت

عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن ابی الحکم بیان کرتا ہے کہ جب عیسیٰ مدینہ کے قریب آ گیا ان دنوں ایک رات میں محمد کے پاس بیٹھا ہوا تھا محمد نے اپنے دوستوں سے کہا کہ مجھے مشورہ دو کہ آیا اس وقت خروج کروں یا یہیں ٹھہرا رہوں اس معاملہ پر اختلاف رائے ہونے لگا محمد نے میری طرف متوجہ ہو کر مجھ سے کہا اے ابو جعفر تم اپنی رائے بیان کرو میں نے کہا کیا آپ اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ آپ اس شہر میں ہیں جہاں گھوڑے، سامان خوراک اور ہتھیار بہت ہی کم ہیں اور جہاں کے باشندے سب سے زیادہ کمزور واقع ہوئے ہیں محمد نے کہا بے شک میں اس حالت سے واقف ہوں میں نے کہا اور آپ اس بات سے واقف ہوں گے کہ آپ اس ملک کے مقابل ہیں جہاں کے باشندے بڑے کڑوے اور جہاں اسلحہ اور روپیہ کی افراط ہے، اس نے کہا ہاں میں اسے جانتا ہوں۔ میں نے کہا ان حالات میں مناسب یہ ہے کہ آپ اپنی جماعت کو لے کر مصر چلے جائیں وہاں کوئی آپ کے معاملہ میں مخالفت نہ کرے گا اور وہاں سے پھر آپ اپنے حریف کا اسی ساز و سامان، اسلحہ اور آدمیوں کے ساتھ مقابلہ کر سکیں گے جو وہ آپ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابل میدان کارزار میں لائے گا۔ اس پر حنین بن عبداللہ نے بلند آواز سے کہا میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، آپ مدینہ سے ہرگز باہر نہ جائیں پھر اس نے محمد سے رسول اللہ صلعم کی یہ حدیث بیان کی میں نے اپنے تئیں ایک مضبوط زرہ پہنے ہوئے دیکھا اور اس کی تعبیر میں نے یہ لی ہے کہ وہ مضبوط زرہ مدینہ ہے۔

محمد بن عبداللہ سے قیسی قبائل کی برہمی

محمد کے ظاہر ہونے کے بعد اہل مدینہ اور اس کے مضافات کے باشندے اس کے ساتھ ہو گئے۔ قبائل عرب میں سے جہنیہ۔ مزینہ۔ سلیم بنو بکر، اسلم اور غفار بھی اس کے ساتھ تھے مگر محمد نے جہنیہ کو سب سے مقدم رکھا تھا اس وجہ سے قیسی قبائل برہم ہو گئے۔

جابر بن انس کی خندق بنانے کی مخالفت

عبداللہ بن معروف جو اس ہنگامہ میں شریک تھا بیان کرتا ہے کہ تمام بنو سلیم اپنے سرداروں کے ساتھ محمد کے پاس آئے ان کے وکیل خطیب جابر بن انس الریاحی نے محمد سے کہا آپ کے ننہالی رشتہ دار اور آپ کے ہمسایہ ہیں ہمارے پاس ہتھیار اور سواری کے جانور کثرت سے ہیں۔ بدو اسلام میں تمام حجاز میں سب سے زیادہ رسالہ بنو سلیم ہی کا تھا اب بھی ہمارے پاس اس قدر سوار ہیں کہ اگر وہ کسی ایک عرب کے پاس ہوں تو تمام بدوی قبائل اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں آپ ہرگز خندق نہ بنائیں۔ رسول اللہ صلعم نے صرف اس وقت خندق بنانی جب اللہ نے اس کا انھیں حکم دیا اگر آپ خندق بنالیں گے تو یہ لوگ پوری طرح اپنی جنگی قابلیت کو بروئے کار نہ لاسکیں گے کیونکہ نہ پیدل سپاہ خندق میں بیٹھ کر اچھی طرح لڑ سکتی ہے اور نہ رسالہ خندقوں کی درمیانی گلی کوچوں میں نقل و حرکت کر سکتا ہے۔ علاوہ بریں جس فوج کے مقابلے پر خندق ہوگی اس میں وہ لوگ ہیں جو خندقوں کی آڑ میں اچھی طرح لڑتے ہیں اور جن کے لئے خندق بنائی جائے گی ان کی آزاد نقل و حرکت میں خود وہی خندق رکاوٹیں ڈال دے گی۔

بنی شجاع کا جابر بن انس کی تجویز سے اختلاف

اس پر بنی شجاع کے ایک شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے تو خندق بنائی تھی تم یہ چاہتے ہو کہ رسول اللہ کی رائے کو چھوڑ کر تمھارا مشورہ اختیار کیا جائے اس نے جواب دیا اے شجاع کے بیٹے تم اور تمھاری جمعیت پر حریف کا مقابلہ سخت دو بھر ہے اس کے مقابلہ میں میری جمعیت اور خود میں ان سے لڑنے کو اس وقت سب سے زیادہ دل سے چاہتا ہوں اس لئے تمھاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے اس معاملہ میں کچھ موثر نہیں محمد نے کہا خندق کے معاملہ میں ہم نے رسول اللہ صلعم کی رائے پر عمل کیا ہے اور اس سے کوئی شخص مجھے ہٹا نہیں سکتا میں خندق کو ترک نہیں کرتا۔

مدینہ کے گرد خندق کی کھدائی

جب محمد کو معلوم ہوا کہ عیسیٰ مدینہ کے قریب آگیا ہے اس نے رسول اللہ صلعم کی اس خندق کو جو حضور نے جنگ احزاب میں بنائی تھی پھر کھود لیا۔ کھودنے کے وقت خود محمد سفید قبا پہنے اور کمر پٹی لگائے اپنے تمام ساتھیوں کے جلوس کے ساتھ اس خندق پر آیا اس مقام پر پہنچ کر وہ گھوڑے سے اتر پڑا اور سب سے پہلے خود اسی نے کھودنا شروع کیا اور رسول اللہ صلعم کی بنائی ہوئی خندق کی ایک اینٹ اس سے برآمد کی اور نعرۂ تکبیر بلند کیا اس کے ساتھ سب جماعت نے تکبیر کہی لوگوں نے اس سے کہا کہ آپ کو فتح کی بشارت مبارک ہو یہی آپ کے دادا رسول اللہ صلعم کی خندق ہے۔

محمد بن عبداللہ کا اپنی جماعت سے خطاب

جب عیسیٰ مقام اعوص آگیا تو مدینہ میں محمد نے منبر پر ایک تقریر کی اور اس میں حمد و ثنا کے بعد کہا خدا کا اور تمہارا دشمن عیسیٰ بن موسیٰ اعوص آگیا ہے۔ حالانکہ دین کے قیام کا سب سے زیادہ حق مہاجرین اولین اور انصار کی اولاد کا ہے۔

عثمان بن محمد خالد الزبیری جسے ابو جعفر نے قتل کرادیا تھا بیان کرتا ہے کہ محمد کے ساتھ پہلے تو ایسی زبردست جمعیت آمادۂ پیکار ہوگئی تھی کہ اس کی نظیر اس سے پہلے میری آنکھ سے نہیں گزری میرا خیال ہے کہ اس وقت ہماری تعداد ایک لاکھ ہوگی عیسیٰ کے قریب آجانے کے بعد محمد نے ہمارے سامنے ایک تقریر کی اور اس میں کہا کہ عیسیٰ بڑی زبردست فوج اور تمام ساز و سامان و اسلحہ کے ساتھ قریب آگیا ہے میں اپنی بیعت کی ذمہ داری سے تم کو آزاد کرتا ہوں اب جس کا جی چاہے وہ میرے ساتھ رہے اور جس کا جی چاہے میرا ساتھ چھوڑ کر چلا جائے اس اذن کا یہ نتیجہ ہوا کہ سب لوگ کھسک گئے اور ایک چھوٹی سی حقیر جماعت اس کے ساتھ رہ گئی۔

اہل مدینہ کی محمد بن عبداللہ سے علیحدگی

محمد کے ظاہر ہونے کے بعد ایک بہت بڑی جماعت اس کے ساتھ ہوگئی یہ ان سب کو لے کر ایک میدان میں آیا اور یہاں اس نے اس کا ساتھ دینے کے لئے ان سے سخت عہد و پیمان لئے مگر جب سنا کہ عیسیٰ اور حمید بن قحطبہ مقابلہ پر بڑھے ہیں اس نے منبر پر تقریر کی اور کہا کہ میں نے آپ سب کو لڑنے کے لئے اکٹھا کیا تھا اور صبر و ثبات کے لئے راسخ عہد و پیمان لئے تھے اب یہ دشمن زبردست فوج کے ساتھ آپ کے قریب پہنچ گیا ہے۔ مدد صرف اللہ کی طرف سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہر شئے کی باگ ہے اب مجھے یہ مناسب معلوم ہوا کہ آپ لوگوں کو اجازت دیدوں اور ان عہود و عدوں سے بری الذمہ کردوں اب جو چاہے وہ میرا ساتھ دے اور ٹھہرے اور جو چاہے چلا جائے، اس اجازت کے بعد ہزار ہا آدمی مدینہ سے نکل گئے جب یہ عریض پہنچے جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے تو یہاں انھیں رحبہ کے سامنے عیسیٰ بن موسیٰ کا مقدمۃ الجیش ملا ان کی پیدل سپاہ ایک ٹڈی دل معلوم ہوتا تھا ہم بغیر تعرض ان کے پہلو سے گزر گئے اور وہ ہمارے پہلو سے مدینہ کے رُخ چلے گئے۔

مدینہ کے بہت سے لوگ اپنے اہل و عیال کو لے کر پہاڑوں کے غاروں اور درّوں میں جا چھپے تھے محمد نے ابو القلمس کو حکم دیا کہ وہ ان سب کو مدینہ لوٹا لائے، جس پر اس کی دسترس ہو سکی ان کو وہ واپس لے آیا مگر اکثر پر اس کا قابو نہ چل سکا اور اس نے بھی ان کا پیچھا چھوڑ دیا۔

محمد بن عبداللہ اور نخاخری

نخاخری کہتا ہے کہ محمد نے مجھ سے کہا کہ میں تجھ کو ہتھیار دیتا ہوں اور تو میرے ساتھ ہو کر لڑنا، میں نے کہا بہت اچھا اگر آپ مجھے نیزہ دیں گے تو میں اعوص ہی میں ان پر نیزہ چلاؤں گا اور اگر تلوار باندھیں گے تو جب وہ ہسفا میں ہوں گے تب ان پر ضرب لگاؤں گا، تھوڑی دیر کے بعد محمد نے مجھ سے کہلا بھیجا کہ اب کیا انتظار ہے، میں نے جواب دیا خدا آپ کو سلامت رکھے آپ کے نزدیک تو یہ بات بالکل معمولی ہے کہ میں اس ہنگامہ میں مارا جاؤں اور مزے دوسرے لوٹیں اور اس وقت کہا جائے کہ چونکہ اس نے جنگ کی ابتدا کی تھی اس لئے اس کا خمیازہ بھی اسی کو بھگتنا پڑا۔ محمد نے کہا تم کو کیا ہوا ہے کیوں متردد ہو اہل شام عراق اور خراسان نے میری حمایت میں علم سفید بلند کر دیا ہے میں نے کہا جناب والا میں تو اس دنیا کو سفید مسکہ سمجھتا ہوں اور خود اپنے آپ کو دوات کی صوف میں پیچیدہ پاتا ہوں جب کہ عیسیٰ اعوص پہنچ چکا ہے مجھے ان باتوں سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

ابن الاصم کا عیسیٰ بن موسیٰ کو مشورہ

ابو جعفر نے عیسیٰ کے ہمراہ ابن الاصم کو بھیجا تھا اسی کے مشورہ سے فوج اپنی قیام گاہ اختیار کرتی تھی پہلے یہ آکر مسجد رسول اللہ سے ایک میل کے فاصلہ پر فروکش ہوئے تھے مگر ابن الاصم نے کہا کہ یہاں پیدل سپاہ کے ساتھ رسالہ کوئی موثر کارروائی نہ کر سکے گا اور مجھے خوف ہے کہ وہ تمہاری صفوں میں شگاف پیدا کر کے تمہارے فرودگاہ میں گھس آئیں گے اس خطرے کا احساس کر کے وہ اس تمام فوج کو یہاں سے اٹھا کر جرف لے گیا، جو مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ہے اور یہاں ان کو سلیمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبدالملک کے سقایہ کے پاس فروکش کیا اور کہنے لگا کہ پیدل سپاہ ایک ہلے میں دو تین میل سے زیادہ آگے نہ بڑھنے پائے گی کہ رسالہ اسے آلے گا۔

محمد بن ابی الکرام کا شجرہ میں قیام کا مشورہ

محمد بن ابی الکرام کہتا ہے کہ جب عیسیٰ طرف القدوم پر فروکش ہوا اس نے آدھی رات کو مجھے بلا بھیجا میں نے اس وقت اسے بیٹھا ہوا پایا پاس شمع روشن تھی اور روپیہ کا ڈھیر تھا مجھ سے کہا کہ مخبروں نے مجھے آکر کہا ہے کہ محمد کی حالت سقیم ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ یہ راہ گریز اختیار کرے گا اور اب سوائے مکے کی سمت کے اور کوئی رخ اس کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے تم اپنے ساتھ پانچ سو پیدل سپاہی لو اور شاہ راہ عام کو چھوڑ کر مکے کی سمت جاؤ شجرہ پہنچ کر ٹھیرے رہو، پھر اس نے شمع کے سامنے ان کو عطا دی۔ میں ان کو لے کر روانہ ہوا بطحا ابن ازہر کے مقام بصرہ سے جو مدینہ سے چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے گزرا، ہمیں دیکھ کر اس مقام کے باشندے سہم گئے میں نے ان کو اطمینان دلایا کہ تم ہرگز خوف مت کرو تم کو ہم سے کوئی گزند نہ پہنچے گا میں محمد بن عبداللہ ہوں کچھ ستو ہوں تو لاؤ وہ لوگ ہمارے لئے ستو لائے ہم نے اسے پی لیا اور محمد کے قتل ہونے تک ہم وہیں قیام پذیر رہے۔

www.KitaboSunnat.com

قاسم بن حسن کی سفارت

مدینہ کے قریب پہنچ کر عیسیٰ نے قاسم بن حسن بن زید کو محمد کے پاس بھیجا تاکہ وہ اسے سمجھا بجھا کر اس مقابلہ سے باز رکھے اور محمد کو اطلاع دے کہ امیر المومنین ابو جعفر نے اسے اور اس کے اہل بیت کو امان دیدی ہے محمد نے قاسم سے کہا کہ اگر سفرا کو قتل نہ کیا جاتا ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا۔ میں بچپن سے تجھے دیکھتا ہوں کہ جب دو فریق ایک صاحب خیر اور دوسرا شر پر ہوتا ہے تو ہمیشہ خیر کے مقابلہ میں شر کا ساتھ دیتا رہا ہے۔

محمد بن عبداللہ کی عیسیٰ کو بیعت کی دعوت

نیز محمد نے عیسیٰ سے کہلا بھیجا کہ تم کو رسول اللہ سے قرابت قریبہ حاصل ہے میں تم کو کتاب اللہ کی اطاعت اور سنت رسول اللہ پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتا ہوں اور اللہ کے انتقام سے اور اس کے عذاب سے ڈراتا ہوں تم خود میرے مقابلہ سے باز رہو میں خود اس فرض سے جو اللہ نے عائد کیا ہے دست بردار نہیں ہو سکتا تم اس شخص کے ہاتھوں جو اللہ کی طرف دعوت دے رہا ہے قتل ہونے سے ڈرو اور بچو ورنہ تم بہت برے مقتول ہو گے اور اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو اس کی ذمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داری بھی تم پر بہت بڑی عائد ہوگی اور اس کا گناہ بھی بہت ہوگا۔ محمد نے یہ خط ابراہیم بن جعفر کے ہاتھ عیسیٰ کے پاس بھیجا ابراہیم نے اسے پہنچا دیا عیسیٰ نے اس سے کہا کہ تم اپنے صاحب سے جا کر کہدو کہ اب ہمارے درمیان سوائے جنگ کے اور کوئی صورت باعث تصفیہ نہیں رہی۔

ابن ابی الکرام کی سفارت

ابراہیم بن محمد ابی الکرام بن عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن جعفر اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ جب عیسیٰ مدینہ کے قریب آگیا اس نے مجھے محمد کے لئے امان کا عہدو دے کر اس کے پاس بھیجا محمد نے کہا یہ بتاؤ کہ تم لوگ مجھ سے کیوں لڑتے ہو اور کیوں میرے خون کو حلال کرتے ہو میں تو خود لڑائی سے بھاگتا ہوں میں نے کہا کہ ہماری جماعت اب تم کو امان دیتی ہے اگر تم اسے قبول نہ کروگے اور بغیر ان سے لڑے باز نہ رہوگے تو پھر ان کو بھی مجبوراً تم سے اسی بنا پر لڑنا پڑے گا جس بنا پر تمھارے اشرف ترین دادا علی۔ طلحہ اور زبیر سے لڑے تھے کیونکہ انھوں نے ان کی بیعت سے انحراف کر کے ان کی حکومت لینا چاہی اور خود ان کی جان کے خلاف جدوجہد کی تھی۔ جب میں نے ابو جعفر سے اس گفتگو کو نقل کیا تو انھوں نے کہا کہ اگر اس کے علاوہ تم اور کوئی بات اس سے کہتے تو مجھے خوشی نہ ہوتی تم نے خوب کیا جو یہ کہدیا اب میں تم کو اس صلہ میں یہ انعام دیتا ہوں۔

ابراہیم بن جعفر بن مصعب

ماہان بن بخت قطبہ کا مولیٰ بیان کرتا ہے کہ جب ہم مدینہ آئے تو ابراہیم بن جعفر بن مصعب بطور طلیعہ ہمارے ہاں آیا اس نے ہمارے پورے پڑاؤ کا چکر لگایا اور پھر واپس چلا گیا اس کی اس جرأت سے ہم لوگ سخت مرعوب ہوئے یہاں تک کہ خود عیسیٰ اور حمید بھی اس کی اس دلیری پر تعجب کر کے کہنے لگے کہ صرف ایک شخص جو تنہا اپنی فوج کے لئے طلیعہ کی خدمت انجام دینے چلا آیا۔ جب یہ ہماری حد نظر کے فاصلہ پر پہنچ گیا تو ہم نے دیکھا کہ وہ ٹھہر گیا ہے حمید نے کہا ذرا دیکھو تو سہی کہ اس شخص پر کیا گزری مجھے اس کا گھوڑا وہیں کھڑا ہوا نظر آرہا ہے اور وہ جنبش ہی نہیں کرتا۔ خود حمید نے اپنے دو شخص دریافت واقعہ کے لئے روانہ کئے انھوں نے جا کر دیکھا کہ گھوڑے کے ٹھوکر کھانے کی وجہ سے سوار اوندھے منہ گر پڑا ہے اور ایک تنور سے اس کی گردن ٹوٹ گئی ہے۔ ان دونوں شخصوں نے اس کے لباس اور اسلحہ پر قبضہ کر لیا اور اس تنور کو بھی ہمارے پاس لے آئے، معلوم ہوا کہ یہ تنور مصعب بن الزبیر کا تھا اس میں طلائی کام تھا کہ اس جیسا پہلے دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کا جرف میں قیام

۱۲ رمضان ۱۴۵ھ سنیچر کے دن عیسیٰ مقام جرف میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصر سلیمان میں آکر فروکش ہوا، یہ سنیچر، اتوار اور پیر کی صبح کو وہیں مقیم رہا البتہ پیر کے دن اس نے کوہ سلع پر چڑھ کر مدینہ کو اور وہاں آنے جانے والوں پر نظر کی پھر اس کے تمام ناکے اپنے رسالہ اور پیدل سپاہ سے بند کر دیئے۔ البتہ مسجد ابی الجراح کی سمت جو بطحان پر واقع ہے بھاگنے والوں کے لئے خاص چھوڑ دی محمد اہل مدینہ کے ساتھ مقابلہ کے لئے برآمد ہوا۔

محمد بن زید راوی ہے کہ ہم عیسیٰ کے ہمراہ مدینہ آئے اس نے تین دن جمعہ، سنیچر اور اتوار محمد کو جنگ سے باز رہنے کی دعوت دی۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی اہل مدینہ کو امان کی پیشکش

زید مسمع کا مولیٰ راوی ہے کہ عیسیٰ نے جب پڑاؤ ڈال دیا وہ ایک گھوڑے پر سوار ہو کر جس کے گرد تقریباً پانچ سو سپاہی تھے اور اس کے آگے آگے ایک علم ساتھ چل رہا تھا مدینہ کی سمت بڑھا۔ گھاٹی پر پہنچ کر وہ ٹھہر گیا اور اس نے اہل مدینہ کو خطاب کیا کہ اللہ نے ہمارا خون ایک دوسرے کے لئے حرام کر دیا ہے میں تم کو امان دیتا ہوں اسے قبول کر لو جو ہمارے علم کے نیچے آجائے گا وہ مامون ہے جو اپنے گھر بیٹھ رہے گا مامون ہے جو مسجد نبوی میں جا رہے گا، مامون ہے جو اپنے ہتھیار رکھ دے گا، مامون ہے جو مدینہ سے نکل جائے مامون ہے تم ہمارے اور ہمارے مدمقابل کے درمیان حائل مت ہو ہمیں اس سے نبٹ لینے دو اب چاہے ہمیں کامیابی ہو یا اسے اس کے جواب میں لوگوں نے اسے گالیاں دیں اور کہنے لگے اے بکری کے بچے اے فلاں کے جنے وغیرہ وغیرہ۔ عیسیٰ اس دن واپس چلا گیا۔ دوسرے دن اسی جگہ آکر اس نے پھر امان کی دعوت دی آج بھی لوگوں نے اسے گالیاں دیں تیسرے دن وہ رسالہ اور پیدل سپاہ کی اس قدر کثیر جماعت کے ساتھ مدینہ پر بڑھا کہ میں نے کبھی ایسی فوج نہیں دیکھی تھی ان کے پاس ہتھیار ساز و سامان کثرت سے اور بہت ہی عمدہ تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ ہم پر چھا گیا اس نے پھر امان کی دعوت دی اور اپنی فرودگاہ کو واپس ہو گیا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی محمد بن عبداللہ کو امان کی پیشکش

عثمان بن محمد بن خالد راوی ہے کہ ہمارا مقابلہ ہوا تو خود عیسیٰ نے بلند آواز سے کہا کہ اے محمد امیر المومنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک میں تم کو امان کی دعوت نہ دیدوں تمہارے خلاف تلوار نہ اٹھاؤں لہذا تم کو تمہارے خاندان کو تمہاری اولاد کو اور تمہارے تمام ساتھیوں کو میں امان پیش کرتا ہوں تم کو اس قدر رقم دی جائے گی، تمہارا قرضہ ہم ادا کر دیں گے اور دوسرے اور مراعات تمہارے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جائیں گی، محمد نے کہا اس گفتگو کو ختم کرو اگر تم کو معلوم ہوتا کہ نہ کسی اندیشہ کی وجہ سے میں تمہارے مقابلہ سے منہ موڑوں گا اور نہ کسی طمع میں تمہارے پاس آؤں گا تو تم کبھی مجھ سے ایسی خواہش نہ کرتے، اب عام لڑائی شروع ہوگئی محمد گھوڑے سے اتر پڑا اور میرا خیال ہے کہ اس دن اس نے ستر آدمی اپنے ہاتھ سے قتل کئے۔

آل ابی طالب کی سفارت

محمد بن زید راوی ہے کہ دوشنبہ کے دن عیسیٰ کوہ ذیاب پر کھڑا ہوگیا اس نے عبداللہ بن معاویہ کے ایک مولیٰ کو جو اس کے ہمراہ زرہ پوش دستہ کا سردار تھا بلایا اور کہا کہ اپنے دس زرہ پوش سپاہی لے کر آؤ وہ ان کو لے آیا پھر عیسیٰ نے ہم کو یعنی آل ابی طالب کو یہ حکم دیا کہ ہم میں سے دس آدمی اٹھ کھڑے ہوں چنانچہ ہمارے دس آدمی اس کے ساتھ جاکر کھڑے ہوئے ہمارے ساتھ محمد بن عمر بن علی کے دونوں بیٹے عبداللہ اور عمر تھے، محمد بن عبداللہ بن عقیل، قاسم بن الحسن بن زید بن الحسنؓ بن علیؓ اور عبداللہ بن اسمٰعیل بن عبداللہ بن جعفر تھے۔ عیسیٰ نے اس جماعت کو حکم دیا کہ وہ دشمن کے پاس جاکر اسے لڑائی سے باز رہنے کی دعوت دے اور امان دے۔ چنانچہ ہم اس مقصد کے لئے روانہ ہوئے اور سوق الحطابین آئے یہاں ہم نے ان کو دعوت دی انھوں نے ہم کو گالیاں دیں اور ہم پر تیر چلائے کہنے لگے کہ یہ رسول اللہ کے فرزند ہمارے ساتھ ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہیں۔ ہم تمہاری دعوت کی پروا نہیں کرتے۔

آل ابی طالب کی مراجعت

قاسم بن الحسن بن زید نے ان سے کہا کہ میں خود رسول اللہ کا فرزند ہوں اور جو لوگ تمہارے سامنے موجود ہیں ان میں بیشتر رسول اللہ صلعم کے پوتے ہیں ہم تم کو کتاب اللہ سنت رسول اللہ کی دعوت دیتے ہیں نیز وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارا جان و مال محفوظ رہے گا۔ اس پر انھوں نے پھر ہمیں گالیاں دیں اور تیر چلائے قاسم نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ یہ تیر اٹھاؤ اس نے اٹھا کر قاسم کو دیا قاسم اسے اپنے ہاتھ میں اٹھائے ہوئے عیسیٰ کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ اب کیا انتظار ہے یہ دیکھو انھوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے اب عیسیٰ نے حمید بن قحطبہ کو سو آدمیوں کے ہمراہ ان کے مقابلہ پر بھیجا۔

مدینہ منورہ کی ناکہ بندی

دوسرا بیان: قاسم بن حسن جس کے ہمراہ آل ابی طالب میں سے ایک اور شخص تھا وداع کی چوٹی پر کھڑا ہوا اور اس نے محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے عبد امان پیش کیا محمد نے ان کو گالیاں دیں یہ دونوں پلٹ گئے مدینہ پہنچ کر عیسیٰ نے اپنے سپہ سالاروں کو مختلف مقامات پر متعین کر دیا تھا۔ ہزارمرد کو ابن ابی الصعبہ کے حمام کے پاس متعین کیا تھا کثیر بن حصین کو ابن افلح کے اس مکان کے پاس مقرر کیا تھا جو بقیع الغرقد میں واقع تھا محمد بن ابی العباس کو بنی سلمہ کے دروازے پر متعین کیا اسی طرح اس نے اپنے تمام سرداروں کو مدینہ کے تمام ناکوں پر متعین کر دیا تھا خود عیسیٰ اپنی فوج کے ساتھ گھاٹی کی چوٹی پر آکر ٹھہر گیا۔

اہل مدینہ کی عیسیٰ بن موسیٰ پر تیراندازی

اہل مدینہ نے یہاں اس پر تیر چلائے اور گوپھنوں سے پتھر پھینکے۔ مسجد کے پردوں سے محمد نے اپنی فوج کے لئے زرہیں بنوائی تھیں، مسجد نبوی کے شامیانوں کو کاٹ کر محمد نے اپنی فوج کے لبادے بنوا دیئے، جہینہ کے دو شخص لڑائی میں شریک ہونے اس کے پاس آئے ان میں سے ایک کو اس نے ایک لبادہ دے دیا اور دوسرے کو نہیں دیا جسے لبادہ ملا تھا وہ جنگ میں شریک ہوا اور دوسرا علیحدہ رہا معرکۂ جنگ میں ایک تیر آکر اس لبادہ پوش کو لگا جس سے وہ ہلاک ہوگیا اس کے دوسرے ساتھی نے اس پر یہ شعر پڑھا

یارب لا تجعلنی مکن حسان وباع باقی عیشہ بمخطان

ترجمہ:۔ اے میرے رب تو مجھے اس ایسا نہ کرنا جو ہلاک ہوگیا اور اس نے اپنی بقیہ زندگی ایک لبادے کی خاطر بیچ دی۔

محمد بن عبداللہ کو ایک تمیمی کا پیغام

اسمٰعیل بن ابی عمر راوی ہے کہ میں بنی غفار کی خندق پر کھڑا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک شخص گھوڑے پر سوار جس کی صرف دونوں آنکھیں نظر آتی تھیں سامنے سے آیا اور کہا امان دو لوگوں نے اسے امان دی وہ ہمارے بالکل قریب آکر ہم میں مل گیا اور کہنے لگا کون شخص محمد کو میرا یہ پیام پہنچا دے گا۔ میں نے کہا میں اس کے لئے موجود ہوں اب اس نے اپنا چہرہ نمایاں کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک سن رسیدہ آدمی ہے جس نے ڈاڑھی پر خضاب کر رکھا ہے اس نے مجھ سے کہا کہ تم محمد کو میرا یہ پیام پہنچا دو کہ فلاں تمیمی نے جو کہ کوہ جہینہ میں چٹان کے نیچے تمہارا جلیس تھا یہ کہا ہے کہ رات ہونے تک تم صبر کرنا اور مقابلہ پر جمے رہنا اس کے بعد تم کو فتح ہوگی کیونکہ فوج کا اکثر حصہ تمہارے ساتھ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح باہر نکلنے سے قبل دوشنبہ کے دن جس روز کہ وہ قتل ہوا میں محمد کے پاس آیا میں نے دیکھا کہ سفید شہد کی ایک کپی اس کے سامنے رکھی ہے اور اسے وسط سے کاٹ دیا گیا ہے ایک شخص اس شہد کو اپنے ہاتھ میں بھرتا ہے پھر اسے پانی میں ڈبو دیتا ہے اور اسے پلا رہا ہے اور ایک دوسرا آدمی اس کے پیٹھ پر گات باندھ رہا ہے میں نے وہ پیام اسے پہنچا دیا اس نے کہا تم اپنے فرض سے سبک دوش ہوئے میں نے کہا میرے دونوں بھائی آپ کے قبضہ میں ہیں اس نے کہا جہاں وہ ہیں وہ جگہ ان کے لئے مناسب ہے۔

عثمان بن خالد کی علمبرداری

محمد بن عثمان بن خالد بن الزبیر بیان کرتا ہے کہ میرے باپ محمد کے علمبردار تھے مگر ان کے بجائے میں علمبرداری کرتا تھا۔

عیسیٰ کہتا ہے افسطس حسن بن علی بن حسین کے پاس ایک زرد علم تھا جس میں سانپ کی تصویر تھی اسی طرح آل علیؓ میں سے جو جو شخص اس کے ساتھ تھا اس کے پاس علیحدہ علیحدہ نشان تھے اور ہر ایک کا شعار جنگ بھی جدا جدا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ جنگ حنین میں رسول اللہ صلعم کا شعار جنگ بھی ایسا ہی تھا۔

محمد بن عبداللہ کی جماعت کی تعداد

عبدالحمید بن جعفر بیان کرتا ہے کہ عیسیٰ کے مقابلہ میں ہماری تعداد وہی تھی جو اہل بدر کی مشرکین کے مقابلہ میں تھی ہماری تعداد تین سو سے کچھ اوپر تھی۔

عیسیٰ بن موسیٰ کا لشکر

عیسیٰ بن موسیٰ ۱۳۳ھ میں پیدا ہوا تھا محمد اور ابراہیم کے مقابلے میں جب وہ نبرد آزما ہوا اس وقت اس کی عمر تینتالیس سال تھی اس کے مقدمہ پر حمید بن قحطبہ، میمنہ پر محمد امیر المومنین ابوالعباس کا لڑکا، میسرہ پر داؤد بن کراز الخراسانی اور ساقہ لشکر پر ہثیم بن شعبہ متعین تھے۔

ابوالقلمس اور برادر اسد بن المرزبان کا مقابلہ

سوق خطا بین میں ابوالقلمس محمد بن عثمان کا مقابلہ اسد بن المرزبان کے بھائی سے ہو گیا دونوں تلواروں سے ایک دوسرے پر وار کرتے رہے اور دونوں کی تلواریں ٹوٹ گئیں پھر یہ اپنی اپنی جگہ پلٹ گئے اسد کے بھائی نے ایک اور تلوار لے لی اور ابوالقلمس نے ایک پایہ اٹھا لیا اسے اپنی زین کے ہرنے پر رکھ کر اسے اپنی زرہ سے چھپا لیا اب پھر دونوں لڑنے کے لئے معرکہ میں آئے قریب ہوتے ہی ابوالقلمس نے اپنی رکابوں پر کھڑے ہو کر اس پایہ سے اس کے سینہ پر ایسی ضرب لگائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ گھوڑے سے گر پڑا اس نے اتر کر اس کا سر کاٹ دیا۔

قاسم بن وائل کی مبارزت

محمد کے طرف داروں میں سے ایک شخص آل زبیر کا موالی قاسم بن وائل میدان جنگ میں نکل کر مبارزت کا خواست گار ہوا اس کے مقابلہ کے لیے فریق ثانی کی طرف سے ایک ایسا وجیہ اور شان دار آدمی جو اس قدر مسلح تھا کہ دیکھنے میں نہیں آیا مقابلہ کے لیے برآمد ہوا ابن وائل اس کو دیکھ کر بغیر مقابلہ پلٹ گیا۔ اس واقعہ کا محمد کی فوج پر بہت بڑا اثر پڑا اور وہ مرعوب ہو گئی ابوالقلمس نے اس رنگ کو دیکھ کر کہا اللہ سفہا کے سردار کا برا کرے کہ اس ایسے شخص کو یوں ہی چھوڑ دیا۔ جس سے وہ ہمارے مقابلہ میں اپنی دیدہ دلیری ظاہر کر رہا ہے اگر یہ شخص (ابن وائل) اس کے مقابلہ کے لیے بڑھتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا ثابت نہ ہوتا جیسا کہ ظاہر میں نظر آ رہا ہے پھر خود ابوالقلمس اس کے مقابلہ پر بڑھا اور اس نے اسے قتل کر دیا۔

ابوالقلمس اور ہزار مرد کا مقابلہ

ازہر بن سعید بن نافع راوی ہے کہ اس روز قاسم بن وائل خندق سے نکل کر مبارزت کا خواہاں ہوا اس کے مقابلہ میں ہزار مرد نکل کر آیا قاسم اسے دیکھ کر ڈر گیا اور پلٹ آیا اب ابوالقلمس اس کے مقابلہ پر نکلا اور کہنے لگا آج تلوار کی بہار دیکھنا ہے پھر اس نے ہزار مرد کے شمار پر ایک ایسا وار کیا کہ اسے قتل کر دیا ابوالقلمس کہنے لگا "یہ ہے میں فاروق کا پوتا ہوں اس پر عیسیٰ کی فوج کے ایک شخص نے کہا تو نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جو ہزار فاروقوں سے بڑھ کر ہے۔

مسعود کا بیان

مسعود الرحال کہتا ہے محمد کے قتل کے دن میں مدینہ میں موجود تھا میں کوہ سلع پر چڑھ کر زیت کے پتھروں کے پاس ان کو دیکھ رہا تھا میں نے دیکھا کہ عیسیٰ کی فوج کا ایک شخص جو سر سے پاؤں تک فولاد میں ڈھکا ہوا تھا اور جس کی صرف دونوں آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔ گھوڑے پر سوار اپنی صف سے علیحدہ ہو کر دونوں صفوں کے درمیان آ کر کھڑا ہوا اور اس نے مبارزت طلب کی محمد کی فوج میں ایک شخص اس کے مقابلہ پر نکلا وہ سفید قبا پہنے تھا جس کی آستینیں بھی سفید تھیں اور وہ پیادہ تھا اس نے اس سوار سے تھوڑی دیر کچھ باتیں کیں میرا یہ خیال ہے کہ اس نے اسے بھی پیدل ہو جانے کے لئے کہا ہو گا تاکہ دونوں برابر ہو سکیں وہ شہسوار اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور اب دونوں لڑنے لگے محمد کے طرف دار نے اس کے فولادی خود پر جو اس کے سر پر تھا ایسی ضرب لگائی کہ وہ چکر کھا کر اپنے چوتڑ کے بل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے حس و حرکت بیٹھ گیا اس نے اس کا خود سر سے اتار کر اس کے سر پر ایک ہی وار ایسا لگایا کہ وہ مر گیا اس کے بعد یہ شخص اپنی فوج میں واپس چلا گیا اس کے تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک دوسرا شخص عیسیٰ کی فوج میں سے ایسا قوی ہیکل و ہیبت نکل کر آیا جیسا کہ اس کا پیش رو تھا اس کے مقابلہ پر محمد کی طرف سے وہی شخص آیا جو پہلے لڑنے آچکا تھا اور اس کے ساتھ بھی اس نے وہی کیا جو پہلے کے ساتھ کر چکا تھا اور اسے قتل کر کے پھر اپنی صف میں چلا گیا اس کے بعد تیسرا شخص مبارزت کے لئے نکلا محمد کے آدمی نے اس کا کام بھی تمام کیا اور جب یہ تیسرے کو قتل کر کے اپنی صف میں جانے لگا تو عیسیٰ کی فوج کے بہت سے آدمی اس پر ہجوم پڑے اس پر تیر چلائے جس سے وہ ذرا سا ٹھٹکا مگر پھر تیزی سے وہ اپنے دوستوں کے پاس جانے لگا مگر ان تک پہنچنے نہ پایا کہ زخمی ہو کر گرا اور بہت سے حملہ آوروں نے اسے اس کے ساتھیوں کے سامنے قتل کر دیا۔

حمید بن قحطبہ کی پیش قدمی

محمد بن زید راوی ہے کہ جب ہم نے عیسیٰ سے جا کر بیان کیا کہ اہل مدینہ نے ہم پر تیر چلائے اس نے حمید بن قحطبہ کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ حمید سو آدمیوں کے ہمراہ جو سب پیدل تھے اور جن کے ساتھ تیر اور ڈھالیں تھیں آگے بڑھا یہ دھاوا کر کے اس دیوار تک پہنچ گئے جو محمد کی خندق کے سامنے قائم تھی اور جس پر اس کے کچھ آدمی متعین تھے حملہ آوروں نے مدافعین کو اس دیوار سے بے دخل کر دیا اور خود اس کے پاس ٹھہر گئے۔ حمید نے عیسیٰ سے اس دیوار کو گرا دینے کا مطالبہ کیا اس نے مزدور بھیج دیئے اور انھوں نے اسے منہدم کر دیا اور اب حملہ آور خندق تک پہنچ گئے عیسیٰ نے خندق کے عرض کے برابر پھاٹک بھیج دیئے جن کو اس پر رکھ کر عبور کیا گیا اور اس طرح حملہ آور مدافعین کے عقب میں جا پہنچے اور یہاں صبح تڑکے سے عصر کے وقت تک نہایت ہی خونریز جنگ ہوتی رہی۔

بنی جہنیہ کی شجاعت

محمد بن عمر بیان کرتا ہے عیسیٰ نے آکر اپنی فوجوں سے مدینہ کا محاصرہ کر لیا محمد بن عبد اللہ اپنے تھوڑے سے ساتھیوں کے ساتھ مقابلہ کے لئے نکلا کئی روز شدید لڑائی ہوئی جہنیہ کے بعض لوگ جن میں بنی شجاع تھے نہایت صبر و ثبات کے ساتھ محمد کے ساتھ ہو کر لڑتے رہے اور سب کے سب مارے گئے حالانکہ ان کو مقابلہ سے ہٹ جانے کی اجازت حاصل تھی۔

پہلا سلسلۂ بیان۔ عیسیٰ کے حکم سے اونٹوں کی لادیاں خندق میں ڈالی گئیں پھر اس نے سعد بن مسعود کے اس مکان کے جو ثنیہ میں واقع تھا دو پھاٹک خندق پر رکھوائے ان پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ گزر کر آگے بڑھا پھر عشرم کے گوداموں کے پاس فریقین عصر تک لڑتے رہے۔
ظہر سے پہلے محمد میدان جنگ سے قصر مروان میں واپس آیا اس نے غسل کیا خوشبو لگائی اور اب پھر مقابلہ کے لئے نکلا۔

عبداللہ بن جعفر کا محمد بن عبداللہ کو مکہ جانے کا مشورہ

عبداللہ بن جعفر راوی ہے کہ میں نے اس کے قریب جاکر اس سے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں آپ میں ان کے مقابلے کی اب طاقت نہیں ہے اور آپ کے ساتھ کوئی بھی ایسا نہیں جو صداقت کے ساتھ آپ کی حمایت میں نبرد آزما ہو مناسب یہ ہے کہ آپ اسی وقت مدینہ سے چلے جائیں اور حسن بن معاویہ سے مکے میں ملیں، کیونکہ آپ کے طرف داروں کا بیشتر حصہ اس کے ساتھ مکے میں موجود ہے، اس نے کہا اے ابوجعفر اگر میں اس وقت یہاں سے نکل جاؤں تو تمام مدینہ والے قتل کر دیئے جائیں گے اب میں جب تک کہ دشمن کو قتل نہ کر دوں گا یا خود قتل نہ ہو جاؤں گا واپس نہیں آؤں گا۔ البتہ تم کو میری طرف سے بخوشی اجازت ہے کہ جہاں چاہو چلے جاؤ میں ان کے ساتھ نکلا جب وہ ابن مسعود کے اس مکان پر آئے جو بازار میں واقع تھا تو میں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ دی اور زبانیہ کا راستہ لیا وہ ثنیہ چلا گیا اس کے ساتھی تیروں سے ہلاک کر دیئے گئے اب عصر کا وقت آگیا اس نے نماز پڑھی۔

ریاح بن عثمان کا قتل

ابراہیم بن محمد کہتا ہے کہ میں نے محمد کو بنی سعد کے مکانات کے درمیان دیکھا وہ ایک بوسیدہ جبہ پہنے گھوڑے پر سوار تھا ابن خضیر اس کے پہلو میں موجود تھا وہ محمد کو خدا کا واسطہ دے رہا تھا کہ وہ بصرہ یا کسی اور جگہ چلا جائے محمد اس کے جواب میں کہہ رہا تھا کہ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے تم لوگوں کو دو مرتبہ ہلاک ہونا پڑے تم کو کامل آزادی ہے جہاں چاہو چلے جاؤ ابن خضیر نے کہا کہ بھلا تم کو چھوڑ کر اب میں کہاں جاؤں اس گفتگو کے بعد ابن خضیر نے جاکر دفتر جلا دیا ریاح کو قتل کر دیا اور پھر ثنیہ میں محمد کے پاس آگیا لڑا اور مارا گیا۔

محمد بن عمر کا ابن خضیر کے متعلق بیان

محمد بن عمر راوی ہے کہ محمد بن عبداللہ کے ساتھ مصعب بن الزبیر کے بیٹوں میں سے ایک شخص ابن خضیر بھی تھا جس دن کہ محمد مارا گیا اس نے یہ محسوس کیا کہ اس کے ساتھیوں میں خلل واقع ہو گیا ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلوار نے ان کا صفایا کر دیا ہے اس نے محمد سے مدینہ جانے کی اجازت لی محمد نے اسے اجازت دیدی مگر اسے یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ کیوں جا رہا ہے اس نے ریاح بن عثمان بن حیان المری اور اس کے بھائی کو زبردستی جیل میں گھس کر ذبح کر دیا واپس آکر محمد کو اس کی اطلاع دی پھر آگے بڑھ کر حریف سے لڑا اور اسی وقت قتل کر دیا گیا۔

عباس بن عثمان کا قتل

(روایت سابقہ کے سلسلہ میں) ابن خضیر نے واپس جا کر ریاح اور ابن مسلم بن عقبہ کو قتل کر دیا۔ حارث بن اسحٰق کہتا ہے ابن خضیر نے ریاح کو ذبح کر ڈالا مگر اس کا سر تن سے جدا نہیں کیا بلکہ دیوار سے ٹکرا ٹکرا کر اسے مار ڈالا۔ نیز اس نے ریاح کے بھائی عباس کو بھی قتل کر دیا۔ چونکہ یہ ایک نہایت شریف اور نیک چلن شخص تھا اس وجہ سے اس کے قتل کو لوگوں نے اچھا نہیں سمجھا ان سے فارغ ہو کر ابن خضیر ابن القسری کی طرف چلا جو ابن ہشام کے مکان میں مقید تھا مگر اسے ابن خضیر کے آنے کی اطلاع مل چکی تھی اس نے گھر کے دونوں دروازے مسدود کر لئے ابن خضیر نے ان کے کھولنے کی بہت کوشش کی مگر چونکہ تمام حمیدی ان کی مدافعت میں لگ گئے اس وجہ سے ابن خضیر کا ان لوگوں پر قابو نہ چل سکا اب وہ محمد کے پاس واپس گیا اس کے سامنے لڑا اور مارا گیا۔

ریحہ بنت ابی الشاکر کی محمد بن عبداللہ سے درخواست

جب عصر کا وقت آیا محمد نے نماز عصر بنی الدیل کی مسجد میں جو بنیہ میں واقع تھی پڑھی سلام کے بعد پانی مانگا ریحہ بنت ابی الشاکر القرشیہ نے اسے پانی پلایا اور عرض کیا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں آپ اپنی جان بچا کر چلے جائیں اس نے جواب دیا اگر میں ایسا کروں تو سارا مدینہ بے چراغ ہو جائے گا ایک مرغ کی آواز بھی سنائی نہ دے گی، محمد اس مسجد سے پھر میدان جنگ چلا گیا جب یہ کوہ سلع کے نالے کے بطحی میں پہنچا اس نے گھوڑے سے اتر کر اس کی کونچیں کاٹ دیں بنو شجاع نے بھی اپنے اپنے جانوروں کی کونچیں کاٹ دیں نیز سب نے اپنے نیام توڑ ڈالے۔ (اس بیان کا ناقل مسکین کہتا ہے کہ میں اس زمانے میں نو عمر لڑکا تھا مجھے خوب یاد ہے کہ ان نیاموں میں جو قیمتی دھاتیں لگی ہوئی تھیں تقریباً تین سو درہم کی مالیت کی میں نے جمع کر کے اٹھائیں)

محمد بن عبداللہ کی استقامت

اب محمد نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ بے شک تم نے میری بیعت کی ہے میں قتل ہوئے بغیر یہاں سے نہیں ہٹوں گا میں خوشی سے اجازت دیتا ہوں جس کا جی چاہے میدان کارزار سے چلا جائے پھر ابن خضیر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا کیا تم نے دفتر جلا دیا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں اس خوف سے کہ مبادا ہمارے دشمن کا اس پر قبضہ ہو جائے محمد نے کہا تم نے بالکل ٹھیک کیا۔

ازہر اپنے دو بھائیوں کا بیان نقل کرتا ہے، ہم نے عیسیٰ کی فوج کو دو یا تین مرتبہ پسپا کر دیا اور ہم ایک مرتبہ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹے جب ایک مرتبہ ہم نے اپنے حریف کو پسپا کر دیا تو ہم نے یزید بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کو یہ کہتے سنا افسوس ہے کہ محمد کے پاس فوج نہ ہوئی ورنہ اسے ضرور فتح ہو جاتی۔

عبدالعزیز بن عبداللہ

عیسیٰ ناقل ہے جو لوگ محمد کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے ان میں عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر بھی تھا محمد نے اپنے آدمی بھیج کر اسے پکڑ بلوایا اس پر شہر کے لڑکے اس پر آوازے کسنے لگے اس واقعہ کے بعد عبدالعزیز کہا کرتا تھا کہ مجھے تمام عمر میں ایسی اذیت کبھی نہیں ہوئی جیسا کہ ان لڑکوں کے میرا مذاق اڑانے سے ہوئی۔

ہشام بن عمارہ کی محمد بن عبداللہ سے گفتگو

ہشام بن عمارہ بن الولید بن عدی بن الجبار کا ایک مولیٰ ناقل ہے ہم محمد کے ہمراہ تھے ہشام نے آگے بڑھ کر جب کہ میں اس کے ساتھ تھا محمد سے کہا مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کے ساتھی آپ کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جائیں گے تم گواہ رہو میرا یہ غلام آزاد ہے اگر میں کبھی بھاگوں مگر یہ کہ تم قتل ہو جاؤ یا خود میں مارا جاؤں یا یہ کہ ہمیں ہر طرف سے بے بس کر دیا جائے۔ میں اس وقت اس کے ساتھ تھا ایک تیر اس کی ڈھال کے دو ٹکڑے کر کے اس کی زرہ میں پیوست ہو گیا اس نے مجھے مڑ کر دیکھا اور آواز دی، میں نے کہا حاضر ہوں اس نے کہا بھلا کبھی تیر کی یہ توڑ تم نے دیکھی ہے۔ اب بتاؤ تم کو میری جان عزیز ہے یا خود تم، میں نے کہا آپ کی جان زیادہ عزیز ہے اس نے کہا تو اچھا تم خدا کے لئے آزاد کئے جاتے ہو یہ کہہ کر اس نے راہ فرار اختیار کی۔

جہینہ کے بدوؤں کا کوہ سلع سے فرار

محمد بن عبدالواحد بن عبداللہ بن ابی فروہ ناقل ہے میں کوہ سلع پر چڑھا ہوا دیکھ رہا تھا اس پہاڑ پر جہینہ کے بدو بھی تھے اتنے میں ایک شخص ایک نیزہ لئے ہوئے جس پر کسی کا سر آویزاں تھا پہاڑ پر چڑھ کر ہماری طرف آیا اس سر کے ساتھ حلقوم، کلیجی اور آنتیں بھی لٹکی ہوئی تھیں اس منظر کو دیکھ کر مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی بدوی اسے شگون بد سمجھ کر خوف زدہ ہو کر بھاگے اور پہاڑ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اتر کر میدان میں چلے گئے وہ شخص اس نیزے کو لئے ہوئے پہاڑ پر چڑھا اور اپنے ساتھیوں کو سنانے کے لئے اس نے پہاڑ پر سے فارسی میں کہا "کوہبان" یہ سنتے ہی اس کی جمعیت والے چڑھ کر اس کے پاس آ گئے سلع کی چوٹی پر چڑھ کر انھوں نے اسی نیزہ پر ایک سیاہ علم لگا کر اسے بلند کیا اور اب وہ سب مدینہ کی طرف اتر کر اس میں در آئے۔

مسجد نبوی پر سیاہ علم

دوسری طرف سے اسماء بنت حسن بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب نے جو عبداللہ بن حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباسؓ کی بیوی تھی ایک سیاہ اوڑھنی مسجد نبوی کے منارے پر بطور علم کے بلند کرا دی اسے دیکھ کر محمد کے ساتھیوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ دشمن مدینہ میں گھس گیا یہ کہتے ہی وہ بھاگ کھڑے ہوئے جب محمد کو معلوم ہوا کہ دشمن کوہ سلع کی سمت سے مدینہ میں داخل ہو گیا ہے اس نے کہا ہر قوم کا پہاڑ اس کی حفاظت کرتا ہے اور ہمارا پہاڑ ایسا ہے کہ ہمیشہ اس سمت سے دشمن نے ہم پر یلغار کیا ہے۔

بعض معتبر لوگوں نے بیان کیا ہے کہ غفاریوں کے خاندان ابوعمرو نے بنی غفار میں سے مسودہ جماعت کے لئے راستہ کھول دیا اسی راستے سے یہ لوگ محمد کے طرف داروں کے عقب میں پہنچ گئے۔

محمد بن عبداللہ کی حمید بن قحطبہ کو مقابلہ کی دعوت

عبدالعزیز بن عمران ناقل ہے اس روز محمد نے حمید بن قحطبہ کو للکارا اگر ایسے ہی بہادر ہو اور اپنی بہادری خراسانیوں پر جتاتے ہو تو میرے مقابلہ پر آؤ میں محمد بن عبداللہ ہوں حمید نے کہا میں نے آپ کو پہچانا آپ کریم ابن کریم شریف ابن شریف ہیں اے ابوعبداللہ بخدا میں ہرگز اس وقت تک تمہارے مقابلہ پر نہ آؤں گا جب تک کہ ان اراذل و انفار کا صفایا نہ کر لوں گا جو میرے سامنے موجود ہیں اور جن میں صرف ایک ہی انسان ہے ان کے بعد میں ضرور آپ کے مقابلہ پر آؤں گا۔

ابن خضیر کی شجاعت و خاتمہ

جس روز محمد قتل ہوا ابن خضیر اس کے ہمراہ تھا ابن قحطبہ نے اسے امان کی دعوت دی اور بہت کچھ موت سے ڈرا کر سلامتی جان کی ترغیب دی مگر اس نے ایک نہ سنی رجز پڑھتا ہوا پیادہ حریف پر حملے کرتا رہا بڑھتے ہوئے یہ دشمن کی بڑی فوج میں گھس پڑا وہاں کسی نے اس کے سر پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ جوڑ سے کھل گیا یہ اپنی فوج میں پلٹ آیا ایک کپڑا پھاڑ کر اس کی پٹیاں اس کٹے ہوئے حصہ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنبھالنے کے لئے اپنی پشت پر باندھیں اور پھر لڑنے آیا اس مرتبہ کسی نے اس کی بھویں پر تلوار ماری جو اس کی آنکھ میں پیوست ہوگئی اس صدمہ سے وہ گر پڑا اب بہت سے لوگوں نے نرغہ کر کے اس کا سر کاٹ لیا اس کے قتل کے بعد محمد گھوڑے سے اتر پڑا اور اسی کی لاش پر کھڑے ہو کر لڑتا رہا اور مارا گیا۔

ابن خصیر کے سر کی کیفیت خراسانیوں کا یہ حال تھا کہ جب وہ ابن خصیر کو دیکھتے تو ایک دوسرے کو سنانے کے لئے پکارتے خصیر آمد خصیر آمد اور سب کے سب اس کے سنتے ہی مقابلہ سے ہٹ جاتے۔

ماہان بن بخت تحطبہ کا مولی کہتا ہے ابن خصیر کا سر ہمارے پاس لایا گیا اس پر اتنے زخم تھے کہ ان کی وجہ سے وہ اٹھایا نہیں جاتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ بیگن ہے جو بیچ میں سے شق ہو گیا ہے سنبھالنے کے لئے سر کی ہڈیاں جوڑنا پڑتی تھیں۔

محمد بن عبداللہ پر حمید بن قحطبہ کا حملہ مسجد کے منارہ پر علم سیاہ دیکھ کر محمد کی فوج کے چھکے چھوٹ گئے۔ ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے حمید نے اشجع کی گلی سے نکل کر بے خبری میں اچانک محمد کو قتل کر دیا اس کا سر کاٹ کر عیسیٰ کے پاس لایا حمید نے محمد کے ساتھ اور سب لوگوں کو قتل کر دیا۔

مسعود الرجال بیان کرتا ہے کہ اس دن میں نے خود محمد کو نہایت ہی شدید لڑائی لڑتے ہوئے دیکھا میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے اس کے بائیں کان کی لو کے نیچے تلوار ماری جس کی وجہ سے وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اسی وقت بہت سے آدمیوں نے ایک دم اس پر حملہ کر دیا مگر حمید نے ڈانٹ بتائی کہ اسے قتل مت کرو اس پر وہ لوگ رک گئے پھر خود حمید نے آکر اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔

حارث بن اسحٰق ناقل ہے کہ جب محمد اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گیا تو اس وقت بھی اس نے اپنی مدافعت جاری رکھی وہ کہتا جاتا تھا تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے میں تمہارے نبی کا مظلوم اور مجروح فرزند ہوں۔

عبداللہ بن جعفر بیان کرتا ہے ابن قحطبہ نے اس کے سینہ پر نیزہ مارا محمد گر پڑا ابن قحطبہ نے گھوڑے سے اتر کر اس کا سر کاٹ لیا اور اسے عیسیٰ کے پاس لے آیا۔

محمد بن عبداللہ کی شجاعت ابوالحجاج المنقری بیان کرتا ہے میں نے اس روز محمد کو دیکھا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمزہ بن عبدالمطلب کی جو حالت بیان کی گئی ہے اس وقت محمد کی وہی حالت تھی وہ گاجر مولی کی طرح انسانوں کو کاٹ رہا تھا جو شخص اس کے قریب پہنچا محمد نے اسے قتل کر دیا اس کے پاس صرف ایک تلوار تھی مگر اس کی کاٹ اس بلا کی تھی کہ کسی چیز کو نہیں چھوڑتی تھی ایک سرخ رنگ کبھی آنکھ والے شخص نے اس کے تیر مارا اس کے بعد رسالہ کی زبردست جمعیت ہم پر آپڑی محمد دیوار کے پہلو میں کھڑا ہو گیا لوگ اس سے دور ہٹ گئے جب اس نے محسوس کیا کہ اب موت سے مفر نہیں رہا اس نے اپنی تلوار پر زور ڈال کر اسے توڑ ڈالا۔

رسول اللہ صلعم کی شمشیر ذوالفقار

اس بیان کا آخری راوی محمد بن اسمٰعیل کہتا ہے کہ میں نے اپنے دادا سے یہ سنا کہ محمد کے پاس رسول اللہ صلعم کی تلوار ذوالفقار تھی۔

عمرو بن المتوکل جس کی ماں فاطمہ بنت حسین کی خادمہ تھی بیان کرتا ہے کہ اس دن محمد کے پاس رسول اللہ صلعم کی تلوار ذوالفقار تھی جب اس نے دیکھا کہ اب موت سر پر آگئی ہے اس نے وہ تلوار ایک تاجر کو جو اس کے ہمراہ تھا اور جس کے چار سو دینار محمد پر قرض تھے دیدی اور کہا کہ یہ تلوار اس رقم کے عوض میں قبول کرو آل ابی طالب کے جس شخص کے پاس تم اس تلوار کو لے جاؤ گے وہ اسے لے لے گا اور تمھاری رقم ادا کر دے گا چنانچہ جعفر بن سلیمان کے مدینہ کا والی مقرر ہونے تک وہ تلوار اسی تاجر کے پاس تھی جب جعفر کو اس کی خبر ملی اس نے اسے اپنے پاس بلایا اور اس تلوار کو لے کر چار سو دینار اسے دیدیئے مہدی کے برسر اقتدار آنے اور جعفر کے مدینہ کا والی ہونے تک وہ تلوار جعفر بن سلیمان کے پاس رہی۔ جب جعفر کو اس کا پتہ چلا اس نے اسے لے لیا پھر وہ موسیٰ کے پاس پہنچی۔ موسیٰ نے اسے ایک شے پر آزمایا اور وہ تلوار ٹوٹ گئی۔

عبدالملک بن قریب الاصمعی کہتا ہے ایک مرتبہ طوس میں میں نے امیرالمومنین رشید کو ایک تلوار باندھے دیکھا انھوں نے مجھ سے کہا اصمعی میں تم کو ذوالفقار دکھاتا ہوں میں نے کہا اس سے بڑھ کر کیا بات ہو سکتی ہے ضرور مجھے اس کی زیارت کرائیے انھوں نے کہا یہ میری تلوار نیام سے نکالو۔ جب میں نے اسے نکالا تو اس میں اٹھارہ دندانے پڑے دیکھے۔

فضل بن سلیمان کی حملہ میں پہل کی ترغیب

فضل بن سلیمان النمیری کا بھائی کہتا ہے ہم محمد کے ساتھ تھے چالیس ہزار فوج نے ہم کو آکر گھیر لیا ان کی تعداد اور اسلحہ سے ہمارے گرد کی زمین سیاہ نظر آتی تھی میں نے محمد سے کہا اگر آپ ان پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ کریں تو ان کی ترتیب درہم برہم ہو جائے گی اور ان میں رخنہ پڑ جائے گا محمد نے کہا امیر المومنین خود حملہ آور نہیں ہوتا اس لئے کہ اگر وہ خود حملہ کر دے تو پھر کیا رہ جائے۔ ہم نے بار بار اسی بات کا اصرار کیا چنانچہ اس نے حملہ کیا وہ ساری فوج اس پر پلٹ پڑی اور اس کو قتل کر دیا۔

محمد بن عبداللہ کی پیشین گوئی

عبداللہ بن عامر ناقل ہے کہ میں محمد کے ساتھ عیسیٰ کے مقابلہ میں لڑ رہا تھا اتنے میں ایک بادل ہم پر محیط ہوا محمد نے مجھ سے کہا اگر یہ بادل برسا تو ہمیں فتح ہو گی اور اگر یہ بے برسے نکل گیا تو میں قتل کر دیا جاؤں گا اور زیت کے چٹانوں پر تم میرا خون پڑا ہوا دیکھو گے دیکھتے دیکھتے وہ بادل ہم پر ایسا چھا گیا کہ میں نے خیال کیا کہ یہ ضرور برسے گا مگر وہ بغیر برسے گذر گیا اور عیسیٰ اور اس کی فوج پر جا برسا اس کے تھوڑی ہی دیر کے بعد میں نے محمد کو زیت کی چٹانوں کے پاس مقتول دیکھا۔

عیسیٰ بن موسیٰ اور حمید بن قحطبہ میں تلخ کلامی

عصر کے وقت عیسیٰ نے حمید بن قحطبہ سے کہا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تم اس شخص کے معاملہ میں دیدہ و دانستہ دیر لگا رہے ہو حمزہ بن مالک کو اس سے لڑنے پر مقرر کر دو حمید نے برہم ہو کر کہا آپ یہ کیا فرماتے ہیں بخدا اگر آپ نے یہ بغاوت کی ہوتی تو میں آپ کو بھی نہ چھوڑتا اب جب کہ میں نے سینکڑوں آدمیوں کا قلع قمع کر دیا ہے اور فتح سامنے ہے آپ مجھے یہ ہدایت کرتے ہیں یہ کہہ کر اس نے جنگ میں بہت زیادہ جد و جہد شروع کر دی یہاں تک کہ محمد قتل کر دیا گیا۔

محمد بن عبداللہ کا خاتمہ

اس جنگ میں حمید رسالہ کا سپہ سالار تھا عیسیٰ کو اس کی کارروائی پر شبہ ہوا اور اس نے تاخیر کا الزام اس پر لگایا اور کہا کہ حمید میں سمجھتا ہوں کہ تم اس معاملہ میں پوری سرگرمی نہیں دکھا رہے حمید نے کہا کیا آپ مجھ پر اتہام لگاتے ہیں بخدا اب جہاں کہیں میں نے محمد کو دیکھ پایا میں اسے قتل کر دوں گا یا خود قتل ہو جاؤں گا۔ چنانچہ جب حمید محمد کے پاس آیا جو مقتول پڑا تھا اس نے اپنی قسم کو پورا کرنے کے لئے تلوار کا ایک ہاتھ اور اس کے مار دیا۔

۱۴ رمضان بروز دوشنبہ بعد عصر محمد مارا گیا۔

محمد بن عبداللہ کے سر کی شناخت

ایوب بن عمر اپنے باپ کا بیان نقل کرتا ہے، عیسیٰ نے اپنے آدمی جیل خانہ بھیجے انھوں نے دروازہ توڑ دیا ہم سب عیسیٰ کے پاس لائے گئے اس وقت تک فریقین میں جنگ ہو رہی تھی اور ہم عیسیٰ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے مقید پڑے تھے اتنے میں محمد کا سر اس کے پاس لایا گیا میں نے اپنے بھائی یوسف سے کہا کہ عیسیٰ ضرور ہمیں اس کی شناخت کے لئے بلائے گا مگر ہمیں شناخت نہ کرنا چاہیئے کیونکہ ممکن ہے کہ ہم غلطی کر جائیں چنانچہ جب اس کا سر آیا اس نے ہم دونوں سے پوچھا کیا تم اسے پہچانتے ہو۔ ہم نے کہا جی ہاں اس نے کہا اچھا دیکھو کیا یہ اسی کا سر ہے۔ میں نے یوسف کے زبان کھولنے سے پہلے کہہ دیا کہ اس پر اس قدر خون اور زخم ہیں کہ میں صحیح طور پر نہیں کہہ سکتا کہ یہ اسی کا سر ہے اس کے بعد عیسیٰ نے ہماری بیڑیاں کٹوا دیں ہم نے تمام رات اسی کے پاس بسر کی پھر اس نے مجھے مکے اور مدینہ کے درمیانی علاقہ کا عامل مقرر کر دیا میں جعفر بن سلیمان کے آنے تک اسی خدمت پر مامور تھا اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور وہیں متعین کر لیا۔

محمد بن عبداللہ کی سیرت و کردار

ابو کعب بیان کرتا ہے جب محمد کا سر عیسیٰ کے سامنے لایا گیا میں اس وقت عیسیٰ کے پاس موجود تھا اسے دیکھ کر اس نے اپنے مصاحبین سے محمد کے متعلق رائے دریافت کی سب نے اس کی برائی کی اس کے ایک فوجی سپہ سالار نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہا تم سب جھوٹے ہو اور تم نے سراسر غلط بیانی کی ہے ہم اس کی کسی ذاتی بری عادت کی وجہ سے اس سے نہیں لڑے تھے بلکہ محض اس لئے کہ اس نے امیر المومنین سے سرتابی کی اور مسلمانوں کے شیرازۂ اتحاد کو توڑ دیا وہ نہایت ہی عابد و زاہد اور صوم و صلوٰۃ کا پابند تھا یہ سن کر وہ سب مصاحبین دم بخود ہو گئے اور کسی نے جواب نہیں دیا۔

اسلمی ناقل ہے ایک شخص نے مدینہ سے آکر ابو جعفر سے کہا کہ محمد جنگ سے بھاگ گیا انھوں نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے ہم اہل بیت بھاگا نہیں کرتے۔

ابو الحجاج الجمال کا بیان

ابو الحجاج الجمال کہتا ہے میں ابو جعفر کے سرہانے کھڑا تھا اور وہ مجھ سے محمد کے خروج کا حال پوچھ رہے تھے اتنے میں ان کو خبر پہنچی کہ عیسیٰ کو شکست ہوئی وہ اس وقت تکیہ لگائے بیٹھے تھے یہ سنتے ہی سنبھل کر بیٹھ گئے اور ایک عصا سے جو ان کے پاس تھا اپنی جائے نماز پر ضرب لگائی اور کہا اب ہماری اولاد بھلا کہاں اس عصا سے منبر پر کھیلا کرے گی اور عورتوں سے باتوں کا لطف اٹھائے گی اب میں اس کا اہل نہیں رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالقلمس کا میدان جنگ سے فرار

ایک تیر ابوالقلمس کے گھٹنے میں لگا اور اس کا پھل اسی میں رہ گیا اس نے اس کا بہت علاج کیا مگر کامیابی نہ ہوئی آخر کو لوگوں نے کہا کہ اسے یوں ہی چھوڑ دو چند روز میں یہ خود بخود پھٹ ہو کر نکل آئے گا محمد کی شکست کے بعد جب اس کی تلاش ہوئی تو یہ حرہ چلا گیا اور اب تک اس کے گھٹنے کا زخم مندمل نہ ہوا تھا اور وہ تیر کا پھل بدستور اس میں پیوست تھا آخر اس نے اسے نکلوایا اور پھر گھٹنے کے بل بیٹھ کر اپنا ترکش اوندھا کر دیا اور دشمن پر تیر برسانے لگا تعاقب کرنے والوں نے اس کا پیچھا چھوڑ دیا اور یہ اپنے ساتھیوں میں جا ملا اور بچ کر نکل گیا۔

ابوالقلمس کی فرع میں روپوشی

عبداللہ بن عمر بن القاسم کہتا ہے جب اس دن ہم نے شکست کھائی تو میں اس جماعت میں تھا جس میں کہ ابوالقلمس تھا میں نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا تو دیکھا کہ وہ ہنسی کے مارے لوٹا جا رہا ہے میں نے کہا بھلا یہ کیا ہنسی کا موقع ہے اتنے میں میری نظر ایک اور مفرور شخص پر پڑی جس کا کرتہ اس طرح پھٹ گیا تھا کہ اس کا صرف گریبان اور اتنا حصہ باقی تھا جس سے اس کا صرف سینہ پستانوں تک مستور تھا باقی اس کا تمام ستر ننگا تھا اور اسے جان کے خوف سے اس کی کچھ خبر نہ تھی۔ یہ تماشہ دیکھ کر ابوالقلمس کے ہنسنے کی وجہ سے مجھے بھی ہنسی آگئی۔ ابوالقلمس عرصہ تک فرع میں روپوش رہا۔

ابوالقلمس کا قتل

پھر ایک زمانے کے بعد اس کے ایک غلام نے عداوت کی وجہ سے ایک بڑے پتھر سے اس کا سر کچل کر اس کا خاتمہ کر دیا۔ پھر اس کی ام ولد سے جا کر کہا کہ میں نے تمہارے آقا کا کام تمام کر دیا ہے آؤ میں تمہارے ساتھ شادی کر لوں اس نے کہا اچھی بات ہے ذرا ٹھہرو میں تیرے لئے بناؤ سنگھار کر لوں اس غلام نے اسے مہلت دیدی اس نے سرکار میں جا کر اس کی خبر کر دی سرکار نے اس غلام کو گرفتار کر کے اس کا سر پتھر سے کچلوا دیا۔

ابوالشدائد فاتح بن معمر کا قتل

جب بنی فزارہ کے وفد سے عیسیٰ کا رسالہ مدینہ میں داخل ہوا اور محمد مارا گیا تو کچھ لوگوں نے ابوالشدائد کے گھر میں گھس کر اسے قتل کر دیا اور سر کاٹ لیا اس کی بیٹی ناعمہ بنت ابی الشدائد اسے دیکھ کر چلائی "اے میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگو! فوج کے ایک سپاہی نے پوچھا تیرے کون لوگ ہیں جن کو مدد کے لئے پکارتی ہے اس نے کہا بنی فزارہ! اس سپاہی نے کہا بخدا اگر مجھے یہ بات پہلے سے معلوم ہوتی تو میں کبھی تیرے گھر میں نہ گھستا اب تم خوف زدہ مت ہو میں تمہارے ہی خاندان کے بنی باہلہ کا ایک فرد ہوں' اس سپاہی نے اپنے عمامہ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اسے دیا اس عورت نے اسے اپنے دروازہ پر لٹکا دیا۔

جب اس کا سر عیسیٰ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت ابن ابی الکرام اور محمد بن لوط بن مغیرہ بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب اس کے پاس بیٹھے تھے سر دیکھ کر ان دونوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہنے لگے اب مدینہ میں کوئی شخص باقی نہیں رہا یہ ابوالشدائد خالج بن معن الفزاری کا سر ہے جو پیٹوں سے بندھا ہوا ہے۔ اس کے بعد عیسیٰ نے اعلان کر دیا جو شخص ہمارے پاس اب کسی کا سر لے کر آئے گا ہم اس کا سر کاٹ دیں گے۔

ابن ہرمز کی گرفتاری عبداللہ بن برقی بیان کرتا ہے کہ عیسیٰ کا ایک قائد اپنی جماعت کے ساتھ ابن ہرمز کا پتہ پوچھتا ہوا آیا ہم اس کے گھر تک اسے پہنچا آئے ابن ہرمز باریک ململ کا کرتہ پہنے باہر آیا' سپاہیوں نے اپنے قائد کو گھوڑے سے اتار کر اس پر ابن ہرمز کو سوار کیا اور تیز بھگاتے ہوئے اسے عیسیٰ کے پاس لے آئے مگر اب بھی اس پر کوئی پریشانی کا اثر ظاہر نہ ہوا۔

قدامہ بن محمد کہتا ہے عبداللہ بن یزید بن ہرمز اور محمد بن عجلان نے بھی محمد بن عبداللہ کے ہمراہ خروج کیا تھا ان دونوں نے گمان بھی حمائل کی۔ ہم کو یہ خیال ہوا کہ اس سے ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ عوام کو معلوم ہو کہ وہ اس کے لئے تیار ہو کر آئے ہیں۔

ابن ہرمز سے جواب طلبی و رہائی حسین بن یزید کہتا ہے کہ محمد کے قتل کے بعد جب ابن ہرمز عیسیٰ کے پاس پیش ہوا تو عیسیٰ نے اس سے کہا کہئے جناب آپ کی تمام فقہ بیکار ہو گئی اور اس نے باغیوں کی شرکت سے آپ کو باز نہیں رکھا اس نے کہا ایک عام فتنہ رونما ہوا جس میں سب ہی کو شریک ہونا پڑا مجبوراً ہم نے بھی اس میں شرکت کی عیسیٰ نے کہا اچھا آپ بخیریت اپنے گھر جائیے۔ اور اسے چھوڑ دیا۔

امام مالک اور ابن ہرمز امام مالک کہتے ہیں میں ابن ہرمز سے ملنے جاتا تھا وہ اپنی چھوکری سے گھر کا دروازہ بند کرا دیتے اور پردہ ڈلوا دیتے۔ پھر امت اسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ابتدائی زمانے کا ذکر کرکے اس قدر روتے کہ ان کی ڈاڑھی اشکوں سے تر ہو جاتی۔ انھوں نے جب محمد کے ساتھ خروج کیا تو لوگوں نے کہا کہ آپ میں اب کیا باقی رہا ہے۔ کہنے لگے ہاں میں اسے جانتا ہوں مگر محض اس لئے کہ جہلا مجھے دیکھ کر میری اقتدا کریں۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی مراجعت حرف

محمد بن زید کہتا ہے کہ محمد بن عبداللہ کے قتل کے بعد اس قدر موسلا دھار بارش ہوئی کہ اس سے پہلے اس کی نظیر دیکھنے میں نہیں آئی تھی، عیسیٰ نے اعلان کر دیا کہ کثیر بن حصین اور اس کی جمعیت کے علاوہ اور کوئی فوج مدینہ میں رات کو قیام نہ کرے جنگ کے بعد عیسیٰ مدینہ سے اپنے پڑاؤ کو جو حرف میں تھا واپس چلا گیا، ساری رات اس نے حرف میں بسر کی دوسرے دن صبح کو قاسم بن حسن بن زید کو بشارت فتح پہنچانے کے لئے عراق روانہ کیا اور محمد کا سر ابن الکرام کے ہاتھ عراق بھیج دیا۔

محمد بن عبداللہ کی تدفین

محمد کے قتل کے دوسرے دن اس کی بہن زینب بنت عبداللہ اور اس کی بیٹی فاطمہ نے عیسیٰ سے کہلا کر بھیجا کہ محمد کو قتل کر کے تمھاری غرض پوری ہو گئی۔ اگر تم اجازت دو تو ہم اسے دفن کر دیں عیسیٰ نے جواب میں کہلا بھیجا اے میری چچا زاد بہنو! تم نے اپنے پیام میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اس کا قتل کرنا میرا مقصود تھا تمھارا یہ خیال غلط ہے نہ میں نے اس کے قتل کا حکم دیا اور نہ مجھے علم ہوا تم بڑی خوشی سے اسے دفن کر دو، چنانچہ انھوں نے آدمی بھیج کر اس کے لاشہ کو اٹھا منگایا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی گردن میں جہاں سے سر کاٹا گیا تھا اسی قدر روئی بھر کر بقیع میں دفن کر دیا۔ اس کی قبر علیؓ بن ابی طالب کی گلی کے سامنے جہاں وہ گلی بڑی سڑک سے آکر مل جاتی ہے یا اسی کے کہیں قریب واقع ہے۔

مدینہ میں امان کا اعلان

عیسیٰ نے چند جھنڈیاں مدینہ بھیج دیں ان میں سے ایک اسما بنت حسن بن عبداللہ کے دروازے پر ایک عباس بن عبداللہ بن الحارث کے دروازے پر ایک محمد بن عبدالعزیز الزہری کے دروازے ایک عبیداللہ بن محمد بن صفوان کے دروازے ایک ابو عمرو الغفاری کے دروازے پر نصب کر دی گئی اور اس نے اعلان کر دیا کہ جو شخص ان جھنڈیوں کے پاس آجائے گا یا مذکور الصدر کی مکان میں داخل ہو جائے گا وہ مامون ہے۔

بارش خوب ہوئی صبح ہوتے ہی تمام لوگ بازاروں میں اپنے کاروبار میں مصروف ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ روزانہ حرف سے مسجد نبوی آتا تھا یہ چند روز مدینہ میں قیام کرکے ۱۹ رمضان کی صبح کو مکے کے ارادے سے روانہ ہو گیا۔

ابن خضیر کی تدفین

محمد کے قتل کے دوسرے دن عیسیٰ نے اس کے دفن کی اجازت دیدی اور دوسرے مقتولین کو ثنیۃ الوداع سے لے کر عمر بن عبدالعزیز کے مکان تک سولی پر لٹکا دیا۔ ان لاشوں کی دو قطاریں تھیں جس تنے پر ابن خضیر کی لاش مصلوب تھی اس کے پاس پہرہ بٹھا دیا گیا تھا مگر رات کے وقت کچھ لوگ اس کے لاشہ کو اتار لے گئے اور انھوں نے اسے دفن کر دیا لے جانے والوں کا پتہ نہ چل سکا اس کے علاوہ اور لاشیں تین دن تک لٹکی رہیں جب ان کی بدبو سے لوگوں کو ایذا ہونے لگی تو عیسیٰ نے ان کو کوہ سلع پر سے المفرح پر جو یہودیوں کا قبرستان تھا جلوا دیا کچھ روز یہ لاشیں یہاں پڑی رہیں پھر کوہ ذباب کی جڑ میں ایک خندق کھود کر اس میں ڈال دیا گیا۔

جعفر بن محمد کی محمد و ابراہیم کے متعلق پیشین گوئی

اُم حسین بنت عبداللہ بن محمد بن علی حسینؓ کہتی ہے کہ میں نے اپنے چچا جعفر بن محمد سے پوچھا کہ آپ محمد بن عبداللہ کے معاملہ کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا یہ ایک فتنہ ہے جس میں محمد ایک رومی کے گھر کے پاس قتل ہو جائے گا اور اس کا حقیقی بھائی عراق میں اس حالت میں قتل ہو گا جب کہ اس کے گھوڑے کے سم پانی میں ہوں گے۔

حمزہ بن عبداللہ بن محمد

محمد کے ہمراہ حمزہ بن عبداللہ بن محمد بن علی نے بھی باوجود اپنے چچا جعفر کے منع کرنے کے خروج کیا تھا اور اس کی حمایت میں اس کا جوش و خروش بہت بڑھا ہوا تھا جعفر اس سے کہا کرتے کہ محمد ضرور اس فتنہ میں قتل ہو گا اس بناء پر حمزہ نے خود جعفر سے کنارہ کشی کر لی۔

محمد بن عبداللہ کے سر کی روانگی

ابن ابی الکرام کہتا ہے کہ عیسیٰ نے مجھے محمد کے سر کے ساتھ عراق بھیجا اور سو سپاہی میرے ساتھ کر دیئے جب ہم نجف کے سامنے آئے ہم نے تکبیر کہی، عامر بن اسمٰعیل نے ان دنوں ہارون بن سعد العجلی کا واسطہ میں محاصرہ کر رکھا تھا۔ ابو جعفر نے ربیع سے پوچھا یہ تکبیر کیسی ہے اس نے کہا ابن ابی الکرام محمد بن عبداللہ کا سر لے کر حاضر ہوا ہے ابو جعفر نے کہا اسے اور اس کے دس ہمراہیوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ میں نے اندر جا کر ایک ڈھال میں سر کو رکھ کر ان کے سامنے پیش کیا ابو جعفر نے پوچھا اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر والوں میں سے اور کون کون اس کے ساتھ قتل ہوئے میں نے کہا اور کوئی شخص نہیں ابو جعفر کہنے لگے بے شک ایسا ہی ہوگا پھر ربیع کی طرف دیکھ کر پوچھا کہو ربیع اس سے پہلے جو شخص آیا تھا اس نے کیا اطلاع دی تھی ربیع نے کہا اس نے تو یہ بیان کیا تھا کہ اس کے خاندان کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ میں نے عرض کیا یہ بالکل غلط ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص کام نہیں آیا۔

محمد بن عبداللہ کے سر کی کوفہ میں تشہیر

علی بن اسمٰعیل بن صالح بن مثیم راوی ہے جب محمد کا سر ابو جعفر کے پاس کوفے لایا گیا تو انھوں نے ایک سفید طباق میں رکھ کر اسے تمام شہر میں گشت کرایا میں نے بھی اسے دیکھا تھا اس کا رنگ سانولا اور چہرہ پر چیچک کے داغ تھے اسی دن شام کے وقت وہ تمام اطراف واکناف سلطنت میں گشت کے لئے بھیج دیا گیا۔

ابو جعفر کی بنو شجاع کی تعریف

جب بنو شجاع کے سر ابو جعفر کے سامنے پیش ہوئے تو وہ کہنے لگے لوگوں کو ان ایسا ہونا چاہیے۔ میں نے محمد کی سخت تلاش شروع کی۔ انھوں نے اسے چھپائے رکھا پھر یہ خود اسے لے کر نکلے اور اس کے ساتھ برابر نقل مقام کرتے رہے جب وہ لڑا تو یہ بھی لڑے اور ایسی پامردی سے لڑے کہ قابل مثال ہے آخر کار اسی طرح سب کے سب مارے گئے۔

موسیٰ بن عبداللہ کا بیان

موسیٰ بن عبداللہ بن حسن راوی ہے محمد کے خروج سے قبل میں رات کو اپنے مکانوں سے سویقہ کے راستے سے نکلا وہاں مجھے کچھ عورتیں دکھائی دیں جن کے متعلق مجھے خیال ہوا کہ یہ ہمارے گھروں سے نکلی ہیں ان کو دیکھ کر مجھے غیرت آئی میں یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ کہاں جاتی ہیں ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا جب وہ غرس کے پہلو میں حمیرا کے کنارے پہنچیں تو ان میں سے ایک نے میری طرف مڑ کر دیکھا اور یہ شعر پڑھا۔

سویقۃ بعد ساکنھا یباب لقد امست احد بھا الخراب

ترجمہ:۔ جب سویقہ کے ساکن نہ رہیں گے تو یہ ویرانہ بن جائے گا اور ابھی سے اس پر ویرانی کا عمل شروع ہو گیا ہے۔

یہ سن کر مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ باہر والیاں ہیں میں واپس آ گیا۔

محمد کے قتل کے بعد عیسیٰ نے بنی حسن کی تمام املاک پر قبضہ کر لیا نیز ابو جعفر نے بھی بنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اس فعل کے توثیق کی۔

جعفر بن محمد کرمانی

ایوب بن عمر بیان کرتا ہے جعفر بن محمد ابو جعفر سے ملے اور کہا امیر المومنین آپ میری جاگیر عین ابی زیاد مجھے واپس دیدیجئے کیونکہ اس کا مستاجر اسے کھائے جاتا ہے ابو جعفر نے کہا تم اور مجھ سے اس قسم کی گفتگو کرتے ہو بخدا میں تمھاری جان نکال لوں گا۔ جعفر نے کہا مہربانی فرما کر ذرا جلدی نہ کیجئے گا میں تریسٹھ سال کا ہو گیا ہوں اسی عمر میں میرے باپ اور دادا اور علی بن ابی طالب نے انتقال کیا ہے اگر میں نے اپنی مدت العمر تمھارے خلاف کوئی سازش کی ہو یا بشرط زندگی تمھارے بعد تمھارے جانشین کے خلاف کروں تو مجھ پر یہ اور یہ لعنت و عذاب نازل ہو اسے سن کر ابو جعفر کو ان پر رحم آ گیا اور معاف کر دیا۔

اپنی زندگی میں تو ابو جعفر نے یہ جاگیر جعفر کو نہیں دی البتہ ان کے بعد مہدی نے وہ جعفر کی اولاد پر بحال کر دی۔

اہل مدینہ کو بحری تجارت کی مخالفت

محمد کے قتل کے بعد اہل مدینہ کو سزا دینے کے لئے ابو جعفر نے بحری راستہ اہل مدینہ کے لئے بند کرا دیا۔ چنانچہ سمندر کی راہ سے کوئی چیز انھیں نہیں پہنچ سکتی تھی مہدی نے اپنے عہد میں یہ ممانعت اٹھا دی اور اب سمندر کے ذریعہ ضروریات زندگی مدینے آنے لگیں۔

محمد بن عبداللہ کی املاک و جائداد کی بحالی

موسیٰ بن عبداللہ کی بیوی ام سلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر نقل ہے کہ مخزومیہ کے بیٹوں عیسیٰ، سلیمان اور ادریس عبداللہ بن حسن کے بیٹوں نے محمد بن عبداللہ بن حسن کے بیٹوں سے وراثت کے متعلق تنازع کیا اور کہا کہ چونکہ تمھارے باپ محمد قتل ہو چکے اس وجہ سے اس کے وارث اب عبداللہ ہوئے انھوں نے اس مقدمہ کو حسن بن زید کے سامنے پیش کیا اس نے امیر المومنین ابو جعفر کو لکھ بھیجا ابو جعفر نے حسن بن زید کو جواب لکھا کہ جب تم کو میرا یہ خط ملے تم محمد کے بیٹوں کو ان کے دادا کا ورثہ دلا دو کیونکہ میں نے ان کی قریبی رشتہ اور تعلق کی وجہ سے ان کی املاک انھیں واپس دیدی ہیں۔

ابو جعفر کا خروج محمد بن عبداللہ پر اظہار تعجب

بنی ہاشم کے حسب ذیل لوگ محمد کے ہمراہ شریک جنگ تھے۔ معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے بیٹے حسن، یزید اور صالح زید بن حسین بن علی بن ابی طالب کے بیٹے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین اور یحییٰ ان آخر الذکر دونوں کے خروج پر
ابو جعفر کہا کرتے تھے کہ ان پر مجھے سخت تعجب ہے کہ انھوں نے میرے خلاف کیوں خروج کیا حالانکہ میں نے ان کے باپ کے قاتل کو اسی طرح قتل کیا جس طرح اس نے ان کو قتل کیا تھا اسی طرح سولی دی جس طرح اس نے ان کو سولی دی تھی اور اسی طرح جلا دیا جس طرح اس نے ان کو جلایا تھا۔

علی و زید کے متعلق ابو جعفر کی حسن سے گفتگو

حمزہ بن عبداللہ بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب اور حسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب کے بیٹے علی اور زید۔ ابو جعفر نے حسن بن زید سے ایک مرتبہ کہا گویا میں تمھارے دونوں بیٹوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ تلواریں لئے قبائیں پہنے محمد کے سرہانے کھڑے ہیں حسن بن زید نے جواب دیا امیر المومنین میں تو ان کی سرتابی اور سرکشی کی ہمیشہ آپ سے شکایت کیا ہی کرتا تھا اس میں میرا کیا قصور ہے انھوں نے کہا ہاں ٹھیک کہتے ہو اسی وجہ سے انھوں نے تمھاری مرضی کے خلاف اس کا ساتھ دیا ہے۔

ابو جعفر کا المرجی کے متعلق استفسار

قاسم بن اسحٰق بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب اور المرجی علی بن جعفر بن اسحٰق بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب۔ ابو جعفر نے جعفر بن اسحٰق سے پوچھا یہ مرجی کون ہے اللہ اسے برباد کرے اس نے کہا امیر المومنین یہ میرا ہی بیٹا ہے حکم ہو تو خدا کی قسم میں اسے اپنا بیٹا ہی تسلیم نہ کروں۔ بنی عبد شمس میں سے یہ لوگ محمد کے ساتھ ہو کر شریک جنگ تھے۔

محمد بن عبداللہ بن عمرو بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد شمس۔

ابن عجلان کی رہائی

عباد بن کثیر بیان کرتا ہے ابن عجلان نے بھی محمد کے ساتھ خروج کیا یہ ایک مادہ خچر پر سوار تھا، جب جعفر بن سلیمان مدینہ کا والی مقرر ہو کر آیا اس نے اسے قید کر دیا میں نے اس سے جا کر کہا فرمایئے کہ اس شخص کے متعلق اہل بصرہ کی کیا رائے تھی جس نے حسن کو قید کر دیا تھا اس نے کہا بخدا بری رائے تھی، میں نے کہا تو بس ابن عجلان کی حالت یہاں بعینہ وہ ہے جو بصرہ میں حسن کی تھی، یہ سن کر جعفر نے اسے رہا کر دیا۔ یہ محمد بن عجلان فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کا مولیٰ تھا۔

عبیداللہ بن عمر بن حفص اور ابو جعفر منصور

عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم نے بھی اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمراہ خروج کیا تھا محمد کے قتل کے بعد جب یہ ابو جعفر کے سامنے پیش ہوا تو انھوں نے اس سے سوال کیا کیا تم نے بھی محمد کے ساتھ میرے خلاف خروج کیا تھا اس نے کہا میں ایسا کرنے پر مجبور تھا ورنہ جو اللہ نے محمد صلعم پر نازل فرمایا اس کا انکار لازم آتا۔ عمر کہتے ہیں کہ یہ محض وہم ہے۔ مگر عبدالعزیز بن ابی سلمہ بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ نے یہ بیان کیا ہے کہ عبیداللہ نے خروج کے لئے محمد سے وعدہ کیا تھا مگر اس کے خروج سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا ہے۔

محمد بن عبداللہ کے ساتھی

محمد کے ہمراہ ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن ابی سبرہ بن ابی رہم بن عبدالعزیٰ۔ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی نے بھی خروج کیا تھا، نیز عبدالواحد بن ابی عون ازد کا مولیٰ بھی تھا۔ عبداللہ بن جعفر بن عبدالرحمٰن بن المسور بن مخرمہ، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی عبدالحمید بن جعفر، عبداللہ بن عطا بن یعقوب بنی سباع کا مولیٰ۔ خزاعہ کا ابن سباع جو بنی زہرہ کا حلیف تھا اور اس کے بیٹوں میں سے ابراہیم، اسحٰق، ربیعہ جعفر، عبداللہ۔ عطا۔ یعقوب۔ عثمان اور عبدالعزیز عبداللہ بن عطا کے بیٹے تھے۔

امینہ بنت خضیر کا سجدۂ شکر

زبیر بن خبیب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بیان کرتا ہے کہ میں مریں۔ جو کوہ اصم کے بطن میں واقع ہے مقیم تھا میرے ساتھ میری بیوی امینہ بنت خضیر بھی تھی ایک شخص مدینہ سے عراق جاتا ہوا ہمارے پاس سے گزرا میری بیوی نے اس سے پوچھا محمد کیسے ہیں اس نے کہا وہ مارا گیا میری بیوی نے پوچھا ابن خضیر کیسے ہیں اس راہ گیر نے کہا کہ وہ بھی مارا گیا یہ سنتے ہی وہ سجدہ میں گر پڑی مجھے بڑا تعجب ہوا اور میں نے کہا کہ اپنے بھائی کے قتل پر سجدہ شکر ادا کرتی ہو کہنے لگی بے شک یہ شکر کے قابل ہے کہ وہ میدان جنگ سے نہ فرار ہوا اور نہ پکڑا گیا۔

ابو جعفر منصور کی آل زبیرؓ و آل عمرؓ کے متعلق رائے

ابو جعفر نے عیسیٰ بن موسیٰ سے پوچھا کن کن خاندانوں نے محمد کا ساتھ دیا تھا اس نے کہا آل زبیرؓ نے انھوں نے پوچھا اور کس نے اس نے کہا آل عمرؓ نے ابو جعفر کہنے لگے بخدا ان لوگوں نے محمد کا ساتھ کسی محبت یا خلوص کی بنا پر نہیں دیا۔

ابو جعفر کہا کرتے تھے اگر آل زبیرؓ کے ہزار آدمی مجھے ایسے ملیں جو سب کے سب نیک و متقی ہوں اور ان میں صرف ایک بدمعاش ہو تو میں سب کو قتل کر دوں اور اگر آل عمرؓ کے ایک ہزار آدمیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک کے سوا سب برے ہوں تو میں سب کو معاف کر دوں۔

موسیٰ بن عبداللہ و محمد بن عثمان کی بصرہ میں آمد

محمد بن عثمان بن محمد بن خالد بن الزبیر بیان کرتا ہے کہ محمد کے قتل کے بعد میرے باپ اور موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بھاگے میں ان کے ہمراہ تھا اور ابو ہبار المزنی بھی ہمارے ساتھ فرار ہوا ہم کے آئے اور پھر وہاں سے بصرہ ہولئے ہم نے حکیم نام ایک شخص کے اونٹ کرایہ پر لئے رات کا ایک تہائی حصہ گزرنے کے بعد ہم جب بصرہ پہنچے تو اس وقت شہر کے تمام ناکے بند ہو چکے تھے صبح تک ہم شہر کے باہر ہی بیٹھے رہے علی الصباح شہر میں داخل ہو کر مربد کے مکان میں فروکش ہوئے صبح ہونے کے بعد ہم نے حکیم کو اپنے لئے کھانا خرید کر لانے کے لئے بھیجا یہ ایک حبشی کے سر پر جس کے پاؤں میں لوہے کا کڑا پڑا ہوا تھا کھانا لے کر آیا وہ کھانا لئے ہوئے ہمارے پاس اندر چلا آیا حکیم نے اسے اجرت دی اس پر وہ برہم ہوا کہ یہ بہت کم ہے ہم نے حکیم سے کہا کہ اسے اور دو اس پر بھی وہ راضی نہ ہوا ہم نے حکیم سے کہا کہ اسے دوگنی اجرت دیدو مگر اس پر بھی وہ راضی نہ ہوا اور ہمارے متعلق اسے اب شبہ پیدا ہوا وہ ہمارے چہروں کو غور سے دیکھنے لگا اور پھر چلا گیا۔

موسیٰ بن عبداللہ عثمان بن محمد اور ابن عثمان کی گرفتاری

اس کے تھوڑی دیر کے بعد سواروں نے ہمارے مکان کو آگھیرا ہم نے مالکہ مکان سے پوچھا کہ یہ رسالہ کیوں آیا ہے اس نے کہا کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے یہ سوار بنی سعد کے ایک شخص نمیلہ بن مرہ کی تلاش میں جس نے ابراہیم کے ساتھ خروج کیا تھا آئے ہیں تھوڑی دیر میں وہی حبشی اپنا سر اور چہرہ ڈھانکے ہوئے ہمارے پاس آیا جب سواروں کو اس نے اندر بلا لیا تو اب اس نے اپنا منہ کھولا انھوں نے پوچھا کیا یہی لوگ ہیں اس نے کہا یہی ہیں، یہ دیکھو یہ موسیٰ بن عبداللہ ہے یہ عثمان بن محمد ہے یہ اس کا بیٹا ہے اور اس چوتھے کو اگرچہ میں نہیں پہچانتا ہوں مگر یہ بھی ضرور انھیں کے ساتھ کا ہے اب ہم سب کو گرفتار کر کے محمد بن سلیمان کے سامنے پیش کیا گیا اس نے ہمیں دیکھکر موسیٰ کو مخاطب کر کے کہا اللہ تجھ سے میرا رشتہ قائم نہ رکھے کیا تمام اور شہروں کو چھوڑ کر تجھے یہیں آنا تھا اب اگر میں تجھ کو چھوڑ دوں تو امیر المومنین مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اور اگر گرفتار رکھوں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ میں نے تیری قرابت کا کچھ لحاظ نہیں کیا۔ اس کے بعد اس نے ہمارا معاملہ امیر المومنین کو لکھ بھیجا اور ہمیں بیڑیاں پہنا دیں۔

عثمان بن محمد کا قتل

امیر المومنین نے اس کے خط کے جواب میں حکم بھیجا کہ ہم سب کو ان کے پاس۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیج دیا جائے۔ سلیمان نے ہم سب کو فوج کی نگرانی میں بغداد روانہ کر دیا جب ہم بطیحہ پہنچے تو وہاں ہمیں ایک دوسرا فوج کا دستہ ہمارا منتظر ملا اس کے بعد ہم اپنے راستے پر فوجی چوکیوں سے گزرتے ہوئے بغداد آئے۔ ہمیں ابو جعفر کے سامنے پیش کیا گیا میرے باپ کو دیکھکر پوچھا تو نے بھی محمد کے ہمراہ میرے خلاف خروج کیا تھا انھوں نے کہا جی ہاں ہوا تو ایسا ہی ہے ابو جعفر نے ان کو گالیاں دیں اور تھوڑی دیر کے بعد پھر اپنے سامنے بلایا اور قتل کا حکم دیدیا چنانچہ انھیں قتل کر دیا گیا۔

موسیٰ بن عبداللہ پر جبر و تشدد

پھر انھوں نے موسیٰ کے متعلق حکم دیا کہ اسے کوڑے لگائے جائیں اس کے کوڑے مارے گئے۔ اس کے بعد میرے متعلق قتل کا حکم دیا میں اُن کے قریب کیا گیا۔ حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اس کے باپ کے سرہانے اسے کھڑا کرو جب یہ اسے دیکھے اسی وقت اس کی گردن مار دو عیسیٰ بن علی نے میرے متعلق عرض کیا کہ میرا خیال ہے کہ یہ ابھی بالغ بھی نہیں ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا امیر المومنین میں بالکل ناسمجھ لڑکا تھا میرے باپ نے جیسا مجھے حکم دیا میں نے اس کی اطاعت کی، اب ان کے حکم سے پچاس کوڑے میرے لگے پھر مجھے جیل میں قید کر دیا گیا۔

محمد بن عثمان کی رہائی

وہاں ان دنوں یعقوب بن داؤد بھی تھا، یہ میرا بہت اچھا رفیق ثابت ہوا میں اس کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور اس کے ساتھ بہت انکسار و عاجزی سے پیش آتا تھا اس وجہ سے وہ مجھے اپنے کھانے میں کھلاتا اور اپنی شراب پلاتا۔ ابو جعفر کی وفات تک میں اسی طرح قید رہا ان کے انتقال کے بعد جب مہدی خلیفہ ہوئے تو انھوں نے یعقوب کو نظر بندی سے رہا کیا یعقوب نے اُن سے میری سفارش کی اور انھوں نے مجھے رہا کر دیا۔

عثمان بن محمد کی جرات و بے باکی

عروہ بن ہشام بن عروہ بیان کرتا ہے جب عثمان ابو جعفر کے سامنے پیش کیا گیا میں ان کے پاس تھا لوگوں نے عثمان کو ان کے سامنے کر کے کہا کہ یہ عثمان بن محمد بن خالد ہے ابو جعفر نے اس سے پوچھا وہ سرکاری روپیہ جو تمھارے پاس تھا کہاں ہے اس نے کہا وہ میں نے امیر المومنین رحمۃ اللہ کو دیدیا ابو جعفر نے پوچھا امیر المومنین کون؟ اس نے کہا محمد بن عبداللہ ابو جعفر نے کہا تو نے اس کی بیعت کی تھی۔ عثمان نے کہا ہاں میں نے اس کی بیعت کی تھی جس طرح تو نے بیعت کی تھی، ابو جعفر نے اسے فاحشہ زادہ کہا اس نے جواب دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جس کی مائیں کنیزیں ہوئی ہیں اس پر ابو جعفر برافروختہ ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انھوں نے اس کے قتل کا حکم دیا لوگ اسے پیچھے ہٹاتے گئے اور اس کی گردن ماردی۔

محمد بن عبداللہ کے طرف داروں کی تلاش

محمد بن عثمان بن خالد الزبیری ایک دوسرے سلسلہ سے روایت بیان کرتا ہے جب محمد نے خروج کیا اس کے ساتھ خاندان کثیر بن الصلت کا ایک شخص بھی شریک جنگ ہوا تھا محمد کے قتل اور اس کی فوج کی ہزیمت کے بعد بقیہ لوگ روپوش ہو گئے تھے انھیں لوگوں میں میرا باپ اور یہ کثیری بھی تھے ایک عرصہ تک یہ دونوں روپوش رہے جعفر بن سلیمان مدینہ کا والی مقرر ہو کر آیا اس نے محمد کے طرف داروں کی تلاش اور گرفتاری میں بڑی سختی شروع کی، میرے باپ نے کثیری سے ایک اونٹ کرایہ پر لیا اور اب ہم گرفتاری کے خوف سے بصرہ چلے جعفر کو اس کی اطلاع ہو گئی اس نے اپنے بھائی محمد کو ہمارے بصرہ جانے کا حال لکھ دیا اور مشورہ دیا کہ وہ ہماری تاک رکھے۔ ہمارے معاملہ اور بصرہ آنے سے ہوشیار رہے۔

عثمان بن محمد کے قتل کی دوسری روایت

چنانچہ جب ہم بصرہ آئے محمد کو ہمارے آنے اور ٹھہرنے کا علم ہو گیا۔ اس نے اپنے آدمی بھیج کر ہم سب کو گرفتار کر لیا، ہم سب اس کے سامنے پیش ہوئے۔ میرے والد نے اس سے کہا کہ آپ کم از کم اس اونٹ والے کے معاملہ میں تو اللہ سے خوف کیجئے اس بچارے کا کیا قصور ہے یہ ایک اعرابی ہے جس کو ہمارا حال بالکل معلوم نہیں۔ محض پیٹ بھرنے کے لئے اس نے اپنا اونٹ ہم کو کرایہ پر دیدیا اگر آپ سے ہمارے جرم کا علم ہو جاتا تو وہ کبھی ہم کو اونٹ نہ دیتا آپ اسے بھی ابو جعفر کے سامنے پیش کر رہے ہیں حالانکہ ابو جعفر کی طبیعت سے آپ خوب واقف ہیں اس لئے اس کے خون کا گناہ آپ کے سر ہوگا، محمد بہت دیر تک سر نیچا کئے سوچتا رہا۔ پھر کہنے لگا بخدا یہ ابو جعفر کا معاملہ ہے میں اس میں قطعاً دخل نہ دوں گا۔ اب ہم سب کو اس نے ابو جعفر کے پاس بھیج دیا ہم اس کے سامنے پیش کئے گئے اس وقت ابو جعفر کے پاس سوائے حسن بن زید کے دوسرا کوئی شخص کثیری کا شناسا نہ تھا ابو جعفر نے اسے مخاطب کر کے کہا اے دشمن خدا تو اپنے اونٹ امیر المومنین کے دشمن کو کرایہ پر دیتا رہا ہے۔ ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کرتا رہا۔ کبھی تو نے اسے چھپایا اور کبھی ظاہر کیا۔ اس نے کہا امیر المومنین مجھے اس کا حال کچھ معلوم نہیں کہ یہ کون ہے یا اس کا کیا قصور ہے مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ آپ کا دشمن ہے۔ میں نے بالکل لاعلمی میں اسے ایک نئی خوش اخلاق مسلمان سمجھ کر اپنا اونٹ کرایہ پر دیدیا اگر اس کا حال مجھے معلوم ہوتا تو میں ہرگز ایسا نہ کرتا۔ اس تمام دوران میں حسن بن زید نیچی نظر کئے بیٹھا رہا۔ اب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر نے کنیزی کو خوب ڈرایا دھمکایا۔ پھر چھوڑ دیا یہ وہاں سے نکل کر غائب ہو گیا اب وہ میرے باپ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہو عثمان تم نے امیر المومنین کے خلاف خروج کیا اور ان کے دشمن کی مدد کی۔ اس نے کہا سنیئے میں نے اور آپ نے مکہ میں ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کی میں نے اسے پورا کیا اور آپ نے اس کی خلاف ورزی کی۔ ابو جعفر نے اس کے قتل کا حکم دیا جس کی بجا آوری ہو گئی۔

عبدالعزیز بن عبداللہ کی رہائی

عیسیٰ اپنے باپ کی روایت نقل کرتا ہے کہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضؓ بن الخطاب ابو جعفر کے سامنے پیش کیا گیا اسے دیکھ کر وہ کہنے لگے اگر میں تم ایسے قریشی کو قتل کر دوں تو پھر دوسرا کون ہے جسے میں معافی دے سکتا ہوں۔ یہ کہکر ابو جعفر نے اسے رہا کر دیا۔ اس کے بعد عثمان بن محمد بن خالد پیش ہوا ابو جعفر نے اسے قتل کر دیا مگر بہت سے قریشیوں کو چھوڑ دیا اس پر عیسیٰ ... رمی نے ابو جعفر سے کہا۔ جناب والا یہ کچھ اُن لوگوں سے زیادہ خطاوار نہ تھا ابو جعفر کہنے لگے ہاں مگر یہ میرے گھر لینے والے ہیں۔

علی بن المطلب اور عبدالعزیز بن ابراہیم پر عتاب

عیسیٰ کہتا ہے میں نے حسن بن زید کو یہ کہتے سنا کہ ایک دن صبح کو میں ابو جعفر سے ملنے گیا۔ انھوں نے ایک چبوترہ بنوایا اور اس پر خالد کو کھڑا کیا اب علی بن المطلب بن عبداللہ بن حنطب ان کے سامنے پیش کیا گیا اُن کے حکم سے پانچ سو کوڑے اسے مارے گئے۔ اس کے بعد عبدالعزیز بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن مقبع پیش ہوا اسے بھی انھوں نے پانچ سو کوڑے لگوائے ان دونوں میں سے ایک نے بھی جنبش نہیں کی مجھ سے کہنے لگے دیکھتے ہو ان سے زیادہ جوانمرد اور صابر تم نے کبھی دیکھے ہیں بخدا میرے سامنے ایسے شخص پیش ہوئے کہ جن کی ساری زندگی سخت محنت و جفاکشی میں بسر ہوئی تھی پھر بھی وہ مار کے مقابلہ میں ایسے صابر نہیں رہ سکے حالانکہ یہ لوگ وہ ہیں جن کی ساری عمر عیش و آرام اور ناز و نعم میں بسر ہوئی مگر پھر بھی یہ اس قدر مستقل مزاج ثابت ہوئے میں نے کہا کیوں نہ ہوں یہ آپ کی قوم کے جلیل القدر ذی عزت و شرف اصحاب ہیں ان میں یہ خوبیاں کیوں نہ ہوں گی یہ سن کر انھوں نے منہ پھیر لیا اور پھر کہنے لگے تم میں خاندانی مصیبت اب بھی باقی ہے۔

عبدالعزیز بن ابراہیم کو معافی

اس کے کچھ عرصہ کے بعد انھوں نے عبدالعزیز بن ابراہیم کو مارنے کے لئے پھر اپنے سامنے طلب کیا اس نے کہا امیر المومنین ہم اپنے معاملہ میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتے ہیں میں چالیس روز سے اوندھا پڑا ہوں۔ اس اثنا میں اللہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز بھی ایک وقت کی نہیں پڑھ سکا، کہنے لگے یہ تمہارے کئے کی سزا ہے تم خود اس کے ذمہ دار ہو عبدالعزیز نے کہا تو عفو کہاں گیا کہنے لگے اچھا تو ہم نے معاف کر دیا اور ابو جعفر نے اسے رہا کر دیا۔

امارت مدینہ پر عبداللہ بن ربیع کا تقرر

محمد بن عمر ناقل ہے کہ کثیر التعداد فوج محمد پر ٹوٹ پڑی اور اس نے جنگ میں پوری جد وجہد صرف کر دی نصف ماہ رمضان ۱۴۵ھ کو محمد مارا گیا اس کا سر عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس بھیج دیا گیا اس نے ابن ابی الکرام کو بلا کر وہ سر دکھایا اس نے شناخت کیا عیسیٰ نے اس پر سجدہ شکر ادا کیا اور اب مدینہ میں داخل ہو گیا۔ اور عام امان کا اعلان کر دیا۔ محمد بن عبداللہ کے ظاہر ہونے سے قبل تک دو ماہ سترہ روز گزرے۔ اس سنہ میں عیسیٰ بن موسیٰ نے محمد کے قتل کے بعد مدینہ چھوڑتے وقت کثیر بن حصین کو مدینہ پر اپنا قائم مقام مقرر کر دیا۔ یہ ایک ماہ تک اسی خدمت پر رہا اس کے بعد ابو جعفر منصور نے عبداللہ بن الربیع الحارثی کو مدینہ کا والی مقرر کر کے بھیجا۔

اس سال مدینہ کے حبشی عبداللہ بن الربیع الحارثی کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور عبداللہ ان سے ڈر کر بھاگ نکلا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۵

مدینہ میں حبشیوں کی یورش و تعمیر بغداد

ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ کی گرفتاری

ریاح بن عثمان نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ کو بنی اسد اور بنی مطے کے صدقات کا تحصیل دار مقرر کیا۔ محمد کے خروج کے وقت ابوبکر صدقات کی وصول شدہ رقم لے کر اس کے پاس آگیا اور اس کے ہمراہ جنگ کے لئے مستعد ہو گیا، جب عیسیٰ نے کثیر بن حصین کو مدینہ کا عارضی والی مقرر کیا تو اس نے ابوبکر کو پکڑ کر ستر کوڑے اس کے لگوائے اور بیڑیاں پہنا کر قید کر دیا۔

عبداللہ بن ربیع کی مدینہ میں آمد

عبداللہ بن ربیع ابو جعفر کی طرف سے مدینہ کا والی مقرر ہو کر بروز سنیچر ماہ شوال ۱۴۵ھ کے ختم میں ابھی پانچ راتیں باقی تھیں کہ مدینہ آیا اس کی فوج کے سپاہیوں کی بعض خرید کردہ اشیاء کے متعلق ان کے تاجروں سے تکرار ہو گئی انھوں نے قصر مروان آکر جہاں ابن ربیع فروکش تھا سپاہیوں کی شکایت کی ابن ربیع نے تاجروں کو ڈانٹ ڈپٹ کر کے نکلوا دیا۔ اس واقعہ سے سپاہی تاجروں پر اور چیرہ دست ہو گئے جس سے تمام تاجروں میں ان کی بدنامی بڑھ گئی اور ہر شخص ان کو بری نظر سے دیکھنے لگا

مدینہ میں حبشیوں کی شورش

بعض سپاہیوں نے بغیر قیمت ادا کئے بازار سے کچھ سامان لے لیا اور ایک صبح کو وہ عثمان بن زید نام صراف کے پاس آئے اور اس کی تھیلی چھین لی عثمان نے فریاد رسی کے لئے دہائی دی اور بڑی مشکل سے اس کا مال اسے ملا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ کے عمائد نے جمع ہو کر ابن ربیع سے اس کی شکایت کی مگر نہ اس نے ان حرکات کو ناروا تسلیم کیا اور نہ ان کی روک تھام ہی کی۔ اس کے بعد یہ واقعہ ہوا کہ ایک سپاہی نے جمعہ کے دن ایک قصاب سے گوشت خریدا اس کی قیمت ادا کرنے سے انکار کیا اور قصاب پر تلوار نکال لی اس نے کندے کے نیچے سے ایک چھری نکال کر اس سے سپاہی کی چھنگلیا قطع کر دی سپاہی اپنے گھوڑے سے گر پڑا بہت سے قصاب اس پر جھپٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا نیز انھوں نے حبشیوں کو جو نماز جمعہ کے لئے جا رہے تھے سپاہیوں پر للکارا حبشیوں نے ان کو ہر طرف۔ جہاں وہ ملے عمداً ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کرنا شروع کیا شام تک یہ ہنگامہ برپا رہا۔ دوسرے دن صبح ابن ربیع مدینہ سے بھاگ گیا۔

حبشیوں پر ابن ربیع کا ظلم و ستم

حارث بن اسحٰق راوی ہے حبشیوں نے اپنا ایک بگل بجایا اس پر تمام شہر کے حبشیوں کی یہ حالت تھی کہ جہاں کسی نے وہ آواز سنی چاہے وہ کسی مشغلہ میں ہو اسے چھوڑ کر کان لگا کر اسے غور سے سنتا اور جب اسے یقین آ جاتا کہ یہ بگل ہمارے لئے بج رہا ہے وہ فوراً اس چیز کو جو اس کے ہاتھ میں ہوتی پھینک کر اس آواز کی سمت چلتا اور جہاں بگل بج رہا تھا وہاں آ جاتا۔ یہ جمعہ کا دن تھا اور ۱۴۵ھ کے ماہ ذی الحجہ کے ختم میں ابھی سات راتیں باقی تھیں یہ تین شخص وثیق، یعقل اور رمقہ حبشیوں کے سرگروہ تھے یہ سیدھے ابن الربیع پر بڑھے لوگ جمعہ کی نماز میں مشغول تھے مگر ان حبشیوں نے ان کو نماز بھی نہ پڑھنے دی اور جا لیا۔ ابن الربیع ان کے مقابلہ پر نکلا پہلے تو یہ اس کے سامنے سے ہٹ گئے یہاں تک کہ وہ بانار میں آ گیا یہاں پانچ مسکین مسجد کے راستے میں بیٹھے بھیک مانگ رہے تھے ابن الربیع نے اپنی جمعیت کے ساتھ ان غریبوں پر حملہ کر کے ان سب کو قتل کر دیا پھر اسے چند چھوٹے بچے ایک مکان کے چھجہ پر نظر آئے اس نے خیال کیا کہ یہ باغیوں کے بچے ہیں اس نے ان بچوں کو پھسلا کر نیچے اتروایا ان کو امان کا وعدہ دیا جب وہ نیچے اتر آئے اس نے ان سب کو قتل کر دیا۔

حبشیوں کا ابن ربیع پر حملہ

پھر یہاں سے آگے بڑھ کر گندھیوں کے پاس کھڑا ہوا اب حبشیوں نے اس پر حملہ کیا مگر بھاگتے ہوئے اس نے ان کی صف میں رخنہ پیدا کر دیا اور نکل گیا، انھوں نے تعاقب کیا ابن الربیع بقیع آیا یہاں حبشیوں نے اسے ہر طرف سے آ گھیرا جب اس نے دیکھا کہ اب مفر نہیں اس نے ان کے لئے درہم بکھیر دیئے، حبشی ان کے لوٹنے میں پڑ گئے اس طرح وہ ان سے بچ کر نکل گیا اس نے بطن نخل میں جو مدینہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو راتوں کی مسافت پر واقع ہے آگر منزل کی۔

عبداللہ بن ربیع کا مدینہ سے فرار

عیسیٰ راوی ہے حبشیوں نے ابن الربیع پر خروج کیا، وثیق حدیا، عنقود اور ابوقیس ان کے سرگروہ تھے اگرچہ ابن الربیع نے ان کا مقابلہ کیا مگر حبشیوں نے اُسے مار بھگایا وہ بطن نخل چلا آیا اور یہیں فروکش ہوگیا۔

عمر بن راشد راوی ہے ابن الربیع کے بھاگ جانے کے بعد حبشیوں نے سرکاری بھنڈار خانہ کو لوٹ لیا جتنا ستو آٹا، زیتون کا تیل اور چھوہارے وہاں تھے سب پر قبضہ کرلیا چنانچہ نرخ اشیا اتنا ارزاں ہوا کہ ایک بوجھ آٹا دو درہموں میں اور زیتون کا ایک کپہ چار درہم میں ملنے لگا۔

حبشیوں کے خروج کی ابوجعفر کو اطلاع

حارث بن اسحٰق راوی ہے کہ حبشیوں نے قصر مروان پدر اور یزید کے محل پر غارت گری کی ان دونوں مکانوں میں ذخائر خوراک کثیر تعداد میں جمع تھے جو بحری راستے سے لاکر فوج کی سرراہی کے لئے جمع کئے گئے تھے حبشیوں نے ان میں کچھ نہ چھوڑا سب پر قبضہ کرلیا اسی دن سلیمان بن خلیج بن سلیمان مدینہ سے روانہ ہوکر ابوجعفر کے پاس آیا دور اُس نے اس ہنگامہ کی اطلاع ابوجعفر کو دی۔

ان حبشیوں نے کئی سپاہیوں کو قتل کردیا اُس کی وجہ سے تمام سپاہی اُن سے اس قدر مرعوب ہوگئے کہ اگر کسی شہ سوار کی حبشی سے مٹ بھیڑ ہو جاتی جو ستر پوشی کے لئے صرف تہبند لانبا کرتا اور اُس پر چھوٹا کوٹ پہنے ہوتا تو وہ حبشی حقارت کی نیت سے اپنا منہ اُس شہ سوار کی طرف سے موڑ لیتا اور فوراً ہی بازار میں سے کوئی ڈنڈا لے کر اس پر حملہ کرکے اُسے قتل کردیتا اُن کی اس جرأت کی وجہ سے سپاہی کہتے تھے کہ ہوں نہ ہوں یہ حبشی ضرور یا جادوگر ہیں یا بھوت۔

ابن ابی سبرہ کی مدینہ میں امامت

مسور بن عبدالملک راوی ہے کہ جب ابن الربیع نے ابوبکر بن ابی سبرہ کو جس نے بنی مٹے اور اسد کے صدقات کی رقم وصول کرکے محمد کو لاکر دیدی تھی قید کردیا تو قریشیوں کو اُس کی جان کا خوف ہوا کہ مبادا یہ قتل کردیا جائے اسی زمانے میں حبشیوں نے ابن الربیع کے خلاف یورش کی ابن ابی سبرہ نے جیل سے نکل کر لوگوں کے سامنے تقریر کی اور انھیں حکومت کی اطاعت کی ترغیب وتحریص کی اور ابن الربیع کے مدینہ واپس آنے تک نماز پڑھائی۔

ابن ابی سبرہ کا اہل مدینہ سے خطاب

حارث بن اسحٰق راوی ہے ابن ابی سبرہ بیڑیاں پہنے جیل سے نکل کر مسجد آیا اُس نے محمد بن عمران، محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیز اور دوسرے عمائد کو بلا بھیجا یہ سب لوگ اُس کے پاس جمع ہوئے اس نے خدا کا واسطہ دے کر اُن سے کہا کہ یہ شورش بڑی مصیبت ہے اگر پہلی شورش کے ساتھ اس شورش کا برا اثر امیرالمومنین کے دل میں پوری طرح جاگزیں ہو گیا تو سمجھ لیجئے کہ یہ ہمارا شہر اور اہل شہر تباہ ہو جائیں گے تمام غلام جماعت اس وقت بازار میں موجود ہے میں آپ سے خدا کا واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں کہ آپ حضرات اُن سے جا کر ملئے اور حکومت کی اطاعت میں واپس آنے کے لئے گفتگو کیجئے اور اپنی رائے کے مطابق اُن کے طرز عمل کو بدل دیجئے اور اُن میں نہ کوئی نظام ہے اور نہ اُن کی شورش کسی تحریک خاص پر مبنی ہے یہ لوگ تو محض جوش حمیت میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں یہ سب حضرات غلاموں سے جا کر ملے اور اُن سے گفتگو کی اُنھوں نے کہا آپ ہمارے سردار اور آقا ہیں ہم آپ کی نصیحت پر بخوشی لبیک کہتے ہیں کیونکہ ہم نے تو محض اُس نازیبا طرز عمل کے خلاف جو انھوں نے آپ حضرات کے ساتھ برتا تھا خروج کیا ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اپنے معاملہ کو آپ کے سپرد کئے دیتے ہیں اس کے بعد عمائد مدینہ اُن کو مسجد لے آئے۔

حسین بن مصعب کی حبشیوں سے گفتگو

حسین بن مصعب راوی ہے حبشیوں کے خروج کے بعد ابن الربیع مدینہ سے بھاگ گیا میں کچھ لوگوں کے ساتھ حبشیوں کے پاس آیا جو اس وقت بازار میں مورچہ زن تھے ہم نے ان سے کہا کہ تم لوگ متفرق ہو جاؤ کیونکہ اس ہنگامہ سے نہ تو تم کو کوئی فائدہ ہوگا اور نہ ہمیں وثیق نے کہا کہ اب جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا ابن الربیع ہمیں معاف نہ کرے گا اور نہ آپ لوگوں کو آپ ہمیں اُس سے اب بٹ لینے دیجئے تاکہ کم از کم ہم اپنا دل تو ٹھنڈا کر لیں مگر ہم نے اُس کی بات نہ مانی اور برابر اصرار کرتے رہے کہ اس ہنگامہ سے باز آجاؤ یہاں تک کہ وہ سب حبشی متفرق ہو کر اپنی اپنی راہ چل دیئے۔

عمر بن راشد کا بیان

عمر بن راشد کہتا ہے کہ وثیق حبشیوں کا سرغنہ تھا اور یقطل قصائی اُس کا خلیفہ تھا۔ ابن عمران نے اُس سے جا کر پوچھا کہو وثیق کسے حکمراں بنانا چاہتے ہو اُس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ بنی ہاشم کے چار شخص قریش کے چار انصار کے چار اور موالیوں میں سے چار آدمی باہمی مشورہ سے حکومت کریں، ابن عمران نے کہا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اگر اللہ ہماری حکومت میں تم کو شریک کرے تو وہ تمھارے عدل سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں بہرہ اندوز کرتا رہے وثیق نے کہا کہ اللہ نے پہلے ہی حکومت میرے سپرد کر دی ہے۔

ابن عمران کا خطبہ

حارث بن اسحٰق بیان کرتا ہے ابن ابی سبرہ کے ہمراہ حبشی مسجد نبوی میں جمع ہوئے وہ بیڑیاں پہنے منبر پر چڑھ کر رسول اللہ صلعم کی جگہ پر متمکن ہوا اُس کے بعد محمد بن عمران منبر پر چڑھا اور یہ ابن ابی سبرہ سے ایک درجہ نیچے بیٹھا اُن کے بعد محمد بن عبدالعزیز اُن دونوں سے ایک درجہ نیچے بیٹھا اُس کے بعد سلیمان بن عبداللہ بن ابی سبرہ اُن سب سے نیچے منبر پر جا بیٹھا۔ اب گفتگو شروع ہوئی۔ جتنے منہ اُتنی باتیں، بڑی سخت سخت تقریریں ہوتی رہیں مگر ابن ابی سبرہ تمام دوران گفتگو میں بالکل خاموش بیٹھا رہا ابن عمران نے کہا میں بازار جاتا ہوں یہ کہتے ہی وہ منبر پر سے اُتر آیا جو لوگ اُس سے نیچے بیٹھے تھے وہ بھی اُتر آئے مگر ابن ابی سبرہ اپنی جگہ بیٹھا رہا اب اُس نے تقریر شروع کی اور اُس میں لوگوں کو امیرالمومنین کی اطاعت اختیار کرنے کی ترغیب و تحریص کی اور محمد بن عبداللہ کی شورش کا مفصل ذکر کیا۔ محمد بن عمران بازار آیا یہاں اُس نے گیہوں کے ایک ٹاٹ پر کھڑے ہو کر عوام کو خطاب کیا اُس کی تقریر سُن کر تمام لوگ مسجد سے چلے آئے۔

www.KitaboSunnat.com

اصبغ بن سفیان کی امامت

اُس روز صرف مؤذن کی امامت میں نماز ادا ہوئی عشا کی نماز کے وقت تک بہت سے لوگ مسجد آ گئے، قریشی مقام مقصورہ میں جمع ہو گئے تھے اب جماعت کھڑی ہوئی محمد بن عمار مؤذن نے جس کا لقب کساکس تھا قریشیوں سے پوچھا کون نماز پڑھائے گا کسی نے اس کا جواب نہیں دیا اُس نے پھر کہا کیا آپ کو سُنائی نہیں دیتا اس پر بھی کسی نے اُسے جواب نہیں دیا اب اُس نے ہر شخص کا نام لے کر کہا اے ابن عمران اے ابن فلاں کون نماز پڑھاتا ہے جب اس کا بھی کسی نے جواب نہیں دیا تو اب وہ خود کھڑا ہوا اُس کے بعد اصبغ بن سفیان بن عاصم بن عبدالعزیز بن مروان کھڑا ہوا اور اُس نے کہا کہ میں نماز پڑھاتا ہوں، اُس نے امام کے مقام پر کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ صفیں برابر کرو جب صفیں برابر ہو چکیں تو اب اُس نے بلند آواز سے سارے نمازیوں کو مخاطب کر کے کہا سُن لیجئے میں الاصبغ بن سفیان بن عاصم بن عبدالعزیز بن مروان ہوں اور میں ابو جعفر کی اطاعت کے ساتھ تم سب کو نماز پڑھاتا ہوں اس جملہ کو اُس نے دو یا تین مرتبہ کہا پھر تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دی۔

ابن ابی سبرہ کی ہدایت

دوسرے دن صبح کو ابن ابی سبرہ سے لوگوں نے کہا کہ کل شام تم نے جو حرکت کی وہ سب کو معلوم ہے تم نے اپنے عامل کے قصر کی ہر شے کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹ لیا نیز تم نے امیر المومنین کی فوج کے آذوقہ کو بھی لوٹ لیا میں سب سے بتاکید کہتا ہوں کہ جس کے پاس جو شے ہو وہ لاکر واپس کردے اور اس کے لئے میں نے حکم بن عبداللہ بن المغیرہ بن موہب کو متعین کیا ہے کہ وہ لوٹ کا سامان وصول کریں چنانچہ اب لوگوں نے لوٹ کا سامان لاکر اُس کے سپرد کیا اور اس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ہزار دینار مالیت کا سامان اُس کے پاس واپس آ گیا۔

ابن ابی سبرہ کی قائم مقامی

مسور بن عبدالملک نا نقل ہے کہ قریش کی یہ صلاح ہوئی کہ وہ ابن الربیع سے کہیں کہ تم مدینہ سے چلے جاؤ اور جب وہ اسے منظور کرلے تو پھر وہ اس سے یہ خواہش کریں کہ وہ ابن ابی سبرہ کو مدینہ پر اپنا نائب مقرر کرجائے تاکہ امیر المومنین کے دل میں اُس کی طرف سے جو بدگمانی جاگزیں ہے وہ اس طرح دُور ہو سکے چنانچہ جب حبشیوں نے ابن الربیع کو مدینہ چھوڑنے پر مجبور کردیا تو ابن عبدالعزیز نے اُس سے کہا تم یہ کیا غضب کرتے ہو کہ بغیر کسی کو نائب بنائے مدینہ سے جاتے ہو یہ بات مناسب نہیں ہے بہتر یہ ہے کہ کسی کو اپنا نائب بناتے جاؤ اُس نے پوچھا کسے بناؤں، اُس نے قدامہ بن موسیٰ کا نام لیا چنانچہ اُسے بلایا گیا۔ قدامہ اُس کے پاس آیا وہ ابن الربیع اور ابن عبدالعزیز کے درمیان بیٹھ گیا۔ ابن الربیع نے اُس سے کہا قدامہ تم جاؤ میں نے تم کو مدینہ اور اُس کے توابع کا والی مقرر کیا۔ قدامہ نے کہا جس شخص نے تم کو میری ولایت کے لئے رائے دی ہے وہ تمہارا خیر خواہ اور دوراندیش نہیں۔ میرے تقرر سے اُس کا مقصد فساد پیدا کرانا ہے اس وقت مدینہ کی امارت کا ہم سب سے زیادہ مستحق اور اہل وہ شخص ہے جو گھر بیٹھے سب پر حکومت کر رہا ہے۔ یعنی ابن ابی سبرہ بہتر ہے کہ تم مدینہ واپس جاؤ کیونکہ مدینہ چھوڑنے کی کوئی معقول وجہ اب تک تمہارے پاس نہیں ہے۔ ابن الربیع مدینہ چلا گیا۔

عبداللہ بن ربیع کی مراجعت مدینہ

حارث بن اسحٰق کہتا ہے ابن عبدالعزیز چند قریشیوں کے ہمراہ ابن الربیع کے پاس بطن نخل میں جہاں وہ اس وقت مقیم تھا آیا اور ان سب لوگوں نے اُسے مدینہ واپس آنے کا مشورہ دیا اور اس پر سخت اصرار بھی کیا مگر اُس نے نہ مانا آخر کار ابن عبدالعزیز نے خلوت میں کچھ دیر اُس سے باتیں کیں اُس سرگوشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابن الربیع مدینہ چلا آیا اب سب طرف امن وامان ہو گیا اور لوگ بھی امان وسکون کی زندگی بسر کرنے میں مصروف ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر بن راشد راوی ہے کہ ابن عمران وغیرہ ابن الربیع سے جا کر اعوص میں ملے جہاں وہ مقیم تھا یہ اُسے سمجھا بجھا کر مدینہ واپس لے آئے اس نے مدینہ آکر وثیق، ابوالنار، یعقل اور مسعر کا ایک ایک ہاتھ کٹوا دیا۔

منصور کا دارالخلافہ کی منتقلی کا ارادہ

حکمران ہونے کے بعد منصور نے مدینہ ابن ہبیرہ کے سامنے اپنا ہاشمیہ بنایا ان دونوں کے درمیان فقط شاہراہ کا عرض حائل تھا۔ یہ مدینہ ابن ہبیرہ کوفہ کے ایک پہلو میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ منصور نے خود وسط کوفہ میں ایک شہر رصافہ نام بنایا۔ جب راوندیہ جماعت ہاشمیہ میں منصور پر چڑھ آئی تو اس ہنگامہ اور نیز کوفہ کے بالکل قریب ہونے کی وجہ سے منصور کو یہاں قیام کرنا اچھا معلوم نہ ہوا نیز وہاں کے باشندوں سے بھی اب خطرہ پیدا ہو گیا تھا ان حالات کی وجہ سے اُس نے اُن کی ہمسائیگی کو خیرباد کہہ دینا چاہا۔ وہ خود کسی مناسب اور ایسے خوش آب وہوا مقام کی تلاش میں نکلا جسے وہ اپنا اور اپنی فوج کا مسکن بنا سکے اور وہاں ایک شہر بسائے۔

بغداد کی خصوصیات

پہلے وہ جرجرایا آیا یہاں سے بغداد گیا وہاں سے موصل جا کر پھر بغداد واپس آیا۔ بغداد کو دیکھ کر کہنے لگا یہ فوجی چھاؤنی کے لئے بہت اچھا مقام ہے اس کے ایک پہلو میں دجلہ رواں ہے یہاں سے لے کر چین تک ہمارے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہمیں ہر قسم کا سامان معیشت بحری راستے سے وصول ہو سکتا ہے۔ اسی طرح تمام سامان خوراک جزیرہ اور ارمینیا اور اُس کے گرد کے علاقوں سے ہمیں پہنچ سکتا ہے، دریائے فرات بھی ہمارے قریب ہی واقع ہے اُس کے ذریعہ شام رقہ اور اُس کے گرد کے علاقوں کی ہر قسم کی پیداوار ہمیں وصول ہو سکتی ہے ان تمام فوائد و مصالح کو پیش نظر رکھ کر منصور اُسی مقام پر فروکش ہو گیا اور صراۃ پر اُس نے اپنی چھاؤنی ڈال دی، شہر کی داغ بیل ڈالی اُسے چار حصوں پر تقسیم کر کے ایک ایک حصہ ایک ایک مہتمم تعمیرات کی نگرانی میں دیدیا۔

بغداد کے متعلق پیشین گوئی

سلیمان بن مجالد راوی ہے کوفے والوں نے اپنی دراندازیوں سے منصور کی فوج کی اطاعت و فرماں برداری ناقابل اعتماد کر دی، نقل مکان کے لئے منصور پہاڑی علاقہ کی طرف گیا تاکہ وہاں کوئی مناسب جگہ اپنے مقام کے لئے انتخاب کرے اس زمانے میں راستہ مدائن سے ہو کر تھا چنانچہ ہم ساباط کی راہ ہو لئے میرا ایک رفیق آشوب چشم کی وجہ سے پیچھے رہ گیا اور اپنی آنکھوں کا علاج کرانے لگا طبیب نے اُس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین کے دورے کی غایت دریافت کی اُس نے کہا کہ وہ اپنی سکونت کے لئے خوش منظر مقام کی تلاش میں ہیں اُس نے کہا کہ ہمارے یہاں کتب میں مذکور ہے کہ ایک شخص مقلاص نام دجلہ اور صراۃ کے درمیان زورا نام آباد کرے گا۔ اور جب وہ اس شہر کی بنیاد ڈالے گا اور ایک نبیاڈ بھر جائے گی اُس وقت اُسے حجاز میں فتنہ پیدا ہونے کی خبر ملے گی وہ اس کی تعمیر چھوڑ کر اُس کے فرو کرنے میں مصروف ہو جائے گا اور جب حجاز کے فتنہ سے اسے اطمینان ہو جائے گا اُسے بصرہ میں بغاوت برپا ہونے کی اطلاع ملے گی اس واقعہ کا اُس پر پہلے سے زیادہ اثر ہو گا مگر تھوڑی ہی مدت میں یہ دونوں فتنے دب جائیں گے وہ اُس کی پھر تعمیر شروع کرے گا اسے مکمل کر کے ایک عرصہ تک زندہ رہے گا اور حکومت اُس کے ورثا میں باقی چلی جائے گی۔

سلیمان کہتا ہے کہ امیر المومنین مقام کی تلاش میں اطراف جبل میں پھر رہے تھے کہ میرا رفیق مجھ سے آملا اُس نے یہ واقعہ مجھ سے بیان کیا میں نے اُس کی اطلاع امیر المومنین کو دی انھوں نے میرے رفیق کو بلایا اُس نے ان کے سامنے پورا واقعہ نقل کیا۔ کہنے لگے بخدا وہ شخص میں ہوں بچپن میں مجھے مقلاص پکارتے تھے بعد میں یہ عرف جاتا رہا۔

ابو جعفر کا اپنے مصاحبوں سے مشورہ

ابن عیاش راوی ہے جب ابو جعفر نے ہاشمیہ سے نقل مکان کرنا چاہا انھوں نے معماروں کو ایک ایسے عمدہ مقام کے انتخاب کے لئے بھیجا جس کی جائے وقوع مرکزی ہو اور اس میں عوام اور فوج کو کوئی تکلیف نہ اٹھانا پڑے بارما کے قریب ایک جگہ کی ان سے نشان دہی کی گئی جس کے منظر اور آب و ہوا کی خوبی کی تعریف کی گئی، منصور خود اُس کے ملاحظہ کے لئے روانہ ہوئے وہیں شب باش ہوئے صبح کو پھر اُسی مقام کو اچھی طرح دیکھا بھالا یہ مقام اُن کو پسند آگیا انھوں نے اپنے مصاحبوں سلیمان بن مجالد، ابو ایوب الخوزی اور میر منشی عبد الملک بن حمید وغیرہ سے بھی اُس مقام کے متعلق رائے دریافت کی سب نے باتفاق اُس کی تعریف کی اور کہا کہ اس سے بہتر جگہ دیکھنے میں نہیں آئی یہ مقام خوش فضا ہے اور یہاں کی آب و ہوا بہت معتدل و سزاوار معلوم ہوتی ہے منصور نے کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو مگر مشکل یہ ہے کہ یہاں اتنی بڑی آبادی، فوجیں اور دوسری جماعتیں آباد نہیں ہو سکتیں کیونکہ یہ اُن کی ضروریات معیشت کو کافی نہیں ہو سکتی میں ایسی جگہ کا انتخاب کرنا چاہتا ہوں جو خوبی آب و ہوا کے علاوہ لوگوں کی ضروریات کی کفیل ہو سکے اور میرے مزاج کے بھی موافق ہو، جہاں نرخ اشیاء ما یحتاج گراں نہ ہوں اور زندگی گراں بار نہ ہو کیونکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر میں نے اس جگہ قیام کیا جہاں خشکی و تری کے راستے سلان معیشت بہم نہ ہو سکے گا تو ضروری بات ہے کہ یہاں نرخ اشیاء بہت چڑھ جائے گا۔ ضروریات زندگی کم ہوں گی اور اس وجہ سے معیشت گراں ہو جائے گی اور اس سے لوگوں کو سخت تکلیف ہوگی، اثنائے سفر میں مجھے ایک ایسا مقام نظر پڑا ہے جہاں یہ تمام خوبیاں جمع ہیں آج رات وہاں بسر کر کے دیکھتا ہوں اگر آب و ہوا بھی اچھی ثابت ہوئی اور اسی کے ساتھ یہ بھی اندازہ ہو گیا کہ وہ مقام فوج اور عوام کی ضروریات کے لئے مکتفی ہوگا تو میں وہیں شہر آباد کروں گا۔

ابو جعفر منصور کا موضع قصر میں قیام

ہشیم بن عدی راوی ہے کہ منصور پل کی سمت آکر وہاں ٹھہرے۔ جہاں اب قصر اسلام واقع ہے یہاں انھوں نے عصر کی نماز پڑھی گرمی کا زمانہ تھا موضع قصر میں ایک راہب کی خانقاہ تھی، انھوں نے یہیں رات بسر کی رات اُن کو نہایت خوش گوار معلوم ہوئی میٹھی نیند سوئے اور اس قدر لطف اندوز ہوئے کہ یہاں سے باہر روئے زمین میں ایسی سہانی رات بسر کرنے کا اُن کو پہلے اتفاق نہیں ہوا تھا، دوسرے دن سارے دن وہاں ٹھہرے، ہر شے خیال کے مطابق نظر آئی کہنے لگے یہ جگہ ہے یہیں میں نیا شہر آباد کرتا ہوں۔ یہاں فرات، دجلہ اور دوسرے دریاؤں کے ذریعہ دور دور کی پیداوار ہمیں پہنچتی رہے گی۔ نیز فوج اور عوام کے لئے بھی یہ جگہ ہر حیثیت سے بالکل کافی وافی ہوگی اب انھوں نے اُس کی داغ بیل ڈالی اُس کی تعمیر کا اندازہ قائم کیا، پہلی اینٹ خود اپنے ہاتھ سے رکھی، بنیاد رکھتے وقت یہ کہا بسم اللہ والحمد للہ والارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین، پھر کہنے لگے ابو علی برکۃ اللہ داب بناؤ اللہ اس میں برکت دے)

ابو جعفر منصور کی بطریق سے ملاقات

بشر بن میمون الشروی اور سلیمان بن مجالد سے روایت ہے، جب منصور جبال کی سمت سے پلٹے تو انھوں نے اُس فوجی افسر کی اطلاع کا جس نے ایک طبیب کی روایت بیان کی تھی کہ اُن کی کتابوں میں مقلاس کا ذکر آیا ہے، ذکر کیا اور اُس گرجا میں جو اُن کے قصر خلد نام کے مقابل واقع ہے فروکش ہوئے۔ منصور نے گرجا کے مہتمم کو اپنے پاس آنے کی دعوت دی، نیز اُس نے اُس بطریق کو جو رحاء البطریق کا مالک تھا، بغداد اور مخرم کے دیسکھ اور بستان القس کے مشہور گرجا کے مہتمم کو اور عتیقہ کے دیسکھ کو اپنے پاس بلایا اور ہر شخص سے اُن کے موضعوں کا حال پوچھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ سردی اور گرمی میں اور بارش میں اُن مقامات کی آب وہوا کیسی رہتی ہے، کیچڑ کتنا ہوتا ہے، مچھر کھٹمل، پسوؤں کا کیا حال ہے خشک سالی میں کیا کیفیت رہتی ہے، ہر شخص نے اپنے علم کے مطابق جواب دیا منصور نے اپنے کئی آدمی اُن کے ہمراہ کئے اور حکم دیا کہ ہر ایک ان کے موضع میں رات بسر کرے۔ چنانچہ ہر شخص نے علیحدہ علیحدہ موضع میں رات گزاری اور پھر منصور کو آکر اُس کی کیفیت بیان کی، اب منصور نے اُن سب سے جن کو انھوں نے بلایا تھا مشورہ لیا ہر شخص کی اطلاع کی تنقیح وتنقید کرکے سب نے بالاتفاق بغداد کے زمیندار کو اختیار کیا، منصور نے اُسے بلا کر اُس سے مشورہ لیا اور اس کے گاؤں کا حال پوچھا یہ وہی زمیندار ہے جس کا گاؤں اب تک اُس مربع میں جو ابو العباس الفضل بن سلیمان الطوسی کے نام سے مشہور ہے قائم ہے گاؤں کے کچے مکانات کی صرف بنیادیں اور اس زمیندار کا پورا مکان بدستور اب تک قائم ہیں۔

بطریق کا ابو جعفر منصور کو مشورہ

اُس نے منصور سے کہا کہ جناب والا نے ان مقامات کی آب وہوا اور فضا کے متعلق مجھ سے دریافت فرمایا ہے کہ کونسا مقام آپ کے لئے اختیار کیا جائے میری یہ رائے ہے کہ آپ ان چار پرگنوں کے درمیان سکونت پذیر ہوں۔ مغرب میں دو پرگنے قطربل اور بادوریا اور مشرق میں نہر لوق اور کلواذی ہوں اس طرح آپ ایک ایسے وسطی مقام میں سکونت پذیر ہو جائیں گے جہاں کثرت سے نخلستان ہیں اور پانی بالکل قریب ہے اگر کبھی ایک پرگنہ میں خشک سالی ہو گئی اور اس کی وجہ سے اُس کی فصل بچھڑ گئی تو دوسرے پرگنوں میں کافی پیداوار ہو جائے گی اور اس طرح آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی، آب صراۃ پر قیام کریں گے۔ دریائے فرات کے ذریعہ شام سے سامان خوراک کشتیوں میں بار ہو کر آپ کو پہنچتا رہے گا نیز مصر و شام کے میوے آپ کو ہم دست ہوتے رہیں گے دوسری طرف سے دجلہ کے ذریعہ چین، ہند، بصرہ اور واسط سے سامان خوراک کشتیوں میں بار ہو کر آپ کو پہنچے گا آرمینیا اور اس کے ملحقہ علاقہ کا سامان خوراک دریائے تامرا کی راہ دریائے زاب سے ہو کر آپ کے پاس پہنچا کرے گا، اسی طرح روم، آمد، جزیرہ اور موصل کی پیداوار دجلہ کے راستے آپ کو پہنچا کرے گی۔

بغداد کی دفاعی حیثیت

چونکہ آپ بہت سے دریاؤں کے بیچ میں متوطن ہوں گے اس وجہ سے کوئی دشمن دریا کو کشتیوں کے پل یا پختہ پل کے ذریعہ عبور کئے بغیر آپ تک نہیں پہنچ سکے گا اور اگر آپ دشمن کے لئے ان پلوں کو قطع یا برباد کر دیں گے تو کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ذریعہ سے دشمن آپ تک پہنچ ہی نہ سکے گا آپ دجلہ اور فرات کے درمیان ہوں گے جو کوئی بھی مشرق یا مغرب سے آپ کے خلاف پیش قدمی کرے گا۔ اُسے بہرحال دریا کا عبور کرنا لازمی ہوگا۔ نیز یہاں سکونت پذیر ہونے سے آپ ایک طرف بصرہ واسط اور کوفہ اور دوسری طرف موصل اور تمام علاقہ سواد کے درمیان رہیں گے، نیز آپ صحرا، سمندر اور کوہستان سے قریب رہیں گے تاکہ جیسی ضرورت واقع ہو اُس سے کام لیا جا سکے، یہ گفتگو سُن کر منصور کا ارادہ اُسی مقام پر فروکش ہونے کا ہوا اُس شخص نے منصور کے لئے اختیار کی اور بڑھ گیا، اتنے میں اُس نے منصور سے یہ بھی کہا کہ ان تمام فوائد کے ہوتے ہوئے یہ بات بھی پیش نظر رہنا چاہیے کہ اللہ کے فضل و احسان سے امیرالمومنین کی فوج اور عہدہ دار بہت کثیر ہیں اس وجہ سے آپ کے کسی دشمن کو آپ پر آنکھ اٹھانے کی جرأت نہیں ہو سکتی، شہروں کی تعمیر میں اس بات کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے کہ اُس کی فصیلیں ہوں، خندق ہوں، اور قلعے ہوں یہاں یہ فائدہ ہے کہ قدرتی طور پر دجلہ اور فرات آپ کے شہر کے لئے خندق کا کام دیں گے۔

حماد الترکی کا بیان

حماد الترکی کہتا ہے ۱۴۵ھ میں منصور نے کئی آدمیوں کو مضافات میں ایک ایسے مقام کے انتخاب کے لئے متعین کیا جہاں وہ اپنا شہر بسائیں ان اصحاب نے اس مقصد کے حاصل کرنے میں گو پوری جدوجہد کی مگر منصور کو کوئی جگہ پسند نہ آئی اور اس لئے وہ خود معائنہ کے لئے نکلے اور اسی گرجا میں جو صراۃ پر واقع ہے آکر شب باش ہوئے، کہنے لگے کہ بس میں اسی مقام کو پسند کرتا ہوں یہاں فرات، دجلہ، اور صراۃ کے ذریعہ تمام ضروریات زندگی بہم پہنچیں گی۔

محمد بن جابر کی روایت

محمد بن جابر کا باپ راوی ہے جب ابو جعفر منصور نے بغداد میں اپنا شہر بسانا چاہا تو اُن کی نظر ایک راہب پر پڑی انھوں نے اُسے آواز دے کر بلایا وہ حاضر ہوا انھوں نے اُس سے پوچھا کیا تمھاری کتابوں میں کچھ اس بات کا ذکر آیا ہے کہ یہاں کوئی شخص ایک شہر بسائے گا اُس نے کہا جی ہاں مقلاص نام ایک شخص یہاں شہر بسائے گا منصور کہنے لگے بچپن میں مجھی کو مقلاص عرف سے پکارتے تھے راہب کہنے لگا تو بس آپ ہی اس کی تعمیر کریں گے، اسی طرح جب انھوں نے روم کے علاقہ میں شہر رافقہ بسانا چاہا تو اہل رقہ نے اُس کی سخت مخالفت کی بلکہ لڑنے مرنے کے لئے آمادہ ہو گئے کہنے لگے کہ اس طرح آپ ہمارے ہاٹ بند کرا دیں گے ہماری روزی جاتی رہے گی اور ہمیں اپنے گھروں میں رہنا مشکل پڑ جائے گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کی اس معاندانہ روش کے مقابلہ میں خود منصور بھی اُن سے لڑنے کے لیے تیار ہو گئے اور انھوں نے وہاں کے کلیسا کے راہب کو بلا بھیجا اور اُس سے دریافت کیا کہ کیا آپ کی کتابوں میں کچھ اس بات کا ذکر آیا ہے کہ یہاں کوئی شہر آباد کیا جائے گا اُس نے کہا جی ہاں مجھے روایتاً یہ بات پہنچی ہے کہ مقلاص ایک شخص اس مقام پر شہر بسائے گا منصور نے کہا تو میں مقلاص ہوں چنانچہ انھوں نے یہاں بھی بالکل بغداد کے نمونے پر شہر بسایا، شہر کی تقسیم اور ترتیب بغداد جیسی تھی البتہ فصیل اور شہر کے دروازوں میں فرق تھا اور صرف ایک خندق تھی۔

بغداد کی تعمیر کا حکم سلیمان بن مجالد راوی ہے اب منصور نے معماروں اور مزدوروں کے جمع کرنے کے لیے شام، موصل، جبال، کوفہ، واسطہ اور بصرہ میں اپنے عمال پھیلا دیئے اور ان تمام مقامات سے معمار اور مزدور آ گئے نیز ان کے حکم سے امین قابل ہوشیار و سمجھدار اور فن تعمیر سے واقف لوگوں کی ایک جماعت منتخب کی گئی ان میں حجاج بن ارطاۃ اور ابو حنیفہ النعمان بن ثابت بھی تھے، اس کے بعد انھوں نے شہر کی داغ بیل ڈالنے، بنیاد کھودنے، کچی اینٹوں کی ساخت اور اُن کی پز کا حکم دیا۔ اب یہ کام شروع ہوا سب سے پہلے ۱۴۵ھ میں اس کی ابتدا ہوئی۔

بغداد کی ترتیب و تقسیم بیان کیا گیا ہے کہ جب بغداد کی تعمیر کا منصور نے مصمم ارادہ کر لیا تو اطمینان قلب کے لیے اُن کی خواہش ہوئی کہ شہر کی ترتیب و تقسیم کو وہ خیاناً مشاہدہ کر لیں اس غرض کے لیے انھوں نے حکم دیا کہ تمام شہر کی داغ بیل راکھ سے بنا دی جائے۔ اب انھوں نے معائنہ شروع کیا ایک دروازہ سے داخل ہو کر شہر کی تمام شاہراہوں، گلی کوچوں، اور چوکوں سے ہوتے ہوئے گزرے اور چاروں طرف پھر کر خوب غور سے اُسے اور خندقوں کی داغ بیل کو دیکھا اس طرح معائنہ کے بعد انھوں نے حکم دیا کہ ان خطوط پر بنولے جمائے جائیں اور اُن پر مٹی کا تیل ڈال دیا جائے۔ چنانچہ اس طرح کر کے جب ان کو آگ لگائی گئی اور وہ اچھی طرح روشن ہو گئی تو منصور نے پھر بغور شہر کی ترتیب و تقسیم کا معائنہ کیا اُس کو اچھی طرح سمجھ گیا اور وہی داغ بیل تعمیر کے لیے منظور کر کے اُسی پر بنیاد کھودنے کا حکم دیدیا اور کام شروع ہوا۔

قریۂ عتیقہ حماد الراوی بیان کرتا ہے منصور نے کئی شخصوں کو شہر بسانے کے لیے ایک عمدہ قطعہ کی تلاش میں روانہ کیا محمد بن عبداللہ کے خروج سے ایک سال یا تقریباً ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال قبل ۱۴۴ھ میں اس جماعت نے موضع بغداد کو جو صراۃ کے کنارے خلد سے متصل واقع تھا اس کام کے لئے اختیار کیا جس جگہ خلد واقع ہے وہاں پہلے ایک گرجا تھا نیز صراۃ کی کھاڑی میں خلد سے متصل جانب مشرق ایک اور قریہ اور بڑا گرجا تھا جسے سوق البقر کہتے تھے اور وہ قریہ عتیقہ کہلاتا تھا یہ وہی قریہ ہے جسے مثنیٰ بن حارثہ الشیبانی نے فتح کیا ہے۔

ابو جعفر کا لقب ابوالدوانیق

منصور اُس گرجا میں آکر فروکش ہوئے جو موقع خلد پر صراۃ کے کنارے واقع تھا، یہاں اُن کو مچھر، پسو، کھٹمل اور بھنگے بکثرت دکھائی بہت ہی کم معلوم ہوئیں کہنے لگے میں ایسے ہی مقام کو پسند کرتا ہوں، یہاں تمام ضروریات زندگی فرات اور دجلہ کے ذریعہ بہم پہنچتی رہیں گی اور یہ جگہ ایک بڑے شہر کے بسانے کے لئے مناسب معلوم ہوتی ہے، منصور نے اُس گرجا کے راہب سے بلا کر کہا کہ میں یہاں ایک شہر بسانا چاہتا ہوں تمہاری کیا رائے ہے کہنے لگا آپ ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ یہاں وہ بادشاہ شہر بسائے گا جس کا لقب ابوالدوانیق ہوگا۔ یہ سُن کر منصور اپنے دل ہی دل میں ہنسے، کہنے لگے کہ میں ہی ابوالدوانیق ہوں اب اُن کے حکم سے شہر کی داغ بیل قائم کی گئی اُس کے چار حصے کر کے ایک ایک حصہ ایک مہتمم تعمیر کے سپرد کر دیا گیا۔

ابو جعفر منصور اور امام ابوحنیفہ

سلیمان بن مجالد راوی ہے منصور نے ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کو قاضی بنانا چاہا انھوں نے اس عہدے کے قبول کرنے سے انکار کر دیا منصور نے قسم کھائی کہ میں ضرور اُن کو سرکاری عہدہ دوں گا اُس کے مقابلہ میں ابوحنیفہ نے بھی قسم کھائی کہ میں کبھی قبول نہ کروں گا۔ چنانچہ جب قضا کے عہدے سے انھوں نے انکار کر دیا تو اب منصور نے راوی کے خیال کے مطابق اپنی قسم کو پورا کرنے کے لئے ابو حنیفہ کو شہر کی تعمیر خشت سازی اُن کا شمار اور مزدوروں سے کام لینے کی نگرانی پر متعین کر دیا چنانچہ شہر کی خندق سے متصل دیوار کی تکمیل تک انھوں نے اس خدمت کو انجام دیا اس دیوار کی تکمیل ۱۴۹ھ میں ہوئی۔

امام ابوحنیفہ کا عہدۂ قضاۃ قبول کرنے سے انکار

ہشیم بن عدی بیان کرتا ہے منصور نے قضاء اور تصفیہ مظالم کا عہدہ ابوحنیفہ کو دینا چاہا انھوں نے اُس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا منصور نے قسم کھائی کہ وہ اُن کو سرکاری عہدہ دیئے بغیر نہیں چھوڑیں گے ابوحنیفہ کو بھی اس کی خبر ہو گئی انھوں نے ایک بانس لے لیا اور جو شخص جتنی اینٹیں بنا لایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس بالش سے اُس کا شمار کر لیتے اس طریقہ سے اینٹ کا شمار سب سے پہلے انھوں نے کیا ہے اس طرح انھوں نے ابو جعفر کی قسم بھی پوری کر دی اس کے بعد وہ بیمار ہوئے اور بغداد ہی میں انتقال کر گئے۔

بغداد کی تعمیر کا التوا

بیان کیا گیا ہے کہ جب منصور نے خندق کے کھودنے اور بنیاد کے قائم کرنے اور خوب مضبوط بنانے کا حکم دیا تو یہ کہا کہ فصیل کا عرض نیچے سے پچاس گز اور اوپر بیس گز ہو، اور بنیاد کی ہر چوکھٹ میں لکڑی کے بجائے مضبوطی کے لئے بالش کی کھپچیاں رکھوائیں جب فصیل قد آدم بلند ہو گئی یہ ۱۴۵ھ میں ہوا تو اُسے محمد کے خروج کی اطلاع ملی یہ سُن کر انھوں نے شہر کی تعمیر رکوا دی۔

احمد بن حمید بن جبلہ اپنے دادا کی روایت بیان کرتا ہے کہ مدینہ ابو جعفر اپنی تعمیر سے پہلے بغداد یوں کا ایک مزرع تھا اس کو مبارکہ کہتے تھے اس کے ساٹھ مالک تھے ابو جعفر نے اُس کے عوض اُن کو دوسری زمینیں دیدیں اور قیمت بھی دے کر اُن کو راضی کر لیا میرے دادا کو بھی اُس میں سے ایک حصہ ملا تھا۔

بغداد کے نواحی مواضعات

حماد الترکی کہتا ہے بنا سے پہلے مدینہ ابو جعفر کے گرد کئی گاؤں تھے باب الشام کی طرف خطابیہ واقع تھا یہ باب درب النورہ سے لے کر درب الاقفاص تک آباد تھا اس کے بعض نخل خلیفہ مخلوع کے عہد تک باب الشام کی سڑک پر راستہ میں قائم تھے پھر یہ فتنہ کے زمانہ میں کاٹ دیئے گئے، اس قریۂ خطابیہ کے مالک بعض زمیندار تھے جو بنو فروہ اور بنو قنورا کے نام سے مشہور تھے اسمٰعیل بن دینار یعقوب بن سلیمان اور اُن کے متعلقین انہی میں سے ہیں۔

محمد بن موسیٰ بن الفرات راوی ہے کہ جو قریہ مربعہ ابو العباس میں واقع تھا وہ میرے نانا کا تھا اور یہ لوگ زمیندار تھے ان کو بنو زرارہ کہتے تھے دردانیہ اس کا نام تھا اس کے علاوہ ایک اور قریہ مربعۂ ابو فروہ کے متصل تھا یہ اب تک قائم ہے۔

ابراہیم بن عیسیٰ راوی ہے جو مقام سعید خطیب کے گھر کے نام سے مشہور ہے یہاں شرقانیہ نام قریہ تھا ابو الجون کے پل کے متصل اس قریہ کے نخل اب تک قائم ہیں یہ ابو الجون اسی قریہ کا رہنے والا بغداد کے زمینداروں میں سے تھا۔

بیان کیا گیا ہے کہ ربیع کے مقطع میں پرگنہ یا دوریا کے فرد سیج نام ہاٹ کے قریہ نیاوری کے باشندوں کے بہت سے مزرعے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن موسیٰ بن الفرات اپنے باپ یا دادا کی روایت بیان کرتا ہے (راوی کو اس معاملہ میں شبہ ہے) یا دوریا کا ایک کسان میرے پاس آیا جس کا چہرہ پھٹا ہوا تھا میں نے اُس کے پھٹنے کی وجہ دریافت کی اُس نے کہا لوگوں کے اژدحام کی وجہ سے اور یہ بھیڑ ایسے موقع پر ہے جہاں میں نے مدت تک ہرنوں اور خرگوشوں کو ہنکایا ہے اس مقام سے اُس کی مراد باب الکرخ تھی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ خارجہ نام ربیع کا مقطع اُن مقطعوں میں کا ایک ہے جو اُسے مہدی نے عطا کئے منصور نے اُسے داخلہ دیا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ نہر طابق کردی اصل میں بابک بن بہرام بن بابک کی نہر ہے بابک ہی نے وہ جائداد آباد کی تھی جس پر اب عیسیٰ بن علی کا قصر واقع ہے اور یہ نہر بھی اُسی نے بنوائی تھی۔

قرنطہ جعفر وہ جاگیر ہیں جو ابو جعفر نے اپنے بیٹے کو دی تھیں اور پرانا پل ایرانیوں کا ساختہ ہے۔

ابو جعفر منصور کا گرجا میں قیام

حماد الترکی کہتا ہے منصور دریائے دجلہ کے کنارے والے گرجا میں فروکش تھے یہ جگہ اب خلد کے نام سے مشہور ہے، اُس دن گرمی شدید تھی۔ یہ ۱۴۵ھ کا واقعہ ہے میں اپنے جائے قیام سے نکل کر ربیع اور اُس کے معاصبوں کے ساتھ جا بیٹھا اتنے میں ایک شخص آیا جو پہرہ دار سے گذر کر منصور تک چلا آیا اور اب اُس نے اندر آنے کی اجازت طلب کی ہم نے منصور سے اُس کے لئے اندر آنے کی اجازت مانگی اُس وقت سلم بن ابی سلم اُس کے پاس تھا منصور نے اجازت دیدی۔

ابو جعفر منصور کی روانگی کوفہ

اُس شخص نے محمد کے خروج کی اطلاع اُسے پہنچائی منصور کہنے لگے ہم ابھی مصر کو حکم بھیجتے ہیں کہ وہاں سے حرمین کو کسی قسم کا سامان خوراک نہ بھیجا جائے پھر کہنے لگے کہ اگر مصر سے غلہ کی بہم رسانی مسدود ہو جائے تو حجازیوں کی زندگی دوبھر ہو جائے گی اور قحط پڑ جائے گا نیز انھوں نے حکم دیا کہ عباس بن محمد والی جزیرہ کو ایک خط لکھ دیا جائے اُس میں محمد کے خروج کی اطلاع دی جائے اور یہ بھی لکھ دیا جائے کہ اس خط کو لکھنے کے بعد ہی میں یہاں سے کوفہ جا رہا ہوں تم سے جس قدر ہو سکے اہل جزیرہ کی فوج روزانہ مجھے بھیجتے رہو اسی طرح شام کو بھی انھوں نے اسی مضمون کے خط لکھ دیئے اور کہا کہ چاہے ایک ہی آدمی روزانہ بھیج سکو مگر بھیجو تاکہ جو آدمی آئیں اُن سے میری خراسانی فوجوں کی کمک ہو سکے جب اس کی اطلاع اُس کذاب کو ہو گی اُس کے حوصلے پست ہو جائیں گے۔

اس کے بعد ہی انھوں نے کوچ کا حکم دیدیا ہم سب نہایت شدید گرمی میں روانہ ہوئے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوفے آگئے اُس کے بعد جب تک محمد اور ابراہیم کی بغاوت فرو نہ ہوگئی منصور نے کوفہ نہ چھوڑا اُس کے بعد وہ پھر بغداد آگئے۔

ابو جعفر کے متعلق اس کے مصاحبین کی آراء

ابو جعفر کو بغداد میں یہ خبر ملی کہ محمد بن عبداللہ نے مدینہ میں خروج کیا ہے وہ بغداد سے کوفہ روانہ ہوئے، اثنائے راہ میں عثمان بن عمارہ بن حریم، اسحٰق بن مسلم العقیلی اور عبداللہ بن الربیع المدانی نے اُن کی طرف نظر کی یہ لوگ ان کے مصاحبین خاص تھے منصور اُس وقت اپنے گھوڑے پر سوار سفر کر رہے تھے ان کے اعزا اور اقربا ان کے گرد تھے اُن کو دیکھ کر عثمان نے کہا چونکہ اس عباسی نے چال بازی، ہوشیاری موقع شناسی کو اپنی زینت لباس بنا لیا ہے اس وجہ سے میرا خیال ہے کہ محمد اور اُس کے خاندان کو اس معاملہ میں ناکامی ہوگی علاوہ بریں جنگ و جدل میں بھی جس کے لئے محمد تیار ہوا ہے منصور ابن جہل الطعان کے ان شعروں کا مصداق ہے:

فکم من غارۃ وعیل خیل تدارکھا وقد حمی اللقاء

فرد فحلھا حتی ثناھا باسمر مایری فیہ التواء

شدید جنگ میں بہت سے حملوں اور رسالوں کے دستوں کا اُس نے تدارک کیا ہے اور اُس کے سپہ سالار کو اُس نے گندم گوں سیدھے نیزے کی ضرب سے مار بھگایا ہے۔

اسحٰق بن مسلم کہنے لگا میں نے منصور کو اچھی طرح جانچا اور پرکھا ہے وہ سخت ترش رو اور کڑوا پیمبوط وطاقتور ہے اُس کے گرد جو اُس کے اعزا ہیں وہ ربیعہ بن مکدم کے ان شعروں کے مصداق ہیں:

سمالی فرسان کان وجوھھم مصابیح سند وفی الظلام زواھر

یقودھم کیش اخو مصمئلۃ عبوس اسری قد لوحتہ الھواجر

ایسے شہسوار میرے سامنے آئے جن کے چہرے اس طرح درخشاں تھے جس طرح شب تاریں ستارے اُن کی قیادت ایک ایسا جفاکش اور مضبوط بہادر سردار کر رہا تھا جس کا چہرہ دوپہر کی لوؤں میں جھلس کر پُرشکن ہو رہا تھا۔

ابو جعفر کی کوفہ میں آمد

عبداللہ بن الربیع کہنے لگا جناب وہ نہایت کڑوا خشم آگیں، شیر نیستاں ہے جو اپنے مقابل کو آناً فاناً پھاڑ ڈالتا ہے اور اُس کی جان نکال لیتا ہے اور جنگ کے وقت تو اُس کی حالت ابوسفیان بن الحارث کے اس شعر کی مصداق ہوتی ہے:

وان لنا شیخا اذا الحرب شمرت بدیھۃ لا تدام قبل التوافر

(ہمارا ایسا سردار ہے کہ شدید جنگ میں وہ سب سے آگے نظر آتا ہے) چلتے چلتے منصور قصر ابن ہبیرہ آئے کوفہ میں اقامت اختیار کی اور پہلے سے اپنی فوجیں معاندین کے مقابل بھیجیں جنگ کے ختم کے بعد وہ پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۶

ابراہیم بن عبداللہ کا خروج

اس سال ابراہیم بن عبداللہ بن حسن نے جو محمد بن عبداللہ بن حسن کا بھائی تھا منصور کے خلاف بصرہ میں علم بغاوت نصب کیا منصور سے لڑا اور مارا گیا۔

ابراہیم بن عبداللہ کی مراجعت کوفہ

جب ابو جعفر نے عبداللہ بن حسن کو گرفتار کر لیا تو اس واقعہ سے محمد اور ابراہیم دونوں چوکنے ہو گئے اور عدن چلے گئے یہاں بھی اُن کو اپنے متعلق خوف دامن گیر ہوا وہ سمندر کی راہ سندھ آ گئے یہاں کسی نے عمرو بن حفص کو اُن کا پتہ دیدیا انھوں نے سندھ بھی چھوڑا اور کوفے آ گئے اُس وقت ابو جعفر کوفہ میں موجود تھے۔

ابراہیم بن عبداللہ کی کوفہ میں روپوشی

منہ بنت ابی المنہال کہتی ہے کہ ابراہیم بنی صبیعہ کے ایک خاندان حارث بن عیسیٰ کے مکان میں فروکش ہوا وہ دن کو باہر نہیں نکلتا تھا اُس کے ہمراہ اُس کی ایک اُم ولد بھی تھی میں جا کر اُس سے باتیں کیا کرتی تھی جب تک وہ ظاہر نہیں ہوا ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ کون لوگ ہیں اُس کے ظاہر ہونے کے بعد میں اُس کی اُم ولد کے پاس آئی اور میں نے کہا کہ آپ ہی سے میں روز آ کر باتیں کرتی تھی اُس نے کہا ہاں میں وہی ہوں مسلسل پانچ سال سے ہم کو کہیں قرار نصیب نہیں ہوا ہے کبھی فارس، کبھی کرمان، کبھی جبال، کبھی حجاز اور کبھی یمن میں قیام ہوا۔

ابراہیم بن عبداللہ کی روانگی بصرہ

مطہر بن الحارث کہتا ہے بصرہ آنے کے ارادے سے ہم مکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ابراہیم کے ہمراہ چلے ہم دس آدمی تھے راستے کے کسی مقام سے ایک اعرابی ہمارے ساتھ ہولیا ہم نے اس سے نام پوچھا اس نے فلاں بن ابی مصاد الکلبی بتایا یہ بصرہ کے قریب پہنچنے تک برابر ہمارے ساتھ رہا، ایک دن اس نے مجھ سے کہا سچ کہو کیا یہ ابراہیم بن عبداللہ بن حسن نہیں ہے میں نے کہا نہیں یہ تو ایک شام کا باشندہ ہے، جب ہم بصرہ سے ایک رات کی مسافت پر رہ گئے تو ابراہیم ہمیں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا اور اس کی دوسری صبح کو ہم لوگ بصرہ میں داخل ہوئے۔

ابراہیم بن عبداللہ کی بصرہ میں آمد

ابوصفوان نضر بن قدید بن نضر جن سیار راوی ہے کہ ابتدا ۱۴۳ھ میں ابراہیم اس وقت بصرہ آیا جب کہ حجاج حج سے فارغ ہو کر اپنے اپنے وطن پلٹے یحییٰ بن زیاد بن حسان النبطی اسے لے کر آیا تھا اسی نے اس کا کرایہ دیا اور اس کے ساتھ دوسری جانب محل میں بیٹھا بنی لیث کے ایک مکان میں اسے اتارا ایک عجمی سندھی جاریہ خرید کر اس کو دی یحییٰ بن زیاد کے گھر میں اس جاریہ کے بطن سے ابراہیم کا ایک لڑکا پیدا ہوا۔ میں خود اس بچے کے جنازے میں شریک تھا یحییٰ بن زیاد نے اس کی نماز پڑھی تھی۔

ابراہیم بن عبداللہ کے متعلق ابوجعفر منصور کو اطلاع

محمد بن معروف اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ اس سے قبل کا یہ واقعہ ہے کہ ابراہیم حمیما واقع شام میں قعقاع بن خلید العبسی کی اولاد کے پاس فروکش ہوا، فضل بن صالح بن علی عالم قسرین نے ابوجعفر کو اس کی اطلاع ایک چھوٹے سے پرچہ پر جو اس نے اپنے مراسلہ کے نیچے شامل کر دیا تھا لکھ بھیجی اس اطلاع میں لکھا کہ ابراہیم یہاں آیا تھا میں نے اسے تلاش کیا مگر معلوم ہوا کہ وہ بصرہ چل دیا ہے، جب یہ خط ابوجعفر کو موصول ہوا انھوں نے اس کا ابتدائی حصہ خود پڑھا مگر چونکہ اس میں کوئی پریشان کن خبر ان کو نہ ملی انھوں نے وہ خط ابوایوب الموریانی کے حوالے کر دیا اس نے بھی اسے بغیر پورے طور پر پڑھے داخل دفتر کر دیا البتہ جب دفتر پیشی والے صوبہ داروں کے خطوط کا جواب دینے کے لئے آمادہ ہوئے تو ابان بن صدقہ نے جو اس وقت ابوایوب کا پیش کار تھا فضل کے خط کو تاریخ دیکھنے کے لئے کھولا پڑھتے پڑھتے اس کی نظر اس پرچہ پر بھی پڑی جب اس نے اس کا ابتدائی حصہ پڑھا جس میں تحریر تھا "میں امیرالمومنین کو اطلاع دیتا ہوں" اس نے اس خط کو جدید موصول شدہ مراسلات میں رکھ لیا خود ابوجعفر کے پاس گیا، ابوجعفر نے خط پڑھ کر حکم دیا کہ ابراہیم کی خبر کے لئے مخبر متعین کر دیئے جائیں اور پہرے چوکیاں بٹھا دی جائیں۔

بصرہ میں ابراہیم بن عبداللہ کی تلاش

خود ابراہیم سے روایت ہے، مجھے موصل میں سرکاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب نے اس قدر مضطر کر دیا کہ ایک مرتبہ مجھے ابو جعفر کے دسترخوان پر بیٹھ کر پناہ لینا پڑی اس کا واقعہ یہ ہے کہ جب میں موصل پہنچا اتنی سختی سے میری تلاش شروع کی گئی کہ میں پریشان ہو گیا زمین میرے قدموں کے نیچے سے نکلی جاتی تھی میرے لئے کوئی مفر کی صورت باقی نہ رہی تھی ہر طرف میری گرفتاری کے لئے پہرے اور چوکیاں متعین تھیں، عام لوگوں کو اب صبح کے کھانے کی دعوت دی گئی، میں بھی اُن کے ساتھ سرکاری دسترخوان پر جا بیٹھا دوسروں کے ساتھ کھانا کھا کر نکل آیا اس اثنا، میں تلاش ملتوی ہو چکی تھی۔

ابو نعیم الفضل بن دکین کہتا ہے کہ ایک شخص نے مطہر بن الحارث سے کہا کہ ابراہیم کوفہ سے گذرا تھا اور میں کوفہ میں اُس وقت اُس سے ملا بھی تھا۔ یہ سُن کر اُس نے کہا کہ نہیں وہ کبھی کوفہ نہیں گیا البتہ وہ پہلے موصل میں تھا وہاں سے انبار آیا پھر بغداد پھر مداین اور نیل اور واسط آیا۔

ابراہیم بن عبداللہ کے فوجی عہدیداروں کے نام خطوط

نصر بن قدید بن نصر بیان کرتا ہے، ابراہیم نے بہت سے شیعہ اہل بیت فوجی عہدہ داروں کے نام خط لکھے تھے انھوں نے جواب میں لکھا کہ آپ خروج کریں ہم ابو جعفر پر دھاوا کر دیں گے اس وعدہ کی بنا پر ابراہیم نے خروج کیا، بڑھتا ہوا وہ ابو جعفر کے پڑاؤ تک پہنچ گیا جو ان دنوں بغداد کے ایک گرجا میں فروکش تھے انھوں نے بغداد کی داغ بیل ڈال دی تھی اور اُس کی تعمیر کا عزم کر لیا تھا۔ ابو جعفر کے پاس ایک ایسا آئینہ تھا جس میں دیکھ کر وہ اپنے دشمن اور دوست میں تمیز کر لیتے تھے۔ اس کے متعلق ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ حسب دستور ایک دن ابو جعفر نے آئینہ میں دیکھا کہنے لگے اے مسیب بخدا میں ابراہیم کو اپنے پڑاؤ میں دیکھ رہا ہوں روئے زمین پر اُس سے زیادہ میرا دشمن اور کوئی نہیں ہے اب تم کیا کرتے ہو۔

ابراہیم بن عبداللہ اور سفیان العمی کی گفتگو

عبداللہ بن محمد بن البواب کہتا ہے کہ ابو جعفر نے صراۃ کے پرانے پل کے بنانے کا حکم دیا یہ اُس کے دیکھنے کے لئے گئے وہاں اُن کی نظر ابراہیم پر پڑی۔ ابراہیم پچھلے پاؤں ہٹ گیا اژدحام میں مل کر ایک غلہ فروش کے پاس آیا اُس کے پاس پناہ لی اُس نے ابراہیم کو اپنے ایک بالاخانے پر چڑھا دیا اور وہاں چھپا دیا۔ ابو جعفر نے اُس کی تلاش میں بڑی جد وجہد کی اور ہر مکان پر پہرہ بٹھا دیا مگر ابراہیم چپ چاپ اپنے کمین میں چھپا بیٹھا رہا اگرچہ ابو جعفر نے اُس کی تلاش میں اپنی انتہائی کوشش صرف کر دی مگر اُسے اس کا پتہ نہ چلا۔ اس وقت سفیان العمی اُس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس تھا اُس نے ابراہیم سے کہا کہ کب تک اس طرح چھپ کر بیٹھو گے کچھ نہ کچھ تو کرنا چاہیے چاہے اُس میں خطرہ ہی کیوں نہ ہو، ابراہیم نے کہا کہ جو تمھاری سمجھ میں آئے کرو۔

سفیان العمی کی ابو جعفر منصور سے ملاقات

سفیان ربیع کے پاس آیا اور امیر المومنین سے ملنے کی اجازت چاہی اُس نے پوچھا تم کون ہو سفیان نے اپنا نام بتا دیا ربیع نے اُسے ابو جعفر کے سامنے پیش کر دیا اُس پر نظر پڑتے ہی اُنھوں نے اُسے خوب گالیاں دیں سفیان نے کہا میں آپ کے اس عتاب کا مستحق ہوں مگر اب تو میں آپ کی خدمت میں معافی کا خواستگار ہو کر آیا ہوں اور اپنے کیے پر نادم اور تائب ہوں اگر آپ میری درخواست قبول کر لیں تو میں آپ کو ایسی بات بتاؤں جسے آپ دل سے چاہتے ہیں" ابو جعفر نے پوچھا وہ کیا بات ہے؟ اُس نے کہا میں ابراہیم بن عبداللہ کو آپ کے پاس لے آتا ہوں میں نے اُسے اور اُس کے خاندان والوں کو اچھی طرح پرکھ لیا ہے وہ کامیاب نہیں ہو سکتے اگر میں ایسا کروں تو اس کا آپ مجھے کیا صلہ دیں گے۔ ابو جعفر نے پوچھا ابراہیم کہاں ہے اُس نے کہا غالباً اب وہ بغداد پہنچ گیا ہو گا یا عنقریب پہنچ جائے گا میں اُسے عبدسی میں خالد بن نہیک کے مکان میں چھوڑ کر آیا ہوں، آپ میرے لئے میرے ایک غلام کے لئے اور ایک فوجی افسر کے لئے پروانہ راہداری لکھ دیجیے اور میرے لئے ڈاک کے گھوڑوں پر سفر کرنے کا حکم دیدیجئے۔

سفیان العمی کے لئے پروانہ راہداری

بعض راویوں نے یہ بیان کیا ہے کہ سفیان نے منصور سے کہا کہ ایک دستہ فوج اب میرے ساتھ کر دیجیے میرے اور میرے ایک غلام کے لئے پروانہ راہداری لکھ دیجئے میں اُسے آپ کے پاس لے آتا ہوں، ابو جعفر نے پروانۂ راہداری لکھکر اُسے دیدیا فوج اُس کے ساتھ کر دی نیز ایک ہزار دینار بھی دیئے کہا کہ اسے اپنی ضروریات زندگی میں صرف کرو، سفیان نے کہا کہ مجھے اس ساری رقم کی ضرورت نہیں ہے اُس نے اُس میں سے صرف تین سو دینار لے لئے وہ اُس رقم کو لے کر ابراہیم کے پاس آیا جو ایک کوٹھری میں مقیم تھا اُس نے پشمینہ کا ایک کرتہ پہن رکھا تھا اور ایک عمامہ باندھے تھا۔

ابراہیم بن عبداللہ کا فرار

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ اُس وقت تک غلاموں کی قبا پہنے تھا سفیان نے اُسے آواز دی کہ کھڑا ہو وہ کانپتا ہوا کھڑا ہوا اب یہ اُس پر حکومت جتانے لگا اسی طرح وہ مدائن آیا پل کے افسر نے اُن کو عبور سے روکا سفیان نے پروانۂ راہداری اُس کے حوالے کر دیا اُس نے پوچھا کہ تمھارا غلام کہاں ہے سفیان نے کہا یہ ہے جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پل کے افسر نے غور سے اُس غلام کے چہرے کو دیکھا تو کہنے لگا بخدا یہ غلام نہیں ہے یہ ضرور ابراہیم بن عبداللہ بن حسن ہے اچھا جاؤ میں تم کو نہیں روکتا اُس نے اُن دونوں کو چھوڑ دیا۔ ابراہیم بھاگ گیا۔

سفیان العمی کی روپوشی ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ دونوں ڈاک کے گھوڑوں پر سوار ہو کر عبدی آئے وہاں سے کشتی میں سوار ہو کر بصرہ آگئے اور روپوش ہو گئے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ ابوجعفر کے پاس سے نکل کر بصرہ آگیا اور ایک ایسے مکان میں جس کے دو دروازے تھے سپاہیوں سے آکر ملتا دس کو ایک دروازے پر بٹھاتا اور کہتا کہ جب تک میں اندر سے نہ آؤں تم یہاں سے نہ جانا اور خود دوسرے دروازے سے نکل جاتا اسی طرح اُس نے اُس فوج کو جو ابوجعفر نے اُس کے ساتھ کر دی تھی متفرق کر دیا اور جب تنہا رہ گیا تو اب وہ روپوش ہو گیا۔ سفیان بن معاویہ کو اس کی خبر پہنچی اُس نے اُن سرکاری سپاہیوں کو اپنے پاس بلایا اب اُس نے عمی کو تلاش کرایا مگر اُس کا پتہ نہ لگ سکا۔

ابن عائشہ اپنے باپ کی روایت نقل کرتا ہے کہ اصل میں عمرو بن شداد نے ابراہیم کے لئے یہ چال نکالی تھی اور اس طرح اُس نے ان دونوں کو ابوجعفر سے بچا دیا۔

عمرو بن شداد پر عتاب عمرو بن شداد اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے روپوشی کی حالت میں ابراہیم میرے پاس مدائن آیا میں نے اُسے اپنے ایک مکان میں جو دجلہ کے کنارے واقع تھا اُتار دیا، کسی شخص نے عامل مدائن سے اس واقعہ کی بنا پر میری شکایت کر دی اُس نے سو کوڑے میرے لگوائے مگر میں نے ابراہیم سے آکر سارا ماجرا بیان کیا اُسے سن کر ابراہیم بصرہ کی سمت چل دیا۔ جب وہ شام سے بصرہ جا رہا تھا تو عبدالرحیم بن صفوان اُس کے پاس گیا اور ہم کاب ہو گیا، ماہر گذار کر واپس آیا۔ ایک دیکھنے والے نے آکر بیان کیا کہ میں نے عبدالرحیم کو ایسے شخص کے ساتھ جاتے دیکھا ہے جو بانکا معلوم ہوتا تھا مشجر کی ازار پہنے تھا ہاتھ میں جلاہی کی کمان تھی جس سے وہ تیر اندازی کر رہا تھا۔ جب عبدالرحیم واپس آیا تو اُس سے اس کے متعلق سوال کیا گیا کہ یہ کون شخص تھا اُس نے اپنی لاعلمی ظاہر کی، روپوشی کی حالت میں ابراہیم اسی قسم کا لباس پہن کر بھیس بدلتا رہا۔

ابراہیم بن عبداللہ کی دعوت بیعت نصر بن قدید کہتا ہے کہ بغداد سے پلٹ کر ابراہیم بنی کندہ میں ابوفروہ کے پاس فروکش ہوا، خود چھپا رہا یہاں اُس نے خروج کے لئے لوگوں کو اپنے سفرا کے ذریعہ دعوت دینی شروع کی۔

ابراہیم بن عبداللہ کی حزیرہ میں تلاش عبداللہ بن الحسن بن حبیب اپنے باپ کی روایت بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے کہ شہر اہواز کی ایک سمت میں ابراہیم درجائے دجیل کے کنارے میرے پاس مقیم تھا اور محمد بن الحصین اُس کی تلاش کر رہا تھا ایک دن اُس نے کہا کہ امیر المومنین نے مجھے لکھا ہے کہ نجومیوں نے اُن کو بتایا ہے کہ ابراہیم اہواز میں دو دریاؤں کے درمیان ایک جزیرہ میں مقیم ہے۔

میں نے اُس جزیرہ کو یعنی وہ جزیرہ جو شاہ جرد اور دجیل کے درمیان واقع ہے چھان مارا مگر وہاں تو اُس کا پتہ نہ لگا اب میرا ارادہ ہے کہ میں کل شہر میں اُسے تلاش کروں کیونکہ ممکن ہے کہ جزیرے سے امیر المومنین کی مراد وہ جگہ ہو جو دجیل اور مرقان کے درمیان ہے' میں نے ابراہیم سے جاکر کہدیا کہ کل اس مقام میں تم کو تلاش کیا جائے گا میں نے بقیہ دن اُس کے ساتھ گذارا رات ہوتے ہی میں اسے لے کر نکلا اور کنک کے درے دشت ارمک کے ابتدائی حصہ میں ایک جگہ اُسے ٹھہرا آیا پھر اُسی رات میں اہواز واپس آگیا اور انتظار کرنے لگا کہ اب صبح ہوتے ہی محمد اُس کی تلاش میں آتا ہوگا مگر وہ نہ آیا یہاں تک کہ دن ڈھل کر غروب کے قریب پہنچا مگر میں اہواز سے چل کر ابراہیم کے پاس آیا اور اُسے عشاء کے وقت تک ٹھہرے آیا ہم دونوں دو گدھوں پر سوار تھے جب ہم شہر کے اندر آئے اور جبل متقطع کے قریب پہنچے ہمیں ابن حصین کے رسالہ کا اگلا دستہ ملا' اُسے دیکھتے ہی ابراہیم گدھے سے کود کر دور چلا گیا اور وہاں پیشاب کرنے بیٹھ گیا اتنے میں رسالے نے مجھے آلیا مگر کسی نے مجھ سے تعارض نہیں کیا جب میں ابن حصین کے پاس آیا تو اُس نے مجھ سے پوچھا اے محمد اس وقت تم کہاں سے آرہے ہو میں نے کہا سرِ شام اپنے بعض عزیزوں سے ملنے چلا گیا تھا اب گھر واپس جارہا ہوں' کہنے لگا کہو تو کچھ سپاہی ساتھ کردوں کہ وہ تمہارے گھر تک تم کو پہنچا آئیں میں نے کہا جی نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے اب یہاں سے گھر قریب رہ گیا ہے میں چلا جاؤں گا۔ میں چپ چاپ اُسی طرح اپنے راستے ہولیا جب رسالہ کے آخری سوار مجھ سے گذر گئے میں مڑ کر پھر ابراہیم کے پاس آیا اُس کا گدھا ڈھونڈا بارے اُسے پالیا' ابراہیم اُس پر سوار ہولیا ہم دونوں چلے رات ہم نے اپنے گھر آکر بسر کی' صبح کو ابراہیم نے کہا بخدا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رات کو میں نے خون کا پیشاب کیا ہے کسی شخص کو بھیج کر دکھاؤ' میں خود اُس جگہ آیا جہاں بیٹھکر اُس نے پیشاب کیا تھا دیکھا کہ واقعی خون کا پیشاب ہے۔

فضل بن عبدالرحیم بن سلیمان بن علی کہتا ہے کہ ابو جعفر کہنے لگے کہ بصرہ کے ہیاہانوں کی وجہ سے جہاں ابراہیم نے پناہ لی ہے اُس پر قابو پانا میرے لئے بہت کٹھن ہوگیا ہے۔

ابراہیم بن عبداللہ کی نصر بن اسحٰق کو دعوت بیعت

محمد بن مسعر بن العلاء راوی ہے بصرہ آکر ابراہیم نے دعوت شروع کی موسیٰ بن عمر بن موسیٰ بن عبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن خازم نے سب سے پہلے لبیک کہا وہ پوشیدہ طور پر ابراہیم کو نصر بن اسحٰق کے پاس لایا اور اُس سے اُس کی یوں تقریب ملاقات کی کہ یہ ابراہیم کا سفیر ہے ابراہیم نے اُس سے گفتگو کی اور خروج کی دعوت دی نصر نے اُس سے کہا چونکہ میرے دادا عبداللہ بن خازم اور اُس کے دادا علی بن ابی طالب میں مخالفت تھی اس وجہ سے بھلا میں کیونکر تمھارے صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر سکتا ہوں، ابراہیم نے اُس سے کہا کہ گڑے ہوئے مردوں کو دوبارہ اکھاڑنے سے کیا فائدہ یہ دین کا معاملہ ہے گذشتہ واقعات کا خیال نہ کرو میں تم کو حق کی دعوت دیتا ہوں۔ نصر نے کہا معاف کیجئے گا یہ بات تو میں نے محض مذاقاً کہی تھی اس کا خیال نہ کرنا حقیقت یہ ہے کہ ان گزشتہ واقعات کی بنا پر میں تمھارے صاحب کی نصرت سے باز نہیں رہتا ہوں بلکہ میں لڑائی کو نہ اچھا سمجھتا ہوں اور نہ لڑنا چاہتا ہوں۔

اس گفتگو کے بعد ابراہیم تو پلٹ آیا مگر موسیٰ وہیں ٹھہر گیا، موسیٰ نے اُس سے کہا کہ بخدا یہ خود ابراہیم تھا جو تم سے گفتگو کر رہا تھا نصر کہنے لگا تم نے بہت برا کیا کہ یہ بات مجھ سے چھپائی اگر تم مجھے بتا دیتے تو میں اُن سے اس قسم کی گفتگو ہرگز نہ کرتا جو میں نے کی۔

ابراہیم بن عبداللہ کی بیعت

نصر بن قدید کہتا ہے اب ابراہیم نے عوام کو دعوت دینا شروع کی یہ ابوفروہ کے مکان میں فروکش تھا سب سے پہلے نمیلہ بن مُرّہ، عفو اللہ بن سفیان۔ عبدالواحد بن زیاد، عمر بن سلمہ الہجیمی اور عبید اللہ بن یحییٰ بن حصین الرقاشی نے اُس کی بیعت کی انھوں نے سب کو ابراہیم کی حمایت پر ابھارا اُن کے بعد عرب کے بعض اور بہادروں نے جن میں مغیرہ بن الفزع اور اُس ایسے اور جوان مرد تھے اُس کی دعوت کو قبول کیا، بعض راویوں کا خیال ہے کہ چار ہزار آدمیوں کے نام اُس کے دیوان میں لکھے گئے اور اب اُس کی تحریک علانیہ شروع ہوئی لوگوں نے ابراہیم سے کہا کہ مناسب یہ ہے کہ آپ بصرہ کے وسط میں نقل مکان کریں کیونکہ وہاں سب لوگ بآسانی آپ کے پاس آسکیں گے، ابراہیم ابوفروہ کے مکان سے منتقل ہو کر اب بنی سلیم کے مولیٰ ابومروان کے مکان میں جو اہل نیسابور میں سے تھا آکر اقامت گزیں ہوا۔

یونس بن خبّہ کہتا ہے کہ ابراہیم بنی راسب میں عبدالرحمٰن بن حرب کا مہمان تھا یہاں سے اُس نے اپنے طرف داروں کی ایک جماعت کے ساتھ جس میں عفو اللہ بن سفیان۔ ہرو بن لبید العشکری، مضار الغلبی۔ طہوی، مغیرہ بن الفزع، نمیرہ بن مرہ اور یحییٰ بن عمرو الہمانی تھے خروج کیا یہ بنی عقیل کی گڈھی سے گزرتے ہوئے طفاوہ آئے وہاں سے کرزم اور نافع ابلیس کے مکانات سے گزرتے ہوئے بنی یشکر کے مقبرہ میں ابومروان کے مکان میں آئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عبداللہ کا ابراہیم بن عبداللہ کے نام خط

عفوا اللہ بن سفیان کہتا ہے میں ایک دن ابراہیم سے ملنے آیا وہ پریشان خوف زدہ بیٹھا تھا اُس نے مجھ سے کہا کہ میرے بھائی کا خط آیا ہے اُس میں انھوں نے اپنے خروج کی اطلاع دی ہے اور میرے خروج کی تحریک کی ہے اس کے بعد دیر تک سر نیچا کئے غمگین صورت بنائے سوچتا رہا میں یہ کہہ کر کہ یہ بالکل معمولی بات ہے اسے تسلی دیتا رہا میں نے کہا کہ اب آپ کو کیا فکر ہے آپ کا معاملہ مکمل ہو چکا ہے مضا، اطہوی، مغیرہ، میں اور بہت سے عمائد آپ کے ساتھ ہیں ہم رات کو جیل خانہ پر دھاوا کر دیں گے صبح کو ایک عالم آپ کے ہمراہ ہوگا، یہ سُن کر اُسے اطمینان ہو گیا۔

جعفر بن حنظلہ کا ابو جعفر منصور کو مشورہ

محمد کے ظاہر ہونے کے بعد ابو جعفر نے جعفر بن حنظلہ البہرانی کو جو بڑا صاحب الرائے اور تجربہ کار مدبر تھا بلایا اور کہا کہ محمد مدینہ میں ظاہر ہو گیا ہے تم مشورہ دو کہ اس موقع پر میں کیا کروں اُس نے کہا جس قدر ممکن ہو کثیر تعداد میں اپنی فوجیں بصرہ بھیج دو، ابو جعفر نے کہا اچھا اب تم جاؤ جب میں پھر بلاؤں تو آنا چنانچہ جب ابراہیم بصرہ آگیا تو ابو جعفر نے پھر اُسے بلایا اور یہ خبر سنائی اُس نے کہا کہ مجھے اسی بات کا خوف تھا بہتر یہ ہے کہ فوراً اُس کے مقابلہ کے لئے فوجیں روانہ کرو، ابو جعفر نے پوچھا کس بنا پر تم کو یہ خدشہ پیدا ہوا تھا اُس نے کہا اس لئے کہ محمد نے مدینہ میں خروج کیا تھا چونکہ اہل مدینہ ایسے کچھ تلوار کے دھنی نہیں ہیں کہ وہ اپنی شان و شرافت نسبی کے مطابق لڑ سکیں اب رہے اہل کوفہ وہ آپ کے زیر قدم ہیں وہ آپ کے خلاف خروج کرنے کی جرأت نہ کریں گے، اہل شام وہ آل ابی طالب کے پرانے دشمن ہیں وہ کبھی ان کا ساتھ نہیں دیں گے، اب صرف بصرہ رہ گیا۔ اس مشورہ پر عمل کرنے کے لئے ابو جعفر نے عقیل کے دونوں بیٹوں کو جو بنی طے کے اُن لوگوں میں سے تھے جنھوں نے خراسان میں بود و باش اختیار کر لی تھی اور مشہور سپہ سالار تھے بصرہ روانہ کیا اُس وقت سفیان بن معاویہ بصرہ کا عامل تھا اُس نے ان دونوں کے قیام کا انتظام کر دیا۔

بدیل بن یحییٰ کی اہواز فوج بھیجنے کی تجویز

یحییٰ بن بدیل بن یحییٰ بن بدیل راوی ہے کہ محمد کے ظاہر ہونے کے بعد ابو جعفر نے ابو ایوب اور عبدالملک بن حمید سے پوچھا کیا تم کسی ایسے ہوشیار صاحب الرائے کو جانتے ہو جس سے ہم مشورہ کر سکیں انھوں نے کہا بدیل بن یحییٰ کوفہ میں موجود ہے ابو العباس بھی اُس سے مشورہ لیتے تھے آپ ان کو بلا لیجئے، ابو جعفر نے اُسے بلا بھیجا اور کہا کہ محمد نے مدینہ میں خروج کیا ہے کیا مشورہ دیتے ہو اُس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا اہواز کو اپنی فوجوں سے بھر دو، ابو جعفر کہنے لگے کہ اس کا کیا مطلب ہے، محمد نے مدینہ میں خروج کیا ہے اُس نے کہا میں اس بات کو جانتا ہوں مگر یاد رکھو اہواز اُس کا دروازہ ہے جس سے وہ در آئیں گے ابو جعفر نے کہا بہتر ہے تمہاری رائے پر عمل کیا جائے گا۔

جب ابراہیم بصرہ آرہا تھا تو اب پھر ابو جعفر نے بدیل کو بلا کر مشورہ لیا اُس نے کہا جہاں تک جلد ممکن ہو اُس کے خلاف فوجیں روانہ کرو اور اہواز سے اُسے مدد نہ پہنچنے دو۔

محمد بن حفص کا بیان محمد بن حفص اللہ مشقی (مولیٰ قریش) بیان کرتا ہے محمد کے ظاہر ہونے کے بعد ابو جعفر نے اہل شام کے ایک سن رسیدہ صاحب رائے اور تجربہ کار شیخ کو مشورہ کے لئے بلایا اُس نے کہا فوراً چار ہزار باقاعدہ شامی فوج بصرہ بھیج دو، ابو جعفر نے اس مشورہ پر کوئی اعتنا نہیں کی کہنے لگے کہ بڈھا سٹھیا گیا ہے، اس کے بعد جب ابراہیم بصرہ آیا تو پھر انھوں نے اس بڈھے کو طلب کیا اور کہا کہ بصرے میں ابراہیم نے خروج کر دیا ہے، اس نے کہا کہ شام کی فوج بصرہ بھجوا دو، ابو جعفر کہنے لگے کہ اس کام کو کون انجام دے اس نے کہا کہ تم اپنے شام کے صوبہ دار کو حکم بھیجو کہ وہ روزانہ دس سپاہی ڈاک کے ذریعہ تمہارے پاس روانہ کرتا رہے، ابو جعفر نے اس کے لئے شام لکھ بھیجا، عمر بن حفص کہتا ہے کہ مجھے یہ سارا واقعہ خوب یاد ہے کیونکہ اُس زمانے میں میرے باپ فوج کو عطا تقسیم کرتے تھے کیونکہ وہ رات کو تقسیم ہوتی تھی اس وجہ سے میں چراغ لے کر کھڑا رہتا تھا اس وقت میں بالکل نوجوان تھا۔

شامی فوج کی روانگی کوفہ سلم بن فرقد کہتا ہے کہ جب جعفر بن حنظلہ نے ابو جعفر کو شام سے فوج بلانے کا مشورہ دیا تو اب شام کی فوجیں چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں پے در پے ان کے پاس آنے لگیں اہل کوفہ پر رعب قائم رکھنے کے لئے انھوں نے یہ کیا کہ جب اہل شام پر اُن کی چھاؤنی میں رات طاری ہوتی تھی وہ ان کو حکم دیتے تھے کہ شام کا عام راستہ چھوڑ کر پھر تھوڑی دور تک شام کی سمت چلے جاؤ اور وہاں سے دوسری صبح کو شاہراہ عام سے کوفہ آؤ اس ترکیب سے اہل کوفہ کو بالکل یقین تھا کہ یہ نئی فوج ہے جو آج ہی وارد ہوئی ہے۔

محمد بن یزید کی بصرہ میں آمد عبدالحمید ابو العباس کا ایک خادم بیان کرتا ہے کہ محمد بن یزید ابو جعفر کا ایک سپہ سالار تھا اس کے پاس شہری کمیت گھوڑا تھا جب ہم کوفے میں تھے ہم نے اسے بارہا اس گھوڑے پر سوار اپنے پاس سے گزرتے دیکھا ہے اس شہسوار کا سر گھوڑے کے سر سے مل جاتا تھا ابو جعفر نے اسے بصرہ بھیج دیا تھا یہ ابراہیم کے خروج تک بصرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں متعین تھا پھر ابراہیم نے اسے پکڑ کر قید کر دیا۔

مجالد و محمد کی روانگی بصرہ

سعید بن نوح بن مجالد الضبی کہتا ہے کہ ابو جعفر نے یزید بن عمران کے بیٹوں مجالد اور محمد کو جو ابیورد کے باشندے اور فوجی افسر تھے بصرہ روانہ کیا، مجالد محمد سے پہلے بصرہ آ گیا محمد اُس رات بصرہ پہنچا جس رات کہ ابراہیم نے خروج کیا تھا سفیان نے ان دونوں کو اپنے پاس روکے رکھا اور پھر اپنے ہی پاس دار الامارۃ میں قید کر دیا۔ ابراہیم کے ظاہر ہونے کے بعد پھر اس نے ان دونوں کو پکڑ کر ان کے بیڑیاں ڈلوا دیں ابو جعفر نے ان کے ہمراہ عبد القیس کا ایک فوجی سردار معمر نام بھی بھیجا تھا۔

مجالد بن یزید الضبی ابو جعفر کی طرف سے پندرہ سو سوار اور پانچ سو پیدل کے ہمراہ سفیان کے پاس آیا تھا۔

ابو جعفر منصور کو کوفہ میں قیام کا مشورہ

ابراہیم کے بارے میں ابو جعفر نے مشورہ لیا لوگوں نے کہا کہ اہل کوفہ اُس کے شیعہ ہیں اور کوفہ کی حالت ایک دیگ ایسی ہے جو فوراً جوش زن ہو جاتی ہے آپ اُس کا طباق ہیں کہ اگر وہ اس کے منہ پر رکھ دیا جائے تو اس کا جوش فرو ہو جائے اس لئے آپ خود کوفہ چل کر وہاں مستقل اقامت اختیار کریں، ابو جعفر نے اس مشورہ پر عمل کیا۔

کوفہ میں کرفیو کا نفاذ

محمد بن سلیمان کا مولیٰ مسلم الخصی بیان کرتا ہے کہ ابراہیم کے ہنگامہ کے وقت میری عمر دس سال سے زیادہ تھی میں اس وقت ابو جعفر کی خدمت میں تھا انھوں نے ہم سب کو خاص کوفہ میں ہاشمیہ میں اُتارا اور خود اس کی پشت پر رصافہ میں فروکش ہوئے اس وقت اس کی تمام چھاؤنی میں کل پندرہ سو فوج تھی، مسیب بن زہیر اس کے محافظ دستہ کا سردار تھا اس فوج کو بھی پانچ پانچ سو کے تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا مسیب ہر شب سارے کوفہ کا گشت کرتا تھا اور یہ عام منادی کر دی گئی تھی کہ عشاء کے بعد جو شخص چلتا پھرتا ملے گا اُسے پکڑ کر مناسب سزا دی جائے گی، چنانچہ عشاء کے بعد مسیب کو جو شخص ملتا اسے ایک عبا میں لپیٹ کر گھوڑے پر لاد لیتا، رات بھر اپنے پاس رکھتا صبح کو اس سے باز پرس کرتا اگر اطمینان بخش صفائی ملتی اسے چھوڑ دیتا ورنہ قید کر دیتا۔

سیاہ لباس پہننے کا حکم

ابو جعفر نے تمام لوگوں پر سیاہ لباس لازم کر دیا لوگوں کی یہ حالت ہوئی کہ وہ سیاہی سے اپنے کپڑے رنگ لیتے تھے، اس زمانے میں یہ حال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ بقال تک سیاہ لباس پہننے لگے تھے کوئی انقاص سے کپڑا رنگ کر اسی کو پہن لیتا تھا۔

مشتبہ کوفیوں کا قتل

عباس بن سلم محطبہ کا مولیٰ راوی ہے امیر المومنین ابو جعفر کو ابراہیم کی طرف میلان کا جس کوفہ والے پر شبہ ہوتا وہ میرے باپ سلم کو اس کی گرفتاری کا حکم دیتے یہ رات کے آنے تک خاموش رہتا۔ جب رات اچھی طرح تاریک ہو جاتی اور خواب کی وجہ سے شہر میں سناٹا چھا جاتا یہ چپکے سے اس مشتبہ شخص کے مکان پہ جاتا اور سیڑھی لگا کر اچانک گھر میں کود پڑتا اسے باہر لاتا قتل کر دیتا اور اس کی مہر پہ قبضہ کر لیتا اس واقعہ کی بنا پر محمد بن ابی العباس کا مولیٰ جمیل عباس بن سلم سے کہا کرتا تھا کہ اگر تیرے باپ نے اپنے ورثہ میں تیرے لئے ان مقتولوں کی صرف مہریں چھوڑی ہیں تب بھی اس کے تمام بیٹوں میں تو ہی سب سے زیادہ دولت مند ہو گا۔

سلیمان بن مجالد کی ابو جعفر کو اہل کوفہ کے متعلق اطلاع

سلیمان بن مجالد کا حاجب مسلم بن فرقد بیان کرتا ہے کہ کوفہ میں میرا ایک دوست تھا ایک دن اس نے محمد سے آ کر کہا کہ اہل کوفہ تمہارے آقا پر اچانک حملہ کر کے اسے قتل کر دینے کی تیاری کر رہے ہیں اگر ممکن ہو تو تم اپنے اہل کو کسی محفوظ مقام پر منتقل کر دو، میں نے سلیمان بن مجالد سے آ کر یہ خبر سنائی اس نے ابو جعفر کو اطلاع دی اس زمانے میں کوفہ کا ایک صراف ابن مقرون نام ابو جعفر کا جاسوس تھا، ابو جعفر نے اسے طلب کیا اور کہا کہ اہل کوفہ تیاری کر رہے ہیں اور تم نے اب تک مجھے اس کی اطلاع نہیں دی، اس نے کہا امیر المومنین یہ خبر بالکل غلط ہے میں ان کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ ابو جعفر نے اس کی بات پر یقین کیا اور اہل کوفہ سے مطمئن ہو گیا۔

بصرے کی ناکہ بندی

ابو جعفر کی طرف سے فلاں بن معقل الخراسانی کو اس لئے قادسیہ پر متعین کیا گیا تھا کہ یہ کسی کوفہ والے کو ابراہیم کے پاس نہ جانے دے اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ چونکہ بصرے کے راستہ پہ پہرے متعین تھے اس لئے لوگ یہ کرنے لگے تھے کہ پہلے کوفہ سے قادسیہ آتے وہاں سے عذیب اور وادی السباع ہوتے ہوئے بائیں جانب صحرا کا راستہ اختیار کر کے بصرہ آ جاتے ایک مرتبہ کوفہ کے بارہ آدمی اس غرض سے روانہ ہوئے جب یہ وادی السباع پہنچے وہاں ان کو بنی اسد کا ایک مولیٰ بکر نام شراف کا جو واقصہ سے دو میل درے واقع ہے رہنے والا اور مسجد موالی کے اہالی سے تھا ملا اس نے ابن معقل کو جا کر اس کی خبر کر دی اس نے ان کا تعاقب کیا قادسیہ سے چار فرسخ ورے مقام خفان پر ان کو پکڑ لیا اور سب کو قتل کر دیا۔

ابراہیم بن سلم کہتا ہے کہ فرافصہ العجلی نے اچانک طور پر کوفہ پر دھاوا کرنا چاہا تھا مگر ابو جعفر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودگی سے اس کی جرأت نہ ہو سکی۔ اور ابن ماغر الاسدی خفیہ طور پر ابراہیم کے لئے بیعت کرتا پھرتا تھا

تجار کا قتل

غزوان پہلے قعقاع بن ضرار کی اولاد کا غلام تھا پھر اسے ابو جعفر نے خرید لیا تھا ایک دن اس نے ان سے کہا کہ یہ کشتیاں جو موصل سے آرہی ہیں ان میں سفید نشان والے ہیں اور یہ ابراہیم کے پاس جا رہے ہیں ابو جعفر نے فوج کی ایک جماعت اس کے ساتھ کر دی موصل اور بغداد کے درمیان مقام باخمشا پر اس نے انہیں جا ملایا اور سب کو قتل کر دیا۔ یہ مسافر تاجر تھے جن میں بعض بڑے عابد و زاہد اور دوسرے برگزیدہ اصحاب بھی تھے ان میں ایک شخص ابو العرفان شعب السمان کی اولاد میں تھا وہ کہنے لگا اے غزوان کیا تم مجھ کو نہیں پہچانتے میں تو ابو العرفان تمہارا ہمسایہ ہوں میں تو آٹا لے کر آیا تھا وہ میں نے اس جماعت کے ہاتھ فروخت کیا ہے مگر غزوان نے کسی کی کچھ نہ سنی بلا استثناء سب کو تہ تیغ کر دیا اور ان کے سروں کو کوفہ بھیج دیا جہاں وہ تشہیر کے لئے اسحٰق الارزق اور عیسیٰ بن موسیٰ کے مکان کے درمیان مدینۂ ابن ہبیرہ تک منظر عام پر سولی پر لٹکا دیئے گئے ابو احمد عبداللہ بن راشد کہتا ہے کہ میں نے ان سروں کو مئی کے تھوڑوں پر نصب دیکھا۔

حرب الراوندی کی کارگزاری

کھاروں کی ایک جماعت راوی ہے کہ ہم موصل میں مقیم تھے وہاں حرب الراوندی دو ہزار فوج کے ساتھ ان خارجیوں کی سرکوبی کے لئے جنہوں نے جزیرے میں سر اٹھایا تھا چھاؤنی ڈالے پڑا تھا اتنے میں ابو جعفر کا حکم آیا کہ تم میرے پاس واپس آجاؤ یہ موصل سے روانہ ہوا جب یہ باخمشا پہنچا تو اس مقام کے باشندوں نے اس سے تعرض کیا اور کہنے لگے کہ ابراہیم کے خلاف ابو جعفر کی مدد کے لئے ہم تم کو یہاں سے آگے نہ بڑھنے دیں گے اس نے کہا کہ تم یہ لیا کر رہے ہو میں تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتا میں تو مسافر ہوں میرا پیچھا چھوڑ دو مجھے جانے دو مگر ان لوگوں نے نہ مانا اور کہا کہ ہم ہرگز ہرگز تم کو آگے نہ بڑھنے دیں گے حرب الراوندی ان سے لڑ پڑا اور ان کا بالکل قلع قمع کر دیا پانچ سو صرے کر ابو جعفر کی خدمت میں حاضر ہوا اور روئداد سنائی ابو جعفر کہنے لگے بشارت ہو یہ ہماری پہلی فتح ہے۔

دقیف بن راشد کی روانگی

یحییٰ یزید بن حاتم کا مولیٰ دقیف بن راشد نے ابراہیم کے خروج سے ایک سال پہلے سفیان بن معاویہ سے آکر کہا کہ آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواروں کو میرے ساتھ کیجئے۔ میں ابراہیم کو یا زندہ پکڑ کر آپ کے پاس لئے آتا ہوں یا اس کا سر لے آؤں گا، سفیان نے کہا کیا تجھے اور کوئی کام نہیں ہے تجھے اس میں دخل دینے سے کیا تو اپنا کام کر، وہ ضعیف اسی رات عراق سے روانہ ہو کر یزید بن حاتم کے پاس آگیا جو مصر میں تھا۔

جابر بن حماد کی سفیان سے شکایت

جابر بن حماد سفیان کا کوتوال کہتا ہے کہ ابراہیم کے خروج سے ایک دن پہلے میں نے سفیان کو اطلاع دی تھی کہ میں جب بنی یشکر کے مقبرہ سے گزر رہا تھا تو وہاں لوگوں نے مجھ پر آوازے کسے اور پتھر مارے سفیان کہنے لگا کیا اس کے سوا اور کوئی راستہ تمہارے لئے نہ تھا۔

سفیان بن معاویہ اور ابو جعفر منصور

عاقب، سفیان کی کوتوالی کے سپاہیوں کا ایک افسر ابراہیم کے خروج سے ایک دن پہلے اتوار کے دن بنی یشکر کے مقبرہ سے گذرا وہاں لوگوں نے اس سے کہا کہ یہ ابراہیم موجود ہے اور خروج کی تیاری کر رہا ہے مگر اس نے اس خبر پر کوئی توجہ نہ کی اور اپنی راہ ہو لیا۔

ابو عمرو الحوضی کہتا ہے کہ جب سفیان محصور ہو گیا تو ابراہیم کے ساتھیوں نے اسے پکارنا شروع کیا کہ مخزومیوں کے مکان میں تم نے جو بیعت کی تھی اسے یاد کرو۔

ابراہیم کے قتل ہونے کے بعد سفیان ایک کشتی میں گزر رہا تھا اس وقت ابو جعفر اپنے قصر پر برآمد تھے اسے دیکھ کر کہنے لگے یہ سفیان معلوم ہوتا ہے لوگوں نے کہا بجا ہے کہنے لگے بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ حرامزادہ اس طرح میرے قابو سے نکل جائے۔ اس پر سفیان نے ابراہیم کے ایک سردار سے کہا کہ تم میرے پاس ٹھہرو کیونکہ تمہارے سوا ہمارے دوسرے ساتھی اس معاملہ سے آگاہ نہیں ہیں جو میرے اور ابراہیم کے درمیان پیش آیا ہے۔

سفیان بن معاویہ کی ابراہیم بن عبداللہ سے چشم پوشی

نضر بن نرقد کہتا ہے باوجودیکہ کرزم السدوسی صبح و شام ابراہیم اور اس کے پاس آنے والوں کی اطلاع سفیان سے کرتا رہتا تھا مگر سفیان نے اس کے خلاف قطعاً کوئی کارروائی نہیں کی اور نہ اس کی تحقیق و تفتیش کی، بیان یہ کیا جاتا ہے کہ سفیان بن معاویہ جو ان دنوں منصور کی جانب سے بصرے کا عامل تھا ابراہیم بن عبداللہ سے مل گیا تھا اور اس وجہ سے وہ اپنے آقا کا وفادار و خیر خواہ باقی نہیں رہا تھا۔

ابراہیم کے بصرہ آنے کے وقت میں ارباب سیر کا اختلاف ہے، بعض نے یہ کہا ہے کہ وہ یکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان ۱۴۵ھ کو بصرہ آیا۔

ابراہیم بن عبداللہ کی جماعت

محمد بن عمر کہتا ہے جب محمد بن عبداللہ بن حسن نے ظاہر ہو کر مدینے اور مکے پر قبضہ کر لیا اور لوگوں نے اسے خلیفہ تسلیم کر لیا اس نے اپنے بھائی ابراہیم بن عبداللہ کو بصرہ بھیجا ابراہیم یکم رمضان ۱۴۵ھ کو بصرہ میں داخل ہوا اور اس پر قابض ہو گیا بصرہ میں اس نے سفید لباس اختیار کیا اس کے ساتھ اہل بصرہ نے بھی سفید لباس پہنا جن اصحاب نے اس کی تائید میں خروج کیا تھا ان میں عیسیٰ بن یونس، معاذ بن معاذ، عباد بن العوام، اسحٰق بن یوسف الازرق، معاویہ بن ہشام اور علماء فقہا کی ایک جماعت تھی یہ رمضان اور شوال بصرہ ہی میں رہا جب اسے اپنے بھائی محمد بن عبداللہ کے مارے جانے کی خبر معلوم ہوئی تو اب اس نے ابوجعفر کے مقابلہ کے لئے خود کو فہ پر پیش قدمی کرنے کی تیاری کی، یہ محمد بن عمر کا قول ہے جن لوگوں نے ابراہیم کے بصرہ آنے کا زمانہ ۱۴۳ھ کہا ہے ان کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں البتہ یہ بات رہ گئی تھی کہ اس اثنار میں وہ پوشیدہ طور پر بصرہ میں اپنے بھائی محمد کے لئے دعوت دیتا رہا۔

سفیان بن معاویہ کی محصوری

جن دو سرداروں کو ابوجعفر نے سفیان کی مدد کے لئے بھیجا تھا ابراہیم کے خروج سے پہلے سفیان انھیں اپنے پاس بلا لیتا تھا اور ان کو کسی قسم کی کارروائی کرنے کا موقع نہیں دیتا تھا، جب ابراہیم نے اس سے خروج کا وعدہ کر لیا تو سفیان نے اس رات ان دونوں سپہ سالاروں کو اپنے پاس بلا کر روک لیا، اسی وقت ابراہیم نے خروج کیا اور اس نے سفیان اور ان دونوں کا محاصرہ کیا اور پھر گرفتار کر لیا۔

ابراہیم بن عبداللہ کا خروج

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابوجعفر نے محالد، محمد اور یزید کو جو تینوں بھائی تھے ابراہیم کے ظاہر ہونے سے پہلے ان کی فوجوں کے ساتھ بصرہ بھیجا تھا، انھوں نے اپنی فوجیں اپنے سے آگے روانہ کر دی تھیں یہ بصرہ میں پے در پے داخل ہونا شروع ہوئیں ان کو دیکھ کر ابراہیم کو خوف پیدا ہوا کہ اگر چند دے میں اور خاموش رہا تو بہت زیادہ فوج یہاں آ جائے گی اس خیال سے اس نے فوراً خروج کر دیا۔

نضر بن قدید بیان کرتا ہے ابراہیم نے شب دوشنبہ غرہ ماہ رمضان ۱۴۵ھ کو خروج کیا یہ اپنے مکان سے دس بارہ جوانمردوں کے ساتھ جن میں عبیداللہ بن یحییٰ بن حصین الرقاشی بھی تھا، بنی لیث کے مقبرہ آ گیا، نیز اسی شب میں ابو حماد الابرص دو ہزار فوج کے ساتھ سفیان کی مدد،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے بصرہ آیا باقاعدہ قیام کے انتظام ہونے تک یہ جمعیت چوک میں فروکش رہی۔

سفیان بن معاویہ کو امان

اب ابراہیم مقابلہ پر بڑھا سب سے پہلے جو کامیابی اسے حاصل ہوئی وہ اس فوج کے جانور اور اسلحہ تھے جو اس کے قبضہ میں آگئے اس نے جامع مسجد میں صبح کی نماز لوگوں کو پڑھائی سفیان سرکاری محل میں قلعہ بند ہو بیٹھا اس کے ہمراہ اس کے دادھیالی کچھ رشتہ دار بھی تھے اب ہزارہا آدمی ابراہیم کے پاس آنے لگے ان میں سے بعض تو محض تماشائی تھے اور بعض اس کی امداد کے لئے آئے تھے جب اس کے مددگاروں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی اور سفیان نے محسوس کیا کہ اب مقابلہ عبث ہوگا اس نے امان کی درخواست کی جو منظور کرلی گئی اس غرض کی تکمیل کے لئے مطہر بن جویریۃ السدوسی خفیہ طور پر ابراہیم کے پاس آیا اس نے جب اس کے لئے وعدۂ معافی لے لیا تو اب اس نے قصر کا دروازہ ابراہیم کے لئے کھول دیا۔ ابراہیم اندر آیا پیش دالان میں اس کے بیٹھنے کے لئے ایک حصیر بچھا دی گئی اسی وقت ایسی تیز ہوا چلی کہ اس سے وہ الٹ گئی لوگوں نے فال بدلی گو ابراہیم نے دکھانے کے لئے تو کہدیا کہ ہم شگون کے قائل نہیں ہیں اور اس الٹی حصیر پر ہی بیٹھ گیا مگر اس واقعہ کا اثر اس کے چہرے پر نمایاں ضرور تھا۔

سفیان بن معاویہ کی نظر بندی

قصر میں آتے ہی ابراہیم نے وہاں سے سفیان بن معاویہ کے علاوہ اور سب لوگوں کو نکال دیا البتہ سفیان کو قصر ہی میں نظر بند کردیا اور دکھاوے کے لئے معمولی ہلکی سی بیڑیاں بھی اسے پہنادیں یہ قید محض اس لئے دی گئی تھی کہ ابو جعفر کو سفیان کی وفاداری پر شبہ نہ پیدا ہو بلکہ وہ یہی خیال کرے کہ ابراہیم نے تو اسے قید کردیا تھا۔

آل سلیمان کو امان کا اعلان

سلیمان بن علی کے بیٹوں جعفر اور محمد کو جو اس وقت بصرے میں تھے ابراہیم کے قصر امارت پر قابض ہونے اور سفیان کو قید کردینے کی خبر معلوم ہوئی یہ اس کے مقابلہ پر جیسا کہ بیان کیا گیا ہے چھ سو فوج کے ساتھ جس میں پیدل سوار اور قدر انداز سب ہی تھے بڑھے ابراہیم نے ان کے مقابلہ پر مضارین القاسم الجزری کو صرف اٹھارہ سوار اور تیس پیدل سپاہیوں کی جمعیت کے ساتھ بھیجا مضارنے ان دونوں کو شکست دی اس کے ایک سپاہی نے محمد کو جا پکڑا اور اس کی ران میں نیزہ مار دیا۔ اس کے بعد ہی ابراہیم کے نقیب نے منادی کردی کہ کسی مفرور کا تعاقب نہ کیا جائے بلکہ وہ خود قصر سے نکل کر زینب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنت سلیمان کے دروازے پر آیا اور کہا کہ آل سلیمان کو امان کامل دی جاتی ہے ہمارا کوئی آدمی ان سے تعرض نہ کرے۔

ابراہیم بن عبداللہ کا بصرہ پر قبضہ

بکر بن کثیر بیان کرتا ہے جب ابراہیم نے جعفر اور محمد پر فتح پائی اور بصرے پر قبضہ کر لیا تو اسے بیت المال میں چھ لاکھ درہم ملے اس نے اس رقم کو بحفاظت رکھنے کا حکم دیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسے دو کروڑ درہم ملے۔ بہرحال اس رقم سے اس کی طاقت بہت بڑھ گئی اس نے ہر شخص کو پچاس پچاس درہم دیئے۔

محمد بن حصین عامل اہواز کو شکست

بصرہ پر قبضہ کے بعد اس نے ایک شخص حسین بن ثولا کو اہواز بھیجا تاکہ یہ وہاں اس کے لئے بیعت کرے یہ شخص اس فرض کو بوجہ احسن انجام دے کر پھر ابراہیم کے پاس واپس آ گیا۔ اب ابراہیم نے پچاس آدمیوں کے ساتھ مغیرہ کو اہواز پر قبضہ کرنے بھیجا یہ اس کام پر روانہ ہوا' اہواز پہنچے پہنچتے پورے دو سو آدمی اس کے پاس جمع ہو گئے اس وقت ابوجعفر کی طرف سے محمد بن الحصین اہواز کا عامل تھا جب اسے مغیرہ کی پیش قدمی کا علم ہوا تو یہ ایک روایت کے مطابق چار ہزار فوج کے ساتھ اس کی مقاومت کو نکلا قصبہ اہواز سے دو میل کے فاصلہ پر دشت اریک پر دونوں کا مقابلہ ہوا ابن حصین اور اس کی فوج کو شکست ہوئی' مغیرہ اہواز میں داخل ہو گیا۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابراہیم کے مغیرہ سے باخبر ہونے کے بعد مغیرہ اہواز گیا۔

ابراہیم بن عبداللہ کا اہواز و فارس پر قبضہ

محمد بن خالد المربعی کہتا ہے کہ بصرہ پر قبضہ کر کے جب ابراہیم نے کوفہ کی سمت جانا چاہا تو اس نے سلیمان بن مرۃ العیشی کو بصرہ پر اپنا نائب مقرر کیا اور ہدایت کی کہ وہ مغیرہ بن الفزع کو جو ہبیرہ بن عوف کے خاندان سے تھا اہواز بھیج دے' محمد بن حصین العبدی ان دنوں اہواز کا عامل تھا نیز ابراہیم نے عمرو بن شداد کو فارس کا عامل مقرر کر کے فارس بھیج دیا۔ یہ جب رام ہرمز سے گزرا تو وہاں یعقوب بن الفضل سے اس کی ملاقات ہوئی جو وہاں کا عامل تھا اس نے اسے اپنی دعوت میں شرکت کی دعوت دی یعقوب اس کے ساتھ ہو لیا۔ عمرو بن شداد فارس آیا اسمٰعیل بن علی بن عبداللہ ابوجعفر کی جانب سے فارس کا عامل تھا عبدالصمد بن علی اس کا بھائی بھی اس وقت اس کے پاس تھا' جب عمرو بن شداد اور یعقوب بن الفضل اصطخر پہنچ گئے جب اسمٰعیل اور عبدالصمد کو ان کے فارس کی جانب پیش قدمی کرنے کی اطلاع ہوئی یہ تیزی کے ساتھ دارابجرد کی طرف بھاگے اور وہاں جا کر دونوں قلعہ بند ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح سارا علاقہ فارس بلا مزاحمت عمر بن شداد اور یعقوب بن الفضل کے ہاتھ آگیا، اب بصرہ اہواز اور فارس پر ابراہیم کی حکومت قائم ہو گئی۔

حکم بن ابی غسلان کی پیش قدمی

سلیمان بن ابی شیخ راوی ہے کہ ابراہیم کے بصرہ میں ظاہر ہونے کے بعد حکم بن ابی غسلان العیشکری ستر ہزار فوج کے ساتھ بصرے کی سمت چلا یہ واسط آگیا جہاں ہارون بن حمید الایادی ابو جعفر کی طرف سے متعین تھا حکم کی پیش قدمی کی خبر سن کر یہ قصر کے ایک تہ خانہ میں جا چھپا مگر پھر وہاں سے نکال لیا گیا، اہل واسط خصوصاً بن عمر بن حفص بن عمر بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام بن المغیرہ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ اس بیعی کے مقابلہ میں آپ واسط پر حکومت کرنے کے زیادہ اہل ہیں چنانچہ اب خص نے واسط کو اپنے تصرف میں لے لیا لشکری وہاں سے چلا گیا حفص نے ابو مقرن الجعفی کو اپنا کوتوال مقرر کیا۔

ابراہیم بن عبداللہ اور ہارون بن سعد

عمر بن عبدالغفار بن عمرو الفقیمی، فضل بن عمرو الفقیمی کا بھائی بیان کرتا ہے کہ ابراہیم ہارون بن سعد سے ناراض تھا اس سے کلام بھی نہیں کرتا تھا۔ ابراہیم کے خروج کے بعد ہارون بن سعد سلم بن ابی حاصل سے آکر ملا اور اس سے کہا کہ اپنے صاحب کو میری اطلاع کرو اور پوچھو کیا ان کو اس اہم کام میں ہماری ضرورت نہیں ہے سلم نے کہا میں ابھی جاتا ہوں وہ ابراہیم کے پاس آیا اور کہا کہ ہارون بن سعد آپ کی خدمت میں حاضر ہے، ابراہیم نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے سلم نے کہا آپ ہارون کے بارے میں ایسا نہ کریں اس نے اس معاملہ میں اس قدر اصرار کیا کہ آخر ابراہیم کو اس کی بات ماننا ہی پڑی اسے اندر بلا لیا۔ ہارون نے کہا آپ کا جو کام سب سے زیادہ مشکل اور اہم ہو وہ میرے سپرد کیجئے ابراہیم نے واسط اس کے سپرد کر دیا اور اسے اس کا عامل مقرر کر دیا۔

ہارون بن سعد عامل واسط

ابو الصعدی کہتا ہے ہارون بن سعد العجلی (کوفی) جسے ابراہیم نے بصرے سے روانہ کیا تھا ہمارے ہاں آیا یہ ایک نہایت ذی اثر اور معزز سردار تھا جو اہل بصرہ اس کے ہمراہ تھے ان میں طہوی سب سے زیادہ مشہور و معروف بہادر تھا اہل واسط میں سے جو شخص بہادری میں اس کا ہمسر تھا وہ عبدالرحیم الکلبی تھا۔ یہ بھی بڑا دلاور تھا جو سردار اس کی مدد کے لئے بھیجے گئے تھے یا خود آ گئے تھے۔ ان میں عبدویہ کردام الخراسانی تھا اس جماعت کا مشہور دلیر و جری سردار صدقہ بن عکار بھی تھا اسی کے متعلق منصور بن جمہور کہتا تھا کہ اگر صدقہ میرے ساتھ ہو تو چاہے میرا مقابل کوئی ہو مجھے اس کی پروا نہیں رہتی، ابو جعفر نے ہارون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن سعد کے مقابلہ پر عامر بن اسمٰعیل المسلی کو بعض راویوں کے قول کے مطابق پانچ ہزار فوج کے ساتھ اور دوسرے کے قول کے مطابق بیس ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ کئی جھڑپیں ان میں ہوئیں۔

ابن ابی الکرام سے روایت ہے جب میں محمد کا سر لے کر ابو جعفر کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت عامر بن اسمٰعیل نے واسط پر ہارون بن سعد کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ خود ابراہیم کے بصرہ سے نکلنے کے پہلے ہی ابو جعفر کی فوجوں اور اہل واسط کی جنگ ہو چکی تھی۔

عامر بن اسمٰعیل کی واسط پر فوج کشی

سلیمان بن ابی الشیخ کہتا ہے کہ عامر بن اسمٰعیل نے نیل کے پیچھے اپنا پڑاؤ ڈالا تھا پہلے ہی معرکہ میں ایک بخشی غلام نے عامر پر تلوار کا ایسا وار کیا کہ وہ زخمی ہو کر گر پڑا اس شخص کو اس کی شخصیت معلوم نہ تھی ابو جعفر نے عامر کو ایک ڈبیہ بھیجی جس میں صبغ عربی تھا اور کہلا کر بھیجا کہ اسے اپنے زخموں پر لگاؤ کئی مرتبہ دونوں حریفوں میں لڑائیاں ہوئیں جن میں اہل بصرہ اور واسط کے بے شمار آدمی مارے گئے ہارون ان کو لڑنے سے منع کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بہتر یہ ہے کہ ہمارے صاحب کا ان کے صاحب سے مقابلہ ہو جائے اس وقت ہمارے لئے بات بالکل صاف ہو جائے گی اب تم لوگ کیوں اپنی جانیں ضائع کرتے ہو ان کو بچاؤ مگر وہ کسی طرح نہ مانتے تھے۔ جب ابراہیم بصرے سے روانہ ہو کر باخمری آیا تو اب دونوں فریق نے جنگ روک دی اور اس بات پر عارضی سمجھوتہ کر لیا کہ جب حریفوں کا مقابلہ ہوگا تو جو ان میں غالب ہوگا ہم اس کا اتباع کر لیں گے چنانچہ جب ابراہیم مارا گیا تو عامر بن اسمٰعیل نے واسط میں داخل ہونا چاہا مگر اہل واسط نے اسے اندر نہ آنے دیا۔

عامر بن اسمٰعیل اور اہل واسط میں مصالحت

سلیمان کہتا ہے جب ابراہیم کے قتل اور ہارون کے بھاگنے کی خبر اہل واسط کو ہوئی انھوں نے امان کے وعدے پر عامر سے صلح کر لی مگر ان میں سے ایک بڑی جماعت نے اس کے وعدہ معافی پر اعتبار نہیں کیا اور وہ واسط سے چلی گئی۔ اب عامر بن اسمٰعیل واسط میں داخل ہو کر وہیں مقیم ہو گیا مگر اس نے کسی کو نہ چھیڑا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ عامر نے اہل واسط سے معاہدہ صلح میں یہ شرط کی تھی کہ میں اہل واسط کو شہر واسط میں قتل نہ کروں گا مگر اب اس کی فوج والوں نے یہ حرکت شروع کی کہ وہ جس واسط کے باشندے کو شہر سے باہر پاتے اسے قتل کر دیتے۔ ابراہیم کے قتل کے بعد جب اہل واسط اور عامر کے درمیان صلح طے پا گئی تو ہارون بن سعد بصرے کی طرف بھاگ گیا مگر بصرہ پہنچنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے ہی اثنائے راہ میں مرگیا۔

ہارون بن سعد کی روپوشی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس صلح کے بعد وہ روپوش ہو گیا تھا اور محمد بن سلیمان کے کوفہ کا والی مقرر ہونے تک وہ برابر روپوش رہا، البتہ پھر محمد بن سلیمان نے اسے امان دی اور اس کا پتہ چلایا یہ مطمئن ہو کر ظاہر ہو گیا، محمد بن سلیمان نے اس سے کہا کہ تم اپنے خاندان کے دو سو آدمیوں کے نام دیوان میں لکھوا دو تاکہ ان کی معاش مقرر کی جائے اس کا ارادہ اس کام کے کر دینے کا ہو گیا تھا اور اس کے لئے وہ سوار ہو کر محمد سے ملنے روانہ ہوا مگر راستے میں اس کا ایک چچیرا بھائی اس سے ملا اور اس نے ہارون سے کہا کہ تم کہاں جا رہے ہو بخدا تم کو دھوکہ دیا گیا ہے یہ سنتے ہی وہ الٹے پاؤں پلٹا اور روپوش ہو گیا اسی حالت میں اس نے انتقال کیا اس کے روپوش ہو جانے کے بعد محمد نے اس کا مکان منہدم کرا دیا۔

محمد بن عبداللہ کے قتل کی ابراہیم بن عبداللہ کو اطلاع یہ ظاہر ہونے کے بعد ابراہیم بصرے میں مقیم رہا اب یہاں سے وہ اپنے عہدہ دار اطراف و اکناف میں تقید کر کے روانہ کرنے اور مختلف شہروں کو فوجیں بھیجنے لگا وہ اس کام میں مصروف تھا کہ اسے اپنے بھائی محمد کے مارے جانے کی اطلاع ملی۔

بصرہ میں خاص قوانین کا نفاذ نصیر بن قدید کہتا ہے ابراہیم نے بصرے میں بہت سے خاص قوانین نافذ کر دیئے تھے عید الفطر سے تین دن پہلے اسے اپنے بھائی محمد کی موت کی اطلاع ہوئی یہ سب لوگوں کو لے کر عید گاہ گیا اسی وقت اس کے چہرے سے رنج و غم کے آثار ہویدا تھے وہاں اس نے سب کو محمد کے قتل کی خبر سنائی اسے سن کر اب اس کے ساتھی ابو جعفر کے مقابلہ میں پہلے سے زیادہ حزم و احتیاط سے لڑنے لگے دوسرے دن صبح کو اس نے بصرہ سے روانگی کے لئے شہر سے باہر پڑاؤ ڈالا۔ نمیلہ کو بصرہ پر اپنا نائب مقرر کیا اور اس کے ساتھ اپنے بیٹے حسن کو بھی بصرے میں چھوڑ دیا۔

علی بن داؤد کہتا ہے جب عید کے دن ابراہیم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا تو میں نے اس کے چہرہ کو غور سے دیکھا موت کے آثار نمایاں تھے، نماز سے فارغ ہو کر میں نے اپنے گھر والوں سے آ کر کہدیا تھا کہ یہ شخص مارا جائے گا۔

ابو جعفر منصور کے پاس فوج کی کمی محمد بن معروف اپنے باپ کی روایت نقل کرتا ہے، جب سلیمان کے بیٹے جعفر اور محمد بصرہ سے چلے گئے تو انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے ابراہیم کی خبر دینے ابو جعفر کے پاس روانہ کیا۔ میں نے ابو جعفر سے پوری کیفیت بیان کی کہنے لگے اب میں کیا کروں میرے پاس اس وقت صرف دو ہزار فوج ہے میری فوج کا بڑا حصہ یعنی تیس ہزار فوج رے میں مہدی کے ساتھ ہے اسی طرح محمد بن الاشعث کے پاس افریقیا میں چالیس ہزار فوج ہے اور باقی فوج عیسیٰ بن موسیٰ کے ساتھ ہے بخدا اگر میں اس قضیہ میں کامیاب ہو گیا تو آئندہ ہمیشہ کم از کم تیس ہزار فوج اپنے پاس متعین رکھوں گا اور اسے اپنے پڑاؤ سے باہر نہ جانے دوں گا۔

عبداللہ بن راشد کہتا ہے اس وقت ابو جعفر کے پاس کچھ فوج نہ تھی۔ تھوڑے سے حبشی اور دوسرے لوگ تھے ان کے حکم سے چھاؤنی میں رات کے وقت آگ کے الاؤ روشن کئے جاتے تھے جو رات بھر جلتے رہتے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ بہت فوج ہے حالانکہ وہاں اس آگ کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا تھا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی طلبی

جب ابراہیم کے خروج کی اطلاع ابو جعفر کو ہوئی انھوں نے عیسیٰ بن موسیٰ کو مدینہ لکھا کہ اس خط کے دیکھتے ہی تم وہاں کے تمام کام چھوڑ کر فوراً میرے پاس آؤ۔ عیسیٰ بن موسیٰ کچھ ہی دنوں کے بعد ابو جعفر کے پاس پہنچ گیا اس نے اسی کو فوج کا سپہ سالار مقرر کر کے روانہ کیا نیز سلم بن قتیبہ کو رے سے بلا کر جعفر بن سلیمان کے پاس بھیج دیا۔

ابو جعفر منصور کی ابراہیم کے متعلق پیشین گوئی

سلم بن قتیبہ سے مذکور ہے کہ جب میں ابو جعفر کے پاس آیا انھوں نے کہا کہ تم فوراً روانہ ہو جاؤ عبداللہ کے بیٹوں نے خروج کیا ہے تم ابراہیم کا رخ کرو اس کی جمعیت سے خوف نہ کھانا بخدا یہ دونوں بنی ہاشم کے ادنٹ ہیں یہ سب مارے جائیں گے دل کھول کر قتل کرنا جو بات میں تم سے اس وقت کہہ رہا ہوں اس پر پورا بھروسہ رکھو تم میری اس بات کو آئندہ یاد رکھو گے چنانچہ واقعہ بھی یہ ہوا کہ تھوڑی مدت میں ابراہیم مارا گیا۔ اس پر مجھے ابو جعفر کی وہ بات یاد آتی تھی اور میں تعجب کرتا تھا کہ ان کی پیشین گوئی کس قدر سچی ثابت ہوئی۔

خازم بن خزیمہ کی روانگی اہواز

سعید بن سلم کہتا ہے ابو جعفر نے اسے فوج کے میسرہ کا افسر اعلیٰ مقرر کر دیا۔ بشار بن سلم القیلی، ابو یحییٰ بن خریم اور ابو ہراسہ اسحاق بن مخمیں القشیری کو اس کے ساتھ کر دیا۔ سلم نے اہل بصرہ کے نام خط لکھے ان میں ان کو اطاعت حکومت کی دعوت دی چنانچہ بنی باہلہ عرب اور ان کے موالی اس سے آملے۔ دوسری طرف منصور نے مہدی کو جو اس وقت رے میں تھا لکھا کہ تم خازم بن خزیمہ کو اہواز روانہ کرو مہدی نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے چار ہزار باقاعدہ فوج کے ساتھ خازم کو اہواز روانہ کیا یہ اہواز آکر مغیرہ سے لڑا۔ مغیرہ بصرہ چلا آیا اور خازم اہواز میں داخل ہو گیا۔ اس نے تین دن تک شہر کو قتل و غارت کیا۔

ابراہیم کے خروج کے بعد ابو جعفر کی حالت

سندی کہتا ہے میں محمد کے فتنہ کے زمانہ میں منصور کا خادم تھا مدینہ میں ان کے سرہانے کھڑا ہوتا تھا جب ابراہیم کی شورش نے نازک صورت اختیار کر لی اور معاملہ دشوار ہو گیا تو میں نے منصور کو دیکھا کہ اس نے پچاس راتوں سے بھی زیادہ مسلسل مصلیٰ پر گذارے اسی پر رات کو سو جاتا تھا ایک رنگین جبہ اس نے پہن رکھا تھا اس کا گریبان اور ڈاڑھی کے نیچے رہنے والا سارا حصہ میل سے آلودہ ہو گیا تھا۔ مگر جب تک اللہ نے اسے فتح نو دیدی نہ اس نے وہ جبہ بدلا اور نہ مصلیٰ چھوڑا البتہ اس زمانے میں جب وہ دربار کے لئے بیٹھتا تو اس جبہ پر ایک سیاہ کپڑا اوڑھ کر اپنی مسند پر آکر بیٹھ جاتا مگر اندر جا کر اس کی پھر وہی ہیئت ہو جاتی۔ اس زمانے میں دلیسانہ جس نے مدینہ سے دو خوبصورت عورتیں ایک فاطمہ بنت محمد بن عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ اور دوسری ام الکریم بنت عبد اللہ (جو خالد بن سعید بن ابی العیص کی اولاد میں تھا) منصور کو ہدیۃً بھیجتی تھیں ان سے بھی کوئی آئیں چونکہ منصور نے ان دونوں عورتوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا اس وجہ سے اس نے ان سے شکایت کی کہ آپ کے اس عدم التفات اور سرد مہری کا ان دونوں پر بہت برا اثر ہوا اور ان کو آپ سے سوء ظن ہو گیا ہے اس پر منصور نے اسے جھڑک دیا اور کہا کہ یہ زمانہ عورتوں سے تمتع کرنے کا نہیں ہے جب تک مجھے معلوم نہ ہو لے کہ ابراہیم کا سر میرے پاس آتا ہے یا میرا سر اس کے پاس جاتا ہے میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔

ابو جعفر منصور کا محمد و جعفر کے نام خط

بصرہ چھوڑنے کے بعد سلیمان کے بیٹوں محمد اور جعفر نے ایک خرمی کے ٹکڑے پر کہ صرف وہی اس وقت اس کام کے لئے دستیاب ہو سکا منصور کو ابراہیم کے بصرہ پر قبضہ کرنے کی اطلاع لکھ بھیجی جب یہ خط اسے ملا تو اس نے قاصد کے ہاتھ میں خرمی کا ایک ٹکڑا دیکھا وہ فوراً تاڑ گیا کہ ضرور اہل بصرہ نے ابراہیم کے ساتھ ہو کر مجھ سے دغا کی ہے خط پڑھنے کے بعد اس نے عبد الرحمٰن الخثعمی اور ابو یعقوب مالک بن ہیثم کے داماد کو بلا کر رسالہ کی زبردست جمعیت کے ساتھ محمد اور جعفر کے پاس روانہ کیا اور ان دونوں کو ہدایت کی کہ ملتے ہی ان کو اپنے پاس روک لینا کہیں جانے نہ دینا البتہ جہاں وہ پڑاؤ کریں تم بھی فروکش ہو جانا ان کے ہر حکم کی تعمیل کرنا۔ نیز منصور نے ان دونوں کے نام بھی خط لکھا اس میں ان کو بہت ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزدل اور کمزور ٹھہرایا اور اس بات پر کہ ابراہیم کو اُن کی موجودگی میں بصرہ پر حملہ کرنے کی جرأت ہوئی اور اس کے ارادے اور نیت سے یہ دونوں بے خبر ہے ان کی خوب زجر و توبیخ کی خط کے آخر میں شعر لکھے

ابلغ بنی هاشم عنی مغلغلة ۔۔۔ فاستیقظوا ان هذا فعل نوام

تعدوا الذئاب علی من لا کلاب له ۔۔۔ وتتقی مربض المستنفر الحام

بانگ دہل بنی ہاشم سے کہدو کہ وہ بیدار ہو جائیں ان کی موجودہ حالت خواب کی ہے قاعدے کی بات ہے کہ جس ریوڑ کے حفاظت کے لئے کتے نہیں ہوتے اسی پر بھیڑیئے حملہ آور ہوتے ہیں اور جس ریوڑ کے بچانے والے محافظ موجود ہوتے ہیں بھیڑیئے ان کے پاس بھی نہیں آتے۔

ابو جعفر منصور اور حجاج بن قتیبہ کی گفتگو حجاج بن قتیبہ بن مسلم کہتا ہے جس زمانے میں منصور محمد اور ابراہیم کے فتنہ میں مشغول تھے میں ان سے ملنے گیا اسی زمانے میں ان کو بصرہ، اہواز، فارس، مدائن، واسط اور علاقہ سواد کے اپنے قبضے سے نکل جانے کا حال معلوم ہوا تھا اس وقت منصور ایک چھڑی کو زمین پر مارتے تھے اور یہ شعر اپنی مثال میں اُن کے ورد زباں تھا:

ونصبت نفسی للریاح دریئة ۔۔۔ ان الرئیس لمثل ذاک فعول

میں نے اپنی جان نیزوں کے لئے بطور نشانہ پیش کر دی ہے اور بے شک سردار ایسا ہی کیا کرتا ہے۔

میں نے کہا اللہ امیر المومنین کے اعزاز کو تا دوام قائم رکھے اور ان کے دشمن کے مقابلہ میں ان کی نصرت کرے آپ پر عشیٰ کے یہ شعر صادق آتے ہیں:

وان حریکم اوقدت بینهم ۔۔۔ فحرت لهم بعد ابرادها

وجدت صبورا علی حرها ۔۔۔ وکرا لحروب وتردادها

جب جنگ کا شعلہ ان میں روشن ہو جاتا ہے اور اس کی خفیف ٹھنڈک کے بعد وہ ان کے لئے پھر بہت گرم ہو جاتی ہے اس وقت میں باوجود اس کی حدت اور متواتر پلٹے کھانے کے نہایت ہی صابر اور مستقل مزاج ثابت ہوتا ہوں، منصور نے کہا اے حجاج ابراہیم کو میری شجاعت بہادری اور ناقابل تسخیر ہونے کا علم ہے مگر اس علاقہ کوفہ کی وجہ سے جو میری فرودگاہ پر آنکھیں لگائے ہوئے ہے اور اس وجہ سے کہ اہل سواد میری سرکشی اور مخالفت پر آمادہ ہو کر اس کے ساتھ ہیں اسے یہ جرأت ہوئی کہ وہ بصرے سے خود مجھ پر چڑھائی کر رہا ہے مگر میں نے بھی ہر جگہ کا نہایت مناسب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومعقول انتظام کر دیا ہے اور خود اہل بصرہ کے مقابلہ پر مشہور و معروف بہادر اقبال مند سعید و مبارک سردار عیسیٰ بن موسیٰ کو ایسی فوج کثیر کے ساتھ جو اچھی طرح تمام ضروریات جنگ سے مسلح ہے بھیج دیا ہے مگر میں اللہ سے مدد مانگتا ہوں اور وہی اس کے شر سے مجھے محفوظ رکھے گا اور جو طاقت وقوت مجھے حاصل ہے یہ سب اللہ ہی کی بدولت ہے۔

ابو جعفر منصور کی استقامت و مستقل مزاجی

ایک دوسرے سلسلہ سے یہی حجاج بن قتیبہ بیان کرتا ہے جب اس دور میں منصور کے سلام کی غرض سے حاضر ہوا تو میرا گمان تھا کہ چونکہ پے در پے نقصان کی خبریں موصول ہوئی ہیں بیزبے شمار فوجوں نے ان کو گھیر لیا ہے اس کے علاوہ خود کوفہ میں ان کی فرودگاہ کے سامنے ایک لاکھ تلواریں ایک اشارے پر ان کے خلاف اٹھنے کے لئے تیار ہیں وہ میرے سلام کا جواب بھی نہ دے سکیں گے مگر اس کے برعکس میں نے ان کو نہایت مستقل مزاج شاہین کی طرح تیز و جری پایا ان حادثات اور واقعات کو کامل صبر و ثبات اور ہوش کے ساتھ برداشت کر کے ضروری اور مناسب تدابیر میں مصروف تھے حسب موقع عمل کرتے تھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ان پر قابو رکھتے ہیں یہ نہیں تھا کہ ان واقعات کی وجہ سے وہ ہراساں یا تھرا دلے ہو گئے ہوں۔

یونس الجرمی کا بیان

یونس الجرمی کہتا ہے محمد بن عبداللہ نے اپنے بھائی کو ابو جعفر سے لڑنے بھیجا تھا مگر عمرو بن سلمہ کی بیٹی نے اس کا دل تو اپنے مقصد سے اچاٹ کر دیا۔ برخلاف اس کے ان دنوں میں ابو جعفر کے پاس بھیجی گئی انھوں نے ابراہیم کے قضیہ سے فارغ ہونے تک نظر اٹھا کر بھی اسے نہیں دیکھا اور فرودگاہ کے کسی گوشہ میں اسے ڈال دیا بصرہ آنے کے بعد ابراہیم نے ہنکنہ بنت عمرو بن سلمہ سے نکاح کر لیا تھا یہ روزانہ خوب عطر و تیل لگا کر رنگین کپڑے پہن بن سنور کر اس کے پاس آتی تھی۔

ابراہیم بن عبداللہ کی کوفہ کی جانب پیش قدمی

جب ابراہیم نے ابو جعفر پر پیش قدمی کا ارادہ کیا تو بشر بن سلمہ نے نہیلہ ملھوی اور اہل بصرہ کے فوجی سرداروں کی ایک جماعت کو ابراہیم کے پاس پیش کیا، انھوں نے اس سے کہا جب کہ بصرہ اہواز فارس اور واسط آپ کے قبضہ میں آچکے ہیں تو اب مناسب یہ ہے کہ آپ یہیں قیام کریں اور فوج کو مقابلہ پر بھیج دیں تاکہ اگر کوئی دستہ فوج شکست کھا جائے تو آپ دوسری فوج اس کی مدد کے لئے بھیج دیں اسی طرح اگر کسی سردار کو ہزیمت ہو تو کسی دوسرے سردار کو اس کی مدد پر بھیج دیجئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح دشمن پر آپ کا رعب و دبدبہ قائم ہو جائے گا وہ آپ سے خوف کرے گا، آپ اس سے محفوظ رہیں گے مال گزاری وصول کریں گے اور اس طرح آپ کی حکومت کو استحکام حاصل ہو گا اس کے بعد بھی آپ اپنی رائے کے مختار و مجاز ہیں۔ اس پر اہل کوفہ نے کہا کہ کوفہ میں بیشتر لوگ ایسے ہیں کہ وہ آپ کی صورت دیکھتے ہی آپ کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں گے اور اگر انھوں نے آپ کو نہ دیکھ پایا تو اس وقت مختلف اسباب و اثرات ایسے ہیں کہ ان کی وجہ سے وہ اپنی اپنی جگہ خاموش بیٹھ جائیں گے اور کوئی آپ کی مدد کے لئے نہیں آئے گا۔ اس بنیاد پر اہل کوفہ نے اس قدر اصرار کیا کہ آخر کار ابراہیم خود ہی کوفے ہی روانہ ہوا۔

ابراہیم بن عبداللہ کی اپنی فوج سے نالوسی

عبداللہ بن جعفر المدینی کہتا ہے کہ ہم ابراہیم کے ہمراہ بصرے سے چل کر باخمری آئے جب ہم نے وہاں پڑاؤ کر دیا تو ایک رات ابراہیم میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ آؤ ہم ساری فرودگاہ کا چکر لگاتے ہیں۔ لشکر میں اسے گانے بجانے کی آواز آئی، اسے سن کر وہ پلٹ آیا دوسری مرتبہ پھر ایک رات کو میرے پاس آیا اور کہا کہ میرے ساتھ چلو اور لشکر کا ایک چکر لگا آئیں میں اس کے ساتھ ہوا، اب پھر اس نے گانے بجانے کی آواز سنی اسے سن کر ابراہیم پلٹ آیا کہنے لگا کہ بھلا ایسی فوج سے نصرت کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

ابراہیم بن عبداللہ کی فوج

عفان بن مسلم الصفار بیان کرتا ہے کہ جب ابراہیم نے بھاگ ڈالی تو چونکہ میرے بہت سے ہمسایہ اس کے ساتھ ہو گئے تھے اس وجہ سے میں اس کی فرودگاہ میں آیا، میرا اندازہ یہ ہوا کہ دس ہزار سے بھی کم آدمی اس کے ساتھ تھے مگر داؤد بن جعفر بن سلیمان کہتا ہے کہ ابراہیم کے دیوان میں ایک لاکھ اہل بصرہ درج تھے۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی مروانگی

ابو جعفر نے پندرہ ہزار فوج کے ساتھ عیسیٰ بن موسیٰ کو ابراہیم کے مقابلہ پر روانہ کیا، حمید بن قحطبہ کو تین ہزار فوج کے ساتھ اس کے تعاقب پر متعین کیا خود ابو جعفر نہر البصرہ تک عیسیٰ کو پہنچانے گئے اور یہاں سے پلٹ آئے اب ابراہیم اپنی ماخر کی فرودگاہ سے جو بصرہ کے ویرانے میں واقع تھی کوفہ کی سمت چلا اس بن مہلہل القطعی کہتا ہے کہ اسی سفر میں ابراہیم کا گزر ہمارے پاس ہوا ہم اس وقت قباب میں جو قباب اوس کے نام سے مشہور ہے مقیم تھے میں اپنے باپ اور چچا کے ہمراہ اس کے پاس آ گیا اور ساتھ ہو لیا جس وقت ہم اس کے پاس پہنچے وہ گھوڑے پر سوار فرودگاہ کے لئے موزوں مقام تلاش کر رہا تھا اور اس وقت میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اچھی حالت کی مثال میں قطامی کے چند شعر پڑھتے سنا ان کو سن کر میں نے اپنے ساتھی سے کہہ دیا کہ ان اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص خود اپنے مقابلہ پر آنے سے نادم ہے۔

بنی ربیعہ کی ابراہیم بن عبداللہ کو پیش کش

جب یہ کوفہ پہنچا تو میں نے اس سے کہا کہ یہاں میری قوم آباد ہے میں ان سے خوب واقف ہوں آپ عیسیٰ اور اس کی فوج کے مقابلہ پر نہ بڑھیے اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو ایک خفیہ راستے سے کوفہ پہنچا دیتا ہوں ابو جعفر کو خبر بھی نہ ہونے پائے گی کہ آپ اس کی موجودگی میں کوفہ میں داخل ہو جائیں گے اس مشورے کو قبول کرنے سے اس نے انکار کر دیا تو میں نے کہا کہ ہم بنی ربیعہ ہیں ہم شب خون مارنے کے عادی ہیں آپ اجازت دیں ہم عیسیٰ کی فوج پر شب خون مارتے ہیں مگر اس نے کہا کہ میں شب خون مارنے کو پسند نہیں کرتا۔

ہریم کا ابراہیم بن عبداللہ کو مشورہ

سعید بن ہریم اپنے باپ کی روایت نقل کرتا ہے کہ میں نے ابراہیم سے کہہ دیا تھا کہ تاوقتیکہ تمہارا کوفہ پر قبضہ نہ ہو جائے تم کو ابو جعفر پر کامیابی نہیں ہو سکتی البتہ باوجود اس کی کوفہ میں مدافعت کی ساری تیاری کے تم کوفہ پر قابض ہو جاؤ تو پھر کہیں وہ نہیں ٹھہر سکتا اس کے علاوہ کوفہ میں میرے تھوڑے اعزہ ہیں مجھے اجازت دو کہ میں خفیہ طور پر ان کے پاس جاؤں اور خفیہ طور پر ہی تمہاری بیعت کے لئے دعوت دوں اور جب ایک اچھی جمعیت میرے ساتھ ہو جائے اس وقت علی الاعلان تمہارے لئے شعار بلند کر دوں جو شخص وہاں کسی کو تمہاری دعوت دیتے سنے گا فوراً اس پر لبیک کہے گا۔ جب خود کوفہ کے اطراف و اکناف میں ابو جعفر کو یہ مہیب آواز سنائی دے گی مجھے یقین ہے کہ طوفان کے ادھر پھر کوئی چیز اسے اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتی اور وہ کہیں ٹھہر نہ سکے گا۔

بشیر الرجال کی ہریم کے مشورہ کی مخالفت

ابراہیم نے بشیر الرجال سے پوچھا اے ابو محمد بتاؤ تم کیا کہتے ہو اس نے کہا کہ اگر اس تجویز میں کامیابی کا پورا اعتماد ہو تو بے شک اس پر عمل کرنا سزاوار ہے مگر مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس دعوت پر ایک چھوٹی سی جماعت کوفہ سے نکل کر ہمارے پاس آ جائے گی اس کا خمیازہ کوفہ کی تمام آبادی کو یہ بھگتنا پڑے گا کہ ابو جعفر اپنے رسالہ سے ناکردہ گناہ عورتوں بچوں اور بوڑھوں سب کو بلا استثنا تباہ کر دے گا اور اس کا وبال تمہارے اوپر ہو گا نیز جس فائدے کی امید ہے وہ بھی حاصل نہ ہو گا اس جواب پر میں نے بشیر سے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم تو یہاں ابو جعفر اور اس کی فوج سے لڑنے آئے ہو پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم سن رسیدہ ضعیف العمر کم سن بچوں، عورتوں اور مردوں کے قتل سے کیونکر بچنا چاہتے ہو کیا تم کو یاد نہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک لشکر یہ بھیجا تھا اور اس نے قتل عام کیا جسے تم پسند نہیں کرتے بشیر نے کہا کہ ان کا معاملہ علیحدہ ہے وہ سب مشرک تھے ہمارا حریف مسلمان ہے ہمارا اور اس کا دین اور قبلہ ایک ہے اس کے ساتھ مشرکوں کا سلوک نہیں کیا جا سکتا، ابراہیم نے بشیر کی رائے کا اتباع کیا اور مجھے کوفہ جانے کی اجازت نہیں دی، ابراہیم وہاں سے روانہ ہو کر باخمری آیا۔

سلم بن قتیبہ کا ابراہیم بن عبداللہ کو پیغام

خالد بن اسید الباہلی کہتا ہے جب ابراہیم نے باخمری پر پڑاؤ کیا تو سلم بن قتیبہ نے حکیم بن عبدالکریم کے ذریعہ اسے پیام بھیجا کہ تم کھلے ہوئے میدان میں اتر پڑے ہو تمہاری زندگی اس سے بہت گراں ہے کہ وہ اس طرح خطرے میں پڑے بہتر ہے کہ تم فوراً اپنے گرد خندق بنا لو تاکہ صرف ایک ہی سمت سے تم پر کوئی حملہ کر سکے اور اگر ایسا نہیں کرتے تو میں تم کو بتاتا ہوں کہ ابو جعفر نے اپنی فرودگاہ کو بالکل ننگا کر دیا ہے حفاظت کا کوئی ذریعہ وہاں نہیں ہے تم ایک چھوٹی سی جماعت لے کر بڑھو اور اس کی پشت سے اُسے آلو۔

ابراہیم کے مصاحبین کی خندق بنانے کی مخالفت

ابراہیم نے اپنے مصاحبین سے ملا کر اس باب میں مشورہ لیا وہ کہنے لگے کہ ہمارا پلہ ان پر بھاری ہے ہمیں اپنے گرد خندق بنانے کی کیا ضرورت ہے بخدا ہم کبھی ایسا نہ کریں گے، ابراہیم نے کہا تو اچھا ہم یہ تو کریں کہ اچانک عقب سے اس پر حملہ کر دیں، کہنے لگے کہ اس کی بھی ضرورت نہیں، وہ ہماری مٹھی میں ہے نکل نہیں سکتا۔ ہم جب چاہیں گے اس کا قلع قمع کر دیں گے، ابراہیم نے سلم سے کہا سن رہے ہو واپس ہو جاؤ میں کیا کر سکتا ہوں۔

ابراہیم بن عبداللہ کی صف بندی

ابراہیم بن سلم اپنے باپ کی روایت نقل کرتا ہے کہ جب ہمارا اور دشمن کا مقابلہ ہوا تو ہمارے ساتھیوں نے دشمن کے مقابلہ پر ایک ہی صف قائم کی۔ میں نے صف سے نکل کر ابراہیم سے کہا کہ ایک صف ہونا مناسب نہیں ہے کیونکہ اگر صف کا کوئی حصہ پسپا ہوتا ہے تو وہ چھوٹ جاتا ہے اور پھر کوئی ترتیب باقی نہیں رہتی بہتر یہ ہے کہ اس تمام فوج کے کئی دستے بناؤ تاکہ اگر ایک دستہ کو شکست ہو تو دوسرا تو اپنی جگہ قائم رہے اس پر سب چلا اُٹھے کہ نہیں ہم تو اہل اسلام کے طریقہ ہی پر جنگی ترتیب قائم کریں گے اس سے ان کا اشارہ اللہ کے اس قول کی طرف تھا یقاتلون فی سبیلہ صفا۔ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک صف بنا کر اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں)

ابراہیم بن عبداللہ کی شبخون مارنے کی ممانعت

عسفا کہتا ہے کہ جب ہم باخمری پر فروکش ہوئے تو میں نے ابراہیم سے جا کر کہا کہ کل صبح دشمن تمہاری مغربی سمت کا راستہ تم پر اس لئے مسدود کر دے گا تاکہ اسلحہ اور سواری کے جانور ادھر سے تم کو نہ پہنچ سکیں تمہارے ساتھ اہل بصرہ کے بہت سے آدمی بستے ہیں مجھے اجازت دو میں دشمن پر شب خون مارتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ان کی جماعتوں کے پرزے پرزے کر دوں گا، ابراہیم نے کہا میں مفت میں لوگوں کا خون بہانا نہیں چاہتا اس پر میں نے کہا یہ خوب کہی آپ حکومت بھی چاہتے ہیں اور قتل کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے؟

عیسیٰ بن موسیٰ اور ابراہیم بن عبداللہ کی جنگ

محمد بن عمر راوی ہے "جب ابراہیم کو اپنے بھائی محمد بن عبداللہ کے قتل کی خبر ملی یہ ابوجعفر منصور سے لڑنے کوفہ کی طرف بڑھا انہوں نے عیسیٰ بن موسیٰ کو اس کی اطلاع دی اور حکم دیا کہ تم میرے پاس آؤ۔ ابوجعفر کا قاصد یہ خط اس وقت عیسیٰ کے پاس لے کر پہنچا جب کہ وہ عمرے کا احرام باندھ چکا تھا، اس نے عمرہ ترک کر دیا اور ابوجعفر کے پاس چلا آیا، انہوں نے اسے بہت سے سواروں پر باقاعدہ فوج اور پورے ساز و سامان کے ساتھ ابراہیم بن عبداللہ کے مقابلہ پر بھیج دیا۔ ابراہیم بھی ایک بڑی جماعت کے ساتھ جو اگرچہ عیسیٰ بن موسیٰ کی فوج سے تعداد میں زیادہ تھی مگر اس میں زیادہ تر معمولی آدمی تھے مقابلہ پر آیا مقام باخمری پر جو کوفہ سے سولہ فرسنگ فاصلہ پر واقع ہے دونوں حریف نبرد آزما ہوئے نہایت شدید خونریز جنگ ہوئی حمید بن قحطبہ عیسیٰ بن موسیٰ کے افسر مقدمۃ الجیش کو ہزیمت ہوئی اس کے ساتھ تمام فوج نے شکست کھائی اور راہ فرار اختیار کی مگر عیسیٰ بن موسیٰ نے ان کو روکا ثابت قدمی و جاں نثاری کے لئے خدا کا واسطہ دیا مگر کسی نے اس کی نہ سنی اور بھاگتے چلے گئے۔

حمید بن قحطبہ کا فرار

اب حمید بن قحطبہ بھاگتا ہوا عیسیٰ کے سامنے آیا عیسیٰ نے اس سے کہا اے عبداللہ جان نثاری اور وفاداری کے اظہار کا یہی تو موقع ہے اس نے کہا جناب والا اب اس ہزیمت یافتہ جماعت کا خیال کیجئے، اسی طرح ساری فوج دشمن کے مقابلہ سے فرار ہو کر عیسیٰ کے پاس سے گزر گئی اس کے اور ابراہیم کی فرودگاہ کے درمیان کوئی بھی باقی نہ رہا مگر عیسیٰ بن موسیٰ بدستور اسی مقام پر جہاں وہ ابتدائے جنگ سے کھڑا ہوا تھا اپنے سو خاص خدمت گاروں اور دوستوں کے ساتھ ڈٹا رہا کسی نے اس سے کہا بھی کہ تاوقتیکہ آپ کی فوج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پلٹ کر آئے اس مقام کو عارضی طور پر چھوڑ دیجئے اور جب فوج پلٹ آئے تو پھر اسے لے کر جوابی حملہ کیجئے مگر عیسیٰ نے کہا میں اس مقام سے کبھی نہ ہٹوں گا اب چاہے اس میں مارا جاؤں یا اللہ مجھے فتح دے مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ لوگ کہیں کہ عیسیٰ بھاگ گیا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کا استقلال و دلیری

عیسیٰ بن موسیٰ نے خود اپنے باپ سے ایک مرتبہ کہا کہ جب امیر المومنین نے مجھے ابراہیم کے مقابلہ پر بھیجنے کا ارادہ کر لیا تو انھوں نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ خبثا یعنی بخوبی یہ کہتے ہیں کہ جب دشمن سے تمھارا مقابلہ ہوگا تو ابتدا میں تمھاری فوج کو عارضی طور پر پسپا ہونا پڑے گا مگر وہ فوج پلٹ کر پھر تمھارے پاس آجائے گی اور نتیجہ تمھارے موافق ہی ہوگا چنانچہ بخدا یہی واقعہ پیش آیا کہ جنگ شروع ہوتے ہی دشمن نے ہمیں شکست دی اس وقت میں نے اپنے گرد دیکھا تو صرف تین یا چار آدمی میرے ساتھ رہ گئے تھے میرے غلام نے جو میرے گھوڑے کی لگام تھامے تھا مجھ سے کہا کہ جب سب جا چکے ہیں تو آپ اکیلے کیوں ٹھہرتے ہیں، میں نے کہا میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا اگر اب میں اپنے خاندان کے دشمن کے مقابلہ سے منہ موڑوں گا تو میرے خاندان والے کبھی میری صورت دیکھنا گوارا نہیں کریں گے زیادہ سے زیادہ جو اس وقت مجھے سوجھی وہ بات تھی کہ اس مفرور سے جو میرے پاس سے گذرتا اور اس سے میری شناسائی ہوتی میں کہتا کہ ذرا میرے خاندان والوں کو میرا سلام کہہ دینا اور یہ بھی کہہ دینا کہ آپ لوگوں کے لئے چونکہ میں اپنی جان سے زیادہ قیمتی کوئی اور شے فدیہ میں نہیں دے سکتا تھا اس لئے وہ آپ کی خاطر میں نے لگا دی۔

جعفر و محمد کا ابراہیم بن عبداللہ پر حملہ

میں اسی پریشانی میں تھا اور لوگ برابر بھاگے چلے جا رہے تھے کہ اتنے میں سلیمان کے بیٹے جعفر اور محمد نے ابراہیم کی پشت پر سے اس پر دھاوا کیا ابراہیم کی جو فوج ہمارا تعاقب کر رہی تھی اسے اس پیش قدمی کا کچھ علم نہ ہوا البتہ جب انھوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو انھیں معلوم ہوا کہ ان کے عقب میں لڑائی شروع ہے یہ دیکھتے ہی وہ ہماری فوج کا تعاقب چھوڑ کر ابراہیم کی طرف پلٹے اب ہماری فوج ان کا تعاقب کرتی ہوئی پھر پلٹ کر میدان کارزار میں آئی نتیجہ وہی ہوا کہ ہمیں کامیابی اور فتح ہوئی یہ بات ضرور ہے کہ اس روز اگر سلیمان کے بیٹے نہ ہوتے تو ہماری ذلت و رسوائی میں کچھ شبہ باقی نہ رہا تھا، نیز خدا کی یہ کارسازی ملاحظہ کیجئے کہ جب ہماری فوج والے بے تحاشا بھاگے جا رہے تھے تو دو بلند گھاٹیوں والی نہر ان کے سامنے حائل ہوگئی ان بلند گھاٹیوں کی وجہ سے وہ اس میں کود نہ سکے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کسی اور مقام کی پایابی کا حال ان کو معلوم نہ تھا اس وجہ سے بھی وہ سب کے سب پھر پلٹ آئے۔

محمد بن اسحٰق کا بیان

اس کے متعلق محمد بن اسحٰق بن مہران کہتا ہے کہ طلحہ کی اولاد میں کچھ لوگ اس وقت باخمریٰ میں سکونت پذیر تھے انھوں نے ابراہیم اور اس کی فوج کو پریشان کرنے کے لئے اس نہر کو ان کی سمت کاٹ دیا تھا چنانچہ صبح کو اُس کی فرودگاہ میں پانی ہی پانی بھر گیا، مگر دوسرے راوی یہ کہتے ہیں کہ خود ابراہیم نے اس خیال سے کہ ایک ہی جانب سے دشمن اس پر حملہ کر سکے اس نہر کا پانی بہا دیا تھا، اور اسی نے فرار کی حالت میں اس کے دشمن کو بھاگنے سے روک دیا۔ اب جب کہ ابراہیم کی فوج کو شکست ہوئی ابراہیم اپنے طرف داروں کی ایک چھوٹی جماعت کے ساتھ میدان میں جما رہا یہ جماعت اس کی حمایت میں کٹ کٹ کر لڑ رہی تھی اس کی تعداد میں ارباب سیر کا اختلاف ہے۔ بعض راوی کہتے ہیں کہ ان کی تعداد پانچ سو تھی، بعض نے چار سو اور دو سروں نے صرف ستر بیان کی ہے۔

حمید بن قحطبہ کی مراجعت

محمد بن عمر کہتا ہے، عیسیٰ کی فوج نے شکست کھا کر راہ گریز اختیار کی مگر عیسیٰ بدستور اپنی جگہ جما رہا اب ابراہیم بن عبداللہ اپنی فوج کے ساتھ عیسیٰ کی طرف بڑھا اس کی فوج کا غبار قریب تر ہوتا گیا یہاں تک وہ قریب آیا کہ عیسیٰ اور اس کے ہمراہیوں نے ابراہیم کو دیکھ لیا اسی نوبت پر ایک شہ سوار سامنے آیا اور آتے ہی وہ پھر ابراہیم کی طرف پلٹ پڑا اور سیدھا اس کی طرف ہو لیا یہ حمید بن قحطبہ تھا اس نے اپنے سر کے بال پلٹ لئے تھے اور ایک زرد رنگ کی پٹی سر پر باندھ رکھی تھی اس کے پلٹتے ہی تمام فوج اُس کے ساتھ پلٹ پڑی چنانچہ جو لوگ بھاگ گئے تھے وہ بلا استثناء سب کے سب پھر میدان جنگ میں واپس آ گئے اور دشمن سے پھر دست و گریباں ہوئے نہایت ہی شدید و خونریز معرکۂ جدال و قتال گرم رہا حریفوں نے ایک دوسرے کے ہزارہا آدمی قتل کر دیئے۔

ابراہیم بن عبداللہ کا قتل

اب حمید بن قحطبہ نے عیسیٰ بن موسیٰ کو مشہور مقتولین کے سر بھیجنا شروع کئے ایک سر اس کے پاس ایسا آیا جس کے ہمراہ بہت سے لوگ شور مچاتے ہوئے ساتھ تھے ..... لوگوں نے کہا کہ یہ ابراہیم کا سر ہے اس نے ابن ابی الکرام الجعفری کو بلا کر دکھایا اس نے کہا یہ اس کا سر نہیں ہے اس کے بعد دوبارہ شدید جنگ مزید شدت و استقلال سے پھر شروع ہو گئی اور تمام دن ہوتی رہی یہاں تک کہ ایک بے اندازہ تیر جس کے متعلق معلوم نہیں کہ کس نے چلایا تھا ابراہیم کے حلقوم میں آ کر پیوست ہوا اس نے اسے گویا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذبح کر دیا ابراہیم اپنے مقام سے ہٹ گیا اور کہنے لگا کہ مجھے اتارو لوگوں نے اسے سواری پر سے اتارا اُس وقت وہ کہہ رہا تھا جو اللہ نے مقدر کیا تھا وہ پورا ہو کر رہا ہم نے کچھ ارادہ کیا اللہ نے اس کے خلاف ارادہ فرمایا اب وہ زخمی خون میں لت پت زمین پر اتار دیا گیا اس کے تمام خاص دوست اور ہمراہی اس کے گرد جمع ہو گئے اور نہایت بہادری سے اسے بچانے کے لئے جاں فروشی کرنے لگے اس مجمع کو دیکھ کر حمید بن قحطبہ کھٹک گیا اس نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ اس جماعت پر حملہ کرو اور جس طرح بنے اسے اس مقام سے ہٹا کر دیکھو کہ یہ کیوں ایک جگہ اس طرح جمع ہوئے ہیں۔ حمید کی فوج نے اس جماعت پر نہایت دلیری اور بے جگری سے حملہ کیا اور بڑی سخت لڑائی کے بعد ان کو ابراہیم سے ہٹا دیا اور پھر اس کے قریب پہنچ کر حملہ آوروں نے اس کا سر کاٹ لیا اسے عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس لے آئے اس نے ابن ابی الکرام الجعفری کو سر دکھایا اس نے کہا ہاں یہ ابراہیم کا سر ہے یہ سنتے ہی فرطِ انبساط میں عیسیٰ زمین پر اتر کر سربسجدہ ہو گیا اس نے اس سر کو منصور کے پاس بھیج دیا۔ بروز دوشنبہ ۱۴۵ھ کے ماہ ذی قعدہ کے ختم میں ابھی پانچ راتیں باقی تھیں کہ ابراہیم قتل ہوا قتل کے وقت اڑتالیس سال عمر تھی خروج سے قتل تک پانچ دن کم تین ماہ زندہ رہا۔

ابراہیم بن عبداللہ کے قتل کی دوسری روایت

ابو صلابہ سے دریافت کیا گیا کہ ابراہیم کیونکر مارا گیا کہنے لگا یہ میرے سامنے کا واقعہ ہے کہ ابراہیم اپنے گھوڑے پر سوار عیسیٰ بن موسیٰ کی اس فوج کو جو اس کے مقابلے شکست کھا کر بھاگ رہی تھی دیکھ رہا تھا ابراہیم کی فوج والے بھگوڑوں کو بری طرح قتل کر رہے تھے خود عیسیٰ نے اپنے گھوڑے قنبری کو پلٹا لیا تھا ایک بٹے ہوئے تاگے کی موٹی قبا ابراہیم کے جسم پر تھی اس کی وجہ سے اسے سخت گرمی محسوس ہونے لگی اس نے اپنی قبا کے بند کھول دیئے جس کی وجہ سے وہ اس کے سینے سے اتر گئی اور اس کا پیٹ نظر آنے لگا اتنے میں ایک بے نشانہ تیر اس کے شکم میں آ کر پیوست ہو گیا اس وقت میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے سے لپٹ گیا اور اس مقام سے پلٹ آیا زیدیوں نے ہر طرف سے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا۔

ابراہیم بن عبداللہ کی شکست کی وجہ

محمد بن ابی الکرام راوی ہے جب عیسیٰ کی فوج نے شکست کھائی تو ابراہیم کی فوجیں اس کے تعاقب میں چلیں اتنے میں ابراہیم کے نقیب نے اعلان کیا کہ مفرور کا تعاقب نہ کیا جائے اس حکم کو سن کر تمام فوجیں اپنے اپنے نشان لئے ہوئے پلٹ آئیں اُن کو واپس جاتا دیکھ کر عیسیٰ کے ہزیمت خوردہ فوج نے یہ خیال کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ شکست کھا کر پسپا ہو رہے ہیں اس خیال کے ساتھ ان کے حوصلے بڑھ گئے وہ انھیں کے پیچھے خود پلٹ آئے اور جوابی حملہ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ واقعی ابراہیم کو شکست ہو گئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ جب ابو جعفر کو عیسیٰ کی فوج کی پسپائی کی خبر ہوئی انھوں نے رے چلے جانے کا عزم کر لیا تھا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی شکست کی ابو جعفر کو اطلاع

سلم بن قتیبہ سلیمان بن مجالد کا حاجب بیان کرتا ہے کہ جنگ شروع ہوتے ہی عیسیٰ کی فوج کو بری شکست ہوئی ان میں کوئی ترتیب یا قوت مقاومت باقی نہ رہی تھی بلکہ عیسیٰ کی فوج کے بعض سپاہی کوفہ میں آچکے تھے مجھ سے میرے ایک کوفی دوست نے کہا کچھ خبر بھی ہے تمھارے ساتھی کوفہ آگئے ہیں یہ دیکھو ابو ہریرہ کا بھائی فلاں مکان میں موجود ہے اور وہ فلاں فلاں شخص کے گھر میں موجود ہے اب تم اپنی جان اہل و عیال اور مال کے بچانے کا انتظام کر لو، میں نے سلیمان بن مجالد سے یہ حال بیان کیا اس نے ابو جعفر سے جا کر بیان کیا کہنے لگے کہ خبردار اس ... کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا بلکہ اس کا خیال ہی ترک کر دو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ خود کوفہ والے مجھ پر حملہ کر دیں گے، شہر کے ہر دروازے پر اونٹ اور گھوڑے تیار رکھے جائیں تاکہ اگر ایک سمت سے ہم پر دھاوا ہو تو ہم دوسری سمت سے بچ کر بھاگ سکیں راوی سے جب دریافت کیا گیا کہ بصورت مجبوری ابو جعفر کہاں جانے کا ارادہ کرتے تھے کہنے لگا وہ رے جانا چاہتے تھے۔

ابراہیم بن عبداللہ کے سر کی تشہیر

انیسجت منجم ابو جعفر کے پاس آیا کہنے لگا امیر المومنین فتح آپ ہی کو ہو گی اور ابراہیم مارا جائے گا ابو جعفر نے اس کی بات نہ مانی اس پر اس نے کہا کہ آپ مجھے اپنے پاس روک لیجئے اگر میرا حکم صحیح نہ ثابت ہو تو آپ میری گردن اڑا دیں ابھی یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ابو جعفر کو ابراہیم کے شکست کھانے کی اطلاع ملی اس وقت انھوں نے معقر بن اوس بن حمار البارقی کا یہ شعر اپنے حسب حال پڑھا:

فالقت عصاها واستقرت بها النوی کما قرّ عینًا بالایاب المسافر

اس نے اقامت کے لئے لکڑی ٹکا دی اور اس طرح جما دی جیسے کہ مسافر کی مراجعت سے آنکھ ٹھنڈی ہو جاتی ہے، ابو جعفر نے اس صلے میں اسی وقت نیسجت کو دو ہزار جریب زمین نہر جوبر کے کنارے دیدی، شب شنبہ کو جب کہ ماہ ذی قعدہ کے ختم میں ابھی پانچ راتیں باقی تھیں ابراہیم کا سر ان کے پاس لایا گیا اس کی دوسری صبح کو انھوں نے اسے بازار میں تشہیر کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصب کرادیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ سر دیکھ کر ابو جعفر اسحار و ئے کہ ان کے آنسو ابراہیم کے رخسار پر گرے اور کہنے لگے کہ بخدا میں کبھی یہ نہیں چاہتا تھا کہ ابراہیم قتل ہو مگر مجبوری تھی کیونکہ صورت یہ ہو گئی تھی کہ یا وہی رہتا اور یا میں۔

ابراہیم بن عبداللہ کے قتل پر ابو جعفر کو صدمہ

منصور کا مولیٰ صالح بیان کرتا ہے کہ جب ابراہیم کا سر ان کے سامنے لایا گیا انھوں نے اسے اپنے سامنے رکھا اور دربار عام کیا اب جو شخص اندر جاتا وہ پہلے منصور کو سلام کرتا پھر ان کو خوش کرنے کے لئے ابراہیم کی برائی کرنے لگتا، ابو جعفر اس اثنا میں خاموش بیٹھے رہے ان کے چہرہ کا رنگ غصہ سے متغیر تھا اتنے میں جعفر بن حنظلہ البہرانی دربار میں آیا اور ایک جگہ ٹھہر کر پہلے اس نے سلام کیا اور پھر اس نے کہا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو اپنے چچیرے بھائی کی موت کا اجر عطا فرمائے اور مرنے والے کی خطا کو جو اس نے آپ کے حق کے بارے میں کی تھی معاف کردے یہ سن کر اب ابو جعفر کا رنگ زرد پڑ گیا اور انھوں نے اسے مخاطب کر کے کہا اے ابو خالد آؤ یہاں آکر بیٹھو اس واقعہ سے لوگوں کو تنبیہ ہوا کہ ابو جعفر کو اس کے قتل کا سخت رنج ہے چنانچہ اب جو لوگ آئے ان سب نے تعزیت ہی کی اور وہی کہا جو جعفر بن حنظلہ نے کہا تھا۔

امیر حج سری بن عبداللہ و عمال

اس سال باب الابواب میں ترک اور خزر نے یورش کر کے آرمینیا کے بہت سے مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ اس سال سری بن عبداللہ بن الحارث بن عباش بن عبدالمطلب کی امارت میں جو ابو جعفر کی طرف سے مکہ کا عامل تھا فریضہ حج ادا ہوا۔ اس سال عبداللہ بن الربیع الحارثی مدینہ کا والی تھا، عیسیٰ بن موسیٰ کوفے اور اس کے علاقے کا والی تھا، سلم بن قتیبہ الباہلی بصرہ کا والی تھا عباد بن منصور بصرے کے قاضی تھے یزید بن حاتم مصر کا والی تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

تعمیر بغداد کی تکمیل

سنہ ۱۴۶ھ کے واقعات

اس سال ابو جعفر نے اپنے شہر بغداد کو پورا کیا محمد بن عمر کہتا ہے کہ اس سال ماہ صفر میں ابو جعفر رحبہ ابن ہبیرہ سے بغداد منتقل ہوئے اب وہیں انھوں نے مستقل سکونت اختیار کی اور شہر بغداد آباد کیا۔

تعمیر کے سامان کا اتلاف

منصور نے بغداد کی تعمیر کے لیے حسب ضرورت لکڑی، ساگوان کے شہتیر وغیرہ مہیا کرلیے تھے مگر جب انھیں محمد بن عبداللہ کے خروج کی اطلاع ملی وہ بغداد سے کوفے کو روانہ ہوئے روانہ ہوتے وقت وہ اپنے ایک مولیٰ اسلم نام کو بغداد میں اس لیے چھوڑ آئے کہ یہ اس سامان کو تعمیر کے لیے تیار کرائے جب اسلم کو یہ معلوم ہوا کہ ابراہیم نے ابو جعفر کی فوج کو شکست دیدی ہے اس نے اس تمام ساگوان اور لکڑی کو جس کی نگرانی کے لیے ابو جعفر اسے مقرر کر آئے تھے اس اندیشہ سے کہ مبادا اس کے آقا کے مغلوب ہونے کی صورت میں یہ تمام سامان اس سے چھین لیا جائے اور جلا ڈالا جائے جب ابو جعفر کو اس واقعہ کی اطلاع ملی انھوں نے اسے اس فعل پر ملامت لکھ بھیجی اس کے جواب میں اسلم نے لکھا کہ چونکہ مجھے اندیشہ ہو گیا تھا کہ ابراہیم کو ہم پر فتح ہو جائے گی اور پھر وہ اس تمام سامان پر قبضہ کرلے گا میں نے اس سامان کو جلادیا۔ اس جواب کو دیکھ کر پھر ابو جعفر نے کچھ نہ کہا۔

ابن برمک کی عجمی عصبیت

ابراہیم الموصلی کہتا ہے کہ جب منصور نے بغداد کی تعمیر کا ارادہ کیا تو اس بارے میں اپنے دوستوں سے جن میں خالد بن برمک بھی تھا مشورہ لیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے بغداد کا مشورہ دیا۔ اسی نے بغداد کی داغ بیل ڈال کر اسے منصور کو دکھایا جب منصور کو ملبہ کی ضرورت ہوئی انھوں نے خالد بن برمک سے مشورہ لیا کہ اگر مدائن کے ایوان کسریٰ کا ملبہ میں اپنے اس شہر کی تعمیر کے لیے لے آؤں تو کیسا ہے؟ اس نے کہا میں اس کا مشورہ نہیں دیتا منصور نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا کہ یہ اسلام کی بے تعصبی اور رواداری کی یادگار ہے اگر اس سے دنیاوی فوائد پیش نظر ہوں تو بھی یہ قائم رکھے جانے کا سزاوار ہے چہ جائیکہ اس سے دین کی عزت و وقار کا استقرار مدنظر ہے علاوہ بریں اس میں حضرت علیؓ کا ایک مصلیٰ بھی ہے، یہ جواب سن کر منصور نے کہا اے خالد اب تک تم میں اپنی عجمی عصبیت باقی ہے۔

قصر ابیض کا انہدام

منصور نے قصر ابیض کے انہدام کا حکم دیا اس کا ایک حصہ توڑ دیا گیا اس کا سامان و ملبہ بغداد لے آیا گیا مگر جب اس کے توڑنے اور ملبہ کے منتقل کرنے کے اخراجات کا اندازہ لگایا گیا تو اس کی لاگت نئے ترتیب ہوئے مصالح سے بھی زیادہ آئی۔ اس کی اطلاع باقاعدہ طور پر منصور کو کی گئی انھوں نے خالد بن برمک کو بلا کر اس سے ملبہ کی شکست اور پھر بار برداری کے کثیر اخراجات کا ذکر کیا اور کہا کہ اب مشورہ دو کہ کیا کیا جائے اس نے کہا کہ میں نے تو جناب والا سے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ آپ اسے ہاتھ نہ لگائیے مگر جب آپ نے اس کام کو شروع کر دیا ہے تو اب میری رائے یہ ہے کہ آپ اسے بنیادوں تک منہدم کرائے بغیر نہ چھوڑیں تاکہ کوئی یہ نہ کہنے پائے کہ آپ تو اسے توڑ بھی نہ سکے مگر منصور نے اب اس کے انہدام کا خیال ترک کر دیا اور انہدام کی مسدودی کا حکم جاری کر دیا۔

واسط کے فولادی دروازوں کی منتقلی

موسیٰ بن داؤد الہمذانی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ مامون نے مجھ سے کہا اے موسیٰ تم جو عمارت میرے لئے تعمیر کرو اسے اس قدر پائیدار و مستحکم بنانا کہ لوگ آئندہ اسے توڑ نہ سکیں تاکہ کم از کم اس کے کھنڈر اور آثار ہی باقی رہ جائیں، شہر کے لئے ابو جعفر کو کواڑوں کی ضرورت ہوئی۔ عبدالرحمٰن الہمانی کے خیال کے مطابق حجاج کے بنائے ہوئے شہر واسط کے قریب حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ایک شہر زندورد نام تعمیر کیا تھا اور اس کے لئے حضرت سلیمان کے حکم سے شیاطین نے فولاد کے پانچ جوڑ ایسے زبردست کواڑ تیار کئے تھے کہ آج اتنے بڑے کواڑوں کی ساخت لوگوں کے امکان سے باہر ہے کواڑوں کی یہ پانچوں جوڑیاں حجاج کے شہر واسط کی تعمیر تک بدستور اس شہر میں لگی رہیں واسط کی تعمیر کے بعد یہ قدیم شہر اجڑ گیا حجاج ان فولادی کواڑوں کو زندورد سے واسط لے آیا اور یہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے ان کو نصب کر دیا۔ اب جب کہ ابو جعفر نے اپنا شہر بنایا انھوں نے انھیں کواڑوں کو لے کر اپنے شہر کے دروازوں میں لگا دیا جو اب تک وہیں نصب ہیں۔

بغداد کے ابواب اس شہر کے آٹھ دروازے ہیں چار اندرونی اور چار بیرونی، ان کواڑ کی جوڑیوں میں سے چار تو اس نے شہر کے چاروں اندرونی دروازوں پر نصب کر دیں اور پانچویں باب القصر کے بیرونی دروازے میں لگا دی۔ باب الخراسانی کے بیرونی در پر اس نے وہ جوڑی نصب کی جو فراعنہ کی بنائی ہوئی شام سے اسے موصول ہوئی تھی۔ باب الکوفہ کے بیرونی در پر وہ جوڑی نصب کی جسے خالد بن عبداللہ القسری نے تیار کیا تھا اور جو کوفہ سے لائی گئی تھی البتہ باب الشام کے دروازے میں نصب کرنے کے لئے ان کے حکم سے خود بغداد میں ایک جوڑ کواڑ بنائے گئے جو دوسرے دروازوں کے کواڑوں سے بہت کمزور ہیں۔

قصر منصور و جامع مسجد شہر کو گول دائرے کی شکل میں اس لئے بنایا گیا تھا کہ ہر حصہ شہر کی مسافت بادشاہ سے مساوی فاصلہ پر رہے اس میں کمی بیشی نہ ہو جس طرح جنگ میں فوج کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اسی مناسبت سے انھوں نے شہر کے چار دروازے رکھے دو فصیلیں بنوائیں اندرونی فصیل بیرونی سے زیادہ بلند ہے وسط شہر میں اپنا قصر بنایا اور اس کے گرد جامع مسجد بنائی۔ بیان کیا گیا ہے کہ ابو جعفر کے حکم سے حجاج بن ارطاۃ نے جامع مسجد کا نقشہ مرتب کیا تھا اور اس کی بنیاد قائم کی کہا جاتا ہے کہ اس کا قبلہ درست نہیں ہے اور مصلے میں اس بات کی ضرورت ہے کہ اسے باب البصرہ کی سمت تھوڑا سا پھیر دیا جائے، رصافہ کی مسجد کا قبلہ شہر کی مسجد کے قبلہ سے زیادہ صحیح ہے اس کی وجہ یہ ہوئی کہ شہر کی مسجد قصر کی تعمیر کے بعد اس کی متابعت میں تعمیر کی گئی اور مسجد رصافہ قصر سے پہلے بنی تھی اور پھر قصر مسجد کے لحاظ سے بنایا گیا اسی وجہ سے یہ فرق پڑ گیا۔

خالد بن الصلت خزانچی ابو جعفر نے تعمیر کے لئے شہر کے چار حصے کر کے ایک حصہ ایک مہتمم تعمیر کے متعلق کر دیا تھا تاکہ جلد سے جلد تعمیر مکمل ہو جائے انھوں نے خالد بن الصلت کو ایک حصہ کے اخراجات کا خزانچی مقرر کیا تھا خالد بیان کرتا ہے کہ جب اس حصہ کی تعمیر سے میں فارغ ہوا تو میں نے تمام اخراجات کا حساب ان کی خدمت میں پیش کیا انھوں نے انگلیوں کے ذریعہ حساب کر کے پندرہ درہم میرے ذمے نکالے اور اس پاداش میں چند روز تک انھوں نے مجھے شرقیہ جیل میں قید کر دیا یہاں تک کہ میں نے وہ رقم ادا کر دی، جو انیٹیں شہر کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائی گئی تھیں ان کا عرض وطول ایک ایک گز تھا۔ بعض ارباب سیر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ باب المحول کے قریب فصیل کا ایک حصہ منصور نے تڑوا دیا اس میں ایک اینٹ نکلی جس پر سرخ کھڑیا سے اس کا وزن ایک سو سترہ رطل لکھا ہوا تھا جب اسے ہم نے تولا تو ٹھیک وہی وزن نکلا جو اس پر منقوش تھا۔ ابو جعفر کے اکثر فوجی عہدے داروں اور کاتبوں کے مکانوں کے دروازے مسجد کی طرف تھے۔

عیسیٰ بن علی کی ابو جعفر منصور سے شکایت

عیسیٰ بن علی نے ابو جعفر سے شکایت کی کہ مجھے چوک کے دروازے سے قصر تک پیدل چل کر آنے میں زحمت ہوتی ہے۔ میں بہت بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہوں ابو جعفر نے کہا تم محافہ میں بیٹھ کر آیا کرو اس نے کہا محافہ میں بیٹھتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے ابو جعفر نے کہا کیا اب بھی کوئی ایسا شخص زندہ ہے جس سے تم شرمایا جائے عیسیٰ نے کہا آپ مجھے کسی پیدل سپاہی کا ایک مکان سکونت کے لئے دیدیجئے کہنے لگے شہر میں جس قدر آبادی ہے وہ سب عسکری ہیں چاہے پیدل ہوں یا سوار۔

بغداد کے متعلق روحی بطریق کی رائے

مگر اب منصور نے حکم دیا کہ تمام لوگ اپنے دروازے مسجد کے چوک کی سمت کے بجائے کمانوں کے کوچوں کی سمت نکال لیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب چوک میں جو شخص آتا وہ پیدل ہی ہو کر آسکتا، اس تبدیلی کا دوسرا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر کی چاروں سڑکوں پر جو کمانوں کے بعد واقع تھیں چار بازار لگ گئے، ہر کمان میں ایک ایک بازار لگ گیا۔ ایک مدت تک شہر کی یہی صورت قائم رہی اس کے بعد ایک رومی بطریق سرکاری کام پر ابو جعفر کے پاس آیا ابو جعفر نے ربیع کو حکم دیا کہ وہ اسے شہر اور حوالی شہر کی سیر کرائے تاکہ یہ شہر کی آبادی اور ساخت کو دیکھ لے، ربیع نے اسے سب میں پھرایا، جب وہ واپس آیا تو ابو جعفر نے اس سے پوچھا کہ شہر کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے، یہ شہر کی فصیل اور دروازوں کی برجوں پر چڑھا تھا اس بطریق نے کہا عمارت نہایت عمدہ ہے مگر صرف یہ خرابی ہے کہ آپ کے دشمن آپ کے ساتھ وسط شہر میں موجود ہیں۔ ابو جعفر نے پوچھا وہ کون؟ کہنے لگا یہ بازاری، یہ سنتے ہی اس وقت سے ابو جعفر کے دل میں بازاروں کی مخالفت بیٹھ گئی، بطریق کے واپس جاتے ہی انھوں نے بازاروں کو شہر سے خارج کر دینے کا حکم دیدیا۔ نیز انھوں نے اخراج سے پہلے ہی ابراہیم بن حبیش الکوفی کو اس کی اطلاع کر دی اور اس کے ساتھ جو اس بن المسیب الیمانی اپنے مولیٰ کو شامل کر دیا اور حکم دیا کہ کرخ کی نواح میں بازار بناؤ جس میں دوکانوں کی کئی قطار ہوں اور ہر جنس وضرورت کے لئے علیحدہ علیحدہ حصے رکھے جائیں اور پھر ان کو لوگوں کے حوالے کر دیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازاروں کی منتقلی جب یہ دونوں بازار بن چکے تو اب ابو جعفر نے بازاروں کو وہاں منتقل کر دیا اور ہر گز کے اعتبار سے اس کا کرایہ مقرر کیا۔ جب آبادی کی کثرت ہو گئی تو لوگ ایسے مقامات پر بھی دکانیں بنانے لگے جہاں ابراہیم بن حبیش اور جو اس کو ان کے بنانے کا خیال نہ آیا تھا کیونکہ یہ بات ان کی ابتدائی تجویز میں شامل نہ تھی، اس بنا پر ان دکانوں کا کرایہ سرکاری دکانوں کے کرایہ سے کم رکھا گیا۔

تجار کا بغداد سے اخراج اس تبدیلی کی بعض راویوں نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ کسی نے ابو جعفر سے کہا کہ غربا وغیرہ بازاروں میں سو جاتے ہیں ممکن ہے کہ ان میں جاسوس اور مخبر ہوں، جو کسی وقت بھی موقع پا کر رات کو شہر کا دروازہ کھول دیں اس وجہ سے ابو جعفر نے تمام بازار شہر سے نکال دیا اور بازار کی دکانیں پولیس اور فوج خاصہ کے سپاہیوں کو رہنے کے لئے دیدیں اور تاجروں کے لئے باب طاق الحرانی، باب الشام اور باب الکرخ پر بیرون شہر کا مکان بنا دیں۔

ابو زکریا یحییٰ کا قتل ایک دوسرے صاحب نے اس تبدیلی کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ ۱۵۶ھ میں منصور نے ایک شخص ابو زکریا یحییٰ بن عبداللہ کو بغداد اور اس کے بازاروں کا محتسب مقرر کیا اس وقت تمام بازار شہر کے اندر ہی تھے اور منصور عبداللہ بن حسن کے بیٹے محمد اور ابراہیم کے ساتھ خروج کرنے والوں کی بروقت تلاش و تعاقب میں تھا یہ محتسب ان لوگوں سے خفیہ تعلق رکھتا تھا اس کے اشارے سے شہر کے آوارہ گرد اوباش و اراذل نے منصور کے خلاف جمع ہو کر مظاہرہ کیا اور شور و غل برپا کر دیا منصور نے ابو العباس الطوسی کو ان کے پاس بھیجا اس نے سمجھا بجھا کر ان کو خاموش کر دیا نیز اس نے ابو زکریا کو گرفتار کر کے اپنے ہی پاس قید کر دیا اور پھر منصور کے حکم سے ابو العباس کے حاجب موسیٰ نے اپنے ہاتھ سے چوک میں سب کے سامنے ابو زکریا کو قتل کر دیا نیز انھوں نے حکم دیا کہ جو مکانات شہر کی سڑکوں پر نکلے ہوئے ہوں ان کو توڑ دیا جائے شہر کی سڑکوں کی چوڑائی چالیس گز مقرر کر دی گئی اور اب اس معیار کے اعتبار سے جو مکان سڑک پر ذرا سا بھی نکلا ہوا پایا اسے اسی قدر منہدم کرا دیا۔ نیز انھوں نے تمام بازار کرخ میں منتقل کر دیئے۔

بقالوں کی دکانیں بیان کیا گیا ہے کہ جب ابو جعفر نے نقل بازار کا حکم دیدیا تو ابان بن صدقہ نے ایک بقال کے لئے منصور سے اجازت چاہی انھوں نے اسے منظور کر لیا اور پھر یہ کیا کہ شہر کے ہر ربع میں ایک ایک بقال کی دکان اس مثال کی بنا پر رہنے دی۔

ابو جعفر کی فن تعمیر سے واقفیت فضل بن الربیع کہتا ہے کہ جب بغداد میں منصور کا قصر تعمیر ہو گیا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ معائنہ کے لئے اس میں آئے سب پھر کر دیکھا اس کی عمارت اور فضا بہت ہی پسند آئی مگر جو لاگت آئی تھی وہ ان کو بہت گراں گذری ایک مقام کو دیکھ کر اس کی بے حد تعریف کی مجھ سے کہا کہ ابھی جا کر ربیع کو مسیب کے پاس بھیجو کہ وہ اس سے کہے کہ اسی وقت ایک نہایت ہوشیار معمار یہاں حاضر کرے میں خود ہی مسیب کے پاس آیا اور میں نے امیر المومنین کا حکم سنایا اس نے اسی وقت میر عمارت کو بلا بھیجا اور اسے بارگاہ خلافت میں حاضر کر دیا۔ جب یہ ان کے سامنے پہنچا ابو جعفر نے اس سے پوچھا کہو تم نے اس قصر کو ہمارے عہدہ داروں کی نگرانی میں کس حساب سے بنایا ہے اور اس کی ہر ہزار خام اور پختہ اینٹ کی کیا اجرت لی ہے اس میر عمارت سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا وہ رعب کی وجہ سے ساکت وصامت کھڑا رہا اس سے مسیب کو اندیشہ ہوا کہ دیکھئے یہ کیا کہہ دیتا ہے منصور نے پھر اس سے پوچھا کہ بولتے کیوں نہیں کچھ تو کہو، اس نے کہا جناب والا میں نہیں جانتا، منصور نے کہا تم ڈرو مت بلا تکلف ہر بات کہہ سکتے ہو تم کو کوئی خطرہ نہیں ہے اس نے کہا جی نہیں، میں اس سے قطعی واقف نہیں ہوں اور نہ جانتا ہوں کہ اس پر کیا لاگت آئی ہے، منصور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا چل، میں تجھے دکھاؤں اور اب وہ اسے اس کمرے میں لے کر آئے جو انھیں بے حد پسند آیا تھا اور اس کی شہ نشین دکھا کر کہا کہ اسے اچھی طرح دیکھ لو اور اس کے مقابل میرے لئے ایک ایسی محراب اور بنا دو جو اپنی نزاکت اور خوبصورتی میں تمام قصر کے مماثل ہو مگر اس میں لکڑی کہیں نہ لگائی جائے اس نے کہا بہت اچھا۔ اس پر وہ میر عمارت اور اس کے دوسرے ساتھی منصور کی اس ہوشیاری اور فن تعمیر کی واقفیت پر عش عش کرنے لگے، میر عمارت نے تو یہاں تک کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ شاید میں اس ایسا طاق ٹھیک اسی پیمانہ پر نہ بنا سکوں گا جیسا کہ آپ چاہتے ہیں۔ منصور نے کہا میں اس بارے میں تمہاری مدد کروں گا اور تم کو مشورہ دیتا رہوں گا۔

میر عمارت مسیب کی گرفتاری

ان کے حکم سے پختہ اینٹیں اور چونا لایا گیا اور اس جدید محراب کی تعمیر میں جس قدر اینٹ اور چونا صرف ہوتا منصور اسے شمار کر لیتے نیز اس کی تعمیر میں ایک دن تمام اور دوسرے دن کا کچھ حصہ صرف ہوا اسے بھی انھوں نے اجرت کی تشخیص کے لئے شمار کر لیا اس کے بعد مسیب کو بلا کر حکم دیا کہ جس شرح سے اب تک تم نے اجرت دی ہے وہ اب ادا کر دو، حساب کرنے سے پانچ درہم ہوئے منصور کو یہ رقم زیادہ معلوم ہوئی انھوں نے اسے منظور نہیں کیا اور اس کی کمی پر اصرار کر کے ایک درہم کم کر دیا جب یہ شرح طے ہو چکی تو اب انھوں نے اس جدید محراب کو ہر سمت سے ناپ کر اس خاص کمرے کی مقدار معلوم کر لی اور تمام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے داروں اور مستیب کو بلا کر حسابات پیش کرنے کا حکم دیا اور دیانت دار معماروں اور انجنیروں سے ان کی جانچ پرتال کرائی انھوں نے صحیح لاگت مشخص کردی۔ اس معیار پر منصور نے مستیب سے ایک ایک چیز کا حساب لینا شروع کیا اور اسی طاق کی لاگت کو معیار قرار دے کر تمام حسابات جانچے اس حساب سے مستیب پر چھ ہزار سے کچھ زیادہ درہم سرکاری رقم کے واجب الادا نکلے اس کا انھوں نے مطالبہ کیا اور اسے قید کردیا اور جب تک اس نے یہ رقم ادا نہ کردی اسے قید سے رہائی نہ ملی۔

عیسیٰ بن منصور کہتا ہے کہ ابو جعفر کے خزانے کے دفتر کے معائنہ سے مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس نے مدینۃ السلام مسجد جامع۔ قصر الذہب، بازار، کوچے، خندق، برجیاں اور دروازوں پر چار کروڑ آٹھ سو تینتیس درہم خرچ کئے جن کے ایک ارب تیرہ ہزار پیسے ہوتے ہیں اس کا حساب اس طرح ہے کہ روزانہ راج کو ایک قیراط چاندی کا اجرت میں ملتا تھا اور مزدور کو دو پیسے سے تین پیسے تک روزانہ اجرت ملتی تھی۔

سلم بن قتیبہ کی معزولی اس سال منصور نے سلم بن قتیبہ کو بصرے کی ولایت سے علیحدہ کرکے اس کی جگہ محمد بن سلیمان بن علی کو مقرر کیا۔

بصرہ والی مقرر کرنے کے بعد منصور نے سلم کو لکھا کہ ابراہیم کے ہمراہ خروج کرنے والوں کے مکان ڈھادے اور ان کی کھجوروں کے سرکاٹ دے، اس پر سلم نے منصور کو لکھا کہ جناب والا ارشاد فرمایئے کہ آیا پہلے مکان منہدم کراؤں یا کھجور کٹواؤں اس کے جواب میں منصور نے اسے لکھا میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ ہمارے دشمنوں کے کھجور برباد کردو اس کے جواب میں تم مجھ سے سوال کرتے ہو کہ کون سے کھجور بُرنی یا شہریز پہلے برباد کئے جائیں یہ بالکل مہمل سوال ہے اور اسی بنا پر منصور نے سلم کو بصرے کی ولایت سے علیحدہ کردیا اور اس کی جگہ محمد بن سلیمان کو مقرر کیا۔

ابراہیم بن عبداللہ کے حمائتیوں پر ظلم وستم محمد نے بصرہ آکر خوب ظلم ڈھائے ابراہیم کی ہزیمت کے بعد سلم بن قتیبہ بصرہ کا والی مقرر ہوا اس نے ابو برقہ یزید بن سلم کو اپنا کوتوال مقرر کیا یہ پانچ ماہ اس عہدہ پر برقرار رہا پھر علیحدہ کردیا گیا اور محمد بن سلیمان اس کی جگہ بصرہ کا والی مقرر ہوکر آیا محمد نے آتے ہی یعقوب بن الفضل اور ابو مروان کے مکانوں کو جو بنی لیشکر کے محلہ میں واقع تھے منہدم کرادیا نیز عون بن مالک، عبدالواحد بن زیاد اور خلیل بن الحصین کے مکانوں کو جو محلہ عدی میں واقع تھے اور عفو اللہ بن سفیان کے مکان کو منہدم اور ان سب کے نخلستانوں کو قطع کرادیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ربیع کی برطرفی اس سال موسم گرما کی مہم نے جعفر بن حنظلۃ البہرانی کی قیادت میں کفار سے جہاد کیا اس سال عبداللہ بن الربیع مدینہ کی ولایت سے برطرف کر دیا گیا اور اس کی جگہ جعفر بن سلیمان مقرر کیا گیا آخر الذکر ماہ ربیع الاول میں مدینے پہنچ گیا۔

امیر حج عبدالوہاب بن ابراہیم نیز اسی سال ستری بن عبداللہ مکہ کی ولایت سے برطرف کر دیا گیا اور اس کی جگہ عبدالصمد بن علی مقرر ہوا۔ عبدالوہاب بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں اس سال حج ادا ہوا۔

۱۴۷ھ کے واقعات

ترکوں کی یورش اس سال استرخاں الخوارزمی ترکوں کی ایک زبردست جمعیت کے ساتھ آرمینا کی سمت میں مسلمانوں پر یورش کر کے ہزارہا مسلمانوں اور ذمیوں کو پکڑ کر تفلیس لے گیا۔ ترکوں نے حرب بن عبداللہ الراوندی کو جس کے نام سے بغداد کا حربیہ مشہور ہے قتل کر دیا یہ ان خارجیوں کے ہنگامے کے فرو کرنے کے لئے جنھوں نے جزیرے میں اودھم مچا رکھا تھا دو ہزار باقاعدہ فوج کے ساتھ موصل میں مقیم تھا جب ابوجعفر کو ترکوں کی یورش کا علم ہوا انھوں نے جبرئیل بن یحییٰ کو ان سے لڑنے روانہ کیا اور اس کے ساتھ حرب کو بھی اس کے ہمراہ جانے کا حکم دیا حرب جبرئیل کے ساتھ ہو لیا، لڑائی میں مارا گیا، جبرئیل نے شکست کھائی اور بہت سے مسلمان شہید ہوئے۔

ابوجعفر کا عبداللہ بن علی کو قتل کرنے کا حکم اس سال عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس نے انتقال کیا، اس کی وجہ موت میں اختلاف ہے ایک بیان یہ ہے کہ مہدی کو عیسیٰ بن موسیٰ پر ولی عہدی کے لئے مقدم کرنے کے کئی ماہ بعد ۱۴۷ھ میں ابو جعفر حج کے لئے گئے اس سے پہلے ہی انھوں نے عیسیٰ بن موسیٰ کو کوفہ اور اس کے ماتحت علاقہ کی ولایت سے برطرف کر کے اس کی جگہ محمد بن سلیمان بن علی کو والی مقرر کر کے اسے اپنی جگہ نائب بنا کر مدینۃ السلام بھیج دیا اب انھوں نے عیسیٰ کو بلا کر آدھی رات کو خفیہ طور پر عبداللہ بن علی کو اس کے سپرد کیا اور کہا کہ اس شخص نے اس نعمت خلافت سے مجھے اور تم کو محروم کرنے کی کوشش کی مہدی کے بعد تم میرے ولی عہد ہو اور خلافت تم کو ملنے والی ہے تم اسے لے جاؤ اور اس کی گردن مار دو، اس معاملہ میں ہرگز ہرگز کمزوری اور بزدلی کا اظہار مت کرنا ورنہ میری یہ ساری محنت برباد جائے گی، یہ ہدایت کر کے ابوجعفر اپنے سفر حج پر روانہ ہو گئے اور اثنائے راہ سے انھوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین مرتبہ عیسیٰ کو اس ہدایت پر عمل پیرا ہونے کی مزید تاکید لکھی عیسیٰ نے جواب میں لکھا کہ میں نے آپ کے حکم کی بجا آوری کر دی ہے۔ اس جواب پر ابو جعفر کو اپنی جگہ یقین کامل ہو گیا کہ عیسیٰ نے ضرور میرے حکم کی متابعت میں عبداللہ کا کام تمام کر دیا ہے۔

یونس بن فروہ کا عیسیٰ بن موسیٰ کو مشورہ

دوسری جانب جب عبداللہ کو عیسیٰ بن موسیٰ کے سپرد کیا گیا اس نے اسے اپنے پاس چھپا لیا اپنے میر منشی یونس بن فروہ کو بلا کر اس سے کہا کہ منصور نے اپنے چچا کو میرے سپرد کیا ہے اور اس کے بارے میں مجھے یہ ہدایت کی ہے، یونس نے کہا اس سے ان کا مطلب یہ ہے کہ وہ تم کو اور اسے دونوں کو قتل کر دے اسی وجہ سے انھوں نے تم کو عبداللہ کے خفیہ طور پر قتل کر دینے کا حکم دیا ہے تاکہ جب تم اس کا کام تمام کر دو تو پھر علانیہ طور پر وہ تم سے اس کا مواخذہ کرے اور قصاص لے عیسیٰ نے کہا تو پھر کیا کیا جائے اس نے کہا کہ تم عبداللہ کو اپنے پاس اس طرح چھپائے رکھو کہ کسی کو اس کا حال معلوم نہ ہو سکے تاکہ اگر منصور علانیہ طور پر اس کا تم سے مطالبہ کریں تم اس وقت سب کے سامنے عبداللہ کو ان کے سامنے لا کر پیش کر دو مگر یہ خیال رکھنا کہ کبھی اسے خفیہ طور پر دوبارہ منصور کے حوالے نہ کرنا کیونکہ یہ مانا کہ اس نے عبداللہ کو خفیہ طور پر قتل کیے جانے کے لئے تمھارے حوالے کیا ہے مگر یہ بات ظاہر ہو کر رہے گی، عیسیٰ نے اسی کی رائے پر عمل کیا۔

عبداللہ بن علی کے متعلق سفارش

حج سے واپس آکر منصور نے اپنے چچاؤں کو اشارہ کیا کہ تم مجھ سے عبداللہ کی معافی کے لئے سفارش کرو اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ اسے منظور کر لوں گا اس قرارداد کے مطابق یہ سب کے سب منصور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت ہی لجاجت و عاجزی کے ساتھ اور اپنی قرابت قریبہ کا اظہار کر کے اس کے لئے معافی کے خواست گار ہوئے۔

عیسیٰ بن موسیٰ سے عبداللہ بن علی کی طلبی

منصور نے کہا اچھا عیسیٰ بن موسیٰ کو میرے پاس بلا لاؤ وہ آگیا منصور نے اس سے کہا میں نے اپنے اور تمھارے چچا عبداللہ بن علی کو حج کے لئے جانے سے پیشتر تمھارے سپرد کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ اسے اپنے مکان میں رکھنا۔ عیسیٰ نے کہا بے شک امیر المومنین نے ایسا ہی حکم دیا تھا، منصور کہنے لگا ہاں تو اب تمھارے یہ سب چچا اس کی جان بخشی کے لئے سفارش کرنے میرے پاس آئے ہیں اور میں بھی یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے معاف کر کے رہا کر دیا جائے تم اسے میرے پاس لے آؤ، عیسیٰ نے کہا امیر المومنین آپ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مجھے اُس کے قتل کر دینے کا حکم دیا تھا اور میں نے ارشاد کی بجا آوری میں اسے قتل کر دیا منصور نے کہا نہیں ہرگز نہیں میں نے اس کے قتل کر دینے کا تم کو حکم نہیں دیا تھا بلکہ یہ کہا تھا کہ اسے اپنے مکان میں قید رکھو، عیسیٰ نے کہا آپ نے مجھے اس کے قتل کر دینے کا حکم دیا تھا منصور کہنے لگا تو جھوٹ بولتا ہے میں نے کبھی اس کے قتل کر دینے کا حکم نہیں دیا تھا پھر اپنے چچاؤں سے مخاطب ہو کر انھوں نے کہا دیکھئے یہ شخص آپ کے بھائی کے قتل کا اقرار کرتا ہے اور مدعی ہے کہ میں نے اسے اس کا حکم دیا تھا حالانکہ یہ بالکل جھوٹا ہے، انھوں نے کہا کہ آپ اسے ہمارے حوالے کیجئے ہم عبداللہ کے عوض میں اسے قتل کریں گے۔ منصور نے کہا اچھی بات ہے جو تمھارا جی چاہے کرو۔

عبداللہ بن علی کی حوالگی اب یہ سب عیسیٰ کو قتل کرنے کے لئے چوک میں لے کر آئے ہزارہا آدمی تماشہ کے لئے جمع ہو گئے تمام شہر میں یہ واقعہ مشہور ہو گیا ایک شخص اپنی تلوار نیام سے نکال کر عیسیٰ کی طرف بڑھا تاکہ اُسے قتل کر دے۔ عیسیٰ نے اس سے کہا۔ کیا تم واقعی مجھے مارنا چاہتے ہو، اس نے کہا بے شک، عیسیٰ نے کہا تو جلدی مت کرو مجھے امیرالمومنین کے پاس واپس لے کر چلو۔ اب یہ پھر اسے منصور کے پاس لے آئے۔ عیسیٰ نے ان سے کہا کہ اس کے قتل کرا دینے سے آپ کا اصلی مقصد یہ تھا کہ میں قتل کیا جاؤں، لیجئے آپ کے چچا صحیح و سالم زندہ ہیں۔ اگر آپ مجھے ان کی حوالگی کا حکم دیں تو میں ابھی ان کو پیش کئے دیتا ہوں۔ منصور نے کہا اسے حاضر کرو، عیسیٰ نے اسے حاضر کر دیا اور کہا کہ آپ نے میرے خلاف بڑی گہری سازش کی تھی مگر میں اسے تاڑ گیا اور اب میرا خیال بالکل درست نکلا اب آپ جانیں اور یہ آپ کے چچا منصور نے کہا کہ سردست اسے قصر میں بھیج دیا جائے پھر جو مناسب ہو گا ہم حکم دیں گے۔

عبداللہ بن علی کی ہلاکت اس کے تمام چچا جو سفارش کے لئے آئے تھے واپس چلے گئے۔ منصور نے عبداللہ کو ایک ایسی کوٹھری میں قید کر دیا جس کی بنیادوں میں لونی لگی ہوئی تھی منصور نے اس پر پانی بہا دیا جس کی وجہ سے وہ منہدم ہو گئی اور عبداللہ اسی میں دب کر مر گیا، اسی سال اس کی وفات ہوئی۔ باب الشام کے مقبروں میں دفن کیا گیا یہ پہلا شخص ہے جو وہاں دفن ہوا۔ ۱۴۷ھ میں باون سال کے سن میں اس کی وفات ہوئی۔

اس کی موت کے بعد ایک دن منصور ہوا خوری کے لئے باہر نکلے، عبداللہ بن عباش ہمراہ تھا اور ان کے برابر برابر چل رہا تھا منصور نے پوچھا تم ایسے پانچ خلیفہ جانتے ہو جن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نام کا پہلا حرف عین ہو اور انھوں نے پانچ خارجیوں کو قتل کیا ہو جن کے نام حرف عین سے شروع ہوتے ہوں، اس نے کہا میں اس بات سے تو خود پورے طور پر واقف نہیں ہوں البتہ عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ علیؓ نے عثمانؓ کو قتل کیا مگر یہ بات بالکل غلط ہے اور عبدالملک بن مروان نے عبدالرحمٰن بن محمد بن الاشعث عبداللہ بن الزبیر اور عمرو بن سعید کو قتل کیا اور عبداللہ بن علی پر چھت گر پڑی منصور نے کہا، بے شک عبداللہ بن علی پر چھت گر پڑی، اُس میں میرا قصور نہیں ہے، عبداللہ بن عیاش نے کہا، میں نے تو یہ بات نہیں کہی تھی کہ اس معاملہ میں آپ کی کوئی خطا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۸

مہدی کی ولی عہدی کی تقدیم

اس سال منصور نے عیسیٰ بن موسیٰ کو منصب ولی عہد خلافت سے علیحدہ کر کے اپنے بیٹے مہدی کے لئے لوگوں سے بیعت لی اور عیسیٰ کو مہدی کے بعد ولی عہد قرار دیا۔

ابو جعفر کا مہدی کو ولی عہد اول بنانے کا ارادہ ابو العباس کی وفات کے بعد منصور نے عیسیٰ بن موسیٰ کو کوفہ اور اس کے علاقے کا بدستور والی برقرار رکھا یہ اس کی بہت عزت و تعظیم کرتے تھے دربار میں اسے اپنی داہنی جانب بٹھاتے اور اپنے بیٹے مہدی کو اپنے بائیں، ایک عرصہ تک یہی آئین جاری رہا، خلافت ملنے کے ایک عرصہ کے بعد اب منصور نے اپنے بعد بجائے عیسیٰ کے مہدی کو ولی عہد خلافت بنانے کا ارادہ کر لیا۔ ابو العباس نے اپنے بعد منصور کو اور ان کے بعد عیسیٰ کو ولی عہد خلافت بنایا تھا جب منصور نے اس تبدیلی کا عزم کر لیا تو انہوں نے اس بارے میں خود عیسیٰ سے بہت ہی نرم الفاظ میں گفتگو چھیڑی عیسیٰ نے جواب دیا مگر یہ تو فرمائیے کہ اس منصب کو قبول کرتے وقت میں نے اور تمام مسلمانوں نے لونڈی غلام آزاد کرنے اور بیویوں کو طلاق دینے کی اس معاہدے کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں جو عہد و پیمان اور مغلظ قسمیں اپنے اوپر عائد اور لازم کی ہیں ان کا کیا ہوگا۔ امیر المومنین یہ بات نہیں ہو سکتی اس کا کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔

ابو جعفر اور عیسیٰ بن موسیٰ میں کشیدگی جب ابو جعفر نے دیکھا کہ وہ ان کی اس بات کو کسی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماننے کے لئے آمادہ ہی نہیں ہے ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور انھوں نے اسی وقت سے اپنے اس کے تعلقات میں تھوڑی سی کبیدگی اور کشیدگی کا اظہار شروع کر دیا اور حکم دیا کہ ملاقات کے لئے جب سب آیا کریں تو عیسیٰ سے پہلے مہدی کو اندر آنے کی اجازت دی جایا کرے۔

ابو جعفر کا عیسیٰ بن موسیٰ سے اہانت آمیز رویہ

چنانچہ اب یہ دستور ہو گیا کہ جب مہدی آتا تو اسے پہلے دربار میں جانے کی اجازت ملتی اور وہ منصور کی داہنی جانب عیسیٰ کی نشست گاہ پر بیٹھنے لگا اس کے بعد عیسیٰ کو اجازت ملتی یہ اسی سمت مہدی سے فروتر جگہ میں بیٹھ جاتا مگر کبھی اس دربار میں جس میں مہدی شریک ہوتا یہ منصور کے بائیں جانب نہیں بیٹھتا اس کی اس آن سے منصور اور بھی برہم ہوا اور اسے ذلیل کرنے کے لئے اب اس نے یہ دستور کر لیا کہ سب سے پہلے مہدی کو دربار میں آنے کی اجازت ملتی اس کی تھوڑی دیر کے بعد عیسیٰ بن علی کو ملتی اس کے کچھ وقفہ کے بعد عبد الصمد بن علی کو اجازت ہوتی اور اس کے بھی بعد عیسیٰ بن موسیٰ کو بار ہوتا۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ دستور قرار پایا کہ مہدی کو تو ہر حال میں سب سے پہلے اندر آنے کی اجازت ملتی، مگر دوسرے دونوں اشخاص میں ترتیب کا لحاظ نہیں کیا جاتا بلکہ کبھی کسی کو اور کبھی دوسرے کو پہلے آنے کی اجازت ہوتی۔

عیسیٰ بن موسیٰ سے بدسلوکی

عیسیٰ بن موسیٰ اس تمام اثناء میں یہی گمان کرتا رہا کہ ابو جعفر ان اصحاب کو کسی خاص ضرورت کی وجہ سے یا کسی معاملہ میں مشورے کی غرض سے پہلے بلا لیتے ہیں اس خیال کی بنا پر وہ بالکل خاموش رہا اس نے اس کے متعلق ایک حرف بھی شکایت کا زبان سے نہیں نکالا، مگر اب حالات بد سے بدتر ہو گئے اس کے ساتھ بدسلوکی کی یہ نوبت پہنچی کہ ایک مرتبہ بارگاہ خلافت میں جانے سے پہلے جب وہ اپنی مقررہ نشست میں آ کر بیٹھا اس کے ساتھ اس کا ایک لڑکا بھی تھا اس نے دیوار کی جڑ میں سے کھودے جانے کی آواز سنی اور اس دیوار کے گر پڑنے کا خوف پیدا ہوا مٹی تک اس پر گری اس نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ چھت کی کڑی ایک سمت سے ہٹائی گئی ہے اس درز کی وجہ سے اس کی ٹوپی اور کپڑوں پر مٹی گرنے لگی اس نے اپنے بیٹے کو اس جگہ سے ہٹا دیا اور خود نماز پڑھنے کھڑا ہوا، اس کے بعد اسے اندر بلایا گیا یہ اسی طرح خاک جھاڑے بغیر منصور کے پاس آیا منصور کہنے لگا کہ کوئی شخص آج تک اس طرح خاک آلودہ کپڑوں کے ساتھ میرے پاس نہیں آیا کیا یہ تمام خاک راستے کی ہے؟ عیسیٰ نے جواب دیا میرا خیال یہی ہے کہ راستے کی خاک ہے، اس استفسار کی تہہ میں منصور کی یہ نیت تھی کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کسی طرح کوئی شکایت اپنی زبان سے کرے مگر عیسیٰ نے ایک حرف شکایت کا زبان سے نہیں نکالا منصور نے ولی عہدی کے مسئلہ کو اپنی منشا کے مطابق طے کرانے کے لئے عیسیٰ بن علی کو عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس بھیجا تھا عیسیٰ بن موسیٰ کو اس معاملہ میں اس کا دخل دینا ناگوار گذرا اور اس سے وہ یہ سمجھا کہ منصور اس طرح اسے دق کر رہا ہے۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی علالت بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ بن موسیٰ کو کوئی مہلک شے کھلا دی گئی وہ مجلس سے ایک دم اٹھ کر جانے لگا منصور نے پوچھا اے ابو موسیٰ کہاں جاتے ہو اس نے کہا مجھے سخت گھبراہٹ معلوم ہو رہی ہے انھوں نے کہا تو صحن میں چلے جاؤ عیسیٰ نے کہا مجھے اس قدر تکلیف ہے کہ میں صحن قصر میں نہیں ٹھہر سکتا منصور نے پوچھا تو آخر پھر کہاں اس نے کہا میں اپنے مکان جانا چاہتا ہوں تاکہ لیٹ جاؤں وہاں سے اٹھ کر عیسیٰ اپنے مکان کے آتشدان میں آیا منصور بھی اس کی طرف سے بہت پریشان صورت بنائے اس کے پیچھے ہی آتشدان میں آیا، عیسیٰ نے اس سے کوفہ جانے کی اجازت مانگی منصور نے کہا بہتر یہ ہے کہ یہیں رہ کر علاج کرو مگر اس نے نہ مانا اور کوفہ جانے پر اصرار کیا آخر منصور نے اسے کوفہ جانے کی اجازت دیدی۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی روانگی کوفہ اس اصرار پر اسے اس کے طبیب معالج بختیشوع بن جبرئیل نے جرأت دلائی تھی اور کہدیا تھا کہ منصور کے سامنے میں تمہارا علاج کرنے کی جرأت نہیں کروں گا کیونکہ مجھے خود اپنی جان کا خطرہ ہے، آخر منصور نے اسے کوفہ جانے کی اجازت دی اور کہا کہ چونکہ اس سال میں خود حج کرنے جا رہا ہوں تو میں تمہارے پاس بھی آکر مہمان رہوں گا اس وقت تک انشاء اللہ تمہاری طبیعت بھی سنبھل جائے گی۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی صحت یابی اب حج کا زمانہ قریب آگیا منصور مدینۃ السلام سے کوفہ آئے اور یہاں رصافہ میں کئی روز تک قیام پذیر رہے، گھوڑ دوڑ بھی کی، کئی مرتبہ عیسیٰ کی عیادت کو بھی گئے اور پھر مدینۃ السلام واپس چلے گئے اور مکہ کے راستے میں پانی کی قلت کا بہانہ کرکے حج کا ارادہ بھی ملتوی کر دیا۔ اس مرض سے عیسیٰ کی حالت نہایت زبوں ہو گئی یہاں تک کہ اس کے تمام بال گر پڑے مگر بہرحال اسے افاقہ ہو گیا۔

موسیٰ بن عیسیٰ کو ابو جعفر کی دھمکی بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ بن علی نے منصور سے کہا کہ عیسیٰ بن موسیٰ اس وجہ سے مہدی کی بیعت سے رکتا ہے کہ وہ اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹے موسیٰ کے لئے اس خلافت کا منتظر ہے اور دراصل موسیٰ ہی اسے مہدی کی بیعت سے روک رہا ہے، منصور نے اس سے کہا کہ تم جاؤ اور موسیٰ بن عیسیٰ سے اس معاملہ میں گفتگو کرو کہو کہ اگر وہ نہ مانے گا تو اس کے باپ اور بیٹے دونوں کی جان خطرے میں پڑ جائے گی عیسیٰ نے موسیٰ سے جا کر اس بارے میں گفتگو کی اسے حکومت کے ملنے کی طرف سے مایوس کر دیا اور منصور کے غضب سے خوب ڈرایا دھمکایا۔

موسیٰ بن عیسیٰ کی عباس بن محمد سے درخواست

جب موسیٰ کو اس بات کا خوف پیدا ہو گیا کہ اس معاملہ میں اسے تکلیف اٹھانا پڑے گی وہ عباس بن محمد کے پاس آیا اور اس سے کہا اے میرے چچا میں آپ سے ایک ایسی بات کہتا ہوں جو نہ اب تک میں نے کسی دوسرے سے کہی ہے اور نہ آئندہ زبان سے نکالوں گا مگر چونکہ میں آپ پر پورا بھروسہ رکھتا ہوں اور آپ کی طرف سے مجھے تعلی اطمینان ہے اس وجہ سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں وہ بات ایسی ہے کہ میں اپنی جان آپ کے ہاتھ میں دے رہا ہوں، عباس نے کہا اے میرے برادر زادے تم میری طرف سے بالکل اطمینان رکھو اور بلا خوف جو کہنا چاہتے ہو کہو، موسیٰ نے کہا مجھے معلوم ہے کہ میرے باپ کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ مہدی کے حق میں اپنی ولی عہدی سے دست بردار ہو جائیں اور اسی وجہ سے ان کو ہر قسم کی تکلیف دی جا رہی ہے کبھی ان کو دھمکی دی جاتی ہے کبھی ان کو دربار میں آنے کے لئے دوسروں کے بعد اجازت ملتی ہے کبھی دیواریں ان پر ڈھائی جاتی ہیں اور کبھی مہلک اشیاء ان کو کھلا دی جاتی ہیں مگر ان تمام مصائب کے ہوتے ہوئے بھی میرے باپ اب تک انکار پر مصر ہیں اور آئندہ بھی کبھی وہ اسے منظور نہیں کریں گے۔ البتہ ایک شکل میری سمجھ میں آتی ہے اگر اس طرح انھوں نے دست برداری دیدی تو دیدی ورنہ اور کوئی دوسری صورت ان کو مجبور کرنے والی نہیں ہے۔

موسیٰ بن عیسیٰ کی تجویز

عباس نے پوچھا وہ کیا ہے جلد بتاؤ میں سمجھتا ہوں کہ تم نے جو بات سوچی ہو گی وہ درست ہو گی، موسیٰ نے کہا آپ میرے سامنے میرے والد کو امیر المومنین کے پاس بلا بھیجئے اور وہ ان سے کہیں کہ عیسیٰ میں خوب واقف ہوں کہ تم ولی عہدی سے مہدی کے حق میں دست بردار ہونے کے لئے جو انکار کر رہے ہو اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ تم خود خلیفہ بننا چاہتے ہو کیونکہ ظاہر ہے کہ تمہاری عمر اتنی ہو گئی ہے کہ اب موت کا وقت قریب ہے اور تم کو معلوم ہے کہ اگر خلافت ملی بھی تو وہ کتنے دن کے لئے ہو گی تمہارا یہ انکار اپنے بیٹے موسیٰ کی خاطر معلوم ہوتا ہے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں اسے زندہ چھوڑ دوں گا کہ وہ تمہارے بعد میرے بیٹے مہدی کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت کرے بخدا یہ ہرگز نہیں ہوگا میں تمہارے سامنے تمہارے بیٹے کا کام تمام کر دیتا ہوں تاکہ مجھے اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ اسے میرے بعد میرے بیٹے پر حکومت کرنے کا موقع نہیں رہا اور نیز تم بھی اس سے مایوس ہو جاؤ۔ کیا تم اس خام خیال میں ہو کہ میں تمہارے بیٹے کو اپنے بیٹے سے زیادہ چاہتا ہوں اس گفتگو کے بعد وہ میرے قتل کا حکم دیں اس وقت یا میرا گلا گھونٹا جائے یا تلوار اٹھائی جائے اب اگر وہ اس بات کو منظور کرنے والے ہوں گے تو شاید اس طریقہ سے کر گذریں ورنہ اور دوسری کوئی صورت نہیں ہے کہ اس کام کے لئے اُن کو مجبور کیا جا سکے۔

ابو جعفر کا موسیٰ بن عیسیٰ کی تجویز سے اتفاق

عباس نے کہا اے میرے برادر زادے تم نے بڑی عمدہ تجویز سوچی ہے اللہ تم کو اس کی جزا خیر عطا کرے تم اپنے آپ کو اپنے باپ کے عوض پیش کرتے ہو اور ان کی زندگی کی خاطر اپنے حق سے دست بردار ہو رہے ہو، یہ بہت ہی عمدہ رائے ہے، عباس نے ابو جعفر سے آکر یہ بات بیان کی انھوں نے موسیٰ کو دعا دی اس تجویز کو بہت پسند کیا اور کہنے لگے کہ میں انشاء اللہ اس پر عمل کروں گا، سب لوگ دربار میں جمع ہو گئے اور عیسیٰ بن علی بھی حاضر تھا منصور نے عیسیٰ بن موسیٰ کو مخاطب کر کے کہا کہ میں تمہاری دلی منشاء سے واقف ہو گیا ہوں تم اس خلافت کو اپنے ایسے بیٹے کے لئے جو خود اپنے اور تمہارے دونوں کے لئے منحوس ہے حاصل کرنا چاہتے ہو، اسی وقت عیسیٰ بن علی نے کہا امیر المومنین مجھے پیشاب معلوم ہو رہا ہے منصور نے کہا ہم تمہارے لئے یہیں پیشاب کا برتن منگائے دیتے ہیں۔ عیسیٰ نے کہا مجھ سے کبھی یہ گستاخی نہیں ہو سکتی کہ میں آپ کے دربار میں بیٹھ کر پیشاب کروں، البتہ مجھے قریب ترنالی بتا دی جائے کہ وہاں بیٹھ کر پیشاب کر لوں، منصور نے اس کام کے لئے اپنے ایک خدمت گار کو حکم دیدیا۔ عیسیٰ اٹھ کر چلا عیسیٰ بن موسیٰ نے اپنے بیٹے موسیٰ سے کہا کہ تم اپنے چچا کے ساتھ جاؤ ان کے کپڑے ان کے پیچھے تھام لینا اور اگر کوئی مندیل تمہارے پاس ہو تو وہ ان کو پیشاب جذب کرنے کے لئے دیدینا۔

موسیٰ بن عیسیٰ بن علی کے قتل کا ارادہ

عیسیٰ پیشاب کرنے بیٹھا، موسیٰ نے جا کر اس کے کپڑے اس کے پیچھے سے اٹھائے، اختلاف رخ کی وجہ سے عیسیٰ نے اسے نہیں دیکھا پوچھا کون ہے۔ اس نے اپنا نام بتایا، عیسیٰ کہنے لگا میرا باپ تجھ پر قربان ہو جائے بخدا میں خوب جانتا ہوں کہ تم دونوں کے بعد اس خلافت میں کوئی خیر نہیں اور تم دونوں اس کے سب سے زیادہ اہل اور حق دار ہو مگر منصور کو اس ولی عہدی کے معاملہ میں سخت طیش آگیا ہے، موسیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے جی میں کہا بخدا اس وقت یہ میرے قابو میں ہے یہی منصور کو میرے والد کے خلاف بھڑکاتا رہتا ہے آؤ اس کے اس قول کی بنا پر میں اس کا کام تمام کر دوں اس کے بعد مجھے اس کی کچھ پروا نہیں کہ امیر المومنین مجھے قتل کر دیں اس کے قتل کر دینے میں دونوں فائدے ہیں کہ میرے باپ اس کے شر سے محفوظ ہو جائیں گے اور اگر اس کے عوض میں قتل کیا گیا تو ان کو میری طرف سے بھی یک سوئی ہو جائے گی۔

موسیٰ بن عیسیٰ اور عیسیٰ بن موسیٰ کی گفتگو

جب یہ دونوں دربار میں اپنی اپنی جگہوں پر آ بیٹھے تو موسیٰ نے کہا امیر المومنین میں اپنے باپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں منصور اس اجازت طلبی سے خوش ہوا اور اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہ اسی ہمارے معاملہ کا اس سے ذکر کرتا ہو گا انھوں نے موسیٰ کو دربار سے اٹھ جانے کی اجازت دیدی وہ اپنے باپ کے پاس آیا اور کہنے لگا جناب والا کو معلوم ہے کہ عیسیٰ نے میرے اور آپ کے قتل میں کوئی بات اٹھا نہیں رکھی آج اس نے مجھے یہ موقع دیا ہے کہ ہم اس کا خاتمہ کرا دیں، عیسیٰ نے پوچھا وہ کیا، موسیٰ نے سارا واقعہ سنایا کہ عیسیٰ بن علی نے مجھ سے یہ اور یہ بات کہی ہے میں امیر المومنین کو اس کی اطلاع کر دیتا ہوں وہ اس کی پاداش میں اسے قتل کر دیں گے اور اس طرح آپ کا جی اس کی طرف سے ٹھنڈا ہو جائے گا اور قبل اس کے کہ وہ آپ کو اور مجھے قتل کرے خود آپ اس طرح اس کا کام تمام کر چکے ہوں گے اس کے بعد کیا ہو گا اس کی ہمیں پھر کوئی پروا نہ رہے گی، عیسیٰ بن موسیٰ نے سن کر کہا مجھے تمھاری اس نیت اور ارادے پر بہت افسوس ہے تمھارے چچا نے تم کو خوش کرنے کے لئے راز میں تم سے ایک بات بیان کی اور تم اسی کو بہانہ بنا کر اسے برباد اور ہلاک کرنا چاہتے ہو، خبردار آئندہ یہ بات تمھاری زبان سے نہ نکلے جاؤ اپنی جگہ بیٹھو۔

ابو جعفر کا موسیٰ بن عیسیٰ کو قتل کرنے کا حکم

موسیٰ بن عیسیٰ پھر اپنی جگہ آ بیٹھا ابو جعفر اس اثنا میں اس بات کے منتظر تھے کہ موسیٰ کی اپنے باپ سے جو گفتگو ہوئی ہے اس کا ضرور کوئی اثر نمایاں ہو گا مگر جب انھوں نے اس کا کوئی اثر نہ دیکھا تو اب پھر حسب سابق اسے ڈرانا اور دھمکی دینے لگے کہنے لگے میں تیرے سامنے ہی تیرے بیٹے کا کام تمام کر دیتا ہوں تاکہ تجھے اپنے ارادے میں قطعی مایوسی ہو جائے ربیع تو جا کر موسیٰ کے پرتلہ سے اس کی گردن گھونٹ دے، ربیع اٹھا اس نے موسیٰ کے پرتلہ سے اس کی گردن باندھی اور آہستہ آہستہ گھونٹنا شروع کیا۔ موسیٰ چلانے لگا، اے امیر المومنین میں اپنے معاملہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو خیال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس معاملہ میں میرے متعلق کیا جاتا ہے میں اس سے کوسوں دور ہوں میرا قطعی کوئی تعلق نہیں ہے علاوہ بریں اگر مجھے قتل بھی کر دیا جائے تو عیسیٰ کو اس کی کیا پروا ہوگی اُس کے بارہ تیرہ بیٹے موجود ہیں جن سے وہ وہی تعلق خاطر رکھتا ہے جو اسے میرے ساتھ ہے بلکہ ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اسے میرے مقابلہ میں زیادہ عزیز ہیں۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی ولی عہدی اول سے دست برداری

اس دوران میں ابو جعفر برابر کہتے جاتے تھے ہاں ربیع اس کا خوب گلا گھونٹو اسی طرح مار ڈالو ربیع کو بھی اپنی جگہ یہ خیال ہو گیا کہ منصور واقعی اسے ہلاک کرنا چاہتے ہیں مگر وہ اپنی گرفت کو ڈھیل دیتا رہا موسیٰ شور مچاتا رہا یہ حالت دیکھ کر عیسیٰ بن موسیٰ سے نہ رہا گیا کہنے لگا امیر المومنین مجھے یہ خیال کبھی نہ تھا کہ اس معاملہ میں آپ یہاں تک بڑھ جائیں گے مہربانی فرما کر اس کے چھوڑنے کا حکم دیجئے اگر اس معاملہ کی وجہ سے میرا ایک غلام بھی قتل ہو تو میں اپنے گھر واپس نہیں جا سکتا چہ جائیکہ میرا بیٹا، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں مہدی کے ہاتھ پر بیعت کے لئے اسی وقت تیار ہوں اگر اس کے خلاف کروں تو میری بیویاں، مطلقہ، میرے مملوک آزاد اور میری ساری جائداد اللہ کے راستے میں وقف بھی جائے۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی ولی عہدی دوم کی بیعت

منصور نے اپنے حسب منشا عیسیٰ سے مہدی کے لئے بیعت لے لی جب یہ مکمل ہو گئی تو اب منصور نے اس سے کہا کہ یہ کام تو تم نے بادل ناخواستہ میرے لئے کیا ہے اب میں چاہتا ہوں کہ ایک کام اپنی خوشی سے میرے لئے اور کر دو، تاکہ اس فعل کی ندامت جو میں اپنے قلب میں محسوس کرتا ہوں دور ہو جائے، عیسیٰ نے پوچھا وہ کیا منصور نے کہا میری یہ خوشی ہے کہ اب مہدی کے بعد تم ولی عہدی خلافت قبول کرو، عیسیٰ نے کہا ایک مرتبہ اس منصب جلیلہ سے علیحدہ ہونے کے بعد میں دوبارہ اُسے قبول کرنا نہیں چاہتا مگر منصور اور اس کے اہل خاندان نے جو دربار میں موجود تھے اس پر اس معاملے میں اس قدر اصرار کیا کہ اسے قبول کرنا پڑا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی ولی عہدی کے متعلق دوسری روایت

کوفہ کا ایک شخص جس کے ساتھ عیسیٰ اس روز کے دربار میں جاتے ہوئے گذرا تھا کہتا ہے کہ ولی عہدی سے علیحدگی کا قضیہ دوسرے دن طے ہو گیا۔ منذکرہ بالا بیان آل عیسیٰ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہی اس معاملہ کو اس طرح بیان کرتے تھے ان کے علاوہ دوسرے ارباب سیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس معاملہ کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ منصور نے مہدی کے لئے بیعت لینے کا ارادہ کر لیا اس نے فوجی عہدہ داروں سے اس معاملہ میں گفتگو کر لی اس کے بعد سے فوج والوں کا یہ دستور ہو گیا تھا کہ جب وہ عیسیٰ کو دیکھتے تو اس پر نا سزا فقرے چست کرتے عیسیٰ نے منصور سے ان کی شکایت کی انھوں نے فوجیوں سے کہا تم میرے بھتیجے کو مت ستاؤ میں اسے بہت عزیز رکھتا ہوں اگرچہ ایک بات میں نے تم سے پہلے سے کہہ دی ہے مگر اس کی وجہ سے تم اس کی توہین نہ کرو ورنہ میں تمہاری گردن ماردوں گا، اس ڈانٹ کا یہ اثر ہوا کہ چندے وہ لوگ خاموش رہے مگر پھر اسے ستانے لگے۔

ابو جعفر منصور کا عیسیٰ بن موسیٰ کے نام خط

ایک عرصہ تک یہ حالت قائم رہی پھر منصور نے یہ خط عیسیٰ کو لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط عبداللہ عبداللہ المنصور امیر المومنین کی جانب سے عیسیٰ بن موسیٰ کو لکھا جاتا ہے:

السلام علیک، میں تمہارے سامنے اس ذات پاک کی تعریف کرتا ہوں جس کے ماسوا اور کوئی ذات الوہیت نہیں ہے۔

امّا بعد اس خدا کی ثنا کرتا ہوں جس کا احسان قدیم ہے جس کا فضل عظیم ہے جس نے اس عالم کو ایک خوبصورت امتحان گاہ بنایا، جس نے محض اپنے علم سے اس مخلوق کی ابتدا کی، اپنے حکم سے اس کے متعلق فیصلہ نافذ کر دیا۔ مخلوق کا کوئی فرد اس کی ذات کی حقیقت کو نہیں پا سکتا اور نہ کوئی اس کی عظمت کو احاطہ ذکر میں محدود کر سکتا ہے، جو چاہتا ہے اپنے حکم سے کر بیٹھتا ہے اسے نافذ کر دیتا ہے نہ کوئی وزیر اور مددگار ہے جو اسے مشورہ دے، جو بات کرنا چاہتا ہے وہ اس پر گھم نہیں رہتی، بندے چاہے پسند کریں یا ناپسند کریں وہ ان کے لئے جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے نہ اس کے حکم کو وہ روک سکتے ہیں اور نہ اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں وہ زمین اور ہر اس شے کا جو زمین پر ہے مالک ہے، اسی نے پیدا کیا اور وہی حاکم مختار ہے، تبارک اللہ رب العالمین۔

تم کو معلوم ہے کہ ظالموں کے عہد حکومت میں ہماری کیا حالت تھی، ایک ملعون خاندان استبدادی طور پر ہم پر حکومت کرتا تھا جس کو انھوں نے والی مقرر کیا ہم اس کے سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر تسلیم خم کرتے رہے ہم پر ہر طرح کے مظالم اور سختیاں ہوئیں مگر اس کا کوئی چارہ نہ کر سکے ہمیں ہمارے حقوق سے محروم کر دیا گیا تھا، نہ کسی بُری بات سے انکار کر سکتے تھے۔ ۔ ۔

www.KitaboSunnat.com

جانب ہے تو امیر المومنین کو یقین آگیا کہ یہ منصب اللہ نے براہ راست اسے دیدیا ہے اور اس کے لئے اس کا انتخاب کرلیا ہے اب بندوں کے لئے اس معاملہ میں دخل دینے یا صلاح و مشورہ کرنے کا بھی کوئی حق نہیں رہا اگرچہ پہلے ہی سب لوگ باتفاق اس کا نام لے رہے ہیں اسی وجہ سے امیر المومنین کا یہ گمان ہے کہ چونکہ یہ امر خلافت پہلے سے مہدی کے لئے مقدر ہو چکا ہے اس وجہ سے اگر باپ کی طرف سے اس کو اس کا حق نہ پہنچتا تب بھی وہی خلیفہ ہوتا اور جب کہ تمام لوگوں نے اس پر اتفاق کرلیا ہے تو امیر المومنین کے لئے سوائے اس کے تسلیم کرنے کے اور کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا امیر المومنین کے خاص احباب اور معتمدین میں چاہے وہ فوجی عہدے دار ہوں یا ملکی ہوں جو سب سے زیادہ قربت اور ان کے مزاج میں درخور رکھتے ہیں وہی اس سلسلہ میں سب سے زیادہ مصر بھی ہیں اب سوائے اس کے کہ امیر المومنین ان کی صلاح مان کر اس پر عمل پیرا ہوں اور کیا کر سکتے ہیں علاوہ بریں شخصی اور ذاتی طور پر خود امیر المومنین اور ان کے اہل بیت کو دوسروں کے مقابلہ میں اس بات کا زیادہ حق ہے کہ وہ اپنے ایک فرد کی اس فطری فضیلت و سعادت کو تسلیم کر کے اس کی برکت کے منتظر ہوں اور اس کے بارے میں جو روایت منقول ہے اس کی تصدیق کریں اور اس بات پر اللہ کا شکر ادا کریں کہ اللہ نے ان کی اولاد میں ایک ایسا مرد صالح پیدا کیا جس کے لئے انبیاء نے ان سے پہلے اللہ سے دعا مانگی تھی۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا مانگی رب ھب لی من لدنک ولیا یرثنی و یرث من ال یعقوب واجعلہ رب رضیا۔ (اے اللہ تو مجھے اپنے پاس سے ایک ولی عطا فرما جو میرا اور آل یعقوب کا وارث بنے اور اے میرے رب تو اسے پسندیدہ اور مرغوب اخلاق والا بنا) اس کے برخلاف اللہ نے خود ہی امیر المومنین کو ایسا ولی (بیٹا) عطا فرمایا ہے جو پاک مبارک مہدی اور رسول اللہ صلعم کا ہم نام ہے اس کے علاوہ دوسرے جس شخص نے اس نام کا ادعاء باطل کیا اور مہدی کے ایسے مشتبہ لفظ کو جس میں خود ارباب غرض متہم اور اس بدبخت تحریک کے اہل فتنوں میں مبتلا ہو چکے ہیں آڑ بنا کر اپنے لئے دعوت دی اللہ نے اس خلافت کو ان سے چھین لیا اور ان کو برباد و ہلاک کر دیا اور حق اسی کو دیدیا جو حق دار تھا اور بتادیا کہ کون مہدی ہے اور کون اس کے دین کے انصار ہیں۔ امیر المومنین کو مناسب معلوم ہوا کہ وہ تم کو اس معاملہ سے جس پر ان کی رعایا نے اتفاق رائے کیا ہے آگاہ کر دیں۔ چونکہ امیر المومنین تم کو اپنے بیٹوں کے برابر سمجھتے ہیں اور تمہاری حفاظت، سعادت و عزت کے لئے وہی چاہتے ہیں۔ جو وہ اپنے اور اپنی اولاد کے لئے چاہتے ہیں اس وجہ سے وہ اس بات کو تمہارے لئے مناسب سمجھتے ہیں کہ جب تم کو اپنے ابن عم کی یہ کیفیت معلوم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کہ سب لوگوں نے ان کی ولی عہدی پر اتفاق کر لیا ہے تو اس کی ابتدا خود تم اپنی طرف سے کرو تا کہ ہمارے خراسانی اور دوسرے تمام انصار و اعوان کو معلوم ہو کہ جس بات پر ان سب کا خود اتفاق ہو چکا ہے اسے تم نہایت خوشی سے سب سے پہلے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو علاوہ بریں جس فضل و سعادت کا انھوں نے مہدی کے لئے اعتراف کیا ہے اور اس کی وجہ سے آئندہ جو توقعات قائم کی ہیں چونکہ تم مہدی سے قرابت قریبہ رکھتے ہو اس وجہ سے اس کا سب سے زیادہ نفع تم کو ہوگا اور تم کو سب سے زیادہ خوش بھی ہونا چاہیئے، امیر المومنین جو مشورہ تم کو دیتے ہیں اسے قبول کرو اس میں تمھاری فلاح و صلاح ہے والسلام علیک ورحمۃ اللہ۔

عیسیٰ بن موسیٰ کا ابو جعفر کے نام خط

عیسیٰ بن موسیٰ نے اس خط کا حسب ذیل جواب لکھا:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ خط عیسیٰ بن موسیٰ کی جانب سے عبد اللہ عبد اللہ امیر المومنین کے نام لکھا جاتا ہے، السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔

اما بعد: مجھے آپ کا خط ملا، جس میں آپ نے عوام کے اس اتفاق کا ذکر کیا ہے جو انھوں نے حق کے خلاف کیا ہے جس کی وجہ سے انھوں نے قطع قرابت و تعلقات کا گناہ اپنے سر لیا ہے اور اس عہد و اتفاق کی خلاف ورزی کی ہے، جو آپ کی خلافت اور میری ولی عہدی کے لئے لیا گیا تھا اور جس کا ایفا سب پر یکساں طور پر لازم تھا اس ناجائز کارروائی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ نے اپنے جس رشتہ نظام کو جوڑا ہے وہ قطع کر دیا جائے اپنی مخلوق میں جو یک جہتی اور اتحاد قائم کیا ہے وہ پراگندہ ہو جائے اور ہلاکت و بربادی کے اسباب و علل جن کو اللہ نے پراگندہ کر دیا ہے وہ پھر جمع ہو جائیں۔ یہ اللہ کی عطوشان کے مقابلہ میں ایک طرح کی گستاخی ہے، اس کے فیصلہ کے خلاف اپنی طاقت کا اظہار باطل ہے اور شیطان کی اتباع ہے جو اللہ سے جھگڑا کرتا ہے اللہ اسے پچھاڑ دیتا ہے، جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ اسے برباد کر دیتا ہے، جو اس کے مقابلہ میں کسی شے کے حاصل کرنے کے لئے کوئی حیلہ کرتا ہے، اللہ اسے ناکام و رسوا کر دیتا ہے، جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے، جو اللہ کے لئے انکساری کرتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے جس نبیاد پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری سلطنت کی عمارت قائم ہے وہ ایک عہد ہے جو خلیفۂ سابق نے اللہ کے لئے میری ولی عہدی کے لئے کیا ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں ہم سب برابر ہیں اور اب کسی مسلمان کو اس میں دخل دینے یا تغیر و تبدل کا حق نہیں ہے کہ وہ ایک کو مان لے اور دوسرے کو تسلیم نہ کرے۔ اگر اس کا ایفا ضروری ہے تو اول الذکر کو آخر پر کچھ ترجیح نہیں ہے اور اگر دوسرے کے حق میں دست اندازی ہو سکتی ہے تو اس طرح پر پہلے کا حق بھی محفوظ و مصئون نہ رہے گا۔ بلکہ ایسی صورت میں تو چونکہ اول الذکر خلیفۂ معاہدے متصل ہے جس نے اس کی فضیلت سوچ سمجھ کر تم کی ہے اور اس طرح لوگوں کے گمانوں اور امیدوں کو اس کی جانب سے صاف کر دیا ہے اسے سب سے پہلے اس عدم ایفا کا نقصان اٹھانا پڑے گا جس کا ذکر پہلے ہے وہی پہلے اس منصب سے ہٹائے جانے کا مستحق ہوگا۔ اللہ نے جو قضہ دیا ہے اس کی وجہ سے آپ اس کے ابتلا کی مصیبت سے بے خبر نہ ہو جائیں اور لوگوں کو ایفاء عہد کے ترک کی اجازت نہ دیں یاد رکھئے کہ اگر کسی نے میرے حق یا عہد کے ترک یا نظر انداز کرنے میں آپ کی بات مان لی تو جب کبھی اسے موقع میسر ہوگا اسے آپ کے ساتھ بھی ایسا کرنے میں کوئی باک نہ ہوگا بلکہ اس وجہ سے کہ خود آپ کی طرف سے اس رسم قبیح کی بنیاد پڑے گی وہ آپ کے حق میں زیادہ بے باک اور مستعد ہوگا اس کے نتیجہ پر غور کیجئے اللہ نے اپنے فضل و کرم سے جو دیا ہے اس پر راضی رہیئے اور اسے مضبوطی سے تھامئے اور اس کا ہمیشہ شکر ادا کرتے رہیئے۔ اللہ نے یہ سچا وعدہ کیا ہے جس میں خلاف ہو ہی نہیں سکتا کہ جو اللہ کی نعمت پر اس کا شکر کرتا ہے اللہ اس میں اور زیادتی کرتا ہے جو اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے جس نے اس کی مخالفت کا خیال تک اپنے دل میں پیدا کیا اللہ اس کی مدد سے ہاتھ اٹھا لیتا ہے واللہ یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور (ترجمہ) اللہ آنکھوں اور دلوں کی چوریوں سے واقف ہے) علاوہ بریں واقعات زمانہ اور افتاد موت سے ہم محفوظ نہیں ہیں کیا معلوم ہے کہ اس منصب پہ فائز ہونے سے پہلے ہی مجھے موت آجائے اور اس طرح آپ اس خفیہ کارروائی کی ذمہ داری سے خود ہی بچ جائیں گے اور اس خیال پر پردہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑ جائے گا اور اگر میں آپ کے بعد زندہ رہا تو چونکہ آپ نے میری مخالفت نہ کی ہوگی اور میرے رشتۂ قرابت کو قطع نہ کیا ہوگا اور نہ میرے ساتھ اپنی دشمنی کا اظہار کیا ہوگا اس وجہ سے مجھے اس وقت آپ کے کسی خیال یا تجویز یا حکم پر عمل کرنے میں کسی قسم کا تردد نہ ہوگا۔ آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ ہر امر اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے جن کی تدبیر، تقدیر اور تنفیذ وہ اپنی مشیت سے کرتا ہے بے شک اس باب میں شک ہی کیا ہے۔ آپ سچ فرماتے ہیں تمام معاملات اللہ کے ہاتھ ہیں تو اس شخص پر جو اس بات سے پوری طرح واقف ہے فرض ہے کہ وہ ایسا ہی عمل کرے اور تمام معاملات اللہ ہی کے سپرد کر دے، آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم نے اپنی طاقت و قوت سے نہ کوئی فائدہ حاصل کیا ہے اور نہ کسی مضرت کو دفع کیا ہے، اگر ان امور کو ہم اپنی خواہشات نفسانی کے سپرد کر دیتے تو جس درجہ پر اللہ تعالیٰ نے ہم کو اب پہنچا دیا ہے ہم اپنی قوت و طاقت سے تو کبھی اس تک پہنچنے نہ پاتے مگر حقیقت یہ ہے کہ جب کسی کام کے کرنے، کسی وعدہ کی ایفا، کسی عہد کی تکمیل، یا کسی میثاق کی تاکید کا اللہ ارادہ کر لیتا ہے تو وہ تمام اسباب و علل بھی خود ہی پیدا کر دیتا ہے اور خود ہی اسے مستحکم و مکمل کر دیتا ہے جس شے میں اللہ نے تاخیر کی ہے بندوں کو یہ قدرت نہیں ہے کہ وہ اسے جلد وقوع پذیر کرا سکیں اور جس شے کے ہونے کا آنے کا وقت آچکا ہے اسے کوئی ملتوی نہیں کر سکتا ہاں شیطان مزور انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طاعت سے ڈرایا اور اس کی عداوت کو ظاہر کر دیا ہے مگر پھر بھی یہ ارباب حق و طاعت کے درمیان پھوٹ ڈال دیتا ہے تاکہ ان کا اتحاد و اتفاق پراگندہ ہو جائے اور یہ ان میں دشمنی و عداوت ڈال دیتا ہے اور جب معاملات کی اصلی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور سخت مصیبت پڑتی ہے اس وقت شیطان ان سب سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کلام پاک میں فرماتا ہے۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایاتہ واللہ علیم حکیم۔ ہم نے کوئی رسول یا نبی تم سے قبل دنیا میں نہیں بھیجا مگر جب اس نے کوئی تمنا کی شیطان نے اس کی تمنا میں وسوسہ ڈال دیا تو جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسوسہ شیطان ڈالتا ہے اللہ اسے مٹا دیتا ہے پھر اللہ اپنی نشانیاں مضبوط کر دیتا ہے اور وہ بڑا جاننے والا دانشمند ہے پھر اللہ نے اہل تقویٰ کی یوں تعریف کی ہے اذا مستھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون (ترجمہ) جب کوئی وسوسہ شیطانی ان کے قلب پر طاری ہوتا ہے وہ اللہ کو یاد کر لیتے ہیں اور پھر ان کو سمجھ آجاتی ہے اب اگر امیر المومنین کی نیت اور منشا دلی اپنے پیش رووں کے فیصلہ کی خلاف ورزی کرنا ہے تو میں آپ کو اللہ سے ڈراتا ہوں کہ آپ ہرگز ایسا نہ کریں کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ اس سے قبل اپنے بیٹوں کی درخواست اور خود اپنی خواہشات کی وجہ سے ان لوگوں نے یہی کرنا چاہا تھا جس کا ارادہ اب آپ نے کیا ہے مگر پھر اچھی طرح غور و خوض کے بعد حق کو اختیار کر لیا اور دوسرے خیالات دل سے نکال ڈالے ان کو معلوم تھا کہ اللہ کے فیصلہ کو کوئی روک نہیں سکتا اور نہ اس کی عطا کو کوئی رد کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نعمتوں کے بدل جانے اور مصائب کے واقع ہو جانے سے وہ اپنے کو مامون نہیں سمجھتے تھے اسی وجہ سے انھوں نے موخر شے کو اختیار کیا اور موجودہ کے مقابلہ میں نتیجہ کو قبول کر لیا اور اپنے عہود و عقود میں کسی قسم کی تبدیلی پسند نہ کی اس فعل جمیل کی وجہ سے اللہ نے ان کے تمام معاملات پورے کر دیئے جو اہم واقعہ پیش آیا اللہ نے خود ہی اس کا تدارک کر دیا ان کی حکومت و اقتدار کی حفاظت کی ان کے یار اور مددگاروں کی عزت بڑھائی ان کی عمارت کو اور بلند کر دیا اور اپنی نعمتوں اور سرفرازیوں سے ان کو مالا مال کر دیا۔ اس پر وہ ہمیشہ شکر ادا کرتے رہے اللہ کو جو منظور ہوا وہ پورا ہوا حالانکہ اس کے دشمن اسے پسند نہ کرتے تھے، وسلام علی امیر المومنین ورحمۃ اللہ۔

عیسیٰ بن موسیٰ کے خط سے ابو جعفر کی برہمی

ابو جعفر اس خط کو پڑھ کر سخت برہم ہوئے اس سے بات کرنا چھوڑ دی فوجیوں نے اس کے ساتھ زیادتی سخت کلامی اور بیہودگی شروع کر دی۔ اسد بن المزربان، عقبہ بن سلم۔ اور نصر بن حرب بن عبد اللہ وغیرہ وغیرہ اس میں پیش پیش تھے یہ عیسیٰ کی ڈیوڑھی پر آتے اور کسی کو اس کی ملاقات کے لئے اندر نہ جانے دیتے جب خود عیسیٰ سواری میں جاتا یہ اس کے پیچھے ہو لیتے اور کہتے کہ تو ہی وہ گائے ہے جس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فذبحوھا و ما کادوا یفعلون (آخر کار انھوں نے وہ گائے ذبح کر ڈالی حالانکہ وہ ایسا کرنے والے نہ تھے) عیسیٰ نے منصور سے آکر ان کے اس طرز عمل کی شکایت کی اس نے کہا اے میرے بھتیجے چونکہ یہ لوگ میرے بیٹے کی محبت میں سرشار ہو رہے ہیں اس وجہ سے ان کی طرف سے مجھے اپنی اور تمھاری دونوں کی جان کا خطرہ ہے بہتر یہ ہے کہ تم اسے اپنے پر مقدم کر دو اس طرح وہ میرے اور تمھارے درمیان مقرر ہو جائے گا تب یہ لوگ باز آجائیں گے، عیسیٰ نے ان کی بات کے ماننے پر آمادگی ظاہر کی۔

ربیع کہتا ہے کہ جب عیسیٰ کے پاس سے منصور کو اپنے خط کا جواب موصول ہوا انھوں نے اس جواب کے آخر میں اپنے ہاتھ سے یہ جملہ لکھ دیا۔ "اس ولی عہدی خلافت سے کنارہ کشی کرو دنیا میں اس کا عوض تم کو ملے گا اور آخرت میں خلافت کی ذمہ داریوں کی جواب دہی سے مامون رہو گے"

ابو جعفر کا خالد بن برمک سے مشورہ

عیسیٰ بن موسیٰ کی ولی عہدی سے علیحدگی کے متعلق متذکرہ بالا دو بیانوں کے علاوہ حسن بن عیسیٰ الکاتب نے حسب ذیل واقعہ بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے کہ جب ابو جعفر نے اس بات کا قصد کیا کہ وہ اپنے بیٹے مہدی کو عیسیٰ بن موسیٰ پر مقدم کر دے تو اس نے خود عیسیٰ سے اس بات کی خواہش کی مگر اس نے اسے ماننے سے انکار کر دیا جب ابو جعفر کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو انھوں نے خالد بن برمک سے بلا کر کہا کہ تم جا کر عیسیٰ سے اس بارے میں گفتگو کرو ہم سے تو اس نے قطعی انکار کر دیا ہے اور ہمیں اب کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔ تم سے کوئی تدبیر ہو سکتی ہو تو کرو، خالد نے کہا بہتر ہے، آپ تیس سربرآوردہ شیعوں کو منتخب کر کے میرے ساتھ کر دیجئے۔

خالد بن برمک کی حکمت عملی

خالد اس جماعت کے ساتھ سوار ہو کر عیسیٰ کے پاس آیا اور انھوں نے منصور کا خط اسے دیا، عیسیٰ نے کہا چونکہ اللہ نے مجھے اس منصب پر فائز کر دیا ہے، اس لئے اب میں خود اس سے دست بردار نہیں ہوتا خالد نے خوف و طمع کی تمام تدبیریں ختم کر دیں مگر وہ اپنے انکار پر جما رہا۔ مایوس ہو کر خالد اس کے پاس سے باہر آگیا اس کے بعد وہ شیعہ بھی اٹھ آئے، خالد نے ان سے پوچھا کہ اس معاملہ میں اب آپ کیا کریں گے، کہنے لگے کہ ہم اس کا خط امیر المومنین کو دیدیتے ہیں اور ہمارے اور اس کے درمیان جو واقعہ پیش آیا ہے اس کی ان کو اطلاع کر دیں گے، خالد نے کہا یہ نہیں بلکہ ہم یہ کہیں گے کہ عیسیٰ نے آپ کی تجویز کو قبول کر لیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اگر بعد میں وہ اس سے انکار کرے گا تو ہم اس کے خلاف شہادت دیں گے، انھوں نے کہا تم یہی کرو ہم بھی تیار ہیں خالد نے کہا بس یہ بات بالکل ٹھیک ہے اور میں امیرالمومنین کو ان کے منشا کے مطابق تصفیہ کی اطلاع دیتا ہوں یہ سب ابوجعفر کے پاس آئے خالد بھی ہمراہ تھا انھوں نے کہا کہ عیسیٰ نے اس بات کو منظور کر لیا ہے منصور نے اسی وقت مہدی کی بیعت کے لئے ایک فرمان لکھا اور اسے تمام حدود سلطنت میں ارسال کر دیا جب اس کی اطلاع عیسیٰ کو ہوئی اس نے ابوجعفر کے پاس آکر اس معاملہ سے قطعی انکار کیا اور کہا کہ میں نے ہرگز ہرگز مہدی کو اپنے اوپر مقدم نہیں کیا ہے اور میں اس معاملہ میں آپ کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں کہ آپ ایسا نہ کریں۔ ابوجعفر نے اس جماعت کو بلا کر اس کے متعلق سوال کیا انھوں نے کہا کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ اس نے یہ بات منظور کر لی ہے ابوجعفر نے اپنا فرمان نافذ کر دیا اور اس کارروائی پر خالد کا شکر ادا کیا، مہدی بھی ہمیشہ خالد کی اس خدمت کا اعتراف کرتا تھا اور اس معاملہ میں اس کی دانائی کی تعریف کرتا تھا۔

ابونخیلہ شاعر کی سلیمان بن عبداللہ سے ملاقات

عبداللہ بن حارث بن نوفل کا مولیٰ عبداللہ ابی سلیم کہتا ہے کہ جب ابوجعفر نے مہدی کو عیسیٰ پر مقدم کرنے کا عزم کر لیا تو اس زمانے میں ایک مرتبہ میں سلیمان بن عبداللہ بن الحارث بن نوفل کے ساتھ سیر کے لئے جا رہا تھا اتنے میں ابونخیلہ شاعر جس کے ہمراہ اس کے دونوں بیٹے اور دونوں غلام اپنے گھر کا کچھ سامان اٹھائے ہوئے ساتھ تھے ہمیں ملا۔ ان کو دیکھ کر سلیمان بن عبداللہ ٹھہر گیا اس نے ابونخیلہ سے پوچھا یہ کیا ہے تم کس حال میں ہو اس نے کہا میں خاندان زرارہ کے قعقاع نام ایک شخص کے پاس جو عیسیٰ بن موسیٰ کا صاحب شرطہ تھا مقیم تھا اس نے مجھ سے کہا کہ تم میرے پاس سے چلے جاؤ کیونکہ میں عیسیٰ بن موسیٰ کا ساختہ پرداختہ ہوں اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم نے اس بیعت کے تصفیہ میں مہدی کی تعریف میں کچھ شعر کہے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ اگر اسے اس کی خبر ہو گی تو تمہارے میرے پاس مہمان ہونے کی وجہ سے اس کی ذمہ داری مجھ پر عائد کی جائے گی اس باب میں اس نے اتنا اصرار کیا کہ مجھے وہاں سے نکلنا ہی پڑا۔

ابونخیلہ کی ابوجعفر کے دربار میں باریابی

سلیمان نے مجھ سے کہا کہ تم ابونخیلہ کو اپنے ساتھ لے جا کر میرے مکان میں کسی اچھی جگہ ٹھہرا دو۔ خادموں کو ہدایت کر دینا کہ وہ اس کے اور اس کے ہمراہیوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں اور خوب خاطر مدارات کریں، اس کے بعد سلیمان نے ابوجعفر کو بھی ابونخیلہ کے وہ شعر سنائے جو اس نے مہدی کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھے تھے، جس روز ابو جعفر نے اپنے بیٹے مہدی کو عیسیٰ پر مقدم کر کے اس کے لیے بیعت لی ابو جعفر نے ابو نخیلہ کو دربار میں بلایا اور اشعار سنانے کی فرمائش کی، اس نے شعر سنائے سلیمان بن عبداللہ نے ابو جعفر سے سفارش کی کہ ان اشعار کا آپ معقول صلہ دیں، کیونکہ یہ بات ہمیشہ کے لیے کتابوں میں اور لوگوں کی زبانوں پر یادگار رہ جائے گی۔ اور دس ہزار درہم ان کے دلوا کر ہی چھوڑے۔

ابو نخیلہ کا بیان ابو نخیلہ کہتا ہے میں ابو جعفر کی خدمت میں حاضر ہوا ایک ماہ ڈیوڑھی پر حاضر رہا۔ مگر ان تک رسائی نہ ہوئی ایک دن عبداللہ بن الربیع الحارثی نے مجھ سے کہا کہ امیر المومنین چاہتے ہیں کہ اپنے بیٹے کو ولی عہد خلافت مقرر کر دیں اور عیسیٰ پر اسے مقدم کر دیں مناسب ہو گا کہ تم ایسی نظم لکھو جس میں ان کو اس کام پر برانگیختہ کرو اور اس میں مہدی کی فضیلت اچھی طرح ظاہر کرو۔ اس طرح ممکن ہے کہ وہ اور ان کے صاحبزادے تمہارے ساتھ کچھ سلوک کر جائیں میں نے کئی نظمیں ان کی مدح میں لکھیں اور ان کو خادموں کے سامنے پڑھا وہ ان کو یاد ہو گئیں ابو جعفر نے بھی سنا پوچھا کہ یہ کس نے کہی ہیں ان سے کہا گیا کہ ان کا قائل بنی سعد بن زید مناۃ کا ایک شخص ہے ابو جعفر خوش ہوئے انھوں نے مجھے بلایا میں ان کی بارگاہ میں پیش کیا گیا عیسیٰ بن موسیٰ ان کے داہنے بیٹھا تھا اور تمام بڑے فوجی اور ملکی عہدے دار دربار میں حاضر تھے جب میں ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں سے میں ان کو نظر آتا تھا میں نے بلند آواز سے عرض کیا امیر المومنین آپ مجھے اپنے قریب بلائیے تاکہ جو میں عرض کروں اسے آپ سن سکیں اور سمجھ سکیں انھوں نے ہاتھ کے اشارے سے قریب آنے کے لیے کہا میں بڑھتے بڑھتے ان کے بالکل سامنے جا پہنچا اور وہاں کھڑے ہو کر میں نے خوب بلند آواز سے ابتدا سے آخر تک اپنے اشعار سنا دیئے اس وقت تمام حاضرین دربار خاموش بیٹھے میری نظم سنتے رہے اور خود منصور بہت توجہ سے میرے اشعار سن کر ان سے مزہ لیتے رہے۔

ابو نخیلہ کا قتل جب شعر پڑھ کر میں باہر آیا تو عقال بن شبۃ نے میرے مونڈھے پر آ کر پیچھے سے ہاتھ رکھا اور کہا کہ تم نے امیر المومنین کو مسرور تو کر دیا ہے اب اگر معاملہ اسی طرح روبراہ ہو گیا جیسا کہ تم چاہتے ہو اور جس کی تم نے اپنے شعر میں آرزو کی ہے تو بخدا تم کو اس کا بہت صلہ ملے گا اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو گیا تو پھر تمہاری خیر نہیں پھر تم کو زمین میں دھنس کر یا آسمان پر چڑھ کر پناہ گزیں ہونا پڑے گا منصور لینے والی برنے کے نام اسے صلہ دینے کا حکم لکھ بھیجا یہ رے روانہ ہوا عیسیٰ نے اپنے آدمی اس کے پیچھے لگا دیئے انھوں نے اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستے ہی میں جالیا اور ذبح کرکے اس کے چہرے کی کھال اتار لی اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ اپنا صلہ لے کر رے سے واپس پلٹا اس وقت قتل کیا گیا۔

ولید بن محمد العنبری کی روایت

ولید بن محمد العنبری کہتا ہے کہ عیسیٰ کے مہدی کو اپنے پر مقدم کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ سلم بن قتیبہ نے اس سے کہا تھا کہ تم مہدی کو اپنے پر مقدم کرکے اس کی بیعت کرلو وہ تم کو ولی عہد برقرار رکھنا چاہتے ہیں اس وجہ سے تم اس حق سے محروم بھی نہ ہوگے اور ان کی خوشی بھی ہو جائے گی: عیسیٰ نے پوچھا کیا واقعی تمھاری یہ رائے ہے اس نے کہا ہاں، عیسیٰ نے کہا تو میں اس کے لئے تیار ہوں، سلم نے منصور سے آکر کہا کہ عیسیٰ اس بات کے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہے یہ سن کر منصور بہت خوش ہوا اور اس وقت سے سلم کی قدر ان کی نگاہ میں بہت زیادہ ہوگئی اب سب لوگوں نے مہدی اور اس کے بعد عیسیٰ بن موسیٰ کے لئے بیعت کرلی پہلے خود منصور نے اس معاملہ پر تقریر کی اور کہا کہ میں مہدی کو اپنے اوپر مقدم کرتا ہوں۔ اس معاملہ میں منصور نے جو وعدہ عیسیٰ سے کیا تھا اسے ایفا کیا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی ولی عہدی سے دست برداری کی تیسری روایت

اس معاملہ کے متعلق ابو جعفر کے بعض مصاحب آپس میں تذکرہ کر رہے تھے ان میں ایک سپہ سالار نے یہ بات خدا کی قسم کھا کر کہی کہ عیسیٰ کی ولی عہدی سے علیحدگی کسی ناجائز اثر یا دباؤ کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ خود عیسیٰ نے روپیہ کے لالچ اور منصب خلافت کی عظمت سے ناواقفیت کی وجہ سے اپنی خوشی سے اس منصب جلیلہ کے بارِ عظمیٰ سے سبک دوشی اختیار کی جس روز اس نے علیحدگی اختیار کی میں مدینۃ السلام کے مقصورے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ابو عبیدہ مہدی کا کاتب کچھ خراسانیوں کے ساتھ ہمارے پاس آیا عیسیٰ نے اس سے کہا کہ میں نے ولی عہدی کو محمد بن امیر المومنین کے لئے چھوڑ دیا ہے اور اسے اپنے اوپر مقدم کردیا ہے، ابو عبیدہ نے کہا جناب والا محض اس قدر کافی نہیں ہے بلکہ آپ یہ کہیں کہ میں اپنے حق سے خوشی کے ساتھ اس کے حق میں دست بردار ہوتا ہوں نیز آپ اس معاملہ میں جو خواہش رکھتے ہوں اس کا اظہار کردیں وہ خواہش پوری کردی جائے گی۔

مہدی کی ولی عہدی کی تقدیم پر عیسیٰ بن موسیٰ کی رضامندی

عیسیٰ نے کہا اچھا عبداللہ امیر المومنین نے اپنے بیٹے محمد المہدی کو ولی عہدی میں جو تقدیم دی ہے میں اس شرط پر کہ اس کے عوض میں ایک کروڑ درہم مجھے دیئے جائیں، تین لاکھ میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں فلاں بیٹوں کو دیئے جائیں اور سات لاکھ میری فلاں بیوی کو دیئے جائیں اپنی دلی رضامندی اور خوشی سے تیار ہوں کہ مہدی کو ولی عہد بنا دیا جائے کیونکہ وہ باعتبار اپنی اہلیت، حق اثر و قوت کے خلافت کے بارگراں کو اٹھانے کے لئے مجھ سے زیادہ مستحق ہیں ان کی تقدیم کی وجہ سے اب آئندہ مجھے اس معاملہ میں کوئی حق نہ رہے گا اور اگر میں اس کا دعوا کروں تو وہ باطل متصور ہو۔

مہدی کی ولیعہدی کی تقدیم کا عہد نامہ

اس معاہدے کو لکھتے ہوئے کئی مرتبہ وہ جملوں کو بھول جاتا تھا ابو عبیدہ اسے یاد دلاتا تھا تاکہ عہد میں کسی قسم کا قانونی نقص باقی نہ رہے۔ عہد نامہ کی تحریر کے بعد اس پر مہر اور گواہی کے ثبت کے بعد عیسیٰ نے اپنے دستخط اس پر کئے اور مہر لگائی۔ بہت سے لوگ اس وقت موجود تھے عہد کی تکمیل کے بعد سب لوگ باب المنصورہ سے قصر میں آئے امیر المومنین نے بارہ لاکھ درہم کی مالیت کا خلعت عیسیٰ اور اس کے بیٹے موسیٰ کو عطا فرمایا۔

امارت کوفہ پر محمد بن سلیمان کا تقرر

عیسیٰ بن موسیٰ تیرہ سال کوفہ اور سواد کا والی رہا اس کے بعد جب عیسیٰ نے مہدی کو اپنے اوپر مقدم کرنے سے انکار کیا تو منصور نے اسے کوفہ کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کی جگہ محمد بن سلیمان بن علی کو مقرر کیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ محمد کو مقرر کرنے سے منصور کا مقصد یہ تھا کہ یہ عیسیٰ کی تحقیر و تذلیل کرے گا مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ وہ ہمیشہ عیسیٰ کی بہت تعظیم و تکریم کرتا رہا۔

محمد بن ابی العباس کا استعفیٰ و وفات

اس سال ابو جعفر نے محمد بن ابی العباس اپنے بھتیجے کو بصرہ کا والی مقرر کیا، محمد نے اس عہدہ سے استعفا پیش کیا جسے منظور کر لیا گیا وہ مدینۃ السلام واپس آ گیا اور وہیں مر گیا اس کی بیوی بغوم بنت علی الربیع نے "واقتیلاہ" کہہ کر اس پر نوحہ کیا۔ ایک پہرہ دار نے ایک گٹھلی اس کی پشت پر پھینک ماری محمد بن ابی العباس کے خادم اس پر پل پڑے اور انھوں نے اس کا کام تمام کر دیا، اس مقتول کے خون کا کوئی معاوضہ نہیں لیا گیا، محمد بن ابی العباس نے بصرہ سے چلتے وقت عقبہ بن مسلم کو اپنا نائب مقرر کر دیا تھا منصور نے پھر اسی کو ۱۵۱ھ تک بصرہ کی ولایت پر بحال رکھا۔

امیر حج ابو جعفر منصور و عمال

اس سال منصور کی امارت میں حج ہوا۔ ان کا چچا عبد الصمد بن علی مکہ اور طائف کا عامل تھا جعفر بن سلیمان مدینہ کا والی تھا۔ محمد بن سلیمان کوفہ اور اس کے ماتحت علاقہ کا والی تھا۔ عقبہ بن سلم بصرہ کا والی تھا۔ سوار بن عبد اللہ بصرہ کے قاضی تھے، یزید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن حاتم مصر کا والی تھا۔

۱۴۸ھ کے واقعات

ترکوں کا آرمینیا سے فرار اس سال منصور نے حمید بن قحطبہ کو ان ترکوں سے لڑنے آرمینا بھیجا جنھوں نے حرب بن عبداللہ کو قتل کر کے تفلیس میں قتل عام کیا تھا، حمید آرمینیا آیا مگر اس کے آنے سے پہلے ہی ترک تفلیس سے چلے گئے تھے حمید واپس آ گیا اور کسی ترک سے اس کا مقابلہ نہ ہوا۔

امیر حج جعفر بن ابی جعفر منصور اس سال صالح بن علی نے دابق میں جہاد کے لئے چھاؤنی ڈالی مگر جہاد نہیں کیا، اس سال جعفر بن ابی جعفر المنصور کی امارت میں حج ہوا مختلف ممالک کے صوبہ دار اس سال وہی لوگ تھے جو سنہ ماسبق میں رہے تھے۔

۱۴۹ھ کے واقعات

اس سال عباس بن محمد نے رومیوں کے علاقہ میں موسم گرما کی مہم کے ساتھ جہاد کیا۔ اس کے ہمراہ حسن بن قحطبہ اور محمد بن الاشعث بھی تھے آخر الذکر راستے ہی میں ہلاک ہو گیا۔

بغداد کی فصیل و خندق کی تکمیل اس سال منصور نے بغداد کی فصیل اور خندق وغیرہ کی مکمل تعمیر سے فراغت پائی، نیز وہ اس سال موصل کے جدید شہر کو دیکھنے آئے اور پھر مدینۃ السلام واپس چلے آئے۔

امیر حج محمد بن ابراہیم و عمال محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں حج ہوا۔ عبدالصمد بن علی مکہ کی ولایت سے علیحدہ کر دیا گیا اور اس کی جگہ محمد بن ابراہیم مقرر کیا گیا۔ مکہ اور طائف کے علاوہ اور تمام ممالک کے صوبہ دار اس سال وہی لوگ تھے جو ۱۴۸ھ اور ۱۴۹ھ میں تھے البتہ مکہ اور طائف کا والی اس سال محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس تھا۔

۱۵۰ھ کے واقعات

استاذسیس کی بغاوت اس سال استاذسیس نے صوبہ خراسان کے اضلاع مرات باذغیس اور بجستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باشندوں کے ساتھ جن کی تعداد تقریباً تین لاکھ بیان کی جاتی ہے حکومت کے خلاف بغاوت برپا کی انھوں نے تقریباً سارے خراسان پر غلبہ حاصل کرلیا اور اب آگے بڑھے اہل مرو الروذ کا ان سے مقابلہ ہوا اجشم المروذی اہل مرو الروذ کے ساتھ مقابلہ پر نکلا باغیوں نے اس کا نہایت شدید مقابلہ کیا اجشم اور اس کے ساتھ مرو الروذ کے ہزارہا آدمی گئے کئی بڑے مشہور سردار معرکہ سے بھاگ گئے ان میں معاذ بن مسلم بن معاذ جبریل بن یحیی حماد بن عمرو۔ ابو انجم الجستانی اور داؤد بن کراز قابل ذکر ہیں منصور نے جو اس وقت بردان میں فروکش تھے خازم بن خزیمہ کو مہدی کے پاس بھیجا مہدی نے اسی کو استاذ سیس کے مقابلہ پر سپہ سالار مقرر کیا اور دوسرے فوجی سردار اس کے تحت کرکے اس کے ساتھ کئے۔

خازم کی ابن عبید اللہ کی شکایت

مہدی کا وزیر معاویہ بن عبید اللہ خازم کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرتا تھا مہدی اُن دنوں نیساپور میں مقیم تھا معاویہ خازم بن خزیمہ اور دوسرے اس کے تحت فوجی سرداروں کو اپنی طرف سے مختلف احکام بھیجتا رہا تھا خازم نے اس کے تدارک کے لئے یہ تدبیر کی کہ بیار پڑگیا وہ اس وقت اپنی چھاؤنی میں مقیم تھا۔ دوا پی لی اور ڈاک کے ذریعہ مہدی کے پاس نیساپور آیا۔ سلام کرکے خلوت چاہی ابو عبیدہ اس وقت وہاں موجود تھا مہدی نے خازم سے کہا کہ ابو عبیدہ سے کوئی راز نہیں ہے تم جو کہنا چاہتے ہو وہ اس کے سامنے کہہ سکتے ہو خازم نے اس بات سے انکار کیا اور کوئی بات اس سے نہیں کی آخر کار ابو عبیدہ مجلس سے اٹھ کر چلا گیا اور جب تخلیہ ہوگیا تو اب خازم نے مہدی سے اُس کی سخت شکایت کی اور کہا کہ یہ فرقہ واری تعصب میں مبتلا ہے اسے اور پیدا کررہا ہے اس طرح کے خطوط اس نے مجھے اور میرے ماتحت دوسرے عہدہ داروں کو لکھے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ فوجی نظام اور اطاعت میں خرابی واقع ہوگئی ہے ہر شخص خود سر ہوکر اپنی رائے سے کام کرتا ہے میری بات سنی نہیں جاتی ان کی اطاعت میں فرق پڑگیا ہے۔

خازم کی شرائط کی منظوری

جب تک کہ ایک سپہ سالار کے ذمہ تمام معاملات کی باگ نہیں ہوگی لڑائی میں کامیابی ممکن نہیں ہے تمام پڑاؤ میں صرف ایک شخص کا جھنڈا لہرائے اور کسی دوسرے عہدے دار کو اپنا نشان بلند کرنے کی اجازت نہ ہو اور اگر ہو تو اس کا اختیار سپہ سالار ہی کو رہے میں خود ان حالات میں استاذ سیس کے مقابلہ پر جانے کے لئے تیار نہیں ہوں البتہ اگر مجھے کامل اختیار دیا جائے ابو عبیدہ سے میرا تعلق نہ رہے مجھے اجازت ہو کہ میں اپنے ہمراہی عہدے داروں کے نشان اتروادوں اور ان کو میرے ہر حکم اور ہدایت کی تسلیم کے احکام جاری ہوں تب میں اس مہم پر جانے کے لئے آمادہ ہوں۔ مہدی نے اس کی تمام باتیں منظور کرلیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خازم کی توجہ ترتیب

خازم اپنی چھاؤنی میں واپس آ گیا۔ اب اس نے باختیار خود کام کرنا شروع کیا ہر عہدے دار کو اپنی جمعیت پر خود بخود قیادت کا حق نہیں رہا جسے چاہا اسے برقرار رکھا جسے چاہا اس منصب سے علیحدہ کر دیا ان فوجوں کو جو اس سے پہلے دشمن کے مقابلہ پر شکست یاب ہو چکی تھیں اس نے اپنے ساتھ ملا لیا مگر ان کو بطور مدد نائد تعداد بڑھانے کے لئے ساتھ لیا چونکہ ان کے دل دشمن سے مرعوب تھے اس وجہ سے اس نے اس فوج کو اپنی فوج کے عقب میں متعین کیا آگے نہیں بڑھایا اس فوج کی تعداد بائیس ہزار تھی پھر خازم نے باقاعدہ فوج کے چھ ہزار آدمی منتخب کئے اور ان کو ان بارہ ہزار چیدہ جوانمردوں کے ساتھ شامل کیا جو پہلے سے اس کی قیادت میں تھے، بکار بن مسلم العقیلی بھی منتخب شدہ سرداروں میں تھا اب خازم نے جنگ کی تیاری شروع کی اور خندق بنائی، ہیثم بن شعبہ بن ظہیر کو میمنہ پر نہار بن حصین العبدی کو میسرہ پر متعین کیا۔ بکار بن مسلم العقیلی مقدمۃ الجیش پر تھا، ترار خدا جو خراسان کے عجمی رؤسا کی اولاد میں تھا وہ ساقہ جیش پر متعین تھا۔ زیرقان اس کا لوا بردار اور اس کا مولیٰ تسدم اس کا علمبردار تھا۔ اب اس نے دشمن کے خلاف ایسی موثر جنگی نقل و حرکت شروع کی کہ اس نے ان کو چکمہ دے کر کاٹ ڈالا یہ ساری جماعت پیدل تھی۔

استاذ سیس کا بکار بن مسلم پر حملہ

اس کے بعد خازم ایک مقام پر جا کر فروکش ہو گیا وہاں اپنے گرد اس نے خندق بنالی اور تمام ضرورت اکٹھا کر کے اپنی ساری فوج خندق کے دور میں جمع کر لی اس کے چار دروازے بنائے ہر دروازے پر اپنی منتخب فوج متعین کی جس کی تعداد چار ہزار تھی بکار نے اپنے مقدمۃ الجیش کے سردار کے ماتحت مزید دو ہزار فوج کر دی اس طرح اٹھارہ ہزار کا تکملہ ہو گیا، باغیوں کی اور جماعتیں آئیں ان کے پاس کدال، پھاوڑے اور ٹوکریاں تھیں یہ ان کو لے کر خندق کو پر کرنے اور پھر مسلمانوں کے پڑاؤ میں در آنے کے لئے بڑھے یہ جماعت اس دروازے سے خندق پر بڑھی جس پر بکار بن مسلم متعین تھا۔ دشمنوں نے بکار پر ایسا شدید حملہ کیا کہ اس کی فوج اس کی تاب مقاومت نہ لا سکی اور ان کو پسپائی کے بغیر چارہ نہیں رہا یہ فوج شکست کھا کر پیچھے ہٹی اور ترک خندق کو عبور کر کے ان پر آ پڑے، بکار یہ رنگ دیکھ کر خود تیر کی طرح اس خطرہ کے مقام پر آیا، خندق کے دروازے پر گھوڑے سے اتر پڑا اور اپنے خاص آدمیوں کو اس نے للکارا کہ "کیا کر رہے ہو کیا میری ہی سمت سے ہو کر دشمن مسلمانوں پر غلبہ حاصل کرے گا" یہ سن کر اس کے خاندان اور علاقہ کے تقریباً پچاس آدمی پیادہ پا ہو گئے انھوں نے نہایت شجاعت سے اپنے دروازے کی مدافعت کی اور دشمن کو وہاں سے بے دخل کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشیم بن شعبہ کو عقبی حملہ کا حکم

جس دروازے پر خود خازم موجود تھا اس پر حریش الجستانی نام ایک شخص جو کہ استاذ سیس کے ہمراہ اور اُن کے معاملات کا منصرم تھا حملہ آور ہوا۔ اسے اپنی سمت آتا دیکھ کر خازم نے ہشیم بن شعبہ صاحب میمنہ کو حکم بھیجا کہ تم اپنی فوج لے کر اپنے مقابل دروازے سے وہ راستہ ترک کر کے جو بکار کے دروازے کو جاتا ہے دوسرے راستے چلے جاؤ اس وقت دشمن بکار سے لڑائی اور میری طرف پیش قدمی کرنے میں منہمک ہے جب تم ان کی حد نظر سے دور چلے جاؤ اس وقت ایک دم مڑ کر اس کے عقب سے اس پر حملہ کرنا۔

ہشیم بن شعبہ کا عقب سے حملہ

اس وقت مسلمان ابوعون اور عمرو بن سلم بن قتیبہ کے طخارستان سے ان کی مدد کے لئے آنے کے متوقع بھی تھے اس وجہ سے خازم نے بکار سے کہلا بھیجا کہ جب تم کو اپنی پشت پر سے ہشیم بن شعبہ کی برچھیاں بڑھتی ہوئی نظر آئیں تم خوشی میں نعرۂ تکبیر بلند کرنا اور کہنا کہ یہ اہل طخارستان ہماری مدد کے لئے آپہنچے ہشیم کی فوج نے اسی ہدایت کے مطابق عمل کیا۔ خود خازم قلب فوج کے ساتھ حریش الجستانی کے مقابلہ پر نکلا دونوں حریفوں نے تلواریں نیام سے نکالیں اور ایک دوسرے سے نہایت عزم و ثبات کے ساتھ دست و گریباں ہو گئے وہ اسی طرح کچھ دیر تک لڑتے رہے۔ اب ہشیم کی فوج اور جھنڈے ان کو بڑھتے ہوئے دکھائی دیئے ان کو دیکھکر مسلمانوں نے ایک دوسرے کو سنانے کے لئے نعرہ لگایا کہ یہ دیکھو اہل طخارستان ہماری مدد کے لئے آپہنچے۔ حریش کی فوج نیز اُن لوگوں کی جو بکار بن مسلم کے مقابل نبرد آزما تھے ان جھنڈوں پر نظر پڑی تھی کہ خازم نے دشمن پر نہایت شدید حملہ کر کے ان کو اپنے سامنے سے ہٹا دیا اتنے میں ہشیم کی فوج نے عقب سے ان پر حملہ کر دیا اور نیزوں اور تیروں سے ان کو سخت نقصان پہنچایا نہار بن حصین اپنی فوج لے کر میسرہ کی سمت سے اور بکار بن مسلم اپنی سمت سے اپنی فوج لے کر ان پر حملہ آور ہوئے اور ان کو مار بھگایا۔

استاذ سیس کی شکست و فرار

ہزیمت کے بعد مسلمانوں نے دل کھول کر قتل کرنا شروع کیا صرف اس معرکہ میں دشمن کے تقریباً ستر ہزار آدمی مسلمانوں کے ہاتھوں قتل اور چودہ ہزار مسلمانوں کے ہاتھوں میں اسیر ہو گئے استاذ سیس نے جس کے ہمراہ بہت ہی تھوڑے آدمی رہ گئے تھے بھاگ کر پہاڑ میں پناہ لی۔ اس جگہ ابوعون اور عمرو بن سلم بن قتیبہ اپنی جمعیتوں کے ساتھ خازم سے آملے۔ خازم نے ان کو ایک سمت فروکش کرا دیا اور کہا کہ آپ دونوں یہیں پڑے رہیں جب ہم کو ضرورت ہوگی ہم آپ کو مدد کے لئے بلا لیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استاذ سیس کا محاصرہ و گرفتاری

اس کے بعد خازم نے استاذ سیس اور اس کے ہمراہیوں کا محاصرہ کر لیا آخر کار انھوں نے ابوعون کے فیصلہ پر ہتھیار رکھ دیئے چونکہ سوائے اس شرط کے انھوں نے دوسری کسی شرط پر ہتھیار رکھنے کے لئے آمادگی ظاہر نہیں کی تھی اس وجہ سے مجبوراً خازم نے اسے منظور کر لیا اور ابوعون کو حکم دیا کہ تم جا کر ان سے وعدہ کر لو کہ وہ تمھاری صواب دید پر ہتھیار رکھ دیں ابوعون نے ان سے جا کر اپنی ذمہ کا اقرار کر لیا انھوں نے ہتھیار رکھ دیئے اطاعت قبول کرنے کے بعد اس کے حکم سے استاذ سیس اس کے بیٹوں اور غیرہ کے لوہے کی بیڑیاں ڈال دی گئیں اور دوسروں کو چھوڑ دیا گیا، یہ تیس ہزار تھے۔ خازم نے بھی ابوعون کے اس تصفیہ کو برقرار رکھا اور ان کے ہر شخص کو دو دو پارچے دیئے اس نے اس فتح کی خوش خبری اور دشمن کی تباہی کی اطلاع مہدی کو لکھ بھیجی۔ مہدی نے امیر المومنین منصور کو اس کی اطلاع کی۔

محمد بن عمر کہتا ہے کہ استاذ سیس اور حریش نے ۱۵۰ھ میں خروج کیا اور ۱۵۱ھ میں استاذ سیس کو ہزیمت ہوئی۔

امارت مدینہ پر حسن بن زید کی تقرری

اس سال منصور نے جعفر بن سلیمان کو مدینہ کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کی جگہ حسن بن زید بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کو والی مدینہ مقرر کیا۔

جعفر الاکبر بن ابی جعفر کی وفات

اس سال جعفر الاکبر بن ابی جعفر المنصور نے رینیۃ السلام میں وفات پائی، منصور نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ رات کے وقت قریش کی ہڑواڑ میں دفن کیا گیا۔

امیر حج عبد الصمد بن علی و عمال

اس سال موسم گرما میں کوئی مہم جہاد کے لئے نہیں بھیجی گئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس سال صائفہ پر منصور نے اسید کو سپہ سالار مقرر کیا تھا مگر وہ دشمن کی سرزمین پر اپنی فوج لے کر حملہ آور نہیں ہوا بلکہ مرج دابق میں پڑا رہا اس سال عبد الصمد بن علی بن عبد اللہ ابن عباس عامل مکہ اور طائف کی امارت میں حج ہوا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس سال ان مقامات کا عامل محمد بن ابراہیم بن محمد تھا، اور مدینہ کا والی حسن بن زید العلوی تھا۔ محمد بن سلیمان بن علی کوفہ کا والی تھا، عقبہ بن سلم بصرہ کا والی تھا، سوار بصرہ کے قاضی تھے، یزید بن حاتم مصر کا والی تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۱ھ کے واقعات

عمر بن حفص کی امارت سندھ سے علیحدگی

اس سال قوم کرک نے بندرگاہ جدہ پر براہ سمندر غارت گری کی۔ نیز اس سال عمر بن حفص بن عثمان بن ابی صفرہ سندھ کی ولایت سے علیحدہ کر کے افریقیا کا والی مقرر کیا گیا اور اس کی جگہ سندھ پر ہشام بن عمرو التغلبی والی مقرر ہوا۔ اس عزل و نصب کے اسباب اور واقعات ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

منصور نے عمر بن حفص الصفری ہزارمرد کو سندھ کا صوبہ دار مقرر کیا یہ مدینہ میں محمد بن عبداللہ اور بصرہ میں ابراہیم بن عبداللہ کے خروج تک اپنے فرائض بخوبی انجام دیتا رہا۔ محمد بن عبداللہ نے خروج کرنے کے بعد اپنے بیٹے عبداللہ الاشعر کو چند زیدیوں کے ساتھ بصرہ بھیجا اور ہدایت کی کہ وہاں سے نہایت عمدہ تیز رو گھوڑے خرید کر عمرو بن حفص کے پاس سندھ چلے جاؤ اس شخص کے پاس بھیجنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ بھی منصور کے ان سپہ سالاروں میں تھا جنھوں نے محمد کے لئے بیعت کی تھی اور نیز اس لئے کہ یہ آل ابی طالب کی طرف رجحان قلبی رکھتا تھا۔

ابراہیم بن عبداللہ کی جماعت کو عمر بن حفص کی امان

یہ جماعت ابراہیم بن عبداللہ کے پاس بصرہ آئی یہاں انھوں نے بہت سے اعلیٰ درجہ کے گھوڑے خریدے، سندھ میں عمدہ گھوڑوں کی نہایت قدر و قیمت تھی یہ بحری راستے سے سندھ آئے اور عمرو بن حفص کے پاس پہنچے اور بیان کیا کہ نخاس میں ہمارے پاس نہایت عمدہ گھوڑے ہیں، عمرو نے کہا کہ وہ گھوڑے میرے سامنے پیش کئے جائیں انھوں نے وہ گھوڑے اس کے سامنے پیش کئے۔ جب یہ لوگ عمرو کے قریب آگئے تو ان میں سے کسی نے کہا کہ مجھے اپنے پاس آنے دیجئے میں آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اس نے پاس بلا لیا اس شخص نے کہا کہ ہم آپ کے پاس ایسی شے لے کر آئے ہیں جو آپ کے لئے ان گھوڑوں سے بہتر ہے اور جس میں آپ کی دنیا اور دین دونوں کی بھلائی ہے آپ ہمیں ان دو شرطوں پر امان دیجئے ایک یہ کہ یا تو جس غرض سے ہم آپ کے پاس آئے ہیں آپ اسے قبول فرمالیں اور یا اگر قبول نہ کریں تو آپ اس وقت اس معاملہ کو بالکل پوشیدہ رکھیں اور ہمیں کوئی اذیت اس کی وجہ سے نہ دیں ہم پھر خود ہی آپ کے علاقہ سے واپس چلے جائیں گے۔

عمرو بن حفص کی عبداللہ بن محمد کی بیعت

عمرو نے ان کو امان دی انھوں نے کہا کہ ہم گھوڑے لے کر آپ کے پاس نہیں آئے ہیں بلکہ یہ دیکھئے رسول اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلعم کے پوتے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسنؓ آپ کے پاس موجود ہیں۔ ان کے والد نے ان کو آپ کے پاس بھیجا ہے انھوں نے مدینہ میں خروج کر دیا ہے اور اپنی خلافت کی دعوت عام دیدی ہے اُن کے بھائی ابراہیم نے بصرہ میں خروج کر کے اس پر قبضہ کر لیا ہے، عمرو نے اُن کی دعوت پر خوشی خوشی لبیک کہا اور محمد کے لئے ان کی بیعت کر لی۔ عبداللہ بن محمد کے لئے حکم دیا کہ اسے ہمارا مہمان بنایا جائے چنانچہ وہ اسی کے پاس فروکش ہو گیا عمرو نے اپنے اہل خاندان اور خاص سرداروں اور اپنے علاقہ کے سربرآوردہ لوگوں کو محمد کی بیعت کی دعوت دی جسے انھوں نے قبول کر لیا اور بیعت کر لی اب ان سب نے سفید جھنڈے اور نشانات اختیار کئے، سفید قبائیں اور سفید کلاہیں پہننا شروع کیں اور منبر پر پہنچنے کے لئے بھی سفید ہی لباس مہیا کر لیا ایک جمعرات کے دن اس نے اس سفید لباس کا اہتمام کیا۔

عمر بن حفص کا عبداللہ بن محمد کو مشورہ

بدھ کے دن بصرہ سے ایک تباہ کن جنگی جہاز سندھ آیا اس میں عمر بن حفص کی بیوی خلیدہ بنت المعارک کا ملازم پیامبر عمر کے نام ایک خط لے کر آیا جس میں اسے محمد بن عبداللہ کے قتل کی اطلاع دی گئی تھی عمر نے عبداللہ بن محمد سے آکر یہ واقعہ بیان کیا اور اس کے باپ کی ہلاکت پر تعزیت کی اور کہا کہ میں نے آپ کے والد کے لئے بیعت کی تھی مگر اب ان کے ساتھ یہ واقعہ پیش آگیا، عبداللہ نے کہا میرا معاملہ اب شہرت پذیر ہو چکا ہے، میرا پتہ معلوم ہو گیا ہے اب میرے خون کی ذمہ داری تمھاری گردن پر ہے اب تم جیسا مناسب خیال کرو اپنے لئے راستہ اختیار کرو چاہے میری حفاظت کرو یا اس سے دست بردار ہو جاؤ۔ عمر نے کہا ایک بات میرے خیال میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں سندھ کا ایک بڑا زبردست رئیس ہے جس کا ملک وسیع اور جس کی رعایا کثیر ہے یہ باوجود شرک کے رسول اللہ صلعم کی حد درجہ تعظیم و تکریم کرتا ہے اور اپنے عہد کا پکا ہے میں اسے بلا کر تمھارے اور اس کے درمیان رشتۂ مودت قائم کر دیتا ہوں اور تم کو اس کے پاس بھیج دوں گا تم وہیں رہنا اس کے ساتھ قیام کی حالت میں تم پر کسی کی دسترس نہیں ہو سکے گی۔

عبداللہ بن محمد کی جماعت

عبداللہ نے کہا جو آپ مناسب خیال کرتے ہوں اس پر عمل کیجئے عمر نے اپنی تجویز پر عمل کیا عبداللہ اس رئیس کے پاس چلا گیا اس نے اس کی بڑی تعظیم خاطر داری اور تواضع کی اور بہت سلوک کیا، اب زیدی رفتہ رفتہ اس کے پاس پہنچ کر قیام پذیر ہونے لگے اس طرح چار سو اچھے ذی اثر مدبر بہادر اور علما اس کے پاس جمع ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ اس جماعت کی معیت میں سیر و شکار کے لئے شہزادوں کی طرح پورے تزک و احتشام کے ساتھ سواری میں نکلتا تھا۔

عمر بن حفص کے ایک رشتہ دار کا قتل

جب محمد اور ابراہیم دونوں مارے گئے تو عبداللہ الاشتر کی اطلاع منصور کو ہوئی منصور نے اسے بڑی اہمیت دی اسے سخت غصہ آیا اس نے عمر بن حفص کو اپنی اطلاع لکھ بھیجی عمر نے اپنے تمام رشتہ داروں کو جمع کر کے منصور کا خط سنایا اور کہا کہ اگر میں اس واقعہ کا اقرار کرتا ہوں تو وہ فوراً مجھے معزول کر دیں گے اگر ان کے پاس جاؤں قتل کرا دیں گے اگر مقابلہ کروں تو وہ لڑ پڑیں گے، اس کے خاندان کے ایک شخص نے کہا کہ تم اس واقعہ کی تمام ذمہ داری میرے سر ڈال دو اور اسی وقت اس کی اطلاع امیر المومنین کو لکھ بھیجو نیز فوراً تم مجھے گرفتار کر کے بیڑیاں پہنا دو اور قید کر دو، وہ یقینی میری حاضری کا حکم دیں گے تم مجھے بھیج دینا میرا خیال ہے کہ سندھ میں جو قوت و دبدبہ تم کو حاصل ہے نیز بصرہ میں تمہارے خاندان کا جو اعزاز اور اثر ہے اس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے وہ میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے عمر نے کہا تمہارا خیال غلط ہے مجھے تمہارے متعلق اس کے بالکل برعکس معاملہ کا اندیشہ ہے وہ کہنے لگا اگر میں مارا گیا تو میں بخوشی اس کے لئے تیار ہوں کہ میری جان تم پر قربان ہو جائے اگر زندہ رہا تو یہ عطیہ خداوندی سمجھوں گا، عمر نے اس کے قید کرنے کا حکم دیدیا وہ جیل میں ڈال دیا گیا پھر اس نے منصور کو اس کی اطلاع لکھ بھیجی منصور نے اس کی حاضری کا حکم بھیجا جب یہ اس کے سامنے پیش ہوا انھوں نے اسے قتل کرا دیا۔

امارت سندھ پر ہشام بن عمرو کا تقرر

اس کے بعد وہ ایک طویل مدت تک غور کرتے رہے کہ کسے سندھ کا حاکم مقرر کریں کبھی کسی کا نام لیتے اور پھر خاموش ہو جاتے ایک دن سیر کے لئے جا رہے تھے ہشام بن عمرو التغلبی ان کے ہمراہ تھا منصور جب تک اس روز سواری میں رہے اسے غور سے دیکھا کئے، اپنی فرودگاہ واپس آ کر جب کپڑے اتار دیئے تو ربیع نے آ کر ہشام کی باریابی کی اجازت چاہی منصور نے کہا کہ ابھی وہ میرے ساتھ تھا اس کی ایسی کیا ضرورت پیش آئی، ربیع نے کہا اسے ایک نہایت اہم بات آپ سے عرض کرنا ہے، منصور ایک کرسی منگوا کر اس پر بیٹھ گئے اور اب ہشام بن عمرو کو باریاب کیا، اس نے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ جب سواری سے میں اپنے مکان واپس گیا تو میری خلاں بہن بنت عمرو میرے سامنے آئی اس کے حسن و جمال ذہانت و فراست اور تقویٰ کو دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ تو امیر المومنین کے لائق ہے، اب میں اس غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ اسے آپ کے نذر کروں منصور دیر تک سر جھکائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعید سے زمین کھر چتے اور سونگھتے رہے اور پھر کہا کہ اچھا اس وقت تو جاؤ جو فیصلہ ہوگا اس کے متعلق میرا حکم تم کو بعد میں مل جائے گا۔ اس کے جانے کے بعد منصور نے ربیع کو خطاب کر کے کہا اگر بنی تغلب کی ہجو میں جریر نے یہ شعر

لا تطلبن خؤولتہً فی تغلب فالزنج اکرم منھم اخوالا

(بنی تغلب میں کبھی اپنا ننہال مت بتانا کیونکہ ننہالی رشتہ داروں کی حیثیت میں زنگی ان سے کہیں اچھے ہیں) نہ کہا ہوتا تو میں ضرور اس کی بہن سے شادی کر لیتا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر اس سے میری اولاد ہوئی تو اس شعر کی وجہ سے ان کو عار آئے گا اچھا تم خود جاؤ اور اس سے جا کر کہو کہ امیر المومنین کہتے ہیں کہ اس رشتہ مناکحت کے علاوہ اگر تم امیر المومنین سے کچھ اور چاہتے ہو تو بیان کرو امیر المومنین اس کے قبول کرنے میں ذریع نہ کریں گے اگر آئندہ خود مجھے اس رشتہ مناکحت کی ضرورت ہوگی تو میں تمھاری تجویز کو قبول کروں گا۔ خدا تم کو اس کی جزائے خیر دے۔ میں اس بات کے عوض میں تم کو سندھ کا والی مقرر کرتا ہوں۔ تم اس رئیس سے مراسلت کرنا اگر وہ تمھاری اطاعت منظور کر لے اور عبد اللہ بن محمد کو تمھارے حوالے کر دے تو بہتر ہے ورنہ تم اس کے خلاف جنگ کرنا۔

امارت افریقیا پر عمرو بن حفص کا تقرر

دوسری طرف منصور نے عمرو بن حفص کو افریقیا کا والی مقرر کر کے اسے اس کے متعلق حکم بھیج دیا۔ ہشام بن عمرو التغلبی نے سندھ آ کر اپنے عہدے کا جائزہ لے لیا اور عمرو بن حفص بعید المسافت ممالک طے کر کے افریقیا پہنچ گیا۔ سندھ آ کر ہشام کا جی نہ چاہا کہ وہ عبد اللہ کو پکڑ لے مگر دکھاوے کے طور پر وہ اپنے مصاحبین سے کہتا رہا کہ میں اس رئیس سے اس معاملہ میں خط و کتابت کر رہا ہوں اور چاہتا ہوں کہ صلح و آشتی سے کام نکل جائے اسی وجہ سے میں اپنی تحریر میں نرم لہجہ اختیار کرتا ہوں تاکہ جنگ کی نوبت نہ آنے پائے۔ ابو جعفر کو اس کے دیدہ و دانستہ تساہل کی مسلسل اطلاعیں ملیں انھوں نے اپنے خط میں اس معاملہ کے لئے بار بار اسے اصرار سے لکھا کہ اس پر جلد عمل کرو۔

سفیح کی روانگی سندھ

اسی اثناء میں سندھ کے ایک علاقہ میں کسی شخص نے شورش برپا کی ہشام نے اپنے بھائی سفیح کو باغیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا یہ اپنی فوج لے کر اس سمت چلا، جس راستے سے یہ پیش قدمی کر رہا تھا وہ اس رئیس کی سرحد سے بالکل ملحق واقع ہوا تھا۔ سفیح بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اسے ایک غبار بلند ہوتا ہوا نظر آیا اصل میں تو یہ غبار عبد اللہ بن محمد کی سواری کا تھا مگر سفیح کو یہ خیال گذرا کہ یہ اس دشمن کا مقدمۃ الجیش ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے مقابلہ پر یہ جا رہا ہے اس خیال کی بنا پر دریافت حقیقت کے لئے اس نے اپنے طلائع رواں کئے انھوں نے آکر بیان کیا کہ یہ وہ دشمن تو نہیں ہے جس کے مقابلہ کے لئے آپ جا رہے ہیں یہ عبداللہ بن محمد الاشتر العلوی سیر کے لئے دریائے سندھ کے کنارے کنارے جا رہا ہے۔

عبداللہ بن محمد اور اس کی جماعت کا خاتمہ

یہ سنتے ہی سفیخ نے اس کی گرفتاری کے لئے اس سمت جانے کا ارادہ کر لیا اگرچہ اس کے مشیروں نے کہا بھی کہ یہ ابن رسول اللہ صلعم ہیں آپ خود جانتے ہیں کہ آپ کے بھائی نے عمداً ان سے کنارہ کشی کی تاکہ ان کے خون کا وبال اسے اپنے سر نہ لینا پڑے علاوہ بریں وہ آپ کے مقابلہ پر نہیں آئے ہیں بلکہ محض سیر و تفریح کے لئے نکلے ہیں اور آپ خود بھی ان کے مقابلے کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ دوسرے کے لئے آئے ہیں مناسب ہے کہ آپ ان سے اعراض کریں اور اُن کو نہ چھیڑیں مگر سفیخ نے کہا میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا ان کو پکڑ کر ان کی گرفتاری اور قتل کو منصور کی خدمت میں ذریعہ تقرب و رسوخ بنالے، لہٰذا میں خود ہی کیوں اس موقع سے فائدہ نہ اٹھاؤں، عبداللہ کے ہمراہ اس وقت دس آدمی تھے۔ سفیخ ان کی طرف بڑھا اس نے اپنے مشیروں کی مداہنت کی مذمت کی اور عبداللہ پر حملہ کر دیا۔ عبداللہ اور اس کے ساتھیوں نے بہادری سے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا، لڑے اور سب کے سب مارے گئے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ بچا جو اس واقعہ کی جا کر اطلاع دیتا، چونکہ عبداللہ دوسرے مقتولین میں خلط ملط پڑا ہوا تھا اس وجہ سے سفیخ کو اس کا پتہ نہ چلا۔ مگر اس کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس خوف سے کہ اس کا سر کاٹ لیا جائے قتل کے بعد اس کے ساتھیوں نے اسے دریائے سندھ میں ڈال دیا۔

سندھ کے رئیس پر حملہ کرنے کا حکم

ہشام بن عمرو نے اس فتح کی اطلاع کے لئے منصور کی بارگاہ میں ایک عریضہ ارسال کیا اور اس میں یہ ظاہر کیا کہ میں خود ارادتاً اس کے مقابلہ گیا تھا۔ منصور نے اپنے جواب میں اس کی اس کارروائی کو خوب سراہا اور ہدایت کی کہ اب تم اس رئیس کے خلاف جنگ کرو جس نے عبداللہ بن محمد کو پناہ دی تھی، اور یہ اس لئے کہ عبداللہ نے اس رئیس کے ہاں قیام کے زمانے میں چند لونڈیاں رکھی تھیں اُن میں ایک کے ہاں محمد بن عبداللہ جو ابوالحسن محمد العلوی ابن الاشتر کے نام سے مشہور ہے پیدا ہوا تھا سفیخ اس رئیس سے لڑا اس پر فتح یاب ہوا اس نے اس کی ریاست پر قبضہ کر لیا اور اس رئیس کو قتل کر دیا، اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن محمد کی اُم ولد کو مع اُس کے فرزند کے منصور کی خدمت میں بھیج دیا منصور نے اپنے والی مدینہ کو اُس لڑکے کی صحت نسب لکھ بھیجی اور خود اس بچے کو بھی اس کے پاس بھیج دیا اور لکھا کہ تم آل ابی طالب کو جمع کرکے میرا یہ خط جو اس بچے کی صحت نسب کے متعلق ہے سنا دینا اور اسے اس کے اعزا کے سپرد کر دینا۔

مہدی کی بغداد میں آمد اس سال ماہ شوال میں منصور کا بیٹا مہدی خراسان سے ان کے پاس آیا۔ مہدی کی ملاقات اور اس کے کامیاب واپس آنے پر منصور کو مبارک باد دینے کی غرض سے ۔۔۔

www.KitaboSunnat.com

باب ۹

رصافہ اور رافقہ کی تعمیر

اس سال منصور نے اپنے بیٹے مہدی کے لئے مدینۃ السلام کے مشرق میں رصافہ کی تعمیر شروع کی۔ جب مہدی خراسان سے آیا تو منصور نے اُس کو جانب شرقی فروکش کیا اور اس کے لئے رصافہ بنوایا، اس کی ایک فصیل اور خندق بنوائی میدان قائم کیا اور اس میں باغ لگوایا نیز اُس کے لئے پانی جاری کرادیا چنانچہ پانی نہر مہدی سے رصافہ پہنچتا تھا۔

راوندیہ فتنہ کے متعلق ابوجعفر کی قثم بن العباس سے گفتگو اس واقعہ کے متعلق دوسری روایت یہ ہے کہ جب راوندیہ جماعت نے منصور کے حکم کے خلاف شور و شغب برپا کیا اور باب الذہب پر منصور سے اُن کی لڑائی ہوئی تو قثم بن العباس بن عبید اللہ بن العباس جو ان دنوں بہت ضعیف العمر ہو چکا تھا اور جس کی سب لوگ بہت عزت کرتے تھے منصور سے ملنے آیا منصور نے اس سے کہا آپ نے دیکھا کہ یہ سپاہی کس طرح ہم پر شیر بن گئے، مجھے تو یہاں تک اندیشہ ہو گیا تھا کہ اگر ان سب میں اتفاق رائے ہو گیا تو حکومت ہی ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی اس معاملہ میں آپ کا کیا مشورہ ہے؟ اس نے کہا ایک بات میرے ذہن میں آئی ہے مگر وہ ایسی ہے کہ اگر میں آپ کے سامنے اس کا اظہار کردوں تو سارا معاملہ خراب ہو جائے گا اور اگر آپ مجھے میری اپنی تجویز پر عمل کرنے کی اجازت دیں تو میں اسے کر گزروں گا اس طرح آپ کی خلافت پائیدار و مستحکم ہو جائے گی اور فوج پر آپ کا رعب و داب قائم رہے گا، منصور کہنے لگے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ میری خلافت کے عہد میں تم کوئی کام میرے علم کے بغیر کرگزرو یہ ممکن نہیں، قثم نے کہا کیا اپنی حکومت کے بارے میں آپ کو میری نیت پر کچھ شبہ ہے؟ اگر آپ کا ایسا خیال ہے تو آپ مشورہ ہی کیوں لیتے ہیں اور اگر آپ مجھ پر کامل اعتماد رکھتے ہیں تو پھر آپ مجھے میری تجویز کو عمل میں لانے کی اجازت دیں اور اس کے لئے مجھے اختیار کلی دیدیں، منصور نے کہا اچھا جو تم نے سوچا ہے اسے بروئے کار لاؤ۔

قثم بن العباس کی حکمت عملی

اس ملاقات کے بعد قثم اپنے مکان آیا اپنے غلام کو بلا کر کہا کہ کل میرے دربار میں جانے سے پیشتر تم امیر المومنین کے قصر میں جا بیٹھنا جب تم دیکھو کہ میں وہاں آگیا ہوں اور اپنے ذی رتبہ ہمسروں میں پہنچ گیا ہوں تم آکر میرے خچر کی باگ پکڑ کر مجھ سے ٹھہرنے کی درخواست کرنا اور اس کے لئے تم مجھے رسول اللہ صلعم، عباس اور امیر المومنین کے حق کا واسطہ دے کر قسم دینا جب میں رُک جاؤں گا اور تمھاری درخواست کو سُن کر اس کا جواب دے لوں گا اس کے بعد میں تم کو سخت جھڑکی دوں گا اور بُرا بھلا کہوں گا تم ان باتوں سے پریشان نہ ہوجانا اور پھر مجھ سے اپنی درخواست بیان کرنا اس وقت میں تم کو گالیاں دوں گا اس سے بھی تم خائف نہ ہونا اور پھر اپنی بات پر اصرار کرنا اس وقت میں تم کو اپنے کوڑے سے ماروں گا اسے بھی برداشت کرنا اور پھر پوچھنا کہ یمن اور مضر میں کون شریف تر ہے جب میں اس بات کا جواب دیدوں اس وقت تم میرے خچر کی باگ چھوڑ دینا اور پھر تم آزاد ہو۔

یمنی و مضری مناقشت

اس کے غلام نے دوسرے دن صبح یہی کیا کہ وہ امیر المومنین کے قصر میں اُسی جگہ جا بیٹھا، جہاں بیٹھنے کا اس کے آقا نے حکم دیا تھا جب قثم قصر آیا تو اس غلام نے اس کے ساتھ وہی کیا جس کی اسے ہدایت کردی گئی تھی پھر قثم نے پوچھا کیا کہنا چاہتے ہو اس نے کہا بتایئے کہ قبیلہ یمن اور مضر میں کون اشرف ہے؟ قثم نے کہا مضر وہ قبیلہ ہے جس میں رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے اسی میں کلام اللہ نازل ہوا اسی میں بیت اللہ واقع ہے اور ہمارے خلیفہ بھی بنی مضر سے ہیں، یہ جواب سن کر یمنی سرداروں نے بہت پیچ و تاب کھایا کہ اس نے ہمارے شرف کی کوئی بات بھی بیان نہیں کی بلکہ ایک یمنی سردار نے کہدیا کہ یہ بات غلط ہے کہ یمن میں کوئی خوبی یا شرف موجود ہی نہیں ہے پھر اس نے اپنے غلام سے کہا کہ تم اس بڈھے کے خچر کی باگ پکڑ کر اس کو سختی سے جھٹکا دے کر روکو اور جب تک کہ وہ اس معاملہ میں تمھارا اطمینان بخش جواب نہ دے اسے آگے نہ بڑھنے دو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوج میں افتراق

غلام نے اپنے آقا کے حکم کی بجا آوری میں اس زور سے اس کے خچر کو رد کا کہ قریب تھا کہ وہ پچھلے پیروں بیٹھ جائے یہ گستاخی دیکھ کر مضری سردار سخت برہم ہوئے اور کہنے لگے غضب ہے کہ ہمارے شیخ کی ایسی توہین کی جائے ان میں سے ایک سردار نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ تو اس غلام کا (جس نے قثم کو روکا تھا) جاکر ہاتھ کاٹ دے، اس اس غلام نے جاکر یمنی کے غلام کا ہاتھ کاٹ دیا، اب کیا تھا اس واقعہ سے دونوں فریق ایک دوسرے سے متنفر ہو گئے، قثم نے اپنے خچر کی باگ موڑی اور ابو جعفر کے پاس چلا آیا، فوج میں افتراق پیدا ہو گیا کئی فرقے بن گئے، مضر کا ایک فرقہ، یمن کا ایک خراسانیوں کا ایک اور بنی ربیعہ کا ایک فرقہ ہو گیا تھا۔

قثم بن العباس کا رصافہ تعمیر کرنے کا مشورہ

قثم نے ابو جعفر سے جاکر کہا کہ لیجئے میں نے آپ کی فوج میں پھوٹ ڈال دی ہے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں، اس طرح اب ہر فرقہ آپ کے خلاف کارروائی کرنے سے اس لئے ڈرتا رہے گا کہ آپ دوسری جماعت کی مدد سے اسے کچل دیں گے، اب صرف ایک بات اور باقی ہے۔ منصور نے پوچھا وہ کیا، اس نے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو دریا کی دوسری سمت ایک قصر میں فروکش کر دیجئے اسے اور اس کے ساتھ اپنی فوج کا ایک حصہ اس قصر میں منتقل کر دیجئے اس طرح آپ کے پاس دو علیحدہ شہر ہو جائیں گے تاکہ اگر اس کنارے کے باشندے کبھی آپ کے خلاف سر اٹھائیں تو آپ دوسرے کنارے کے باشندوں سے ان کا مقابلہ کر سکیں اور اگر اس کے برعکس ہو تو اس کنارے والوں سے ان کا مقابلہ کریں، اگر کبھی بنی مضر آپ کے خلاف ہو جائیں تو آپ یمن، خراسانی اور ربیعہ کے ساتھ ان کا مقابلہ کریں اور جب یمن مخالف ہوں تو اپنے مطیع بنی مضر وغیرہ کی مدد سے آپ ان کا مقابلہ کریں۔

رصافہ تعمیر کرنے کی وجہ

منصور نے اس رائے کو قبول کر لیا، اس پر عمل کرنے سے اس کی حکومت مستحکم و استوار ہو گئی اصل میں یہ وجہ ہوئی جس کے لئے منصور نے وجلہ کے شرقی ساحل اور رصافہ میں عمارتیں بنائیں اور فوجی سرداروں کو علیحدہ علیحدہ بسایا۔ منصور نے صالح صاحب المصلی کو جانب شرقی کی حد بندی تقسیم شوارع اور تعمیر کا متولی مقرر کیا جس طرح کہ ابو العباس الطوسی کو انھوں نے مغربی سمت کا مہتمم تعمیرات مقرر کیا تھا، باب الجسر، سوق یحییٰ، مسجد خضیر، رصافہ اور دجلہ کے کنارے، طریق کی سڑک پر اس کی قابل تعمیر زمینیں موجود ہیں یہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زین ہے جو محلوں اور احاطوں سے اینٹیں بیچ رہی تھی اور اسے اس نے اپنے لئے مانگ لیا تھا صالح خراسان کا باشندہ تھا۔

محمد المہدی و عیسیٰ ابن موسیٰ کی تجدید بیعت

اس سال منصور نے اپنے، اپنے بعد اپنے بیٹے محمد المہدی اور اس کے بعد عیسیٰ بن موسیٰ کے لئے اپنے تمام خاندان سے بیعت کی تجدید کرائی۔ ایک جمعہ کو انھوں نے اس غرض سے دربار منعقد کیا تمام اہل خاندان کو دربار میں اذن دیا بیعت کے بعد ہر شخص منصور اور مہدی کے ہاتھ کو بھی بوسہ دیتا مگر عیسیٰ بن موسیٰ کے ہاتھ کو صرف چھو لیتا اور بوسہ نہیں دیتا۔

سلم کی بحرین پر فوج کشی

اس سال عبدالوہاب بن ابراہیم بن محمد کی قیادت میں موسم گرما کی مہم نے جہاد کیا اس سال عقبہ بن سلم بصرہ پر اپنے بیٹے نافع بن عقبہ کو اپنا نائب مقرر کر کے بحرین آیا یہاں اس نے سلیمان بن حکیم العبدی کو قتل کر کے اہل بحرین کو لونڈی غلام بنا لیا۔ ان میں سے بعض کو بصری غلاموں اور کچھ جنگی قیدیوں کو اس نے ابو جعفر کے پاس بھیج دیا ابو جعفر نے ان میں سے بعض کو قتل کرا دیا اور بقیہ مہدی کو بخش دیئے مہدی نے ان پر احسان کر کے ان کو آزاد کر دیا اور ہر ایک مرد کو دو پارچے دیئے اس کے بعد عقبہ بن سلم بصرہ کی ولایت سے علیحدہ ہو گیا۔

سلم کے خلاف تحقیقات

اسد بن المرزبان کی جاریہ امریک بیان کرتی ہے کہ اس قتل عام کے بعد منصور نے تحقیق حال کے لئے اسد بن المرزبان کو سلم بن عقبہ کے پاس بحرین بھیجا کہ اس کے اعمال و احکام کی جانچ پڑتال کرے، سلم نے خوشامد درآمد سے اسے اپنا ہمدرد بنا لیا اسد نے اس سے کوئی جواب طلب نہیں کیا بلکہ اس کے اعمال کی پردہ پوشی کی، منصور کو اس کی اطلاع ہوئی نیز انھیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اسد نے اس معاملہ میں رشوت لی ہے انھوں نے ابو سوید الخراسانی کو جو اسد کا گہرا دوست اور رشتے کا بھائی تھا اسد کے پاس بھیجا جب یہ ڈاک کے ذریعہ آتا ہوا دکھائی دیا تو اسد بہت خوش ہوا اگرچہ یہ عقبہ کے پڑاؤ کی ایک سمت فروکش تھا مگر وہ عرصہ تک اس کی ملاقات ہی کے لئے نہیں گیا اور کہنے لگا کہ کیا ہے وہ میرا دوست ہے خود ابو سوید اس کے پاس پہنچا۔

اسد بن المرزبان کا انجام

اسد مستعدی سے اس کے استقبال کے لئے اٹھنے لگا مگر ابو سوید نے کہا آپ بیٹھے رہئے۔ اسد بیٹھ گیا ابو سوید نے اس سے پوچھا جو حکم میں دوں گا تم اسے بلا حجت مان لوگے۔ اس نے کہا جی ہاں، ابو سوید نے کہا ہاتھ پھیلاؤ اس نے ہاتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیلا دیا ابو سوید نے ایک ہی وار میں اسے قطع کر دیا، پھر اس نے پاؤں آگے کیا، پھر دوسرا ہاتھ اور پھر دوسرا پاؤں اسی طرح جب اس نے باری باری سے چاروں ہاتھ پاؤں قطع کر دیئے تو اب کہا کہ گردن آگے کرو اس نے گردن بڑھا دی ابو سوید نے گردن اڑا دی۔ افریک کہتی ہے کہ میں نے اس کا سر لے کر اپنی گود میں رکھ لیا ابو سوید نے وہ مجھ سے چھین کر منصور کے پاس بھیج دیا اسد کے مرنے کے بعد اپنے مرنے تک افریک نے گوشت نہیں کھایا۔

واقدی کہتا ہے کہ اس سال ابو جعفر نے معن بن زائدہ کو سجستان کا والی مقرر کیا۔

امیر حج محمد بن ابراہیم

اس سال محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں حج ہوا، محمد بن ابراہیم مکہ اور طائف کا عامل تھا۔ حسن بن زید مدینہ کا والی تھا۔ محمد بن سلیمان بن علی کوفہ کا والی تھا۔ جابر بن توبہ الکلابی بصرہ کا والی تھا۔ سوار بن عبداللہ بصرہ کے قاضی تھے۔ یزید بن حاتم مصر کا والی تھا۔

سنہ ۱۵۲ھ کے واقعات

حمید بن قحطبہ کی کابل پر فوج کشی

اس سال خارجیوں نے نیشاپور، سجستان میں معن بن زائدہ کو قتل کر دیا۔ اس سال حمید بن قحطبہ نے جسے منصور نے سنہ ۱۵۲ھ میں خراسان کا والی مقرر کیا تھا۔ کابل پر جہاد کیا۔ عبدالوہاب بن ابراہیم کی قیادت میں موسم گرما کی مہم جہاد کے لئے روانہ ہوئی مگر یہ فوج درہ سے آگے نہ بڑھی۔ یہ بھی بیان کیا گیا کہ اس سال موسم گرما کی مہم محمد بن ابراہیم کی قیادت میں جہاد کے لئے گئی تھی۔

منصور نے جابر بن توبہ کو بصرہ کی ولایت سے برطرف کر کے اس کی جگہ یزید بن منصور کو مقرر کیا۔

ہاشم بن الاشتا فنج کی سرکشی و قتل

اس سال ابو جعفر نے ہاشم بن الاشتا فنج کو جس نے افریقیہ میں سرکشی و نافرمانی کی تھی قتل کیا یہ اور خالد المروذی کا بیٹا گرفتار کر کے منصور کی خدمت میں لائے گئے۔ منصور نے قادسیہ میں مکہ جاتے ہوئے ابن الاشتا فنج کو قتل کر دیا۔

امیر حج ابو جعفر منصور

اس سال منصور کی امارت میں حج ہوا۔ یہ ماہ رمضان میں حج کے ارادے سے مدینۃ السلام سے روانہ ہوئے مگر ان کی روانگی کی اطلاع محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان حاکم کوفہ اور عیسیٰ بن موسیٰ وغیرہ دوسرے عمائد کوفہ کو اس وقت تک نہ ہو سکی جب تک کہ منصور خود کوفہ کے قریب نہ آ گئے۔

عمال اس سال یزید بن حاتم مصر کی ولایت سے برطرف کر دیا گیا اور محمد بن سعید مصر کا والی مقرر کیا گیا، بصرہ کے علاوہ اور تمام ممالک کے صوبہ دار وہی تھے جو سنہ گذشتہ میں تھے البتہ بصرہ کا والی یزید بن منصور تھا، نیز مصر کا والی بھی اس سال یزید بن حاتم کے بجائے محمد بن سعید تھا۔

سنہ ۱۵۳ھ کے واقعات

ابو جعفر منصور کی بصرہ میں آمد منصور حج سے فارغ ہو کر مکے سے بصرہ واپس آئے، یہاں انھوں نے قوم کرک سے جنگ کرنے کے لئے بحری بیڑہ تیار کر کے ان کے مقابل بھیجا، کرک نے جدہ پر غارت گری کی تھی، جب منصور اس سال بصرہ آئے انھوں نے کرک سے لڑنے کے لئے ایک فوج تیار کی، اس مرتبہ جو ان کے بصرہ آنے کا آخری موقع تھا وہ بڑے پل پر فروکش ہوئے تھے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آخری مرتبہ وہ ۱۵۵ھ میں بصرہ آئے تھے سب سے پہلے وہ ۱۴۵ھ میں بصرہ آئے تھے وہاں انھوں نے چالیس دن قیام کیا ایک قصر تعمیر کیا اور پھر مدینۃ السلام واپس آ گئے۔

ابو ایوب المورپانی پر عتاب ابو ایوب المورپانی پر منصور کا غضب نازل ہوا انھوں نے اسے اس کے بھائی اور بھتیجوں سعید، مسعود، مخلد اور محمد کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور باز پرس کی ان کے مکانات منہدم بنے ہوئے تھے اس کے غضب کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ابان بن صدقہ ابو ایوب کے کاتب نے منصور سے اس کی شکایت کر دی تھی۔

عمر بن حفص کا قتل عمر بن حفص بن عثمان بن ابی صفرہ افریقیا میں ابو حاتم الاباضی، ابو عاد اور ان کے تابع سربروں کے ہاتھ جن کی تعداد تین لاکھ پچاس ہزار بیان کی جاتی ہے جن میں تریپن ہزار صرف سوار تھے قتل ہوا، اس باغی جماعت کے ساتھ ابو قرۃ الصفری بھی چالیس ہزار کے جمعیت کے ساتھ شریک کارزار تھا اس معرکے سے پہلے چالیس دن تک اسے خلیفہ کہہ کر سلام کیا جاتا رہا۔

منصور کا مولیٰ عباد، ہرثمہ بن اعین اور یوسف بن علوان خراسان سے پابہ زنجیر بارگاہ خلافت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لائے گئے ان پر عیسیٰ بن موسیٰ کی جانب داری کا اتہام تھا۔

لمبی ٹوپیاں پہننے کا حکم

منصور نے لوگوں کو بہت ہی طول طویل ٹوپیاں پہننے کا حکم دیا یہاں کیا گیا ہے کہ ان کا طول نمایاں کرنے کے لئے لوگ ٹوپیوں کے اندر سرکنڈے رکھ لیتے تھے، اس پر ابو دلامہ نے یہ شعر کہے

وکنا نرجی من امام زیادۃ فزادا الامام المصطفی فی القلانس

تراھا علی ھام الرجال کانما دنان یھودٍ حلّلت با البرانس

(ترجمہ) ہم امام سے اضافہ کے متوقع تھے سو ہمارے برگزیدہ امام نے ٹوپیوں میں زیادتی کردی اب وہ ٹوپیاں اس قدر طویل ہو گئی ہیں کہ لوگوں کے سروں پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کے شراب کے مٹکے ہیں جن کے اوپر برنس منڈھا ہے۔

معیوف بن یحییٰ کا رومی قلعہ پر حملہ

عبید بن بنت ابی لیلیٰ قاضی کوفہ کا انتقال ہوا ان کی جگہ شریک بن عبداللہ النخعی کوفہ کے قاضی مقرر کئے گئے معیوف بن یحییٰ الحجوری کی قیادت میں موسم گرما کی مہم جہاد کے لئے گئی اس سردار نے ایک رومی قلعہ پر اہل قلعہ کی بے خبری میں جب کہ وہ سوتے پڑے تھے شب خون مارا اور جتنے جنگجو اس میں تھے ان سب کو قید کر لیا یہاں سے وہ لاذقیہ محترقہ آیا اسے بھی اس نے فتح کیا اور یہاں سے اسے بالغ مردوں کے علاوہ چھ ہزار لونڈی غلام ملے۔

منصور نے بکار بن مسلم العقیلی کو آرمینیا کا والی مقرر کیا۔

امیر حج محمد بن ابی جعفر المہدی وعمال

محمد بن ابی جعفر المہدی کی امارت میں حج ہوا۔ محمد بن ابراہیم مکہ اور طائف کا عامل تھا، حسن بن زید بن حسن مدینہ کا والی۔ محمد بن سلیمان کوفہ کا، یزید بن منصور بصرہ کا والی تھا، سوار قاضی بصرہ تھے محمد بن سعید مصر کا والی تھا۔ واقدی کے بیان کے مطابق یزید بن منصور اس سال ابو جعفر کی جانب سے یمن کا والی تھا۔

سنہ ۱۵۴ھ کے واقعات

خوارج کے خلاف فوج کی روانگی

منصور شام ہوتے ہوئے بیت المقدس آئے انھوں نے یزید بن حاتم کو پچاس ہزار فوج کے ساتھ ان خارجیوں کی سرکوبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے روانہ کیا جنھوں نے افریقیا میں اُدھم مچا رکھا تھا اور وہ ان کے عامل عمر بن حفص کو قتل کر چکے تھے، یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس فوج پر انھوں نے چھ کروڑ تیس لاکھ درہم خرچ کئے۔

شہر رافقہ تعمیر کرنے کا ارادہ

اس سال منصور نے شہر رافقہ بنانے کا ارادہ کیا، اہل رقہ نے اس کی مزاحمت کی بلکہ لڑنے کے لئے تیار ہوئے، کہتے تھے کہ اس جدید شہر کے بس جانے سے ہمارے بازار دکانیں خالی ہو جائیں گی، ذریعہ معاش جاتا رہے گا ہمیں اپنے موجودہ گھروں میں رہنا دشوار ہو گا، ان کی ضد کی وجہ سے منصور بھی ان سے لڑنے کے لئے آمادہ ہو گئے انھوں نے ایک راہب کو جو وہاں کی خانقاہ میں رہتا تھا بلایا اور پوچھا کیا تم کو اپنے آثار میں کوئی ایسی خبر ملی ہے کہ یہاں کوئی شخص شہر آباد کرے گا اس نے کہا جی ہاں مجھے روایتاً یہ خبر ملی ہے کہ مقلاص نام ایک شخص یہاں شہر آباد کرے گا منصور نے کہا تو ٹھیک ہے بخدا میں مقلاص ہوں۔

محمد بن عمر نے بیان کیا ہے کہ اس سال مسجد حرام میں بجلی گری جس سے پانچ آدمی ہلاک ہو گئے

ابو ایوب اور اس کے خاندان کا انجام

ابو ایوب الموریانی اور اس کا بھائی خالد ہلاک ہو گئے منصور نے ابو العباس الطوسی کے حاجب موسیٰ بن دینار کو ابو ایوب کے بھتیجوں کے ہاتھ پاؤں قطع کر کے ان کو قتل کر دینے کا حکم دیا اور مہدی کے نام اس کے متعلق باضابطہ حکم لکھ بھیجا، موسیٰ نے اس حکم کی حسب فرمان بجا آوری کر دی۔

امیر حج محمد بن ابراہیم و عمال

منصور نے اس سال عبد الملک بن طبیان النمیری کو بصرے کا والی بنایا، زفر بن عاصم الہلالی کی قیادت میں موسم گرما کی مہم جہاد کے لئے گئی۔ زفر بڑھتا ہوا فرات تک جا پہنچا۔ اس سال محمد بن ابراہیم کی امارت میں جو ابو جعفر کی طرف سے مکہ و طائف کا عامل تھا حج ہوا۔ حسن بن زید مدینہ کا، محمد بن سلیمان کوفہ کا اور عبد الملک بن ایوب بن طبیان بصرے کا والی تھا، سوار بن عبد اللہ بصرے کے قاضی تھے ہشام بن عمرو سندھ کا والی تھا۔ یزید بن حاتم افریقیا کا اور محمد بن سعید مصر کا والی تھا۔

۱۵۵ھ کے واقعات

یزید بن حاتم نے افریقیا فتح کر لیا۔ اس نے ابو عاد، ابو حاتم اور ان کے تابعین کو قتل کر کے تمام بلاد مغرب میں پھر امن و امان قائم کر دیا وہ قیروان آ گیا۔

رافقہ کی تعمیر

منصور نے اپنے بیٹے مہدی کو رافقہ کی تعمیر کے لئے رقہ بھیجا۔ مہدی نے اس شہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بالکل بغداد کی ترکیب و ترتیب پر آباد کیا۔ جتنے دروازے، محلے، چوک اور سڑکیں بغداد میں تھیں اتنی ہی یہاں قائم کیں۔ فصیل اور خندق بھی بنائی اس کام کو ختم کر کے وہ اپنے شہر (رصافہ) واپس آ گیا۔

کوفہ و بصرہ میں خندق و فصیل بنانے کا حکم

محمد بن عمر کے بیان کے مطابق اس سال منصور نے کوفہ اور بصرہ میں خندق بنائی فصیل قائم کی اور ان کی لاگت باشندوں کی مال گزاری سے وصول کی۔

اس سال انھوں نے عبدالملک بن ایوب بن ظبیان کو بصرے کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کے بجائے ہشیم بن معاویہ العنکی کو والی مقرر کیا سعید بن دعلج کو اس کا مددگار مقرر کر کے اس کے ساتھ کیا اور اسے حکم دیا کہ شہر کے گرد ایک مکمل فصیل اور خندق اہل شہر کے خرچ سے بناتے، ہشیم نے اس حکم کی بجاآوری کی۔

اہل کوفہ سے ٹیکس کی وصولی

جب منصور نے کوفہ کی فصیل بنانے اور خندق کے کھودنے کا حکم دیا تو اس کام کے لئے انھوں نے ہر باشندے پر پانچ درہم عائد کئے اس قلیل رقم کے واجب الادا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح پہلے تمام باشندگان شہر کی اصلی تعداد معلوم ہو جائے چنانچہ جب پوری آبادی کا شمار ہو گیا تو انھوں نے فی کس چالیس درہم وصول کرنے کا حکم دیا۔ یہ رقم وصول کر لی گئی اور اسی کو فصیل اور خندق کی تعمیر میں صرف کیا گیا اس رقم کی تحصیل پر اہل کوفہ کے ایک شاعر نے یہ شعر کہے:

یا لقومی ما لقینا　　من امیر المومنینا

قسم الخمسۃ فینا　　وجبانا الاربعینا

امیر المومنین نے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا کہ پہلے تو ہم پر پانچ پانچ درہم عائد کئے اور پھر چالیس چالیس وصول کئے۔

قیصر روم کی ابوجعفر سے صلح کی درخواست

قیصر روم نے جزیہ ادا کرنے کی شرط کو منظور کر کے منصور سے صلح کی درخواست کی یزید بن اسید السلمی کی قیادت میں موسم گرما کی مہم جہاد کے لئے گئی۔ اس سال منصور نے اپنے بھائی عباس بن محمد کو جزیرہ کی ولایت سے برطرف کر دیا اس پر ایک کثیر رقم جرمانہ کی، اس پر سخت عتاب کیا اور قید کر دیا۔

عباس بن محمد پر عتاب و اسیری

اس واقعہ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یزید بن اسید کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصور نے عباس بن محمد کو جزیرہ کا والی مقرر کیا پھر کسی وجہ سے اس سے ناراض ہو گئے وہ خفگی بدستور چلی آ رہی تھی کہ منصور علی بن عبداللہ بن عباس کے بیٹوں میں سے اپنے کسی چچا پر جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اسمٰعیل بن علی ہے یا کوئی دوسرا ناراض ہوئے اس موقع پر ان کے تمام اعزا اور اقربا جن میں ان کے تمام چچا اور ان کی عورتیں بھی شامل تھیں اس کی سفارش کے لئے منصور کے پیچھے پڑ گئے ہر وقت کہتے کہتے انھیں اتنا تنگ کر دیا کہ انھوں نے اسے معاف کر دیا اور وہ اس سے خوش ہو گئے۔

عباس بن محمد کو معافی

اس موقع پر عیسیٰ بن موسیٰ نے منصور سے کہا دیکھئے باوجودیکہ آپ کا احسان و اکرام سب کے لئے برابر فیض رساں ہے مگر پھر بھی علی بن عبداللہ کی اولاد ہم سے حسد کرنے لگی ہے آپ کو اسمٰعیل بن علی پر خفا ہوئے کچھ ہی دن گزرے تھے کہ انھوں نے اس کی سفارش کر کر کے آپ کو تنگ کر دیا عباس بن محمد پر آپ اتنی مدت دراز سے ناراض ہیں مگر اس کے بارے میں میں نے ان میں سے کسی کو آپ سے کچھ کہتے نہ دیکھا نہ سنا یہ سن کر منصور نے عباس کو بلا بھیجا اور اس کی خطا معاف کر دی۔

یزید بن اسید کی معزولی و اہانت

جب عباس نے یزید بن اسید کو جزیرے کی ولایت سے علیحدہ کیا تھا تو اس عزل میں اس نے یزید کی توہین کی تھی یزید نے ابو جعفر سے اس کی شکایت کی انھوں نے اس سے کہا کہ تم میرے احسان اور اس کی توہین کا موازنہ کر لو تو تم کو شکایت کی کوئی وجہ باقی نہ رہے گی، اس کے جواب میں یزید نے کہا امیرالمومنین خطا معاف ہو اگر آپ کا احسان آپ کی کسی بدی کے کفارے میں ہے تو اب ہم آپ کی جو اطاعت و فرماں برداری کرتے ہیں یہ گویا ہماری طرف سے آپ پر احسان مزید ہے۔

محمد بن سلیمان والی کوفہ

اس سال منصور نے موسیٰ بن کعب کو جزیرہ کا والی عام مقرر کیا جس کے ماتحت تمام ملکی اور جنگی شعبے تھے، بعض راویوں کے بیان کے مطابق اس سال منصور نے محمد بن سلیمان بن علی کو کوفہ کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کی جگہ مسیب بن زہیر کے بھائی عمرو بن زہیر کو مقرر کیا، مگر عمرو بن شبہ کہتا ہے کہ منصور نے محمد بن سلیمان کو کوفہ کی ولایت سے ۱۵۳ھ میں علیحدہ کر دیا تھا مگر مسیب بن زہیر کے بھائی عمرو بن زہیر الضبی کو انھوں نے اس ۱۵۵ھ میں کوفہ کا والی مقرر کیا، اسی نے کوفہ میں خندق بنائی۔

ابن ابی العوجا کی گرفتاری

بیان کیا گیا ہے کہ اس کے عہد ولایت میں عبدالکریم ابن ابی العوجا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معن بن زائدہ کا ماموں اس کے پاس پیش کیا گیا اس نے اسے قید کر دیا اس کے سفارش کرنے والوں کی ایک بڑی جماعت مدینۃ السلام آئی انھوں نے ابو جعفر پر اس قدر اثر ڈالا کہ آخر کار انھوں نے محمد کو لکھ بھیجا کہ میرے حکم ثانی تک تم اس کے ساتھ کوئی بُرا سلوک نہ کرنا۔ ابن ابی العوجا نے ابو الجہاء سے جس نے اپنی ساری عمر ابو جعفر محمد اور ان کے بعد ان کے بیٹوں کے پاس بسر کی کہا کہ اگر امیر مجھے تین دن کی مہلت دیدیں تو میں ان کو ایک لاکھ درہم دوں گا اور تم کو اس قدر دوں گا ابو الجہاء نے اس بات کا ذکر محمد سے کیا اس نے کہا اچھا ہوا کہ تم نے مجھے اس کو یاد دلا دیا میں اسے بھول گیا تھا جب میں جمعہ کی نماز سے واپس آؤں تب تم مجھے یہ بات یاد دلا دینا۔

ابن ابی العوجا کا قتل چنانچہ جب محمد جمعہ سے فارغ ہو کر پلٹا ابو الجہاء نے ابن ابی العوجا کا تذکرہ کیا محمد نے فوراً اسے بلایا اور اس کے قتل کا حکم دیدیا جب اسے یقین آگیا کہ اب تو میں مارا ہی جاؤں گا کہنے لگا کہ اگر تم مجھے قتل کرتے ہو تو تم جانو میں نے چار ہزار حدیثیں وضع کر دی ہیں جس میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتایا ہے، جس دن روزہ رکھنا چاہیے اس روز میں نے کھانے کی اجازت دی ہے اور جس دن افطار کرنا چاہیے اس روز روزہ رکھوایا ہے، محمد نے اس کی ایک نہ سُنی اور قتل کرا دیا۔

ابو جعفر منصور کا ابن ابی العوجا کے متعلق فرمان اُس کے قتل کرا دینے کے بعد اب منصور کا خط محمد کے نام آیا جس میں اُسے حکم دیا گیا تھا کہ وہ ابن ابی العوجا کے بارے میں کوئی کارروائی نہ کرے اور اگر وہ اس ہدایت کی خلاف ورزی کرے گا تو اسے اس کا خمیازہ اٹھانا پڑے گا۔ خط پڑھ کر محمد نے ابو جعفر کے پیامبر سے کہا یہ اس کا سر ہے اور یہ اس کا بدن کفنا سہ میں مصلوب حالت میں موجود ہے اب میں کیا کر سکتا ہوں جو بات تم کو معلوم ہو چکی ہے یہی امیر المومنین سے جا کر بیان کر دو۔

محمد بن سلیمان کی معزولی کا فرمان جب پیامبر نے اس کا پیام ابو جعفر کو پہنچا دیا وہ محمد پر سخت برہم ہوئے اسی وقت اس کی معزولی کا فرمان لکھ دیا اور کہنے لگے بخدا میرا ارادہ ہے کہ اس پاداش میں میں اسے قید کر دوں، پھر عیسیٰ بن موسیٰ کو اپنے پاس بلا کر شکایت کی کہ میں نے محض تمھارے مشورے کی بنا پر اس ناتجربہ کار کم عمر جاہل کو اتنا بڑا منصب دیدیا تھا اسی کا خمیازہ مجھے بھگتنا پڑا ہے اسے کچھ معلوم نہیں کہ اس کے اس فعل کا اثر کیا ہوگا وہ ایک شخص کو بغیر میری رائے لئے ہوئے قتل کر دیتا ہے اور میرے حکم کا انتظار تک نہیں کرتا۔ میں نے اس کی برطرفی کا فرمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھ دیا ہے اور خدا کی قسم دیکھو میں اسے اس کی کیسی سخت سزا دیتا ہوں کہ وہ بھی یاد رکھے۔

محمد بن سلیمان کی بحالی

عیسیٰ بن موسیٰ اس خشم آگیں کلام کو خاموشی سے سنتا رہا جب ان کا غصہ ذرا کم ہوا اس نے عرض کیا کہ جناب والا محمد نے اس شخص کو زندقہ کے الزام میں قتل کیا ہے اگر نتائج سے اس کا قتل ٹھیک ثابت ہوا تو اس کا فائدہ آپ کو ہوگا۔ اور اگر یہ فعل غلط ثابت ہوا تو اس کا خمیازہ محمد کو بھگتنا پڑے گا، امیر المومنین اگر محض اس فعل کی پاداش میں آپ اسے معزول کرتے ہیں تو یہ بڑی غلطی ہے اس سے اس کی نیک نامی اور شہرت زبان زد خاص و عام ہوگی۔ اور آپ بدنام ہو جائیں گے، یہ سُن کر منصور نے اس کی برطرفی کا فرمان چاک کرا دیا اور محمد کو بدستور اپنی خدمت پر بحال رکھا۔

مساور بن سوار الجرمی

بعض ارباب سیر بیان کرتے ہیں کہ مساور بن سوار الجرمی کوتوال نے منصور سے محمد کی ایک خاص اخلاقی لغزش کی شکایت کر دی اور اس کی وجہ سے انھوں نے محمد کو کوفہ کی ولایت سے علیحدہ کر دیا۔ یہ مساور بڑا ذی اثر و نفوذ تھا جس سے سب ڈرتے تھے اسی کے بارے میں حماد نے یہ شعر کہا ہے

لحسبك من عجيب الدهر اني ... اخاف واتقي سلطان جرم

(ترجمہ) زمانے کے عجائب میں سے یہ بات ہے کہ میں مساور کے اقتدار و اثر سے ڈرتا ہوں۔

حسن بن زید کی معزولی

نیز اسی سال منصور نے حسن بن زید کو مدینہ کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کی جگہ عبد الصمد بن علی کو مقرر کر دیا۔ خلیج بن سلیمان کو بھی اس کا مشرف مقرر کر کے اس کے ہمراہ مدینہ میں متعین کر دیا۔

عمال

اس سال محمد بن ابراہیم بن محمد مکہ اور طائف کا والی تھا، عمرو بن زہیر کوفہ کا، ہشیم بن معاویہ بصرہ کا، یزید بن حاتم افریقیا کا اور محمد بن سعید مصر کا والی تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۰

خالد بن برمک

۱۵۶ھ کے واقعات

عمرو بن شداد کا قتل

اس سال ابراہیم بن عبداللہ کا عامل فارس عمرو بن شداد ابو جعفر کے عامل بصرہ ہشیم بن معاویہ کے ہاتھ آگیا اُسے بصرے میں قتل کر کے سولی پر لٹکا دیا گیا، اس واقعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

عمرو بن شداد نے اپنے ایک خادم کو مارا اس نے عامل بصرہ ابن دعلج یا ہشیم بن معاویہ سے آکر اس کا پتہ بتا دیا عامل بصرہ نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا اور مربد میں اس مقام پر جہاں اب اسحٰق بن سلیمان کا مکان واقع ہے سولی پر لٹکا دیا۔ یہ عمرو بن شداد بنی جمح کا مولیٰ تھا۔

عمرو بن شداد کے قتل کی دوسری روایت

بعض راویوں نے اس واقعہ کے متعلق یہ بات بیان کی ہے کہ ہشیم بن معاویہ نے اُسے پکڑ لیا اب وہ اُسے لے کر مدینۃ السلام کے ارادے سے روانہ ہوا اثنائے راہ میں یہ اپنے ایک قصر میں جو نہر معقل پر واقع تھا آکر فروکش ہوا وہاں اس کے پاس ڈاک کا ہرکارہ آیا جو ابو جعفر کی طرف سے ہشیم بن معاویہ کے نام خط لئے جا رہا تھا اور اس خط میں ہشیم کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ عمرو بن شداد کو اُس کے حوالے کر دے ہشیم نے عمرو کو اُس کے حوالے کر دیا یہ اُسے بصرہ لے آیا اور چوک کی سمت میں ایک مقام پر لا کر خلوت میں اس سے کچھ باتیں دریافت کرنے لگا مگر اس نے کوئی کام کی بات ظاہر نہیں کی سرکاری ہرکارے نے اس کے دونوں ہاتھ پاؤں قطع کرا کے گردن ماردی اور پھر سر مربد میں اس کے لاشہ کو سولی پر لٹکا دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشیم بن معاویہ کی معزولی اس سال منصور نے ہشیم بن معاویہ کو بصرہ اور اُس کے توابع کی ولایت سے علیحدہ کر دیا اور سوار بن عبداللہ القاضی کو بصرہ کا صدر الصدور مقرر کر دیا اس طرح قضاء اور صدارت دونوں ان کے تفویض کر دی گئیں، نیز منصور نے سعید بن دعلج کو بصرہ کا کوتوال اور عامل مقرر کیا۔

ہشیم بن معاویہ کا انتقال اس سال ہشیم بن معاویہ نے دفعتہً مدینۃ السلام میں بصرہ کی ولایت سے معزول ہونے کے بعد انتقال کیا، انتقال کے وقت وہ اپنی ایک جاریہ سے مجامعت کر رہا تھا۔ منصور نے اُس کی نماز جنازہ پڑھی، یہ بنی ہاشم کی ہڑواڑ میں دفن کیا گیا۔

امیر حج عباس بن محمد و عمال زفر بن عاصم الہلالی کی قیادت میں موسم گرما کی مہم نے جہاد کیا، عباس بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا، اس سال مکہ کا عامل محمد بن ابرہیم تھا مگر وہ خود تو مدینۃ السلام میں مقیم تھا اور اس کا بیٹا ابراہیم بن محمد مکہ میں اس کا نائب تھا مکہ کے ساتھ طائف بھی اس کے تحت تھا، عمرو بن زہیر کوفہ کا والی تھا، بصرے کا کوتوال، ناظم کوتوالی اور بصرے کی عرب نو آبادی کے صدقات کا محصل سعید بن دعلج تھا۔ سوار بن عبداللہ القاضی بصرے کے صدالصدور اور قاضی تھے۔

عمارہ بن حمزہ اضلاع، دجلہ، اہواز اور فارس کا والی تھا۔ ہشام بن عمرو کرمان اور سندھ کا والی تھا، یزید بن حاتم افریقیا کا اور محمد بن سعید مصر کا والی تھا۔

۱۵۷ھ کے واقعات

قصر خلد کی تعمیر منصور نے دجلہ کے کنارے اپنا قصر خلد بنایا انھوں نے اس کی تعمیر کی نگرانی اپنے مولیٰ ربیع اور ابان بن عمدقہ کے سپرد کی۔

اس سال یحییٰ ابوزکریا المحتسب قتل کر دیا گیا اس کے قتل کی وجہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ نیز اس سال منصور نے تمام بازار مدینۃ السلام سے باب الکرخ میں منتقل کر دیئے۔ اس تبدیلی کی وجہ بھی ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

امارت بحرین پر سعید بن دعلج کا تقرر منصور نے جعفر بن سلیمان کو بحرین کا والی مقرر کیا ابھی اس نے اپنے منصب کا جائزہ بھی نہیں لیا تھا کہ منصور نے سعید بن دعلج کو اس کی جگہ مقرر کر دیا۔ سعید نے اپنے بیٹے تمیم کو بحرین بھیج دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر منصور کا فوج کا معائنہ

اس سال منصور نے اپنی تمام فوج کا پوری طرح مسلح حالت میں معائنہ کیا رسالہ بھی معائنہ میں شریک تھا، معائنہ کے لئے انھوں نے دریائے دجلہ کے کنارے مقام قطربل کے درے ایک بیٹھک بنائی تھی۔ نیز اس روز کے لئے انھوں نے اپنے تمام اعزا، اقربا۔ مصاحبین اور دوستوں کو باقاعدہ پورا فوجی لباس پہننے اور اسلحہ لگا کر آنے کا حکم دیا تھا اور خود بھی انھوں نے زرہ پہنی، کلاہ کے اوپر ایک سیاہ مصری خود پہنا جس سے گردن ڈھکی ہوئی تھی۔

عامر بن اسمٰعیل و سوار بن عبداللہ کا انتقال

عامر بن اسمٰعیل المسلی نے مدینۃ السلام میں انتقال کیا، منصور نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور یہ بنی ہاشم کی ٹھڑاڑ میں سپرد خاک کیا گیا۔ سوار بن عبداللہ نے انتقال کیا ابن وعلچ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی، منصور نے ان کی جگہ عبیداللہ بن الحسن بن الحصین العنبری کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا۔ اس سال منصور نے باب الشعیر کے پاس دجلہ پر ایک پل بنوایا۔ ربیع حاجب کے حکم سے حمید بن قاسم الصیرفی کی نگرانی میں اس کی تعمیر پایۂ تکمیل کو پہنچی، محمد بن سعید الکاتب مصر کی ولایت سے علیحدہ کر دیا گیا اس کی جگہ ابو جعفر المنصور کا مولیٰ مطر مصر کا والی مقرر ہوا، معید بن الخلیل سندھ کا والی مقرر کیا گیا اور ہشام بن عمرو سندھ کی ولایت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ معبد ان دنوں خراسان میں تھا۔ یہیں اسے فرمان تقرر موصول ہوا، یزید بن اسید السلمی کی قیادت میں موسم گرما کی مہم نے جہاد کیا اس نے بطال کے مولیٰ سنان کو بعض قلعوں پر یورش کے لئے بھیجا سنان نے وہاں مال غنیمت اور لونڈی غلام حاصل کئے۔

محمد بن عمر کہتا ہے کہ اس سال موسم گرما کی مہم نے زفر بن عاصم کی قیادت میں جہاد کیا تھا۔

امیر حج ابراہیم بن یحییٰ و عمال

ابراہیم بن یحییٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں حج ہوا۔ محمد بن عمر کہتا ہے کہ یہ ابراہیم مدینہ کا والی تھا مگر اس کے علاوہ دوسرے ارباب سیر و تاریخ کہتے ہیں کہ اس سال مدینہ کا والی عبدالصمد بن علی تھا مکہ اور طائف کا والی محمد بن ابراہیم تھا، فارس اور اہواز پر عمارہ بن حمزہ تھا۔ کرمان اور سندھ کا والی معبد بن الخلیل اور مصر کا والی منصور کا مولیٰ مطر تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۸ھ کے واقعات

خالد بن برمک پر عتاب

اس سال منصور نے اپنے بیٹے مہدی کو رقہ روانہ کیا اور ہدایت کی کہ تم موصل کی ولایت سے موسیٰ بن کعب کو برطرف کر کے اس کے بجائے یحییٰ بن خالد بن برمک کو موصل کا والی مقرر کر دینا، اس تقرر کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ منصور نے خالد بن برمک پر تیس لاکھ درہم جرمانہ کیا ادائیگی کے لئے تین دن کی مہلت دی عدم ادائیگی کی صورت میں قتل کی دھمکی دی۔ خالد نے اپنے بیٹے یحییٰ سے کہا کہ مجھ پر جو جرمانہ کیا گیا ہے اس کی ادائیگی میری طاقت سے باہر ہے اس سے مقصد صرف یہ ہے کہ چونکہ اتنی بڑی رقم میں اس مدت میں ادا نہ کر سکوں گا اس بہانے سے میری جان لے لی جائے، اب تم اپنے حرم اور اہل و عیال کے پاس جاؤ اور جو سلوک میرے بعد تم ان کے ساتھ کرو گے وہ ابھی کر دو، پھر اس کے بعد خالد نے یحییٰ سے کہا مگر میری یہ حالت تمہارے لئے باعث یاس نہ ہونا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ تم میرے عزیز دوستوں سے اس معاملہ میں جا کر ملو۔ عمارہ بن حمزہ۔ صالح (صاحب المصلی) اور مبارک الترکی سے ضرور جا کر ملو اور ان سے ہماری حالت بیان کرو۔

یحییٰ بن خالد کی عمارہ بن حمزہ سے امداد طلبی

یحییٰ کہتا ہے کہ باپ کی ہدایت کے مطابق میں ان لوگوں سے ملا ان میں سے بعض تو بہت ترش روئی کے ساتھ مجھ سے پیش آئے مگر انھوں نے خفیہ طور پر مجھے روپیہ بھیج دیا بعض ایسے بھی تھے کہ انھوں نے مجھ سے ملنا تک گوارا نہیں کیا مگر میرے پیچھے ہی روپیہ بھیج دیا۔ میں عمارہ بن حمزہ سے ملنے آیا وہ اپنے مکان کے صحن میں بیٹھا ہوا دیوار کی طرف دیکھتا رہا، میری طرف اس نے رخ بھی نہیں کیا جب میں نے سلام کیا تو اس نے معمولی طور پر سلام کا جواب دیدیا اور پوچھا کہ تمہارے باپ کیسے ہیں، میں نے کہا خیریت سے ہیں آپ کو سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ میں آپ سے کہدوں کہ ان پر اس قدر روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔ آپ مہربانی فرما کر ایک لاکھ درہم قرض دیدیجئے میری اس بات کا اس نے مطلقاً کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کی اس سرد مہری کو دیکھ کر زمین میرے پاؤں کے نیچے سے نکل گئی۔ میں نے دوبارہ اپنے آنے کی غرض بیان کی اس نے کہا اگر کچھ ہو سکا تو میں تم کو بھیج دوں گا۔

عمارہ بن حمزہ کی اعانت

جب میں اس کے پاس سے پلٹا تو اپنے دل میں کہنے لگا کہ اس نخوت و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکبر کے ہوتے ہوئے اس رویہ پر اللہ کی لعنت ہو جو تو بھیجے۔ میں نے گھر آکر اپنے باپ کو سارا واقعہ سنایا اور یہ بھی کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو عمارہ بن حمزہ پر ضرورت سے زیادہ اعتماد ہے خالد نے کہا بے شک مجھے اسی قدر اعتماد ہے اتنے میں عمارہ بن حمزہ کا آدمی لاکھ درہم لئے ہوئے آپہنچا، ہم نے دو دن میں ستائیس لاکھ جمع کرلئے۔ اب صرف تین لاکھ باقی رہے کہ اگر ان کی بھرتی ہو جائے تو ہمارا مقصد پورا ہو اور اگر وہ نہ ہو سکے تو ہماری یہ ساری جدوجہد رائیگاں جاتے۔

ایک منجم کی پیشین گوئی

میں بغداد کے پل سے بہت ہی رنجیدہ اور غمگین شکل بنائے اسی تردد و فکر میں منہمک گذر رہا تھا کہ ایک فال بتانے والے نے لپک کر مجھ سے کہا مبارک ہو تمہارا کام بن جائے گا، میں اس کی طرف دھیان کئے بغیر آگے بڑھ گیا، مگر وہ فوراً میرے پاس آیا، میرے گھوڑے کی لگام پکڑ کر کہنے لگا کہ بخدا معلوم ہوتا ہے کہ تم سخت رنجیدہ اور غمگین ہو مگر یہ تمہاری پریشانی اور فکر انشاء اللہ ضرور دور ہو جائے گی اور تم کامل مقام سے پوری شان و شوکت اور پرچم و علم کے ساتھ جلوس میں گزرو گے، اب میں اس کی بات سے متعجب ہو کر اس کی طرف مڑا، اس نے کہا اگر میری بات پوری ہو تو آپ مجھے پانچ ہزار درہم دیں میں نے کہا منظور ہے۔ چونکہ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ اس بات کا پورا ہونا دشوار ہے، اس وجہ سے اگر وہ پچاس ہزار کہتا تو میں اسے بھی مان لیتا، میں اپنے راستے چلا گیا۔

ابو جعفر منصور کو موصل میں شورش کی اطلاع

اسی دن منصور کو اطلاع ملی کہ موصل میں گڑبڑ مچ گئی ہے اور کردوں نے شورش برپا کی ہے، منصور نے پوچھا کون شخص اس کے بندوبست کے لئے موزوں ہوگا، مسیب بن زہیر نے جو خالد بن برمک کا مخلص دوست تھا، عرض کیا کہ اس معاملہ کے متعلق میری ایک رائے ہے اگرچہ میں جانتا ہوں کہ آپ اسے خلوص پر مبنی نہ سمجھیں گے بلکہ رد کردیں گے مگر چونکہ اس میں آپ کا فائدہ ہے اس وجہ سے میں اس کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا، منصور کہنے لگے کہ ضرور بیان کرو میں اسے کسی بدنیتی پر محمول نہیں کروں گا۔

مسیب بن زہیر کی خالد بن برمک کی سفارش

اس نے کہا امیر المومنین اس کام کے لئے خالد ایسا آدمی ہونا چاہیئے، منصور نے کہا کیا کہتے ہو کیا تم سمجھتے ہو کہ جو سلوک ہم نے اس کے ساتھ کیا ہے اس کے باوجود وہ ہماری اطاعت و فرماں برداری میں پورا اترے گا؟ اس نے کہا بے شک میں اس بات کا یقین کامل رکھتا ہوں، آپ نے تو محض اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیار پر اسے جانچا ہے مگر میں اس کا ضامن ہوں کہ وہ کبھی آپ کے خلاف کوئی بات نہیں کرے گا انھوں نے کہا اچھا تمھارے کہنے پر میں اسے اس منصب پر فائز کرتا ہوں کل صبح اسے میرے پاس لاؤ خالد پیش کیا گیا۔

www.KitaboSunnat.com

امارت موصل پر خالد بن برمک کا تقرر

منصور نے بقیہ تین لاکھ معاف کر دیئے اور اسے موصل کا والی مقرر کر دیا۔ میں آج پھر اس فال دیکھنے والے کے پاس سے گزرا مجھے دیکھتے ہی کہنے لگا کہ میں کل صبح سے اسی جگہ بیٹھا ہوا آپ کا انتظار کر رہا ہوں میں نے کہا تم میرے ساتھ چلو وہ میرے ساتھ ہو گیا میں نے پانچ ہزار درہم اسے دیدیئے۔ میرے والد نے مجھ سے کہا کہ چونکہ عمارہ پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں اور اسے غیر متوقع واقعات پیش آتے رہتے ہیں تم جا کر اسے میرا سلام کہنا کہ اللہ نے امیر المومنین کی رائے کو ہمارے حق میں بدل دیا ہے انھوں نے بقیہ رقم معاف کر دی ہے اور مجھے موصل کا والی مقرر کر دیا ہے۔ نیز انھوں نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں آپ کا قرض ادا کر دوں۔ میں عمارہ کے پاس آیا اس وقت بھی وہ میرے ساتھ اسی سرد مہری سے پیش آیا جس طرح کہ پہلی مرتبہ آیا تھا میں نے سلام کیا اس نے سلام کا جواب بھی نہیں دیا صرف اتنا پوچھا کہ تمھارے باپ کیسے ہیں۔ میں نے کہا خیریت سے ہیں انھوں نے یہ پیام آپ کو دیا ہے اب وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کیا تم نے مجھے اپنے باپ کا صراف ساہوکار سمجھا ہے کہ جب چاہا روپیہ لے لیا اور جب چاہا ادا کر دیا میرے پاس سے چلے جاؤ۔ میں نے اپنے باپ سے آ کر سارا واقعہ سنایا کہنے لگے "یہ عمارہ ہے اس کی بات رد نہیں کی جا سکتی۔ منصور کی وفات تک خالد موصل کا اور میں آذربائیجان کا والی رہا۔

احمد بن محمد بن سوار الموصلی کہتا ہے سزا میں سختی یا جبر و استبداد کے بغیر جو رعب و داب اور ہیبت ہم سب پر خالد کی تھی وہ کسی دوسرے امیر کی کبھی نہ ہوئی اس کی ہیبت ہمارے دلوں میں جاگزیں تھی۔

موسیٰ بن کعب کی معزولی و اسیری

احمد بن معاویہ بن بکر الباہلی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ ابو جعفر اپنے عامل جزیرہ اور موصل موسیٰ بن کعب سے ناراض ہو گئے انھوں نے رافقہ کی تعمیر کے لئے مہدی کو رقعہ روانہ کیا مگر ظاہر یہ کیا کہ وہ بیت المقدس جا رہا ہے اور اسے ہدایت کی کہ تم موصل ہوتے ہوئے جانا، جب مہدی موصل آیا تو اس نے موسیٰ بن کعب کو پکڑ کر قید کر دیا اور اس کی جگہ خالد بن برمک کو موصل اور جزیرے کا والی بنا دیا۔ خالد کو موصل پر چھوڑ کر خود مہدی آگے بڑھا خالد کے دو بھائی حسن اور سلیمان مہدی کے ہمراہ ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امارت آذربائیجان پر یحییٰ بن خالد کا تقرر

اس سے قبل منصور نے یحییٰ کو حاضر دربار ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ میں ایک نہایت اہم کام تم سے لینا چاہتا ہوں اور ایک اہم سرحدی مقام کی حکومت کے لئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے تم سفر کی تیاری کرلو مگر تاوقتیکہ میں خود تم کو نہ بلاؤں تم کسی سے اس بات کا ذکر نہ کرنا یحییٰ نے اپنے باپ سے بھی یہ بات پوشیدہ رکھی دوسرے درباریوں کے ساتھ یہ بھی آستانۂ خلافت پر سلام کے لئے حاضر ہوا ربیع نے اندر سے نکل کر یحییٰ کو آواز دی یحییٰ کھڑا ہوا، ربیع اس کا ہاتھ پکڑ کر منصور کی خدمت میں لے گیا، وہاں سے جب برآمد ہوا تو اس کی یہ شان تھی کہ آذربائیجان کی ولایت کا علم اس کے آگے آگے تھا تمام درباری جمع تھے اس کا باپ بھی موجود تھا اس نے سب لوگوں کو اپنے جلوس میں چلنے کی دعوت دی چنانچہ لوگ اس کے ساتھ ہو گئے اور انھوں نے اسے اور اس کے باپ خالد کو ان سرفرازیوں پر مبارک باد دی اس طرح ان دونوں کا تقرر ساتھ ساتھ ہوا۔

احمد بن معاویہ کہتا ہے کہ منصور یحییٰ کو بہت چاہتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ باپ اپنی اولاد کے لئے باعث شرف ہوتے ہیں مگر یہ اپنے باپ کے لئے باعث فخر ہے۔

مسیب بن زہیر کی گرفتاری و رہائی

اس سال منصور نے اپنے قصر خلد نام میں اقامت اختیار کی، اس سال وہ مسیب بن زہیر سے ناراض ہو گئے اسے کوتوالی کی خدمت سے برطرف کر دیا اور پکڑ کر قید کر دیا اس ناراضی کی وجہ یہ ہوئی کہ اس نے ابان بن بشیر الکاتب کو اتنے درے لگوائے کہ وہ اسی صدمہ سے مر گیا اس پر الزام یہ تھا کہ جب مسیب بن زہیر کا بھائی عمرو بن زہیر کوفہ کا والی اور افسر مال گزاری تھا تو اس کی شرکت میں اس نے کوئی بے جا بات کی تھی، منصور نے اس کی جگہ حکم بن یوسف بھالے بردار کو کوتوال مقرر کیا کچھ دنوں کے بعد مہدی نے اپنے باپ سے مسیب کی سفارش کی وہ پھر اس سے خوش ہو گئے، اسے چند روز قید ہی میں رہنا پڑا انھوں نے پھر اسے ناظم کوتوالی مقرر کر دیا۔

ابو جعفر منصور کا جرجرایا میں قیام

اس سال منصور نے نصر بن حرب الیثمی کو سرحد فارس کا والی مقرر کیا، اس سال منصور مقام جرجرایا میں اپنے گھوڑے سے گر پڑے، دونوں ابروؤں کے درمیان سخت چوٹ آئی اس کا واقعہ یوں پیش آیا کہ جب انھوں نے مہدی کو رقہ روانہ کیا تو اس کی مشایعت کے لئے کچھ دور خود چلے، موضع حبسما فاتک آکر خولایا کی سمت پلٹ گئے یہاں سے ہر دو ایات کا راستہ اختیار کیا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے چلتے چلتے ہر دو ایات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایک راج بہے جو نہر دیالی کی سمت بہتا ہے پہنچے اور اس کے بند پر اٹھارہ دن مقیم رہے وہ مقام ان کی سربرآئی سے عاجز ہو گیا یہ جرجرایا آئے وہاں سے عیسیٰ بن علی کی ایک جائداد دیکھنے کے لئے جو وہاں واقع تھی نکلے اسی روز وہ اپنے گھوڑے دیزج سے گر پڑے اس کی وجہ سے ان کے منہ پر چوٹ آئی۔

ہندوستانی قیدیوں کی جرجرایا میں آمد

اسی مقام جرجرایا کے قیام کے زمانے میں ہندوستان سے براہ عمان کچھ قیدی ان کے سامنے پیش کئے گئے جن کو تسنیم بن الحواری نے اپنے بیٹے محمد کے ہمراہ بارگاہ خلافت میں بھیجا تھا پہلے تو منصورہ کا ارادہ ان کو قتل کر دینے کا ہوا مگر جب ان سے سوالات کئے گئے تو انھوں نے ایسے جواب دیئے جس سے ان کے معاملہ میں شبہ پیدا ہو گیا اور اسی بنا پر انھوں نے ان کے قتل سے ہاتھ روک لیا البتہ ان کو اپنے فوجی سرداروں اور لوازموں میں تقسیم کر دیا۔

قصر ابیض کی مرمت کا حکم

اس سال مہدی رقہ سے رمضان کے مہینہ میں مدینۃ السلام واپس آگیا۔ اس سال منصور نے کسریٰ کے قصر ابیض کی مرمت کا حکم دیا اور اعلان کر دیا کہ جس شخص کے پاس ایرانی بادشاہوں کی بنائی ہوئی عمارتوں کی اینٹیں ہوں چونکہ وہ تمام مسلمانوں کی مشترکہ ملکیت ہیں اس وجہ سے وہ سب ضبط کر لی جائیں مگر نہ اس حکم پر عمل ہو سکا اور نہ اس قصر کی مرمت ہوئی۔

اس سال میسوف بن یحییٰ موسم گرما کی مہم لے کر درہ حدث سے دشمن کے علاقہ میں در آیا دشمنوں سے اس کا مقابلہ ہوا۔ جنگ ہوئی مگر بغیر کسی نتیجہ کے دونوں فریق علیحدہ ہو گئے۔

ابن جریج عباد بن کثیر اور ثوری کی گرفتاری

اس سال محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی امیر مکہ نے منصور کے حکم سے ابن جریج عباد بن کثیر اور ثوری کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور پھر بغیر ابو جعفر کی اجازت کے ان کو رہا کر دیا اس وجہ سے ابو جعفر اس سے ناراض ہوئے۔ محمد بن ابراہیم کا مولیٰ محمد بن عمران اپنے باپ کی روایت نقل کرتا ہے کہ منصور نے محمد بن ابراہیم امیر مکہ کو حکم بھیجا کہ تم آل علی بن ابی طالب کے فلاں شخص کو جو مکہ میں مقیم ہے قید کر دو نیز ابن جریج، عباد بن کثیر اور ثوری کو قید کر دو۔ محمد بن ابراہیم نے ان سب کو قید کر دیا اس کے پاس کئی افسانہ گو تھے جو رات میں اس سے قصے کہانیاں بیان کرتے تھے جب اس کا وقت مقررہ آیا وہ مجلس میں بیٹھ گیا مگر اس کی نظریں زمین پر گڑ گئیں اس نے ایک حرف اس افسانہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی زبان سے نہیں نکالا۔

محمد بن ابراہیم کی پریشانی جب مجلس برخاست ہوئی اور سب لوگ چلے گئے تو میں نے اس کے پاس جا کر اس سے کہا کہ جس تردد و فکر میں آپ مبتلا ہیں میں اسے تاڑ گیا ہوں فرمایئے کیا عندیہ ہے، اس نے کہا میں نے اپنے ایک عزیز قریب کو پکڑ کر قید کر دیا ہے اسی طرح دوسرے نہایت زبردست افراد ملک کو قید کر دیا ہے، اب امیر المومنین کے آرہے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے ممکن ہے کہ وہ ان سب کو قتل کرا دیں ان کا تو اس سے کچھ نہیں بگڑے گا بلکہ ان کا رعب و داب اور بڑھ جائے گا مگر میری آخرت برباد ہو جائے گی۔

علوی قیدیوں کی رہائی میں نے کہا تو پھر آپ کیا کرنا چاہتے ہیں کہنے لگا میں امیر المومنین کے مقابلہ میں اللہ کی خوشنودی کو اختیار کرتا ہوں اور ان سب کو رہا کر دیتا ہوں تم میرے اونٹوں میں سے ایک عمدہ سواری کی اونٹنی لو اور یہ پچاس دینار بھی ساتھ لے جاؤ یہ لے کر اس علوی کے پاس جاؤ میرا سلام کہو اور کہو کہ آپ کا برادر عم آپ سے درخواست کرتا ہے کہ آپ اپنے خون کی ذمہ داری سے اسے بچائیں اس اونٹنی پر سوار ہو کر جہاں چاہیں چلے جائیں، نیز یہ پچاس دینار زادراہ کے طور پر قبول ہوں جب اس علوی نے مجھے اپنے پاس آتا دیکھا تو میری جانب سے اسے خوف پیدا ہوا کہ شاید میں اس کے قتل کے ارادے سے آتا ہوں اس نے میرے شر سے اللہ کی پناہ مانگنی شروع کی میں نے محمد بن ابراہیم کا پیام اس سے بیان کیا اس نے کہا وہ میرے معاملہ میں بری ہیں ان پر کوئی ذمہ داری نہیں اور مجھے نہ اس سواری کی ضرورت ہے اور نہ اس زادراہ کی، میں نے کہا مگر ان کے دل کی خوشی یہ ہے کہ آپ اسے قبول کریں، اس نے محمد کی درخواست مان لی، اب میں ابن جریج سفیان بن سعید اور عباد بن کثیر کے پاس آیا اور محمد کا پیام ان لوگوں کو پہنچا دیا انھوں نے کہا کہ وہ بری الذمہ ہے، میں نے کہا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب تک منصور یہاں مقیم رہیں آپ لوگوں میں سے کوئی باہر نہ نکلے۔

محمد بن ابراہیم سے ابو جعفر منصور کی خفگی منصور کے قریب آگئے محمد بن ابراہیم نے بہت سا خشک و تر میوہ اور مٹھائیاں دے کر مجھے ان کی خدمت میں بھیجا ان کو معلوم ہوا کہ محمد بن ابراہیم کا وکیل تحائف لے کر آیا ہے انھوں نے ہمارے اونٹوں کو چھوا یا اور اپنی فرودگاہ میں نہیں آنے دیا، جب وہ بڑھیوں آگے تو خود محمد بن ابراہیم استقبال کے لئے یہاں آیا ان کو اس کے آنے کی خبر ہوئی انھوں نے اس کی سواری کے جانوروں کے منہ پر ضرب لگوائی محمد سامنے سے ہٹ گیا اور ایک سمت کو ہو کر ساتھ ساتھ چلتا رہا، ابو جعفر کو اصل راستے سے بائیں جانب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناگہ رکیج تارا گیا اس وقت محمد بن ابراہیم اپنے طبیب کو ساتھ لئے ان کے سامنے کھڑا ہوا تھا وہ سوار ہو کر چلے اس وقت ان کے اونٹ پر ان کی دوسری طرف ربیع بیٹھا ہوا تھا محمد نے اپنے طبیب کو حکم دیا کہ تم ذرا جا کر دیکھو یہ طبیب اس مقام پر آیا جہاں ابوجعفر اترے تھے اس نے ان کا براز دیکھا پھر محمد سے آ کر کہا کہ میں نے ایسے شخص کا براز دیکھا ہے جو زیادہ عرصہ اب جینے والا نہیں ہے چنانچہ یہی ہوا کہ مکے میں داخل ہوتے ہی ان کا انتقال ہو گیا ان کے مرنے سے محمد بن ابراہیم ان کی باز پرس سے بچ گیا۔

ابوجعفر منصور کی فریضہ حج کے لئے روانگی

اس سال ماہ شوال میں ابوجعفر مدینۃ السلام سے مکہ کے ارادے سے روانہ ہوئے اثنائے سفر میں قصر عبدویہ کے قریب فروکش ہوئے یہاں ایک رات جب کہ ماہ شوال کے ختم ہونے میں ابھی تین راتیں باقی تھیں کہ سپیدۂ سحری کے نمودار ہونے کے بعد ایک بڑا [illegible] ٹوٹ کر گرا جس کی روشنی کا اثر طلوع آفتاب تک نمایاں رہا، ابوجعفر وہاں سے روانہ ہو کر کوفہ آئے اور رصافہ میں ٹھہرے اور یہاں سے وہ حج اور عمرے کی نیت کر کے جب کہ ماہ ذی قعدہ کے چند روز گزرے تھے روانہ ہوئے انھوں نے اپنے ساتھ قربانی کے جانور بھی ان کے بال کٹوا کر اور ان کے گلوں میں کلاوہ ڈال کر لئے کوفہ سے چند منزل پہنچ کر ان کے پیٹ میں وہ درد اٹھا جس کے صدمہ سے وہ جاں بحق ہو گئے۔

ابوجعفر منصور کی علالت

اس درد کے سبب میں ارباب سیر و تاریخ کا اختلاف ہے علی بن محمد بن سلیمان النوفلی اپنے باپ کی روایت نقل کرتا ہے کہ ایک زمانے سے منصور کو ضعف معدہ کی شکایت تھی وہ طبیبوں سے اس کی شکایت کرتے تھے اور ان سے جوارشیں بنانے کے لئے خواہش کرتے مگر طبیب اس بات سے گھبراتے تھے اور ان کو غذا میں کمی کرنے کا مشورہ دیتے اور کہتے کہ تمام جوارشیں فوری اثر تو کر دیتی ہیں کہ کھانا ہضم ہو جائے مگر ان سے موجودہ مرض سے زیادہ سخت بیماری پیدا ہو جائے گی اور اس وقت لینے کے دینے پڑ جائیں گے اسی زمانے میں ہندوستان سے ایک بید ان کی خدمت میں حاضر ہوا منصور نے اس سے بھی اپنے مرض کی شکایت کر کے کسی دوا کی تجویز کی خواہش کی اس نے ان کے لئے کئی سفوف اور جوارشیں تیار کیں، اور جن کے اجزاء عناصر گرم تھے، منصور نے ان کو کھانا شروع کیا اور ان کا کھانا ہضم ہونے لگا، اس بنا پر انھوں نے اس بید کی تعریف کی۔

عراقی طبیب کی رائے

عراق کے مشہور طبیب کثیر نے مجھ سے یہ بات کہہ دی تھی کہ منصور معدے کی بیماری سے مریں گے میں نے پوچھا آپ کو یہ کیسے علم ہوا اس نے کہا یہ جوارشیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاتے ہیں وہ کھائے تو ہضم کر دیتی ہیں مگر اس سے معدے کے خاروں میں روزانہ ایک نئی چیز پیدا ہو رہی ہے نیز ان کی آنتوں میں چربی پیدا ہو رہی ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ معدے ہی کے مرض سے ہلاک ہوں گے اس بات کو زیادہ واضح کرنے کے لئے میں ایک مثال بیان کرتا ہوں، فرض کرو کہ تم پانی کے مٹکے کو ایک چبوترے پر رکھو اور اس کے نیچے ایک کچی اینٹ رکھ دو اس گھڑے سے پانی رستا ہو تو اب بتاؤ کہ امتداد زمانہ سے کیا وہ رستا ہوا پانی اس اینٹ میں شگاف پیدا نہ کر دے گا اور کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہر قطرہ جو رس رہا ہے وہ اپنا نشان بناتا جاتا ہے یہی ہوا کہ ابو جعفر معدے ہی کے مرض سے جاں بحق ہوئے اور اس طبیب کا کہنا پورا ہوا۔

ابو جعفر منصور کی وفات

ایک دوسرے راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ موسم گرما کی سخت گرم دوپہروں میں سفر کرنے کی وجہ سے ان کو لو لگ گئی تھی اور اس وجہ سے یہ درد پیدا ہو گیا تھا، باوجود کبر سنی کے وہ بہت محرور المزاج واقع ہوئے تھے صفراء احمر کا غلبہ تھا اسی لئے ان کے معدے کے فعل کو بگاڑ دیا تھا، بہت روز تک یہی کیفیت رہی، جب وہ ابن عامر کے باغ میں فروکش ہوئے تو مرض نے بہت شدت اختیار کر لی یہ وہاں سے بھی کوچ کر گئے مکے پہنچنے میں دیر لگ گئی۔ ایک دن ابن المرتفع کے کنویں پر منزل کی وہاں سے چل کر بیر میمون آئے وہ بروقت پوچھتے تھے کہ ہم کب حرم میں داخل ہوں گے، جتنی وصیتیں کرنا تھیں وہ ربیع کو کر دیں۔ اور اسی مقام پر ۶ ذی الحجہ سنیچر کی رات صبح تڑکے یا آفتاب کے طلوع ہونے کے وقت داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ وفات کے وقت سوائے خادموں اور ان کے مولیٰ ربیع کے اور کوئی شخص ان کے پاس نہ تھا، ربیع نے ان کی موت کو چھپایا عورتوں اور لونڈی باندیوں کو رونے اور نوحہ کرنے سے منع کر دیا۔

محمد المہدی کی بیعت

اب صبح ہو گئی حسب قاعدہ ان کے تمام اہل خاندان بارگاہ خلافت میں حاضر ہوئے اور اپنی اپنی مخصوص جگہوں پر بیٹھ گئے سب سے پہلے عیسیٰ بن علی کو اندر آنے کے لئے بلایا گیا اس کی تھوڑی دیر کے بعد عیسیٰ بن موسیٰ کو اندر بلایا گیا چونکہ اس دن سے پہلے ہمیشہ دربار کا یہ دستور تھا کہ عیسیٰ بن موسیٰ کو عیسیٰ بن علی سے پہلے بار ہوتا تھا اس وجہ سے آج اس تقدیم و تاخیر سے عیسیٰ بن موسیٰ کے دل میں خطرہ پیدا ہوا کہ ضرور کوئی غیر معمولی بات ہے، اس کے بعد خاندان کے دوسرے اکابر و اعیان کو اندر بلایا گیا پھر اہل خاندان کے عام افراد کو اجازت ملی، ربیع نے موسیٰ ابن المہدی کے ہاتھ پر اول امیر المومنین مہدی کے لئے اور اس کے بعد عیسیٰ بن موسیٰ کے لئے سب سے خلافت کی بیعت لی، جب بنی ہاشم بیعت کر چکے تو اب اس نے دوسرے سرداران فوج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سپہ سالاران عساکر کو بیعت کے لئے بلایا عیسیٰ بن ماہان کے علاوہ اور ایک شخص نے بھی اس بیعت سے انحراف نہیں کیا البتہ اس نے عیسیٰ بن موسیٰ کا نام سنتے ہی اس کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ محمد بن سلیمان نے ایک طمانچہ اس کے رسید کیا اور کہا کہ یہ کون کافر بچہ ہے اور اس سے چمٹ گیا وہ تو اس کی گردن مار دینا چاہتا تھا یہ رنگ دیکھ کر عیسیٰ بن ماہان نے بیعت کر لی اس کے بعد دوسرے تمام لوگوں نے بیعت کی مسیب بن زہیر پہلا شخص ہے جس نے بیعت کرتے وقت یہ استثناء کی کہ میں عیسیٰ بن موسیٰ کے لئے بیعت کرتا ہوں اگر ایسا ہوا" اس پر منصور کے تمام خاندان والے اس کے سر ہو گئے اب موسیٰ بن مہدی دربار عام کے لئے برآمد ہوا اور یہاں تمام بقیہ سرداران فوج اور دوسرے عمائد نے اس کی بیعت کی، عباس بن محمد اور محمد بن سلیمان مکہ روانہ ہوئے تاکہ جو لوگ وہاں ہوں ان سے مہدی کے لئے بیعت لیں اُن دنوں عباس اپنے خاندان کا مقرر تھا اس نے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان تمام لوگوں سے مہدی کے لئے بیعت لے لی۔ مہدی کے خاندان کے کچھ لوگ نواح مکہ اور فوج میں اُس کی بیعت لینے کے لئے پھیل گئے اور سب لوگوں نے مہدی کی بیعت کر لی۔

ابو جعفر منصور کی تدفین

اب منصور کی تجہیز و تکفین کی تیاری شروع ہوئی، اس کام کے لئے ان کے گھر والوں میں سے عباس بن محمد، ربیع، ربیان، چند خدمت گار اور دوسرے غلام مقرر ہوئے نماز عصر کے وقت ان کا جنازہ تیار ہوا، ان کا چہرہ اور تمام بدن سر کے بالوں کی ابتدا تک کفن کی پٹیوں سے ڈھانک دیا گیا تھا احرام کی وجہ سے سر کو کھلا چھوڑ دیا گیا تھا، اب ان کے تمام گھر والے اعزا اور خاص موالی ان کا جنازہ لے کر چلے، واقدی کے بیان کے مطابق عیسیٰ بن موسیٰ نے خور کی گھاٹی میں ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

ابراہیم بن یحییٰ کی امامت

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابراہیم بن یحییٰ بن محمد بن علی نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ خود منصور نے اس کی وصیت کی تھی کہ ابراہیم ان کی نماز جنازہ پڑھیں کیونکہ یہ بھی مدینۃ السلام میں ان کے بجائے نماز میں امام ہوتا تھا۔

علی بن محمد النوفلی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ ابراہیم بن یحییٰ نے ان کے فرودگاہ کے خیموں میں قبل اس کے کہ ان کو اٹھایا جائے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ربیع نے کہہ دیا کہ جو شخص خلافت کا آرزومند ہو وہ نماز پڑھائے اس بنا پر سب نے ابراہیم بن یحییٰ کو جو اس وقت بالکل نوجوان ہی تھا امامت کے لئے آگے بڑھا دیا۔ منصور مدینۃ المدینین کے پاس والے قبرستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو اسی نام سے مشہور ہے دفن کر دیئے گئے۔ اس مقام کو خیبتہ الخلافۃ بھی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ مکہ سے بلندی پر واقع ہے، عیسیٰ بن علی، عباس بن محمد، عیسیٰ بن موسیٰ، سریح اور ریان ان کے دونوں موالی اور قطبین بن موسیٰ منصور کی قبریں ان کو دفن کرنے کے لئے اترے۔

ابو جعفر منصور کی عمر و مدت حکومت ان کی مدت عمر میں اختلاف ہے بعض راویوں نے چونسٹھ سال بیان کی ہے، بعض نے پینسٹھ اور بعض نے تریسٹھ سال بیان کی ہے۔ ہشام بن الکلبی نے اڑسٹھ سال بیان کی ہے اور کہا ہے چودہ دن کم بائیس سال ان کا عہد حکومت ہوا ہے۔ مگر ابو معشر کو اس بارے میں ہشام بن الکلبی سے اختلاف ہے وہ کہتا ہے کہ ان کا عہد حکومت صرف تین دن کم بائیس سال ہے مگر ابو معشری سے ایک دوسرے واسطے سے یہ روایت نقل ہوئی ہے کہ منصور کا عہد حکومت سات رات کم بائیس سال ہوا ہے، واقدی کہتا ہے کہ چھ دن کم بائیس سال ابو جعفر کی مدت خلافت ہے، عمر بن شبہ صرف دو دن کم بائیس سال بتاتا ہے۔

امیر حج ابراہیم بن یحییٰ اس سال ابراہیم بن یحییٰ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا، اس سال رومیوں کا ظالم بادشاہ ہلاک ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۱

ابو جعفر منصور کی سیرت و وصایا

ابو جعفر منصور کا حلیہ

ان کا رنگ سانولا تھا، دُبلے پتلے دراز قامت تھے دونوں رخسار ہلکے تھے حمیمہ میں پیدا ہوئے تھے۔

عیسیٰ بن موسیٰ سے منصور کی خفگی

ایک مرتبہ منصور کو معلوم ہوا کہ عیسیٰ بن موسیٰ نے نصر بن سیار کے ایک لڑکے کو جو کوفہ میں روپوش تھا اس کا پتہ ملتے ہی قتل کرا دیا، اس پر وہ ناراض ہوئے انھوں نے عیسیٰ کے اس فعل کو بہت بری نگاہ سے دیکھا بلکہ عیسیٰ کو ایسی سزا دینے کے لئے تیار ہو گئے جس میں وہ ہلاک ہو جاتا مگر پھر یہ خیال کر کے کہ محض نادانی کی بنا پر عیسیٰ سے یہ حرکت سرزد ہو گئی وہ اپنے ارادے سے رک گئے۔

ابن نصر بن سیار کے متعلق منصور کا خط بنام عیسیٰ بن موسیٰ

انھوں نے اس معاملہ کے متعلق یہ خط عیسیٰ کو لکھا:

اما بعد اگر امیر المومنین کی نظر عنایت اور شفقت تمھارے حال پر نہ ہوتی تو وہ نصر بن سیار کے بیٹے کے قتل اور اس معاملہ میں تمھاری خود رائی کی تم کو سزا دینے میں کبھی تاخیر نہ کرتے تاکہ دوسرے عاملوں کو عبرت ہوتی اور ان کو اس قسم کے موقعوں پر ایسا استبداد کرنے کی جرأت ہی نہ ہوتی اب جس قدر لوگ تمھارے ماتحت ہیں چاہے وہ عرب ہوں یا عجم، سرخ رنگ والے ہوں یا سیاہ فام حبشی، تم اُن سے علیحدہ رہو اور بغیر امیر المومنین کی رائے کے کسی ایسے شخص کو جس نے پہلے کوئی قصور کیا ہے سزا نہ دو کیونکہ وہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کو مناسب نہیں سمجھتے کہ کسی شخص کا ایسے قصور کے لئے جسے اللہ نے توبہ کے ذریعہ معاف کر دیا ہو یا کسی ایسے فعل کی بنا پر جو کسی شخص سے ایسی لڑائی کے دوران میں سرزد ہوا ہو جس کا نتیجہ اللہ نے امن و امان دیا ہو جس کی وجہ سے ایک کینہ پرور دشمن سے حفاظت ہو گئی ہو اور قلبی کلفتیں دور ہو گئی ہوں مواخذہ کیا جائے۔ جس طرح امیر المومنین اس بات سے بے خوف و خطر نہیں ہیں کہ اللہ کسی اقبال مند کو صاحب ادبار کر دے۔ اسی طرح اگر خدا چاہے تو وہ اپنے اور کسی دوسرے کے لئے اس بات سے بھی مایوس نہیں ہے کہ وہ کسی صاحب ادبار کو اقبال والا کر دے۔ والسلام۔"

عبد العزیز کا مذاق

فضل بن الربیع کا منشی یحییٰ بن سلیم بیان کرتا ہے کہ منصور کے گھر میں ایک دن کے علاوہ کبھی کوئی لہو و لعب کی بات یا کوئی ایسی بات جو لہو و لعب کے مشابہ یا فضول ہو نہیں دیکھی گئی البتہ ایک دن ہم نے اس کے بیٹے عبد العزیز کو جو سلیمان اور عیسیٰ ابنائے ابو جعفر کا حقیقی بھائی طلحیہ بیوی سے تھا دیکھا بالکل شباب ہی کے عالم میں سرگیا، دیکھا کہ وہ ایک اعرابی لڑکے کی ہیئت بنائے کمان کندھے پر ڈالے، ایک عمامہ باندھے اور شالی چادر زیب تن کئے ایک اونٹ پر دو گولوں کے درمیان نشست پر بیٹھا سوار جا رہا ہے ان گولوں میں وہی اشیاء جو عام طور پر اعرابی بیچنے کے لئے لایا کرتے ہیں مثلاً چھوارے، تمسے اور مسواکیں یا رتھیں یہ دیکھ کر بہت لوگ متعجب ہوئے اور انھوں نے اس سوانگ کو اس کے خلاف شان سمجھ کر اچھی نظروں سے نہیں دیکھا، وہ لونگر امیر اپنے راستے چلا گیا۔ پل عبور کر کے رصافہ میں مہدی کے پاس آیا اور یہ سب چیزیں مہدی کو ہدیہ کیں، ان گولوں میں جو کچھ بار تھا مہدی نے اسے قبول کیا اور اس کے عوض دو گولیں درہموں سے پُر کرا دیں اب وہ لونگر امیر اسی طرح ان دونوں گولوں کے درمیان بیٹھا ہوا واپس آیا تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ ایک قسم کا مذاق ہے جو شہزادے کیا کرتے ہیں۔

ایک خدمت گار کو سزا

حماد الترکی بیان کرتا ہے "میں ایک دن منصور کے سر بانے کھڑا ہوا تھا انھوں نے اپنے محل میں ایک شور سنا مجھ سے کہا کہ دیکھو یہ کیا شور ہے میں اس مقام پر آیا جہاں سے وہ آواز آ رہی تھی میں نے دیکھا کہ ان کا ایک خدمت گار چھوکریوں میں بیٹھا ہوا طنبورہ بجا رہا ہے اور وہ سب ہنس رہی ہیں میں نے منصور کو آ کر اس کی اطلاع دی انھوں نے پوچھا یہ طنبورہ کیا شے ہے میں نے کہا کہ وہ لکڑی کا ایک آلہ ہے جس کی شکل ایسی ہوتی ہے اور اس طرح اسے بجاتے ہیں۔ میں نے پوری طرح اسے بیان کیا کہنے لگے تم نے اس کی تعریف تو خوب بیان کر دی مگر تم کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ اسی کو طنبورہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا میں نے خراسان میں دیکھا تھا کہنے لگے ہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں دیکھا تھا اچھا میرا جوتا لاؤ میں نے جوتا لاکر پیش کیا کھڑے ہوئے اور آہستہ آہستہ چل کر اس مجمع کے پاس آئے وہ سب چھوکریاں اور خادم انھیں دیکھتے ہی پریشان ہو کر بھاگے حکم دیا کہ اسے پکڑ لو چنانچہ جب اسے پکڑ کر پیش کیا گیا حکم دیا کہ یہی طنبورہ اس کے سر پر مارو میں نے طنبورہ سے اسے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گیا پھر مجھ سے کہا کہ اسے میرے قصر سے نکال دو اور کرخ میں حمران کے پاس لے جاؤ اور کہہ دو کہ اسے بیچ دے۔

ابو جعفر منصور کی ترش روئی

سلام الابرش بیان کرتا ہے کہ میں منصور کا شاگرد پیشہ تھا میں اور ایک دوسرا ان کا غلام گھر کے اندر ان کی خدمت گزاری کرتے تھے ان کا ایک حجرہ تھا جس میں ایک کوٹھری تھی ایک خیمہ تھا وہاں گدا بچھا ہوا تھا اور ایک لحاف رکھا تھا اسی میں وہ شب باشی کرتے تھے جب تک وہ دربار کے لئے باہر نہیں آتے تھے اس وقت تک وہ نہایت ہی بامروت و خوش خلق بنتے تھے بچوں کی شرارتوں یا کھیل کود سے خفا نہیں ہوتے تھے بلکہ اسے خوشی سے برداشت کر لیتے تھے البتہ جب وہ کپڑے پہن کر دربار کے لئے برآمد ہوتے تو اسی وقت سے ان کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ترش رو ہو جاتے آنکھیں لال ہو جاتیں چنانچہ جب اس ہیئت سے دربار میں جلوس کرتے تو جو رنگ ان کا ہوتا اس سے سب ہی واقف ہیں دربار کے بعد پھر جب وہ اندر واپس آتے تو اس وقت بھی ان کی ترش روئی کی وہی کیفیت رہتی آتے وقت ہم ان کے استقبال کو بڑھتے اور بسا اوقات وہ اس حالت میں ہم پر عتاب کرنے لگے ایک دن مجھ سے کہا اے میرے لڑکے جب تم دیکھو کہ میں نے دربار کا لباس پہن لیا ہے یا میں دربار سے واپس آ رہا ہوں اس وقت تم میں سے کوئی میرے پاس نہ آئے کیونکہ ممکن ہے کہ میں کسی وقت اپنی جھنجھلاہٹ میں تم کو ایذا پہنچا دوں۔

ابو جعفر کے دربار میں مراتب کا احترام

معن بن زائدہ بیان کرتا ہے منصور کے ہم سات سو مصاحب تھے جو روزانہ ان کے دربار میں حاضر ہوتے تھے میں نے ایک مرتبہ ربیع سے کہا کہ تم مجھے سب کے آخر میں دربار میں آنے کی اجازت دیا کرو اس نے کہا تم تمام درباریوں میں سب سے اشرف نہیں ہو کہ سب سے پہلے تم کو اذن حاصل ہو سکے اور اپنے نسب کے اعتبار سے سب سے کمتر بھی نہیں ہو کہ اس کی وجہ سے سب سے آخر میں تمہاری نوبت مقرر کی جائے تمہارا مرتبہ تمہاری شرافت نسب کے مطابق رکھا گیا ہے۔

المنصور اور معن بن زائدہ

ایک دن میں منصور کی جناب میں اس صورت میں حاضر ہوا کہ میں نے ایک ڈھیلا ڈھالا بڑا سا کرتا پہن رکھا تھا ایک حنفی تلوار حمائل تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی شام زمین سے ٹکراتی جاتی تھی ایک بڑا عمامہ باندھے تھا جس کا شملہ میرے پیچھے اور آگے لٹک رہا تھا۔ میں نے سلام کیا اور پچھلے پاؤں پلٹ آیا باہر نکلنے کے لئے سراپردہ سلطانی کے قریب پہنچا تھا کہ انھوں نے اس زور سے میرا نام لے کر مجھے پکارا کہ میں ڈر گیا میں نے عرض کیا لبیک یا امیر المومنین، فرمایا میرے پاس آؤ، جب میں ان کے قریب آ گیا تو وہ اپنی مسند سے اتر کر زمین پر دوزانو بیٹھ گئے اور مسند کے دونوں گدوں کے نیچے سے ایک گز کھینچ لیا۔ اس کے ساتھ ہی ان کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور تیوریاں چڑھ گئیں کہنے لگے جنگ واسط میں تو ہی میرے مقابل لڑا تھا۔ اللہ مجھے ہلاک کردے اگر میں تیرا خاتمہ نہ کردوں، میں نے عرض کیا امیر المومنین اس جنگ میں آپ کے دشمنوں کے ساتھ ہو کر جو باطل کے لئے لڑ رہے تھے، میں نے جو جوانمردی اور شجاعت دکھائی تھی اس سے آپ واقف ہیں اب آپ خود ہی اندازہ فرمائیں کہ جب میں آپ کے مقصد حق کے لئے لڑوں گا تو کیا کچھ نہ کر گزروں گا، فرمایا پھر کہو کیا کہا، میں نے اعادہ کیا اسی طرح کئی مرتبہ اسی جملہ کا اعادہ کراتے رہے اب گز کو اس کے محل پر رکھ کر پالتی مار کر بیٹھ گئے اور اب رنگ زرد پڑ گیا۔

والی یمن کی سرکشی کا خدشہ

فرمایا معن یمن میں کچھ گڑبڑ ہے۔ میں نے عرض کیا بے خبر کی رائے کیا فرمایا اچھا ہم تم کو اپنا معتمد بناتے ہیں، بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، ربیع سے کہا کہ محل میں جس قدر آدمی ہیں سب کو باہر کردو، ربیع اس کام کے لئے باہر چلا گیا اب مجھ سے کہا کہ والی یمن مجھ سے سرتابی کرنا چاہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ اسے گرفتار کرلوں اور اس کے روپیہ میں سے ایک حبہ بھی میری دسترس سے نکل نہ سکے، بتاؤ اس معاملہ میں کیا کہتے ہو، میں نے عرض کیا آپ مجھے یمن کا والی بنادیں اور ظاہر یہ کریں کہ آپ مجھے اس کی مدد کے لئے اس کے پاس بھیج رہے ہیں، ربیع کو حکم دیں کہ وہ میری تمام ضروریات سفر کی فوراً سرانجام کردے تاکہ میں آج ہی روانہ ہو جاؤں اور یہ خبر شہرت نہ پا سکے۔

معن بن زائدہ کی امارت یمن پر تقرری

انھوں نے گدوں کے نیچے سے ایک فرمان تقرر نکالا اس میں میرا نام اپنے ہاتھ سے درج کر کے وہ فرمان میرے حوالے کر دیا۔ پھر ربیع کو بلا کر کہا کہ میں نے معن کو والی یمن کی مدد گاری پر مقرر کر دیا ہے تم ان کے سفر کے لئے جلد سواری کے جانور اور اسلحہ کی ضرورت ہو اس کو فوراً بندوبست کردو تاکہ شام سے پہلے ہی یہ یمن روانہ ہو جائے، پھر فرمایا آؤ مجھ سے رخصت ہو لو میں ان کو خیرباد کہہ کر چلا آیا دہلیز تک پہنچا تھا کہ ابوالوالی مجھ سے ملاقی ہوا، کہنے لگا اے معن میں اس میں تمھاری توہین سمجھتا ہوں کہ تم اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھتیجے کے ماتحت بتائے جا رہے ہو میں نے کہا اگر خود سلطان کسی کو اس کے بھتیجے کا ماتحت و مددگار مقرر کرے تو اس میں اُس شخص کے لئے کوئی عار نہیں ہے۔ میں یمن کی طرف روانہ ہو گیا، وہاں پہنچ کر میں نے والی یمن کو پکڑ کر قید کر دیا اپنا فرمان تقرر اُسے پڑھ کر سنا دیا اور اب میں اس کی مسند ولایت پر بیٹھ گیا۔

ابو جعفر منصور کی معن بن زائدہ سے خفگی

محمد بن عمر الیمامی ابو الرُّدینی کہتا ہے کہ معن کا ارادہ ہوا کہ وہ کچھ لوگوں کو ایک وفد کی حیثیت سے منصور کی خدمت میں بھیجے تاکہ یہ اس کے غصہ کو فرو کریں اور معن کی طرف سے اُن کے دل میں جو گرانی پیدا ہو گئی ہے اسے دور کر کے پھر انھیں اس کے حال پر مہربان بنا دیں، معن کہنے لگا میں نے اُن کی اطاعت و فرماں برداری میں اپنی تمام زندگی برباد کر دی، اس کے لئے خود اپنی جان پر طرح طرح کی سختیاں جھیلیں، یمنیوں سے جنگ کرنے میں اپنے خاص اعزا اور اقربا کو ہلاک کرا دیا، اور اب وہ محض اس روپیہ کی وجہ سے جو میں نے ان کی سلطنت و حکومت کے قیام و بقا کے لئے خرچ کیا ہے مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔

معن بن زائدہ کے وفد کی روانگی بغداد

اس کام کے لئے اس نے اپنے خاندان کے لوگوں کی ایک جماعت جو بنی ربیعہ کی شاخ تھی منتخب کی اس منتخب شدہ حضرات میں مجاعہ بن الازہر بھی تھا، معن نے ایک ایک شخص کو علیحدہ علیحدہ بلا کر پوچھنا شروع کیا کہ اگر میں تم کو امیر المومنین کی خدمت میں بھیجوں تو تم کیا باتیں کرو گے، ہر شخص نے بیان کیا کہ میں یہ کہوں گا اور یہ کہوں گا مجاعہ کی باری آئی اس نے کہا اللہ امیر کی عزت افزائی کرے آپ ایسے شخص سے گفتگو کے متعلق جو عراق میں ہے مجھ سے یمن میں دریافت کرتے ہیں کہ میں کیا باتیں کروں گا جب مجھے آپ کا مقصد معلوم ہے تو حتی الامکان جو وقت پر موزوں و مناسب معلوم ہو گا وہ میں کروں گا، معن نے یہ جواب سن کر کہا اچھا یہ کام میں نے تمھارے سپرد کر دیا۔ اس کے بعد اُس نے عبد الرحمن بن عتیق المزنی سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم اپنے اس ابن عم کے لئے قوت بازو بنو ان کو اپنے سے مقدم رکھنا اگر ان سے کوئی بات چھوٹ جائے تم اس کی پابجائی کر دینا، ان دو کے علاوہ اس نے اپنے مصاحبوں میں سے دوسرے آٹھ آدمی اور چنے اور اس طرح جب یہ دس کی جماعت مکمل ہو گئی تو ان کو رخصت کر دیا۔

ابو جعفر کے دربار میں مجاعہ کی تقریر

یہ ابو جعفر کے پاس پہنچے جب سامنے آئے آگے بڑھے مجاعہ نے اللہ کی حمد و ثنا اور اظہار تشکر کے ساتھ تقریر شروع کی وہ اس قدر عمدہ تھی کہ سب کو خیال ہوا کہ یہ اس کے لئے پہلے سے تیار ہو کر آیا ہے، اب اُس نے رسول اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلعم کی منقبت شروع کی کہ کیونکر اللہ نے عرب کے تمام قبائل میں سے آپ کو چن لیا، پھر اُس نے آپ کی فضیلت کو اس خوبی سے بیان کیا کہ تمام حاضرین دربار متعجب ہو گئے اور عش عش کرنے لگے۔ اب اُس نے امیر المومنین منصور کا ذکر شروع کیا اور بیان کیا کہ اللہ نے اُن کو کیسا شرف عطا فرمایا ہے اور کس قدر اہم منصب اُن کے تفویض کیا ہے۔ یہاں سے اس نے اپنے مطلب کی طرف عود کیا اور اپنے آقا کا تذکرہ کیا۔

مجاعہ اور وفد کا دربار سے اخراج

جب اُس کی تقریر ختم ہو گئی تو منصور نے کہا کہ تم نے اللہ کی حمد میں جو کچھ بیان کیا اللہ اس بات سے بالاتر ہے کہ کوئی شخص اس کی مدح کو احاطہ کر سکے، رسول اللہ صلعم کے فضائل میں جو کچھ تم نے بیان کیا تو اللہ نے تمھارے بیان سے زیادہ خود ان کی فضیلت بیان کر دی ہے، تم نے امیر المومنین کی تعریف کی ہے بے شک اللہ نے اس منصب جلیلہ پر فائز کرنے سے اُن کو بڑی فضیلت عطا فرمائی ہے اور انشاء اللہ جب تک وہ اُس کی اطاعت کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کا معین و مددگار رہے گا، البتہ اپنے آقا کے بارے میں جو کچھ تم نے کہا ہے وہ سب جھوٹ اور لغو ہے جو قابل اعتنا نہیں یہاں سے نکل جاؤ تمھارا بیان مقبول نہیں مجاعہ نے کہا امیر المومنین سچ فرماتے ہیں مگر بخدا کے لایزال میں نے کوئی بات اپنے آقا کے متعلق جھوٹ نہیں کہی ہے اب یہ ساری جماعت حکماً دربار سے خارج کی گئی۔

مجاعہ کی طلبی

جب یہ ایوان دربار کے پائیں میں پہنچے تو منصور نے اسے مع اس کے ہمراہیوں کے پھر سامنے بلایا اور کہا تم نے کیا بیان کیا تھا مجاعہ نے اپنی پہلی تقریر اس طرح اعادہ کر دی کہ گویا وہ کسی ورق پر لکھی ہوئی ہے جسے دیکھ دیکھ کر وہ پڑھ رہا ہے۔

مجاعہ کی خوش بیانی کی تعریف

اس مرتبہ پھر منصور نے اس کو جھٹلایا یہ سب دربار سے نکال دیئے گئے جب سب کے سب دربار سے باہر چلے گئے تو پھر ان کے متعلق منصور نے حکم دیا کہ ان کو واپس لایا جائے وہ ٹھہر گئے اور جو مصری رؤسا عرب دربار میں حاضر تھے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا خوش بیان شخص ہے بخدا اس کی تقریر سے خود مجھے اس پر حسد آ گیا چونکہ یہ شخص بنی ربیعہ سے ہے اس لئے اگر تعصب کے الزام کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں قطعی طور پر اس شخص کو نکال دیتا، میں نے آج تک ایسا بے باک خوش بیان اور گویا شخص نہیں دیکھا تھا غلام اسے پلٹا لاؤ۔

مجاعہ کی معن بن زائدہ کی وکالت

جب مجاعہ ان کے سامنے حاضر ہوا تو اس نے اور اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھیوں نے دوبارہ سلام عرض کیا منصور نے کہا اچھا تمھاری اپنی اور تمھارے آقا کی جو ضرورت ہو اسے بیان کرو اس نے کہا امیرالمومنین معن آپ کا بندہ ہے آپ کی تلوار اور وہ تیر ہے جو آپ نے دشمن پر چلایا ہے اس نے شمشیر زنی کی نیزہ زنی کی ..... اور ناوک فگنی کی اس نے تمام سرکشوں کو رام کر دیا اور یمن میں جس شخص کے اندر بل نظر آیا اسے اس نے سیدھا کر دیا اب اہل یمن امیرالمومنین کے (اللہ آپ کی عمر دراز کرے) بہترین رعایا بن گئے ہیں۔ اگر کسی نمام کی چغل خوری کی وجہ سے امیرالمومنین کے دل میں اس کی طرف سے کوئی بات جاگزیں ہوگئی ہے تو آپ کو یہ زیبا ہے کہ آپ اپنے غلام کی جس نے اپنی تمام عمر آپ کی طاعت میں فنا کر دی ہے خطا معاف کر دیں۔

معن بن زائدہ کو معافی

منصور نے ان کی وکالت تسلیم کر کے معن کا عذر قبول کر لیا ان کا دل اس کی طرف سے صاف ہو گیا اور انھوں نے ارکان وفد کو واپس جانے کی اجازت دیدی جب یہ معن کے پاس آئے اور انھوں نے امیرالمومنین کی خوشنودی کا مراسلہ پڑھکر سنایا تو معن نے فرط انبساط میں مجاعہ کی پیشانی چوم لی اس کے ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا ان کو ان کے حسب مراتب خلعت و انعام سے سرفراز کیا اور حکم دیا کہ تم میرے نمایندوں کی حیثیت سے امیرالمومنین منصور کی جناب میں قیام کرنے کے لیے جاؤ۔

مجاعہ کی تین خواہشوں کی تکمیل

معن نے مجاعہ کو یہ انعام دیا کہ اس نے اس کی یہ تین خواہشیں پوری کیں ایک یہ کہ وہ معن کے خاندان کی ایک امیر زادی زہرا نام پر عاشق تھا اب تک اس کی شادی نہیں ہوئی تھی جب کوئی شخص مجاعہ کا ذکر اس سے کرتا تو وہ جواب دیتی کہ وہ کس بنا پر میرے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے وہ تو نہایت مفلس آدمی ہے کیا وہ اپنے پشمینہ کے جبے یا اپنی چادر کی مالیت سے مجھے بیاہے گا۔ جب مجاعہ منصور کے پاس سے ہو کر معن کے پاس واپس آیا تو سب سے پہلے اس نے معن سے یہی درخواست کی کہ آپ زہرا کے ساتھ میری شادی کر دیجئے چونکہ اس کا باپ معن کی فوج میں تھا اس وجہ سے مجاعہ نے کہا کہ میں زہرا کو چاہتا ہوں اور اس کا باپ آپ کی فوج میں ہے۔ معن نے دس ہزار درہم اپنے پاس سے ادا کر کے زہرا کی شادی کر دی اس کے بعد معن نے پوچھا کہ دوسری خواہش بیان کرو اس نے کہا کہ مقام حجر میں جو میرا گھر ہے اس میں ایک دیوار ہے وہ میں لینا چاہتا ہوں اس کا مالک آپ کی فوج میں ملازم ہے، معن نے وہ دیوار خرید کر مجاعہ کو دلوادی۔ اب پوچھا تیسری خواہش بیان کرو اس نے کہا روپیہ دلوایئے معن نے تیس ہزار نقد دیئے۔ اس طرح ایک لاکھ درہم اسے دے کر اس کے گھر بھیج دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطنت کے چار رکین کی اہمیت

ابو الفرج عبداللہ بن جبلۃ الطائی کا ماموں کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر کو کہتے سنا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ چار آدمی نہایت دیانت دار اور پاک باز میرے پاس ہوں لوگوں نے عرض کیا امیر المومنین وہ چار کون ہیں؟ فرمایا وہ ارکان ملک و دولت جن کے بغیر کسی سلطنت کا انتظام درست نہیں ہو سکتا ان کی مثال تخت کے چار پایوں کی ہے کہ جب تک وہ چاروں پائے عمدہ اور مضبوط اور سیدھے نہ ہوں تخت مضبوط نہیں رہ سکتا کیونکہ اگر ایک پایہ بھی خراب ہو جائے تو تخت کمزور ہو جائے گا ایک قاضی وہ ایسا شخص ہو کہ اللہ کے حق میں اس پر کسی مخلوق کی ملامت کا اثر نہ ہو سکے دوسرے کوتوال وہ ایسا شخص ہو جو قوی کے مقابلہ میں ضعیف کے حق میں انصاف کر سکے تیسرے افسر مال جو پوری مال گزاری وصول کرے مگر رعایا پر ظلم نہ کرے کیونکہ میں اس بات سے بے نیاز ہوں کہ ان پر ظلم کیا جائے چوتھے اس کے بعد انھوں نے اپنا انگوٹھا تین مرتبہ دانت سے دبایا اور ہر مرتبہ پر آہ کی لوگوں نے پوچھا امیر المومنین چوتھا کون ہے؟ فرمایا وہ افسر ڈاک ہے کہ جو ان عمال کی نہایت دیانت داری سے سچی سچی خبریں مجھے لکھتا رہے۔

ایک عامل سے باز پرس و معافی

بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ منصور نے اپنے ایک عامل کو جس نے سرکاری مال گزاری کی وصولی میں بہت کمی کی تھی باز پرس کے لئے طلب کیا کہا کہ جو تم پر نکلتا ہے ادا کرو، اس نے کہا بخدا میرے پاس کچھ نہیں ہے اسی اثنا میں کسی منادی کرنے والے نے ندا دی اشھد ان لا الہ الا اللہ یہ سن کر اس عامل نے منصور سے کہا کہ امیر المومنین اللہ کے لئے اور اس شہادت کے لئے کہ میں بھی لا الہ الا اللہ کہتا ہوں آپ اس مطالبے کو جو مجھ پر عاید کیا گیا ہے بخش دیں، منصور نے اسے معاف کر دیا۔

ایک شامی محصل کو نصیحت

ایک مرتبہ انھوں نے ایک شامی کو کسی ایک دگان کا محصل مقرر کیا اس وقت اس کو نصیحت کی اور اس کی طرف بڑھ کر فرمایا اس وقت جو بات تمہارے دل میں ہے میں اس سے واقف ہوں تم میرے پاس سے اس وقت باہر نکل کر اپنے سے کہو گے دیانت اور اندراج میں صحت اختیار کرو ہمیشہ خدمت پر بحال رہو گے۔

ایک عراقی محصل کو ہدایت

پھر ایک مرتبہ ایک عراقی کو علاقہ سواد کے کسی ایک دگان کا محصل مقرر کیا اسے بھی کچھ نصیحت کی اور اس کی طرف آگے بڑھ کر فرمایا جو تمہارے دل میں ہے میں اس سے واقف ہوں تم اس وقت میرے پاس سے جاؤ گے اور اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل سے کہو گے کہ جو اس خدمت کے بعد بھی فقیر رہا اُس کی حالت کبھی درست نہ ہوگی میرے پاس سے چلے جاؤ اور اپنی خدمت کا جا کر جائزہ لو اور یاد رکھو کہ اس قسم کے خیالات کو کبھی دماغ میں نہ آنے دینا ورنہ میں اس کی پوری پوری سزا دوں گا۔ ان دونوں شخصوں نے عرصہ تک ان کی ملازمت کی، اپنا حساب کتاب ہمیشہ درست رکھا اور ان کے خیر سگال رہے۔

والی حضرموت کے نام فرمان

منصور نے ایک عرب کو حضرموت کا والی مقرر کیا صدر مجبر نے ان کو لکھا یہ شخص اکثر شکاری باز اور شکاری کتوں سے شکار کھیلتا رہتا ہے، منصور نے اس والی کو برطرف کر دیا اور فرمان میں لکھا اللہ تجھے ہلاک کر دے یہ کیا سامان ہے جو تو نے شکار کے جانوروں کے لئے مہیا کیا ہے میں نے تجھ کو مسلمانوں کے معاملات کا سربراہ کار مقرر کیا تھا نہ کہ وحشی جانوروں کا منصرم، ہماری جو خدمت تمہارے تفویض ہے اسے تم فلاں شخص کے سپرد کر دو اور خود ذلت و خواری کے ساتھ اپنے گھر چلے جاؤ۔

سہیل بن سالم پر عتاب

ربیع بیان کرتا ہے سہیل بن سالم العنبری کو منصور کی خدمت میں پیش کیا گیا، یہ کسی کام پر مقرر کیا گیا تھا پھر برطرف کر دیا گیا تھا، اب منصور نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اس کو قید کر دیا جائے اور سرکاری مطالبہ وصول کیا جائے سہیل نے کہا میں آپ کا غلام ہوں، کہنے لگے تم بُرے غلام ہو سہیل نے کہا مگر آپ تو اچھے آقا ہیں کہاں تیرے لئے نہیں۔

المنصور کی ایک خارجی سے بذلہ سنجی و شرمندگی

ربیع کہتا ہے میں ایک دن منصور کے سامنے یا ان کے سرہانے کھڑا تھا۔ ایک خارجی جس نے ان کی کئی فوجوں کو شکست دی تھی پیش کیا گیا اس سے کہا کھڑے ہو جاؤ تا کہ تمہاری گردن ماری جائے جب وہ کھڑا ہوا تو اب ان کی اس پر نظر پڑی کہنے لگے اے فاحشہ کے جنے تجھ ایسے نفرے نے میری فوجوں کو بھگا دیا، خارجی نے کہا یہ تمہارا کیا اخلاق ہے کل تک تو میرے اور تمہارے درمیان تلوار اور جنگ تھی اور آج تم گالی گلوچ پر اتر آئے اگر میں بھی تم کو اس کے جواب میں گالیاں دوں تو میرا کیا بگاڑ سکو گے میں تو اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ مجھے معاف نہ کیا جائے گا، یہ جواب سن کر منصور شرمندہ ہو گئے اور اسے چھوڑ دیا، اور ایک سال اپنا منہ اُسے نہ دکھایا۔

مہدی کو ابو جعفر کا انتباہ

عمارہ بن حمزہ بیان کرتا ہے ایک دن میں منصور کی خدمت میں حاضر تھا دوپہر کے وقت اپنے گھر واپس جانے لگا اسی دن مہدی کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت ہوئی تھی میری واپسی کے وقت مہدی میرے پاس آئے کہنے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے باپ میرے بھائی جعفر کے لئے بیعت لینا چاہتے تھے، میں خدا کے سامنے عہد کرتا ہوں کہ اگر انھوں نے ایسا کیا تو میں اسے قتل کر دوں گا۔ میں اسی وقت امیر المومنین کے پاس آیا کیونکہ میں نے دل میں سوچا کہ یہ معاملہ ایسا نہیں ہے کہ اس میں تاخیر کی جائے اسی وقت ان کو اس کی اطلاع ہو جانا چاہئے حاجب نے کہا کہ تم ابھی تو امیر المومنین سے مل کر گئے ہو، میں نے کہا ایک خاص واقعہ پیش آ گیا ہے۔ میرے لئے باریابی کی اجازت حاصل کرو، میں باریاب ہوا پوچھا خیر ہے کیوں آئے، میں نے عرض کیا ایک خاص واقعہ پیش آ گیا تھا، چاہتا ہوں کہ آپ سے بیان کروں کہنے لگے تمہارے بیان کرنے سے پہلے ہم بیان کئے دیتے ہیں، مہدی تمہارے پاس آیا تھا اور اس نے تم سے یہ کہا ہے، میں نے کہا بے شک ایسا ہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امیر المومنین وہاں موجود تھے اور ہماری گفتگو سن رہے تھے، کہا اس سے کہدو ہوش میں آؤ ہم خود جعفر سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ اس پر تمہاری دست رس نہیں ہو سکتی۔

منصور کی حجاج کے متعلق رائے

ابراہیم بن صالح کہتا ہے ہم منصور کی جناب میں باریاب ہونے کے لئے قصر کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے باتوں باتوں میں حجاج کا ذکر آ گیا، ہم میں سے بعض نے اس کی تعریف کی اور بعض نے اس کی مذمت کی مداحوں میں معن بن زائدہ تھا اور مذمت کرنے والوں میں حسن بن زید اب ہم سب باریاب ہوئے حسن بن زید نے یہی ذکر دربار میں چھیڑ دیا اور کہا امیر المومنین مجھے یہ گمان کبھی نہ تھا کہ میں اتنے دن زندہ رہوں گا کہ آپ کے محل میں آپ کے فرش پر بیٹھے ہوئے حجاج کا ذکر ہو اور اس کی تعریف کی جائے اور میں اسے سنوں، پوچھا اس میں کون سی ایسی بات تھی جو تم کو ناگوار گزری، ایک جماعت نے اپنا ایک اہم کام اس کے سپرد کر دیا اس نے نہایت دیانت داری خلوص اور ہوشیاری سے اس جماعت کی خدمت ادا کی بخدا میں خود چاہتا ہوں کہ مجھے ایسا شخص مل جاتا تو میں اسے اپنے خاص معاملات سپرد کر دیتا، اور کسی ایک جرم میں اسے ہمیشہ کے لئے متعین کر دیتا۔ معن نے کہا جناب والا کے پاس اب بھی ایسے اشخاص موجود ہیں کہ اگر آپ ان سے نہایت ہی اہم امور کی بجا آوری چاہیں تو وہ سے کامیابی کے ساتھ سرانجام دیں، پوچھا وہ کون معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنے تئیں ایسا سمجھتے ہو، معن نے کہا اگر میں اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہوں تو کچھ بے جا بھی نہیں ہے۔ فرمایا ہرگز نہیں تم ایسے نہیں ہو ایک جماعت نے حجاج کو امین بنایا اس نے ان سب کو دہ امانت دیدی اور ہم نے تم کو امین بنایا تو تم نے ہمارے ساتھ خیانت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر منصور کی ایک تمیمی سے ملاقات

ابوبکر الہذلی کہتا ہے: میں امیر المومنین منصور کے ہمراہ مکہ گیا تھا ایک دن میں ان کے ہم رکاب تھا کہ ایک شخص ایک سرخ اونٹنی پر سوار ململ کا جبہ زیب بدن عدنی عمامہ زیب سر کئے ہاتھ میں ایک اتنا لانبا کوڑا لئے کہ جو زمین کو چھو رہا تھا اور جو اپنی عجیب و غریب ہیئت کی وجہ سے مشتبہ سا تھا صحرا سے آتا ہوا سامنے گزرا اسے دیکھ کر مجھے حکم دیا کہ میں اسے روکوں، میں نے اسے بلایا وہ آیا۔ امیر المومنین نے اس سے اس کا نسب، علاقہ اور اس کا قومی وطن پوچھا نیز دریافت کیا کہ تمہارے ہاں صدقات کے والی کون ہیں، اس نے ان تمام سوالات کا اس خوبی سے جواب دیا کہ وہ بہت خوش ہوئے۔ پھر اس سے کہا کہ کچھ شعر سناؤ، اس نے اوس بن حجر وغیرہ اور قبیلہ بنی تمیم بن عمرو کے دوسرے شعراء کے سنائے نیز دوسرے افراد نے سنائے اسی میں اس نے طریف بن تمیم العنبری کے یہ شعر پڑھے:

ان قنالی لنبغٌ لا یدیسھا ۔۔۔ غیر الثقاف ولا دھنٌ ولا نارٌ

متی اجر خائفًا تامن مسارحہ ۔۔۔ وان اخف آمنًا تقلق بہ الدارٌ

ان الامور اذا اوردتھا صدرت ۔۔۔ وکل واصدارٌ

(ترجمہ) میرے نیزے کا باس کامل طور پر پختہ ہے جس کو سیدھا کرنے کے لئے سیدھا کرنے والے آلے یا تیل یا آگ کی ضرورت نہیں۔ جب میں کسی خوف زدہ کو پناہ دیتا ہوں تو اس کے لئے تمام راستے چاہے وہ کسی قدر وسیع ہوں بے خوف و خطر بن جاتے ہیں اور اگر میں کسی بڑے جتھے والے اور قلعوں والے کو دھمکی دیدوں تو وہ خود اپنے گھر میں بے چین و مضطرب ہو جاتا ہے میں جب اہم معاملات میں پڑتا ہوں تو باوجود ان کے بگڑ جانے کے میں ان کو ساحل مراد پر لے آتا ہوں اور بے شک معاملات بنتے بگڑتے رہتے ہیں۔

شعر سن کر پوچھا اچھا بتاؤ تم میں یہ طریف کس حیثیت کا آدمی تھا جس نے یہ شعر کہے ہیں اس نے کہا وہ تمام عرب میں دشمن کے لئے نہایت سخت اور دوبھر تھا جس کی گرفت بہت ہی شدید تھی وہ سب سے زبردست انتقام لینے والا اور نہایت مبارک نصیبے والا تھا، دشمن کے حق میں اس کا نیزہ نہایت سخت تھا سب سے بڑا مہمان نواز اور اپنے ہمسایہ کے لئے نہایت ہی پارسا اور قابل اعتماد تھا عکاظ کے میلہ میں تمام عربوں نے اس کی ان صفات کو تسلیم کیا البتہ ایک شخص نے اس کی تنقیص کی اور کہا کہ بخدا لڑائیوں میں تمہاری کامیابیاں کچھ شہرت نہیں رکھتیں اور نہ تمہارا نشانہ درست ہے یہ سن کر اس نے عہد کیا کہ وہ سوائے اپنے شکار کے کوئی گوشت آئندہ سے نہ کھائے گا اور ہر سال کسی نہ کسی ایسی مہم میں مصروف پیکار ہوگا جس کی وجہ سے اس کی شجاعت و بسالت کا شہرہ آفاق میں پھیلے، منصور نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے تمیمی تم نے اپنے سردار کی تعریف کا حق ادا کر دیا مگر بات یہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں اس کے دونوں شعروں کا میں زیادہ مصداق ہوں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان شعروں میں اس کی نہیں بلکہ میری تعریف کی گئی ہے۔

ابو جعفر منصور کی فرائض منصبی کی انجام دہی

دن کے پہلے حصہ میں منصور امور سلطنت کو انجام دیتے، ہدایات دیتے، ممانعت کرتے، عزل و نصب کرتے، سرحدوں اور اطراف سلطنت میں فوج کی تعین کرتے، راستوں کے امن کا انتظام کرتے، آمدنی اور خرچ کو دیکھتے، رعایا کی معاش کی اصلاح پر غور کرتے تاکہ ملک سے افلاس کم ہو اور رعایا امن و سکون کے ساتھ زندگی بسر کرے، نماز عصر کے بعد اپنے گھر والوں سے بات چیت کرتے اس وقت اور کسی سے ملاقات نہ کرتے البتہ جس سے وہ رات کے وقت باتیں کرنا چاہتے صرف ان کو اس وقت ہی ملاقات کی اجازت ہوتی عشا کی نماز کے بعد اطراف و اکناف سلطنت اور سرحدوں سے جو خط آئے ہوتے ان کو ملاحظہ کرتے اور حسب ضرورت ان کے متعلق اپنے دوستوں سے مشورہ لیتے ایک پہر رات گزرنے کے بعد خواب گاہ میں چلے جاتے اور ان کے خاص دوست اپنے اپنے گھروں کو پلٹ آتے دوسری پہر گزرنے کے بعد بستر سے اٹھتے وضو کرتے اور طلوع فجر تک اپنی محراب میں کھڑے ہوئے تہجد کی نماز پڑھتے رہتے پھر صبح کی نماز کو باہر تشریف لاتے اور خود ہی صبح میں امامت کرتے اس کے بعد پھر ایوان دربار میں چلے آتے اور سرکاری کام شروع کر دیتے۔

مختلف علاقوں کے لوگوں کی خصوصیات

ابو جعفر نے ایک مرتبہ اسمٰعیل بن عبداللہ سے کہا کہ مختلف لوگوں کی خصوصیات بیان کرو اس نے کہا اہل حجاز کی یہ خصوصیت ہے کہ ان سے اسلام کی ابتدا ہوئی اور وہ عرب کی یادگار ہیں، اہل عراق اسلام کے رکن اور اس کے جنگجو ہیں، اہل شام امت اسلام کے لئے بمنزلہ قلعہ کے ہیں اور اماموں کے نیزے ہیں، اہل خراسان بڑے سخت لڑنے والے سپاہی ہیں، ترک نہایت ثابت قدم جنگجو قوم ہے، اہل ہند حکما ہیں اور اپنے علاقہ کی سرسبزی اور زرخیزی کی وجہ سے وہ دوسرے اپنے متصلہ ممالک کی امداد سے بے نیاز ہیں، روی اہل کتاب اور مذہبی لوگ ہیں جن کو اللہ نے مسلمانوں سے قریب ہونے کے بعد ایک سمت کو علیحدہ دور کر دیا ہے، نبطی قدیم زمانے میں حکمران تھے مگر اب تو وہ ہر قوم کے غلام ہیں۔

منصور نے پوچھا سب سے بہتر والی کی صفت بیان کرو اس نے کہا جو سخی ہو اور برائی سے ہمیشہ اعراض کرتا رہے، پوچھا سب سے احمق والی کون ہے اس نے کہا جو رعایا پر سخت ظلم کرتا ہو اور ہمیشہ اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حماقت اور عقوبت سرزد ہوتی ہو، پوچھا شاہی مفاد کے لئے اطاعت خوف مناسب ہے یا اطاعت محبت اس نے کہا امیر المومنین خوف کی حالت میں جو اطاعت نمایاں رہتی ہے اس کی تہ میں غدر ہوتا ہے اور ہمیشہ اس کی نگرانی کی ضرورت ہے بخلاف اس کے جو اطاعت محبت پر مبنی ہوتی ہے اس میں قوت اجتہاد زندہ رہتی ہے اور اگر اس کی طرف سے غفلت بھی برتی جائے تب بھی اس میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا، پوچھا کن لوگوں کی طاعت بہتر ہے اس نے کہا جو زیادہ نقصان اور زیادہ نفع پہنچا سکیں پوچھا ان کی شناخت کیا ہے، اس نے کہا ایسے اشخاص دعوت پر فوراً لبیک کہتے ہیں اور اپنی جانیں لڑا دیتے ہیں، پوچھا بادشاہ کا وزیر کیسا ہو اس نے کہا جس کا قلب سلیم ہو اور حرص و آز کا اس کے پاس گزر نہ ہوا ہو۔

منصور کی مہدی کو نصیحت

ولی عہد مقرر کرنے کے بعد منصور نے مہدی سے کہا دیکھو ابو عبداللہ ہمیشہ ہر نعمت پر شکر ادا کرنا جب قدرت ہو عفو کرنا رعایا کی اطاعت کی حالت میں ان کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا جب تم کو جنگ میں فتح ہو اس وقت تواضع کو پیش نظر رکھنا مغرور نہ ہونا دنیاوی لذائذ اور آرام کے ساتھ اللہ کی رحمت کو نہ بھول جانا کیونکہ وہ ان سب سے بہتر ہے۔

منصور نے مہدی سے کہا کہ جب تک تم کسی معاملہ پر اچھی طرح غور و فکر نہ کر لو اسے انجام نہ دینا کیونکہ ایک دانشمند کا تفکر اس کے لئے آئینہ کا کام دیتا ہے جس میں اسے اپنا حسن و قبح نظر آجاتا ہے۔

ایک دوسرے موقع پر مہدی سے کہا حکمراں بغیر تقویٰ کے درست نہیں ہوتا، رعایا بغیر طاعت کے ٹھیک نہیں ہوتی ملک انصاف کے بغیر آباد نہیں ہوتا حکومت کا قیام اور دوام روپیہ سے ہے انتظام ملک ملک کی تمام خبروں کے حاصل کئے بغیر درست نہیں رہتا، جو شخص معاف کرنے پر سب سے زیادہ قادر ہے وہی سزا دینے پر قادر ہوتا ہے سب سے کمزور شخص وہ ہے جو اپنے سے کمزور تر لوگوں پر ظلم کرتا ہے اپنے آدمی کے کام پر بھروسہ کرو مگر ہمیشہ اس کی حالت سے باخبر رہو، ایک موقع پر کہا اے ابو عبداللہ اپنی صحبت کو کبھی ایسے علما کی شرکت سے خالی نہ رکھنا جو تم کو حدیث سناتے رہیں محمد بن شہاب الزہری نے کہا کہ حدیث نہ ہے اسے نہ پسند کرتے ہیں اور مادہ اُسے برا سمجھتے ہیں اور جو کچھ انھوں نے کہا وہ بالکل سچ ہے مہدی سے کہا جو تعریف کو پسند کرتا ہے وہ اپنے اخلاق درست کھتا ہے اور جو تعریف کو نہیں چاہتا اس کے اخلاق بھی بگڑ جاتے ہیں جس نے تعریف کو برا جانا لوگ اس کی مذمت کرنے لگتے ہیں اور جس کی مذمت کی گئی وہ آخر میں بے بس کر دیا جاتا ہے اور اس کی کچھ نہیں چلتی۔

ایک مرتبہ مہدی سے کہا عاقل وہ نہیں ہے جو مصیبت میں پڑ کر نکل آئے بلکہ وہ ہے جو اقدام سے پہلے اس کا انتظام کر دے۔ اور اس میں پڑنے کی اسے نوبت ہی نہ آئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی کی لاعلمی پر افتتاح ایک مرتبہ مہدی سے پوچھا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے پاس کتنی فوج ہے اس نے کہا میں نہیں جانتا کہنے لگے تم اس خلافت کو تباہ کر دو گے تم کو فوج کی تعداد بھی معلوم نہیں خیر میں نے تمہارے لئے اتنی فوج مہیا کر دی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے تمہاری اس عدم توجہ کا تم کو کوئی نقصان نہیں ہوگا مگر یہ بے پروائی اور بے خبری بہت بری بات ہے اللہ سے ڈرو۔

منصور کی مصنوعی علالت خالصہ کہتی ہے میں ایک مرتبہ منصور کی خدمت میں گئی معلوم ہوا کہ داڑھ میں درد ہے میری آہٹ پاکر کہا آؤ میں پاس گئی دیکھا کہ دونوں ہاتھ جبڑوں پر رکھے ہوئے ہیں تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر مجھ سے پوچھا بتاؤ تمہارے پاس اس وقت کتنا مال ہے میں نے کہا ایک ہزار درہم فرمایا میرے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاؤ اور پھر کہو کہ کتنا روپیہ تمہارے پاس ہے۔ میں نے کہا دس ہزار دینار، فرمایا اچھا میرے پاس لے آؤ۔ میں ان کے پاس سے واپس آئی اور مہدی اور خیزران سے یہ بات بیان کی، مہدی نے اپنے پاؤں سے مجھے ٹھوکا دیا اور کہا کہ تم کیوں ان کے پاس گئی تمہیں ان کو درد نہیں ہے یہ محض بہانہ ہے۔ بات یہ ہے کہ کل میں نے ان سے روپیہ مانگا تھا اس کو سنتے ہی وہ بیمار بن گئے۔ اب جو تم نے ان سے کہا ہے لہٰذا روپیہ ان کو لے جاکر دیدو، میں نے روپیہ پہنچا دیا۔ مہدی ان کے پاس آیا۔ کہا اے ابوعبداللہ تم نے اپنی ضرورت بیان کی تھی تو یہ خالصہ کے پاس سے وہ ضرورت پوری ہوگئی۔

المنصور کی کفایت شعاری واضح ان کا غلام بیان کرتا ہے کہ ایک دن مجھ سے فرمایا تمہارے پاس جتنے پرانے کپڑے ہوں وہ سب اکٹھا کرلو جب تم کو مہدی کے میرے پاس آنے کا علم ہو تو اس کے آنے سے پہلے وہ کپڑے میرے پاس لے آنا اور ان کے ساتھ مختلف پیوند بھی ہوں، میں پرانے کپڑے جمع کرکے لے آیا، اتنے میں مہدی بھی خدمت میں حاضر ہوا۔ منصور ان پیوندوں کا اندازہ کرنے لگے کہ یہ کس جگہ ٹھیک ہوگا اور یہ کہاں لگ سکے گا یہ رنگ دیکھ کر مہدی ہنس پڑا اور اس نے کہا امیر المومنین اسی وجہ سے لوگوں میں یہ چرچا ہے کہ دینار و درہم اور اس سے کم مالیت کے سکے تک پر امیر المومنین کی نظر رہتی ہے۔ منصور نے کہا جو شخص اپنے پھٹے پرانے کی اصلاح نہیں کرتا وہ نئے کپڑے کا مستحق نہیں ہے، جاڑا سر پر آگیا ہے ہمیں اپنے بال بچوں کے لئے جاڑوں کی ضرورت ہے کیا کیا جائے۔ مہدی نے کہا میں امیر المومنین اور ان کے بال بچوں کے لباس کا خرچ اپنے ذمہ لیتا ہوں، کہنے لگے تمہاری خوشی ایسا ہی کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصل شاعر کو مہدی کا انعام

موصل بن امیال شاعر مہدی کی خدمت میں مقام رے پر اس کی ولیعہدی کے زمانے میں حاضر ہوا اس نے مہدی کی مدح میں چند شعر کہے تھے مہدی نے اس کے صلہ میں بیس ہزار درہم اسے دیئے، عامل نے مدینۃ السلام میں منصور کو اس واقعے کی اطلاع لکھ بھیجی، منصور نے مہدی کو ایک خط لکھا اور اس میں اس فعل پر اس کی مذمت کی اور لکھا تمہارے لئے مناسب یہ تھا کہ اگر کوئی شاعر ایک سال کامل تمہارے دروازے پر پڑا رہتا اس وقت تم اسے صرف چار ہزار درہم دیتے اس سے زیادہ کا وہ مستحق نہیں۔

موصل شاعر کی تلاش

ابو قدامہ اس روایت کا ایک ناقل کہتا ہے کہ اس خط کے موصول ہونے کے بعد مہدی کے معتمد نے مجھے لکھا کہ میں اس شاعر کو امیر المومنین کی خدمت میں بھیج دوں، میں نے اسے ہر چند تلاش کیا مگر وہ نہ ملا میں نے لکھ دیا کہ وہ مدینۃ السلام گیا ہے، منصور نے اپنے ایک فوجی افسر کو نہروان کے پل پر متعین کیا اور حکم دیا کہ جو شخص پل پر سے گذرے تم اس کا حال دریافت کرو اور اس طرح موصل کو پکڑ لاؤ" اس فوجی سردار نے پوچھتے پوچھتے موصل سے اس کا نام دریافت کیا اس نے کہا میں موصل بن امیال امیر مہدی کا ملنے والا ہوں اس نے کہا ہاں مجھے تمہاری تلاش تھی، موصل کہتا ہے کہ یہ سن کر ابو جعفر کے ڈر سے میرا دل پھٹا جاتا تھا کہ معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا وہ سردار مجھے اپنے ساتھ لے کر باب المقصورہ آیا اور یہاں اس نے مجھے ربیع کے حوالے کر دیا۔

موصل شاعر کے انعام کی ضبطی

ربیع نے امیر المومنین سے جا کر عرض کیا کہ وہ شاعر پکڑا ہوا حاضر بارگاہ ہے کہا میرے پاس لاؤ ربیع نے مجھے پیش کیا میں نے سلام کیا اس کا انھوں نے جواب دیا اب میری جان میں جان آئی اور میں نے خیال کیا کہ خیریت ہے فرمایا تو موصل بن امیال ہے میں نے عرض کیا جی فرمایا کیوں تو نے ایک سادہ دل ناتجربہ کار لڑکے کو جا کر دھوکا دے دیا میں نے عرض کیا۔ اللہ امیر المومنین کا بھلا کرے میں ایک شریف، کریم نوجوان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اسے دھوکا دیا وہ اس دھوکہ میں آ گیا، اب معلوم ہوتا تھا کہ میرے اس جواب کو انھوں نے پسند کیا کہا جو اشعار تم نے اس کی مدح میں کہے ہیں ذرا سناؤ میں نے وہ قصیدہ پڑھا سن کر کہنے لگے بے شک تم نے خوب کہا ہے مگر تمہارے اشعار بیس ہزار کے مساوی نہیں ہیں اس کا صلہ بیس ہزار بہت زیادہ ہے اچھا وہ روپیہ کہاں ہے میں نے کہا یہ موجود ہے پھر ربیع کو حکم دیا کہ تم اس کے ساتھ جاؤ اور چار ہزار دے کر باقی ضبط کر لو۔ چنانچہ ربیع میرے ساتھ ہوا اس نے میرا سامان اتروایا چار ہزار مجھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول دیئے باقی لے کر چلا گیا۔

مومل شاعر کی درخواست کی منظوری

اس کے بعد جب مہدی سریر آرائے خلافت ہوا اس نے ابن ثوبان کو افسر شکایات مقرر کیا، یہ رصافہ میں اجلاس عام کرتا تھا جب اس کی چادر عرضیوں سے پُر ہو جاتی وہ ان کو مہدی کی خدمت میں پیش کر دیتا ایک دن میں نے بھی ایک عرضی اپنا سارا قصہ لکھ کر پیش کی جب ابن ثوبان نے تمام عرضیاں پیش کیں تو مہدی نے ان کو دیکھنا شروع کیا میری درخواست دیکھ کر ہنسا ابن ثوبان نے پوچھا کہ امیر المومنین صرف اسی درخواست پر کیوں ہنسے کہا کہ اس درخواست کی وجہ میں جانتا ہوں اس شخص کو بیس ہزار درہم واپس دے دیئے جائیں یہ مجھے مل گئے اور میں وہاں سے چلا آیا۔

منصور کی مہدی کو پند و نصائح

منصور کا مولی واضح بیان کرتا ہے ایک دن میں ان کے سرہانے کھڑا تھا کہ مہدی ملاقات کے لئے آیا وہ اس وقت ایک نئی سیاہ قبا پہنے تھا اس نے آکر امیر المومنین کو سلام کیا، اور بیٹھ گیا۔ پھر وہ کھڑا ہوا اور واپس جانے لگا ابو جعفر اپنی محبت اور پسندیدگی کی وجہ سے مسرت کے ساتھ برابر دیکھتے رہے۔ جب وہ ایوان دربار کی دہلیز میں پہنچا اس نے اپنی تلوار سے ٹھوکر کھائی، اس کی سیاہ قبا پھٹ گئی مہدی اٹھا اور اس بات کی ذرا سی بھی پروا کئے بغیر اپنے راستے ہو لیا۔ ابو جعفر نے حکم دیا کہ ابو عبد اللہ کو میرے پاس واپس بلاؤ ہم اسے لے آئے، منصور نے کہا کہو تمہاری یہ بے پروائی کیا عطایائے الٰہی کی تحقیر یا عیش و آرام کی سرمستی یا مصیبت کی حقیقی غرض و غایت سے جہل کی بنا پر سرزد ہوئی، معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنے نفع و ضرر سے ناواقف ہو جس حال میں تم ہو یہ اللہ کی بڑی نعمت ہے اگر تم اس کا شکر بجا لاؤ گے اللہ اس میں اور زیادتی کرے گا اور اگر اس حقیقت سے تم واقف ہو جاؤ کہ مصیبت امتحان کے لئے آتی ہے تو اللہ تم کو اس سے بچائے گا، مہدی نے کہا اللہ تعالیٰ ہمیشہ امیر المومنین کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے، اور ہم آپ کے ان ارشاد سے بہرہ مند ہوتے رہیں، میں خدا کی عطایا اور نعمتوں پر اس کا شکر بجالاتا ہوں اور اس کی رحمت سے مصائب کا نعم البدل مانگتا ہوں، یہ کہہ کر مہدی چلا گیا۔

ابو جعفر منصور اور وضین بن عطا

وضین بن عطا کہتا ہے چونکہ خلیفہ ہونے سے پہلے سے میری ابو جعفر سے دوستی تھی اس وجہ سے انھوں نے مجھے ملاقات کے لئے بلایا میں مدینۃ السلام آیا ایک دن میری ان سے تنہائی میں ملاقات رہی پوچھا کہو تمہاری جائداد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنی ہے میں نے کہا جو کچھ ہے خود امیر المومنین اس سے واقف ہیں پوچھا تمہارے متعلقین کتنے ہیں میں نے کہا تین بیٹیاں ہیں ایک عورت ہے اور ایک ان کا خادم، کہنے لگے تمہارے گھر میں چار ہیں میں نے کہا جی ہاں، یہ بات انھوں نے کئی مرتبہ مجھ سے دہرائی جس سے مجھے خیال ہوا کہ شاید مجھے کچھ دیں گے، مگر پھر اپنا سر میری طرف اٹھا کر کہا تم تو عربوں میں سب سے زیادہ دولتمند ہو ایسے شخص کی دولت کی کیا انتہا جس کے گھر میں چار چرخے چلتے ہوں۔

بشر بجومی کو انعام

بشر بجومی کہتا ہے ایک دن مغرب کے وقت ابو جعفر نے مجھے بلایا اور ایک کام کے لئے بھیجا۔ جب میں واپس آیا انھوں نے اپنے مصلے کا ایک کونا اٹھایا وہاں ایک دینار رکھا ہوا تھا مجھ سے کہا اسے لے لو اور حفاظت سے رکھو چنانچہ وہ دینار اب تک میرے پاس موجود ہے۔

ایک غلام کی رقم کی ضبطی

ابو مقاتل الخراسانی کہتا ہے میرے ایک غلام کے متعلق ابو جعفر سے بیان کیا گیا کہ اس کے پاس دس ہزار درہم ہیں، ابو جعفر نے وہ اس سے لے لئے اور کہا کہ یہ میرا روپیہ ہے۔ اس غلام نے کہا یہ روپیہ آپ کا کیسے ہو سکتا ہے میں کبھی آپ کی ملازمت میں نہیں رہا نہ میرے اور آپ کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ ہے۔ کہنے لگے ہاں یہ ٹھیک ہے مگر تو نے عنبہ بن موسیٰ بن کعب کی ایک لونڈی سے نکاح کیا تھا اس سے یہ روپیہ تجھ کو ورثہ میں ملا ہے اور یہ روپیہ اس لونڈی کو اس وقت ملا جب کہ عنبہ سندھ کا والی تھا اور اس نے میری نافرمانی کی اور میرے روپیہ کو غصب کیا تو یہ روپیہ حقیقت میں وہی روپیہ ہے۔

والی بارو سا سے ایک درہم کی طلبی

ابو جعفر نے ایک شخص کو بارو سا کا والی مقرر کیا جب یہ وہاں سے واپس آیا تو اس خیال سے کہ اسے کچھ دینا نہ پڑے وہ اسے ڈانٹنے لگے اور کہنے لگے میں نے تجھ کو اپنی امانت میں شریک بنایا اور مسلمانوں کی مال گزاری کا تحصیلدار مقرر کیا تو نے اس میں خیانت کی۔ اس شخص نے کہا اے امیر المومنین میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس روپیہ میں سے میرے پاس صرف ایک درہم مثقال ہے، جسے میں نے اپنی جیب میں رکھ چھوڑا ہے تاکہ آپ کے پاس سے جب جاؤں تو خرچ کرا یہ کر کے اپنے گھر جا سکوں اس کے علاوہ آپ کے مال یا اللہ کے مال کا ایک جبہ میرے پاس نہیں ہے۔ کہنے لگے میں تجھ کو صادق القول سمجھتا ہوں اچھا وہ ہمارا درہم ہمیں دو۔ منصور نے وہ درہم اس سے لے کر اپنے تہبند کے نیچے رکھ لیا اور کہا کہ میری اور تمہاری مثال مجیرام عامر کی ہے۔ اس نے پوچھا یہ مجیرام عامر کون تھا منصور نے اسے بجو اور اس کے پناہ دینے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا قصہ سنایا۔ کہ اسے کچھ دینا نہ پڑے۔ ابو جعفر نے اسے سخت سست بھی کہا

قثم کے نام کی تشریح ہشام بن محمد کہتا ہے ایک مرتبہ قثم بن العباس کسی ضرورت سے ابو جعفر کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگے کہ اپنی ضرورت تو ایک طرف رکھو پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارا نام قثم کیوں رکھا گیا۔ اس نے کہا میں اس سے قطعی ناواقف ہوں۔ کہنے لگے قثم اس شخص کو کہتے ہیں جو کھاتا ہے اور گراتا جاتا ہے۔ کیا تم نے یہ شعر نہیں سنا

وللکبراء اکل کیف شاؤوا وللصغر اُکلٌ واقتثام

سن رسیدہ جس طرح چاہتے ہیں کھاتے ہیں اور کم سن کھاتے ہیں اور گراتے ہیں۔

محمد بن سلیمان کے متعلق منصور کی رائے ایک مرتبہ منصور نے محمد بن سلیمان کو بیس ہزار درہم دیئے اور اس کے بھائی جعفر کو دس ہزار دیئے۔ جعفر نے عرض کیا کہ جناب والا نے باوجود اس بات کے کہ محمد مجھ سے چھوٹا ہے اسے زیادہ دیئے اور مجھے کم۔ کہنے لگے اور کیا تم اس جیسے ہو ہم جس طرف جاتے ہیں ہمیں محمد کے رفاہ عام کے کاموں کے آثار نظر آتے ہیں۔ خود ہمارے گھر میں اس کے تحائف اب تک کچھ نہ کچھ موجود ہیں اور تم نے ان میں سے کوئی بات بھی کہی نہیں کی۔

ابن ہبیرہ کی منصور کے متعلق رائے ایک دن ابن ہبیرہ اپنی مجلس میں بیٹھا بیان کر رہا تھا کہ میں نے جنگ و امن دونوں حالتوں میں کسی شخص کو منصور سے زیادہ ہوشیار و چالاک بیدار و چوکنا نہیں پایا باوجودیکہ میرے ساتھ عرب کے مشہور بہادر سردار تھے انھوں نے میرے شہر میں مجھے لونا تک محصور رکھا۔ ہم نے اپنی تمام کوششیں اس بات میں صرف کر دیں کہ کوئی موقع ایسا میسر ہو سکے کہ ہم اس کے پڑاؤ پر کسی کمزور نقطے سے یورش کر سکیں اور اس طرح اس کی طاقت کو توڑ دیں مگر کبھی ایسا موقع ہمیں نصیب نہ ہوا۔ جب انھوں نے مجھے محصور کیا تھا اس وقت میرے سر میں ایک بال بھی سفید نہ تھا اور جب میں محاصرہ سے نکل کر ان کے پاس آیا ہوں اس وقت ایک بال بھی سیاہ نہ رہا تھا۔

اعشیٰ کے یہ شعر اس پر صادق آتے ہیں

یقوم علی الرغم من قومہ فیعفو اذا شاء او ینتقم

اخو الحرب لا ضرعٌ واھنٌ ولم ینتعل بنعال الخدم

وہ اپنی قوم کے منشا کے خلاف ان کے مقابل جما ہوا ہے۔ جب چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے انتقام لے لیتا ہے وہ بڑا جنگجو بہادر ہے کمزور و بزدل نہیں ہے اور نہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پہنے پرانے جوتے پہن رکھے ہیں۔

منصور اور ازہر السمان

ایک مرتبہ ابو جعفر ازہر السمان کے پاس اپنے خلیفہ ہونے سے قبل مہمان بھی تھے (یہ ازہر السمان محدث نہیں ہے بلکہ دوسرا شخص ہے) ان کے خلیفہ ہونے کے بعد یہ مدینۃ السلام میں آیا اور ان کی جناب میں پیش کیا گیا۔ پوچھا کیوں آئے ہو۔ اس نے کہا چار ہزار درہم مجھ پر قرض ہیں، میرا مکان شکستہ ہو گیا ہے۔ اور میرا لڑکا اپنی شادی کرنا چاہتا ہے۔ ابو جعفر نے اسے بارہ ہزار درہم دلوا دیئے اور پھر کہا ازہر اب کوئی غرض لے کر تم ہمارے پاس نہ آنا، اس نے کہا بہت اچھا۔ تھوڑی مدت کے بعد وہ پھر آیا پوچھا کیوں آئے ہو۔ اس نے کہا محض آپ کے سلام کے لئے حاضر ہوا ہوں، کہنے لگے مجھے خیال ہوتا ہے کہ اس مرتبہ تم اسی قسم کی ضروریات کے لئے آئے ہو گے جن کے لئے پہلی مرتبہ آئے تھے۔ اس مرتبہ پھر انھوں نے بارہ ہزار درہم اسے دلوا دیئے اور کہا ازہر اب تم کبھی نہ کسی غرض کو لے کر آنا اور نہ سلام کے لئے آنا۔ اس نے کہا بہت بہتر ہے کچھ ہی روز کے بعد وہ پھر آیا۔ پوچھا اب کیوں آئے اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ آپ کے پاس کوئی دعا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ آپ مجھے بتا دیں۔ کہنے لگے تم اس کا ورد ہرگز نہ کرنا وہ مستجاب نہیں ہے۔ میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے تمہارے بار بار آنے سے بچائے مگر اس نے قبول نہیں کی۔ اس مرتبہ انھوں نے بغیر کچھ دیئے اسے جانے کی اجازت دیدی۔

ابن ہبیرہ کے نام منصور کا خط

جب ابن ہبیرہ واسط میں محصور تھا اور ابو جعفر اس کے مقابل جمے ہوئے تھے اس نے ان سے کہلا بھیجا کہ چونکہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم مجھے بزدل سمجھتے ہو میں فلاں دن باہر آکر تم سے مبارزت طلب کروں گا۔ منصور نے اس کے جواب میں لکھا اے ابن ہبیرہ تو اپنے غرور و نخوت میں حد سے متجاوز ہو گیا ہے اللہ نے جو وعید تجھ سے کی ہے وہ اس کو سچ کر دکھائے گا اور شیطان نے تجھے جو امیدیں بندھائی ہیں وہ ان کو کبھی پورا نہ کرے گا جس شے کو اب تک اللہ نے دور رکھا ہے شیطان اسے قریب کر رہا ہے۔ وقت آتا ہے پھر خود ہی تجھکو معلوم ہو جائے گا میری اور تیری مثال اس قصہ کے مصداق ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ایک شیر کی ملاقات سور سے ہوئی سور نے کہا میرے مقابلہ پر آؤ شیر نے جواب دیا تو سور ہے میرا جوڑ نہیں اگر میں تجھ سے لڑوں اور قتل کر دوں تو مجھ سے کہا جائے گا کہ تو نے سور کو مار ڈالا اس سے شرف فضیلت حاصل نہیں ہو گی اور اگر مجھے تیرے ہاتھوں کچھ بھی گزند پہنچا تو اس میں میرے لئے رسوائی ہے۔ سور نے کہا اچھا اگر تم مجھ سے نہیں لڑتے تو میں جا کر سب درندوں سے کہے دیتا ہوں کہ تم میرے سامنے بزدل نکلے اور میرے مقابلے پر نہ آئے شیر نے کہا تیری اس جھوٹی رسوائی کا برداشت کرنا میرے لئے اس بات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آسان ہے کہ میری موجھیں تیرے خون سے آلودہ ہوں۔

منصور کی ایک وفادار شخص کی تعریف

ایک مرتبہ کسی نے ابو جعفر سے ہشام بن عبدالملک کی ایک لڑائی میں کامیاب تدبیر و انتظام کا ذکر کیا ابو جعفر نے اس کے متعلق دریافت کرنے کے لئے ایک شخص کو جو ہشام کے ساتھ اس کے مقام رصافہ ہشام میں قیام پذیر ہوتا تھا بلا بھیجا وہ شخص آیا ابو جعفر نے اس سے پوچھا تم ہشام کے ساتھ تھے اس نے کہا جی ہاں پوچھا اچھا بتاؤ فلاں سنہ میں ہشام نے جو لڑائی لڑی اس میں اس نے کیا تدبیر اختیار کی تھی اس شخص نے کہا اللہ ان پر رحم کرے انھوں نے یہ تدبیر کی تھی پھر اس کے بعد اس شخص نے کہا انھوں نے ایسا انتظام کیا تھا رضی اللہ عنہ اس جملہ کو سن کر منصور کو غصہ آ گیا کہا اٹھ جا اللہ کا غضب تجھ پر نازل ہو تو میرے فرش پر بیٹھا ہوا میرے دشمن پر اللہ کی رحمت بھیج رہا ہے وہ بڈھا یہ کہتا ہوا کہ آپ کے دشمن کا بار احسان میری گردن پر ہے جو موت سے پہلے کسی طرح نہیں اتر سکتا اٹھ کھڑا ہوا۔ منصور نے اسے واپس بلایا کہا بیٹھ جاؤ اور بیان کرو کہ یہ بات تم نے کس بنا پر کہی۔ اس نے کہا کہ جب میرا ان کا مواجہہ ہوا انھوں نے میرے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ پھر مجھے کسی عرب یا عجمی کے در پہ سوال کی ضرورت نہ پڑی تو اس احسان کی وجہ سے کیا مجھ پر یہ بات واجب نہیں ہے کہ میں ان کا ذکر خیر کروں اور ان کے بعد ان کی تعریف کروں۔ منصور نے کہا وہ بہت اچھی ماں تھی جس کے تم بیٹے ہو۔ اور وہ بہت عمدہ رات تھی جس میں تم پیدا ہوئے میں شہادت دیتا ہوں کہ تم شریف و کریم ماں باپ کے بیٹے ہو، اس کے بعد انھوں نے اس سے پورا واقعہ سنا اور اس کے لئے صلہ کا حکم دیا، اس نے کہا امیر المومنین اگرچہ مجھے آپ کے صلہ کی ضرورت تو نہیں ہے مگر اپنی عزت افزائی کے خیال سے میں اسے قبول کرتا ہوں اور نیز اس لئے کہ میں اس کا ذکر کروں، صلہ لے کر وہ بڈھا چلا گیا اس کے جانے کے بعد منصور کہنے لگے کہ ایسے شخص کے ساتھ احسان اور اکرام کرنا چاہیے افسوس ہے کہ ہماری فرودگاہ میں کوئی ایسا شریف نظر نہیں آتا۔

اہل کوفہ کو منصور کا انتباہ

کوفہ کے بعض لوگ ایسے تھے جو ہمیشہ اپنے عامل پر اعتراض اور اپنے امیر کے تشدد کی شکایت کرتے تھے اور اسی کے ساتھ ایسی باتیں بھی کرتے تھے جس سے حکومت پر طعن ہوتا تھا۔ صاحب برید نے اپنے خط میں اس کی شکایت لکھ بھیجی منصور نے ربیع سے کہا کہ بارگاہ خلافت میں جو کوفہ والے ہوں ان سے جا کر کہدو کہ امیر المومنین کہتے ہیں کہ اگر تمھارے دو شخص بھی ایک جا جمع پائے جائیں گے تو میں ان کے سر اور ڈاڑھیاں منڈوا دوں گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُن کی پیٹھ پر درے لگواؤں گا تم اپنے گھروں میں جا کر بیٹھو اور کوئی حرکت ایسی نہ کرو جس کی پاداش میں تم کو تکلیف اٹھانا پڑے۔ ربیع نے یہ پیام ان کو آکر سنا دیا ابن عیاش نے اس سے کہا اے عیسیٰ بن مریم کے شیعہ جس طرح تم نے امیر المومنین کا پیام ہمیں پہنچایا ہے تم ہماری گزارش بھی ان کے گوش گزار کر دو کہ مار کی قوت برداشت ہمیں نہیں البتہ ڈاڑھی کے منڈوانے کے متعلق جب امیر المومنین پسند کریں حکم دے سکتے ہیں۔ ابن عیاش کی ڈاڑھی میں بال ہی نہ تھے۔ ربیع نے اندر جا کر منصور سے یہ بات کہہ دی۔ سن کر ہنس پڑے اور کہا اللہ اس کو ہلاک کر دے وہ کس قدر مکار اور خبیث ہے۔

منصور کا اصبغ سے حسن سلوک

نضر بن حرب ابو جعفر کا ایک بہرہ دار بیان کرتا ہے کسی علاقہ سے ایک شخص جس نے حکومت کے خلاف فساد برپا کرنا چاہا تھا گرفتار کر کے میرے پاس لایا گیا میں نے اسے ابو جعفر کی خدمت میں پیش کیا اسے دیکھ کر انھوں نے کہا اصبغ اس نے کہا جی امیر المومنین کہنے لگے بڑے افسوس کی بات ہے کہ میں نے تجھے آزاد کیا اور تیرے ساتھ احسان کیا اس نے کہا بجا ارشاد ہے کہنے لگے پھر بھی تو نے میری حکومت و سلطنت کی بربادی کے لئے جہد و جہد کی اس نے کہا میں نے غلطی کی اور امیر المومنین معاف فرمائیں۔ ابا نھوں نے عمارہ کو جو دربار میں حاضر تھا بلایا اور کہا دیکھو یہ اصبغ موجود ہے اور یہ بری نظروں سے مجھے گھور رہا ہے۔ عمارہ نے کہا امیر المومنین بجا ارشاد فرماتے ہیں۔ کہنے لگے اچھا میری وہ تھیلی لاؤ جس میں عطا کی رقم رہتی ہے وہ تھیلی لائی گئی اس میں پانچ سو درہم تھے۔ اصبغ کی طرف مخاطب ہو کر اس تھیلی کو ہلاتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسے لو یہ خالص درہم ہیں اور اپنی خدمت پر چلے جاؤ۔ عمارہ کہتا ہے میں نے اصبغ سے پوچھا کہ امیر المومنین کے اس طرز عمل کو ذرا سمجھاؤ اس نے کہا جب میں غلام تھا تو رسیاں بٹا کرتا تھا اور میری محنت کی کمائی سے وہ بھی کھاتے تھے۔

اصبغ کی بغاوت و قتل

نضر کہتا ہے اس کے بعد دوسری مرتبہ وہی شخص پھر گرفتار کر کے لایا گیا میں نے حسب سابق اسے امیر المومنین کی خدمت میں پیش کر دیا جب وہ ان کے روبرو جا کر کھڑا ہوا تو امیر المومنین نے تیز نظروں سے اسے دیکھا اور کہا "اصبغ" اس نے کہا جی امیر المومنین! کہنے لگے تو نے ہماری حکومت کے خلاف یہ اور سازش کی تھی اس نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور کہا مجھ سے حماقت ہوئی۔ مگر اس مرتبہ امیر المومنین نے اُسے قتل کرا دیا۔

منصور کی ایک امیوی سے جواب طلبی

ابو جعفر زعفرانی خضاب اپنی ڈاڑھی میں لگاتے تھے وجہ اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تھی کہ ان کے بال اس قدر نرم تھے کہ کوئی اور خضاب وہ قبول ہی نہیں کرتے تھے ڈاڑھی بھی ہلکی سی تھی۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ منبر پر خطبہ کے دوران میں وہ رو پڑے اور آنسو بالوں کی کمی اور نرمی کی وجہ سے تیزی کے ساتھ ڈاڑھی پر دوڑتے ہوئے ٹپک جاتے۔ بنی امیہ کا ایک سربرآوردہ شخص گرفتار کر کے منصور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ منصور نے اس سے کہا۔ میں تم سے چند باتیں پوچھتا ہوں تم ان کا صحیح جواب دیدو اور پھر تم کو امان ہے۔ اس نے کہا بہتر ہے سوال کیجئے۔ پوچھا بنی امیہ کے زوال کی حقیقی وجہ کیا ہوئی اس نے کہا۔ خبروں کا انتشار۔ پوچھا کس مال کو انھوں نے زیادہ سود مند پایا۔ اس نے کہا جواہرات کو، پوچھا کون جماعت وفادار ثابت ہوئی اس نے کہا ہمارے موالی۔ یہ سن کر پہلے منصور کا ارادہ ہوا کہ وہ خبروں کا انتظام اپنے خاندان کو سپرد کرے مگر اس میں اُسے ان کی تحقیر نظر آئی تو پھر اس نے اس کام میں اپنے موالیوں سے مدد لی۔

ابو جعفر منصور کی سادہ زندگی

محمد بن سلیمان بیان کرتا ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ منصور نے کوئی دوا کھائی ہے یہ جاڑے کا زمانہ تھا اور اس روز نہایت شدید سردی تھی میں ان کے پاس گیا تاکہ مزاج پرسی کروں اور دریافت کروں کہ آیا وہ دوا موافق طبیعت ہوئی یا نہیں۔ میں قصر کے ایسے راستے سے قصر میں داخل کیا گیا جہاں سے پہلے کبھی اندر جانے کا مجھے اتفاق نہیں ہوا تھا۔ میں ایک چھوٹے حجرے میں پہنچا جس میں صرف ایک کوٹھری تھی اس کے عرض میں ایک در تھا اور اس کے برآمدہ سائبان کے ایک ستون پر قائم تھا۔ در پر مساجد کی طرح پردہ پڑا ہوا تھا میں اندر گیا دیکھا کہ وہاں ایک ٹاٹ بچھا ہوا ہے اور وہاں سوائے ان کے بستر اور لحاف و توشک کے اور کچھ نہ تھا۔ میں نے کہا امیر المومنین اس حجرے کو آپ کی مدد کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ کہنے لگے چچا جان میں تو رات یہیں بسر کرتا ہوں۔ میں نے کہا کیا یہاں سوائے ان چیزوں کے جو میں دیکھ رہا ہوں اور کچھ نہیں ہے۔ کہنے لگے جی ہاں بس یہی کچھ ہے جو آپ کے پیش نظر ہے۔

بیت مال المظالم

منصور جس والی کو معزول کرتے اُسے خالد البطین کے مکان میں جو صالح المسکین کے مکان سے بالکل ملا ہوا دجلہ کے کنارے واقع تھا قید کر دیتے۔ پھر اس معزول سے جرمانہ وصول کرتے اس کے بعد اس شخص کو قطعی برطرف کر دیتے۔ اس طرح جو روپیہ جمع ہوتا اس پر معزول کا نام لکھ کر بیت المال میں رکھوا دیتے۔ جس جگہ یہ رقم جمع کی جاتی اس کا نام انھوں نے بیت مال المظالم رکھا تھا۔ مہدی سے کہا میں نے تمھارے لئے ایسی چیز مہیا کر دی ہے کہ اپنے روپیہ کو خرچ کئے بغیر تم اس کے ذریعہ سے سب کو خوش کر سکو گے میرے مرنے کے بعد تم ان سب لوگوں کو اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس بلانا جن سے میں نے یہ رقم حاصل کی ہے۔ جن کا نام میں نے رقم مظالم رکھا ہے۔ اسے تم ان سب کو واپس کر دینا اس طرح وہ سب اور ان کی وجہ سے عوام تمہارے مداح ہو جائیں گے خلیفہ ہونے کے بعد مہدی نے اس مشورہ پر عمل کیا۔

محمد بن عبید اللہ کی معزولی و بحالی کا واقعہ

منصور نے محمد بن عبید اللہ بن محمد بن سلیمان بن محمد بن عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث کو ملقا کا والی مقرر کیا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد اسے علیحدہ کر دیا اور حکم دیا کہ وہ اس تمام مال کے ساتھ جو اس کے پاس ہو قید کر کے ہمارے پاس بھیج دیا جائے، یہ شخص ڈاک کے ذریعہ بارگاہ خلافت میں روانہ کر دیا گیا۔ دو ہزار دینار اس کے پاس دستیاب ہوئے تھے وہ بھی اس کے سامان کے ساتھ بھیج دیئے گئے۔ اس سامان میں سونجرد کا ایک مصلے، ایک خیمہ، ایک گدا، دو تکیے، ایک طشت، ایک لوٹا اور پیتل کی ایک سیلاپچی تھی، یہ سب سامان اسی طرح رکھا ہوا تھا مگر سامان بہت بوسیدہ ہو چکا تھا۔ محمد بن عبید اللہ نے دو ہزار دینار تولے لئے۔ مگر اس سامان کو نکالتے ہوئے سے شرم آئی کہا کہ یہ میرا نہیں ہے۔ اس کے بعد مہدی نے اسے یمن کا اور اس کے بیٹے رشید کو جس کا لقب ابرا تھا مدینہ کا صوبہ دار مقرر کر دیا۔

صباح بن خاقان کی روایت

صباح بن خاقان کہتا ہے "جب ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن کا سر منصور کے پاس لایا گیا میں موجود تھا۔ یہ ایک ڈھال میں رکھ کر ان کے سامنے رکھا گیا۔ ایک برہنہ تلوار بند پہرہ دار نے اس پر جھک کر اپنی تلوار سے اس میں شگاف کر دیا ابو جعفر نے بہت ہی خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھا۔ مجھ سے کہا کہ اس کی ناک کچی کر دو۔ میں نے گرز سے اس کی ناک پر ایسی سخت ضرب لگائی کہ اس کی ناک اس طرح پچک گئی کہ اگر ہزار دینار بھی اب خرچ کئے جاتے تو ویسی ناک نہ ملتی۔ اس کے بعد دوسرے پہرہ داروں کے گرزوں نے اسے سنبھالا اور مار مار کر ٹھنڈا کر دیا پھر اس کی ٹانگ گھسیٹ کر باہر پھینک دیا گیا۔

ابو جعفر منصور اور اشعب شاعر

اصمعی کہتا ہے مشہور گویا اشعب ابو جعفر کے عہد میں بغداد آیا۔ بنی ہاشم کے تمام شوقین نوجوانوں نے اسے اپنے ہاں باری باری بلایا۔ اس نے اپنا گانا ان کو سنایا اس کی ایک ایک تان ایسی غضب کی ہوتی کہ سب تڑپ جاتے مگر پھر بھی اس کے گلے پر اس کا بار نہ معلوم ہوتا۔ جعفر نے پوچھا یہ شعر کس کے ہیں:

لمن طلل بذات الجیش امسی دارساً خلقاً علون بظاهر البیداء فالحزون قد قلقاً

(ترجمہ) بتاؤ کہ ذات الجیش میں یہ کس کے شکستہ ٹیلے والے کھنڈرات ہیں۔ وہ تو صحرا میں چلی گئیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاشق محزون و مہجور ہاتھ ملتا رہا

اشعب نے کہا کہ جہاں تک اس کے راگ میں نشست و ترتیب کا تعلق ہے وہ پہلے میں نے معبد سے سیکھا تھا میں اسی سے گانا سیکھتا تھا۔ پھر جب دوسروں نے معبد سے یہی چیز سیکھنا چاہی اس نے کہا تم اشعب سے سیکھو کیونکہ وہ اسے مجھ سے بہتر ادا کرتا ہے۔

ایک مرتبہ اشعب نے اپنے بیٹے عبیدہ سے کہا کہ میں عنقریب تجھے اپنے گھر سے نکال دوں گا اور کوئی واسطہ نہ رکھوں گا اس نے پوچھا کیوں؟ اشعب نے کہا میں تمام دنیا میں کسب معاش کے لئے پھرتا ہوں تو جوان ہو گیا ہے میرے ساتھ میرے گھر میں رہتا ہے اور کچھ کمائی نہیں کرتا اس نے کہا آپ کا ارشاد بجا ہے۔ انشاء اللہ میں بھی کمانے لگوں گا۔ مگر ابھی تو میری مثال رائج ہنس کی ہے جو اپنے ماں کے مرنے تک خود اپنی خوراک حاصل نہیں کرتی۔

خس کا رواج

اکاسرہ ایران کا یہ دستور تھا کہ موسم گرما میں ان کے کمرے کا فرش روزانہ نئی مٹی سے لیپا جاتا اسی میں وہ دوپہر کے وقت آرام کرتے۔ اس کے علاوہ کمرے کے چاروں طرف بانس اور گھاس کی موٹی موٹی ٹٹیاں بنا کر نصب کر دی جاتیں اور ان کے بندھنوں میں قدرتی برف کے ٹکڑے رکھ دیئے جاتے۔ بنی امیہ بھی یہی کرتے تھے منصور پہلے شخص ہیں جنھوں نے موسم گرما میں خس کا استعمال شروع کیا۔ ایک شخص بیان کرتا ہے کہ اپنے ابتدائی عہد میں منصور بھی روزانہ اپنے کمرے کو لپوایا کرتے تھے اور اسی میں دوپہر گزارتے تھے کچھ عرصہ کے بعد ابو ایوب الخوزی نے ان کے لئے موٹے موٹے کپڑے پانی میں تر کر کے ان کو ٹٹی پر جمایا اس کی خنکی منصور کو بہت خوش گوار معلوم ہوئی۔ کہنے لگے میرا خیال ہے کہ اگر ان کپڑوں کے مقابلہ میں زیادہ کثیف کپڑے ہوں تو وہ پانی کو زیادہ جذب کریں گے اور اس سے زیادہ ٹھنڈک ہوگی۔ اس کے بعد ان کے لئے خس لیا گیا یہ ان کے قبہ پر جما دیا جاتا تھا۔ ان کے بعد دوسرے خلفاء نے خس کی ٹٹیاں بنوا کر استعمال کیں اور ان کو دیکھ کر پھر سب لوگوں نے ان کا استعمال شروع کر دیا۔

ابلق راوندی

علی بن محمد بیان کرتا ہے۔ راوندی جماعت میں ایک مبروص شخص تھا جس کا لقب ابلق تھا یہ اپنے عقائد میں نہایت درجہ غلو رکھتا تھا۔ ان کی اشاعت کرتا تھا اور ان عقائد کو اپنی طرف منسوب کرتا تھا اس کا دعویٰ تھا کہ جو روح عیسیٰ ابن مریم میں تھی وہ علی رضی اللہ عنہ ابی طالب میں آئی ان کے بعد دوسرے ائمہ میں ایک دوسرے سے منتقل ہوتی ہوئی ابراہیم بن محمد میں در آئی۔ یہ سب ائمہ ہدیٰ ہیں۔ انھوں نے محرمات کو اپنے لئے حلال کر لیا تھا اس جماعت کا ایک شخص پوری جماعت کو اپنے گھر بلا کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا کھلاتا شراب پلاتا اور پھر سب کو اپنی بیوی سے ہم بستر کرتا۔ اسد بن عبداللہ کو ان کی خبر لگ گئی اس نے ان سب کو قتل کر کے سولی پر لٹکا دیا۔ یہ دستور ان میں آج تک باقی تھا۔

ابو جعفر منصور اور راوندیہ فرقہ

پھر انھوں نے ابو جعفر کی پرستش شروع کی رخضراء پر چڑھ کر وہاں سے اس طرح کودے گویا پرواز کریں گے۔ ان کی ایک جماعت مسلح ہو کر علی الاعلان نمودار ہوئی یہ ابو جعفر کے نام کے نعرے لگاتے ہوئے "تو ہمارا معبود ہے تو ہمارا معبود ہے" قصر کی سمت آئے خود ابو جعفر ان کے مقابلے کے لئے نکلے۔ اور اُن سے لڑے راوندی ان سے لڑتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے "تو ہمارا معبود ہے تو ہمارا معبود ہے"۔ ان کی ایک جماعت خضراء پر چڑھ کر اس طرح کودی کہ گویا وہ اُڑ رہی ہے مگر ان میں سے کوئی ایسا نہ بچا جو زمین پر پہنچنے سے پہلے پاش پاش نہ ہو گیا یا اس کی روح نہ نکل چکی ہو۔

عبداللہ بن علی کا ایک اموی کو قتل کا حکم

جب عبداللہ بن علی منصور کے خوف سے بصرہ میں سلیمان بن علی کے پاس روپوش تھا یہ ایک دن کوٹھے پر برآمد ہوا اُس وقت اس کے ساتھ اس کے بعض موالی اور سلیمان بن علی کا ایک مولیٰ تھے اس کی نظر ایک شخص پر پڑی جو نہایت حسین جمیل اور وجیہ تھا۔ اس کی چال میں حاکمانہ شان تھی۔ نخوت کی وجہ سے اس کے کپڑے زمین پر لوٹ رہے تھے۔ عبداللہ بن علی نے سلیمان بن علی کے مولیٰ سے پوچھا یہ کون ہے اس نے بتایا یہ فلاں بن فلاں اموی ہے یہ سنتے ہی عبداللہ کو طیش آ گیا فرط غضب میں حیرت سے دونوں ہاتھ سے تالی بجانے لگا اور اُس نے کہا خوب اب تک ہماری راہ میں ایک لوک دار پہاڑی باقی ہے۔ اب اس نے اپنے ایک مولیٰ سے اس کا نام لے کر کہا کہ تو ابھی اُتر کر جا اور اس کا سر لے کر آ۔

شامی وفد کی ابو جعفر منصور سے معذرت

جب ابو جعفر نے عبداللہ بن علی کو شکست دے کر بغداد میں قید کر دیا اس وقت اہل شام کا ایک وفد جس میں حارث بن عبدالرحمٰن بھی تھا ان کی خدمت میں حاضر ہوا کئی شخصوں نے تقریر کی بعد میں حارث نے تقریر کی اور کہا اللہ امیر المومنین کے تمام کام بناتا رہے۔ ہم کسی فخر و مباہات کے لئے حاضر نہیں ہوئے ہیں۔ بلکہ ہم اظہار توبہ کے لئے آئے ہیں۔ ہم ایک فتنہ میں اُلجھائے گئے جس میں ہمارے حلیم و کریم اشخاص بھی خفیف الحرکات اور بے عقل ہو گئے۔ جو کچھ ہم سے سرزد ہوا ہے ہم اس کا اعتراف کرتے ہیں اور معافی چاہتے ہیں۔ اگر آپ ہمیں سزا دیں تو آپ حق بجانب ہیں کیونکہ ہم نے جرم ہی ایسا کیا ہے کہ اس کی سزا ملے اور اگر معاف کر دیں تو آپ کا خاص احسان اور فضل ہمارے حال پر ہوگا۔ جب اللہ نے آپ کو ہم پر قدرت دی اور ہمیں آپ کے بس میں کر دیا ہے تو آپ ہم سے درگزر کریں اور اس طرح اپنے احسان کا بار عظیم ہم پر رکھ دیں اور آپ تو ہمیشہ سے احسان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے رہے ہیں۔ ابو جعفر نے کہا میں نے معاف کر دیا۔

آل عیسیٰ بن نہیک سے منصور کا حسن سلوک

عیسیٰ بن نہیک کا مولیٰ زید کہتا ہے۔ میرے آقا کے مرنے کے بعد منصور نے مجھے بلایا کہا "زید" میں نے کہا جی امیر المومنین۔ پوچھا "ابو زید کتنا روپیہ چھوڑا" میں نے کہا ایک ہزار دینار یا اس کے قریب پوچھا وہ کہاں ہیں میں نے کہا وہ بی بی نے ان کے ماتم میں خرچ کر دیئے۔ اسے سن کر ان کو بڑا تعجب ہوا۔ کہنے لگے اس کی بی بی نے ایک ہزار دینار اس کے ماتم میں خرچ کر دیئے۔ یہ تو بڑی تعجب کی بات ہے۔ اس کی بیٹیاں اب کتنی باقی ہیں میں نے کہا چھ۔ اس کے بعد دیر تک سر نیچا کئے غور کرتے رہے پھر سر اٹھا کر مجھ سے کہا کہ مہدی کی ڈیوڑھی جاؤ۔ میں دوسرے دن صبح کو مہدی کے آستانہ پر حاضر ہوا اس نے پوچھا تمہارے ساتھ خیر ہیں۔ میں نے کہا مجھے تو نہ اس کا نہ اس کا حکم دیا گیا مجھے تو یہ بھی خبر نہیں کہ کیوں بلایا گیا ہے۔ ایک لاکھ اسی ہزار دینار مجھے دیئے گئے اور حکم دیا گیا کہ میں عیسیٰ کی ہر بیٹی کو تیس تیس ہزار دینار دیدوں۔ اس کے بعد ہی منصور نے مجھے طلب کیا۔ پوچھا تم نے وہ روپیہ جس کا ہم نے حکم دیا تھا لے لیا۔ میں نے عرض کیا جی امیر المومنین۔ کہا کل صبح تم ان لڑکیوں کے ہم کفو ہر اپنے ساتھ لے کر حاضر رہو۔ میں ان کی شادیاں کر دوں گا۔ دوسرے دن محمی کے بیٹوں میں سے تین کو اور تین ان لڑکیوں کے دادھیالی رشتہ دار آل نہیک کے تین شخصوں کو میں لے کر بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا۔ منصور نے ان سب لڑکیوں کا تیس تیس ہزار درہم مہر کے عوض ان کے ہم کفو عزیزوں کے ساتھ نکاح کر دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ شوہر اپنی بیویوں کا مہر میرے خزانہ سے لے کر ان کو دیدیں۔ مجھے یہ حکم دیا کہ میں ان لڑکیوں کے روپیہ سے ان کے لئے جائداد خریدوں تاکہ اس سے ان کی گزر اوقات ہو سکے۔ میں نے حسب الحکم بجا آوری کی۔

منصور کی اپنے خاندان پر نوازشات

ثمیم کہتا ہے کہ ایک دن میں منصور نے ایک کروڑ درہم اپنے اہل بیت میں تقسیم کئے اور صرف اپنے ایک چچا کو دس لاکھ دیئے ہیں معلوم نہیں کہ ان سے پہلے یا بعد کسی خلیفہ نے اتنی کثیر رقم ایک دن میں کسی کو بھی دی ہو۔

منصور نے اپنے چچا سلیمان، عیسیٰ، صالح اور اسمٰعیل علی بن عبداللہ بن عباس کے بیٹوں کو دس دس لاکھ درہم مدد معاش کے طور پر بیت المال سے دیئے۔ منصور سب سے پہلے خلیفہ ہیں جنھوں نے دس لاکھ درہم بیت المال سے عطا دی یہ بات سرکاری دیوان میں ثبت ہوتی چلی گئی۔

ایک حزمی جوان کی منصور سے شکایت

ایک مرتبہ اہل مدینہ کا ایک وفد منصور کے پاس آیا انھوں نے ان کے لئے بغداد میں دربار عام منعقد کیا اور ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ تمہارا جو شخص مجھ سے ملنے آئے وہ اپنا نسب بیان کرے جو لوگ ان سے ملے ان میں عمرو بن حزم کی اولاد میں سے ایک نوجوان بھی آیا اس نے اپنا نسب بیان کرنے کے بعد کہا امیر المومنین احوص نے ہمارے متعلق کچھ شعر کہے تھے محض ان کی وجہ سے آج ساٹھ سال سے ہم اپنی جائداد سے محروم ہیں۔ ابو جعفر نے اس سے کہا کہ وہ شعر مجھے سنا۔ اس نے یہ شعر پڑھے:

لا تادین لحزمی ما رأیت بہ فقراً وان القی الحزمی فی النار

الف الحسین بمروان بذی خشب والداخلین علی عثمان فی الدار

کسی حزمی کو جو ضرورت مند ہو ہرگز پناہ نہ دینا چاہئے وہ آگ ہی میں ڈال دیا گیا ہو۔ انہوں نے ذی خشب کی لڑائی میں مروان کو بہت ایذا پہنچائی تھی اور یہی عثمانؓ پر ان کے مکان میں چڑھ آئے تھے۔

آل حزم کی املاک کی واپسی یہ شعر ایک قصیدہ کے ہیں جو احوص نے ولید بن عبدالملک کی شان میں کہا تھا جب احوص نے قصیدہ سنایا اور اس مقام پر پہنچا تو ولید کہنے لگا تم نے مجھے آل حزم کا جرم یاد دلا دیا اس لئے ان کی تمام املاک ضبط کر لیں۔ راوی یہ واقعہ سن کر ابو جعفر کہنے لگے جس طرح ان اشعار کی وجہ سے تم اپنی املاک سے محروم کر دیئے گئے۔ اسی طرح یقینی طور پر تم کو اب انہیں شعروں کی وجہ سے فائدہ بھی ہوگا۔ ابو ایوب کو حکم دیا کہ دس ہزار درہم لاکر اس شخص کو دو کیونکہ یہ ہمارے پاس استدعائے حاجت کے لئے آیا ہے۔ پھر حکم دیا کہ عمال کو لکھ دیا جائے کہ جہاں جہاں آل حزم کی املاک ہوں وہ سب ان کو واپس کر دی جائیں اور ان کی سالانہ آمدنی کا بقایا بنی امیہ کی املاک سے وصول کر کے آل حزم میں قانون وراثت اسلامی کے مطابق درجہ بدرجہ تقسیم کر دیا جائے۔ جو ان میں مر گیا ہو اس کا حصہ اس کے وارثوں کو دیا جائے اس طرح جس قدر وہ نوجوان ان کی بارگاہ سے حاصل کر کے کامیاب پلٹا کسی دوسرے کو میسر نہ ہو سکا۔

ابو جعفر منصور اور رعایا ایک مرتبہ عرصہ تک منصور دربار آمد ہوئے اور نہ سواری کے لئے نکلے۔ اس سے عوام میں چرچا ہوا کہ وہ علیل ہیں وہ کثیر تعداد میں آستانۂ خلافت پر مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوئے ربیع نے منصور سے جا کر کہا اللہ امیر المومنین کی عمر دراز کرے لوگوں میں اس قسم کا چرچا ہے۔ پوچھا کیا ہے اس نے کہا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ آپ علیل ہیں تھوڑی دیر سر نیچا کئے سوچتے رہے پھر کہا ربیع عوام کو اب ہماری کیا ضرورت رہی رعایا کو تین چیزوں کی حاجت ہوتی ہے اور جب وہ پوری کر دی گئی ہوں پھر اسے ہماری کیا ضرورت باقی رہی جب ہم نے ان کے خصومات کے تصفیے کے لئے منصف مقرر کر دیئے ان کے راستوں کو تمام خطرات سے محفوظ کر دیا کہ وہ دن رات ہر وقت بلا خطر سفر کر سکتے ہیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطراف ملک کی حفاظت کا پورا بندوبست کر دیا ہے کہ دشمن کو در آنے کا کوئی موقع نہیں رہا۔ اب کیا باقی ہے اس کے بعد چند روز خاموش رہے پھر ربیع کو حکم دیا کہ سواری کے اعلان کے لئے نقارہ پر چوب مارو سواری میں برآمد ہوئے اور سب لوگوں نے ان کو دیکھ لیا۔

ابو جعفر کی محمد بن ابی العباس سے مخاصمت

علی بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ ابو جعفر نے محمد بن ابی العباس کو امت کی نظروں میں بدنام کرنے کے لئے اس کے ساتھ کئی زندیق رند مشرب اوباش کر دیئے ان میں حماد عجرد بھی تھا یہ سب اہل خرافات محمد کے ساتھ احوزہ میں رہا کرتے تھے محمد نے زینب بنت سلیمان کے ساتھ اپنا عشق جتایا۔ یہ مربد آتا اور وہاں اس امید میں تاک جھانک کرتا کہ شاید اس کی محبوبہ دریچہ سے اسے دیکھتی نظر آجائے۔ اسی حالت میں اس نے حماد سے اس باب میں شعر کہنے کی فرمائش کی۔ اس نے چند شعر کہے۔ اس میں سے ایک یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ یا ساکن المربد قد هجت لی شوقًا فما انفك بالمربد

(ترجمہ) اے مربد کی رہنے والی تو نے میرے دل میں اپنا ایسا اشتیاق پیدا کر دیا ہے کہ اب میں اس مقام سے کہیں اور نہیں جا سکتا۔ راوی کہتا ہے کہ چونکہ منصور دو سال تک میرے باپ کے پاس مہمان رہے تھے اس وجہ سے میں ان کے طبیب خصیب کو اس کے بار بار آنے کی وجہ خوب پہچانتا تھا۔ علانیہ تو یہ اپنے آپ کو نصرانی کہتا تھا مگر دراصل یہ دہریہ تھا جسے کسی کام کے کرنے میں باک نہ تھا۔

محمد بن ابی العباس کا خاتمہ

منصور نے اپنے کسی خاص آدمی کے ذریعہ اس سے کہلا کر بھیجا کہ تم محمد کے قتل کا انتظام کر دو اس نے سم قاتل تیار کیا اور اس بات کا منتظر رہا کہ محمد کی طبیعت ذرا ناساز ہو اور میں اپنا کام کر دوں۔ چنانچہ ایک مرتبہ اسے حرارت ہو گئی۔ خصیب نے کہا تم اس کے لئے ایک شربت پی لو محمد نے کہا اچھا اسے بنا لاؤ۔ خصیب اس میں زہر ملا کر لے آیا اور محمد کو پلا دیا۔ اسی کے اثر سے محمد جاں بحق ہو گیا۔ اس کی ماں ام محمد بن ابی العباس نے منصور کو لکھا کہ خصیب نے میرے بیٹے کو زہر دے کر قتل کیا ہے۔ منصور نے حکم دیا کہ اسے ہمارے پاس پیش کیا جائے۔ خصیب حاضر بارگاہ ہوا منصور نے تیس درے اس کے لگوا دیئے مگر آہستہ آہستہ اور کچھ روز قید بھی رکھا پھر تین سو درہم انعام دے کر رہا کر دیا۔

ابو جعفر منصور کا ام موسیٰ الحمیریہ سے معاہدہ

یہی راوی بیان کرتا ہے منصور نے اپنی بیوی ام موسیٰ الحمیریہ سے یہ عہد کیا تھا کہ وہ اس کی زندگی میں نہ دوسری شادی کرے گا اور نہ لونڈیوں سے متمتع ہو گا اس کے لئے انہوں نے باقاعدہ عہد نامہ لکھ کر اس پر گواہوں کے دستخط بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبت کرا دیئے تھے اپنی خلافت کے عہد میں انھوں نے دس برس اسی کے ساتھ بسر کر دیئے اس عرصہ میں منصور نے اہلِ حجاز کے کئی فقیہ یکے بعد دیگرے بارگاہ خلافت میں طلب کر کے ان سے فتویٰ لیا۔ حجازی یا عراقی جو فقیہ ان کے پاس آتا یہ اسے وہ معاہدہ دکھاتے کہ کہیں اس میں کوئی ایسا پہلو ہے جس کی وجہ سے وہ عقد کر سکیں۔ اس کے جواب میں ام موسیٰ کی یہ حالت تھی کہ جب اسے معلوم ہوتا کہ فلاں فقیہ کو منصور نے اس غرض سے بلایا ہے وہ فوراً بہت بڑی رقم پہلے ہی سے اسے بھیج دیتی۔ ابو جعفر وہ معاہدہ فتویٰ کے لئے پیش کرتے مگر اس معاہدے کی موجودگی میں اور اس کی تحریر کو دیکھ کر کوئی بھی ان کو دوسری بیوی کی اجازت نہ دیتا۔ ابو جعفر کو برسرِ حکومت آئے دس سال گزرے تھے کہ ام موسیٰ نے بغداد میں انتقال کیا۔ یہ اُس وقت حلوان میں تھے ان کو اس کی خبرِ مرگ ملی اسی روز ایک سو جوان باکرہ عورتیں ہدیتہً ان کو پیش کی گئیں۔ منصور کے بیٹے جعفر اور مہدی اسی ام موسیٰ کے بطن سے تھے۔

بختیشوع کو شراب دینے کی مخالفت

علی بن جعفر بیان کرتا ہے بختیشوع الاکبر سوس منصور سے ملنے آیا۔ یہ بغداد کے باب الذہب سے ان کے قصر میں آکر باریاب ہوا منصور نے اس کے لئے کھانا منگوایا۔ جب دسترخوان اس کے سامنے بچھایا گیا اس نے کہا "شراب" کہا گیا کہ امیرالمومنین کے دسترخوان پر شراب نہیں پی جاتی۔ اُس نے کہا میں ایسا کھانا نہیں کھاتا جس کے ساتھ شراب نہ ہو منصور کو اس کی اطلاع ہوئی انھوں نے کہا اسے یوں ہی بھوکا رہنے دو۔ جب رات ہوئی اور عشا کا کھانا سامنے رکھا گیا اس نے پھر شراب مانگی اس مرتبہ بھی کہہ دیا گیا کہ امیرالمومنین کے دسترخوان پر شراب نہیں پی جاتی اب اس نے کھانا کھا لیا اور اس پر دجلہ کا پانی پی لیا دوسری صبح کو جب اس کی نظر پانی پر پڑی تو کہنے لگا میرا خیال تھا کہ کوئی شے شراب کا بدل نہیں ہو سکتی مگر یہ پانی شراب کا کام دیتا ہے۔

سرکاری باغات کے پھلوں کی فروختگی کا حکم

منصور نے اپنے عامل مدینہ کو لکھا کہ سرکاری باغات کا ثمرہ بیچ دو مگر صرف ایسے لوگوں کے ہاتھ بیچنا جن پر ہم غالب آسکیں اور وہ ہم پر غالب نہ آئیں۔ مفلس و قلاش ہم سے جیت جائے گا کیونکہ جب اس کے پاس کچھ نہیں ہوگا تو سزا دینے سے بھی کیا فائدہ ہوگا۔ ہمارا سارا روپیہ ڈوب جائے گا۔ اگر مفلس زیادہ قیمت پیش کرے تب بھی اس کے ہاتھ نہ فروخت کر دیا جائے۔

ابو جعفر منصور کا مقولہ

ابو جعفر کا مقولہ تھا کہ جو شخص موت سے پہلے کسی احسان کو فراموش کر دے وہ انسان نہیں ہے۔

فضل بن ربیع کہتا ہے کہ میں نے منصور کو کہتے سنا کہ عرب کہا کرتے تھے سخت خشک سالی ایسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرابی سے جو بہتر میں رسوا کرے بہتر ہے۔

ابو جعفر منصور کی دولت کے متعلق رائے

ہشیم القاری بصری نے ایک مرتبہ منصور کے سامنے کلام پاک کی یہ آیت ولا تبذر تبذیرا آخر تک تلاوت کی منصور اسے سن کر اللہ سے دعا مانگنے لگے کہ بار الہا تو مجھے اور میرے بیٹے کو اپنے عطیہ کی فضول خرچی سے محفوظ رکھ۔

ایک مرتبہ ہشیم نے ان کے سامنے یہ آیتہ الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل تلاوت کی۔ سن کر کہا صاحبو۔ اگر دولت حکومت کے لئے حصن اور دین و دنیا کے لئے بمنزلہ رکن اور باعث عزت و زینت نہ ہوتی تو روپیہ خرچ کرنے کی لذت اور بخشش کے ثواب کی عظمت معلوم ہونے کی وجہ سے میں آج رات دوسرے دن کے لئے ایک دینار یا درہم بھی اپنے پاس جمع نہیں رکھتا۔

ابو جعفر منصور کی ایک عالم سے ملاقات

ایک مرتبہ ایک اہل علم ملاقات کے لئے آئے پہلے تو وہ کچھ جچے نہیں اور ابو جعفر نے ان کو حقیر نگاہوں سے دیکھا پھر مختلف موضوع پر ہر طرح کے سوال کئے انھوں نے ہر سوال کا عالمانہ جواب دیا۔ پوچھا آپ کو یہ علم کیونکر حاصل ہوا انھوں نے کہا جو مجھے معلوم تھا اس کے بتانے میں میں نے بخل نہیں کیا۔ اور جو بات سیکھنا ہوتی تھی اس کے معلوم کرنے میں کبھی شرم نہیں کی کہنے لگے بے شک آپ کے تبحر علمی کی یہی وجہ ہے۔

ابو جعفر منصور کے اقوال

منصور اکثر یہ کہا کرتے تھے۔ جو شخص بغیر سوچے کوئی کام کرے گا یا بغیر اندازہ کوئی بات کہے گا لوگ ضرور اس کا مذاق اڑائیں گے

یہ بھی کہا کرتے تھے۔ افشائے راز جریم سے سازباز اور حکومت میں دراندازی یہ باتیں بادشاہوں کے ہاں ناقابل معافی ہیں۔ ان کے علاوہ وہ دوسرے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ ان کا مقولہ تھا۔ راز زندگی ہے لہذا جسے اس کا حامل بنایا جائے اس کے متعلق خوب جانچ پرتال کر لی جائے۔

عبدالجبار بن عبدالرحمٰن اور منصور

عبدالجبار بن عبدالرحمٰن الازدی نے منصور سے بغاوت کی تھی جب یہ گرفتار ہو کر پیش ہوا تو کہنے لگا کہ مجھے عزت کے ساتھ قتل کیا جائے کہنے لگے حرامزادے عزت کی موت کو تو چھوڑ آیا۔

ابو جعفر منصور کے خطبات

۱۵۲ھ میں ایک روز منصور بغداد کی جامع مسجد میں خطبہ دے رہے تھے اثنائے تقریر میں کہا "اے اللہ کے بندو ایک دوسرے پر ظلم مت کرو، کیونکہ ظلم ہی کی مکافات کے لئے اللہ کے بندو ایک دوسرے پر ظلم مت کرو کیونکہ ظلم ہی کی مکافات کے لئے روز قیامت آئے گا۔ اگر کوئی خطا کار اور ظالم نہ ہوتا تو میں تمہارے بازاروں میں تم میں ملا جلا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلتا پھرتا۔ نیز اگر مجھے کوئی ایسا شخص نظر آتا جو اس حکومت کا مجھ سے زیادہ اہل ہوتا تو میں بخوشی خود اس کے پاس جاتا اور اس بارِ گراں کو اس کے حوالے کر دیتا۔

منصور کہا کرتے تھے حلیم اپنی ناراضگی کا اظہار کنایتہً کرتا ہے اور سفلہ صاف صاف کہہ دیتا ہے۔

ایک مرتبہ ابان قاری نے یہ آیت ولا تجعل یدک مغلولۃً الی عنقک ولا تبسطھا کل البسط آخر تک ان کے سامنے تلاوت کی کہنے لگے میرے رب نے معاشرت کا کیسا عمدہ سبق ہمیں سکھایا ہے۔ ان کا مقولہ تھا۔ جس شخص نے احسان کے عوض میں احسان کر دیا اس نے پورا بدلہ دیدیا جس نے اس سے بڑھ کر کیا اس نے گویا شکر ادا کیا اور شکر شرافت ہے۔ اور جو شخص باوجود دوسرے پر احسان کرنے کے یہ کہتا ہے کہ یہ احسان خود اس نے اپنے ساتھ کیا ہے تو لوگ خود بخود اس کے شکر گزار ہوں گے اور دوست رہیں گے اس نے جو کچھ کسی نے اپنے ساتھ کیا ہے اور اس سے اپنی عزت و شرافت قایم رکھی۔ اس کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ دوسروں کی سپاس گزاری کا امیدوار ہو یہ یاد رہے کہ جو شخص تمہارے پاس کوئی حاجت لے کر آیا ہے اس نے اپنی عزت میں کوئی اضافہ نہیں کیا اب تمہیں چاہیئے کہ اسے رد کر کے اپنی آبروریزی نہ ہونے دو۔

اسحٰق بن عیسٰی کہتا تھا۔ تمام بنو عباس میں صرف ابو جعفر داؤد بن علی اور عباس بن محمد ایسے مقرر تھے جو فی البدیہہ اپنے مطلب کو خوبی سے ادا کرتے تھے۔

اسمٰعیل بن ابراہیم الفہری کہتا ہے کہ عرفہ کے دن منصور نے بغداد میں دوسرے راوی کہتے ہیں امام حج بن علی میں یہ تقریر کی۔ صاحبو! اللہ کی زمین پر اس کا حکمران ہوں۔ اللہ کی توفیق و رہنمائی کے ذریعہ تم پر حکومت کرتا ہوں میں اللہ کے خزانہ دار ہوں اس کی مشیت کے ساتھ عمل کرتا ہوں اس کے ارادے سے تقسیم کرتا ہوں اس کی اجازت دے دیتا ہوں۔ اللہ نے مجھے اپنے روپیہ کا قفل بنایا ہے جب وہ چاہتا ہے تمہاری عطایا اور روزیوں کی تقسیم کے لئے وہ مجھے کھول دیتا ہے۔ اور جب چاہتا ہے بند کر دیتا ہے صاحبو۔ اللہ کی اطاعت کی طرف آؤ اور آج ایسے مقدس دن میں جس میں اللہ نے اپنے فضل و کرم سے تم کو وہ بشارت دی جس کے متعلق وہ خود اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ آج میں نے تمہاری شریعت تمہارے لئے مکمل کر دی اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین اختیار کیا) اللہ سے دعا مانگو کہ وہ مجھے حق و صداقت کی توفیق عطا فرمائے۔ ہدایت پر قایم ہونے کے لئے میری مدد کرے مجھے تمہارے ساتھ نیکی اور احسان کی تلقین کرے اور عدل کے ساتھ تمہارے عطایا اور روزیوں کی تقسیم کے لئے میرے ہاتھ کو وا کر دے کیونکہ وہ سنتا ہے اور پاس ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ منصور نے اپنے خطبہ میں کہا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں میں اس کی حمد کرتا ہوں اس سے امداد طلب کرتا ہوں اس پر ایمان رکھتا ہوں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں میں اعلان کرتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی دوسرا معبود نہیں وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اس مقام پر ان کی برائی جانب سے کسی معترض نے کہا اے شخص جس کا تو ذکر کرتا ہے میں اسی کو تجھے یاد دلاتا ہوں۔ منصور نے خطبہ روک دیا اور کہا کہ میں اس شخص کی بات سننے کے لئے آمادہ ہوں جس نے اللہ کو یاد رکھا اور اس کی یاد دہانی کی میں اللہ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ سرکش و متکبر بن جاؤں اور معصیت کے فریب میں آجاؤں اگر میں ایسا ہوا تو گویا میں گمراہ ہو گیا اور صراط مستقیم سے بھٹک گیا۔ مگر اے ٹوکنے والے بخدا اس ٹوکنے سے تیرا ارادہ اللہ کی خوشنودی کا حصول نہ تھا بلکہ تیری نیت یہ تھی کہ لوگوں میں یہ چرچا ہو جائے کہ فلاں شخص نے خطبہ کے دوران میں کھڑے ہو کر یہ بات کہدی۔ اس پر عتاب ہوا۔ مگر اس نے صبر کیا میں تجھے معاف کر چکا ہوں ورنہ اس گستاخی کے بعد میرے لئے یہ بات بالکل آسان تھی کہ میں چاہتا تو تجھے قتل کر کے تیری ماں کو تیرا سوگوار بنا دیتا مگر اب آئندہ تو اور تم سب لوگ اس قسم کی حرکت سے اجتناب کرنا۔ اللہ نے اپنے دین کو ہم میں نازل فرمایا ہے اور ہم سے اس کی تفصیل و تشریح کرائی ہے جو معاملہ ہو اسے ان کے حوالے کر دو جو اس کے سرانجام دینے کے اہل ہیں وہی تم کو حسب موقع اس کے اتار چڑھاؤ پر لائیں گے اور لے جائیں گے۔ یہاں سے اب انھوں نے پھر خطبہ کا سلسلہ شروع کیا۔ اس لڑکے کا ان پر ذرا اثر نہ تھا معلوم ہوتا تھا کہ لکھا ہوا آستین میں رکھا ہے دیکھ کر پڑھ رہے ہیں۔ کہنے لگے اور میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

ابن ابی الجوزا کہتا ہے۔ ایک مرتبہ ابو جعفر بغداد کی مسجد جامع میں خطبہ پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کے قریب جا کر یہ آیت یا ایھا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون (اے ایمان والو وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے) پڑھ دی۔ نماز کے بعد مجھے ان کی خدمت میں پیش کیا گیا کہنے لگے تو کون ہے۔ تیرا مطلب یہ تھا کہ میں تجھے قتل کر دوں۔ وعدہ ہو اب تیری صورت مجھے نظر نہ آئے۔ میں ان کے پاس سے بچ کر چلا آیا۔

ایک مرتبہ بغداد کی مسجد جامع میں منصور خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے جب اس مقام پر اتقوا اللہ حق تقاتہ (اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے) پہنچے تو ایک شخص نے ان کی طرف بڑھ کر کہا اے اللہ کے بندے تم بھی اللہ سے اسی طرح ڈرتے رہو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ ابو جعفر نے خطبہ روک دیا۔ کہا جس نے اللہ کو یاد دلایا میں اس کی بات بخوشی سنتا ہوں۔ اے اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بندے بتاؤ کہ اللہ سے ڈرنے کے کیا معنی ہیں۔ وہ شخص یہ جواب سن کر کٹ گیا کوئی بات اس کی زبان سے نہ نکل سکی۔ ابو جعفر نے کہا صاحب اللہ سے ڈرتے رہو۔ ہمیں اپنے بارے میں ایسا موقع نہ دو جس کی پاداش کو تم پھر برداشت نہ کر سکو آئندہ کوئی شخص ایسی حرکت نہ کرے ورنہ میں اسے خوب پٹواؤں گا اور مدت تک کے لئے قید کر دوں گا۔ ربیع اس شخص کو اپنے پاس روک لو۔ ابراہیم بن عیسیٰ اس واقعہ کا راوی کہتا ہے کہ ربیع کا نام سن کر ہم سب کو اطمینان ہوا کہ اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ کیونکہ اُن کا دستور تھا۔ کہ جب وہ کسی کو سزا دینا چاہتے تھے تو مسیب کو گرفتاری کا حکم دیتے اس خلل اندازی کے بعد اب انھوں نے اس مقام سے جہاں سے خطبہ روکا تھا اس طرح خطبہ کا سلسلہ جاری کیا کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں یہ بات لوگوں کو بہت مستحسن معلوم ہوئی نماز سے فارغ ہو کر قصر تشریف لے چلے۔ عیسیٰ بن موسیٰ حسب دستور ان کے پیچھے تھا۔ آہٹ پا کر پوچھا۔ ابو موسیٰ۔ اس نے کہا جی امیر المومنین کہا کیا تم کو یہ اندیشہ ہے کہ میں اس شخص کو کوئی سزا دوں گا۔ اس نے کہا بخدا میرے دل میں کچھ اندیشہ تو اسی طرح کا پیدا ہوا تھا مگر امیر المومنین کا علم سب سے بڑھ کر ہے اور ان کی نظر اس سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے کہ وہ اس شخص کے معاملہ میں حق کے ماسوا کوئی بات کریں۔ کہنے لگے اس شخص کے متعلق بالکل اندیشہ نہ کرو۔ جب قصر میں آ کر بیٹھے اس کی حاضری کا حکم دیا وہ پیش کیا گیا اس سے کہا "اے شخص جب تو نے مجھے منبر پر دیکھا تو نے اپنے دل میں سوچا کہ اس شان و دبدبہ والے شخص تک میری رسائی کا اور کوئی ذریعہ بجز اس کے نہیں ہے کہ میں اس وقت اسے ٹوک دوں اگر اس کے علاوہ تو اپنے نفس کو اور نیکیوں میں مصروف رکھتا تو وہ تیرے لئے زیادہ بہتر ہوتا۔ اب جاؤ دن کو ہمیشہ روزے رکھو رات بھر نماز میں گزارو اور حج کے لئے زحمت سفر گوارا کرو۔ ربیع چار سو درہم اس کی کمر میں باندھ دے۔ جاؤ اب سزا آئی۔"

عبداللہ بن صالح امیر المومنین کا مولی بیان کرتا ہے کہ بغداد کی تعمیر کے بعد حج کے لئے گئے مکے میں خطبے کے لئے کھڑے ہوئے اس کا جو حصہ یاد رہ گیا ہے وہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون (ہم نے زبور میں ذکر کے بعد یہ بات لکھ دی ہے کہ زمین کے وارث ہمارے صالح بندے ہوتے ہیں۔

یہ قطعی فیصلہ ہے۔ سچی بات ہے۔ تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے اپنی حجت روشن کر دی ہے۔ ظالموں کی وہ جماعت ہلاک ہو گئی جنھوں نے کعبہ کو قابل فروخت شے سمجھ لیا تھا۔ سرکاری مال گزاری کو باپ دادا کی وراثت سمجھتے تھے اور جنھوں نے قرآن کو خرافات کا ایک مجموعہ سمجھا تھا جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز کا وہ مذاق اڑاتے تھے اسی کا وبال ان کی گردنوں پر پڑا۔ اب ان کے گنبد اور سنگین محل ہیں جو ویران پڑے ہیں۔ جب اللہ نے ان کو ڈھیل دی تو انھوں نے اس کی سنت کو بدل دیا خاندان رسول اللہ پر مظالم کئے۔ انھوں نے سرکشی کی، ظلم کیا اور متکبر بن گئے اور یہ اس کا دستور ہے کہ وہ ہر متکبر سرکش کو محروم کر دیتا ہے۔ اللہ نے ان کو ایسا سخت پکڑا کہ اب ان کا کوئی نام تک نہیں لیتا۔

ابن عیاش کہتا ہے کہ جب بہت سے حادثات پے در پے ابو جعفر کو پیش آئے تو انھوں نے یہ شعر اپنی مثال میں پڑھا:

تحیرت الظبا علی خداشٍ فما یدری خداشٌ ما یصید

اس کثرت سے ہرنیاں خداش کے سامنے پراگندہ پھر رہی ہیں کہ اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کس کا شکار کرے۔

اس کے بعد ہی انھوں نے تمام سپہ سالارانِ فوج، موالی، مصاحبین اور اپنے اہل بیت کو طلب کیا حماد الترکی کو گھوڑے پر زین لگانے کا حکم دیا سلیمان بن مجالد کو آگے بڑھایا اور مسیب بن زہیر کو حکم دیا کہ شہر کے تمام دروازوں کی ناکہ بندی کرے پھر چند روز میں خود بھی ایک دن سواری میں نکلے اور منبر پر تقریر کے لئے چڑھے بہت دیر تک منبر پر خاموش بیٹھے رہے۔ ایک شخص نے شبیب بن شبہ سے کہا کہ کیا بات ہے کہ امیر المومنین اس قدر خاموش ہیں حالانکہ بجز وہ تو دشوار مباحث پر نہایت آسانی سے تقریر کرتے ہیں آج کیا ہوا۔ یہ بات پوری ہوئی تھی کہ انھوں نے بالکل ایک نئے طرز پر تقریر کی۔ اس میں یہ شعر پڑھے:

مالی اکلفُ عن سعدٍ و یشتمنی ولو شمت بنی سعد لقد سکتوا

جھلاً علی وجنبًا عن عدوھم بئست الخلتان الجھل والجبن

کس قدر تعجب کی بات ہے کہ میں تو سعد کے متعلق ایک لفظ اپنی زبان سے نہیں کہتا اور وہ مجھے گالیاں دے رہا ہے۔ حالانکہ اگر میں ان کو گالیاں دوں تو وہ بالکل ساکت ہو جائیں اور پھر کچھ نہ کہہ سکیں۔ اس کی دو وجہیں معلوم ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ وہ مجھ سے واقف نہیں ہیں دوسرے یہ کہ وہ اپنے دشمن کے مقابلہ میں بزدل نکلے۔ اور یہ جہل اور جبن دونوں سخت عیب ہیں۔ ان شعروں کو پڑھ کر بیٹھ گئے پھر یہ شعر پڑھا:

فالقیت دعنی اسی الثناع واکفانی لا کشفہ الا لاحدی العظائم

(ترجمہ) اب میں نے اپنے سر سے رومال کھول دیا اور جب کوئی بہت نازک معاملہ پیش آتا ہے اسی وقت میں اپنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کھولتا ہوں۔

جب وہ خود اس حکومت کے حاصل کرنے میں ناکام رہے تب ہم نے اسے قائم کر دیا انھوں نے ہماری اس اہم خدمت کا کوئی شکریہ ادا نہیں کیا بلکہ اور الٹے پھیلنے لگے اور ہمارے ساتھ ترش روئی اور گستاخی سے پیش آنے لگے۔ انھوں نے حق سے آنکھیں بند کر کے اسے بالکل پس پشت ڈال دیا۔ کیا اب وہ چاہتے ہیں کہ میں بخوشی اس ذلت و توہین کو گوارا کر لوں بخدا یہ کبھی نہیں ہوگا۔ میں ہرگز ایسے شخص کی عزت افزائی نہیں کروں گا جو میری توہین کرے اگر وہ حق کو قبول نہیں کریں گے تو اس کا تمام خمیازہ ان کو اٹھانا پڑے گا۔ پھر وہ کبھی اس بات کی توقع نہ کریں کہ ان کے معاملے میں کوئی رعایت کروں گا۔ نیک بخت وہ ہے جو مثال سے عبرت حاصل کرتا ہے۔ غلام گھوڑا لا۔ اس کے بعد وہ سوار ہو گئے۔

ابو جعفر منصور کا اہل خراسان سے خطاب

محمد بن علی کا مولیٰ عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتا ہے کہ جب منصور نے عبداللہ بن الحسن اس کے بھائیوں اور اس کے دوسرے اعزا کو جو اس کے ساتھ تھے گرفتار کر لیا تو منصور خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھے اور حمد و ثنا کے بعد انھوں نے کہا اے اہل خراسان تم ہمارے متبع اور انصار ہو اور تم نے ہماری حکومت قایم کی ہے اگر ہمارے علاوہ تم نے کسی دوسرے کی بیعت کی ہوتی تو ہم سے بہتر آدمی تم کو میسر آتا۔ یہ جو میرے اہل خاندان یعنی علیؓ بن ابی طالب کی اولاد ہے بخدا اس حکومت کے معاملہ میں ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں ہم نے تو اس خلافت کو انھیں کے لئے چھوڑ دیا تھا اور اس میں تھوڑا یا زیادہ کچھ بھی حصہ نہیں لینا چاہا۔ علیؓ بن ابی طالب خلیفہ ہوئے تو اس سلسلہ میں خون میں لت پت ہو گئے۔ دو شخصوں نے ان کے مخالف فیصلہ کر دیا اس کی وجہ سے امت اسلام نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور لوگ ان کے مخالف ہو گئے پھر خود ان ہی کے شیعہ امدد گار دوست رازدار اور معتمد لوگوں نے ان پر یورش کی اور قتل کر دیا۔ ان کے بعد حسنؓ بن علیؓ خلیفہ ہوئے مگر بخدا وہ اس کے مرد نہ تھے جب ان کو روپیہ پیش کیا گیا انھوں نے اسے قبول کر لیا۔ معاویہ نے یہ سبز باغ دکھایا کہ میں اپنے بعد تم کو اپنا ولی عہد بناتا ہوں وہ اس کے فریب میں آ گئے انھوں نے خلافت سے استعفا دیدیا۔ اور اسے معاویہ کے سپرد کر دیا اور خود عورتوں سے تمتع کرنے میں مصروف ہو گئے۔ روز ایک نکاح کرتے اور صبح کو طلاق دیدیتے۔ اسی طرح سے انھوں نے اپنی زندگی پوری کر دی بستر پر پڑے پڑے انتقال کیا۔ ان کے بعد حسینؓ بن علیؓ اٹھے عراقیوں اور کوفیوں نے ان کو دھوکا دیا کوفہ کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے، اس سیاہ سرزمین کے باشندے بخدا بڑے جھگڑالو، منافق اور ہر وقت فتنہ و فساد کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ یہ نہ جنگ ہے کہ میں ان سے لڑوں اور نہ صلح ہے کہ صلح کروں اللہ مجھے ان سے دور رکھے۔ انھوں نے حسینؓ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ چھوڑ دیا اور ان کو دشمن کے حوالے کر دیا وہ مارے گئے۔ ان کے بعد زید بن علیؓ اٹھے ان سے بھی اہل کوفہ نے بڑے بڑے وعدے کئے جب وہ ان کے فریب میں آ گئے اور انھوں نے ان کو علانیہ خروج کے لئے مستعد کر دیا تو خود گھروں میں بیٹھ رہے ان کے خروج سے، پہلے محمد بن علی نے خدا کا واسطہ دے کر ان کو خروج کرنے سے منع کیا تھا اور کہا تھا کہ تم کبھی اہل کوفہ کی باتوں میں نہ آنا کیونکہ ہمیں وراثتاً یہ خبر ملی ہے کہ ہمارے خاندان کے ایک فرد کو کوفہ میں سولی دی جائے گی۔ اور مجھے خوف ہے کہ شاید تم ہی وہ مصلوب ہو۔ اس کے علاوہ میرے چچا داؤد بن علی نے بھی ان کو منع کیا تھا اور اہل کوفہ کی غداری اچھی طرح جتادی تھی مگر انھوں نے کسی کی بات نہ مانی خروج کیا۔ مارے گئے اور کناسہ میں سولی پر لٹکے اس کے بعد بنی امیہ ہم پر دوڑ پڑے انھوں نے ہمارے شرف اور عزت کو برباد کر دیا حالانکہ ہم نے تو ان کے کسی شخص کو قتل بھی نہیں کیا تھا جس کا انتقام ہم سے لیا جاتا بلکہ الٹا انھیں کی گردنوں پر ہمارے اعزا کا خون خروج کی وجہ سے تھا۔ انھوں نے ہمیں شہروں سے جلاوطن کر دیا ہم کبھی طائف گئے کبھی شام اور کبھی شعبہ آخر کار اللہ نے تم کو اے اہل خراسان ہماری مدد کے لئے بھیج دیا اور تمھارے ذریعہ اس نے ہمارے شرف و اعزاز کا احیا کیا۔ تمھارے ذریعہ اس نے اہل باطل کو پاش پاش کر دیا۔ ہمارے حق کو دنیا پر آشکارا کیا اور جو میراث نبی صلعم سے ہم کو ملنی چاہیے تھی وہ بھی دلوادی۔ اب حق حق دار کو مل گیا حق کا منارہ سربفلک ہوا۔ اہل حق کو غلبہ اور تفوق نصیب ہوا۔ ظالموں کی جڑ کٹ گئی۔ تمام تعریفیں اس ذات واحد کے لئے ہیں، جو تمام عالموں کا رب ہے۔

جب اللہ کے فضل و کرم اور ہمارے حق میں اس کے عادلانہ فیصلہ کی بنا پر ہماری حکومت اچھی طرح استوار ہو گئی تو ان کے بعض لوگوں نے بلا وجہ محض اس فضل و کرم پر جو اللہ نے اپنی خلافت اور اپنے نبی کی میراث ہمیں دے کر ہم پر مبذول فرمایا ہے حسد کی وجہ سے ہم پر یورش کر دی:

جهلاً علي جيئا عن عدوهم لبست الخلتان الجهل والجبن

اے اہل خراسان بخدا میں نے اس معاملہ میں بلا سوچے سمجھے صرف اس وجہ سے دست اندازی نہیں کی ہے کہ مجھے ان کے متعلق صرف یہ شکایت پہنچی کہ انھوں نے میرے حقوق میں کوئی کوتاہی کی ہے یا وہ میرے سامنے جھکتے نہیں بلکہ میں نے کئی شخصوں کو اپنا جاسوس بنا کر ان کے پاس بھیجا میں نے اپنے آدمیوں سے کہا تم جاؤ اس قدر روپیہ ساتھ لو اور یہ ہدایات ہیں ان پر عمل کرنا چنانچہ یہ لوگ مدینہ میں ان سے جا کر ملے اور وہ سب روپیہ ان کے حوالے کر دیا ان میں سے کوئی شخص بوڑھا ہو یا جوان بڑا ہو یا چھوٹا ایسا نہ بچا جس نے ان لوگوں کی ایسی بیعت نہ کی ہو جس کے بعد میرے لئے ان کا قتل اور غارت حلال نہ ہو گیا ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب انھوں نے میری بیعت کو توڑ دیا بغاوت پر آمادہ ہو کر میرے خلاف خروج کے لئے تیار ہوئے تو مجھے بھی اس کا تدارک کرنا پڑا۔ ان واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے تم یہ نہ سمجھو کہ میں نے بغیر یقین کئے ہوئے اس معاملہ میں ہاتھ ڈالا ہے۔

یہ تقریر کر کے وہ منبر سے اترے اترتے ہوئے منبر کے زینہ پر یہ آیت وحیل بینھم وبین ما یشتھون کما فعل باشیاعھم من قبل انھم کانوا فی شک مریب (ترجمہ) اور رکاوٹ ڈال دی گئی ان کے درمیان اور اس شے کے درمیان جس کی ان کو خواہش تھی جس طرح کہ ان سے پہلے ان جیسے لوگوں کے ساتھ کیا گیا وہ شبہ میں ڈالنے والے گمان میں (مبتلا) تھے تلاوت کی۔

ابو مسلم خراسانی کے قتل کے بعد منصور کی تقریر ابو مسلم کے قتل کے وقت منصور نے مدائن میں تقریر کی اور کہا اے لوگو طاعت کے اطمینان کو چھوڑ کر معصیت کی بے اطمینانی کی طرف نہ جاؤ اپنے ائمہ کی برائی اپنے قلوب میں پوشیدہ نہ رکھو کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جس کے دل میں بدی ہوتی ہے کبھی نہ کبھی اس کے فعل یا قول سے وہ ظاہر ہو جاتی ہے۔ نیز خود خدا عالم اپنے دین کے غلبہ اور اپنی صداقت کی برتری کے لئے اس بدی کو اپنے امام پر ظاہر کر دیتا ہے علاوہ بریں ہم نے تمہارے حقوق کی ادائیگی میں کوئی کمی نہیں کی اور نہ فرائض دین کو تم پر عائد کرنے میں کوئی کمی کی بخدا جو اس قمیص کے گریبان کی وجہ کے متعلق ہم سے نزاع کرے گا میں اسی تلوار سے اس کی خبر لوں گا ابو مسلم نے ہماری بیعت کی تھی اور اس شرط پر جو ہماری نقض بیعت کرے گا اس کا خون مباح ہو جائے گا خود اس نے ہمارے لئے دوسروں سے بیعت لی تھی۔ اس نے ہم سے انحراف کیا تو ہم نے اس کے ساتھ وہی کیا جو وہ ہمارے لئے دوسروں سے کرتا تھا اور حق کی اقامت کے بارے میں ہم نے اس کی خدمات کا کوئی لحاظ نہیں کیا۔

منصور اپنے دادا علی بن عبداللہ کا یہ مقولہ بیان کرتے تھے کہ دنیا میں سیادت سخی کرتے ہیں اور آخرت میں انبیاء۔

کاتب محمد بن جمیل سے منصور کی ناراضگی ایک مرتبہ منصور اپنے کاتب محمد بن جمیل پر ناراض ہوئے (اصل) میں یہ رسندہ کا قدیم باشندہ تھا) حکم دیا کہ اسے زمین پر پٹک دیا جائے۔ یہ اپنی برأت بیان کرنے لگا۔ حکم دیا کہ اسے کھڑا کیا جائے، جب کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس کی سروال کتان کی ہے اس سے وہ اور بھی غضبناک ہوئے پھر حکم دیا کہ اسے زمین پر گرا کر پندرہ درے لگائے جائیں۔ اس حکم کی بجا آوری کر دی گئی پھر اس سے کہا کہ آئندہ کتان کا پاجامہ مت پہنو، یہ اسراف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر منصور کا آل ابی طالب کے نام خط

جب ابو جعفر نے محمد بن عبداللہ کو مدینہ اور ابراہیم بن عبداللہ کو باخمری میں قتل کر دیا تو اب ابراہیم بن حسن بن حسن نے مرو میں خروج کیا یہ گرفتار کر کے ان کے پاس پیش کیا گیا ابو جعفر نے اس کے خروج کی شکایت کے لئے علی بن ابی طالب کے اہل خاندان کو جو مدینہ میں تھے ایک خط لکھا اس میں ابراہیم بن حسن بن حسن کے خروج کا ذکر کیا اور لکھا کہ اس کا یہ خروج تمہارے اشارے اور مشورہ سے ہوا ہے۔ تم لوگ حکومت کے طلب گار ہو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ میں تمام تعلقات تم سے قطع کر لوں گا اور آئندہ کوئی تعلق قائم نہ رکھوں گا۔ تم نے پہلے بھی بنی امیہ کے مقابلہ میں حکومت کے حاصل کرنے کے لئے خروج کیا تھا مگر تم اپنے مقصد میں ناکام رہے اپنا بدلہ نہ لے سکے، تم پر بنی امیہ نے جو جو ظلم کئے تھے اس کے انتقام کے لئے ہم تمہارے یک جدی اٹھے اور ہم نے تمہارے خون کا ان سے پورا بدلہ لیا اور حکومت ان کے ہاتھ سے چھین لی خط کے آخر میں انھوں نے سبیع بن ربعہ بن معاویہ الیربوعی کے چند شعر جب حال لکھے۔

منصور کے عہد میں منشیوں اور متصدیوں کی تنخواہ تین سو درہم تھی۔ مامون کے عہد تک یہی شرح رہی پھر سب سے پہلے فضل بن سہل نے اس میں اضافہ کیا۔ اس سے پہلے تمام بنی امیہ اور اس سے پہلے بنی عباس کے عہد میں ان عہدہ داروں کی تنخواہیں تین سو اور اس سے کم ہوا کرتی تھیں۔ حجاج بن یوسف یزید بن ابی مسلم کو تین سو ماہانہ دیتا تھا۔ عاملان پٹہ روزانہ منصور کو اپنے اپنے مقامات کے نرخ اجناس اور اشیاء مایحتاج زندگی لکھتے تھے اسی طرح قاضی جو فیصلے کرتے یا والی جو احکام نافذ کرتے اس کی بھی اطلاع بارگاہ خلافت میں لکھ بھیجتے تھے، جو روپیہ بیت المال میں داخل ہوتا تھا یا جو اور کوئی قابل ذکر واقعہ پیش آتا اسے بھی لکھ دیتے۔ عام طور پر نماز مغرب کے بعد وہ یہ خط لکھنا شروع کرتے۔ صبح سے مغرب تک جو واقعات رونما ہوتے وہ مغرب کے بعد قلمبند کر لیتے اور پھر اثنائے شب میں جو بات پیش آتی اسے علی الصباح لکھ دیتے، ان کے تمام مراسلات کو منصور خود پڑھتے اگر نرخ قائم رہتے تو خاموش ہو جاتے اگر نرخ میں فرق نظر آتا فوراً اس علاقہ کے والی یا عامل کو اس طرف توجہ دلاتے اور اس کی وجہ دریافت کرتے اس کا جواب موصول ہونے کے بعد ایسی تدابیر اختیار کرتے جس کی وجہ سے نرخ اشیاء پھر اپنی پہلی شرح پر آجاتیں اگر قاضی کے کسی فیصلے کے متعلق شک ہو جاتا تو خود اس قاضی کو اس کے متعلق لکھتے اور اس مقام کے دوسرے اصحاب سے اس کے کام کے متعلق دریافت رائے کرتے اگر کوئی بات خلاف ضابطہ نظر آتی تو اس پر اس قاضی کو زجر و توبیخ کرتے۔

ولید بن یزید کی شراب نوشی کا واقعہ

محمد اور ابراہیم کے قضیہ سے فارغ ہو کر جب منصور بغداد کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکمیل کے بعد اس میں مستقل سکونت پذیر ہوئے تو کسی شخص نے ان کے سامنے غالباً مشابہت دینے کے لئے ولید کا ذکر کیا۔ سن کر کہا "اللہ اس ملحد کافر پر لعنت کرے" اس وقت ابوبکر الہذلی ابن عیاش المنقوف اور شرقی بن قطامی منصور کے خاص مصاحب دربار میں موجود تھے ابوبکر الہذلی نے فروق کی یہ روایت اس وقت بیان کی اس نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ ولید بن یزید کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے ہم مشرب ندیم اس کے پاس موجود تھے اس نے صبح کے وقت خوب شراب پی رکھی تھی۔

ولید بن یزید کی ابن عائشہ سے گانے کی فرمائش

ابن عائشہ کو حکم دیا کہ ابن الزبعری کے یہ شعر گا کر سناؤ۔

لیت اشیاخی ببدر شھدوا ۔۔۔ جزع الخزرج عن وقع الاسل

وتشنا الضعف من سادا تھم ۔۔۔ وعدلنا میل بدر فاعتدل

(ترجمہ) کاش میرے بزرگ بدر میں موجود ہوتے تو وہ بنی خزرج کو نیزوں کے پھلوں کے وار سے پریشان اور مضطرب دیکھتے جب ہم نے ان کے بہت سے سرداروں کو قتل کر دیا اور بدر کی کجی اس طرح نکال دی کہ وہ درست ہو گئی۔

ابن عائشہ نے کہا امیر المومنین! ان اشعار کو میں نہیں گاتا۔ ولید نے کہا تجھکو گانا پڑے گا ورنہ میں تیرے کلے چیر دوں گا۔ اس نے مجبوراً سنا دیئے۔ سن کر خوش ہوا تعریف کی اور کہا میں ابن زبعری کے اس مسلک پر ہوں جس بنا پر اس نے یہ شعر کہے تھے، یہ واقعہ سن کر منصور نے اس پر لعنت بھیجی اور اس کے مصاحبین نے بھی لعنت بھیجی اور منصور نے کہا اس اللہ کا شکر ہے جس نے اپنی نعمت حکومت اور توحید سے ہم کو بہرہ ور کیا ہے۔

المنصور کا والی آرمینیا کے نام فرمان

ابوبکر الہذلی کہتا ہے ایک مرتبہ والی آرمینیا نے ان کو لکھا کہ فوج نے سرکشی اختیار کی ہے اور خزانوں کو توڑ کر تمام مال پر قبضہ کر لیا ہے" منصور نے اسی کے خط پر آخر میں یہ حکم لکھا "ہم تجھکو نرمی اور سوائی کے ساتھ اپنے اس عہدہ سے معزول کرتے ہیں اگر تجھ میں عقل ہوتی تو فوج کی اطاعت میں کبھی فرق نہ پڑتا اور اگر تو قوی ہوتا تو اس کو سرکاری خزانہ لوٹنے کی جرات ہی نہ ہوتی"۔

ایک ضعیف باغی سے منصور کا حسن سلوک

ایک یہودہ شخص نے فلسطین میں ابوجعفر کے خلاف خروج کیا۔ انھوں نے اپنے عامل فلسطین کو لکھا۔

"تیری جان اس کے ساتھ وابستہ ہے اگر تو نے اسے پکڑ کر میرے پاس نہ بھیج دیا تو میں تجھے قتل کر دوں گا"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عامل فلسطین نے اس کی گرفتاری میں پوری جدوجہد کی اور آخر کار وہ اس کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوگیا اور اسے ابوجعفر کی خدمت میں بھیج دیا ابوجعفر نے اسے اپنے پاس بلایا جب وہ سامنے آکر کھڑا ہوا تو انھوں نے کہا تو نے میرے عمال پر یورش کی تھی بخدا میں تیرا قیمہ کردوں گا اس شخص نے ان کے جواب میں بوجہ کہرسنی کے نہایت پست آواز میں یہ شعر پڑھا:

اَتَرْوِضُ عِرْسَكَ بَعْدَ مَا هِرِمَتْ وَمِنَ الْعَنَاءِ رِيَاضَةُ الْهَرِمِ

ترجمہ۔ کیا اب بڑھاپے میں تو اپنی بیوی کو سنوارتا ہے حالانکہ بڑھاپے میں تزئین محض مشقت ہے جس کا کوئی نتیجہ نہیں۔

اس کی پست آواز کی وجہ سے منصور اچھی طرح نہ سمجھ سکے ربیع سے پوچھا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے ربیع نے کہا یہ کہتا ہے:

اَلْعَبْدُ عَبْدُكُمْ وَالْمَالُ مَالُكُمْ فَهَلْ عَلَيَّ اَبَاكَ الْيَوْمَ مِنْ حَرَجٍ

(ترجمہ) میں آپ کا غلام ہوں یہ میرا مال سب آپ کا ہے پس کیا میں آج آپ کی سزا سے مامون رہوں گا؟

سن کر کہا ربیع ہم نے اسے معاف کردیا اسے چھوڑ دو اسے یاد رکھو اور اسے کسی مقام کا والی مقرر کردینا۔

المنصور کی عامل کو عدل کی تلقین ایک شخص نے منصور سے اپنے عامل کی شکایت کی کہ اس نے میری زمین میں منڈیر بنا کر اسے اپنی زمین میں شامل کرلیا ہے منصور نے اسی استغاثہ پر عامل کو لکھا "اگر عدل کو اختیار کروگے ہمیشہ سلامتی سے رہوگے بہتر ہے کہ اس شاکی کی شکایت رفع کردو۔

ایک شخص نے درخواست دی کہ مجھے اپنے محلہ میں ایک مسجد بنانے کی اجازت دی جائے اسی درخواست پر لکھ دیا قیامت آنے کی شرطوں میں مساجد کی کثرت بھی ہے بہتر ہے کہ تم بھی اس میں شرکت کرو اور زیادہ ثواب حاصل کرو۔

ابوجعفر کے عمال کے نام احکامات علاقہ سواد کے ایک شخص نے کسی عامل کی شکایت لکھی اسی درخواست پر لکھ دیا اگر تم سچے ہو تو ہم تم کو اجازت دیتے ہیں کہ اس عامل کی مشکیں باندھ کر حاضر کرو۔

ابوالہذیل العلاف راوی ہے کہ ایک مرتبہ ابوجعفر نے کہا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ سعید بن محمد نے کرخ میں (راوی کہتا ہے انھوں نے واسطہ کا نام لیا) انتقال کیا ہے اور اس مقام کے باشندوں نے اسے دفن نہیں کیا اگر یہ بات میرے نزدیک پایہ ثبوت کو پہنچ گئی تو میں اس مقام کو آگ لگادوں گا۔ مگر اس واقعہ کے متعلق یہ بیان کیا گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ صحیح یہ ہے:

سید بن محمد نے مہدی کے عہد میں بغداد کے محلہ کرخ میں انتقال کیا تھا۔ اہل کرخ نے اس کے دفن کرنے میں پس و پیش کیا مہدی نے اس کام کے لئے ربیع کو متعین کیا اور حکم دیا کہ اگر وہ اس کام میں رکاوٹ پیدا کریں تو تم ان کے مکانات کو مع ان کے جلا دینا۔ مگر ربیع کو ایسا کرنے کی نوبت نہیں آئی۔

مدائنی کی روایت مدائنی کہتا ہے جب منصور، محمد، ابراہیم، عبداللہ بن علی، عبدالجبار بن عبدالرحمٰن کے فتنوں سے فارغ ہوئے، بغداد آ رہے۔ اور اب تمام معاملات ان کے حسب منشا طے پائے تو انھوں نے یہ شعر اپنی مثال میں پڑھا:

تبیت من البلوے علی حذر مخوف مرارًا ویکفی اللہ ما انت خائفہ

ترجمہ۔ بسا اوقات تم ایسی مصیبت میں پڑ جاتے ہو کہ اس کی وجہ سے تم کو کسی طرح چین نہیں آتا حالانکہ خداوند عالم اس مصیبت کو دفع کر دیتا ہے جس سے تم خائف تھے۔

عبداللہ بن ربیع نے کہا کہ منصور نے ان باغیوں کی سرکوبی کے بعد یہ شعر پڑھا تھا:

ورُبَّ امورٍ لا تضیرک ضیرۃ وللقلب من مخشاتھن وجیب

ترجمہ۔ بہت سے معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ اگرچہ قلب اُن کے عواقب بد سے سخت خائف ہوتا ہے مگر حقیقت میں اس سے تم کو کوئی ضرر ہی نہیں پہنچتا۔

پسران عبداللہ بن حسن کے متعلق منصور کے اشعار ثمیم بن عدی کہتا ہے۔ جب منصور کو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن حسن کے بیٹے اس کے عذاب سے ڈر کر مختلف مقامات میں چھپے پھرتے ہیں اس نے اپنی مثال میں یہ شعر پڑھا۔

ان تناتی منبعٌ لا یوسیھا غمز الثقاف ولا دھن ولا نارُ

مسی اجر خائفًا تا من مسارحہ وان اخف آمنًا تقلق بہ لدارُ

سیروا الی وعضوا بعض اعینکم انی نکل امری من جار بہ جارُ

ترجمہ۔ میرے نیزے کا بانس مضبوط اور سیدھا ہے جسے شکنجہ کی گرفت نیل کی تری اور آگ کی گرمی کی ضرورت نہیں جب میں کسی خوف زدہ کو امن دیتا ہوں تو اس کے تمام دور دراز کے راستے اس کے لئے بے خطر ہو جاتے ہیں اور جب میں کسی مامون کو دھمکی دیتا ہوں تو گھر کی چار دیواری میں وہ مضطرب اور بے چین ہو جاتا ہے۔ تم میرے پاس چلے آؤ اور شرم سے آنکھیں بند کر لو میں ہر شخص کو جو میری امان میں آئے امان دیتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر کے مولی واضح کا بیان

ابو جعفر کا مولی واضح بیان کرتا ہے کہ مجھے انھوں نے باریک اور نرم کپڑے کے دو قطعات خریدنے کا حکم دیا۔ میں ایک سو بیس درہم میں خرید لایا۔ پوچھا کتنے میں لائے؟ میں نے کہا اتنی درہم میں۔ کہنے لگے اچھے ہیں مگر ان کی قیمت کم کراؤ کیونکہ ایک مرتبہ جب مال ہمارے پاس آتا ہے اور پھر وہ مالک کے پاس واپس جاتا ہے تو اس سے اس کی قیمت گھٹ جاتی ہے۔ میں نے وہ دونوں پارچے اس کے مالک سے لے لئے دوسرے دن میں ان کو لے کر بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا پوچھا تم نے کیا کیا۔ میں نے کہا میں نے ان دونوں کو ان کے مالک کو لے جا کر واپس کر دیا تھا اس نے بیس درہم کم کر دیئے کہنے لگے تم نے ٹھیک کیا اچھا ان میں سے ایک کی قمیص قطع کرو اور ایک کو چادر بنا دو۔ میں نے حسب الحکم اسی طرح کر دیا۔ پندرہ دن تک بغیر بدلے وہ یہ ایک ہی قمیص پہنے رہے۔

ابو منصور کی اپنے خاندان کو ہدایات

وہ ہمیشہ اپنے اہل خاندان کو اچھی ہیئت بنانے لباس فاخرہ پہنے، خوشبو لگانے اور اللہ کی نعمت کو شکر کے ساتھ ظاہر کرنے کی نصیحت کرتے رہتے تھے اگر کسی شخص کو دیکھتے کہ اس نے ان باتوں میں سے کمی کر دی ہے تو اس کو متنبہ کرتے اور کہتے۔ کہ تمھاری داڑھی کے بالوں میں غالیہ کی چمک نہیں دکھلائی دیتی اس کے برخلاف فلاں شخص کی داڑھی کیسی چمک دار ہے۔ اس تنبیہ سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ ان کے اہل خاندان ہمیشہ خوشبو کا استعمال کریں ظاہری شکل و صورت اچھی بنائیں۔ اور لباس فاخرہ زیب تن کریں تاکہ عوام پر ان کا وقار اور رعب قائم رہے۔ اگر وہ کسی اپنے عزیز کو عمدہ لباس پہنے دیکھتے تو اس کی تعریف کرتے۔

ابو جعفر کی عجلان بن سہل کی تعریف

احمد بن خالد بیان کرتا ہے کہ منصور اکثر مالک بن ادہم سے جو عجلان بن سہل کے بھائی عجلان بن سہل کے واقعہ کو پوچھا کرتے تھے مالک نے بیان کیا کہ ایک دن ہم عجلان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ہشام بن عبدالملک ہمارے سامنے سے گزرا۔ ہم میں سے ایک شخص نے کہا وہ دیکھو احول ہمارے پاس سے گزرا۔ عجلان نے پوچھا کس سے مراد ہے اس نے کہا ہشام۔ عجلان کہنے لگا تم امیر المومنین کو اس برے لقب سے یاد کرتے ہو خدا اگر تمھاری قرابت کا لحاظ نہ ہوتا تو میں تم کو قتل کر دیتا۔ منصور نے کہا خدا ایسے شخص کے ساتھ موت تک نرمی کرے۔

ابو جعفر اور ایک غلام عرب

منصور کا ایک خادم تھا جس کا رنگ زرد مائل بہ سیاہی تھا یہ اپنے کام میں بہت ہشیار تھا اور اس میں کوئی برائی نہ تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دن انھوں نے اس سے اس کی قومیت پوچھی اس نے کہا میں عرب ہوں پوچھا کون، اُس نے کہا قبیلۂ خولان سے تعلق رکھتا ہوں۔ ہمارے دشمن یمن سے مجھے پکڑ لے گئے انھوں نے مجھے خصی کر دیا اور غلاموں کی طرح فروخت کر دیا۔ پہلے میں ایک اموی کے پاس رہا۔ پھر اب آپ کے پاس ہوں۔ کہنے لگے تم غلام تو بہت اچھے ہو مگر میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی عرب میرے قصر میں میرے حرم کی خدمت گزاری کے لئے مقرر ہو۔ اللہ اپنی عافیت میں رکھے تم آزاد ہو جہاں جی چاہے چلے جاؤ۔

فضیل بن عمران کے قتل کا حکم

منصور نے کوفہ کے فضیل بن عمران کو اپنے بیٹے جعفر کا کاتب اور مصاحب مقرر کر دیا۔ نیز یہ اس کا کامدار بھی تھا اس کی حیثیت جعفر کے پاس وہی تھی جو ابو عبید اللہ کی مہدی کے پاس تھی۔ منصور کا ارادہ تھا کہ وہ جعفر کو مہدی کے بعد ولی عہد خلافت مقرر کر دے۔ جعفر کی کھلائی عبید اللہ کی ماں کو فضل کے خلاف سازش کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ اس نے فضل کی منصور سے شکایت کی اور اشارۃً یہ بات کہدی کہ فضل جعفر سے ناشائستہ حرکات کرتا ہے۔ منصور نے اپنے موالی ریان اور ہارون بن غروان عثمان بن نہیک کے موالی کو فضل کے پاس بھیجا وہ اس وقت جدیہ شہر موصل میں جعفر کے ساتھ قیام پذیر تھا اور حکم دیا کہ فضیل کو دیکھتے ہی اسے قتل کر دینا اس کام کے لئے منصور نے باقاعدہ فرمان لکھ کر ان کو دیدیا ہے مگر اسی کے ساتھ انھوں نے ان دونوں کو ہدایت کر دی کہ تاوقتیکہ تم اسے قتل نہ کر دو جعفر کے نام کا خط اسے نہ دینا۔

فضیل بن عمران کا قتل

یہ دونوں منصور کے پاس سے روانہ ہو کر جعفر کے پاس آئے اور اندر جانے کی اجازت کے انتظار میں اس کے دروازے پر بیٹھ گئے اتنے میں خود فضیل باہر نکل کر ان کے پاس آیا انھوں نے اسے پکڑ لیا اور پھر منصور کا فرمان نکالا کسی نے ان کا تعارض نہیں کیا انھوں نے وہیں اس کا کام تمام کر دیا اس کے قتل ہو جانے تک جعفر کو اس واقعہ کی خبر بھی نہیں ہوئی۔ فضیل ایک نہایت متقی، پرہیزگار اور دین دار آدمی تھا۔ منصور کے لوگوں نے کہا فضیل تو نہایت ہی پاکباز اور عفیف شخص تھا جو تہمت اس پر لگائی گئی ہے وہ اس سے دوسرے تمام لوگوں کے مقابلہ میں قطعی بری تھا آپ نے اس کے خلاف کارروائی کرنے میں بہت عجلت کی اس پر منصور نے ایک دوسرا پیامبر دوڑایا اور اس سے کہا کہ اگر فضیل کے قتل سے پہلے تم اسے پالو گے تو دس ہزار درہم تم کو انعام دوں گا مگر یہ قاصد اس وقت پہنچا کہ ابھی فضیل کا خون بھی خشک نہ ہوا تھا۔

موید پر عتاب و معافی

جعفر کا موالی موید بیان کرتا ہے کہ جعفر نے مجھے بلا بھیجا اور کہا بتاؤ امیر المومنین ایک نیک متقی ضعیف شخص کے بلا جرم و قصور قتل کا کیا جواب دیں گے۔ میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا وہ امیر المومنین ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اور جو کرتے ہیں اس کے اسباب و علل سے وہی خوب واقف ہوتے ہیں۔ جعفر نے گالی دے کر کہا میں تجھ سے خاص لوگوں کی طرح کلام کر رہا ہوں اور تو مجھ سے عوام کی طرح کلام کرتا ہے۔ اس کے پاؤں باندھ کر دجلہ میں ڈال دو۔ مجھے گرفتار کر لیا گیا۔ میں نے کہا اچھا میں اس کے متعلق آپ سے گفتگو کرتا ہوں۔ جعفر نے کہا اچھا اسے چھوڑ دو۔ میں نے کہا بھلا تمہارے باپ سے فضیل کے متعلق کیا سوال ہوگا اس نے اپنے چچا عبداللہ بن علی، عبداللہ بن الحسن وغیرہ اور رسول اللہ کے دوسرے اہل بیت کو صریحی ظلم سے قتل کر دیا تو ان سے کیا پوچھا گیا ان کے علاوہ دوسرے دنیا داروں میں سے انھوں نے بے حد و بے شمار لوگوں کو قتل کر دیا پہلے ان لوگوں کے متعلق سوال ہوگا اس کے بعد کہیں فضیل کی نوبت آئے گی تو شاید فرعون کے خواجہ سرا اس کی طرف سے جواب دے سکیں۔ یہ جواب سن کر جعفر ہنسنے لگا اور کہا اس پر اللہ کی لعنت ہو اسے چھوڑ دو۔

ابو جعفر منصور اور حفص موی

مشہور اموی شاعر اور ان کے مداح حفص کو جو حفص بن ابی جمعہ کے نام سے مشہور اور عباد بن زیاد کا مولیٰ تھا منصور نے اپنے بیٹے مہدی کا اتالیق مقرر کر دیا تھا کہ یہ اس کی مجالس میں مودب کی حیثیت سے اسی کے ساتھ رہے یہ نہ صرف بنی امیہ کے عہد میں بلکہ منصور کے عہد میں بنی امیہ کا مداح تھا۔ مگر اس کے باوجود منصور نے اس کے اس فعل کو کبھی برا نہ سمجھا یہ مہدی کے عہد میں برابر اس کے ساتھ رہا مگر اس کے خلیفہ ہونے سے پہلے ہی مر گیا۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حفص الاموی منصور کے پاس آیا اور اس سے ہم کلام ہوا چونکہ وہ اس سے واقف نہ تھے انھوں نے پوچھا تم کون ہو اس نے کہا امیر المومنین میں آپ کا مولیٰ ہوں انھوں نے کہا تمہارا سا کوئی مولیٰ میرا نہیں ہے۔ جسے میں پہچانتا نہ ہوں اس نے کہا میں آپ کا مولیٰ اور خادم ہوں میں عبد مناف کا مولیٰ ہوں یہ جواب منصور کو بہت پسند آیا اور اب ان کو معلوم ہوا کہ یہ بنی امیہ کا مولیٰ ہے انھوں نے اسے مہدی کے ساتھ کر دیا اور کہا کہ اس کا خیال رکھنا۔

منصور کی اولاد و ازواج

ان کی اولاد میں مہدی ہے جس کا نام محمد ہے۔ اور جعفر الاکبر ان دونوں کی ماں اروی بنت منصور، یزید بن المنصور الحمیری کی بہن تھی یہ جعفر منصور ہی کے سامنے قتل کر دیا گیا تھا۔

سلیمان، عیسیٰ اور یعقوب، ان کی ماں فاطمہ بنت محمد (یہ طلحہ بن عبیداللہ کی اولاد میں تھا) تھی۔

جعفر الاصغر، اس کی ماں ام ولد ایک کردیہ لونڈی تھی منصور نے اسے خرید کر اپنی بیوی بنا لیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بیٹے کو ابن الکردیہ کہتے تھے۔

صالح المسکین۔ اس کی ماں بھی ایک رومیہ ام ولد تھی جو قالی الفراشہ کے نام سے مشہور تھی۔

قاسم۔ یہ منصور سے پہلے ہی دس سال کی عمر میں انتقال کر گیا تھا اس کی ماں ام ولد تھی جو ام القاسم کے نام سے مشہور ہے۔ بغداد کے باب الشام پر اس کا ایک باغ آج تک "ام القاسم کے باغ" کے نام سے مشہور اور موجود ہے۔

عالیہ۔ اس کی ماں ایک اموی تھی۔ منصور نے اسحٰق بن سلیمان بن علی بن عبداللہ بن العباس کے ساتھ اس کی شادی کر دی تھی خود اسحٰق بن سلیمان سے روایت ہے کہ اس نے یہ بات بیان کی کہ میرے باپ نے مجھ سے کہا اے میرے فرزند میں نے شریف ترین عورت عالیہ بنت امیر المومنین سے تمہاری شادی کی ہے۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ ہمارے کفو کون ہیں انھوں نے کہا ہمارے دشمن بنی امیہ ہمارے کفو ہیں۔

منصور کی وصایا

منصور کا قصر عبودیہ میں قیام

جب اس سال یعنی ۱۵۸ھ کے ماہ شوال میں منصور حج کے ارادے سے مکہ روانہ ہوئے تو قصر عبودیہ میں آکر فروکش ہوئے کئی دن یہاں مقیم رہے مہدی ان کے ساتھ تھا۔ اثنائے سفر میں یہ اسے وصیت کرتے جاتے تھے اسی قصر کے قیام میں ماہ شوال کے ختم میں ابھی تین راتیں باقی تھیں کہ طلوع سحر کے وقت ایک ستارہ ٹوٹا جس کی روشنی طلوع شمس تک نمایاں رہی اب وہ صبح و شام رودبار مہدی کو خزانہ اور ملک کی صیانت و حفاظت کے متعلق وصیت کرتے تھے اس قصر میں قیام کے دوران میں وہ اور مہدی ہر وقت ساتھ رہتے کسی ضرورت ہی سے جدا ہوتے تھے۔

محمد المہدی کی طلبی

جب وہ دن آیا جس میں ان کا وقت کوچ کر جانے کا ہوا انھوں نے مہدی کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ میں نے تمام باتیں پہلے ہی تمہارے لیے مہیا کر دی ہیں تم کو کچھ کرنا نہیں ہے البتہ اب میں اور چند نصیحتیں تم کو کرتا ہوں مگر امید نہیں کہ تم ان پر کاربند ہو گے۔ ان کے پاس ایک پٹارہ تھا جس میں ان کے علم کا سارا دفتر محفوظ تھا وہ مقفل رہتا تھا اپنے سوا نہ کسی دوسرے کو کھولنے دیتے تھے اور نہ اس کی کنجی دیتے تھے ہمیشہ اس کی کنجی اپنی قمیص کی جیب میں محفوظ رکھتے تھے جب اس کی ضرورت ہوتی تھی تو صرف حماد الترکی کا یہ منصب تھا کہ وہ اس پٹارے کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے پاس لاتا اگر وہ کسی وقت ان کے پاس نہ ہوتا باہر گیا ہوتا تو پھر سلمہ خادم اس پٹارے کو ان کے پاس لاتا۔

علمی ذخیرہ کی حفاظت کی نصیحت

مہدی سے کہا کہ اس پٹارے کو اچھی طرح حفاظت سے رکھنا کیونکہ اس میں تمہارے آبا کا سارا علمی ذخیرہ محفوظ ہے جو واقعات ہو چکے ہیں اور جو واقعات آئندہ قیامت تک پیش آئیں گے وہ سب اس میں درج ہیں۔ اگر کسی معاملہ میں تم کو دشواری پیش آجائے تو اس کے متعلق پہلے بڑے دفتر میں دیکھنا اگر تمہیں وہ بات اس میں معلوم ہو جائے جسے تم تلاش کرو تو بہتر ورنہ دوسرے اور تیسرے دفتر میں تلاش کرنا یہاں تک کہ ساتوں دفتر ختم کر دو اگر ان میں سے کسی میں کوئی بات معلوم نہ ہو تو پھر وہ چھوٹی بیاض دیکھنا اس میں تم کو ضرور وہ بات معلوم ہو جائے گی۔ مگر مجھے اندیشہ ہے کہ تم اس پر عمل پیرا نہ ہو گے۔

ابو منصور کا خزانہ

اس شہر پر نظر رکھنا اور ہرگز اسے مت بدلنا یہ تمہارا گھر اور وجہ عزت ہے۔ میں نے اس میں اس قدر سونا چاندی جمع کر دیا ہے کہ اگر دس سال تک بھی خراج وصول نہ ہو تو یہ اندوختہ باقاعدہ فوج کی تنخواہ انتظام مملکت کے اخراجات اہل و عیال اور اہل خاندان کی معاش اور سلطنت کی سرحدوں کی حفاظت و صیانت کے لیے بالکل کافی ہوگا۔ تم اس شہر کا خیال رکھنا جب تک خزانہ معمور رہے گا تمہاری عزت برقرار رہے گی مگر مجھے اندیشہ ہے کہ تم اس پر کاربند نہ ہو گے۔

اہل خاندان سے حسن سلوک کی تلقین

میں تم کو اپنے خاندان والوں سے نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں تم ہمیشہ لوگوں کے سامنے ان کی عزت افزائی کرتے رہنا۔ ان کو دوسروں پر مقدم رکھنا ان کے ساتھ ہمیشہ احسان کرتے رہنا۔ ان کا بہت زیادہ خیال رکھنا دربار میں سب سے پہلے ان کو آنے کی اجازت دینا۔ ان کو امیر بنانا کیونکہ ان کی عزت اصل میں تمہاری عزت ہے اور ان کی نام آوری و شہرت تمہاری نام آوری اور شہرت ہے۔ مگر مجھے اندیشہ ہے کہ تم اس پر عمل نہ کرو گے۔

موالیوں کے متعلق ہدایت

اپنے موالیوں کا بہت خیال رکھنا ان پر احسان کرنا اپنی قربت کا فخر ان کو دینا۔ ان میں اضافہ کرنا۔ کیونکہ ضرورت کے وقت یہی تمہارا ساتھ دیں گے مگر مجھے اندیشہ ہے کہ تم اس پر بھی عمل نہ کرو گے۔ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اہل خراسان کے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آنا یہ تمہارے انصار اور شریک کار ہیں۔ یہی وہ ہیں جنھوں نے تمہاری حکومت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قیام کے لئے جانیں اور مال قربان کیا ہے اگر تم ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے رہو گے تو کبھی بھی ان کے دلوں سے تمہاری محبت زائل نہ ہوگی ان کے خطا کار سے درگزر کرنا ان کے خدمات کا صلہ دینا۔ جو ان میں سے مرجائے اس کی جگہ اس کی اولاد یا اعزا میں سے کسی کو مقرر کرنا مگر مجھے اندیشہ ہے کہ تم اس پر بھی عمل نہ کرو گے۔

مدینہ شرقیہ کی تعمیر کی ممانعت

مدینہ شرقیہ کبھی مت بنانا کیونکہ تم اس کی تعمیر پوری نہ کر سکو گے مگر مجھے اندیشہ ہے کہ تم میری اس وصیت پر بھی عمل نہ کرو گے بنی سلیم کے کسی شخص سے اعانت نہ لینا۔ مگر مجھے اندیشہ ہے کہ تم ضرور ایسا کرو گے۔ حکومت کے معاملات میں عورتوں کو مشیر نہ بنانا مگر مجھے اندیشہ ہے کہ تم ضرور ایسا کرو گے۔

قرض کی ادائیگی کی ہدایت

وصایا کے متعلق مذکورہ بالا بیان ہشیم کا ہے اس کے علاوہ دوسرے راویوں نے بیان کیا ہے کہ مکہ جاتے وقت منصور نے مہدی کو بلا کر کہا کہ میں اب جا رہا ہوں اور واپس نہیں آؤں گا۔ کیونکہ بہرحال ایک دن ہمیں اللہ کے یہاں جانا ہی ہے میں اپنے اس خط کو اللہ کی برکت کے ساتھ سربمہر تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ جب تم کو میری موت کا علم ہو اور تم حکمران ہو جاؤ اس وقت اس خط کو دیکھ لینا۔ مجھ پر قرض ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ تم ادا کرو، مہدی نے کہا بسر و چشم میں اس کے لئے حاضر ہوں، کہنے لگے تین لاکھ درہم سے کچھ زیادہ ہے اسے میں اچھا نہیں سمجھتا کہ مسلمانوں کے بیت المال سے یہ رقم دی جائے۔ یہ تم اپنے ذمہ لے لو کیونکہ جس منصب پر تم فائز ہو گے اس کی قدر و قیمت اس روپیہ سے کہیں زیادہ ہے۔ مہدی نے کہا میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

املاک کے متعلق وصیت

پھر کہا یہ میرا قصر میری ذاتی ملک ہے اسے میں نے اپنے روپیہ سے بنایا ہے میں چاہتا ہوں کہ اس میں تمہارا جو حصہ ہے وہ تم اپنے چھوٹے بھائیوں کو دیدینا۔ مہدی نے کہا میں ایسا ہی کروں گا۔ کہنے لگے میرے جو خدام خاص ہیں ان کو تم اپنی ہی خدمت میں لے لینا۔ برطرف نہ کر دینا۔ کیونکہ خلیفہ ہونے کے بعد تم کو تو ان کی چنداں ضرورت نہ رہے گی مگر ان کو اس وقت برسرکار رہنے کی اب سے زیادہ ضرورت ہو جائے گی، مہدی نے اس کے لئے بھی اقرار کیا۔ کہنے لگے البتہ میری ذاتی جائداد کے متعلق میں تم کو اس قسم کی تکلیف نہیں دینا چاہتا البتہ اگر تم خود ایسا کرو تو یہ بات میری خوشی کا باعث ہوگی۔ مہدی نے اس کا بھی اقرار کیا۔ کہا تو اچھا تم اپنے چھوٹے بھائیوں کو جو میں نے کہا ہے دیدینا اور جائداد میں البتہ تم ان کے برابر کے شریک رہو گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے کپڑے اور دوسرا سامان اپنے بھائیوں کو دیدینا۔ مہدی نے کہا میں ایسا ہی کروں گا۔ اس پر کہا اللہ اس خلافت کو تمھارے لئے مبارک و سرفراز کرے اور ہمیشہ تمھارا کارساز رہے۔ حکومت ملنے کے بعد ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہنا۔ ان وصایا کے بعد وہ کوفہ کی سمت روانہ ہوئے۔ قربانی کے اونٹ ساتھ لئے ان کے بال کٹوائے ان کے گلے میں قلادہ باندھا۔ ابھی ماہ ذیقعدہ کے کچھ ہی دن گزرے تھے۔

ریطہ بنت ابی العباس کو ہدایات

جمرۃ العطارہ۔ جو منصور کی عطارہ تھی بیان کرتی ہے کہ جب وہ حج کے لئے جانے لگے تو اپنی بہو ریطہ بنت ابی العباس مہدی کی بیوی کو پاس بلایا مہدی اس وقت رے میں تھا جو وصایا کرنا تھیں وہ سب اس سے کہدیں اور ایک عہد لکھکر اس کے سپرد کیا۔ تمام خزانوں کی کنجیاں اسے دیدیں۔ ہر بات اچھی طرح سمجھادی اور سخت قسم دے کر یہ اقرار واثق لے لیا کہ ان خزانوں کے کوٹھوں میں سے بعض کو کبھی نہ کھولا جائے اور سوائے مہدی کے اور کسی دوسرے کو ان کی اطلاع نہ ہونے پائے اور یہ بھی صرف اس وقت ہو جب کہ تم کو میری موت کی سچی خبر معلوم ہو۔ میرے مرنے کے بعد البتہ صرف وہ اور مہدی ان کوٹھوں کو کھولیں وہاں کوئی تیسرا شخص بھی نہ ہو۔ جب مہدی رے سے مدینۃ السلام آیا تو ریطہ نے خزانوں کی کنجیاں اس کے حوالے کیں اور کہہ دیا کہ منصور مجھے یہ دے گئے ہیں اور تاکید کر دی ہے کہ جب تک تمھیں میرے مرنے کی صحیح اطلاع نہ پہنچے اس وقت تک تم نہ کوٹھے کھولنا اور نہ اس کی کسی دوسرے کو اطلاع دینا چنانچہ جب مہدی کو ان کے مرنے کی خبر ہوئی اور وہ خود اب خلیفہ ہوا تو اس نے کوٹھے کا دروازہ کھولا ریطہ بھی اس کے ہمراہ تھی متعدد ستونوں کا ایک بڑا کمرہ نظر آیا اس میں آل ابی طالب کے مقتولوں کی بہت سی لاشیں پڑی ہوئی تھیں ان کے کانوں میں رقعے بندھے ہوئے تھے جن میں ان کا نسب درج تھا۔ ان کثیر تعداد مقتولوں میں کم سن بچے، جوان اور بوڑھے سب ہی تھے اس منظر کو دیکھکر مہدی لرز گیا۔ اس نے ایک گڑھا کھدوایا اور ان سب لاشوں کو اس میں دفن کر کے اس پر ایک قبہ بنوا دیا۔

منصور کی اپنی موت کی پیشین گوئی

اسحٰق عیسیٰ بن علی اپنے باپ کی روایت نقل کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں نے ۱۵۸ھ میں مکہ جاتے ہوئے منصور کو مہدی سے رخصت کے وقت یہ کہتے سنا اے ابو عبداللہ میں ذی الحجہ میں پیدا ہوا تھا اور ذی الحجہ ہی میں مجھے خلافت ملی اب میرے قلب میں یہ بات خود بخود آئی ہے کہ اس سال کے ذی الحجہ میں میری موت واقع ہوگی اس خیال نے مجھے حج پر آمادہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر کی مہدی کو وصیت میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ جب میرے بعد مسلمانوں کے حکومت کی باگ تمہارے ہاتھ میں آئے تم ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہنا اگر اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہاری مشکل کو آسان کر دے گا تم کو سلامتی اور نتیجہ میں کامیابی دے گا اور غیر متوقع طریقوں سے تم کو کامیابی ہوتی رہے گی۔ اے میرے فرزند مسلمانوں کے ساتھ سلوک کرنے میں محمد صلعم کا خیال رکھنا۔ اللہ تمہارے معاملات کی حفاظت کرے گا۔ کسی کو بلا وجہ قتل کرنے سے اجتناب کرنا کیونکہ یہ اللہ کے نزدیک بڑا ہی سخت گناہ ہے اور دنیا میں مستقل عار ہے جو عمر بھر نہیں جاتا۔ ہمیشہ جہاد کرتے رہنا کیونکہ دین و دنیا دونوں جگہ اس کا ثواب اور فائدہ تم کو حاصل ہوگا۔ حدود شرعیہ کو قائم کرنا مگر اس میں حد سے متجاوز نہ ہونا ورنہ برباد ہو جاؤ گے اگر اللہ اپنے دین مبین کی اصلاح اور بندوں کو معاصی سے روکنے کے لئے حدود مقررہ کے علاوہ اور تدابیر مناسب سمجھتا تو اس کے متعلق اپنی کتاب میں حکم دیدیتا۔ البتہ یہ تم کو معلوم رہے کہ ان مفسدین کے لئے جو اللہ کی حکومت اور اس کی سرزمین میں فتنہ و فساد برپا کرنا چاہتے ہیں اس پر اپنی کتاب میں نہایت سخت سزا اور عذاب کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق ارشاد ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا (پوری آیہ) بے شک ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنا چاہتے ہیں (یہ ہے) اے میرے فرزند حکومت اللہ کی مضبوط رسی، مستحکم دستہ اور پائیدار مسلک الٰہی ہے۔ اس کی اچھی طرح نگرانی رکھنا اسے مضبوط کرنا اس کی مدافعت کرنا جو اس میں الحاد پیدا کریں یا اس سے نکل جائیں یا خروج کریں انھیں ہلاک کر دینا انھیں عذاب دینا ان کے دست و پا قطع کرا دینا اللہ نے اپنے کلام مستحکم میں جو احکام دیئے ہیں ان سے سرمو متجاوز نہ کرنا ہمیشہ عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرنا اس سے آگے نہ بڑھنا۔ انصاف ایسا حربہ ہے جس کے ہوتے ہوئے بغاوت نہ سرسبز ہو سکتی ہے اور نہ دشمن کو کسی قسم کی کامیابی ہو سکتی ہے اگر کوئی تکلیف دہ نما بھی ہو جائے تو وہ فوراً دفع ہو جاتی ہے، سرکاری مال گزاری میں سے کبھی کچھ اپنے لئے نہ لینا کیونکہ جو کچھ میں تمہارے لئے چھوڑ جاؤں گا اس کے ہوتے ہوئے اس کی تم کو حاجت ہی نہ پڑے گی۔ ہر سر حکومت آتے ہی اپنی فرمانروائی کی ابتدا عزیز و اقربا کو انعام و صلہ دینے سے کرنا سرکاری روپیہ میں نہ اسراف کرنا اور نہ اسے اپنوں پر خرچ کرنا۔ سرحدوں پر ہمیشہ کافی فوج و اسلحہ تیار رکھنا۔ اطراف سلطنت کو اپنے ضبط میں رکھنا راستوں کو مامون رکھنا اپنے اور رعایا کے درمیانی لوگوں کو بہت ہی خاص طور پر سوچ سمجھ کر مقرر کرنا معائنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اضافہ کرنا' عوام کو جمعیت خاطر عطا کرنا' رفاہ عام کے لئے انتظام کرنا۔ ان کی تکالیف کو دور کرنا۔ سلطنت کی آمدنی میں اضافہ کرتے رہنا اور اسے جمع رکھنا۔ کبھی فضول خرچی نہ کرنا کیونکہ معلوم نہیں کہ کس وقت غیر متوقع مصائب و حوادث پیش آجاتے ہیں۔ بلکہ زمانے کی عادت مستمرہ ہی یہ ہے کہ مصائب غیر متوقع ہوتے ہیں۔ جس قدر تم سے ممکن ہو اس قدر سپاہی' حاتو اور باقاعدہ فوج مستعد رکھنا کبھی ایسا نہ کرنا کہ آج کا کام کل پر اٹھا رکھو کیونکہ اس طرح پھر ہجوم کار ہو جائے گا اور کوئی کام بھی ٹھکانے سے نہ ہو سکے گا۔ جو امور تصفیہ طلب پیش آئیں انہیں ان کے حسب ترتیب وقوع اسی وقت انجام دینا۔ اس میں ہرگز تاخیر نہ کرنا بلکہ پوری مستعدی اور آمادگی سے تمام کام اسی وقت انجام دینا' رات کے لئے ایسے مشیر اپنے پاس جمع کرنا جو دن میں پیش آنے والے واقعات سے باخبر ہوں تمام احکام خود دینا اور خود ہی تمام مہمات امور پر غور و خوض کرتے رہنا اس سے نہ گھبرانا نہ درماندہ اور سست ہونا اپنے رب کے متعلق ہمیشہ حسن ظن رکھنا اور اپنے عاملوں اور کاتبوں کے متعلق ہمیشہ بدگمان' شب بیدار رہنا جو لوگ تمہارے دروازے پر شب باش ہوں ان کا حال اور ضرورت دریافت کرنا' اپنے دربار میں آنے کے لئے سہولت دینا تاکہ ہر شخص آسانی سے تم تک بارپا سکے جو لوگ اپنا جھگڑا تمہارے پاس لائیں اس پر غور کر کے مناسب احکام نافذ کرنا۔ ان تمام نزاعات کو اپنی آنکھ کے سپرد کرنا جو ہر وقت بیدار ہو اور تصفیہ نزاعات میں اپنے نفس کو دخل دینے کی اجازت نہ دینا۔ سوتے مت رہنا کیونکہ جس روز سے تمہارا باپ خلیفہ ہوا وہ نہیں سویا اگر کبھی اس کی آنکھ لگ بھی گئی تو اس کا دل ہمیشہ بیدار رہا۔ یہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں اور تم میرے بعد میرے خلیفہ ہو۔

راوی کہتا ہے کہ یہ وصیت کر کے منصور نے مہدی کو خیرباد کہا۔ اس وقت دونوں کے قلب اُمنڈ آئے اور وہ رو پڑے۔

وصایا کے متعلق سعید بن حریم کی روایت

سعید بن حریم کی روایت ہے کہ اپنے سنہ وفات میں جب منصور حج کے لئے روانہ ہوئے تو مہدی نے ان کی مشایعت کی منصور نے کہا اے میرے بیٹے میں نے تمہارے لئے اس قدر روپیہ جمع کر دیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی خلیفہ نے نہیں کیا تھا اسی طرح میں نے اس قدر موالی تمہارے لئے جمع کر دیئے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی خلیفہ نے نہیں کئے تھے اسی طرح میں نے تمہارے لئے ایک ایسا عمدہ شہر بنا دیا ہے جو کسی دوسرے نے عہد اسلام میں آج تک نہیں بنایا تھا مجھے تمہارے متعلق صرف ان دو شخصوں عیسیٰ بن موسیٰ اور عیسیٰ بن زید سے اندیشہ ہے کہ یہ تمہارے خلاف شورش برپا کریں گے عیسیٰ بن موسیٰ نے ایفائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت کے لئے میرے سامنے ایسے عہد و پیمان کئے ہیں کہ ان کی موجودگی میں مجھے اس سے زیادہ اندیشہ نہیں اگر مجھے اپنی بدنامی کا اندیشہ نہ ہوتا تو بخدا میں اس کا کام ہی تمام کر دیتا اور تم کو اس اندیشے کی نوبت ہی نہ آتی اب بھی تم اسے تو اپنے دل سے نکال ہی دو اب رہا عیسیٰ بن زید تو اس پر فتح پانے کے لئے اگر تم یہ تمام روپیہ خرچ کر دو اور اپنے یہ تمام موالی کٹوا دو اور یہ شہر بھی منہدم کر دو تب بھی مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

ابو جعفر کی قیام گاہ پر اشعار

موسیٰ بن ہارون بیان کرتا ہے کہ جاتے ہوئے جب منصور آخر منزل میں فروکش ہوئے تو ان کی نظر مکان کے صدر پر پڑی وہاں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اباجعفر حانت وفاتک وانقضت ... سنوك وامر الله لا بُدّ واقع

اباجعفر هل كاهن او منجم ... لك اليوم من حر المنية مانع

(ترجمہ) اے ابو جعفر تمہاری موت قریب آگئی ہے اور تمہاری عمر پوری ہو چکی ہے اور اللہ کا حکم ضرور ہو کر رہے گا کیا اب کوئی کاہن یا منجم تم کو موت کی تکلیف سے بچا سکتا ہے۔

میر عمارت کی طلبی

یہ پڑھ کر انھوں نے منزلوں کے میر عمارت کو طلب کر کے پوچھا کہ آیا میں نے تم کو یہ حکم نہیں دے رکھا ہے کہ میری قیام گاہ میں کسی بدمعاش کو گھسنے نہ دینا پھر یہ کیا ہے۔ اس نے عرض کیا امیرالمومنین بخدا اس مکان کی تعمیر کے ختم ہونے کے بعد سے اب تک کوئی شخص اس کے اندر داخل نہیں ہوا۔ انھوں نے کہا اوپر پڑھو کیا لکھا ہے۔ اس نے عرض کیا مجھے تو وہاں کچھ نظر نہیں آتا۔ انھوں نے میر حاجب کو طلب کر کے اس سے کہا کہ پڑھو اس مکان کے اوپر کیا لکھا ہے اس نے عرض کیا مجھے تو وہاں کچھ بھی لکھا نظر نہیں آتا۔ تب انھوں نے وہ دونوں شعر خود املا کرائے جو ضبط تحریر میں لائے گئے۔

میر حاجب کو کلام پاک کی تلاوت کا حکم

اس کے بعد انھوں نے میر حاجب سے کہا کہ کلام پاک کی کوئی ایسی آیت اس وقت تلاوت کرو جس سے اللہ عزوجل کے حضور میں جانے کا شوق پیدا ہو اس نے پڑھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وسيعلم الذين ظلموا اىّ منقلب ينقلبون (ترجمہ) اور ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس کروٹ پلٹائے جاتے ہیں۔ سن کر غصہ میں حکم دیا کہ اس کے منہ پر تھپڑ مارو چنانچہ اس کے جبڑوں پر تھپڑ رسید کئے گئے۔ کہنے لگے اس آیت کے علاوہ مجھے تلاوت کے لئے اور دوسری کوئی آیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نہ ملی اس نے کہا امیر المومنین اس آیت کے ماسوا تمام قرآن میرے حافظہ سے محو کر دیا گیا۔ اس واقعہ کو فال بد سمجھ کر حکم دیا کہ اسی وقت یہاں سے کوچ کیا جائے۔ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جب سقر نام وادی میں آئے جو مکہ کے راستہ کی آخری منزل تھی تو یہاں ان کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی یہ گرے جس سے ان کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی وہیں انھوں نے انتقال کیا اور بیرمیموں میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔

محمد بن عبداللہ بنی ہاشم کا مولیٰ ایک اہل علم و ادب کی روایت بیان کرتا ہے کہ منصور نے اپنے مدینہ کے قصر میں ایک ہاتف غیبی سے کچھ شعر سنے اور پھر کہا کہ اب میری موت کا وقت آپہنچا۔

عبدالعزیز بن مسلم کا بیان

عبدالعزیز بن مسلم کہتا ہے۔ ایک دن میں منصور کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوا۔ میں نے سلام کیا مگر وہ کچھ ایسے مبہوت تھے کہ جواب ہی نہ دیا۔ تھوڑی دیر توقف کے بعد میں ان کی اس حالت کو دیکھکر واپسی کے لئے مڑا تو انھوں نے چونک کر کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ کوئی شخص مجھے شعر سنا رہا ہے جس میں میری موت کی خبر ہے اسی خواب کی وجہ سے میں اس قدر پریشان اور غمگین ہوں کہ اسے تم نے بھی محسوس کر لیا۔ میں نے کہا یہ تو کوئی برا خواب نہیں ہے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ اس واقعہ کے کچھ ہی عرصہ کے بعد وہ حج کے لئے روانہ ہوئے اور اسی سفر میں ان کا انتقال ہو گیا۔

ہشام بن محمد اور محمد بن عمر وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال مکہ میں اسی رات کی صبح کو جس میں منصور نے انتقال کیا تھا محمد بن عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن العباس کی خلافت کی بیعت لی گئی۔ سنیچر کا دن تھا اور ۶ ذی الحجہ ۱۸۵ھ تاریخ تھی۔ واقدی کہتا ہے کہ مہدی کے لئے اس سال کے ماہ ذی الحجہ کے ختم ہونے میں نو راتیں باقی تھیں جب بغداد میں بیعت لی گئی۔ اس کی ماں ام موسیٰ بنت منصور بن عبداللہ بن یزید بن ثمر الحمیری تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۲

خلیفہ محمد بن عبداللہ مہدی

علی بن محمد النوفلی کا بیان

علی بن محمد النوفلی اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے جس سال ابو جعفر کا انتقال ہوا میں بھی بصرہ کے راستے سے حج کے لئے روانہ ہوا۔ ابو جعفر نے کوفہ کا راستہ اختیار کیا تھا میں ذات عرق میں ان سے جا ملا۔ یہاں سے میں ان کے ساتھ ہو گیا جب وہ سوار ہوتے میں سامنے آکر سلام کر لیتا۔ بیماری کی وجہ سے وہ بہت نحیف و لاغر تھے۔ صورت سے موت کے آثار ہویدا تھے بریموں پہنچ کر انھوں نے منزل کی اور ہم مکہ میں داخل ہو گئے۔ میں نے عمرہ ادا کیا۔ میں روزانہ ان کے قیام گاہ جایا کرتا تھا اور زوال کے وقت کے قریب تک ٹھہرتا پھر مکہ واپس آجاتا۔ دوسرے تمام بنی ہاشم کا بھی یہی دستور رہتا۔

ابو جعفر منصور کی شدید علالت

ان کا مرض اور شدید ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ اسی اثناء میں وہ رات آئی جس میں ان کا انتقال ہو گیا۔ چونکہ ہمیں ابھی ان کے مرنے کی خبر نہیں ہوئی تھی اس لئے میں نے حسب معمول علی الصباح صبح کی نماز حرم میں پڑھی اور اپنے صرف دو لوں کپڑوں (احرام) کو پہنے سوار ہوا ان کے اوپر سے تلوار حمائل کر لی۔ میں محمد بن عون بن عبداللہ بن الحارث کے ساتھ جو بنی ہاشم کے سربرآوردہ بزرگوں میں سے تھے ہو لیا آج وہ بھی گلابی رنگ کے دو کپڑے پہنے تھے یہی ان کا احرام تھا ان کے اوپر سے انھوں نے بھی تلوار حمائل کر لی تھی۔ بنی ہاشم کے بزرگ حضرت عمرؓ بن الخطاب اور عبداللہ بن جعفر کی حدیث نیز اس کے متعلق حضرت علیؓ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول کی وجہ سے گابی رنگ کا احرام باندھے تھے۔

ابو جعفر منصور کی وفات کی اطلاع

جب ہم سطح پہنچے تو وہاں ہمیں عباس بن محمد اور محمد بن سلیمان رسالہ دار پیدل سپاہ کے ساتھ مکہ آتے ہوئے ملے۔ ہم نے ان کی طرف مڑ کر ان کو سلام کر لیا اور پھر اپنی راہ ہو لئے۔ محمد بن عون نے مجھ سے پوچھا ان دونوں کی ظاہری حالت اور اس وقت مکہ میں داخل ہونے سے تم کیا سمجھے۔ میں نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ منصور کا انتقال ہو چکا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ مکہ کو حصن بنا لیں۔ واقعہ بھی یہی تھا۔ ابھی ہم چل ہی رہے تھے کہ ایک شخص کمبل پوش جس کی صورت باوجود سپیدۂ سحری نمودار ہونے کے اچھی طرح دکھائی نہ دیتی تھی ہمارے سامنے سے آکر ہمارے دونوں کے گھوڑوں کی گردنوں کے درمیان سے ہوتا ہوا ہمارے قریب آیا اور اس نے یہ بات کہی کہ بخدا منصور کا انتقال ہو گیا یہ کہتے ہی وہ غائب ہو گیا ہم اپنے راستے چلتے ہوئے ان کی چھاؤنی آئے۔ اس شامیانے میں آئے جہاں آکر وہ بیٹھتے تھے۔ وہاں دیکھا کہ موسیٰ ابن مہدی شامیانے کے ستونوں کے پاس ہم سے پہلے آکر کھڑا ہوا ہے۔ اسی طرح قاسم بن منصور بھی شامیانے کے ایک کونے میں موجود ہے۔ جب سے ہم ذات عراق میں منصور کے ساتھ ہوئے تھے ہم نے یہ دیکھا کہ جب منصور اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو یہ قاسم ان کے آگے آگے ان کے اور صاحب شرطہ کے بیچ میں ہو کر چلتا اور لوگوں سے کہتا جاتا کہ جسے کوئی درخواست دینا ہو مجھے دیدے۔ جب میں نے اسے شامیانے کے ایک سمت میں اور موسیٰ کو برآمد پایا تو مجھے یقین آگیا کہ منصور کا انتقال ہو چکا ہے۔ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے کہ حسن بن زید وہاں آیا اور میرے پہلو میں مجھ سے بھڑ کر بیٹھ گیا اب اور تمام درباری آگئے کہ تمام شامیانہ بھر گیا۔ ان میں ابن عباس المنتوف بھی تھا ہم سب خاموش بیٹھے تھے کہ ہمیں آہستہ آہستہ رونے کی آواز آئی حسن نے مجھ سے پوچھا کیا تمہارے خیال میں ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ میں نے کہا نہیں ایسا تو نہیں معلوم ہوتا البتہ معلوم ہوتا ہے کہ اب یا تو آخری وقت ہے یا غلبہ طاری ہو گیا ہے۔

ابو العنبر حبشی کی آہ وزاری

ہم یہی باتیں کر رہے تھے کہ ابو العنبر حبشی منصور کا خاص خدمت گار سینے اور پشت پر سے اپنی قمیص دریدہ کئے سر پر خاک ڈالے سامنے آیا اور کہا ہائے امیر المومنین ہم سب کے سب فوراً کھڑے ہوئے اور ابو جعفر کے خیموں کی طرف چلے چاہتے تھے کہ ان کے پاس جائیں مگر خادموں نے اندر جانے سے روک دیا اور الٹے پاؤں پلٹا دیا۔ ابن عباس المنتوف نے کہا سبحان اللہ آپ حضرات کو کیا ہو گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی خلیفہ کی موت کا واقعہ آپ کے سامنے نہیں گزرا۔ دل ٹھکانے رکھئے اور تشریف رکھئے، سب لوگ بیٹھ گئے۔ قاسم نے کھڑے ہو کر اپنے کپڑے چاک کر دیئے اور اپنے سر پر مٹی ڈال لی مگر موسیٰ چونکہ کم سن بچہ تھا وہ اسی طرح خاموش اپنی جگہ بیٹھا رہا۔

ابو جعفر کی وصیت کا اعلان

اس کے بعد ربیع اندر سے آیا اس کے ہاتھ میں کاغذ کا ایک طومار تھا جس کا نچلا سرا زمین سے لگ رہا تھا اب اس نے اس کا سرا ہاتھ میں لے کر اسے پڑھنا شروع کیا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" یہ منشور عبداللہ المنصور امیر المومنین کی طرف سے اپنے بعد کے بنی ہاشم اپنے خراسانی شیعہ اور عام مسلمانوں کے نام ہے۔ اتنا پڑھا تھا کہ وہ کاغذ اس کے ہاتھ سے گر پڑا اور ربیع رو پڑا اس کی حالت دیکھ کر دوسرے تمام حاضرین رو پڑے اب اس نے پھر وہ کاغذ ہاتھ میں لیا کہنے لگا اگرچہ آپ لوگوں کو ضبط گریہ پر قدرت نہیں ہے مگر مجبوری ہے کیا کیا جائے۔ یہ امیر المومنین کا عہد ہے۔ جو بہر حال مجھے آپ کو سنانا ہے مہربانی فرما کر خاموش رہیے جب سب چپ ہو گئے۔ اس نے پھر پڑھنا شروع کیا "امابعد میں یہ تحریر حالت زندگی میں لکھ رہا ہوں آج میرے لئے اس دنیا کا آخری اور آخرت کا پہلا دن ہے میں آپ پر سلامتی بھیجتا ہوں اور اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے بعد آپ کو فتنوں میں مبتلا نہ کرے اور حتھا بندی سے محفوظ رکھے تاکہ آپ ایک دوسرے کے گزند سے مامون و مصئون رہیں میں خاص طور پر بنی ہاشم اور اہل خراسان کو مخاطب کرتا ہوں اس کے بعد ربیع نے ان کی وہ وصیت پڑھنا شروع کی جو انھوں نے مہدی کے بارے میں کی تھی اس بیعت کو یاد دلایا جو ان سب نے اس کے لئے پہلے سے کی تھی اور انھیں اپنی سلطنت کے قیام اور عہد کی وفا پر ترغیب و تحریض دی تھی، یہ منشور آخر تک پڑھا گیا۔

حسن بن زید کی بوقت بیعت تقریر

راوی کہتا ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آخری جملے ربیع نے اپنی طرف سے بڑھا کر ان کے منشور میں لاحق کر دیئے تھے بہر حال اس کے بعد اس نے لوگوں کے چہروں پر نظر دوڑائی۔ بنی ہاشم کے قریب آکر حسن بن زید کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا اے ابو محمد اٹھو اور بیعت کرو۔ حسن اس کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ ربیع اسے موسیٰ کے پاس لایا اور اس کے سامنے بٹھایا حسن نے موسیٰ کا ہاتھ پکڑا اور پھر حاضرین کو مخاطب کر کے کہا "حضرات امیر المومنین منصور نے مجھے مارا تھا میری جائداد ضبط کر لی تھی مہدی نے ان سے میری سفارش کی وہ مجھ سے خوش ہو گئے تھے مہدی نے ان سے میری املاک کی بحالی کے لئے بھی کہا مگر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کو انھوں نے نہ مانا اس پر مہدی نے اپنے پاس سے میری تمام املاک کی نہ صرف پائجائی کی بلکہ ایک کے عوض میں دو چند عطا کیں اس لئے مجھ سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے جو خلوص دل اور طیب خاطر سے ان کے لئے بیعت کرے۔

ابو جعفر منصور کے جنازہ کی روانگی مکہ

اب اس نے مہدی کے لئے موسیٰ کی بیعت کی اس کے ہاتھ کو چھو لیا اس کے بعد ربیع محمد بن عون کے پاس آیا اور ان کی کبر سنی کی وجہ سے ان کو اس نے مقدم کیا ان کے بعد وہ میرے پاس آیا مجھ سے کہا اٹھو اس طرح بیعت کرنے والوں میں اس روز میں تیسرا تھا ہمارے بعد پھر دوسرے تمام حاضرین نے بیعت کی اس سے فارغ ہو کر وہ خیموں میں چلا گیا وہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر ہم بنی ہاشم کے پاس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے چلئے۔ ہم سب بنی ہاشم اس کے ساتھ اندر گئے اس روز ہماری کثیر تعداد وہاں موجود تھی ہم میں اہل عراق، اہل مکہ اور اہل مدینہ سب ہی تھے جو اس سال حج کے لئے آئے تھے۔ اندر گئے۔ دیکھا کہ منصور اپنے تخت پر کفن پہنے پڑے ہیں۔ چہرہ کھلا ہوا ہے ہم نے ان کو اٹھایا اور اسی طرح تین میل چل کر مکہ لائے۔ اس وقت بھی ان کی صورت میری آنکھوں میں پھر رہی ہے تخت کے پائے کے قریب ہو کر جب میں کاندھا دیتا تو ان کا چہرہ نظر آجاتا چونکہ موسم میں منڈوانے کے لئے انھوں نے اپنے بال چھوڑ دیئے تھے اس لئے ہوا سے ان کی ڈاڑھی کے بال اڑ رہے تھے۔ خضاب بھی جاتا رہا تھا۔ ہم اسی طرح انھیں ان کی قبر پر لائے اور ان کو اتار دیا۔

علی بن عیسیٰ کی عیسیٰ بن موسیٰ کو دھمکی

راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جس رات ابو جعفر نے انتقال کیا علی بن عیسیٰ بن ماہان نے سب سے پہلے یہ بات اٹھائی کہ ان سب نے مل کر عیسیٰ بن موسیٰ سے کہا کہ آپ مہدی کی تجدید بیعت کریں اس تجویز کا بانی اصلی تو ربیع تھا۔ عیسیٰ بن موسیٰ نے اس سے انکار کیا اس بنا پر جو سرداران فوج وہاں موجود تھے وہ اس کے پاس آتے اور جاتے رہے۔ آخر کار علی بن عیسیٰ بن ماہان اٹھا۔ اس نے اپنی تلوار نیام سے نکالی اور ننگی تلوار لے کر عیسیٰ بن موسیٰ کی طرف بڑھا کہنے لگا سیدھی طرح سے بیعت کرو ورنہ ابھی کام تمام کئے دیتا ہوں۔ یہ رنگ دیکھ کر عیسیٰ نے بیعت کی اس کے بعد دوسرے لوگوں نے بیعت کی۔

موسیٰ بن ہارون کا بیان

موسیٰ بن ہارون بیان کرتا ہے کہ موسیٰ بن مہدی اور ربیع منصور کے مولیٰ نے منارہ منصور کے دوسرے مولیٰ کو ان کی خبر مرگ اور مہدی کے لئے بیعت لئے جانے کی خبر پہنچانے کے لئے مہدی کے پاس روانہ کیا اس کے جانے کے بعد حسن الشروی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ رسول اللہ صلعم کا عصائے مبارک اور وہ چادر جو خلفا میں متوارث چلی آتی تھی مہدی کے پاس بھیجی۔ نیز ربیع نے ابو العباس السطوسی کو بھی خاتم خلافت دے کر منارۃ کے ہمراہ کیا ان انتظامات کے بعد سب کے سب مکہ سے نکلے۔ عبد اللہ بن المسیب بن زہیر حسب دستور بھالا لے کر صالح بن المنصور کے آگے ہوا منصور کی زندگی میں یہ خدمت اسی کے تفویض تھی۔ قاسم بن نصر بن مالک نے جو اس روز موسیٰ بن المہدی کا صاحب شرطہ تھا بھالے کو توڑ ڈالا۔

علی بن عیسیٰ اور عیسیٰ بن موسیٰ میں کشیدگی

اس کے علاوہ چونکہ علی بن عیسیٰ بن ماہان کو عیسیٰ بن موسیٰ کے ہاتھوں اذیت پہنچی تھی اور یہ اذیت اس کے راوندیہ فرقہ میں ہونے کی وجہ سے پہنچی تھی اس کے دل میں عیسیٰ بن موسیٰ کی طرف سے عداوت جاگزیں تھی اس وقت چلتے چلتے اس نے عیسیٰ بن موسیٰ پر طعن آمیز ملامتیں فقرے چست کئے ابو خالد المروزی اس جماعت کا سرغنہ تھا قریب تھا کہ بات کا بتنگڑ بن جائے اور آپس میں تلوار چل جائے لوگوں نے ہتھیار تک لگائے تھے مگر محمد بن سلیمان نے اس موقع پر بڑی سرگرم کوشش کی اور سب کو خاموش کر دیا اگرچہ اس کے خاندان کے دوسرے لوگ بھی اس معاملہ میں پڑ گئے مگر محمد کا طرز عمل اور روش نہایت ہی قابل تحسین تھی اسی کی جد وجہد سے یہ شور و غوغا دب گیا اور سب ٹھنڈے پڑ گئے۔

علی بن عیسیٰ کی برطرفی

محمد بن سلیمان نے اس تمام واقعہ کی اطلاع مہدی کو لکھ بھیجی۔ مہدی نے علی بن عیسیٰ کو موسیٰ بن المہدی کے محافظ دستے کی سرداری کی خدمت سے برطرف کر دینے کا حکم لکھ بھیجا اور اس کی جگہ ابو حنیفہ حرب بن قیس کو مقرر کیا اس طرح فوج میں جو فتنہ پیدا ہونے کو تھا وہ دب گیا عباس بن محمد اور محمد بن سلیمان دوسروں سے پہلے مہدی سے جا ملے ان میں بھی عباس بن محمد سب سے پہلے مہدی کی خدمت میں باریاب ہوا منارہ منکل کے دن نصف ذی الحجہ میں مہدی کے پاس آیا اس نے ان کے خلیفہ ہونے کی ان کو خبر دی نیز ان کے باپ کی موت پر تعزیت کی اور تمام اطراف و اکناف سلطنت سے اسی مضمون کے خطوط ان کو موصول ہوئے اب مدینۃ السلام کے تمام باشندوں نے ان کی بیعت کر لی۔

منصور کی مکہ معظمہ پہنچنے کی خواہش

ربیع کہتا ہے جس سفر حج میں منصور نے انتقال کیا اسی میں مکہ کے راستہ میں عذیب یا کسی اور منزل میں انھوں نے ایک خواب دیکھا (اثنائے سفر میں ربیع ان کا عدیل تھا) اس خواب سے وہ بہت متوحش ہو گئے مجھ سے کہا ربیع بس اب میں زندہ نہیں رہوں گا۔ موت سر پہ آ پہنچی ہے۔ اب تم ابو عبد اللہ المہدی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے پختہ بیعت لے لینا۔ میں نے عرض کیا آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں اللہ آپ کو طول حیات دے گا۔ اور انشاء اللہ آپ خود ابو عبداللہ سے ملیں گے۔ کہنے لگے اس وقت ان کی حالت زیادہ خراب ہو چکی تھی۔ جس طرح سے ہو سکے مجھے جلد سے جلد میرے رب کے حرم اور جائے امن میں پہنچا دو۔ اس خواہش کا بار بار اعادہ کرتے تھے کہ جس طرح ممکن ہو جلد سے جلد میں اپنے گناہوں اور اپنے نفس پر زیادتیوں کے بارے سبکدوش ہونے اپنے رب کے حرم میں پہنچ جاؤں۔ اسی حالت میں بیر میمون پہنچے۔ میں نے کہا بیٹھئے۔ یہ بیر میمون آ گیا ہے آپ اب حرم میں داخل ہو چکے ہیں۔ یہ سن کر الحمدللہ کہا اور اسی دم جاں بحق تسلیم ہوئے۔

مہدی کی بیعت کے لئے ربیع کی حکمت عملی

میں نے حکم دیا کہ خیمے نصب کئے جائیں اور قناتیں گھیر دی جائیں۔ جب یہ سب ہو گیا تو اب میں امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادے سے اندر گیا میں نے ان کو ایک بڑی اور ایک چھوٹی کفنی پہنا دی تکیئے کے سہارے بٹھا دیا ان کے چہرے پر ایک باریک نقاب ڈال دی جس میں ان کی صورت تو نظر آتی تھی مگر ان کا اصلی حال معلوم نہ ہو سکتا تھا۔ اس خیال سے کہ کوئی زیادہ قریب آ کر ان کی حالت معلوم نہ کر سکے اُن کی بیوی کو اس نقاب کے پاس بٹھا دیا۔ یہ ہیئت بنا کر اب میں ان کے پاس گیا اور اس مقام پر کھڑا ہوا جہاں سے لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ وہ مجھ سے گفتگو کر رہے ہیں پھر میں نے باہر آ کر کہا خدا کا احسان ہے کہ امیر المومنین کی طبیعت اب روبہ افاقہ ہے وہ آپ سب کو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تمہاری حکومت مضبوطی سے برقرار رکھے تمہارے دشمنوں کو ذلیل کرے اور تمہارے ولی کو خوش کرے۔ میری یہ خواہش ہے کہ تم اب پھر ابو عبداللہ المہدی کے لئے تجدید بیعت کر دو تاکہ کسی دشمن یا باغی کو تمہارے خلاف کارروائی کرنے کا لالچ ہی نہ پیدا ہو۔ اس پر تمام حاضرین نے کہا اللہ امیر المومنین کو توفیق حسن عطا فرمائے ہم اس کے لئے بسر و چشم حاضر ہیں۔ میں اندر گیا اور پھر نکلا اب میں نے سب سے کہا بیعت کے لئے تشریف لائیے۔ سب نے بیعت کی۔ حاضرین میں جس قدر عمائد اکابر اور سردار جمع تھے سب نے بلا استثناء مہدی کے لئے بیعت کی جب بیعت سے فراغت ہو گئی۔ اس بیان کا پہلا راوی ہشیم بن عدی کہتا ہے تو اب ربیع اندر گیا اور وہاں سے روتا پیٹتا گریبان چاک سر پیٹتا ہوا باہر آیا۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا ہائے بکری کے بچے مجھے تجھ پر ترس آتا ہے اس سے قائل کی مراد ربیع تھا۔ کیونکہ جب یہ بالکل بچہ تھا جب ہی اس کی ماں مر گئی تھی اور یہ اپنی ماں ہی کا دودھ پیتا تھا اس کے مرنے کے بعد پھر اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکری کے دودھ پر پرورش پائی۔

منصور کے لئے سو قبریں کھودی گئیں

منصور کے لئے سو قبریں کھودی گئیں وہ ان سب میں اس خوف سے کہ مبادا بعد میں کوئی اس کے جسد کے ساتھ بے حرمتی کرے دفن کیا گیا اس لئے باوجود ظاہری طور پر اس کی ایک معروف قبر ہونے کے اس کی اصلی قبر کا حال مشتبہ ہی رکھا گیا۔

مہدی کی ربیع سے خفگی

تمام خلفائے بنی عباس کی قبروں کا یہی حال ہے ان کی اصلی قبر کا حال کسی کو صحیح طور پر معلوم نہیں۔ اس تمام سرگذشت کی اطلاع مہدی کو ہوئی جب ربیع ان کے پاس آیا تو مہدی نے اسے ڈانٹ کر پوچھا۔ اے غلام زادے امیر المومنین کی جلالت تیری ان حرکات میں جو تو نے مرنے کے بعد ان کے ساتھ کیں مانع نہ آئی، بعض لوگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مہدی نے اسے مارا۔ مگر یہ بات صحیح نہیں ہے۔

ایک ایسا شخص جو اس حج میں منصور کے ساتھ تھا بیان کرتا ہے کہ جاتے ہوئے میں نے یہ رنگ دیکھا کہ تمام لوگ صالح بن المنصور کے جو اپنے باپ کے ہمراہ تھا جلو میں تھے اور خود موسیٰ بن مہدی بھی اس کے پیچھے تھا جب مکہ سے واپسی ہوئی تو اب سب موسیٰ کے جلو میں تھے اور خود صالح بھی اسی کے ہم رکاب تھا۔

امیر حج ابراہیم بن یحییٰ و عمال

بصرہ میں سب سے پہلے خلف الاحمر نے منصور کی خبر مرگ پہنچائی۔ اس سال ابراہیم بن یحییٰ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ منصور نے اس کے لئے وصیت کر دی تھی۔ ابراہیم بن یحییٰ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس اس سال مکہ کا عامل تھا، عبد الصمد بن علی مدینہ کا عامل تھا، عمرو بن زبیر القینی مسیب بن زہیر کا بھائی کوفہ کا عامل تھا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسمٰعیل بن اسمٰعیل الثقفی کوفہ کا عامل تھا۔ اس کے متعلق یہ بھی ایک ضعیف روایت ہے کہ یہ قیس کے بنی نصر کا مولیٰ تھا۔ شریک بن عبد اللہ النخعی کوفہ کے قاضی تھے اور ثابت بن موسیٰ کوفہ کا ناظم مال تھا۔ حمید بن قحطبہ خراسان کا والی تھا کوفہ کے ساتھ بغداد کی قضا بھی شریک بن عبد اللہ ہی کے تفویض تھی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ منصور کی موت کے وقت عبید اللہ بن محمد بن صفوان الجمحی بغداد کے قاضی تھے اور شریک سب کوفہ کے قاضی تھے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ قضا کوفہ کے ساتھ شریک اہل کوفہ کے امام نماز بھی تھے۔ منصور کی موت کے وقت بغداد کا کوتوال عبد الجبار بن عبد الرحمٰن کا بھائی عمر بن عبد الرحمٰن تھا۔ بعض راویوں نے کہا ہے کہ موسیٰ ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعب بغداد کا کوتوال تھا بصرہ اور اس کے علاقہ کا انسرال عمارہ بن حمزہ تھا عبیداللہ بن الحسن العنبری بصرے کے قاضی اور پیش امام تھے سعید بن وصلیح بصرہ کی مہاتی فوج کا سردار تھا۔ محمد بن عمر کے بیان کے مطابق اس سال ایسا شدید ہیضہ ہوا کہ ہزاروں بندگان خدا نذر اجل ہو گئے۔

۱۵۹ھ کے واقعات

انگورہ کی مہم اس سال عباس بن محمد نے موسم گرما کی مجاہدانہ مہم کی قیادت کی۔ اس مرتبہ پیش قدمی کرتے ہوئے یہ انگورہ تک پہنچا اس کے مقدمتہ الجیش پر حسن خدمت گار موالیوں کی جماعت کے ساتھ متعین تھا۔ مہدی نے عباس کے ہمراہ اہل خراسان اور دوسرے فوجی سرداروں کی ایک جماعت بھی ساتھ کر دی تھی۔ خود مہدی کے بغداد سے نکل کر بردان میں پڑاؤ ڈالا اور جب تک عباس اور اس کے ساتھ جانے والی مہاتی فوج اپنے مقصد پر روانہ نہ ہو گئی یہ وہیں مقیم رہے۔ اگرچہ حسن اس غزوہ میں عباس کے ساتھ تھا مگر مہدی نے اسے عباس کے ماتحت نہیں کیا تھا بلکہ عزل و نصب اور دوسرے جنگی امور میں وہ آزاد تھا اس مہم میں اس جماعت نے رومیوں کے ایک شہر اور اس کے ساتھ غلہ کے ایک تہ خانہ پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد یہ جماعت ایک مسلمان کا بھی نقصان برداشت کئے بغیر صحیح وسالم واپس آ گئی۔

عمال کا عزل ونصب اسی سال حمید بن قحطبہ جو مہدی کی جانب سے خراسان کا عامل تھا ہلاک ہوا مہدی نے اس کی جگہ ابوعون عبدالملک بن یزید کو خراسان کا عامل مقرر کیا۔ اس سال حمزہ بن مالک سجستان کا والی بنایا گیا اور جبرئیل بن یحییٰ سمرقند کا والی مقرر کیا گیا۔

اس سال مہدی نے رصافہ کی مسجد بنوائی اور اسی سال رصافہ کی فصیل اور خندق بنائی۔ انھوں نے عبدالصمد بن علی کو مدینۂ رسول اللہ کی ولایت سے ایک شکایت کی بنا پر برطرف کر کے اس کی جگہ عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن صفوان الجمحی کو مدینہ کا والی مقرر کیا۔

بازید کی مہم اس سال مہدی نے عبدالملک بن شہاب المسمعی کو بیڑہ کے ساتھ ہندوستان روانہ کیا۔ اس مہم کے لئے انھوں نے تمام فوجی دستوں میں سے دو ہزار اہل بصرہ اور ان رضاکاروں میں سے جو چھاؤنیوں میں رہتے تھے پندرہ سو اور شامی سرداروں کی اولاد میں سے ایک سردار ابن حباب المذحجی کو سات سو شامیوں کے ساتھ روانہ کیا نیز عبدالملک کے ہمراہ اہل بصرہ کے ایک ہزار مجاہد رضاکار اپنے خرچ سے جہاد کے لئے ساتھ ہوئے۔ ان میں الربیع بن صبیح بھی تھا۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسوارئین اور سبابجہ کے چار ہزار آدمی عبدالملک کے ساتھ ہوئے اس نے المنذر بن محمد الجارودی کو اہل بصرہ کے ایک ہزار مجاہد رضا کاروں کا سردار مقرر کیا اور اپنے بیٹے غسان بن عبدالملک کو اہل بصرہ کی دو ہزار مہاتی فوج کا سردار بنایا اپنے دوسرے بیٹے عبدالواحد بن عبدالملک کو ان پندرہ سو رضا کاروں کا سردار مقرر کیا جو چھاؤنیوں میں جہاد کے لئے قیام کرتے تھے البتہ یزید بن الحباب اپنی شامی جماعت کے ساتھ آزاد قائد رہا۔ اب یہ تمام فوج روانہ ہوئی مہدی نے ابوالقاسم محرز بن ابراہیم کو اس مہم کی تمام عمومی کی سربراہی اور انتظام کے لئے مقرر کیا تھا۔ یہ فوج اپنی منزل مراد کی طرف روانہ ہوئی اور ۱۶۰ھ میں ہندوستان کے شہر بارد پہنچی۔

قیدیوں کی رہائی

اس سال معبد بن خلیل مہدی کے عامل سندھ نے انتقال کیا مہدی نے اس کی جگہ ابوعبداللہ وزیر کے مشورہ سے روح بن حاتم کو سندھ کا عامل مقرر کیا۔ اس سال مہدی نے حکم دیا کہ ان تمام لوگوں کو رہا کر دیا جائے جن کو منصور نے قید کیا تھا البتہ اس دعدہ معافی سے وہ لوگ مستثنیٰ نہیں ہو سکتے جو کسی ضرب شدید یا قتل کی پاداش میں ماخوذ ہوں یا جو مشہور فتنہ انگیز مفسد ہوں یا جو کسی قابل تعزیر جرم یا مطالبۂ حقوق میں ماخوذ ہوں چنانچہ اس حکم کی بنا پر تمام لوگ رہا کر دیئے گئے ان میں یعقوب بن داؤد بنی سلیم کا مولیٰ بھی تھا نیز اس کے ہمراہ حسن بن ابراہیم بن عبداللہ بن الحسن بن علیؓ بن ابی طالبؓ بھی قید تھا۔

یعقوب بن داؤد کی رہائی

اس سال مہدی نے حسن بن ابراہیم کو اس جیل خانہ سے جہاں وہ قید تھا نصیر خادم کی نگرانی میں منتقل کر دیا۔ نصیر نے اسے اپنے پاس قید کر دیا۔

جب مہدی نے منصور کے عہد کے تمام قیدیوں کی رہائی کا حکم دیدیا اور اس حکم کی بنا پر یعقوب بن داؤد بھی جو حسن بن ابراہیم کے ہمراہ قید تھا رہا کر دیا گیا تو حسن کو اب اپنی جان کا اندیشہ پیدا ہوا کہ شاید میں قتل کیا جاؤں گا۔ اس خوف کی وجہ سے اس نے قید سے رہائی کی یہ سبیل سوچی کہ اپنے بعض خاص معتمد دوستوں سے سازش کی جس مقام پر وہ قید تھا اس کی سیمہ میں باہر کی جانب سے ایک سرنگ اس کے نکالنے کے لئے کھودی گئی۔

یعقوب بن داؤد کی مہدی سے ملاقات کی خواہش

رہائی کے بعد یعقوب بن داؤد ابن علاثہ کے پاس جو مدینۃ السلام میں مہدی کے قاضی تھے بہت جایا کرتا تھا زیادہ ملاقات کی وجہ سے ابن علاثہ اس پر اعتماد کرنے لگا۔ یعقوب کو معلوم ہوا کہ حسن بن ابراہیم اس طرح قید سے بھاگنے کی فکر کر رہا ہے اس نے ابن علاثہ سے آکر کہا کہ میں مہدی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ بھی خواہی کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے ابو عبید اللہ سے ملا دیجئے۔ ابن علاثہ نے پوچھا وہ کیا ایسی بات ہے جو تم امیر المومنین سے بیان کرنا چاہتے ہو یعقوب نے اس کے اظہار سے انکار کیا اور کہا اس معاملہ میں عجلت کرنا چاہیے۔ اگر یہ موقع نکل گیا تو اس کے عواقب خطرناک ہوں گے۔ ابن علاثہ نے ابو عبید اللہ سے مل کر یعقوب کی اس خواہش کو بیان کیا ابو عبید اللہ نے اسے اپنے سے ملنے کی اجازت دیدی جب یعقوب اس سے آکر ملا تو اس نے ابو عبید اللہ سے درخواست کی کہ آپ مجھے مہدی کی خدمت میں پیش کر دیجئے تاکہ میں ان سے ان کی نفع کی بات کہدوں۔

یعقوب کی حسن بن ابراہیم کے متعلق مہدی کو اطلاع

ابو عبید اللہ نے اسے مہدی کی خدمت میں باریاب کر دیا۔ اس نے مہدی کے پاس جاکر سب سے پہلے اپنی رہائی پر ان کے اس احسان عظیم کا شکریہ ادا کیا اور پھر کہا کہ میں آپ سے ایک خاص بات کہنا چاہتا ہوں انھوں نے ابو عبید اللہ اور ابن علاثہ کی موجودگی ہی میں اس سے بیان کرنے کی خواہش کی یعقوب نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ دونوں حضرات بھی یہاں سے چلے جائیں۔ مہدی نے کہا مجھے ان پر پورا اعتماد ہے مگر یعقوب نے کہا کہ تاوقتیکہ یہ دونوں اٹھ نہ جائیں گے میں کوئی بات زبان سے نہیں نکالوں گا مہدی نے ان دونوں کو چلے جانے کا حکم دیا جب تخلیہ ہوا تو اب یعقوب نے حسن بن ابراہیم کے ارادے کی اطلاع دی اور کہا یہ بات آج ہی رات پیش آنے والی ہے۔

حسن بن ابراہیم کی جیل خانہ سے منتقلی

مہدی نے اس اطلاع کی تحقیق کے لئے ایک خاص معتمد کو بھیجا اس نے تحقیق کرکے یعقوب کی اطلاع کی تصدیق کی اس بنا پر مہدی نے حسن کو جیل خانہ سے منتقل کرکے نصیر کے پاس قید کر دیا، حسن بہت زمانے تک اس کے پاس قید رہا پھر اس نے اور اس کے حامیوں نے اس کی رہائی کے لئے تدبیر نکال لی وہ اس کی قید سے نکل بھاگا اور تلاش سے ہاتھ نہ آسکا تمام سلطنت میں اس کے بھاگنے کی اطلاع کر دی گئی اور ہر چند اس کی جستجو کی گئی مگر وہ نہ مل سکا۔ اب مہدی کو یہ بات یاد آئی کہ اس سے پہلے یعقوب نے حسن کے بھاگنے کی اطلاع دی تھی ممکن ہے کہ اس وقت بھی اس سے اس معاملہ میں کوئی پتہ کی بات معلوم ہو سکے انھوں نے عبید اللہ سے یعقوب کو دریافت کیا اس نے کہا وہ حاضر ہے۔ یعقوب اب عبید اللہ کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔

یعقوب بن داؤد سے حسن بن ابراہیم کے متعلق استفسار

مہدی نے تنہائی میں اس سے ملاقات کی اور اس کی وہ بات یاد دلائی جو اس نے پہلے حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن ابراہیم کے ارادہ فرار سے ان کو مطلع کر کے ان کی خیر خواہی کی تھی اور کہا کہ اب وہ پھر اسی طرح بھاگ کر روپوش ہو گیا ہے اگر تم کو معلوم ہو تو رہنمائی کرو اس نے کہا کہ اس وقت مجھے اس کے مقام سے قطعی واقفیت نہیں ہے۔ البتہ اس وقت آپ مجھ سے خاص طور پر عہد و پیمان کریں کہ اگر میں اسے آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں تو آپ اس عہد کو پورا کریں گے نیز اس خدمت کا مجھے صلہ دیں گے اور میرے ساتھ احسان کریں گے۔ مہدی نے اس کی خواہش کے مطابق اسی مجلس میں اس سے عہد کر کے اس کے ایفا کا اقرار واثق کر لیا۔

یعقوب بن داؤد کا مہدی کو مشورہ

یعقوب نے کہا مناسب یہ ہے کہ آپ قطعی تذکرہ نہ کریں اور اس کی طلب و تلاش چھوڑ دیں کیونکہ اس مسلسل طلب سے وہ ہر وقت چوکنا ہو گا اور کسی ایک مقام پر زیادہ دیر تک ٹھہرتا نہ ہو گا اب اس کے معاملہ کو آپ قطعی میرے اوپر چھوڑ دیجئے میں اپنی تدبیر سے اسے آپ کے پاس حاضر کئے دیتا ہوں۔ مہدی نے اس بات کو بھی مان لیا۔ یعقوب نے کہا امیر المومنین آپ نے اپنی رعایا کے ساتھ ایسا انصاف برتا ہے اور ان پر اپنے فضل و کرم کی ایسی بارش کی ہے کہ ان کی امیدیں آپ کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ بہت وسیع ہو گئی ہیں بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ اگر میں ان کو آپ سے بیان کروں تو آپ ان پر بھی ویسا ہی غور و خوض فرمائیں جو ویسی ہی دوسری باتوں میں آپ نے کیا ہے مگر باوجود اس کے بہت سی باتیں آپ کے دروازے کے باہر ہوتی ہیں مگر آپ کو ان کی خبر نہیں ہوتی اگر آپ مجھے اپنے پاس آنے اور بیان کرنے کی اجازت دیں تو میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں۔

یعقوب بن داؤد کا عروج و زوال

مہدی نے اس کی یہ درخواست بھی مان لی اور سلیم حبشی خدمت گار کو جو منصور کا بھی خادم تھا یہ کام تفویض کر دیا کہ جب یعقوب ملنے آئے تو وہ امیر المومنین کو اس کے آنے کی اطلاع کر دے۔ اس کے بعد سے یعقوب کا یہ دستور تھا کہ وہ رات کو مہدی کی خدمت میں حاضر ہوتا اور تمام امور سلطنت اور معاشرت مثلاً سرحدوں کی حفاظت، قلعوں کی تعمیر، مجاہدین کی تقویت، ناکت خداؤں کی شادی، قیدیوں کی رہائی، گرفتاروں کی آزادی، اہل ضرورت کی رفع حاجت اور باغیرت حاجت مندوں کی دستگیری میں حسب موقع نہایت عمدہ اور نیک مشورہ دیتا اس کی اس ملاقات کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسے مہدی کی جناب میں اس قدر اثر اور نفوذ حاصل ہو گیا کہ اسے یہ توقع ہو گئی کہ اگر میں حسن بن ابراہیم پر قابو پا سکا تو مجھے ان سے بہت فائدہ ہو گا نیز مہدی نے اسے اللہ کے لئے اپنا بھائی بنا لیا اور اس کے لئے ایک باضابطہ فرمان شائع کر دیا جو سرکاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفاتر میں ثبت کر لیا گیا نیز اسے ایک لاکھ درہم دیئے گئے۔ یہ پہلا صلہ تھا جو مہدی نے یعقوب کو دیا تھا غرض کہ اسی طرح اس کی قدر و منزلت دن دوگنی رات چوگنی مہدی کے پاس بڑھتی رہی یہاں تک کہ اس نے حسن بن ابراہیم کو مہدی کے حوالے کر دیا اور پھر ایک وہ زمانہ آیا کہ یعقوب کی منزلت گر گئی اور مہدی نے اسے پھر قید کر دیا۔ اسی انقلاب زمانہ پر علی بن خلیل نے کچھ شعر کہے۔

والی کوفہ ابن اسمٰعیل کی برطرفی

اس سال مہدی نے اسمٰعیل بن اسمٰعیل کو کوفہ کی ولایت اور مہماتی فوج کی سرداری سے برطرف کر دیا اس کے جانشین کے بارے میں اختلاف رائے ہے بعض راوی کہتے ہیں کہ مہدی نے شریک بن عبداللہ قاضی کوفہ کے مشورے سے اسحٰق بن صباح الکندی ثم الاشعثی کو اس عہدہ پر مقرر کیا مگر عمر بن شبہ کہتا ہے کہ مہدی نے عیسیٰ بن لقمان بن محمد بن حاطب بن الحارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کو کوفہ کا والی مقرر کیا۔ اس نے اپنے بھتیجے عثمان بن سعید بن لقمان کو کوفہ کا کوتوال بنایا۔

قاضی کوفہ شریک بن عبداللہ

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ شریک بن عبداللہ قاضی اور پیش امام تھے اور عیسیٰ جنگی کوتوالی کا سردار تھا پھر صرف شریک والی مقرر ہوئے اور انھوں نے اسحٰق بن الصباح الکندی کو اپنا کوتوال مقرر کیا، اس زمانے میں کسی شاعر نے یہ شعر کہا:

لست تعدوا ان تکون ولو نلت سهیلا ضیعة لشریک

ترجمہ، تو کسی طرح شریک کے احسان کا بدلہ نہیں کر سکتا چاہے تو سہیل ستارہ تک پہنچ جائے۔

بعض ارباب سیر نے یہ بیان کیا ہے کہ اسحٰق نے شریک کے اس احسان کا شکریہ ادا نہیں کیا بلکہ اس کی مخالفت کی اس پر شریک نے یہ شعر اس کے لئے کہا:

صلی وصام لدنیا کان یاملها فقد اصاب ولا صلی ولا صام

ترجمہ۔ اس نے دنیا کی خاطر نماز پڑھی اور روزہ رکھا تھا۔ دنیا تو اسے مل گئی مگر نہ اس کی نماز ہوئی نہ روزہ۔

عمر کہتا ہے کہ جعفر بن محمد قاضی کوفہ نے بیان کیا ہے کہ خود مہدی نے قضاء کے ساتھ امامت نماز بھی شریک کے تفویض کر دی تھی اور اسحٰق بن الصباح بن عمران بن اسمٰعیل بن محمد الاشعث کو کوفہ کا والی مقرر کیا اور اس نے نعمان بن جعفر الکندی کو اپنا صاحب شرط مقرر کیا نعمان کا انتقال ہو گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسحٰق نے اس کے بھائی یزید بن جعفر کو اس کی جگہ مقرر کر دیا۔

سعید بن دعلج کی برطرفی اس سال مہدی نے سعید بن دعلج کو بصرہ کی جندارمہ کی سرداری سے علیحدہ کر دیا اور عبید اللہ بن الحسن کو بصرہ کی قضا اور امامت سے برطرف کیا اور ان دونوں کی جگہ انھوں نے عبد الملک بن ایوب بن ظبیان النمیری کو مقرر کیا۔ نیز انھوں نے عبد الملک کو حکم دیا کہ جس اہل بصرہ کو سعید بن دعلج کے ہاتھوں ظلم برداشت کرنا پڑا ہو وہ اس کا انصاف کرے پھر انھوں نے اسی سنہ میں جندارمہ کو عبد الملک کی ماتحتی سے نکال کر اسے عمارہ بن حمزہ کے ماتحت کر دیا اس نے بصرہ کے ایک شخص میسور بن عبد اللہ بن مسلم الباہلی کو اس خدمت پر متعین کیا اور عبد الملک کو بدستور امامت پر برقرار رکھا۔

عمال کا عزل و نصب اس سال مہدی نے قثم بن العباس کو ناراض ہو کر یمامہ کی ولایت سے علیحدہ کر دیا۔ اس کی برطرفی کا فرمان اس وقت یمامہ آیا جب کہ قثم کا انتقال ہو چکا تھا۔ مہدی نے اس کی جگہ بشر بن المنذر البجلی کو یمامہ کا عامل مقرر کیا، نیز اسی سال انھوں نے یزید بن منصور کو یمن سے علیحدہ کر کے رجاء بن روح کو متعین کیا، اور ہیثم بن سعید کو جزیرہ سے برطرف کر کے فضل بن صالح کو جزیرہ کا والی مقرر کیا۔ اس سال مہدی نے اپنی ام ولد خیزران کو آزاد کر کے اس کے ساتھ باقاعدہ شادی کی اسی سال مہدی نے ام عبد اللہ بنت صالح بن علی سے جو فضل اور عبد اللہ ابنائے صالح کی حقیقی بہن تھی شادی کی اس سال کے ماہ ذوالحجہ میں بغداد میں عیسیٰ بن علی کے قصر کے پاس کشتیوں میں آگ لگی جس سے بہت سے آدمی جل کر مر گئے اور تمام کشتیاں مع اپنے بار کے نذر آتش ہو گئیں اس سال منصور کا مولی مطر مصر کی ولایت سے برطرف کیا گیا اور اس کی جگہ ابو حمزہ محمد بن سلیمان مصر کا عامل مقرر کیا گیا۔

موسیٰ بن مہدی کی ولی عہدی کی تحریک اس سال بنی ہاشم اور ان کے خراسانی شیعوں میں عیسیٰ بن موسیٰ کی ولایت عہد سے علیحدگی اور اس کے بجائے موسیٰ بن مہدی کے ولیعہد مقرر کرنے کے لئے تحریک ہوئی۔ جب مہدی کو اس تحریک کا علم ہوا انھوں نے عیسیٰ بن موسیٰ کو جو اس وقت کوفہ میں تھا اپنے پاس طلب کیا۔ عیسیٰ تاڑ گیا کہ ان کے طلب کرنے کا یہ مقصد ہے اس اندیشہ سے اس نے مہدی کے پاس آنے سے انکار کر دیا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کا ولی عہدی سے دست برداری سے انکار عمر کہتا ہے کہ خلیفہ ہوتے ہی مہدی نے عیسیٰ بن موسیٰ سے یہ خواہش کی کہ وہ خود ہی ولایت عہد سے استعفا دیدے مگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے انکار کی وجہ سے مہدی نے اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستانا چاہا اور اس نیت سے اس نے روح حاتم بن قبیصہ بن المہلب کو کوفہ پر والی متعین کیا۔ اس نے خالد بن یزید بن حاتم کو کوفہ کا کوتوال مقرر کیا، مہدی چاہتا تھا کہ روح کوئی ایسی بات عیسیٰ کے خلاف پیش کرے جس کی موجودگی میں خود مہدی پر عیسیٰ کے خلاف کارروائی کرنے میں کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوتی ہو مگر تلاش کے بعد بھی روح کو ایسا کوئی موقع میسر نہ آتا تھا۔ عیسیٰ نے یہ کیا کہ رحبہ میں جو اس کی جائداد تھی وہاں جا رہا سال کے صرف ماہ رمضان میں نماز جمعہ پڑھنے اور عید میں کوفہ آتا یا ماہ ذی الحجہ کے اوائل میں کوفہ میں آجاتا اور عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھ کر پھر اپنی جائداد کو چلا جاتا جمعہ کے دن جب وہ کوفہ آتا تو اپنی سواریوں پر سوار ہو کر مسجد کے دروازوں پر پہنچ کر دروازوں کی چوکھٹ پر اترتا اور وہیں نماز پڑھنے کھڑا ہو جاتا۔

روح حاتم بن قبیصہ کی عیسیٰ بن موسیٰ کے خلاف شکست

روح نے مہدی کو لکھا کہ عیسیٰ سال کے صرف دو ماہ میں کوفہ آتا ہے اس کے علاوہ نہ جمعہ پڑھنے آتا ہے اور نہ کسی اور وجہ سے کوفہ آتا ہے۔ جب جمعہ کے لئے آتا ہے تو مسجد کے چوک میں ہو کر جو نماز کی جگہ ہے اپنی سواری کے جانوروں کو لئے ہوئے مسجد کے دروازوں تک چلا آتا ہے اس کے جانور نماز کی جگہ بول و براز کر دیتے ہیں اس کے سوا دوسرا کوئی شخص ایسا نہیں کرتا۔ مہدی نے لکھا کہ مسجد کے متصل جو راہیں ہیں ان کے ناکوں پر لکڑیوں کی آڑ لگا دو، روح نے اس کی بجا آوری کی یہی جگہ خشبہ کہلاتی ہے۔ جمعہ سے پہلے ہی عیسیٰ کو بھی اس کی اطلاع ہو گئی۔ مختار بن عبید کا مکان مسجد سے بالکل ملا ہوا تھا عیسیٰ نے منہ مانگی قیمت دے کر اسے مختار کے ورثہ سے خرید لیا۔ اسے آباد کیا اور اس میں ایک حمام بنایا۔ جمعرات ہی کے دن وہ اس مکان میں آجاتا اور وہیں ٹھہرتا اگر جمعہ کی نماز کے لئے مسجد آتا تو ایک گدھے پر سواری کرتا وہ گدھا ان لکڑیوں پر سے کود کر اسے مسجد کے دروازے تک لے آتا عیسیٰ مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھ کر پھر اپنے مکان واپس ہو جاتا کچھ عرصہ کے بعد پھر اس نے کوفہ ہی میں مستقل طور پر سکونت اختیار کر لی۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی ولیعہدی سے دست برداری

استعفائے ولایت عہد کے متعلق مہدی مسلسل عیسیٰ پر زور دیتا رہا کہ وہ اپنے حق سے دست بردار ہو جائے تاکہ وہ اپنے بعد موسیٰ و ہارون کو اپنا ولی عہد بنائیں۔ انھوں نے یہاں تک کہا کہ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں تم کو وہ سزا دوں گا جو مجرم کو دی جاتی ہے اور اگر تم میری بات مان جاتے ہو تو اس کا وہ معاوضہ دوں گا جس سے تم مالا مال ہو جاؤ اور اس کا نفع فوراً ہی تم کو پہنچے۔ آخر کار عیسیٰ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی بات مان لی موسیٰ اور ہارون کے لئے بیعت کرلی مہدی نے اسے ایک کروڑ درہم یا بقول دوسری کے دو کروڑ درہم تو نقد دیئے اس کے علاوہ بہت بڑی جاگیر دی۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی طلبی

عمر کے علاوہ دوسرے ارباب سیر بیان کرتے ہیں کہ جب مہدی نے چاہا کہ عیسیٰ کو ولیعہدی سے علیحدہ کردے تو انھوں نے اسے اپنے پاس طلب کیا۔ عیسیٰ کو ان کی نیت کا پتہ چل گیا اس نے ان کے پاس آنے سے انکار کردیا تعلقات اس قدر کشیدہ ہوئے کہ اس کی جانب سے بغاوت کا اندیشہ ہوگیا اس اندیشہ کی بنا پر مہدی نے اپنے چچا عباس بن محمد کو لکھا کہ آپ عیسیٰ کے پاس جائیں اور میری طرف سے یہ اور یہ باتیں اس سے کہیں عباس مہدی کا خط لے کر عیسیٰ کے پاس آیا اور ان کی طرف سے جو پیام پہنچانا تھا وہ اس نے پہنچا دیا نیز اس معاملہ میں عیسیٰ نے جو جواب دیا وہ عباس نے مہدی سے آکر بیان کردیا۔ عباس کے آجانے کے بعد مہدی نے محمد بن فروخ ابوہریرہ افسر فوج کو ایک ہزار ہوشیار شیعوں کے ساتھ عیسیٰ کی طرف بھیجا ان میں سے ہر شخص کو ایک طبل دیا گیا اور یہ حکم ملا کہ کوفہ پہنچنے کے ساتھ سب اپنے اپنے طبل بجائیں۔ رات کے بالکل آخری حصے میں جب صبح نمودار ہونے کو تھی یہ جمعیت کوفہ میں داخل ہوگئی داخلہ کے ساتھ سب نے مل کر ایک دم اپنے اپنے طبل پر ضرب لگائی جس کی آواز سے زمین و آسمان گونج اٹھے اس شور سے عیسیٰ بن موسیٰ پر سخت ہیبت طاری ہوگئی ابوہریرہ نے اس سے مل کر چلنے کے لئے کہا اس نے اپنی علالت کا حیلہ کیا مگر ابوہریرہ نے ایک نہ سنی اور اسی وقت اسے مدینۃ السلام روانہ کردیا۔

امیر حج یزید بن منصور وعمال

اس سال مہدی کے ماموں یزید بن منصور کی امارت میں جب کہ وہ یمن سے مدینۃ السلام آرہا تھا حج ہوا۔ خود مہدی نے اسے اپنے پاس مراجعت کا حکم دیا تھا اور لکھا تھا کہ اس سال تم ہی امیر حج بنائے جاتے ہو نیز انھوں نے اپنے خط میں اس کی ملاقات کا اشتیاق اور اپنی قرابت کا بھی اظہار کیا تھا۔

اس سال عبیداللہ بن صفوان الجمی مدینہ کا امیر تھا اسحٰق بن صباح الکندی کوفہ میں پیش امام اور افسر احداث تھے۔ ثابت بن موسیٰ والی خراج تھا۔ شریک بن عبداللہ قاضی تھے۔ عبدالملک بن ایوب بن نطبیان النمیری بصرہ کا پیش امام تھا۔ عمارہ بن حمزہ افسر احداث تھا اور اس کی طرف سے میسور بن عبداللہ بن مسلم الباہلی احداث پر اس کا قائم مقام تھا۔ عبیداللہ بن الحسن بصرہ کے قاضی تھے۔ عمارہ بن حمزہ اضلاع دجلہ، اہواز اور فارس کا عامل تھا۔ لہطام بن عمر سندھ کا والی تھا۔ رجاء بن روح یمن کا والی تھا بشر بن المنذر یمامہ کا عامل تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو عون عبد الملک بن یزید خراسان کا ناظم تھا۔ الفضل بن صالح جزیرے کا والی تھا۔ محمد بن سلیمان ابو حمزہ مصر کا والی تھا۔

www.KitaboSunnat.com

سنہ ۱۶۰ھ کے واقعات

یوسف ابرم کی بغاوت و قتل

اس سال یوسف بن ابراہیم المعروف بہ یوسف البرم اور اس کے متبعین نے مہدی کے طرز حکومت اور طرز زندگی سے ناراض ہو کر خراسان میں علم بغاوت بلند کیا، ایک خلقت کثیر اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئی۔ مہدی نے یزید بن مزید کو اس کے مقابلہ پر بھیجا فریقین میں نہایت شدید جنگ ہوئی لڑتے لڑتے یہ دونوں ایک دوسرے سے چمٹ گئے یزید نے اسے گرفتار کر لیا اور مہدی کے پاس بھیج دیا۔ نیز اس کے ساتھ کچھ اس کے عمائد ہمراہی بھی بھیجے، جب یہ جماعت نہروان پہنچی تو وہاں یوسف البرم اور اس کے ہمراہیوں کو اس طرح اونٹوں پر سوار کیا گیا کہ ان کے منہ دم کی طرف کر دیئے گئے اسی حالت میں ان کو رصافہ لائے اور مہدی کے سامنے پیش کیا۔ انھوں نے ہرثمہ بن اعین کو ان کے متعلق حکم دیدیا۔ اس نے یوسف کے دونوں ہاتھ اور پاؤں پہلے قطع کر کے اس کی گردن اڑادی اس کے دوسرے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیا۔ پھر ان سب کو عسکر مہدی کے متصل دجلہ اعلیٰ کے پل پر سولی پر لٹکا دیا۔ چونکہ اس یوسف نے ہرثمہ کے ایک بھائی کو خراسان میں قتل کیا تھا اسی وجہ سے مہدی نے یوسف کو ہرثمہ کے سپرد کیا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی مدینۃ السلام میں آمد

اسی سنہ میں ۱۷ محرم کو عیسیٰ بن موسیٰ ابو ہریرہ کے ہمراہ جمعرات کے دن مدینۃ السلام آیا اور محمد بن سلیمان کے اس مکان میں جو عسکر مہدی میں دجلہ کے کنارے واقع تھا فروکش ہوا۔ چند روز تک عیسیٰ مہدی کے پاس آتا رہا۔ اسی راستے آتا جس راستے سے وہ ہمیشہ آیا کرتا تھا زبان سے کچھ نہ کہتا مگر اس نے دربار میں کسی قسم کی بے رخی بے اعتنائی یا خلاف مزاج کوئی بات یا آداب میں کمی بھی محسوس نہیں کی اس طرح مہدی سے کچھ تھوڑا سا تامل بھی اسے ہو چلا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی نظر بندی

ایک دن مہدی کے برآمد ہونے سے پہلے وہ ایوان آیا اور چھوٹے کوٹھے پر ربیع کی جو نشست گاہ تھی وہاں آکر بیٹھ گیا اس حجرے میں ایک دروازہ بھی تھا دوسری طرف تمام شیعہ عمائد نے آج یہ ارادہ کر لیا تھا کہ عیسیٰ کو ولایت عہد سے علیحدہ کر دیا جائے اور اس پر حملہ کیا جائے اس اردلے کو بروئے کار لانے کے لئے یہ سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سب بڑے وہ اس وقت مقصورہ میں ربیع کی نشست میں موجود تھا ان کے حملہ آور ہوتے ہی اس نے مقصورہ کو بند کر لیا اس جماعت نے اپنے مگرز اور ڈنڈوں سے بار بار کر دروازہ توڑ دیا قریب تھا کہ وہ اسے بھی کچل ڈالتے۔ انھوں نے نہایت مغلظ اور فحش گالیاں اسے دیں اور وہیں اسے محصور کر لیا۔ اگرچہ بعد میں مہدی نے ان کے اس فعل کو پسندیدہ نگاہوں سے نہیں دیکھا مگران پر اس کا ذرا اثر نہ ہوا بلکہ انھوں نے اپنے طرز عمل میں اور شدت کر دی چند روز اسی طرح گزرے آخر کار اس کے خاندان کے بعض سربرآوردہ لوگوں نے مہدی کے سامنے دریافت حقیقت کے لئے اس مسئلہ کو اٹھایا۔

محمد بن سلیمان کی شدید مخالفت

اس کے مخالفین اس کی علیحدگی کے سوا کسی بات پر راضی نہیں ہوئے اور مہدی کے روبرو انھوں نے عیسیٰ کو گالیاں دیں۔ مخالفین میں سب سے پیش پیش محمد بن سلیمان تھا جب مہدی نے محسوس کیا کہ یہ سب کے سب عیسیٰ اور اس کی ولایت عہد کے اس قدر مخالف ہیں انھوں نے موسیٰ کو ولی عہد بنانے کے لئے ان سے کہا اور اب وہ خود بھی انہی کے ہم خیال اور ہم زبان ہو گئے۔ انھوں نے عیسیٰ اور اس جماعت پر زور ڈالا کہ وہ بھی اس تجویز کو قبول کریں اور وہ اپنی ولایت عہد سے استعفا دے کر لوگوں کو اپنی بیعت کی ذمہ داری سے بری کر دے۔ مگر عیسیٰ نے اس بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اس عہدے کو قبول کرتے وقت میں نے اپنے اہل اور بال کے متعلق نہایت غلیظ قسم کھائی ہے۔ اس سے میں کسی طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

فقہا و قضاۃ کا فتویٰ

مہدی نے چند فقہا اور قضاۃ کو دربار میں طلب کیا ان میں محمد بن عبداللہ بن علاثہ اور زنجی بن خالد المکی وغیرہ علماء قابل ذکر ہیں۔ انھوں نے صورت حالات کو پیش نظر رکھ کر فتویٰ دیدیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسیٰ کی بیعت کی جو ذمہ داری لوگوں پر عائد تھی اس سے بری کرنے کے لئے جس قدر روپیہ درکار ہو وہ مہدی ادا کریں نیز چونکہ خود عیسیٰ پر عہد کی پابندی مغلظ قسموں سے واجب تھی اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جس قدر روپیہ کی ضرورت داعی ہوا سے بھی مہدی دیں اس کی مقدار دس کروڑ درہم تھی اس کے علاوہ زاب اعلیٰ اور کسکر پر جاگیر دینے کا اقرار بھی انھوں نے کیا عیسیٰ نے اسے قبول کر لیا۔

خلیفہ مہدی کا خطبہ

جس وقت سے مہدی نے عیسیٰ سے استعفائے عہد کی خواہش کی تھی یہ کفیس کے پاس رصافہ میں دفتر کی عمارت میں محبوس تھا آخر کار اس نے استعفا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر رضامندی ظاہر کی اور بدھ کے دن ماہ محرم کے ختم میں چار راتیں باقی تھیں کہ نماز عصر کے بعد عیسیٰ نے اپنی ولایت عہد سے دستبرداری کی دوسرے دن بروز پنجشنبہ جب کہ ماہ محرم کے ختم ہونے میں تین راتیں باقی رہ گئی تھیں کہ دن چڑھے اس نے اب مہدی کے لئے اور ان کے بعد موسیٰ کے لئے بیعت لی۔ جب سب سے اسی طرح بیعت لے لی تو اب وہ رصافہ کی جامع مسجد آئے منبر پر چڑھے۔ موسیٰ بھی چڑھا مگر اس طرح کہ مہدی سے نیچے بیٹھا۔ اس کے بعد عیسیٰ منبر کے پہلے درجہ پر کھڑا ہوا۔ مہدی نے تقریر شروع کی۔ حمد و ثنا کے بعد انھوں نے حاضرین مسجد کو عیسیٰ ابن موسیٰ کی علیحدگی کے متعلق اس تصفیہ کی جو ان کے اہل بیت، تابعین، سرداران فوج اور خراسان کے اعوان و انصار نے کیا تھا اطلاع دی اور بتایا کہ ولایت عہد کو حسب قرارداد عمل پذیر لانے کی جو ذمہ داری آپ حضرات کے سر پر عائد تھی اب وہ موسیٰ بن امیر المومنین کی طرف ان کے حق میں منتقل ہو گئی ہے کہ ان تمام مذکورہ عمائد و اکابر نے اس منصب جلیلہ کے لئے موسیٰ کو اختیار کیا ہے۔ میں نے بھی ان کی خدمات، اطاعت اور الفت کے مدنظر ان کی اس مبنی بر مصلحت تجویز کو قبول کیا کیونکہ انکار میں اختلاف و افتراق جماعت کا پورا اندیشہ تھا۔ نیز خود عیسیٰ اپنے حق تقدم سے دست بردار ہو گیا ہے۔ اس وجہ سے اب آپ حضرات عہدہ برآ ہو چکے اور جو ذمہ داری رعایت عہد کی اب تک آپ پر عیسیٰ کے بارے میں تھی وہ اب موسیٰ بن امیر المومنین کے حق میں منتقل ہو گئی کیونکہ ہم نے ہمارے اہل بیت اور تمام دوسرے اعوان و انصار نے اب موسیٰ کو ولیعہد خلافت مقرر کیا ہے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ موسیٰ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے بالکل مطابق حکمرانی کرے گا۔ اب آپ حضرات اٹھئے اور اس کی بیعت کیجئے جس طرح کہ دوسروں نے اس کی بیعت کی تمام بھلائیاں جماعت میں ہیں اور تفرقہ برائیوں کا معدن ہے میں اپنے اور آپ کے لئے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمیں سب کو اپنی رحمت سے حسن عمل کی توفیق عطا فرمائے اور وہ عمل کرائے جو اس کی خوشنودی کا باعث ہو۔ میں اپنے لئے اور آپ کے لئے اللہ سے اپنے اپنے اعمال کی معافی کا خواستگار ہوں۔

موسیٰ ان کے نیچے منبر سے علیحدہ ہو کر بیٹھ گیا تاکہ جو شخص مہدی کی بیعت اور ان کے ہاتھ کو مسح کرنے کے لئے آئے یہ اس کی راہ میں مزاحم نہ ہو نیز اس خیال سے بھی کہ ان کا چہرہ چھپ نہ جائے۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی موسیٰ بن مہدی کی بیعت

عیسیٰ اپنی جگہ اسی طرح کھڑا رہا اب اسے وہ تحریر پڑھ کر سنائی گئی جس میں ولایت عہد سے اس کی علیحدگی کا ذکر تھا نیز یہ بھی ذکر تھا کہ عیسیٰ نے اپنی خوشی سے بغیر کسی جبر و اکراہ کے نہ صرف اپنے کو ولایت عہد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ذمہ داری سے عہدہ برا کر لیا ہے بلکہ وہ تمام اشخاص بھی جنھوں نے اس کی ولیعہدی کے لئے بیعت کی تھی اب اپنی قسموں اور مواثیق کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہو چکے۔ عیسیٰ نے اس بیان کا اقرار کیا پھر منبر پر جا کر مہدی کی بیعت کی ان کے ہاتھ چھوتے اور اپنی جگہ پلٹ آیا۔ اس کے بعد مہدی کے خاندان والوں نے تقدیم سن کے اعتبار سے فرداً فرداً بڑھ کر پہلے مہدی اور پھر موسیٰ کی بیعت کی دونوں کے ہاتھوں کو مسح کیا جب سب خاندان والے بیعت کر چکے تو اب حاضرین میں جو دوسرے سربرآوردہ امرائے عساکر اور عمائد شیعہ تھے انھوں نے اسی طرح بیعت کی۔

موسیٰ بن مہدی کی ولیعہدی کی عام بیعت

مہدی منبر سے اتر آئے اور اپنی جگہ بیٹھ گئے بقیہ خواص و عوام سے بیعت لینے کا کام انھوں نے اپنے ماموں یزید بن منصور کے سپرد کر دیا اس نے اس خدمت کو سرانجام پہنچایا اور سب سے بیعت لے لی۔ مہدی نے اس کے معاوضہ میں جو وعدہ عیسیٰ سے کیا تھا اسے پورا کیا اور آئندہ شہادت اور حجت کے لئے اس کی علیحدگی کے متعلق ایک باقاعدہ تحریر لکھوالی جس پر اس کے اہل بیت کی ایک جماعت نے عصا حبین نے، تمام شیعوں، کاتبوں اور باقاعدہ فوج نے اپنی شہادت ثبت کی یہ تحریر تمام سرکاری دفاتر میں بحفاظت رکھے جانے کے لئے بھیج دی گئی تاکہ آئندہ عیسیٰ کو اس حق کے متعلق جس سے وہ دست بردار ہو چکا ہے کسی قسم کا دعویٰ باقی نہ رہے اور ہو تو یہ تحریر اس کے خلاف بطور حجت قطعی کے کام دے۔

عیسیٰ بن موسیٰ کا تحریری عہد نامہ

عیسیٰ کی وہ تحریر حسب ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ تحریر عبد اللہ المہدی محمد امیر المومنین اور ولیعہد مسلمین موسیٰ بن المہدی کے لئے، ان کے خاندان والوں کے لئے تمام سرداران فوج کے لئے ان کی خراسانی سپاہ کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے ہے۔ وہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں ہوں، میں لکھ رہا ہوں اس تحریر کے ذریعہ میں اس منصب ولیعہدی کو جس پر میں مقرر کیا گیا تھا اب اس لئے موسیٰ بن المہدی محمد امیر المومنین کو دیئے دیتا ہوں کہ تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر ان کی ولایت عہد کو پسند کیا ہے، اس تحریر کے خط سے میں خوب واقف ہوں یہ میرا خط ہے نیز میں خود دوسرے مسلمانوں کی طرح اپنی خوشی اور رضامندی سے موسیٰ بن امیر المومنین کی ولیعہدی کو پسند کرتا ہوں میں نے ان کی بیعت کر لی ہے نیز ولایت عہد کی ذمہ داری سے خود میں عہدہ برآ ہو چکا ہوں، اور اسی طرح تمام مسلمان میری ولایت عہد سے بری الذمہ ہو گئے، اب آئندہ اس کے متعلق مجھے کسی قسم کا کوئی دعویٰ نہ رہا اور نہ کوئی حق و مطالبہ اسی طرح عام مسلمانوں پر بھی میری ولایت عہد کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب امیر المومنین مہدی کی زندگی میں یا ان کے بعد یا مسلمانوں کے اب ولی عہد خلافت موسیٰ کے بعد جب تک میں بقید حیات رہوں مجھے کوئی دعویٰ یا حق اس کے عہدے کے متعلق باقی نہیں رہا۔

میں نے امیر المومنین مہدی اور ان کے بیٹے موسیٰ کے لئے ان کے بعد خلافت کی بیعت کر لی ہے نیز ان کے سامنے نیز تمام مسلمانوں اور اہل خراسان وغیرہ کے سامنے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میں اپنی اس شرط کو اس معاملہ کے متعلق جس سے میں دست بردار ہو چکا ہوں بہر حال پورا کروں گا اب میں خدا کے سامنے بھی اس کے متعلق عہد کرتا ہوں کہ میں ہمیشہ امیر المومنین مہدی اور ان کے ولی عہد موسیٰ کا بدل و جان جاں نثار عقیدت کیش، مطیع منقاد رہوں گا اور ظاہر اور باطن میں کوئی بری نیت یا برا خیال ان کے متعلق اپنے ذہن میں نہ آنے دوں گا اور رنج و راحت، تکلیف و مصیبت ہر حال میں ان کا وفادار رہوں گا ان کے دوستوں سے دوستی رکھوں گا اور ان کے دشمنوں کو دشمن سمجھوں گا چاہے وہ اب ہوں یا آئندہ پیدا ہوں اگر میں آئندہ اس امر کے متعلق جس سے میں دست بردار ہو چکا ہوں کوئی بات اس عہد و ثیق کے خلاف ظاہر یا باطن میں کروں یا جس بات کا میں نے اس تحریر میں امیر المومنین مہدی اور ان کے ولی عہد موسیٰ بن امیر المومنین اور تمام مسلمانوں کے لئے اپنے ذمہ عہد و ثیق کیا ہے اس کی خلاف ورزی کروں اور اسے پوری طرح بروئے کار نہ لاؤں تو آج اس تحریر کی تاریخ سے آئندہ تیس سال تک میری ہر بیوی جو اب ہے یا آئندہ ہو وہ مطلقہ قطعی ہے جس کی رجعت نہیں ہو سکتی نیز ہر میرا غلام یا لونڈی چاہے اب ہو یا آئندہ تیس سال کے عرصہ میں میرے قبضہ میں آئے وہ اللہ کے لئے آزاد ہے۔

میری تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائداد جو نقد، قرض، زمین کی شکل میں قلیل ہو یا کثیر، قدیم ہو یا جدید یا جسے میں آج سے تیس سال کے عرصہ میں حاصل کروں وہ سب مساکین کے لئے صدقہ سمجھا جائے اور والی صدقات کو حق ہوگا کہ وہ اسے جس کام میں چاہے صرف کرے۔ علاوہ بریں مجھ پر تین پا پیادہ حج مدینۃ السلام سے بیت اللہ کے واجب ہوں گے جس کا کوئی کفارہ علاوہ خود ہی حج کرنے کے نہیں ہوگا۔ میں اللہ کے سامنے عہد کرتا ہوں کہ ان تمام امور کی بجا آوری میرے ذمہ ہے اور اسی کی شہادت کافی ہے نیز مجھ راقم الحروف عیسیٰ بن موسیٰ کے مندرجہ امور کے متعلق چار سو تیس بنی ہاشم موالی قریش کے مصاحبین وزرا، ملکی عہدہ دار اور قضاۃ نے شہادت ثبت کی ہے۔

یہ تحریر صفر ۱۶۰ھ میں لکھی گئی اور عیسیٰ بن موسیٰ نے اس پر اپنی مہر ثبت کر دی اس پر کسی شاعر نے طرّاً دو شعر کہے جن کا مفہوم یہ ہے کہ موسیٰ نے موت سے ڈر کر جس میں نجات اور عزت تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت سے دست کشی کی اور اس طرح ملامت کا ایسا لباس زیب بر کیا کہ اس سے پہلے اس کی نظیر نہیں ملتی۔

بار بد کی تسخیر اس سال ۱۰۰ھ میں عبدالملک بن شہاب المسمعی اپنے ہمراہی مجاہد رضا کاروں وغیرہ کے ساتھ بار بد آیا۔ وہاں پہنچنے کے دوسرے ہی دن اس نے اہل شہر پر دھاوا کر دیا اور دو دن مسلسل اس پر حملہ کرتا رہا۔ پھر انھوں نے منجنیقیں نصب کیں اور تمام آلات جنگ سے حملہ آور ہوا۔ مجاہدین کا یہ حال تھا کہ وہ شرکت جنگ کے لئے پلے پڑتے اور کلام پاک اور اللہ کے ذکر سے ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔ اللہ نے بزور شمشیر یہ شہر مسلمانوں کے ہاتھوں مسخر کر دیا ان کا رسالہ ہر طرف سے اس طرح شہر میں در آیا کہ اہل شہر کو سوائے اپنے مندر کے کہیں جائے پناہ نظر نہ آئی مسلمانوں نے روغن نفط چھڑک کر اس میں آگ لگا دی جس سے ہزاروں جل مرے بعض نے نکل کر مسلمانوں کا مقابلہ کیا اللہ نے ان سب کو مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کر دیا اس کے مقابلہ میں بیس بائیس مسلمان شہید ہوئے اللہ نے بہت سی غنیمت بھی ان کو دی جنگ کے بعد سمندر متلاطم ہو گیا۔ چونکہ بحری سفر خطرناک خیال کیا گیا اس لئے مسلمان تلاطم کم ہو جانے کے انتظار میں وہیں مقیم رہے۔

مجاہدین کی مراجعت دوران قیام میں مسلمان کے منہ میں ایک مرض حمام قرمیدا ہوا جس سے تقریباً ایک ہزار مجاہد جاں بحق ہو گئے ان میں ربیع بن قبیح بھی تھا۔ جب انھوں نے بحری سفر کا امکان پایا تو اب وہ سب واپس پلٹے یہ ساحل فارس پر جسے بحر محران کہتے ہیں پہنچے تھے کہ یہاں ان کو ایک رات شدید طوفان بادنے آگھیرا اس طوفان میں مسلمانوں کے اکثر جہاز تباہ ہو گئے کچھ غرق ہو گئے اور کچھ بچ کر ساحل مراد پر پہنچے۔ ان قیدیوں میں جن کو مسلمان اپنے ساتھ لائے تھے بار بد کی راجہ کی ایک بیٹی بھی تھی جسے انھوں نے محمد بن سلیمان والی بصرہ کے حوالے کر دیا۔

امارت خراسان پر معاذ بن مسلم کا تقرر اس سال ابان بن صدقہ ہارون بن المہدی کا کاتب امور زیر مقرر ہوا۔ مہدی نے ابوعون کو کسی بات پر ناراض ہو کر خراسان کی ولایت سے برطرف کر دیا اور اس کی جگہ معاذ بن مسلم کو مقرر کیا۔ اس سال ثمامہ بن ابولیید العبسی کی قیادت میں صائفہ نے جہاد کیا۔ نیز عمر بن العباس الخثعمی نے بحر شام میں جہاد کیا۔

آل ابی بکرہ کی مہدی سے درخواست اس سنہ میں مہدی نے آل ابی بکرہ کو ان کے ثقفی نسب سے نکال کر پھر دلائے رسول صلعم کی فضیلت سے مشرف کر دیا اس تبدیل کی وجہ یہ ہوئی کہ اس خاندان کا ایک شخص کسی شکایت کو پیش کرنے مہدی کی خدمت میں بلد یا ب ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس نے اپنے تقرب کے لئے دلائے رسول اللہ صلعم کا واسطہ دیا۔ مہدی نے یہ سن کر کہا کہ یہ نسبت اور تعلق وہ ہے جس کا اقرار تم اسی وقت ہمارے سامنے کرتے ہو جب کسی شدید ضرورت کی وجہ سے تم کو ہماری جناب میں تقرب حاصل کرنا ہوتا ہے۔ حکم نے کہا امیر المومنین چاہے جس نے اس بات سے انکار کیا ہو مگر ہم تو اس کا ہمیشہ سے اقرار کرتے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اور آل ابی بکرہ کو پھر دلائے رسول اللہ صلعم کے شرف سے متعلق کرنے کے لئے حکم دیں۔ اور آل ابی زیاد بن عبید کے متعلق حکم دیں کہ وہ اس جھوٹے نسب سے خارج کر دیئے جائیں جس میں معاویہ نے ان کو شامل کر دیا ہے محض رسول اللہ صلعم کے اس ارشاد کے حکم سے بچانے کے لئے کہ ان الولد للفراش وللعاھر الحجر (بیٹا تو بیوی ہی سے ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہے) شامل کر دیا تھا۔ آپ حکم دیں کہ ان کی نسبت ثقیف کے موالی میں کی جائے۔

آل ابی بکرہ کے نسب کے متعلق مہدی کا فرمان

اس درخواست کے مطابق مہدی نے حکم دیا کہ آل ابی بکرہ اور آل ابی زیاد دونوں اپنے صحیح نسب کے ساتھ معنون کئے جائیں۔ اس کے متعلق انھوں نے محمد بن سلیمان کو ایک فرمان لکھا کہ تم جامع مسجد میں سب کے سامنے اس بات کا اعلان کر دو اور آل ابی بکرہ کو ان کی رسول اللہ صلعم کی دوستی سے مشرف ہونے اور نفیع بن مشروح کی اولاد میں ہونے کا اعلان کر دو نیز ان میں جو اس نسبت کا اقرار کرے اسے ان کی وہ جائداد جو بصرے میں ہو۔ اس کام کے لئے متعینہ ناظروں کے ذریعہ واپس کر دو، جو اس نسبت سے انکار کرے اسے کچھ واپس نہ دیا جائے اور تم حکم بن سمرقند کو اس معاملہ کی جانچ پرتال کے لئے ممتحن مقرر کر دو۔ محمد نے آل ابی بکرہ کے تمام افراد کے متعلق سوائے ان کے جن کا حال خود اس خاندان والوں کو معلوم نہ تھا اور وہ غائب تھے اس حکم کو نافذ کر دیا۔

آل زیاد کے نسب کے متعلق سلیمان کی روایت

البتہ آل زیاد کے متعلق جس بات نے مہدی کی رائے میں شدت پیدا کر دی وہ یہ واقعہ ہوا کہ علی بن سلیمان کے باپ نے بیان کیا ہے کہ میں ایک دن مہدی کی خدمت میں حاضر ہوا وہ استغاثے پڑھ رہے تھے اتنے میں آل زیاد کا ایک شخص صغدی بن سلم بن حرب ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے پوچھا تم کون ہو۔ اس نے کہا میں آپ کا ابن عم ہوں انھوں نے پوچھا کیسے اس نے زیاد سے اپنی نسبت نسبی بیان کی۔ مہدی نے کہا اے سمیہ فاحشہ کے چنے تو میرا ابن عم کیوں کر ہوا، وہ غضب آلود ہوئے اور انھوں نے اس کی گردن پکڑوا کر اسے دربار سے نکلوا دیا۔ سب لوگ دربار سے اٹھ گئے میں بھی باہر نکلا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آل زیاد کے متعلق مہدی کا فرمان

عیسیٰ بن موسیٰ یا موسیٰ بن عیسیٰ میرے ساتھ ہو گیا اور اس نے کہا کہ میں چاہتا تھا کہ آپ کو بلوا بھیجوں کیونکہ آپ کے اٹھ آنے کے بعد امیر المومنین ہماری طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ تم میں کون آل زیاد کی تاریخ سے واقف ہے۔ مگر ہم میں کوئی ایسا نہ تھا کہ ان کے حال سے پوری طرح واقف ہو۔ اے ابو عبد اللہ آپ جو کچھ جانتے ہوں ہمیں بتائیے۔ میں زیاد اور آل زیاد کے بارے میں باتیں کرتا ہوا اس کے ساتھ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ ہم دونوں اس کے مکان واقع باب الحول پر آ گئے اس نے مجھ سے کہا کہ میں اللہ اور اپنی قرابت کا واسطہ دے کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ سب واقعہ آپ لکھ کر دیجئے تاکہ میں آج ہی شام کو امیر المومنین کی خدمت میں پیش کر دوں اور آپ کا بھی تذکرہ کر دوں۔ میں نے اپنے مکان آ کر سارا واقعہ لکھ دیا اور اپنی تحریر اس کے پاس بھیج دی وہ اسی شام کو مہدی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کی اطلاع دی انھوں نے وہ تحریر ہارون الرشید کو جو ان کی طرف سے بصرے کا والی تھا بھیج دی اور حکم دیا کہ تم اپنے والی کو ہدایت کر دو کہ وہ آل زیاد کو قریش ان کے دیوان اور عربوں سے خارج کر دے اور نیز یہ کہ آل ابی بکرہ کے سامنے ولائے رسول صلعم کی نسبت کو پیش کرے جو ان میں سے اس نسبت کا اقرار کرے اس کی وہ جائداد جو وہاں سرکار کے قبضہ میں ہو اس مقر کو واپس دیدے اور جو ان میں سے اپنے آپ کو ثقیف کے ساتھ منسوب کرے اس کی جائداد بحق سرکار ضبط رہے۔ والی بصرہ نے یہ بات ان کے سامنے پیش کی تین آدمیوں کے سوا سب نے اس نسبت کا اقرار کیا۔ جن تین آدمیوں نے اقرار نہیں کیا ان کی جائداد ضبط کر لی گئی۔ اس کے بعد آل زیاد نے سردفتر کو رشوت دیدی اس نے ان کو پھر حسب سابق ان کے معروف نسب میں شامل کر دیا۔

خالد الجبار کے اشعار

خالد الجبار نے اس بارے میں یہ دو شعر کہے

ان زیادًا و نافعًا و ابا — بکرۃ عندی من اعجب العجب

ذا قرشی کما یقول و ذا — مولیً وھذا بزعمہ عربی

ترجمہ۔ مجھے زیاد نافع اور ابو بکرہ پر نہایت ہی تعجب آتا ہے کہ ایک یہ اپنے آپ کو قرشی کہتا ہے اور یہ دوسرا مولیٰ ہے۔ اور یہ تیسرا اپنے دعوے کے مطابق عرب بنتا ہے۔

والی بصرہ کے نام مہدی کا فرمان

ذیل میں وہ خط جو مہدی نے اس بارے میں والی بصرہ کو لکھا تھا نقل کیا جاتا ہے

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اما بعد مسلمانوں کے صاحبان امر اپنے اپنے خاص لوگوں اور عوام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے امور میں تصفیہ کے لئے اس بات کے سب سے زیادہ سزاوار ہیں کہ وہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم کے مطابق احکام نافذ کریں اور اس پر عمل پیرا ہوں یہ ان کا فرض ہے کہ وہ اس اتباع میں استقامت اور دوام قائم رکھیں اور ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ وہ ان احکام کی چاہے وہ اس کے موافق ہوں یا مخالف خوشی کے ساتھ بجا آوری کرے کیونکہ صرف اسی طرح اللہ کے حقوق وحدود کی اقامت ہوسکتی ہے۔ اس کے حقوق کی معرفت ہوسکتی ہے۔ اس کی خوشنودی کی اتباع ہے اسی طرح اس کا ثواب ملتا اور جزا حاصل ہوسکتی ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا جو غلبۂ خواہش نفس کی وجہ سے ان احکام سے روگرداں ہوگا اسے دین ودنیا میں خسارہ ونقصان ہے۔

زیاد بن عبید کو (یہ ثقیف کے غیر عرب کفار کا غلام تھا) اگرچہ معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے نسب میں شامل کرلیا تھا مگر اس کے بعد ہی تمام مسلمانوں نے جن میں اکثر اس زمانہ میں زیاد ابی زیاد اور اس کی ماں کی اصل نسل سے اچھی طرح واقف تھے اور خود وہ لوگ بڑے عالم، زاہد، فقیہ، متقی اصحاب تھے۔ معاویہ کی اس کارروائی کو غلط سمجھ کر اس کے ادعائے نسب سے انکار کردیا تھا۔ معاویہ نے یہ کارروائی کسی نیک نیتی اتباع سنت یا گزشتہ ائمہ حق کے طریقہ محمودکی پیروی میں نہیں کی تھی بلکہ اپنے دین اور آخرت کو برباد کرنے اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی مخالفت میں کی تھی نیز اس وجہ سے کہ چونکہ زیاد کی جلاوت اور ہوشیاری و چالاکی کا اس پر بہت اثر ہوا تھا اس نے اس ترکیب سے اپنے اعمال بد اور ظالمانہ طرز حکومت میں اس کی مدد اور اعانت حاصل کرنے کے لئے یہ کیا تھا، رسول اللہ صلعم نے فرمایا الولد للفراش وللعاهر الحجر اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنے باپ کے سوا یا اپنے اعزا کے علاوہ کسی دوسرے سے اپنے کو منسوب کرے اس پر اللہ ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہو نیز اللہ اس کے کسی عمل کو شرف قبولیت نہ بخشے گا میں اپنی عمر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ زیاد ہرگز ہرگز ابو سفیان کے گھر یا اس کے بستر پر پیدا نہیں ہوا تھا اور نہ عبید ابو سفیان کا غلام تھا اور نہ سمیہ اس کی لونڈی تھی نہ یہ دونوں اس کے کبھی مملوک رہے اور نہ کسی اور سبب سے ان کا اس سے کوئی تعلق پیدا ہوا حالانکہ محمد بن عمر پوری طرح واقف ہیں کہ نصر بن الحجاج بن علاط السلمی کے متعلق اس کے ہمراہی بنی المغیرہ کے مخزومی موالیوں کو جب انھوں نے نصر کو اپنے میں شامل کرنا چاہا اور اپنے دعوے کو ثابت کردیا۔ معاویہ نے یہ جواب دیا کہ اپنی مسند کے نیچے سے ایک پتھر جسے پہلے سے اس نے چھپا رکھا تھا نکال کر اس کے سامنے ڈال دیا۔ اس پر انھوں نے کہا کہ آپ نے زیاد کے بارے میں جو کچھ کیا اسے ہم نے مان لیا مگر اب آپ ہمارے آدمی کے متعلق اسی قسم کے تصفیہ کو تسلیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے۔ معاویہ نے کہا رسول اللہ صلعم کا تصفیہ تمہارے لئے معاویہ کے فیصلہ سے بہتر ہے مگر زیاد کے متعلق جو کارروائی اس نے کی کہ اسے اپنے نسب میں شامل کر لیا اس نے صریحی طور پر اللہ کے حکم اور اس کے رسول کے فیصلہ کی خلاف ورزی کی اور یہ اس نے محض اپنے ذاتی منفعت اور خواہش نفس کی بنا پر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدیً من اللہ ان اللہ لا یھدی قوم الظالمین۔ ترجمہ۔ اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جس نے بغیر اللہ کے حکم کے اپنی خواہش کی اتباع کی۔ اللہ حد سے متجاوز ہونے والوں کو کبھی راہ ہدایت نہیں دکھائے گا حضرت داؤد علیہ السلام سے جن کو اللہ نے حکومت، نبوت، دولت اور خلافت الٰہی عطا کی تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض آخر آیۃ تک (اے داؤد ہم نے تجھ کو زمین میں اپنا نائب مقرر کیا) امیر المومنین اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ ان کے نفس اور دین کو غلبہ خواہش سے بچاتا رہے اور ہر بات میں توفیق نیک عطا فرمائے۔ جس سے اس کی خوشنودی حاصل ہو۔ اب امیر المومنین نے اس امر کو مناسب سمجھا ہے کہ زیاد اور اس کی اولاد جو اپنی ماں اور نسب معروف کے ساتھ منسوب ہے وہ پھر اپنے باپ عبید اور اپنی ماں سمیہ سے منسوب کر دیئے جائیں تاکہ اس میں رسول اللہ کے فرمان اور صلحا اور ائمہ ہادیین کے قول متفق علیہ کا اتباع ہو۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی خلاف ورزی میں معاویہ نے اس معاملہ میں جو جرأت کی ہے وہ کسی طرح جائز قرار نہیں دی جا سکتی۔ اور امیر المومنین رسول اللہ سے قرابت قریبہ رکھتے ہیں ان کے افعال کی اتباع کرتے ہیں ان کی سنت کا احیا چاہتے ہیں اور بدعات کو مٹانا چاہتے ہیں اس وجہ سے ان کا حق ہے کہ وہ اس معاملہ میں جائز کارروائی کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فماذا بعد الحق الا الضلال فانی تصرفون (حق کے علاوہ سب ضلالت ہے تو اب کہاں پلٹ کر جا سکتے ہو)

اس بارے میں امیر المومنین کی رائے اب تم کو معلوم ہو چکی ہے اس لئے تم زیاد اور اس کی اولاد کو ان کے باپ زیاد بن عبید اور اس کی ماں سمیہ کے ساتھ منسوب کرو۔ ان کو مجبور کرو کہ وہ اس فیصلہ کو قبول کریں اور آئندہ اسی پر کاربند ہوں تمہارے ہاں جس قدر مسلمان ہوں ان سب کے سامنے اس کا اعلان کر دو تاکہ ان کو بھی اس کی اصل معلوم ہو جائے۔

ہم نے بصرہ کے قاضی اور صاحب دیوان کو بھی اسی کے مطابق احکام بھیج دیئے ہیں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عبدالملک بن ایوب کی فرمان مہدی کی خلاف ورزی اس مراسلہ کو معاویہ بن عبید نے لکھا تھا جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حکم محمد بن سلیمان کے پاس پہنچا اُس نے اس کے نافذ کر دینے کے احکام جاری کر دیئے مگر پھر کچھ لوگوں نے اس بارے میں اس سے گفتگو کی۔ اور محمد بن سلیمان نے ان کا پیچھا چھوڑ دیا۔ مہدی نے اس مضمون کا فرمان عبدالملک بن ایوب بن ظبیان النمیری کے نام بھی بھیجا تھا چونکہ یہ قیس کا سردار تھا اس نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ ان کے قبیلہ کا کوئی شخص ان سے نکل کر دوسروں میں شامل کر دیا جائے۔ اور اسی خیال سے اس نے اس فرمان کو نافذ نہیں کیا۔

امارت مدینہ پر زفر بن عاصم کا تقرر

اسی سال والی مدینہ عبداللہ بن صفوان الجمحی نے انتقال کیا اس کی جگہ محمد بن عبداللہ الکثیری مقرر ہوا۔ یہ تھوڑے ہی روز اپنے منصب پر فائز رہا تھا کہ برطرف کر دیا گیا اور اس کے بجائے زفر بن عاصم الہلالی مقرر ہوا۔ اسی سال مہدی نے عبداللہ بن محمد بن عمران الطلحی کو مدینہ کا قاضی مقرر کیا۔ اسی سال عبدالسلام الخارجی نے خروج کیا اور وہ قتل کیا گیا بسطام بن عمرو سندھ کی ولایت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اس کی جگہ روح بن حاتم مقرر ہوا۔

امیر حج خلیفہ مہدی

اس سال خود مہدی کی امارت میں حج ہوا۔ اپنے شہر سے روانہ ہونے کے بعد انھوں نے اپنے بیٹے موسیٰ کو اپنا جانشین مقرر کیا اور اپنے ماموں یزید بن منصور کو اس کے ساتھ وزیر و مشیر مقرر کر کے چھوڑا۔ اس سال ان کے ہمراہ ان کا بیٹا ہارون اور بہت سے دوسرے خاندان والے حج کے لئے ساتھ ہوئے۔ اپنے عہدہ کی اہمیت اور رسوخ کی وجہ سے یعقوب بن داؤد بھی مہدی کے ہمراہ ہوا۔ جب یہ مکہ پہنچ گئے تو حسن بن ابراہیم بن عبداللہ بن الحسن جس کے لئے یعقوب ہی نے مہدی سے امان لی تھی مہدی کی خدمت میں باریاب ہوا۔ مہدی نے بہت سا مال و متاع صلہ میں دیا اور حجاز میں اپنے صرفخاص کے علاقہ سے جاگیر بھی دی۔

خانہ کعبہ کی غلاف پوشی

اس سال مہدی نے کعبہ کے غلاف کو اتار کر نیا غلاف چڑھایا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ حاجیوں نے شکایت کی کہ اس قدر غلاف کعبہ پر چڑھائے گئے ہیں کہ ان کے بوجھ سے انہدام کا اندیشہ ہے۔ مہدی نے حکم دیا کہ تمام غلاف اتار لئے جائیں چنانچہ تمام غلاف اتار لئے گئے اور کعبہ کھلا رہ گیا اب خلوق (ایک خوشبو) کی دھونی دی گئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ جب غلاف اتارتے اتارتے ہشام کے چڑھائے ہوئے غلاف کی نوبت آئی تو وہ دیبا کا نکلا جو نہایت مضبوط اور عمدہ بنا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ اور تمام غلاف یمن کے ساختہ تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منبر رسول اللہ کو اصلی حالت پر لانے کی تجویز

مہدی نے مکہ اور مدینہ میں بے انتہا روپیہ خیرات کیا۔ حساب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تین کروڑ درہم تو وہ اپنے ساتھ لے گئے تھے، تین لاکھ دینار مصر سے اور دو لاکھ یمن سے اور ان کو راہ میں وصول ہوئے تھے۔ یہ تمام رقم انھوں نے صرف کر دی ڈیڑھ لاکھ تھان کپڑے کے تقسیم کئے۔ مسجد نبوی کو وسیع کیا۔ مقصورہ کو مسجد نبوی سے نکال دیا۔ ارادہ تھا کہ منبر رسول اللہ کو چھوٹا کر دیں تاکہ وہ پھر اپنی اصلی حالت و جسامت پر ہو جائے۔ اور معاویہ نے جو زیادتی کی تھی وہ نکل جائے۔

امام مالک کی تجویز سے مخالفت

مگر امام مالک کے بیان کے مطابق جب انھوں نے اس بارے میں علما و فقہا سے مشورہ لیا تو انھوں نے کہا منبر میں جو معاویہ نے زیادتی کی ہے اس کی کیلیں اس جدید لکڑی سے قدیم منبر کی لکڑی تک سرایت کر گئی ہیں اس لئے اندیشہ یہ ہے کہ چونکہ پہلی لکڑی بہت پرانی ہو چکی ہے مبادا اس اضافہ کو توڑنے سے اصلی منبر کو صدمہ پہنچے اور وہی ٹوٹ پڑے۔ اس خیال سے مہدی نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

انصاریوں کا حفاظتی دستہ

انھوں نے اپنے قیام مدینہ کے دوران میں پانچ سو انصاری اپنی ذات کی حفاظت کے لئے بھرتی کئے تاکہ یہ عراق میں ان کی محافظت کریں اور بوقت ضرورت فوج خاصہ کا کام دیں ان کی مقررہ عطا کے علاوہ اور مزید اضافہ دیا گیا نیز جب یہ جماعت ان کے ہمراہ بغداد آ گئی تو مہدی نے ان کو ایک جاگیر بھی دی جو ان کے نام سے مشہور ہے۔ اسی قیام مدینہ کے زمانے میں مہدی نے رقیہ بنت عمرو العثمانیہ سے شادی کی۔

اس سال محمد بن سلیمان نے مہدی کے لئے برف بھیجی جو ان کو مکہ میں مل گئی۔ مہدی پہلے خلیفہ ہیں جن کے لئے برف مکہ بھیجی گئی ہے۔ مہدی نے اپنے خاندان والوں اور دوسرے لوگوں کی وہ جاگیریں جو ضبط کر لی گئی تھیں پھر انھیں واپس دیدیں۔

عمال

اس سال اسحٰق بن صباح الکندی کوفہ کا پیش امام اور افسر احداث تھا۔ شریک قاضی تھے۔ محمد بن سلیمان بصرے کا نیز اس کے ملحقہ علاقہ، اور اضلاع دجلہ، بحرین، عمان، اہواز اور فارس کا والی تھا یہی اس تمام علاقہ کا افسر احداث تھا عبید اللہ بن الحسن بصرے کے قاضی تھے معاذ بن مسلم خراسان کا ناظم تھا۔ فضل بن صالح جزیرہ کا والی تھا روح بن حاتم سندھ کا اور یزید بن حاتم افریقیا کا والی تھا اور محمد بن سلیمان ابو حمزہ مصر کا ناظم تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۱ھ کے واقعات

مقنع کا خروج

اس سال حکیم المقنع نے خراسان میں مرو کے ایک قریہ میں خروج کیا۔ یہ تناسخ ارواح کا قائل تھا اور اپنے آپ کو ارواح کا مرکز خیال کرتا تھا۔ ایک خلقت عظیم اس کے ساتھ گمراہ ہوگئی۔ اس کی تحریک نے بڑی طاقت حاصل کرلی اور وہ اپنی جماعت کو لے کر ماوراء النہر کے علاقہ میں ہو رہا۔ مہدی نے اس سے لڑنے کے لئے اپنے کئی سپہ سالار بھیجے ان میں معاذ بن مسلم بھی جو ان دنوں خراسان کا ناظم تھا شریک تھا اس کے ہمراہ عقبہ بن مسلم، جبرئیل بن یحییٰ اور لیث خود مہدی کا مولیٰ بھی تھے کچھ عرصہ کے بعد مہدی نے صرف جرثمی کو اس کے مقابلہ پر متعین کیا اور دوسرے سپہ سالار اس کے ماتحت کر دیئے اور مقنع محاصرہ کے اندیشہ سے کش کے ایک قلعہ میں سامان خوراک جمع کرنے لگا۔

نضر بن محمد خزاعی کی گرفتاری

اس سال نضر بن اشعث الخزاعی نے شام میں عبداللہ بن مروان کو گرفتار کرلیا اور اسے مہدی کے پاس لے آیا یہ واقعہ نضر کی ولایت سندھ سے پہلے پیش آچکا تھا مہدی نے عبداللہ کو سرکاری جیل خانہ میں قید کردیا۔

عبداللہ بن محمد بن مروان کی بیباکی و جرأت

ابو الخطاب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن محمد بن مروان مہدی کے پاس پیش کیا گیا۔ ابو الحکم اس کی کنیت تھی۔ مہدی نے رصافہ میں دربار عام منعقد کیا اور پوچھا کون اسے جانتا ہے۔ عبدالعزیز بن مسلم العقیلی اپنی جگہ سے اٹھ کر عبداللہ کے پاس جا کھڑا ہوا اور اسے ابو الحکم کہکر مخاطب کیا۔ اس نے کہا ہاں میں ابو الحکم ابن امیر المومنین ہوں۔ عبدالعزیز نے پوچھا میرے بعد تم کیسے رہے؟ اس کے بعد اس نے مہدی کو مخاطب کرکے کہا۔ امیر المومنین بے شک یہ عبداللہ بن مروان ہے۔ تمام حاضرین دربار اس کی اس جرأت پر عش عش کرنے لگے اور مہدی نے بھی اس بات کا قطعی برا نہ مانا۔

عبداللہ بن محمد بن مروان کے خلاف مقدمہ

جب مہدی نے اسے قید کردیا تو اب اس کے قتل کے لئے ایک بہانہ بنانا چاہا عمر بن سہلۃ الاشعری نے مہدی کے رو برو استغاثہ دائر کیا کہ عبداللہ نے میرے باپ کو قتل کیا تھا۔ مہدی نے اس استغاثہ کو تصفیہ کے لئے قاضی عافیہ کے پاس بھیج دیا۔ قاضی نے عبداللہ کے خلاف فیصلہ کیا اور حکم دیا کہ مقتول کے عوض میں اسے قتل کیا جائے قریب تھا کہ اس حکم کی توثیق ہو جائے اور وہ قتل کردیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن محمد بن مروان کی برأت

مگر عین وقت پر عبدالعزیز بن مسلم العقیلی قاضی کے اجلاس میں لوگوں کے سروں پر گزرتا ہوا قاضی کے سامنے آیا اور اس نے کہا کہ عمرو بن سہل مدعی ہے کہ اس کے باپ کو عبداللہ بن مروان نے قتل کیا ہے۔ یہ الزام قطعی بے بنیاد اور افترا ہے مدعی جھوٹا ہے بخدا میرے سوا کسی نے اس کے باپ کو قتل نہیں کیا۔ میں نے مروان کے حکم سے اس کو قتل کیا تھا۔ عبداللہ بن مروان قطعاً اس کے خون سے بری ہے۔ اس طرح عبداللہ کے سر سے یہ الزام دور ہوا اور چونکہ عبدالعزیز نے عمرو بن سہلہ کے باپ کو مروان کے حکم سے قتل کیا تھا اس لئے مہدی نے اس بارے میں اس سے کوئی باز پرس بھی اب نہیں کی۔

ثمامہ بن الولید کا جہاد

اس سال موسم گرما کی جہادی مہم ثمامہ بن الولید کی قیادت میں جہاد کے لئے گئی ثمامہ نے دابق میں پڑاؤ ڈالا۔ تمام سلطنت روما میں ہلچل پڑ گئی اور مقابلہ کی بڑے پیمانے پر تیاری ہونے لگی مگر ثمامہ کو اس کی خبر نہ ہوئی اس کے طلائع اور مخبروں نے اس تیاری کی آکر اسے اطلاع بھی دی مگر اس نے اس پر اعتنا نہ کی اور رومی علاقہ کی طرف بڑھ گیا۔ میخائیل روم کا شہنشاہ تھا۔ یہ مقابلہ کے لئے نہایت تیز دم سریع السیر رسالہ لے کر بڑھ آیا۔ کچھ مسلمان اس جنگ میں کام آئے۔ چونکہ اس وقت عیسیٰ بن علی مرعش میں چھاؤنی ڈالے پڑا رہا اس کی وجہ سے اس سال اور کوئی موسم گرما کی جہادی مہم مسلمان نہ بھیج سکے۔

مہدی کا عمارات تعمیر کرنے کا حکم

مہدی نے حکم دیا کہ مکہ کے راستہ میں قادسیہ سے زبالہ تک جو مکان ابوالعباس نے بنوائے تھے ان سے زیادہ وسیع مکان بنائے جائیں اس نے حکم دیا کہ ابوجعفر کے ساختہ مکان اپنے حال پر چھوڑ دیئے جائیں اور ابوالعباس کے ساختہ مکانوں میں اضافہ کر دیا جائے نیز اس نے ہر چشمۂ آب پر عمارات بنانے کا حکم دیا اور علامات میل قائم کئے تالابوں کو پھر کھدوایا نیز جدید کنویں کھدوائے۔ یہ کام یقطین بن موسیٰ کے زیر اہتمام دیا گیا ۱۶۱ھ تک یہ کام اس شخص کے تفویض رہا اس کام کے لئے اس کا بھائی ابوموسیٰ اس کا مددگار اور نائب تھا۔

جامع مسجد بصرہ کی توسیع

موسیٰ نے بصرہ کی جامع مسجد میں توسیع کرائی پیش سے قبلہ کے متصل تک اضافہ کیا گیا اور مسجد کے داہنے حصہ میں بھی جو بنی سلیم کے چوک کے متصل ہے اضافہ کیا گیا۔ اس تعمیر کا اہتمام محمد بن سلیمان والی بصرہ کے سپرد تھا۔ مہدی نے حکم دیا تھا کہ تمام جامع مساجد سے مقصورے نکال دیئے جائیں۔ منبر بھی چھوٹے کر کے منبر رسول اللہ کے برابر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھے جائیں۔ اس کے لئے انھوں نے اپنی تمام سلطنت میں فرامین بھیج دیئے جن کے مطابق عمل درآمد ہوا۔

یعقوب بن داؤد کے اختیارات میں اضافہ

اس سال مہدی نے یعقوب بن داؤد کو تمام آفاق سلطنت میں امین مقرر کرکے بھیجنے کا حکم دیا اس حکم کی تعمیل کی گئی اور اب طریقہ کار یہ ہوا کہ مہدی کا کوئی فرمان جو ان کے عاملوں کے نام جاری ہوتا وہ اس وقت تک نافذ نہیں ہو سکتا تھا جب تک کہ یعقوب اپنے خاص امین اور معتمد لوگوں کو اس کے نفاذ کے لئے حکم نہ بھیج دیتا۔

عمال

اس سال ابو عبیداللہ مہدی کے وزیر کی منزلت میں فرق پڑ گیا۔ یعقوب نے بصرہ کوفہ اور شام کے متعدد مقننین مہدی کے دربار میں متعین کرائے اسمٰعیل بن علیۃ الاسدی اور محمد بن میمون العنبری فقہاء بصرہ کے رئیس اور منصرم تھے۔ عبدالاعلیٰ بن موسیٰ الجلبی اہل کوفہ اور اہل شام کے فقہا کا رئیس تھا۔

ابو عبیداللہ کے خلاف شکایات

مہدی کو رے بھیجتے وقت جس وجہ سے منصور نے ابو عبیداللہ کو ان کے ہمراہ کیا تھا اسے ہم بیان کر چکے ہیں اب اس کے زوال کے متعلق فضل بن الربیع کہتا ہے کہ موالی ہمیشہ مہدی سے ابو عبیداللہ کی شکایت کرتے رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ کوئی موقع ان کو ایسا ملے کہ وہ اسے ذلیل کریں، مگر منصور ابو عبیداللہ کے مراسلات کے موافق ہی احکام نافذ کر دیتے تھے اس سے موالی اور چڑ جاتے تھے اور تخلیہ میں مہدی سے ہر وقت اس کی شکایت کرتے اور انھیں اس کے خلاف بھڑکاتے۔

ابو عبیدہ کے زوال کا سبب

ابو عبیداللہ کے خطوط میرے باپ کے پاس مسلسل موالیوں کی شکایت میں آئے وہ منصور سے اس کی اور اس کے حسن انتظام کی تعریف کر دیتے اور مہدی کو لکھوا دیتے کہ وہ ابو عبیداللہ کے ساتھ مہربانی اور عزت سے پیش آئیں اور اس کے متعلق کسی کی شکایت کو قبول نہ کریں۔ مگر جب عبیداللہ نے موالیوں کے اثر کو مہدی کے مزاج میں روز بروز بڑھتا دیکھا اور محسوس کیا کہ وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتے ہیں اس نے مختلف قبائل کے چار عالم اور ادیب اشخاص کو منتخب کرکے مہدی کی مصاحبت میں شریک کیا اور یہ انتظام کیا کہ اب صرف موالیوں کو کبھی مہدی سے تخلیہ کا موقع نہ مل سکے۔ ان میں سے کسی نے جب مہدی کی کسی بات پر اعتراض کیا تو مہدی نے ابو عبیداللہ سے اس گستاخی کی شکایت کی مگر اس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ خاموش رہا ان کی مجلس سے اٹھ آیا اور اس شخص کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دربار میں جانے کی ممانعت کردی اس واقعہ کی خبر میرے باپ کو بھی ہوگئی۔

ابو عبید اللہ اور ابوالفضل ربیع کی ملاقات

جس سال منصور نے انتقال کیا اس سال میرے والد بھی ان کے ساتھ حج کرنے گئے۔ ان کے مرنے کے بعد میرے باپ ہی نے مہدی کے لئے بیعت لینے کا تمام کام سرانجام دیا۔ اور وہی منصور کے گھر، موالی اور فوجی سرداروں کی افسری کرتے رہے جب واپس آئے تو میں مغرب کے بعد قصر میں ان سے ملنے گیا واپس ہوتے ہوئے میں ان کے ساتھ تھا چلتے چلتے وہ اپنے مکان سے بھی آگے نکل گئے مہدی کا قصر بھی چھوڑا ابو عبید اللہ سے ملنے کے لئے چلے مجھ سے کہا چونکہ یہ امیرالمومنین کے خاص آدمی ہیں اس لئے اب ہمارے لئے ان کے ساتھ اس طرح پیش آنا مناسب نہیں جس طرح کہ ہم پہلے آتے تھے۔ نیز ان کے نفوذ واثر کے قیام میں جو مدد ہم نے ان کی کی ہے اس کا محاسبہ بھی اب ہمارے لئے مناسب نہیں۔ یہی باتیں کرتے کرتے ہم اس کے دروازے پر پہنچے۔ میرے باپ کھڑے رہے اندر آنے کی اجازت ہی نہ لی یہاں تک کہ میں نے وہیں عشاء کی نماز پڑھ لی۔ کہیں اس کے بعد دربان نے نکل کر ان کو اندر بلایا وہ اور ہم دونوں اندر جانے کے لئے بڑھے۔ حاجب نے کہا ابوالفضل میں نے صرف آپ کو اندر آنے کی اجازت دی ہے انھوں نے حاجب سے کہا کہ ابو عبید اللہ سے کہو کہ فضل میرے ساتھ ہے۔ اس کے بعد انھوں نے مجھ سے کہا کہ اس طرز عمل میں تبدیل کی توجیہ میں تم سے کرچکا ہوں۔ اتنے میں حاجب نے باہر آکر ہم دونوں کو اندر بلا لیا۔ ہم دونوں اندر گئے۔

ابو عبید اللہ کا ربیع سے ناروا سلوک

ابو عبید اللہ صدر مجلس میں اپنے مصلے پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ جب میرے والد اُس کے سامنے آئیں گے تو یہ ضرور اُن کی تعظیم کے لئے اٹھے گا مگر وہ نہیں اٹھا پھر میرا خیال ہوا کہ کم از کم سیدھا ہو کر بیٹھے گا مگر اس نے یہ بھی نہیں کیا میں نے سوچا کہ ان کے لئے بھی مصلّی منگوا دے گا مگر اُس نے یہ بھی نہیں کیا میرے والد اس کے روبرو فرش ہی پر بیٹھ گئے اور وہ اسی طرح تکیہ لگائے بیٹھا رہا اب عبید اللہ میرے باپ سے سفر کے حالات پوچھنے لگا۔ میرے باپ کو توقع تھی کہ وہ ان سے مہدی کی خلافت اور بیعت کے لئے جو کام انھوں نے انجام دیا تھا اس کے متعلق سوالات کرے گا۔ مگر اس نے تو پوچھا بھی نہیں خود انھوں نے اس کے ذکر کی ابتدا کی تھی کہ اس نے یہ کہہ کر کہ ہمیں سب اطلاع ہے بات کاٹ دی۔ میرے والد نے اٹھ آنے کا ارادہ کیا اس نے کہا کہ مکان کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ اس پر بھی تم جانا چاہتے ہو تو تم کو اختیار ہے۔ میرے والد نے کہا کہ میری راہ میں سد باب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوسکتا۔ اس نے کہا ہاں۔ مگر سب دروازے بند ہو چکے ہیں۔ اس سے میرے باپ کو یہ خیال ہوا کہ شاید حالات و واقعات سفر دریافت کرنے کے لئے روکنا چاہتا ہے۔ اس بنا پر انھوں نے کہا اچھا میں ٹھہر جاتا ہوں۔ ابو عبید اللہ نے اپنے ایک خادم کو حکم دیا کہ جاؤ اور محمد بن ابی عبید اللہ کی خواب گاہ میں ابو الفضل کے سونے کا انتظام کر دو۔ یہ کہہ کر جب میرے باپ نے محسوس کیا کہ یہ تو اس مجلس سے اٹھنا چاہتا ہے۔ وہ خود ہی کھڑے ہو گئے۔ اور کہا بس اب میں جاتا ہوں اور مجھے کوئی نہیں روک سکتا یہ کہہ کر وہ جانے کے لئے پورے ارادے سے کھڑے ہو گئے۔

ربیع کا ابو عبیدہ سے انتقام لینے کا مصمم ارادہ

جب ہم اس مکان سے نکل آئے تو میرے باپ نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے تم احمق ہو میں نے عرض کی مجھ سے کیا حماقت سرزد ہوئی۔ کہنے لگے تم اپنے دل میں کہتے ہوگے کہ آپ کو چاہئے تھا کہ میں اس کے پاس ملنے ہی نہ آتا، اور اگر آیا تھا اور ہم روک دیئے گئے تھے اس وقت تم کو پھر اس کے دروازے پر اتنی دیر توقف کرنے کی ضرورت نہ تھی کہ میں نے نماز عشاء پڑھی اسی وقت تم کو واپس ہو جانا چاہیے تھا اور اس سے ملنے اندر نہ جانا چاہیے تھا۔ پھر جب اندر چلے گئے اور اس نے کھڑے ہو کر تعظیم نہیں کی اسی وقت پلٹ آنا چاہیے تھا۔ مگر تم نہیں سمجھتے۔ میں نے جو کچھ کیا وہ سب ٹھیک ہے۔ بخدائے لایزال میں اب ابو عبید اللہ سے اس کا بدلہ لے کر چھوڑوں گا چاہے اس میں میری عزت اور دولت سب کچھ خرچ ہی کیوں نہ ہو جائے۔

ربیع کا ابو عبیدہ کے متعلق قشیری سے استفسار

اس واقعہ کے بعد اب ان کا یہ رویہ ہوا کہ وہ اس کے خلاف کسی موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے اور اس کی خرابی کے درپے تھے۔ اس اثنا میں ان کو وہ قشیری یاد آیا جسے ابو عبید اللہ نے مہدی کے دربار میں جانے کی ممانعت کر دی تھی، میرے والد نے اسے بلایا اور کہا جو سلوک ابو عبید اللہ نے تمہارے ساتھ کیا ہے اس سے تم خوب واقف ہو اس نے میری بے عزتی کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ میں نے تو اس کی بربادی کے لئے پوری کد و کاوش کی مگر کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی مگر تم البتہ اس کے خلاف کامیاب ہو سکتے ہو۔

قشیری کا ربیع کو مشورہ

اس نے کہا میں یہاں چند باتیں وہ بیان کرتا ہوں کہ اس کے ذریعہ اس پر حملہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ شخص اپنے عہدے کی قابلیت نہیں رکھتا تو یہ بات کسی کو اس لئے باور نہیں آئے گی کہ وہ اپنے کام میں سب سے زیادہ ہوشیار اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے واقف ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اپنے منصب کی جلالت کی وجہ سے اس کی دیانت مشتبہ ہے تو یہ بات بھی اس لئے کسی کو باور نہیں آئے گی کہ وہ سب سے زیادہ امین اور باعفت ہے۔ اگر مہدی کی بیٹیاں بھی اس کے گھر ہوتیں تو وہ ان کی وجہ سے بھی اپنی دیانت کو مشتبہ نہ ہونے دیتا۔ اگر کہا جائے کہ وہ حکومت کی مخالفت پر مائل ہے تو اس پر بھی کوئی اعتنا نہیں کرے گا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ تھوڑا سا قدریہ عقائد کی طرف رجحان طبع رکھتا ہے۔ مگر یہ بات کوئی ایسی نہیں کہ اس سے اُسے نقصان پہنچایا جا سکے۔ البتہ یہ تمام باتیں اس کے بیٹے میں جمع ہیں۔ یہ سن کر ربیع نے اسے گلے سے لگا لیا اس کی پیشانی چومی اور اب اس نے ابو عبید اللہ کے بیٹے کے خلاف مسلسل سازش کرنا شروع کی اور مہدی سے یہ شکایت کرتا رہا کہ یہ ان کے بعض حرم سے ناجائز تعلقات رکھتا ہے۔

محمد بن عبید اللہ کا قتل

بار بار کہنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ بات مہدی کے دل میں بھی جاگزیں ہو گئی اور وہ محمد بن ابو عبید اللہ سے بدگمان ہو گئے۔ اُسے دربار میں طلب کیا جب وہ آ گیا تو انھوں نے ابو عبید اللہ کو دربار سے اٹھ جانے کا حکم دیا اور اب محمد سے قرآن پڑھنے کی خواہش کی محمد نے قرأت قرآن کا ارادہ بھی کیا مگر ایک لفظ بھی اس کی زبان سے نہ نکل سکا گویا قرآن اس کے حافظ سے بھلا دیا گیا۔ مہدی نے ابو عبید اللہ سے ملا کر کہا اے معاویہ تم نے تو مجھ سے بیان کیا تھا کہ تمھارا بیٹا حافظ قرآن ہے۔ اس نے کہا بے شک امیر المومنین میں نے آپ سے یہ بات کہی تھی مگر میں کیا کروں وہ کئی سال سے مجھ سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ اس مدت میں اس نے قرآن بھلا دیا۔ مہدی نے حکم دیا کہ اچھا اب تم ہی اللہ کے تقرب کے لئے اس کی گردن مارو وہ اٹھنے لگا مگر گر پڑا عباس بن محمد نے اس کی سفارش کی کہ امیر المومنین مناسب سمجھیں تو خود اس شیخ کو اس کام سے معاف فرمائیں مہدی نے اسے چھوڑ دیا اور اس کے بیٹے کو قتل کرا دیا۔

مہدی کی ابو عبید اللہ سے بدگمانی

اب مہدی کے دل میں ابو عبید اللہ کی طرف سے سوء ظن پیدا ہو گیا۔ ربیع نے بھی ان سے کہا کہ آپ نے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا ہے اب مناسب نہیں کہ وہ آپ کے ساتھ رہے یا آپ اس پر اعتماد کریں ربیع کی اس بات نے مہدی کو زیادہ پریشان کر دیا اس طرح ربیع نے ابو عبید اللہ سے اپنا پورا بدلہ لے کر اپنا جی ٹھنڈا کیا۔

ایک اشعری پر مہدی کا عتاب

یعقوب بن داؤد نے بیان کیا ہے کہ مہدی نے ایک اشعری کو بہت پٹوایا چونکہ یہ شخص ابو عبید اللہ کے خاندان کا مولیٰ تھا اس وجہ سے اس نے اس کی حمایت کے جذبہ سے متاثر ہو کر مہدی سے کہا کہ امیر المومنین اس مار کے مقابلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تو قتل ہوئے ہے انھوں نے کہا اے یہودی تجھ پر اللہ کی لعنت ہو تو اسی وقت میری چھاؤنی سے نکل جا اس نے کہا اب سوائے دوزخ کے میرا ٹھکانا اور کہاں ہے۔ میں نے عرض کیا امیر المومنین مناسب ہے کہ آپ اسے جہنم دکھا دیں کیونکہ یہ اسی کی آرزو رکھتا ہے۔ اس پر اس نے مجھ سے کہا۔ ابو عبداللہ آپ کا بھی کیا کہنا۔

امارت سندھ پر نصر بن محمد کا تقرر

اس سال عمر بن العباس نے سمندر میں جہاد کیا۔ روح بن حاتم کی جگہ نصر بن محمد بن الاشعث سندھ کا والی مقرر ہوا اور اس نے سندھ آکر اپنی خدمت کا جائزہ لے لیا۔ مگر پھر یہ معزول کر دیا گیا اور اس کی جگہ محمد بن سلیمان سندھ کا والی مقرر ہوا۔ اس نے عبدالملک بن شہاب المسمعی کو اپنے سے پہلے سندھ بھیج دیا۔ مگر نصر نے حکومت اس کے حوالہ کر دینے سے انکار کیا اور مقابلہ کی ٹھانی پھر عبدالملک نے اسے سندھ سے چلے جانے کی اجازت دیدی یہ وہاں سے روانہ ہو کر منصورہ سے چھ فرسنگ کے فاصلہ پر دریا کے کنارے فروکش ہو گیا یہیں سندھ پر اس کی صوبہ داری کا فرمان اسے موصول ہوا۔ یہ پھر اپنے علاقے کو پلٹ گیا۔ عبدالملک صرف اٹھارہ دن سندھ میں مقیم رہا۔ نصر نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ اور وہ بصرہ چلا آیا۔

عمال کا عزل و نصب

اس سال مہدی نے عافیہ بن یزید الاسدی کو قاضی مقرر کیا۔ یہ اور ابن علاثہ رصافہ میں مہدی کی چھاؤنی میں قضا کے فرائض انجام دیتے تھے اور عمر بن حبیب العدوی مدینہ شرقیہ کے قاضی تھے۔ اس سال فضل بن صالح جزیرہ کی ولایت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اور اس کی جگہ عبدالصمد بن علی مقرر کیا گیا عیسیٰ بن لقمان مصر کا عامل مقرر کیا گیا۔ یزید بن منصور سواد کوفہ کا حسان النشری موصل کا اور بسطام بن عمرو التغلبی آذربائیجان کا عامل مقرر کیا گیا۔ اس سال ابو ایوب سلیمان المکی دیوان خراج سے برطرف کر دیا گیا۔ اور اس کی جگہ ابو الوزیر عمر بن مطرف مقرر کیا گیا۔

امیر حج موسیٰ بن محمد و عمال

اس سال نضر بن مالک نے مرض فالج میں انتقال کیا۔ یہ بنی ہاشم کی ٹھروائر میں دفن کیا گیا۔ مہدی نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ ابان بن صدقہ ہارون بن المہدی کی اتالیقی سے موسیٰ بن المہدی کی مصاحبت میں منتقل کیا گیا۔ مہدی نے ابان کو موسیٰ کا وزیر اور میر منشی مقرر کیا اور اس کی جگہ ہارون کے پاس یحییٰ بن الخالد بن برمک مقرر کیا گیا۔ اس سال کے ماہ ذی الحجہ میں مہدی نے ابو حمزہ محمد بن سلیمان کو مصر کی ولایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے علیحدہ کرکے اس کی جگہ سلمہ بن رجاء کو مقرر کیا، موسیٰ بن محمد بن عبداللہ الہادی کی امارت میں جو اپنے باپ کا ولی عہد تھا فریضہ حج ادا ہوا۔

اس سال جعفر بن سلیمان طائف مکہ اور یمامہ کا عامل تھا اسحٰق بن الصباح الکندی کوفہ کا پیش امام اور افسر احداث تھا۔ یزید بن منصور سواد کوفہ کا عامل تھا۔

سنہ ۱۶۲ھ کے واقعات

عبدالسلام خارجی کا خروج

اس سال عبدالسلام الخارجی قنسرین میں قتل کیا گیا اس کے قتل کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس سال عبدالسلام بن ہاشم الیشکری نے جزیرہ میں خروج کیا۔ ہزارہا آدمی اس کے پیرو ہو گئے اور اس کی طاقت و شوکت بہت بڑھ گئی۔ مہدی کے متعدد سپہ سالاروں سے اس کا مقابلہ ہوا۔ ان میں عیسیٰ بن موسیٰ بھی تھا۔ عبدالسلام نے اسے مع اس کے بہت سے ساتھیوں کے قتل کر دیا اور اس کے ساتھی دوسرے سپہ سالاروں کو شکست دی۔ مہدی نے اس کے مقابلہ پر متعدد فوجیں روانہ کیں مگر ایک سے زیادہ سپہ سالار عبدالسلام کے مقابلہ میں ناکام رہے۔ اور اسے پسپا ہونا پڑا۔

عبدالسلام خارجی کا قتل

ان میں شبیب بن واج المروزذی بھی تھا۔ جب شبیب بھی اس کے مقابلہ پر ناکام ہو کر پسپا ہوا تو اب مہدی نے ایک ہزار مشہور شہسواروں کو ان کی رضامندی سے منتخب کرکے اور ہر ایک کو مدد معاش کے طور پر ایک ایک ہزار درہم دے کر شبیب کے پاس بھیج دیا۔ جب یہ لوگ اس کے پاس جا پہنچے وہ اب عبدالسلام کی تلاش میں چلا۔ اس جماعت سے مرعوب ہو کر اس نے راہ فرار اختیار کی قنسرین آیا شبیب نے وہیں اسے جا پکڑا اور قتل کر دیا۔

محکمہ پیمائش و بندوبست کا قیام

اس سال مہدی نے محکمہ پیمائش اور بندوبست قائم کیا عمر بن بزیع اپنی موالی کو افسر بندوبست مقرر کیا اس نے نعمان بن عثمان کو عراق کا مہتمم بندوبست بنایا۔ مہدی نے تمام حذامیوں اور قمیدیوں کے روزینے مقرر کئے۔ ثمامہ بن ولید العبسی کو صائفہ کا سردار مقرر کیا مگر یہ کام اس سال پایۂ تکمیل کو نہ پہنچا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن بن قحطبہ کی رومیوں پر فوج کشی

اس سال رومیوں نے حدث پر دھاوا کر کے اس کی فصیل توڑ ڈالی حسن بن قحطبہ نے تیس ہزار باقاعدہ سپاہ کے ساتھ موسم گرما میں جہاد کیا۔ رضا کاروں کی جماعت اس تیس ہزار کے علاوہ تھی۔ یہ حمۃ اور زولیہ پہنچا اگرچہ اس نے نہ کوئی قلعہ فتح کیا اور نہ کسی رومی فوج سے اس کا مقابلہ ہوا مگر اس نے بہت سے مقامات کو آگ لگا دی اور تباہ و برباد کیا، رومی اسے تنین کہنے لگے، بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ حسن مبروص تھا یہ ضمہ علاج کے لئے گیا تھا۔ پھر تمام مسلمانوں کو لے کر صحیح سالم دارالسلام میں واپس آ گیا۔ اس سال یزید بن اسید السلمی نے براہ درۂ قالیقلا کفار کے علاقہ میں جہاد کیا۔ اس جہاد میں اُسے بہت سا مال غنیمت ملا۔ اس نے تین قلعے سر کئے اور بہت سے قیدی اور لونڈی غلام اس کے ہاتھ آئے۔

عمال کا عزل و نصب

اس سال علی بن سلیمان یمن کی ولایت سے علیحدہ کر دیا گیا اور اس کی بجائے عبداللہ بن سلیمان مقرر کیا گیا اس سال سلمہ بن رجاء مصر کی ولایت سے علیحدہ کر دیا گیا اور اس کی جگہ محرم میں عیسیٰ بن لقمان مقرر کیا گیا وہ بھی اس سال کے ماہ جمادی الآخر میں برطرف کر دیا گیا اور اس کی جگہ واضح مہدی کا مولیٰ مصر کا والی مقرر ہوا۔ پھر یہ بھی ذیقعدہ میں اس خدمت سے برطرف کر دیا گیا اور یحییٰ العرشی والی مصر مقرر ہوا۔ اس سال محمرہ نے جرجان میں سر اٹھایا۔ ایک شخص عبدالقہار ان کا سرغنہ تھا۔ اس نے جرجان پر غلبہ حاصل کر کے وہاں بے شمار آدمیوں کو قتل کر دیا عمر بن العلاء طبرستان سے بڑھ کر اس کے خلاف چڑھائی کی اور عبدالقہار اور اس کے ساتھیوں کو تہ تیغ کر دیا۔

امیر حج ابراہیم بن جعفر و عمال

ابراہیم بن جعفر بن منصور کی امارت میں حج ہوا۔ ابراہیم کے امیر حج مقرر ہو جانے کے بعد اسی سال عباس بن محمد نے بھی مہدی سے حج کے لئے اجازت طلب کی مہدی اس پر برہم ہوئے کہ کیوں اس سے پہلے اس نے اپنا ارادہ حج ظاہر نہیں کیا تاکہ وہ اسی کو امیر حج بناتے۔ عباس نے عرض کیا امیر المومنین میں نے ارادۃً اجازت لینے میں تاخیر اسی وجہ سے کی میں امارت حج نہیں چاہتا تھا۔

اس سال تمام ممالک کے عمال وہی تھے جو سنہ گذشتہ میں تھے البتہ جزیرے کا عامل اس سال عبدالصمد بن علی تھا۔ طبرستان اور رویان سعید بن دعلج کے تحت تھے اور جرجان مہلہل بن صفوان کے تحت تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۳ھ کے واقعات

مقنع کی ہلاکت اس سال مقنع ہلاک ہوا۔ واقعہ یہ ہوا کہ سعید الحرشی نے اسے کش میں محصور کر لیا جب شدت محاصرہ کی وجہ سے اسے اپنی ہلاکت کا یقین ہوا اُس نے خود بھی زہر کھا لیا اور اپنے بیوی بچوں کو بھی زہر دے دیا اس کے اثر سے وہ سب مر گئے۔ مسلمانوں نے اس کے قلعہ میں داخل ہو کر اس کا سر تن سے جدا کر لیا اور اسے مہدی کی بارگاہ میں جو اس وقت حلب میں فروکش تھے بھیج دیا۔

مہمّاتی فوج کے سپاہیوں کا انتخاب اس سال مہدی نے صائفہ کے لئے مہماتی فوج تمام باقاعدہ سپاہ سے جبری قانون کے تحت منتخب کی اس میں خراسانی اور دوسری فوجیں سب ہی شریک تھیں۔ مہدی نے اپنے عاصمہ سے نکل کر بردان میں چھاؤنی قائم کی تقریباً دو ماہ وہ اس چھاؤنی میں فوج کی تیاری کے لئے مقیم رہے اس مہماتی فوج کو انھوں نے تمام اسلحہ سے آراستہ و پیراستہ کیا۔ ان کو عطا تقسیم کی نیز اپنے ان خاندان والوں کو جوان کے ہمراہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر آئے تھے صلے دیئے۔

عیسیٰ بن علی کی وفات اسی سال عیسیٰ بن علی نے ماہ جمادی الآخر میں بغداد میں انتقال کیا۔ اس کے انتقال کے دوسرے ہی دن مہدی مہماتی فوج کے پاس آنے کے لئے بردان روانہ ہو گئے اپنے بیٹے موسیٰ بن المہدی کو بغداد پر اپنا نائب مقرر کر آئے۔ اس زمانہ میں ابان بن صدقہ ان کا میر منشی تھا۔ عبد اللہ بن علاثہ مہربردار، علی بن عیسیٰ محافظ اور عبد اللہ بن خازم کوتوال تھا۔

آل مسلم سے مہدی کا حسن سلوک عباس بن محمد کہتا ہے جب اس سال مہدی نے ہارون کو صائفہ پر روانہ کیا تو یہ خود اس کی مشایعت کے لئے کچھ دور تک گئے۔ میں ان کے ہمراہ تھا جب وہ مسلمہ کے قصر کے برابر آئے تو میں نے عرض کیا کہ جناب والا مسلمہ کا احسان ہماری گردن پر ہے جب محمد بن علی اُس کے پاس آئے تھے تو اس نے چار ہزار دینار ان کو دیئے اور کہا کہ اے میرے ابن عم دو ہزار سے اپنا قرضہ ادا کرو اور دو ہزار دوسرے مصارف میں خرچ کرو۔ اور جب یہ رقم خرچ ہو جائے اس وقت اپنی حاجت طلبی میں مجھ سے ہرگز شرم نہ کرنا۔ اس واقعہ کو سننے کے بعد مہدی نے حکم دیا کہ اس مقام پر مسلمہ کی اولاد میں جو موجود ہوں وہ حاضر کئے جائیں۔ جب وہ آئے انھوں نے بیس ہزار دینار اسی وقت ان کو دلائے اور ان کے پوتے بھی مقرر کر دیئے۔ مجھ سے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ابوالفضل دیکھو ہم نے مسلمہ کے احسان کا بدلہ کر دیا۔ میں نے کہا بے شک یہی نہیں بلکہ امیرالمومنین نے اس کے حق سے زیادہ کیا ہے۔

ہشیم بن عدی بیان کرتا ہے کہ مہدی نے ہارون الرشید کو علاقہ روم پر جہاد کے لئے روانہ کیا اور اپنے حاجب ربیع اور حسن بن قحطبہ کو اس کے ساتھ کیا۔

حسن بن قحطبہ کا جہاد میں شریک ہونے سے گریز

محمد بن عباس کہتا ہے میں امیرالمومنین کے قصر میں اپنے والد کی نشست میں جوان کے محافظ دستہ کے افسر تھے۔ حسن بن قحطبہ وہاں آیا اس نے مجھے سلام کیا اور میرے باپ کی مسند پر بیٹھ گیا پھر اس نے ان کو مجھ سے دریافت کیا۔ میں نے کہا کہ وہ کہیں سوار ہو کر گئے ہیں اس نے مجھ سے کہا کہ جب آئیں تو میرے آنے کا ذکر کرنا میرا سلام کہنا اور کہنا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ امیرالمومنین سے یہ بات کہیں کہ حسن بن قحطبہ کہتا تھا کہ امیرالمومنین نے اللہ مجھے ان پر فدا کر دے ہارون کو جہاد کے لئے بھیجا ہے اور مجھے اور ربیع کو بھی اس کے ساتھ کر دیا ہے حالانکہ میں ان کا سب سے بڑا اور معتمد علیہ سپہ سالار ہوں اور ربیع ان کا سب سے بڑا اور معتمد علیہ حاجب ہے۔ مجھے یہ بات گوارا نہیں کہ ہم دونوں ان کے پاس سے غیر حاضر ہوں۔ یا وہ مجھے ہارون کے ساتھ کر دیں اور ربیع کو اپنے پاس رہنے دیں یا ربیع کو بھیج دیں اور میں ان کی خدمت میں حاضر رہوں۔ جب میرے باپ آئے تو میں نے حسن کا یہ پیام ان کو سنا دیا۔ انھوں نے اسی وقت مہدی سے جا کر یہ بات کہدی۔ کہنے لگے بخدا اس نے بڑی خوبی سے اس خدمت سے سبک دوشی اختیار کی۔ اس نے حجاج بن حجاج کی طرح انکار نہیں کیا۔ اس سے مراد عامر بن اسمٰعیل تھا حسن نے ابراہیم کے ساتھ جہاد پر جانے سے انکار کیا تھا۔ وہ اس پر سخت ناراض ہوئے تھے اور اس کی جائداد ضبط کر لی تھی۔

ہارون الرشید کی جہاد کے لئے روانگی

ابوبدیل بیان کرتا ہے کہ مہدی نے رشید کو جہاد کے لئے بھیجا۔ موسیٰ بن عیسیٰ بن موسےٰ عبدالملک بن صالح بن علی اور اپنے باپ کے دونوں موالی ربیع اور حسن حاجب کو اس کے ساتھ کیا۔ رشید کے روانہ ہونے کے دو یا تین روز بعد میں مہدی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہنے لگے تم کیوں ولی عہد کا ساتھ چھوڑ کر رہ گئے اور خاص طور پر تم نے اپنے خاص دوستوں ربیع اور حسن کا بھی ساتھ نہیں دیا۔ میں نے کہا جناب والا کے حکم کی بنا پر چونکہ آپ نے مجھے مدینۃ السلام میں ٹھہرنے کا حکم دیا تھا اس لئے میں ان کے ساتھ نہیں گیا اب اگر ارشاد ہو تو میں جانے کے لئے آمادہ ہوں۔ کہنے لگے اچھا جاؤ۔ اور ولی عہد اور ربیع و حسن سے جا ملو جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کی ضرورت ہو بیان کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے سفر کے لئے کسی تیاری کی ضرورت نہیں ہے امیرالمومنین مجھے رخصت ہونے کی اجازت دیں۔ پوچھا کب جاؤ گے میں نے کہا کل ہی، میں ان سے رخصت ہوا اور اپنے دوستوں سے جا ملا۔

ابوبدیل کی تجویز

چھاؤنی میں آکر میں نے رشید کو دیکھا کہ وہ خیمے سے باہر چبوترے سے گیند کھیل رہے ہیں اور موسیٰ بن عیسیٰ اور عبدالملک بن صالح دونوں اس پر ہنس رہے ہیں۔ میں نے ربیع اور حسن سے جا کر کہا ہم ہمیشہ ساتھ رہتے تھے، خدا کرے کہ وہ شخص جس نے تم کو بھیجا ہے اور وہ شخص جس کے ساتھ تم کئے گئے ہو تم کو تمہاری خدمات کی جزائے خیر نہ دے۔ انھوں نے کہا خیر ہے کیا بات ہے۔ میں نے کہا موسیٰ بن عیسیٰ اور عبدالملک بن صالح امیرالمومنین کے صاحبزادے کی ہنسی اڑا رہے ہیں۔ کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ تم ان دونوں کی باریابی کا ایک خاص دن مقرر کر دو کہ صرف اسی مقررہ دن میں وہ اور دوسرے سرداران فوج ان سے مل سکیں۔ اور جمعہ کا دن ملاقات کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ تاکہ دوسرے دنوں میں کوئی ان کی خدمت میں بغیر اجازت باریاب نہ ہو سکے۔

ابوبدیل کا حسن اور ربیع کو مشورہ

اس سفر میں ایک رات ان دونوں نے مجھے بلایا۔ میں ان کے پاس آیا ایک اور شخص ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا مجھ سے کہا کہ یہ عمر بن یزید کا غلام ہے۔ ہمیں اس کے پاس خلفا کے عہود حکومت کا نوشتہ ملا ہے میں نے اس تحریر کو کھول کر پڑھا۔ اور مہدی کی مدت حکومت دیکھی تو اس میں دس سال لکھی ہوئی تھی۔ میں نے کہا تم دونوں سے زیادہ بوالعجب روئے زمین پر شاید کوئی اور نہ ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اس غلام کی خبر اور اس تحریر کا مضمون پردۂ خفا میں رہے گا اور کسی کو اس کی اطلاع نہ ہوگی انھوں نے کہا ہم ہرگز ایسا خیال نہیں کرتے۔ میں نے کہا تو اب جب کہ امیرالمومنین کی عمر اس قدر گھٹ گئی ہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ تم ہی نے سب سے پہلے مجھ مرگ ان کو سنائی۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں سرد پڑ گئے۔ وہ تحریر ان کے ہاتھ سے گر پڑی۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ اب بتاؤ کہ کیا کیا جائے میں نے اس غلام سے کہا کہ تم ابھی عنبسہ (اس سے قاتل کی مراد دراق الاعرابی مولیٰ آل ابی بدبل تھا) کو میرے پاس بلا لاؤ وہ اسے بلا لایا۔ میں نے اس سے کہا بعینہٖ اس خط اور کاغذ کے مطابق ایک دوسری تحریر لکھ دو اور اس میں بجائے دس کے چالیس لکھو۔ وہ حسبہ دوسری تحریر لکھ لایا۔ جو اصل سے اس قدر مشابہ تھی کہ اگر میں نے اصل میں س کا عدد نہ دیکھا ہوتا تو مجھے اصل اور نقل کی شناخت ہی نہ ہو سکتی۔

آل برمک کی جہاد میں شرکت

جب مہدی نے اپنے ولی عہد رشید کو رومیوں سے جہاد کے لئے بھیجا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کے ہمراہ خالد بن برمک حسن بن برمک اور سلیمان بن برمک کو بھی بھیجا۔ فوج کا انصرام اخراجات کی نگرانی سرکاری مراسلات اور خود رشید کے ذاتی کاروبار کا انصرام یہ سب کچھ یحییٰ بن خالد کے متعلق تھا۔ خود مہدی کی جانب سے جہاد میں شریک ہونے کے لئے اس کا حاجب ربیع ہارون کے ساتھ کیا گیا تھا۔ ربیع اور یحییٰ کو خاص اقتدار حاصل تھا۔ ہارون ہر معاملہ میں ان کا مشورہ لیتا اور اسی پر عمل کرتا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو اس مہم میں بہت سی فتوحات حاصل ہوئیں ان کو بہت مال غنیمت ملا اور ان کی عزت و شوکت میں اضافہ ہوا۔ سمالو کی جنگ میں خالد نے جو خدمات انجام دیں وہ کسی دوسرے سے میسر نہ آسکیں اس جماعت کا جو منہم تھا اب اس کا نام بھی خالد بن برمک کے اقبال مندی کی وجہ سے لوگوں نے برمکی رکھ لیا۔

یحییٰ بن خالد برمکی کا انتخاب

جب مہدی نے ہارون کو جہاد کے لئے بھیجنے کا ارادہ کیا تو حکم دیا کہ دعوت عباسیہ کے داعیوں کی اولاد میں جو منشی ہوں حاضر کئے جائیں تاکہ ان میں سے وہ کسی شخص کو ہارون کے ساتھ بھیجنے کے لئے انتخاب کریں اس سلسلہ میں خود یحییٰ بیان کرتا ہے کہ دوسرے منشیوں کے ہمراہ میں بھی پیش کیا گیا اور سب تو ان کے سامنے ایک قطار میں کھڑے ہو گئے مگر میں ارادۃً اس جماعت کے عقب میں ہو گیا۔ مجھ سے مہدی نے کہا یحییٰ سامنے آؤ میں سامنے گیا کہا بیٹھ جاؤ۔ میں دوزانو سامنے بیٹھ گیا۔ پھر کہا میں نے اپنی سلطنت کے ارکان داعیان اور حامیوں کی اولاد میں سے اپنے بیٹے ہارون کی معیت و مصاحبت فوج کے انتظام و انصرام اور تمام معاملات سرکاری کی نگرانی کے لئے ایک مناسب شخص کے انتخاب کے لئے کافی غور و خوض کرنے کے بعد تم کو اس لئے اختیار کیا ہے کہ تم اس کے اتالیق رہ چکے ہو اور اس کے خاص آدمی ہو میں نے تم کو اس کا میر منشی اور میز بخشی مقرر کیا۔

یحییٰ بن خالد کی روانگی

یحییٰ کہتا ہے اس حکم کو سن کر میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کا ہاتھ چوما۔ زادراہ کے لئے انھوں نے ایک لاکھ درہم مجھے عطا کئے اور اب میں اس فوج سے جا ملا جو اس مہم پر بھیجی گئی تھی۔ ربیع نے سلیمان بن برمک کو کسی معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے مہدی کی خدمت میں ایک وفد کے ہمراہ بھیجا مہدی نے سلیمان اور دوسرے ارکان وفد کی تعظیم خاطر مدارات کی یہ اس کام سے فارغ ہو کر پھر اپنی جگہ چلے آئے۔

عبدالصمد کی برطرفی کے اسباب

اس سال جب کہ مہدی اپنے بیٹے ہارون کی مشایعت کے لئے کچھ دور تک گئے تھے انھوں نے جزیرے کی نظامت سے عبدالصمد بن علی کو برطرف کر کے اس کی جگہ زفر بن عاصم الہلالی کو مقرر کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن کیا گیا ہے کہ اس سفر میں مہدی نے موصل کا راستہ اختیار کیا تھا اس وقت عبدالصمد بن علی جزیرہ کا صوبہ دار تھا جب مہدی موصل سے روانہ ہو کر جزیرہ کے علاقہ میں پہنچے تو عبدالصمد نے نہ ان کا استقبال کیا نہ ان کے فروکش ہونے کے لئے فرودگاہیں درست کرائیں اور نہ پل اس کی اس بے پروائی سے مہدی کے دل میں اس کی طرف سے عداوت جاگزیں ہوگئی اور جب عبدالصمد ان سے ملنے آیا تو وہ سرد مہری سے اس سے ملے اور بے رخی ظاہر کی۔ عبدالصمد نے بہت سے تحائف نذر گزرانے، مگر ان کو مہدی نے قبول نہیں کیا اور عبدالصمد کے پاس واپس بھیج دیئے۔ اب وہ اس سے زیادہ ناراض ہو گئے انھوں نے عبدالصمد کو اپنی فرودگاہوں کی اصلاح اور تیاری کا حکم دیا اس معاملہ میں اس نے بے پروائی برتی اور روپوش ہو گیا۔

عبدالصمد کی اسیری

اسی طرح اور بھی اس نے ایسی حرکتیں کیں جس سے مہدی کی ناراضگی بڑھتی چلی گئی۔ جب یہ حصن مسلمہ پہنچے اسے طلب کیا۔ دونوں میں سخت کلامی ہوئی، مہدی نے اسے بہت سخت سست کہا، عبدالصمد نے بھی بجائے اس کے کہ برداشت کرتا اور خاموش رہتا ان کو ویسے ہی جواب دیئے۔ مہدی نے اسے قید کر دیا اور جزیرہ کی نظامت سے برطرف کر دیا۔ جب تک مہدی اس سفر میں رہے اور واپس آئے وہ قید رہا پھر وہ اس سے خوش ہو گئے۔

زندیقوں کا قتل

عباس بن محمد نے مہدی کے لئے فرودگاہوں کا انتظام کیا جب یہ حلب پہنچے تو ان کو وہاں مقنع کے قتل کی بشارت ملی۔ حلب ہی سے انھوں نے عبدالجبار محتسب کو اس کام پر مقرر کیا کہ اس علاقہ میں جس قدر زندیق ہوں ان کو تلاش کر کے گرفتار کر لائے۔ مہدی دابق میں تھے کہ عبدالجبار نے زندیقوں کو ان کی خدمت میں پیش کیا۔ مہدی نے ایک جماعت کو قتل کر کے سولی دیدی ان کی کچھ کتابیں بھی پیش ہوئیں، مہدی نے چھریوں سے ان کو پارہ پارہ کرا دیا۔ یہاں انھوں نے فوج کا معائنہ کیا اور پھر اسے جہاد کے لئے کوچ کرنے کا حکم دیدیا۔ ان کے اعزا میں سے جو لوگ یہاں آکر ان سے ملے تھے ان کو انھوں نے اپنے بیٹے ہارون کے ساتھ روم سے جہاد کرنے کے لئے بھیجدیا خود بھی اس کی مشایعت میں درے سے گزر کر جیحان آئے یہاں انھوں نے ہدیہ نام شہر بسایا اور دریائے جیحان پر ہارون کو خیر باد کہا۔

قلعہ سمالو کی تسخیر

اب ہارون نے بڑھ کر سمیساط کے علاقہ میں ایک ہاٹ میں پڑاؤ کیا۔ یہاں سمالو نام ایک قلعہ تھا اڑتیس راتیں اسے محصور رکھا۔ اس کے خلاف منجنیقیں لگا دیں محصورین کو بھوک پیاس کی شدید تکلیف اٹھانا پڑی اور مسلمانوں نے قلعہ کو مسمار کر دیا۔ اور اس طرح اللہ نے یہ قلعہ سر کرایا۔ مسلمانوں کے بھی بہت سے آدمی اس معرکہ میں مقتول اور مجروح ہوئے چند شرائط کے ساتھ اہل قلعہ نے ہتھیار رکھے وہ شرائط یہ تھے کہ ان کو قتل نہ کیا جائے گا، جلاوطن نہ کیا جائے گا، ان کرابنوں میں ایک دوسرے سے جدا نہ کیا جائے گا۔ مسلمانوں نے یہ شرطیں مان لیں اور ان کو پورا کیا۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرکہ میں جو مسلمان شہادت حاصل کر چکے تھے وہ تو کام آئے بقیہ کو ہارون صحیح وسالم واپس لے آیا۔

اس سال اور اسی سفر کے اثنا میں مہدی بیت المقدس بھی گئے۔ وہاں نماز پڑھی۔ عباس بن محمد فضل بن صالح، علی بن سلیمان اور ان کا ماموں یزید بن منصور اس سفر میں ان کے ہمراہ تھے۔

عمال کا عزل ونصب

اس سال مہدی نے ابراہیم بن صالح کو فلسطین کی ولایت سے برطرف کر دیا تھا مگر یزید بن منصور نے اس کی سفارش کی اور وہ پھر اپنی جگہ بحال کر دیا گیا۔ اس سال مہدی نے اپنے بیٹے ہارون کو تمام مغربی ولایات آذربائیجان اور آرمینیا کا ناظم مقرر کیا۔ ثابت بن موسیٰ کو اس کا افسر مال گزاری اور یحییٰ بن خالد بن برمک کو اس کا میر منشی مقرر کر دیا۔

اس سال زفر بن عاصم جزیرے کی ولایت سے علیحدہ کر دیا گیا اور اس کی جگہ عبداللہ بن صالح بن علی مقرر ہوا۔ بیت المقدس جاتے ہوئے مہدی کا گزر اس کے پاس ہوا یہاں مقام سلمیہ میں انھوں نے اس کی جو شان وشوکت اور کروفر دیکھا اس سے وہ بہت متعجب ہوئے اور اس غیر معمولی حالت کو دیکھ کر انھوں نے اسے برطرف کر دیا۔ معاذ بن مسلم کو خراسان کی ولایت سے برطرف کر دیا گیا اور اس کے بجائے مسیب بن زہیر مقرر ہوا۔ نیز یحییٰ الحرشی اصبہان کی ولایت سے برطرف کیا گیا اور اس کی جگہ حکم بن سعید مقرر کیا گیا۔ سعید بن دعلج طبرستان اور رویان کی ولایت سے علیحدہ کیا گیا اور اس کی جگہ عمر بن العلاء مقرر ہوا۔ مہلہل بن صفوان جرجان سے علیحدہ کیا گیا اور اس کی جگہ ہشام بن سعید مقرر ہوا۔

امیر حج علی بن المہدی

علی بن المہدی کی امارت میں حج ہوا۔ اس سال جعفر بن سلیمان یمامہ مدینہ مکہ اور طائف کا عامل تھا۔ کوفہ کا پیش امام اور افسر احداث اسحٰق بن الصباح تھا۔ شریک کوفہ کے قاضی تھے، بصرہ اس کے ملحقات منبع دجلہ، بحرین، عمان، فرض اور اضلاع اہواز اور فارس کا عامل محمد بن سلیمان تھا۔ مسیب بن زہیر خراسان کا ناظم تھا۔ نصر بن محمد بن الاشعث سندھ کا عامل تھا۔

۱۶۴ھ کے واقعات

عبدالکبیر بن عبدالحمید کی امیری

اس سال عبدالکبیر بن عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب نے دورہ حدث کی راہ سے روم کے علاقہ میں پیش قدمی کی۔ بطریق میخائیل لؤلؤ نے ہزار سپاہ کے ساتھ جن میں بطریق طاز اذالارمنی بھی تھا مقابلہ کے لئے آیا۔ عبدالکبیر اس جماعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مرعوب ہو گیا۔ اس نے مسلمانوں کو لڑنے سے روک دیا۔ اور پلٹ آیا اس کی اس بزدلی کی پاداش میں مہدی اسے قتل کر دینا چاہتے تھے مگر لوگوں نے اس کی سفارش کی اور بجائے قتل کے اسے سرکاری مجلس میں قید کر دیا گیا۔

محمد بن سلیمان کی برطرفی

اس سال مہدی نے محمد بن سلیمان کو اس کی جگہ سے برطرف کر کے صالح بن داؤد کو مقرر کیا اور وہ تمام علاقہ جو محمد کے ماتحت تھا اب انھوں نے داؤد کے تحت دیدیا۔ عاصم بن موسیٰ الخراسانی کاتب کو اس کا افسر مال گزاری مقرر کر کے اس کے ساتھ کیا اور حکم دیا کہ حماد بن موسیٰ محمد کے کاتب اور عبید اللہ بن عمرو اس کے نائب اور دوسرے تمام عاملوں کو گرفتار کر کے ان کے حالات کی باضابطہ تحقیقات کرے۔

قصر اسلامیہ کی تعمیر

اس سال مہدی نے عیسا باذ الکبریٰ میں کچی اینٹوں کا ایک قصر تعمیر کرایا۔ نیز انھوں نے بروز چہار شنبہ ماہ ذیقعدہ میں قصر اسلامہ کی بنیاد کچی اینٹوں سے رکھی اس کام کے کرنے کے بعد وہ حج کی نیت سے کوفہ چلے، رصافہ کوفہ میں کئی دن قیام کیا۔ پھر وہاں سے حج کے لئے روانہ ہوئے۔ جب عقبہ پہنچے تو ان کو اور ان کے ساتھیوں کو پانی کی قلت محسوس ہوئی اور یہ اندیشہ ہوا کہ یہاں پانی کافی نہ ہوگا۔

مہدی کی عقبہ سے مراجعت

علاوہ بریں مہدی کو بخار بھی آگیا وہ عقبہ سے واپس ہوئے اور پانی کی اس قلت کی وجہ سے یقطین پر جو سفر میں مقامات و منازل کا سربراہ کار تھا سخت برہم ہوئے۔ واپسی میں آدمیوں اور جانوروں کو پیاس سے اس قدر تکلیف پہنچی کہ قریب تھا کہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔ اس سال نصر بن محمد بن الاشعث نے سندھ میں وفات پائی۔

عبد اللہ بن سلیمان کی معزولی

مہدی نے عبد اللہ بن سلیمان کو کسی بات پر ناراض ہو کر یمن کی ولایت سے علیحدہ کر دیا اور جس شخص کو وہاں بھیجا اسے حکم دیا کہ وہ عبد اللہ پر مقدمہ چلائے اس کے مال و متاع کی تحقیقات کر کے اس کی فرد قلم بند کرے۔ جب یہ یمن سے آیا تو اسے ربیع کے پاس قید کر دیا۔ اب اس نے تمام روپیہ جواہر اور عنبر کا جو اس کے ذمہ تھی اقرار کر لیا اور سب ادا کر دیا۔ مہدی نے اسے چھوڑ دیا اور اس کی جگہ منصور بن یزید بن منصور کو یمن کا والی مقرر کیا۔

امیر حج صالح بن ابی جعفر و عمال

اس سال انھوں نے صالح بن ابی جعفر المنصور کو عقبہ سے واپسی میں مکہ بھیجا تاکہ یہ امارت حج کرے، چنانچہ اس سال اسی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امارت میں حج ہوا۔

جعفر بن سلیمان۔ مدینہ، کوفہ، طائف اور یمامہ کا عامل تھا۔ ہاشم بن سعید بن منصور کوفہ کے پیش امام اور افسر احداث تھے۔ شریک بن عبداللہ قاضی کوفہ تھے۔ بصرہ، ضلع دجلہ، بحرین، عمان، فرص اور اضلاع اہواز اور فارس کا پیش امام اور افسر احداث صالح بن داؤد بن علی تھا۔ سطیح بن عمر سندھ کا عامل تھا۔ مسیب بن زہیر خراسان کا ناظم تھا۔ یزید بن حاتم افریقیا کا ناظم تھا۔ یحییٰ الحرشی طبرستان، رویان اور جرجان کا والی تھا۔ دنباوند اور قومس کا عامل فراشہ مولیٰ امیرالمومنین تھا۔ رے پر خلف بن عبداللہ تھا۔ اور سجستان کا عامل سعید بن دعلج تھا۔

۱۶۵ھ کے واقعات

ہارون الرشید کی فتوحات

اس سال ہارون بن محمد المہدی نے موسم گرما میں جہاد کیا اتوار کے دن جب کہ ماہ جمادی الآخر کے ختم ہونے میں گیارہ راتیں باقی تھیں کہ ہارون کو اس کے باپ نے روم کے علاقہ پر جہاد کے لئے روانہ کیا۔ اپنے مولیٰ ربیع کو بھی اس کے ساتھ کر دیا۔ ہارون روم کے علاقہ میں بہت دور تک گھس گیا اور اس نے ماجدہ کو فتح کر لیا۔ نقیطا قومس القوامہ کا رسالہ اس کے مقابلہ پر آیا۔ یزید بن مزید سے اس کا تنہا مقابلہ ہوا۔ اس نے یزید کو گھوڑے سے نیچے اتار دیا پھر نقیطا گرا یزید نے اسے مار مار کر زخموں سے چکنا چور کر دیا۔ تمام روما کی فوج میدان سے اکھڑ گئی یزید نے ان کے پڑاؤ پر قبضہ کر لیا۔ یہاں سے اب وہ دمستق بقمودیہ کی طرف جو سرحدی جنگی چوکیوں اور استحکامات کا افسر تھا بڑھا۔ (۹۳، ۹۵)

ملکہ روم کی ہارون الرشید سے صلح کی درخواست

اس مہم میں ہارون کے ساتھ پچانوے ہزار سات سو ترانوے فوج تھی اس کے اخراجات کے لئے اس کے ساتھ ایک لاکھ چورانوے ہزار چار سو پچاس دینار سرخ اور دو کرور دس لاکھ چودہ ہزار آٹھ سو درہم سفید تھے۔ ہارون روم کے علاقہ میں بڑھتے بڑھتے خلیج قسطنطنیہ پہنچا ان دنوں اگستہ ایرین کی بیوی روم کی ملکہ تھی کیونکہ اس کا بیٹا ابھی کم سن تھا اس کا باپ اس وقت مر چکا تھا جب کہ یہ لڑکا ابھی گود میں تھا ہارون کے اور اس کے درمیان سلسلۂ نامہ و پیام شروع ہوا۔ طرفین کے سفرا ایک دوسرے کے پاس صلح اور آئندہ کے لئے زر فدیہ ہمیشہ ہر قرار رکھنے کے لئے ایک سمجھوتہ کرنے کے لئے آئے گئے۔

ہارون الرشید اور ملکہ روم کی مصالحت

ہارون نے اس کی درخواست قبول کر لی اور اس کے ذمہ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرط عائد کی کہ جو عہد دوستی اس نے کیا ہے وہ اسے پورا کرے گی۔ نیز ان کی فوج کی سربراہی کے لیے اشیاء مایحتاج کے لئے واپسی سفر میں مناسب مقامات پر ہاٹ اور بازار قائم کرا دے گی اور رہنما دے گی ان شرطوں کے طے کرنے کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ مسلمان ایک سخت دشوار مقام میں آ گئے تھے اور ان کی سلامتی کا اندیشہ ہو گیا تھا۔ ملکہ روم نے یہ شرائط مان لیں۔

صلح نامہ کی شرائط شرائط صلح یہ تھے۔ کہ ملکہ ہر سال کے ماہ نیسان اول میں ستر ہزار یا نوے ہزار دینار اور اسی قدر ماہ خریدان میں بطور خراج دیا کرے۔ ہارون نے یہ تصفیہ منظور کر لیا۔ ملکہ نے مسلمانوں کے لیے ان کی واپسی میں جا بجا بازار قائم کرا دیئے نیز اس نے ہارون کے ہمراہ اپنا ایک خاص سفیر بھی جس قدر ہو سکا سونا، چاندی اور دوسرے تحائف کے ساتھ مہدی کی خدمت میں روانہ کیا۔ اس صلح کے لئے باقاعدہ معاہدہ لکھا گیا۔ تین سال مدت صلح مقرر ہوئی اور جنگی قیدی حوالے کر دیئے گئے۔

مال غنیمت ہارون کو اس جہاد میں بالآخر روم کے جزیہ قبول کرنے تک پانچ ہزار چھ سو تینالیس قیدی ہاتھ آئے تھے اور چوتھی ہزار رومی مختلف لڑائیوں میں مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہو چکے تھے۔ دو ہزار نوے قیدیوں کو ہارون نے بے بس کر کے قتل کیا تھا۔ بیس ہزار سواری کے جانور مع ان کے تمام سامان ضروری کے ہاتھ آئے۔ ایک لاکھ گائے اور بکریاں مسلمانوں نے اپنے کھانے کے لئے ذبح کی تھیں۔ ہارون کے ساتھ اس جہاد میں رضا کاروں اور تابعین کے علاوہ ایک لاکھ باقاعدہ معاش یاب سپاہی تھے۔ اس قدر سامان ملا تھا کہ ایک گھوڑے کی قیمت ایک درہم ہو گئی تھی ایک خچر دس درہم سے کم میں دستیاب ہو جاتا تھا۔ زرہ کی قیمت ایک درہم سے بھی کم تھی اور بیس تلواریں ایک درہم میں مل جاتی تھیں۔

مروان بن ابی حفصہ کے اشعار مروان بن ابی حفصہ نے اسی واقعہ کے متعلق یہ شعر کہے۔

اطفت بقسطنطینیہ الروم مسندًا ۔۔۔ الیھا القنا حتی اکتنی الذل سورھا

وما زلت منھا حتی اتتک ملوکھا ۔۔۔ بجزیتھا والحرب تغلی قدورھا

(ترجمہ) شدید جنگ کے بعد تو نیزے لے کر قسطنطنیہ کے گرد جا پہنچا اور تو نے اس کی مضبوط فصیل کو منہدم کر دیا اور اس کے فرماں رواؤں کو جزیہ دینا ہی پڑا۔

امیر حج صالح بن ابی جعفر و عمال اس سال خلف رے کی ولایت سے برطرف کر دیا گیا اور اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ مہدی نے جعفر کے مولیٰ عیسیٰ کو مقرر کیا۔ صالح بن ابی جعفر المنصور کی امارت میں اس سال حج ہوا۔ اس سال تمام ممالک کے عامل وہی لوگ تھے جو گذشتہ سال تھے، البتہ بصرہ کا پیش امام اور افسر احداث اس سال روح بن حاتم تھا اور ضلع دجلہ، بحرین، عمان، کسکر ضلع اہواز اور فارس کا عامل امیرالمومنین مہدی کا مولے معلّٰی اس سال عامل تھا اور لیث مہدی کا مولیٰ سندھ کا عامل تھا۔

۱۶۶ھ کے واقعات

ہارون الرشید کی مراجعت اس سال ہارون اپنی فوج کے ساتھ خلیج قسطنطنیہ سے ماہ محرم کے ختم ہونے میں تیرہ راتیں باقی تھیں کہ واپس آیا۔ نیز رومی سفرا جزیہ لے کر حاضر بارگاہ خلافت ہوئے، بیان کیا گیا ہے کہ وہ چونسٹھ ہزار دینار طلائی رومی، دو ہزار پانچ سو دینار طلائی عربی اور تیرہ ہزار رطل نہایت باریک اور نرم اون اپنے ساتھ لائے تھے۔

ہارون الرشید کی ولیعہدی کی بیعت اس سال مہدی نے موسیٰ بن المہدی ولیعہد کے بعد اپنے دوسرے بیٹے ہارون کے لئے موسیٰ کے بعد اپنے تمام عمائد سے عہد خلافت لیا۔ اور ہارون کا نام رشید رکھا۔

عبیداللہ بن الحسن و جعفر بن سلیمان کی معزولی اس سال مہدی نے عبیداللہ بن الحسن کو بصرے کی قضا سے برطرف کر کے ان کی جگہ خالد بن طلیق بن عمران بن حصین کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا مگر ان سے کام نہ چل سکا اور اہل بصرہ نے ان سے استعفا لے لیا۔ اس سال جعفر بن سلیمان کو مدینہ اور اس تمام علاقہ کی ولایت سے جو اس کے تفویض تھے علیحدہ کر دیا گیا۔

داؤد بن طہمان اس سال مہدی یعقوب بن داؤد سے ناراض ہو گئے۔ علی بن محمد النوفلی بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے یہ واقعہ سنا کہ داؤد بن طہمان (یہی ابو یعقوب بن داؤد ہے) اور اس کے بھائی نصر بن سیار کے کاتب تھے۔ داؤد نصر سے پہلے کسی دوسرے والی خراسان کا کاتب بھی رہ چکا تھا یحییٰ بن زید کے زمانے میں جو بات یہ نصر سے سنتا اس کی خبر یحییٰ کو کر دیتا اور اس طرح اسے نصر کی گرفت سے بچاتا رہا۔ جب ابو مسلم نے یحییٰ کے خون کے انتقام کے لئے دعوت دے کر خروج کیا اور اس کے قاتلوں کو اور نصر کے ان لوگوں کو جنھوں نے یحییٰ کے قتل میں اعانت کی تھی قتل کر دیا تو اب داؤد بن طہمان اس سازباز کی وجہ سے جو پہلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے تھی بے خوف وخطر ابومسلم کے پاس چلا آیا۔ ابومسلم نے اسے امان دی اس کی ذات کے متعلق قطعاً کوئی تعارض نہیں کیا البتہ اس جائداد کو جو اس نے نصر کے عہد حکومت میں حاصل کی تھی ضبط کر لیا اس کے علاوہ اس کے دوسرے مکانات اور موروثی جائداد بحال رکھی۔

یعقوب بن داؤد کے آل حسینؓ سے تعلقات

داؤد کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے بڑے فاضل ادیب اور مؤرخ نکلے انھوں نے محسوس کیا کہ چونکہ ان کا باپ نصر کا کاتب رہ چکا ہے اس وجہ سے بنی عباس کے دربار میں ان کی کوئی وقعت اور منزلت نہ ہوگی اور اسی خیال سے انھوں نے ہم عہد دربار میں رسوخ حاصل کرنے کا خیال ہی نہیں کیا۔ بلکہ زیدیہ تحریک کی حمایت کا ارادہ کر کے انھوں نے آل حسینؓ سے اپنے تعلقات قائم کئے تاکہ اگر حکومت ان کو مل جائے تو یہ لوگ پھر مزے کریں۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے بارہا یعقوب نے تمام ممالک کا دورہ کیا اور بعض اوقات ابراہیم بن عبداللہ کے ساتھ بھی اس نے محمد بن عبداللہ کی بیعت لینے کے لئے مختلف ممالک کے سفر کئے، محمد اور ابراہیم کے خروج پر علی بن داؤد نے جو یعقوب سے عمر میں بڑا تھا ابراہیم کی حمایت میں خطوط لکھے خود یعقوب نے اپنے چند بھائیوں کے ساتھ ابراہیم کی حمایت میں خروج کیا۔

یعقوب بن داؤد کی گرفتاری ورہائی

محمد اور ابراہیم کے قتل کے بعد یہ منصور کی گرفت سے بچنے کے لئے روپوش ہو گئے مگر منصور نے ان کا کھوج نکالا اور یعقوب اور علی دونوں گرفتار ہو گئے۔ منصور نے ان کو سرکاری جیل میں اپنی مدت العمر قید رکھا۔ ان کے انتقال کے بعد مہدی نے اپنے جلوس کی خوشی میں جہاں اور قیدی رہا کئے وہاں ان دونوں کو بھی رہا کر دیا۔ ان کے ہمراہ جیل میں اسحٰق بن الفضل بن عبدالرحمٰن بھی قید تھا یہ ہر وقت اس کے اور اس کے ان دوسرے بھائیوں کے ساتھ رہتے جو اسحٰق کے ساتھ قید تھے اس طرح ان میں نہایت گہری اور راسخ محبت پیدا ہو گئی۔ اسحٰق بن الفضل بن عبدالرحمٰن کا یہ خیال تھا کہ خلافت تمام بنی ہاشم میں سب سے زیادہ صالح شخص کے لئے جائز ہے۔ نیز وہ کہا کرتا تھا کہ رسول اللہ صلعم کے بعد خلافت صرف بنی ہاشم کو زیبا تھی اور آج بھی وہی اس کے سب سے زیادہ مستحق ہیں اور اس بات کو وہ بار بار کہتا تھا کہ بنی عبدالمطلب میں جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہی خلیفہ ہو۔ یہ اور یعقوب اسی خیال کی اشاعت کرتے تھے۔

یعقوب بن داؤد اور خلیفہ مہدی

جب مہدی نے یعقوب کو رہا کر دیا تو اس کے کچھ ہی عرصہ کے بعد مہدی کو یحییٰ بن زید اور حسن بن ابراہیم بن عبداللہ کی جو ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قید سے بھاگ گیا تھا گرفتاری کی فکر دامن گیر ہوئی۔ انھوں نے ایک دن کہا کیا اچھا ہو کہ مجھے زیدیہ جماعت کا کوئی ایسا شخص مل جائے جو آل حسن اور عیسیٰ بن زید کو اچھی طرح جانتا ہو اور اسی کے ساتھ وہ فقیہ بھی ہو تاکہ میں اسے فقیہ ہونے کی وجہ سے اپنی مصاحبت میں رکھ لوں اور اس طرح وہ میرے اور آل حسن اور عیسیٰ بن زید کے درمیان ذریعہ معلومات بن سکے۔ اس کام کے لئے یعقوب بن داؤد کا نام پیش کیا گیا۔ یعقوب مہدی کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت مہدی کو یعقوب اور چمڑے کے موٹے موزے پہنے تھے۔ سفید ململ کا عمامہ زیب سر اور ایک موٹی سفید کسا زیب برتھی۔ مہدی نے اس سے گفتگو کی اور ٹٹولا تو اسے کامل پایا عیسیٰ بن زید کو دریافت کیا۔

یعقوب بن داؤد کی وزارت یہاں بعض ارباب سیر یہ بیان کرتے ہیں کہ یعقوب نے مہدی سے ان کے اور عیسیٰ بن زید کے درمیان واسطہ بننے کا اقرار کر لیا مگر خود یعقوب اس الزام سے بالکل منکر ہے مگر باوجود اس کے لوگوں کا یہی گمان ہے کہ مہدی کے پاس اس کے تقرب اور رسوخ کا ذریعہ آل علی کی چغلی ہی تھی غرض کہ اب اس کی منزلت اور رسوخ روز بروز بڑھتا گیا یہاں تک کہ مہدی نے اسے اپنا وزیر مقرر کر کے تمام امور خلافت اس کے حوالے کر دیئے اس نے اپنے زیدیہ فرقہ کے لوگوں کو دور دور سے بلا کر اطراف واکناف خلافت میں اہم اور مفید عہدے دیئے۔ دنیا اس کے ہاتھ میں تھی۔

بشار بن برد کے اشعار اسی لئے بشار بن برد نے یہ شعر کہے،

بنی امیۃ ھبوا طال نومکم — ان الخلیفۃ یعقوب ابن داؤد

ضاعت خلافتکم یا قوم فاطلبوا — خلیفۃ اللہ بین الدف والعود

(ترجمہ) اے بنی امیہ تم بہت سو چکے اب تو جاگو اس وقت خلیفہ یعقوب بن داؤد ہے۔ اے میری قوم والو اپنی ضائع شدہ خلافت کو حاصل کر لو کیونکہ آج خلیفہ وقت محفل رقص و سماع میں مشغول ہے۔

یعقوب بن داؤد سے آل حسن کو بدظنی یعقوب کے اس غیر معمولی اثر و اقتدار کی وجہ سے مہدی کے تمام مولیٰ اس کے دشمن بن گئے اور اب انھوں نے اس کی شکایتیں شروع کیں۔ یعقوب کے اثر کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ باوجود سخت دشمنی کے اس نے حسن بن ابراہیم بن عبداللہ کے لئے مہدی سے معافی لے لی اور بیچ میں پڑ کر مکہ میں دونوں کی ملاقات بھی کرا دی اس واقعہ سے آل حسن بن علی اس کی طرف سے بدظن ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب بن داؤد سے مہدی کی ناراضگی

اب یعقوب نے محسوس کیا کہ اگر حکومت آل حسن کو مل گئی تو یہ اس میں زندہ بھی نہ رہ سکے گا دوسری طرف اس کی مسلسل شکایتوں کی وجہ سے اس نے یہ بھی دیکھا کہ مہدی اس سے اتنے ناراض ہیں کہ نظر اٹھا کر بھی اسے نہیں دیکھتے وہ اسحٰق بن الفضل کی طرف مائل ہو گیا اور انتظار کرنے لگا کہ کسی طرح اسحٰق کے دن پھریں۔ اب اسحٰق کے خلاف بھی مسلسل شکایتیں مہدی کو موصول ہونے لگیں۔ یہاں تک کہا گیا کہ تمام مشرق اور مغرب یعقوب اور اس کے آدمیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس نے سب سے مراسلت کر کے معاملہ طے کر لیا ہے اگر وہ چاہے تو وہ سب کے سب ایک دن اور ایک وقت میں اس کی تحریر پر اٹھ کھڑے ہوں اور حکومت کو اسحٰق بن الفضل کے لئے اپنے قبضہ میں لے لیں۔ اس خبر سے مہدی کا دل یعقوب کی طرف سے پھر گیا۔

یعقوب بن داؤد کی اسحٰق بن فضل کے لئے سفارش

علی بن محمد النوفلی بیان کرتا ہے کہ مجھ سے مہدی کے ایک خادم نے یہ واقعہ بیان کیا کہ وہ ایک دن مہدی کے سرہانے کھڑا ہوا مکھیاں اڑا رہا تھا اتنے میں یعقوب ان کی خدمت میں حاضر ہوا دوزانو بیٹھ گیا اور عرض پرداز ہوا کہ جناب والا کو مصر کے اضطراب کا علم ہے۔ آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ کسی ایسے شخص کی نشان دہی کروں جو وہاں کا انتظام درست کر دے۔ عرصہ کے غور کے بعد مجھے ایسا شخص نظر آیا ہے جو اس کام کا اہل ہے۔ مہدی نے پوچھا وہ کون ہے اس نے کہا آپ کا قریبی عزیز اور بھائی اسحٰق بن الفضل۔

مہدی کا یعقوب بن داؤد کو قتل کرنے کا ارادہ

اس نام کے سنتے ہی یعقوب نے دیکھا کہ مہدی کا منہ بگڑ گیا ہے یعقوب چپکے سے اٹھ کر چلا گیا مہدی برابر دور تک اسے دیکھتے رہے پھر کہنے لگے اللہ مجھے ہلاک کرے اگر میں اس کا کام تمام نہ کر دوں پھر میری طرف دیکھ کر کہا خبردار اس بات کو کسی سے بیان نہ کرنا۔

تمام شاگرد پیشہ اور موالی برابر مہدی کو اس کے خلاف ابھارتے اور شکایتیں کر کر کے ناراض کرتے رہے۔ آخر کار انھوں نے یعقوب کی برطرفی اور محرومی کا ارادہ ہی کر لیا۔

مہدی کی یعقوب بن داؤد سے کشیدگی کی وجہ

موسیٰ بن ابراہیم الحمودی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ مہدی نے بیان کیا کہ خواب میں مجھے یعقوب کی صورت نظر آئی اور اس کے ساتھ یہ سفارش بھی کی گئی کہ میں اسے اپنا وزیر بنا لوں۔ جب مہدی نے اسے حالت بیداری میں دیکھا تو کہنے لگے کہ یہی شکل میں نے خواب میں دیکھی تھی انھوں نے اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا وزیر مقرر کرلیا اور یعقوب کا رسوخ و اقتدار مہدی کی جناب میں بے حد بڑھ گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مہدی نے عیسا باذ آباد کیا ان کے ایک منہ لگے خدمت گار نے ان سے کہا کہ احمد بن علی نے مجھ سے یہ بات کہی کہ امیر المومنین نے مسلمانوں کے بیت المال سے پانچ کروڑ کے صرف میں اپنے لئے ایک سیرگاہ بنائی ہے۔ اس خدمت گار کی یہ بات تو مہدی کو یاد رہی مگر وہ احمد بن اسمٰعیل کا نام بھول گئے اور بعد میں ان کو یہ گمان رہا کہ یعقوب بن داؤد نے یہ رائے ظاہر کی تھی ایک مرتبہ یعقوب سامنے بیٹھا تھا انھوں نے اسے گود میں اٹھا کر زمین پر دے مارا یعقوب نے کہا امیر المومنین ایسا کیا قصور مجھ سے سرزد ہوا؟ مہدی نے کہا کیا تو نے یہ بات نہیں کہی کہ میں نے اپنی ایک سیرگاہ پر پانچ کروڑ درہم خرچ کرڈالے۔ اس نے عرض کیا یہ بات میرے دونوں کانوں نے بھی مجھ سے نہیں سنی اور نہ کراماً کاتبین نے اسے لکھا۔ ان کے آپس کے تعلقات کی خرابی کا یہ پہلا سبب تھا۔

مہدی اور یعقوب بن داؤد کے تعلقات

عورتوں اور جماع کے متعلق مہدی نہایت بے باکی سے نمش اور بیہودہ باتیں یعقوب سے کرتے تھے اور اس بنا پر خود یعقوب بھی عورتوں کے متعلق من گھڑت قصے اُن سے آزادی سے بیان کرتا تھا۔ رات کے وقت اس کے مخالفین خلوت میں ان سے اس کی برائیاں کرتے اور یہ اثر لے کر اٹھتے کہ صبح ہوتے ہی یہ یعقوب کا کام ختم کردیں گے۔ اس گفتگو کی اطلاع یعقوب کو بھی ہوجاتی وہ صبح ہی سلام کے لئے حاضر ہوتا اسے دیکھتے ہی مہدی مسکرادیتے اور خیریت دریافت کرتے وہ کہتا جی ہاں سب خیریت ہے۔ کہتے میری عمر کی قسم ذرا بیٹھ جاؤ کچھ باتیں کرو۔ وہ کہتا آج شب میں نے اپنی جاریہ کے ساتھ بسر کی اور اس سے میری یہ گفتگو ہوئی اس گفتگو کے لئے وہ ایک نیا قصہ بنا کر سناتا اس کے جواب میں مہدی بھی ویسی ہی کوئی بات بیان کردیتے اور اس کے بعد دونوں باہم خوش ہو کر علیحدہ ہوجاتے۔ اس کی اطلاع جب یعقوب کے درانداز وں کو ہوتی تو وہ بڑے متعجب ہوتے کہ مہدی کو یہ کیا ہوگیا ہے۔

ایک مرتبہ کسی کام کے متعلق جسے مہدی کرنا چاہتے تھے یعقوب نے ان سے کہا تھا کہ یہ اسراف ہے۔ مہدی نے کہا کیا کہتے ہو، یعقوب اسراف ہی اشراف کو زیبا ہے۔ اگر اسراف نہ ہوتا تو سخی اور بخیل میں امتیاز ہی نہ ہوسکتا۔

خلیفہ مہدی کی یعقوب بن داؤد کی پیش کش

خود یعقوب بن داؤد کہتا ہے کہ ایک دن مہدی نے مجھے بلا بھیجا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایوان میں بیٹھے تھے جس میں تمام گلابی فرش خانہ باغ کے سرو کے درختوں تک بچھا ہوا تھا اس باغ میں اور بھی درخت تھے جن کے سرے ایوان کے صحن کے ساتھ ساتھ مناسب ترتیب میں ایستادہ تھے۔ یہ درخت شمشاد اور سیب کے گلابی رنگ کے پھول اور کلیوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔ فرش ایوان کے جواب میں ان سب کا رنگ بھی گلابی تھا۔ اس قدر خوش نما ایوان میری نظر سے نہیں گزرا تھا اسی کے ساتھ ان کے پاس ایک عدیم المثال حسین جاریہ بیٹھی تھی جو اپنے حسن قد و قامت و ساخت کے تناسب میں اپنا جواب نہیں رکھتی تھی اس نے بھی گلابی کپڑے پہن رکھے تھے۔ ان تمام مناسب باتوں نے مجلس کی زیبائش میں انتہائی حسن و لطف پیدا کر دیا تھا جس کی نظیر نہیں دیکھی گئی امیر المومنین نے مجھ سے پوچھا ہماری اس مجلس کو تم نے کیسا پایا۔ میں نے عرض کیا نہایت ہی خوب اللہ امیر المومنین کو یہ مبارک کرے۔ کہنے لگے یہ سب کچھ میں تم کو دیتا ہوں اسے لے جاؤ اور یہ جاریہ بھی اسی کے ساتھ تم کو دی جاتی ہے تاکہ تم پوری طرح مسرور ہو سکو۔ اس پر میں نے مناسب الفاظ میں ان کو دعا دی۔

خلیفہ مہدی کی ایک علوی کو قتل کرنے کی فرمائش

اس کے بعد مجھ سے کہا کہ مجھے تم سے ایک کام ہے یہ سنتے ہی میں فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ امیر المومنین مجھ سے ناراض ہیں میں امیر المومنین کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہنے لگے نہیں یہ بات نہیں ہے۔ مجھے ایک ضرورت پیش آگئی ہے میں چاہتا ہوں تم اسے پورا کرو اور جو تم نے خیال کیا ہے وہ بات نہیں ہے مجھے درحقیقت ایک ضرورت پیش آگئی ہے میں چاہتا ہوں کہ تم اس کے پورا کرنے کا اقرار واثق کرو اور اسے پورا بھی کر دو۔ میں نے عرض کیا آپ جو حکم دیں گے میں اس کی بجا آوری کروں گا۔ کہنے لگے بخدا اس وعدہ پر قائم رہو گے میں نے کہا بخدا میں اس کی بجا آوری کروں گا میں نے یہ اقرار تین مرتبہ کیا پھر کہا اچھا میرے سر کی قسم کھا کر وعدہ کرو۔ میں نے کہا آپ کے سر کی قسم۔ کہا نہیں میرے سر پر ہاتھ رکھ کر پھر اس کی قسم کھاؤ۔ میں نے ان کے سر پر ہاتھ رکھا اور قسمیہ وعدہ کیا کہ آپ جو حکم دیں گے میں اس کی بجا آوری کروں گا اور آپ کی حاجت برآری کروں گا، جب انھوں نے مجھ سے عہد واثق لے لیا تو اب کہا کہ فلاں بن فلاں علوی کے متعلق میں چاہتا ہوں کہ تم اس کا کام تمام کر کے مجھے اس کی جانب سے مطمئن کر دو اور اس کام کو جلد ہی کر دیا جائے میں نے کہا بہتر ہے۔ اب انھوں نے مجھ سے کہا کہ یہ لے جاؤ۔ میں اس جاریہ اور اس کے ساتھ اس ایوان میں جس قدر ساز و سامان اور فرش وغیرہ تھا سب اپنے گھر لے آیا اس کے علاوہ ایک لاکھ درہم انعام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے اور دیئے میں ان سب کو لے کر اپنے گھر آگیا۔

یعقوب بن داؤد اور علوی کی گفتگو

چونکہ اس جاریہ کے ساتھ مجھے انتہائی لطف پیدا ہو گیا تھا اس لئے میں نے اسے ایسی جگہ فروکش کیا کہ میرے اور اس کے درمیان صرف ایک پردہ ہی حاجب تھا میں نے اس علوی کو بلا بھیجا اور اپنے اوپر پورا اعتماد دلا کر اس کا حال پوچھا اس نے چند جملوں میں اپنا حال بیان کر دیا اس سے گفتگو کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ نہایت ہی دور اندیش فہیم اور خوش بیان شخص ہے اثنائے گفتگو میں اس نے ایک مرتبہ یہ بھی کہا یعقوب تم کو کیا ہوا ہے کیا تم میرے خون کا بار لیئے ہوئے اللہ کے سامنے جاؤ گے یاد رکھو کہ میں فاطمہ بنت محمد کی اولاد میں ہوں۔ میں نے کہا آپ بالکل متردد نہ ہوں بھلا آپ کے لئے میں سوائے بھلائی کے کچھ اور بھی کر سکتا ہوں۔ اس نے کہا اچھا اگر تم میرے ساتھ نیکی کرو گے تو میں تمہارا شکر گزار رہوں گا دعا دوں گا اور تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا۔

علوی کی روانگی

میں نے کہا اچھا تو آپ کو کس طریقہ آپ اپنے لئے بہتر سمجھتے ہیں اس نے بتایا کہ یہ راستہ بہتر ہے میں نے پوچھا یہاں ایسے کون آپ کے خاص دوست ہیں جس پر آپ کو پورا بھروسہ ہو اس نے ان کے نام بتائے میں نے کہا آپ ان کو بلا لیں۔ یہ روپیہ لیجئے اور ان کے ساتھ اللہ کی حفاظت و نگرانی میں روانہ ہو جائیے۔ مناسب یہ ہے کہ اسی میرے مکان میں ان کو بلائیے اور یہیں سے آپ آج ہی رات ان کے ہمراہ فلاں مقام کو روانہ ہو جائیں۔

یعقوب بن داؤد کے خلاف مہدی کو شکایت

اس جاریہ نے میری یہ تمام گفتگو سن لی تھی اس نے اپنے ایک خادم کے ذریعہ اس کی اطلاع مہدی کو کر دی۔ اور کہلا بھیجا کہ یہ اس شخص نے آپ کو جزا دی ہے جس کو آپ نے اپنے پر ترجیح دی اور سارا قصہ پہنچا دیا۔ مہدی نے اسی وقت اپنے آدمی بھیج کر تمام راستے اور ناکے بند کرا دیئے اور ان تمام مقامات کی جن کا ذکر میں نے اور علوی نے اپنی گفتگو میں کیا تھا اپنے پیادوں سے تفتیش شروع کرا دی۔

علوی کی گرفتاری

تھوڑی دیر میں سپاہی خود اس علوی اس کے دونوں ہمراہیوں اور اس روپیہ کو اسی صورت میں جس کی اس جاریہ نے نشان دہی کی تھی گرفتار کر کے مہدی کی خدمت میں لے آئے۔ دوسرے دن سویرے مہدی کا ہرکارہ مجھے بلانے آیا میں علوی کے معاملہ سے بالکل خالی الذہن تھا۔ اب میں مہدی کی خدمت میں باریاب ہوا۔ وہ کرسی پر متمکن تھے اور ہاتھ میں بید کی چھڑی تھی مجھ سے کہا یعقوب اس شخص کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی طرف سے امیر المومنین کو راحت دے دی ہے۔ پوچھا مر گیا، بین نے کہا جی ہاں کہا واقعی میں نے کہا بخدا وہ مر گیا، کہا اچھا اٹھو اور میرے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر میرے سر کی قسم کھاؤ۔ میں نے ان کے سر کی قسم کھائی۔

یعقوب بن داؤد پر عتاب

اب انھوں نے غلام کو حکم دیا کہ ان لوگوں کو سامنے حاضر کرو جو اس کوٹھری میں ہیں اس نے دروازہ کھولا تو وہاں علوی مع اپنے دونوں ہمراہیوں اور اس روپیہ کے جو میں نے دیا تھا موجود تھا۔ اسے دیکھ کر میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے اور زبان گنگ ہو گئی۔ مہدی نے کہا اب اگر میں چاہوں تو میں تجھے قتل کر سکتا ہوں، مگر میں قتل تو نہیں کرتا البتہ اسے لے جا کر سرکاری جیل میں قید کر دو اور کبھی اس کا تذکرہ میرے سامنے نہ آنے دو میں سرکاری جیل میں قید کر دیا گیا اور اس میں بھی ایک کنوئیں میں مجھے اتار دیا گیا ایک زمانہ طویل میں نے اس زندان بلا میں گزار دیا۔ مجھے دنوں کا شمار کبھی یاد نہ رہا تھا بصارت چلی گئی۔ بال اتنے بڑھ گئے تھے کہ جانوروں کی صورت ہو گئی تھی۔

یعقوب بن داؤد کی رہائی و مکہ میں قیام

میں اس مصیبت میں دن بسر کر رہا تھا کہ یکایک مجھے باہر نکالا گیا اور لوگ مجھے کہیں لے چلے، مجھے علم نہ تھا کہ کہاں لے جا رہے ہیں۔ ایک جگہ پہنچ کر لوگوں نے مجھ سے کہا کہ امیر المومنین کو سلام کریں میں نے سلام کیا۔ پوچھا کس امیر المومنین کو سلام کرتے ہو، میں نے کہا مہدی کو انھوں نے کہا مہدی پر اللہ نے رحم کیا، میں نے کہا ہادی کو، کہا گیا اللہ نے ان پر بھی اپنا رحم کیا۔ میں نے کہا رشید کو انھوں نے کہا، ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے عرض کیا معلوم ہوتا ہے کہ امیر المومنین کو میرا سارا حال معلوم ہے انھوں نے کہا ہمیں سب معلوم ہے اور اس کا احساس بھی ہے تم کیا چاہتے ہو، میں نے عرض کیا۔ آپ مجھے مکہ میں اقامت کی اجازت مرحمت فرمائیں، کہا بہتر ہے اس کے علاوہ اور کوئی حاجت ہو تو بیان کرو میں نے کہا اب کوئی لذت باقی ہے نہ تمنا، کہا تو مناسب ہے کہ چلے جاؤ۔ اسی کے بعد میں نے مکہ کی راہ لی۔ یعقوب کا بیٹا بیان کرتا ہے کہ یہ مکہ آ گئے مگر کچھ ہی روز کے بعد میں انھوں نے انتقال کیا۔

یعقوب بن داؤد کی مہدی کو نصیحت

یعقوب بن داؤد سے روایت ہے کہ مہدی نبیذ نہیں پیتے تھے اور اس احتراز کی وجہ ان کے خیال میں اس کی حرمت نہ تھی بلکہ وہ اس کو مرغوب نہ تھی البتہ ان کے احباب میں سے عمر بن بزیع، معلی ان کا مولیٰ مفضل اور تمام دوسرے ندام ان کے سامنے پیتے تھے میں ان کے دوستوں کی اس شراب اور سماع کی مجلسوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قدر انہماک پر پند کرتا تھا اور کہتا تھا کہ آپ نے مجھے اس لئے وزیر نہیں بنایا ہے کہ میں اس قسم کی صحبتوں میں آپ کی شرکت کروں ایک طرف تو آپ پنج وقتہ نماز جامع مسجد میں ادا کرتے ہیں اور دوسری طرف آپ کے سامنے آپ کے مصاحب نبیذ پیتے ہیں اور آپ بھی راگ گانے کی مجلس میں ان کے ساتھ شریک صحبت ہوتے ہیں میری اس نصیحت کا محض وہ یہ جواب دیتے اچھا عبداللہ میں نے تمہاری بات سن لی۔ میں نے ایک دن کہا کہ جناب والا اس سے آپ کے حسنات میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ جو شخص روزانہ اس نصیحت کو سنتا ہے اس کے دو ہی نتیجے ہیں کہ یا تو اللہ سے اس کی قربت میں اضافہ ہوتا ہے یا اس سے بُعد بڑھتا جاتا ہے۔

یعقوب بن داؤد کی عہدہ وزارت سے سبک دوشی کی درخواست

یعقوب کا بیان راوی ہے کہ میرے باپ مہدی کو ہر نبیذ پلانے اور گانا سننے سے روکتے رہے یہاں تک کہ اب مہدی کو ان کی نصیحت ناگوار گزرنے لگی اور وہ اس سے تنگ آ گئے دوسری طرف خود یعقوب اپنی بات کے بگڑ جانے سے برداشتہ خاطر تھے انھوں نے اللہ سے اپنا معاملہ رجوع کیا اور اس بات کا تہیہ کر لیا کہ وہ اپنی خدمت سے سبک دوش ہو جائیں گے۔

یعقوب کہتا ہے کہ اس خیال سے میں نے ایک دن مہدی سے آ کر کہا کہ امیر المومنین بخدا جس منصب جلیلہ پر میں ہوں اس سے شراب پینا بہتر ہے کہ ایک نہ ایک دن میں شراب سے اللہ کی جناب میں توبہ تو کر لوں گا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اس عہدے سے سبک دوش فرما دیں اور اگر میری کوئی خطا سر انجام امور میں پیش نظر ہو تو اسے معاف کر دیں اور جسے چاہیں میری جگہ مقرر کر لیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میرے اور میری اولاد کے دوستانہ مراسم آپ سے ہمیشہ قائم رہیں۔ آپ نے تمام اہمات امور میرے سپرد کر دیئے ہیں فوجوں کی معاش کی سربراہی میرے متعلق ہے یہ اس قدر بار عظیم ہے کہ مجھے نیند نہیں آتی اور میں آپ کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت فروخت کرنا نہیں چاہتا کہ یہ سب ذمہ داریاں اپنے سر لوں میری اس گذارش پر وہ کہتے اے بارالہ تو اسے معاف کر دے اور اس کے قلب کی اصلاح کر دے اس پر ان کے شاعر نے یہ شعر کہا:

فدع عنك يعقوب بن داود جانبًا ... واقبل على صهباء طيبة النشر

(ترجمہ) تو ابن داؤد کی طرف سے منہ پھیر لے اور شراب لے جس کی مہک دور تک ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن سلام کی روایت

ابن سلام سے روایت ہے کہ اپنے مقام ضف کے قیام کے وقت مہدی نے یعقوب بن داؤد کے بیٹے کو ایک جاریہ عطا کی چند روز کے بعد مہدی نے اس کو دریافت کیا اس نے عرض کیا کہ امیر المومنین اس ایسی میری نظر سے نہیں گذری کوئی دوسری عورت میرے تصرف میں ایسی نہیں آئی کہ جس سے مجھے ایسی لذت حاصل ہوئی ہو یا اس نے اس قدر اپنی تکلیف کا اظہار کیا ہو اور میرا کہا مانا ہو۔ اس جملہ کو سن کر مہدی نے یعقوب کی طرف دیکھا اور کہا کہو اس جملہ کا اشارہ کس طرف ہے میری طرف یا تمہاری طرف، یعقوب نے کہا احمق کو ہر بات سے بچایا جاتا ہے مگر اس کے نفس سے نہیں بچایا جا سکتا۔

یعقوب بن داؤد کی علالت

علی بن محمد النوفلی اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ یعقوب روزانہ شب میں مہدی سے خلوت میں ملاقات کرتا تھا اور وہ پھر دونوں رات گئے تک باتیں کرتے رہتے۔ اسی طرح وہ ایک رات اس کا جلیس تھا باتوں میں بہت رات گذر گئی اس وقت وہ ان کے پاس سے رخصت ہو کر باہر آیا وہ ہاشمی رنگی ہوئی طیلسان پہنے تھا یہ تھوڑا گنجا تھا طیلسان میں اس قدر کلف تھا کہ اس میں سے رف رف کی آواز آتی تھی۔ اس کا غلام اس کے شہبا گھوڑے کی لگام پکڑے تھا نیند کی وجہ سے غافل تھا یعقوب اپنے لبادے کو برابر کرنے لگا اس میں کلف کی آواز ہوئی۔ گھوڑا بھڑک گیا۔ یہ غفلت میں اپنے لبادے کو برابر کرتا ہوا گھوڑے کے قریب جا پہنچا اور سوار ہونے کے لئے اسے پیچھے ہٹانے لگا گھوڑے نے یعقوب کی پنڈلی پر ایک ایسی لات ماری کہ وہ ٹوٹ گئی۔

یعقوب کی علالت پر مہدی کی بیقراری

یعقوب نے زور سے ایک ایسی چیخ ماری کہ اسے مہدی نے بھی سنا وہ ننگے پاؤں اپنی خواب گاہ سے برآمد ہوئے اور اس کی چوٹ کو دیکھ کر اس قدر بے چین ہو گئے کہ خود بھی جزع فزع کرنے لگے پھر کرسی پر بٹھا کر اسے اس کے گھر بھجوایا۔ صبح ہوتے ہی اس کی عیادت کو گئے۔ اس واقعہ کی اطلاع عام ہوئی تمام لوگ یعقوب کی عیادت کو گئے۔ تین دن مسلسل مہدی اس کی عیادت کے لئے جاتے رہے۔ اس کے بعد روزانہ آدمی کے ذریعہ خیریت دریافت کرا لیتے، اس حادثہ کی وجہ سے جب یعقوب دربار میں حاضر نہ ہو سکا تو اب اس کے مخالفوں کو اس کی شکایت کرنے کا زریں موقع ہاتھ آ گیا۔

مہدی کی یعقوب بن داؤد سے برہمی

اس حادثہ کو دس دن بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ مہدی اس سے برہم ہو گئے اسے اب یوں ہی اپنے مکان میں علاج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے چھوڑ دیا اور اپنے تمام مصاحبوں میں اعلان کر دیا کہ اب کوئی شخص یعقوبی عبا اور ٹوپی نہ پہنے جو پہنے پایا جائے گا اس کے کپڑے اتار لئے جائیں گے نیز انھوں نے یعقوب کو نصر کی قید میں محبوس کر دیا اس کے بعد اُن کے حکم سے یعقوب کے تمام مقرر کردہ عمال اطراف واکناف سلطنت میں برطرف کئے گئے نیز ان کے حکم سے اس کے تمام گھر والے گرفتار کر کے قید کر دیئے گئے۔

یعقوب بن داؤد پر عتاب

جب یعقوب بن داؤد اور اس کے گھرانے والے قید کر دیئے گئے اور اس کے مقرر کردہ تمام عمال موقوف ہو کر متفرق ہو کر روپوش ہو گئے تو ایک روز مہدی سے یعقوب اور اسحٰق ابن الفضل کا واقعہ بیان کیا گیا۔ مہدی نے ایک رات دونوں کو دربار میں طلب کیا اور یعقوب سے سوال کیا کہ کیا تم نے مجھ سے یہ بات نہیں کہی تھی کہ یہ اسحٰق اور اس کے خاندان والے مدعی ہیں کہ وہ خلافت کے ہم سے زیادہ مستحق ہیں اور اُن کو ہمارے مقابلے میں بزرگی سن حاصل ہے۔ یعقوب نے کہا کہ میں نے آپ سے کبھی یہ بات نہیں کی۔ مہدی نے کہا اب تم مجھے جھٹلاتے ہو اور میری بات کی تردید کرتے ہو۔ مہدی نے درّے طلب کئے اور ان سے بارہ ضربیں نہایت سخت ماریں اور پھر جیل خانہ بھیج دیا۔ اب اسحٰق نے مہدی سے حلفیہ کہا کہ میں نے ہرگز یہ بات نہیں کہی تھی اور نہ یہ میری شان ہے کہ ایسی بات زبان سے نکالوں۔ آپ خود ہی غور کریں کہ یہ بات میں کیسے کہہ سکتا ہوں۔ میرا دادا زمانۂ جاہلیت میں مر چکا تھا اور آپ کے پدر بزرگوار رسول اللہ صلعم کے بعد بھی باقی تھے اور وہی ان کے وارث تھے۔ یہ سن کر مہدی نے حکم دیا کہ اسے نکال دو۔

مہدی کی یعقوب بن داؤد سے معذرت

دوسرے دن صبح کو مہدی نے یعقوب کو دوبارہ طلب کیا اور پھر وہی بات کہی جو شب گزشتہ میں کہی تھی، اس نے کہا کہ ذرا مہلت دیجئے میں ابھی آپ کو یاد دلاتا ہوں آپ باغ میں دریا کے کنارے چوبی بنگلہ میں قیام پذیر تھے میں آپ کے ساتھ تھا اُس وقت ابوالوزیر حاضر ہوا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ یہ شخص یعقوب کا اس طرح داماد تھا کہ صالح بن داؤد کی بیٹی اس کی بیوی تھی اُس نے یہ بات آپ سے کہی تھی۔ کہ اسحٰق اس بات کا مدعی ہے۔ مہدی نے کہا ہاں اب مجھے یاد آیا تم سچے ہو، پھر انھوں نے کل کی مار پر اس سے معذرت چاہی مگر پھر جیل خانہ بھیج دیا۔ مہدی اور موسیٰ کے تمام عہد میں وہ اسی طرح قید میں پڑا رہا البتہ جب رشید خلیفہ ہوئے تو انھوں نے اس رجحان کی وجہ سے جو یعقوب کو ان کے ساتھ ان کے باپ کے زمانے میں تھا اسے رہا کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی کا قصر السلامہ میں قیام

اس سال موسیٰ الہادی جرجان روانہ ہوئے اور انھوں نے ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم کو جرجان کا قاضی مقرر کیا اس سال مہدی نے عیسا باز میں آکر سکونت اختیار کی یہی قصر السلامہ ہے۔ دوسرے تمام لوگ بھی ان کے ساتھ یہیں قیام پذیر ہو گئے نیز یہاں انھوں نے درہم و دینار مضروب کئے۔ اس سال مہدی کے حکم سے پہلی مرتبہ مدینہ سے مکے اور یمن تک خچروں اور اونٹوں کے ذریعہ باقاعدہ سلسلۂ رسل و رسائل قائم کیا گیا۔

خراسان میں شورش

اس سال مسیب بن زہیر کے خلاف خراسان میں شورش ہو گئی۔ مہدی نے فضل بن سلیمان الطوسی ابوالعباس کو خراسان کا ناظم مقرر کیا اور خراسان کے ساتھ بحستان بھی اس کے تحت دیدیا۔ فضل نے مہدی کے حکم سے تمیم بن سعید بن دعلج کو بحستان پر اپنا نائب مقرر کیا۔

زندیقوں کی گرفتاری

اس سال داؤد بن روح بن حاتم۔ اسمٰعیل بن سلیمان بن مجالد محمد بن ابی ایوب المکی اور محمد بن طیفور زندقہ کے الزام میں گرفتار کئے گئے انھوں نے اعتراف جرم کیا مہدی نے ان سے توبہ لی اور چھوڑ دیا۔ داؤد بن روح کو اس کے باپ روح کے پاس جو ان دنوں بصرے کا عامل تھا بھیج دیا اور اس کی اصلاح کی بھی ہدایت کی۔

اس سال الوضاح الشروی۔ عبداللہ بن عبیداللہ الوزیر کو (یہی معاویہ بن عبداللہ الاشعری ہے) یہ شامیوں میں تھا پکڑ کر دربار میں لایا ابی شبابہ ہمیشہ اس کی شکایت کرتا تھا اس پر بھی زندقہ کا الزام تھا۔ ہم اس کے واقعہ اور قتل کی کیفیت پہلے بیان کر چکے ہیں۔

امیر حج ابراہیم بن یحییٰ و عمال

اس سال ابراہیم بن یحییٰ بن محمد مدینہ رسول کا عامل مقرر ہوا۔ اس سال طائف اور مکہ کا عامل عبداللہ بن قثم تھا۔ اس سال مہدی نے منصور بن یزید بن منصور کو یمن کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کی جگہ عبداللہ بن سلیمان الربعی کو مقرر کیا۔ اس سال مہدی نے عبدالصمد بن علی کو اپنی قید سے چھوڑ دیا۔ اس سال ابراہیم بن یحییٰ بن محمد کی امارت میں حج ہوا۔ عامل کوفہ ہاشم بن سعید تھا اور عامل بصرہ روح بن حاتم تھا۔ خالد بن طلیق بصرہ کے قاضی تھے۔ وجلہ، کسکر، متعلقات بصرہ، بحرین، اضلاع اہواز فارس اور کرمان کا عامل معلی امیر المومنین کا موالی تھا۔ مصر کا والی ابراہیم بن سلیمان تھا۔ یزید بن حاتم افریقیا کا والی تھا۔ یحییٰ الحرشی بحرستان، رویان اور جرجان کا والی تھا۔ فراشہ امیر المومنین کا مولی دینار اور توس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا والی تھا اور سعد امیر المومنین کا مولیٰ رے کا والی تھا اس موقت صلح کی وجہ سے جو روم سے ہو چکی تھی اس سال موسم گرما میں کوئی مہم جہاد کے لئے نہیں بھیجی گئی۔

۱۶۷ھ کے واقعات

موسیٰ بن مہدی کی رؤسائے طبرستان پر فوج کشی اس سال مہدی نے اپنے بیٹے موسیٰ کو ایک زبردست فوج کے ساتھ جو بے نظیر ساز و سامان سے آراستہ تھی دنداہر مزاور شروین رؤسائے طبرستان سے لڑنے جرجان روانہ کیا۔ اس مہم کو بھیجتے وقت انھوں نے ابان بن صدقہ کو موسیٰ کا وقائع نویس مقرر کیا۔ محمد بن جمیل کو منصرم فوج نصیح منصور کے مولیٰ کو اس کا حاجب، علی بن عیسیٰ بن ماہان کو اس کا محافظ اور عبداللہ بن حازم کو اس کا حاجب، علی بن عیسیٰ بن ماہان کو اس کا محافظ اور عبداللہ بن حازم کو اس کا کوتوال مقرر کر کے ساتھ بھیجا۔ موسیٰ نے دنداہر مزاور شروین کے مقابلہ کے لئے یزید بن مزید کی قیادت میں فوجیں روانہ کیں اس نے ان کا محاصرہ کر لیا۔

عیسیٰ بن موسیٰ کا انتقال اس سال عیسیٰ بن موسیٰ نے کوفہ میں انتقال کیا۔ اس وقت روح بن عاتم کوفہ کا عامل تھا۔ یہ جنازے میں شریک ہوا۔ لوگوں نے کہا آپ امیر ہیں آپ نماز پڑھائیں۔ اس نے کہا کہ کاش اللہ ایسا نہ کرتا کہ روح کو عیسیٰ کی نماز جنازہ پڑھانی پڑتی۔ مناسب یہ ہے کہ ان کا سب سے بڑا بیٹا نماز پڑھائے۔ عیسیٰ کے لڑکوں نے اس سے انکار کیا مگر اس نے بھی اپنے انکار پر اصرار کیا بالآخر عباس بن عیسیٰ نے بڑھ کر اپنے باپ کی نماز جنازہ پڑھی۔

مہدی کی روح بن حاتم سے خفگی مہدی کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی روح پر بگڑے اور اسے لکھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے عیسیٰ کی نماز جنازہ پڑھانے سے ابا کیا۔ تم اپنے باپ یا دادا کی وجہ سے نماز کے لئے مدعو نہیں کئے گئے تھے۔ اگر میں خود وہاں ہوتا تو میں خود پڑھاتا اور جب میں نہ تھا تو سرکاری عہدہ دار اور میرے نمائندہ کی حیثیت سے تم ہی کو نماز پڑھانا تھی۔ اس واقعہ کی وجہ سے انھوں نے اس کے حسابات کی تنقید کا حکم دیا۔ نماز اور انتظام سلطنت کے ساتھ کوفہ کی مال گزاری کا اہتمام بھی اسی کے متعلق تھا۔ اگرچہ جب عیسیٰ نے وفات پائی اس وقت تک مہدی اس سے اور اس کے بیٹوں سے ناراض چلے آتے تھے مگر اس کی جلالت شان کی وجہ سے اس کے خلاف کسی کارروائی کی انھوں نے جرأت نہیں کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندیقوں کے خلاف سرگرمی

اس سال مہدی نے زندیقوں کے استیصال میں بڑی سرگرم کوشش شروع کی تمام اطراف واکناف دنیائے اسلام میں ان کی تفتیش کی اور قتل کرادیا عمر الکلوازی کو اسی کام پر متعین کیا۔ اسی سلسلہ میں منصور کے کاتب یزید بن الفیض کو گرفتار کیا گیا چونکہ اس نے اعتراف جرم کرلیا۔ اسے محض قید کی سزا دی گئی مگر یہ کسی طرح قید سے فرار ہو گیا اور پھر گرفتار نہ کیا جاسکا۔

ابو عبید اللہ معاویہ بن عبید اللہ کی برطرفی

اس سال مہدی نے ابو عبید اللہ معاویہ بن عبید اللہ میر منشی کو اس وجہ سے برطرف کردیا کہ یہ امیر المومنین کے اختیارات ناجائز طور پر استعمال کرنے لگا تھا۔ مہدی نے اس کی جگہ ربیع اپنے حاجب کو میر منشی مقرر کیا اس نے سعید بن واقد کو اس عہدہ پر اپنا نائب مقرر کیا۔

اس سال بغداد اور بصرہ میں سخت متعدی کھانسی نزلہ پھوٹ پڑا جس سے ہزاروں جانیں ضائع ہوئیں۔

اس سال ابان بن صدقہ موسیٰ کے وقایع نگار نے جرجان میں انتقال کیا مہدی نے اس کی جگہ ابو عبید اللہ کے مددگار ابو خالد الاحول یزید کو موسیٰ کے پاس بھیج دیا۔

مسجد الحرام میں توسیع

اس سال مہدی کے حکم سے مسجد الحرام میں اضافہ کیا گیا۔ بہت سے مکانات مسجد میں شامل کئے گئے یہ تعمیر جدید یقطین بن موسیٰ کے زیر اہتمام ہوتی رہی۔ تعمیر جاری تھی کہ مہدی نے وفات پائی۔

یحییٰ الحرشی کی معزولی

اس سال یحییٰ الحرشی طبرستان رویان اور دوسرے ان علاقوں کی ولایت سے جو اس کے تفویض تھے علیحدہ کردیا گیا اور اس کی جگہ فرشہ مہدی کا مولیٰ مقرر کیا گیا۔ اس سال ذی الحجہ الحرام کے ختم میں چند راتیں باقی رہ گئی تھیں کہ ایک روز ایسا سخت کہر چھایا کہ دنیا اندھیر ہوگئی پھر بہت دیر کے بعد آفتاب طلوع ہوا۔ اس وقت صلح کی وجہ سے جو روم اور مسلمانوں کے درمیان ہو چکی تھی اس سال بھی موسم گرما میں کوئی جہادی مہم نہیں بھیجی گئی۔

امیر حج ابراہیم بن یحییٰ وعمال

ابراہیم بن یحییٰ عامل مدینہ کی امارت میں حج ہوا۔ یہ حج سے فارغ ہو کر مدینہ آگیا مگر آنے کے چند ہی روز بعد اس کا انتقال ہوگیا اور اس کی جگہ اسحٰق بن عیسیٰ بن علی مدینہ کا والی مقرر کیا گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سال عقبہ بن سلم الہنائی کو عیسا باذ میں جب کہ وہ عمر بن یزید کے مکان میں تھا کسی نامعلوم شخص نے خنجر سے ہلاک کر دیا۔

اس سال عبیداللہ بن القثم مکہ اور طائف کا عامل تھا سلیمان بن یزید الحارثی یمن کا والی تھا۔ عبداللہ بن مصعب الزبیری یمامہ کا عامل تھا۔ روح بن حاتم کوفہ کا والی تھا انتظام ملک اور امامت صلوٰۃ اس کے متعلق تھی۔ اسی طرح محمد بن سلیمان بصرہ کا والی اور امام تھا۔ عمرو بن عثمان یعنی بصرہ کے قاضی تھے۔ اضلاع دجلہ، لشکر متعلقات بصرہ بحرین عمان، اور اضلاع اہواز، فارس اور کرمان کا والی المعلی مہدی کا مولیٰ تھا فضل بن سلیمان الطوسی خراسان اور سجستان کا ناظم اعلیٰ تھا۔ موسیٰ بن مصعب مصر کا والی تھا۔ یزید بن حاتم افریقیا کا والی تھا۔ طبرستان اور رویان پر عمر بن العلا تھا، جرجان، دنباوند اور قومس کا والی فراشہ مہدی کا مولیٰ تھا۔ رے پر سعد امیر المومنین کا مولیٰ عامل تھا۔

۱۶۸ھ کے واقعات

اہل روما کا نقض عہد اس سنہ کے ماہ رمضان میں رومیوں نے اس صلح کو توڑ دیا جو ان کے اور ہارون کے درمیان طے پائی تھی۔ صلح کے انعقاد کے پہلے دن سے نقض تک پورے بتیس ماہ گزرے تھے۔ علی بن سلیمان والی جزیرہ اور قنسرین نے یزید بن بدر بن البطال کو ایک سریہ کے ساتھ رومی علاقے پر غارت گری کے لئے بھیجا۔ اس مہم نے بہت سی غنیمت اور فتوحات حاصل کیں۔

متفرق واقعات اس سال مہدی نے سعید الحرشی کو چالیس ہزار فوج کے ساتھ طبرستان بھیجا۔ اس سال عمر الکلوازی زندیقوں کے محتسب نے انتقال کیا اور اس کی جگہ محمد بن علی جو اہل میسان سے تھا مقرر کیا گیا۔

اس سال مہدی نے زندیقوں کو بغداد میں قتل کیا۔ نیز انھوں نے اپنے خاندان کے انساب اور روایات کے دفتر کو دمشق سے مدینے منتقل کر دیا۔

اس سال مہدی نہر الصلہ واقعہ زبیدہ واسط آئے اسے نہر الصلہ اس لئے کہتے ہیں کہ مہدی کا ارادہ تھا کہ اس کی تمام آمدنی اپنے اعزہ کو جاگیر میں دیدیں اور اس طرح ان سے صلہ رحمی کریں۔

دفتر بند و بست پر علی بن یقطین کا تقرر اس سال مہدی نے عمر بن بزیع کے اوپر علی بن یقطین کو دفتر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندوبست کا ناظم مقرر کردیا۔ سب سے پہلے اسی نے مہدی کی خلافت میں اس محکمہ کو قائم کیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ جب بہت سی اسناد اس کے پاس جمع ہوئیں تو اس نے سوچا کہ جب تک ان سب کا باقاعدہ دفتر میں داخلہ نہ ہو وہ نہ یاد رہ سکتی ہیں اور نہ اس پر باضابطہ کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اس خیال سے اس نے دفتر دیوانی بنایا اس کے مختلف شعبے قائم کئے ہر شعبہ کو ایک ایک شخص کی نگرانی میں دیا۔ چنانچہ مال گزاری سے متعلقہ اسناد کے دفتر کا افسر اسمٰعیل بن صبیح تھا۔ اسناد کا ایسا کوئی دفتر بنی امیہ کے عہد میں نہ تھا۔

امیر حج علی بن محمد اس سال علی بن محمد المہدی ابن ربیطہ کی امارت میں حج ہوا۔

۱۶۹ھ کے واقعات

مہدی کی ہادی کی ولی عہدی پر ہارون کی تقدیم کی خواہش اس سال ماہ محرم میں مہدی ماسبذان روانہ ہوئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اپنے آخر مدت میں مہدی کا ارادہ ہوگیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے ہارون کو اپنے بیٹے موسیٰ الہادی پر مقدم کردیں۔ ہادی اس وقت جرجان میں تھا۔ مہدی نے اپنے بعض خاندان والوں کو اس غرض سے اس کے پاس بھیجا کہ وہ بیعت کے معاملہ کا تصفیہ کردے اور رشید کو اپنے اوپر مقدم کردے مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس پر مہدی نے اپنے ایک موالی کو اس کے پاس بھیجا ہادی نے ان کے پاس آنے سے انکار کردیا اور قاصد کو مارا۔ اس بنا پر خود مہدی اس سے ملنے جرجان روانہ ہوگئے مگر اثنا راہ میں ان کو حادثہ پیش آگیا۔

مہدی کی روانگی ماسبذان علی بن یقطین نے مہدی سے درخواست کی کہ کل صبح کا کھانا آپ میرے ساتھ تناول فرمائیں۔ انھوں نے وعدہ کرلیا۔ مگر پھر نہ معلوم ان کے دل میں کیا آئی کہ ماسبذان جانے کے لئے بالکل تیار ہوگئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چیز ان کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ علی نے عرض کیا کہ جناب والا نے توکل کے لئے میری دعوت قبول کی تھی۔

انھوں نے کہا کہ دعوت کا کھانا نہروان لے آؤ، علی کھانا لے گیا۔ مہدی نے نہروان میں صبح کا کھانا کھایا۔ اور وہاں سے روانہ ہوگئے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی کی وفات کے متعلق مختلف روایات

ان کی سبب موت میں اختلاف ہے۔ واضح مہدی کا داروغہ بیان کرتا ہے کہ وہ ماسبذان کے قریہ زد میں شکار کے لئے گئے، میں عصر کے بعد تک ان کے ہمراہ تھا۔ اس کے بعد میں اپنے خیمہ میں چلا آیا۔ میرا خیمہ ان کے خیمہ سے فاصلہ پر ایستادہ تھا علی الصباح نوبت مقرر کرنے کے لئے میں سوار ہو کر صحرا میں گزر رہا تھا۔ میں تنہا تھا میرا غلام اور دوسرے آدمی پیچھے رہ گئے تھے۔ اس وقت مجھے ایک برہنہ جنبی کجاوہ کی کاٹھی پر سوار نظر پڑا۔ اس نے میرے قریب آکر مجھ سے کہا۔ ابو سہل اللہ تمہارے آقا امیر المومنین کی موت کا تم کو اجر دے۔ میرا ارادہ ہوا کہ اس کے چابک ماروں مگر وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ میں قناتوں کے قریب آیا۔ مسرور سامنے آیا اور اس نے کہا اللہ تمہارے آقا امیر المومنین کی موت کا تم کو اجر دے۔ اب میں ان کے مقام میں داخل ہوا۔ دیکھا وہ اپنے خیمہ میں مردہ پڑے ہیں۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ کیا بات ہوئی عصر کے بعد میں تم سے جدا ہوا ہوں اس وقت تک وہ بالکل ہشاش بشاش اور تندرست تھے۔ آخر ہوا کیا۔ مسرور نے کہا شکاری کتوں نے ایک ہرن کا پیچھا کیا وہ بھاگتے بھاگتے ایک ویران مکان کے دروازے میں گھس گیا۔ کتے بھی اس کے پیچھے اس میں در آئے ان کے پیچھے امیر المومنین کا گھوڑا بھی اس میں داخل ہوا۔ دروازہ اس قدر چھوٹا تھا کہ ایک دم گھسنے میں ان کی ریڑھ ٹوٹ گئی اور وہ اسی وقت جاں بحق ہو گئے۔

علی ابن ابی نعیم کا بیان

علی بن ابی نعیم المزدری کہتا ہے کہ مہدی کی ایک جاریہ نے اپنی ایک سوکن کو مسموم کھیں بھیجی۔ مہدی اس وقت عیسابا سے چل کر ایک باغ میں بیٹھے ہوئے تھے اس کھیں کو منگوا کر اس میں سے کچھ کھائی اور اس جاریہ نے خوف کی وجہ سے اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ اس میں زہر ملا ہے۔

احمد بن محمد الرازی کی روایت

احمد بن محمد الرازی کہتا ہے کہ مہدی باسندان کے قصر کے ایک کوٹھے پر بیٹھے تھے۔ جہاں سے تمام نیچے کا حصہ نظر آتا تھا اس کی جاریہ حسنہ نے دو بڑی بڑی ناشپاتیاں تراش کر ایک قاب میں رکھیں ان میں جو اعلے تھی اس میں زہر ملا دیا اور پھر دونوں کو اچھی طرح ملا کر عمدہ ناشپاتی کے ٹکڑے قاب کے اوپر رکھے۔ مہدی کو ناشپاتی بہت مرغوب تھی پھر اس نے اپنی خادمہ کے ہاتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ناشپاتیاں مہدی کی ایک دوسری جاریہ کو جسے وہ بہت چاہتے تھے بھیج دیں۔ تاکہ اس کا کام تمام ہو وہ خادمہ اس قاب کو لئے ہوئے مہدی کے سامنے سے گزری مہدی نے جب دیکھا کہ خادمہ ناشپاتیاں کہیں لے جا رہی ہے اس نے اسے بلایا اور جو مسموم ناشپاتی قاب کے اوپر تھی اس کو اٹھا کر کھا لیا وہ معدے میں پہنچی تھی کہ مہدی نے چیخ ماری حسنہ نے بھی آواز سنی اور جب اسے واقعہ کی اطلاع ہوئی تو وہ اپنا پیٹتی روتی ہوئی آئی۔ کہنے لگی میں نے تو چاہا تھا کہ آپ صرف میرے ہو رہیں۔ یہ کیا ہوا کہ میں نے ہی آپ کو ہلاک کر دیا۔ مہدی نے اسی دن انتقال کیا۔

مہدی کی وفات پر ابوالعتاہیہ کے اشعار

عبداللہ بن اسمٰعیل ہشمی سواری کہتا ہے کہ جب ہم باسندان آئے تو میں نے قریب جا کر اُن کے گھوڑے کی باگ تھام لی اس وقت وہ بالکل اچھے تھے کوئی عارضہ لاحق نہ تھا۔ دوسری صبح کو معلوم ہوا کہ وہ انتقال کر گئے۔ حسنہ اس وقت ان کے پاس سے اپنے خیمہ میں واپس آ گئی تھی۔ میں نے دیکھا کہ اس کا خیمہ ماتم میں سیاہ کمبل پوش ہے۔ اس پر ابوالعتاہیہ نے یہ شعر کہے

أحسن فی العرشی واصبحن علیھن المسوح — کُلّ مطّاح من الدھر یلوم ینطوح

لست بالباقی ولو عمرت ما عمر نوح — فعلی نفسک ان کنت لا بدّ تنوح

(ترجمہ) ان عورتوں نے رات لباس فاخرہ اور سہاگ میں بسر کی اور انھیں کو صبح کے وقت ماتمی لباس پہننا پڑا۔ ہر زبردست ٹکر مارنے والے کو ایک دن زمانہ اپنی ٹکر سے گرا دیتا ہے۔ باوجودیکہ تجھ کو عمر نوح حاصل ہو پھر بھی بقا نہیں اس لئے رونے کے بغیر چارہ نہیں تو اپنے اوپر نوحہ کر۔

مہدی کی وفات کے متعلق علی بن تقطین کی روایت

ایک دوسرے سلسلہ سے علی بن تقطین کہتا ہے کہ ہم سب باسندان میں مہدی کے ہمراہ تھے ایک دن صبح کو انھوں نے کہا مجھے بھوک معلوم ہوتی ہے۔ چند روٹیاں اور بھنی گوشت جس میں سرکہ پڑا ہوا تھا پیش کیا گیا اُسے انھوں نے کھایا اور کہا کہ میں زنانہ حصہ میں جا کر سوتا ہوں۔ جب تک میں خود نہ بیدار ہوں کوئی مجھے نہ اٹھائے۔ یہ کہکر وہ اندر جا کر سو گئے ہم لوگ باہر رواق میں پڑ کر سو رہے۔ اسی حالت میں ہم یکایک ان کے رونے کی آواز سن کر بیدار ہوئے اور دوڑ کر پاس گئے انھوں نے کہا کچھ دیکھا ہم نے عرض کیا جناب والا ہمیں تو کچھ نظر نہیں آیا کہنے لگے دروازے پر مجھے ایک ایسا شخص کھڑا ہوا نظر آیا ہے کہ اگر ہزار اور لاکھ میں بھی وہ ہوا تب بھی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے آسانی سے شناخت کرلوں اس کے بعد انھوں نے یہ شعر پڑھے

كأني بهذا القصر قد باد اهله واوحش منه رابعه ومنازله

مجھے یہ قصر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس کے اہل ہلاک ہو چکے ہیں اور اس کا صحن اور خوابگاہیں ویران ہو گئی ہیں۔

وصار عميد القوم من بعد بهجة وصلك الى قبر عليه جنادله

اور سردار قوم حکومت اور عیش و نشاط کے بعد قبر میں جس پر پتھر کی کڑیاں چنی ہوئی ہیں دفن ہو چکا ہے۔

فلم يبق الا ذكره وحديثه تنادي عليه معولات حلائله

اور اب صرف اس کا ذکر باقی رہ گیا ہے اور اس کی بیویاں اس پر بین کر رہی ہیں۔

مہدی کی وفات اس واقعہ کو گزرے دس دن بھی نہ ہوئے تھے کہ انھوں نے انتقال کیا۔ ابو معشر اور واقدی کے بیان کے مطابق ۱۶۹ھ کے ماہ محرم کے ختم ہونے میں آٹھ راتیں باقی تھیں کہ پنج شنبہ کی رات کو مہدی نے انتقال کیا۔ دس سال ڈیڑھ ماہ ان کی مدت خلافت ہے۔

مہدی کی مدت حکومت دوسرے ارباب سیر نے بیان کیا ہے کہ مہدی کی مدت خلافت دس سال انچاس دن ہوئی اور تینتالیس سال عمر پائی۔ ہشام بن محمد کہتا ہے کہ ابو عبداللہ المہدی محمد بن عبداللہ ذی الحجہ ۱۵۸ھ کو برسر خلافت ہوئے دس سال ایک ماہ بائیس دن حکمراں رہے اور انھوں نے تینتالیس سال کی عمر میں ۱۶۹ھ میں وفات پائی۔

مہدی کی تجہیز و تکفین مہدی نے ماسبذان کے ایک قریہ رذ میں انتقال کیا۔ ان کے بیٹے ہارون نے ان کی نماز جنازہ پڑھی وہاں چونکہ کوئی جنازہ نہ تھا جس پر انھیں اٹھایا جاتا اس لئے ایک دروازے پر ان کی نعش رکھ کر اٹھائی گئی اور وہ اس جوز کے درخت کے نیچے دفن کئے گئے جس کے نیچے وہ بیٹھا کرتے تھے۔ یہ طویل القامت دبلے پتلے تھے ان کے بال گھونگر والے تھے رنگ کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے سانولا بیان کیا ہے اور بعض نے گورا۔ بعض ارباب سیر کے بیان کے مطابق داہنی آنکھ میں پھولی تھی۔ بعض کہتے ہیں بائیں آنکھ میں تھی۔ یہ ۱۲ ربیع میں پیدا ہوئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۳

خلیفہ مہدی کی سیرت

جب مہدی مظالم کی سماعت کرتے تو قاضیوں کو اپنے پاس بلا لیتے اور اس کے متعلق کہتے اگر میں ان ہی لوگوں کے خیال سے مظالم کا انسداد کر دوں تو بہت ہے۔

ایک دن وہ اپنے خاص اعزا اور قائدین کو صلہ تقسیم کرنے لگے ایک ایک شخص کا نام لیا جاتا وہ ہزار نام کے ساتھ دس ہزار یا بیس ہزار یا اسی قسم کی رقم زیادہ کر دیتے اسی سلسلہ میں جب ایک قائد کا نام لیا گیا تو انھوں نے کہا اس کے صلہ میں پانچ سو کم کر دو۔ اس نے عرض کیا کہ امیر المومنین میرے ساتھ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کہا میں نے تجھے اپنے فلاں دشمن کے مقابلے پر بھیجا تھا تو نے مقابلہ سے گریز کی۔ اس نے عرض کیا کیا آپ کو میرے قتل سے خوشی ہوتی۔ انھوں نے کہا نہیں اس نے کہا تو قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے منصب خلافت پر آپ کو معزز فرمایا ہے اگر میں مقابلہ پر جما رہتا تو ضرور مارا جاتا۔ یہ جواب سن کر وہ شرما گئے اور حکم دیا کہ اس کے صلہ میں پانچ ہزار کا اضافہ کیا جائے۔

مہدی کا جذبہ عفو ایک دن مہدی اپنے ایک سردار پر برہم ہوئے جس سے وہ پہلے بھی ایک سے زیادہ مرتبہ ناراض ہو چکے تھے اور اس سے کہا کہ تم کب تک قصور کرو گے اور میں معاف کرتا رہوں گا۔ اس نے کہا۔ مجھ سے مدت العمر لغزش ہوتی رہے گی اور اللہ آپ کو جب تک بقید حیات رکھے گا آپ معاف ہی کرتے رہیں گے اس جملہ کو زور دے کر اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی مرتبہ کہا مہدی خاموش ہو گئے اور اسے کچھ نہ کہا۔

ہشام الکلبی کی طلبی حفص مزینہ کا مولیٰ اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ ہشام الکلبی میرے دوست تھے، ہم دونوں اکثر ملتے باتیں کرتے اور ایک دوسرے کو اشعار سناتے۔ وہ بہت مفلوک الحال نظر آتے تھے۔ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوتے ایک ضعیف لاغر خچر پر سوار ہوتے فلاکت ان کی اور ان کے خچر کی حالت سے نمایاں ہوتی، ایک دن میں نے دیکھا کہ وہ ایک بہت عمدہ کمیت رنگ کے خچر پر جو خلافت کے اصطبل کی تھی سوار ہیں۔ زین اور لگام بھی سرکاری ہے خود بھی بہت عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھے بڑی مسرت ہوئی اور میں نے ان سے اس کا اظہار کیا کہ اب تو حالت بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے کہنے لگے ہاں ٹھیک ہے میں تم سے بیان کرتا ہوں مگر اسے پوشیدہ رکھنا۔

ہشام الکلبی کو خط پڑھنے کا حکم میں کئی روز سے ظہر اور عصر کے درمیان اپنے گھر میں رہتا تھا کہ ایک دن مہدی کا آدمی مجھے بلانے گیا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت تنہا تھے۔ ان کے سامنے ایک خط رکھا تھا۔ مجھ سے کہا ہشام قریب آؤ میں ان کے بالکل قریب جا کر سامنے بیٹھ گیا۔ پھر مجھ سے کہا اس خط کو پڑھو اور جو کچھ خرافات اس میں ہو اس کی مطلق پروا نہ کرنا تمام خط پڑھ جاؤ، میں اسے پڑھنے لگا کچھ حصہ اس کا میں نے پڑھا تھا کہ نہایت ناگوار باتیں لکھی ہوئی نظر پڑیں۔ میں نے وہ خط رکھ دیا۔ اور کہا کہ اس کے کاتب پر اللہ کی لعنت ہو۔

مہدی کے نام امیر اندلس کا ہجو آمیز خط مہدی نے مجھ سے کہا میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا کہ اگر اس کا مضمون تم کو برا معلوم ہو اس کی پروا نہ کرنا۔ پورا خط پڑھ جانا۔ میں اپنے حق خلافت کا واسطہ دے کر تم سے کہتا ہوں کہ تم اس خط کو آخر تک پڑھ لو۔ اب میں نے اسے پورا پڑھا۔ وہ خط مہدی کی ہجو سے مملو تھا۔ اس کے لکھنے والے نے یہ ستم کیا تھا کہ کوئی عیب ایسا نہ تھا جو مہدی کے ساتھ منسوب نہ کیا گیا ہو۔ میں نے پوچھا امیر المومنین یہ کس ملعون کذاب نے لکھا ہے۔ انھوں نے کہا فرمانروائے اندلس نے۔ میں نے عرض کیا کہ واقعہ تو یہ ہے کہ وہ خود اور اس کے آباء اور امہات خود عیوب ہیں۔ پھر میں بنی امیہ کے معائب بیان کرنے لگا اس سے وہ بہت خوش ہوئے پھر مجھے قسم دے کر تاکید کی کہ ان کے جملہ معائب میں کسی کاتب سے قلم بند کرا دوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر اندلس کے نام مہدی کا خط

اس غرض سے انھوں نے اپنا ایک خاص صیغہ راز کا کاتب طلب کیا۔ اور اسے ایک کونے میں بٹھا دیا۔ مجھ سے کہا کہ جاؤ، میں اس کے پاس آگیا۔ اس نے جواب کا سرنامہ تو خود ہی لکھ لیا تھا باقی ان کے معائب کی تمام داستان اول سے آخر تک میں نے لکھا دی اور اس میں کوئی بات اٹھا نہ رکھی جب خط پورا ہو گیا میں نے اسے مہدی کی خدمت میں پیش کیا۔ پڑھ کر بہت خوش ہوئے میرے سامنے ہی انھوں نے خط پر مُہر ثبت کرائی اسے ایک خریطہ میں رکھ کر عامل پٹہ کے حوالہ کر دیا۔ اور حکم دیا کہ جہاں تک جلد ہو سکے اسے اندلس پہنچا دو۔ اس کے بعد ایک مندیل منگوائی اس میں نہایت عمدہ دس پارچے اور دس ہزار درہم تھے اور پھر یہ خچر زین اور لگام کے ساتھ منگوائی یہ سب کچھ انھوں نے مجھے عطا کیا اور کہا کہ جو کچھ تم نے سُنا اسے کسی سے بیان نہ کرنا۔

خلیفہ مہدی کے خلاف استغاثہ

مسور بن مسادر راوی ہے کہ مہدی کے مختار نے مجھ پر ظلم کیا اور میری زمین دبالی میں سلام صاحب المظالم کی خدمت میں حاضر ہوا اُس سے استغاثہ کیا اور باقاعدہ تحریر داخل کر دی اس نے وہ تحریر مہدی کو دیدی اس وقت ان کا چچا عباس بن محمد ابن علاثہ اور عافیہ قاضی ان کے پاس موجود تھے۔ مہدی نے میرے متعلق حکم دیا کہ قریب آؤں۔ میں قریب گیا۔ پوچھا کیا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا آپ نے میرے اوپر ظلم کیا ہے۔ انھوں نے کہا اچھا کہو یہ دونوں صاحب یہاں موجود ہیں۔ یہ جو فیصلہ کریں گے وہ تو تم کو منظور ہو گا، میں نے کہا جی ہاں۔ کہا میرے قریب آؤ۔ میں اتنے قریب پہنچا کہ مسند سے لگ گیا کہا اب کہو کیا کہتے ہو۔

قاضی کا خلیفہ مہدی کے خلاف فیصلہ

میں نے قاضی کو مخاطب کر کے کہا کہ اللہ آپ کو ہمیشہ نیک توفیق عطا کرے۔ امیر المومنین نے میری فلاں جائداد پر ظلماً قبضہ کر لیا ہے۔ قاضی نے مہدی سے پوچھا، فرمایئے آپ کیا جواب دیتے ہیں۔ انھوں نے کہا وہ میری تھی اور میرے قبضہ میں ہے۔ میں نے کہا قاضی صاحب آپ ان سے دریافت کریں کہ وہ جائداد خلافت سے قبل ان کے قبضہ میں آچکی تھی یا اس کے بعد آئی ہے۔ قاضی نے یہ بات مہدی سے پوچھی انھوں نے کہا خلیفہ ہونے کے بعد۔ قاضی نے کہا تو آپ اس سے فوراً مدعی کے حق میں دست بردار ہو جائیں انھوں نے کہا میں دست بردار ہوا۔ اس واقعہ پر عباس بن محمد کہنے لگا بخدا امیر المومنین یہ محبت بیس کروڑ درہم سے زیادہ مجھے عزیز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی اور ایک نبطی کسان

مجاہد شاعر بیان کرتا ہے کہ ایک دن مہدی سیر و شکار کے لئے نکلے عمر بن بزیع ان کا مولیٰ ان کے ہمراہ تھا۔ ہم اپنے پڑاؤ سے منقطع ہو گئے۔ تمام دوسرے لوگ شکار میں منہمک تھے۔ مہدی کو بھوک معلوم ہوئی۔ پوچھا کچھ ہے عمر نے کہا یہاں تو کچھ بھی نہیں انھوں نے کہا یہ سامنے جھونپڑی ہے یہاں باڑی ہوگی۔ ہم اس کی طرف چلے۔ وہاں ایک نبطی کسان بیٹھا ہوا تھا اور ترکاری کی کاشت تھی۔ ہم نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا ہم نے پوچھا کچھ کھانے کے لئے ہے اس نے کہا جی ہاں میرے پاس ربیثا، اور جو کی روٹی ہے۔ مہدی نے کہا اگر زیتون کا تیل ہو تو پھر کھانا پورا ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں زیتون کا تیل بھی ہے مہدی نے کہا اور گندنا، اس نے کہا جی گندنا بھی ہے جتنا آپ چاہیں حاضر ہے اور کھجور بھی ہیں اب وہ اس باڑی میں آئے کسان نے سبزی، گندنا اور پیازان کو لا کر دی، انھوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھا لیا۔

مہدی کی کسان پر نوازش

مہدی نے عمر بن بزیع سے کہا کہ اس پر کچھ کہو، اس نے یہ شعر کہے

اِن من یُطعِمُ الربیثا بالزیت وخبز الشعیر بالکرات
لحقیقٌ بصفعۃٍ او ثنتین لسوء الصنیع لا شبلات

(ترجمہ) جو ربیثا کو زیتون کے ساتھ اور جو کی روٹی کو گندنے کے ساتھ کھلاتا ہے وہ اس بات کا سزاوار ہے کہ اس ناشائستہ حرکت پر اس کو دو تین کے مارے جائیں۔

مہدی نے کہا تم نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل برا ہے یہ مناسب نہیں بلکہ یوں ہونا چاہیے۔

لحقیقٌ ببدرۃ او ثنتین لحسن الصنیع او ثبلات

ترجمہ۔ اس احسان پر وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اُسے دو تین تھیلیاں دی جائیں۔

یہ اپنے پڑاؤ آئے جہاں خزانہ اور خدمت گار موجود تھے۔ اس کسان کو تین تھیلیاں درہم کی دلوائیں اور اپنے مقام کو چلے آئے۔

زید آہلالی بنی ہلال کا ایک مشہور و معروف نبی اور شریف آدمی تھا اس کا نقش خاتم تھا۔ افلح یا زید من زکیٰ عملہ۔ اے زید وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنے اعمال روشن کئے۔

مہدی کی دعا

حسن خدمت گار بیان کرتا ہے کہ ان کے عہد میں ایک دن ایسی شدید آندھی آئی کہ ہم سمجھے کہ اب قیامت آگئی ہے۔ میں امیر المومنین کو دیکھنے نکلا ان کو دیکھا کہ زمین پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا رخسار رکھے اللہ کی جناب میں یہ دعا مانگ رہے ہیں۔ کہ الٰہی میری امت کے بارے میں تو میری لاج رکھ لے۔ اور دوسری قوموں کو ہم پر طعن کرنے کا موقع نہ دے اگر میرے گناہ کی پاداش میں تو نے اس عالم پر عذاب نازل کیا ہے تو نے یہ میری پیشانی سامنے ہے تھوڑی دیر کے بعد آندھی کم ہو گئی اور مطلع صاف ہو گیا۔

مہدی کی موالیوں کے متعلق رائے

ایک مرتبہ عبدالصمد بن علی نے مہدی سے کہا کہ آپ خود واقف ہیں کہ ہم اہل بیت ہیں ہمارے قلوب موالیوں کی محبت سے معمور ہیں اور ہم خود ان کو ہر جگہ پیش پیش رکھتے ہیں مگر آپ نے تو اس معاملے میں حد سے تجاوز کیا ہے کہ اپنے تمام کام ان کے سپرد کر دیئے ہیں۔ دن اور رات ہر وقت وہ لوگ آپ کے مصاحب خاص بنے ہوتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ ان کی اس خصوصیت کی وجہ سے آپ کے خراسانی جاں نثار اور ان کے سرداروں کے قلوب آپ کی طرف سے برگشتہ ہو جائیں گے۔ مہدی نے کہا اے ابو محمد موالی اس سلوک کے مستحق ہیں ان کے علاوہ مجھے کوئی دوسرا ایسا نظر نہیں آتا کہ دربار عام میں میں اسے اپنے پاس اس قدر قریب بٹھا لوں کہ اس کا زانو میرے زانو سے بھڑ جائے اور پھر وہ اسی وقت دربار سے اٹھے اور میں اس سے کہوں کہ میرے گھوڑے کی سائیسی کرو اور وہ اسے بغیر اکراہ کے فوراً منظور کرلے یہ کام صرف موالی کر سکتے ہیں میری خاطر ان کو اس کام سے بھی عار نہیں۔ اگر میں کسی دوسرے سے ایسی خواہش کروں تو وہ فوراً پلٹ کر جواب دے کہ ہم آپ کے حامی ہیں ہم نے ہی سب سے پہلے آپ کی دعوت کو قبول کیا اور اس کے لئے لڑے آپ ہم سے ایسا کام لیتے ہیں اور یہ ایسی بات ہے کہ اس کا میں کوئی جواب بھی نہیں دے سکتا۔

عبداللہ بن مالک کی مہدی کے مولیٰ سے کشتی

ایک دن مہدی نے عبداللہ بن مالک سے کہا کہ میرے اس مولیٰ سے کشتی لڑو۔ عبداللہ اس سے لپٹ گیا۔ مگر اس کی گردن پکڑی گئی اس پر مہدی نے کہا اب تو بندھ گیا۔ جب عبداللہ نے یہ رنگ دیکھا کہ اب گرا اس نے اس مولیٰ کا پاؤں اٹھا لیا جس سے وہ سر کے بل گرا اور عبداللہ نے اسے فوراً چت کر دیا اور مہدی سے کہا کہ جناب والا اس کشتی کا تو خیال نہ فرمائیں ہمیشہ مجھ پر نظر عنایت رکھیں۔ مہدی نے کہا کیا تم نے کسی کا یہ شعر نہیں سنا ہے،

ومولاك لا يهضم لديك فانما هضمته مولى القوم جلع المناخر

(ترجمہ) ایسا کبھی نہ ہونے پائے کہ تمہارے سامنے تمہارے مولیٰ کی بے عزتی ہو کیونکہ یہ بے عزتی تمام قوم کے لئے باعث ننگ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاسم بن مجاشع کی مہدی کے نام وصیت

جب قاسم بن مجاشع التمیمی کا مرو کے ایک قریہ بازان نام میں وقت آخر ہوا تو اس نے مہدی کے نام اپنی آخری وصیت لکھ بھیجی اس میں لکھا۔ شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملائکۃ واولوا العلم قائماً بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم ان الدین عند اللہ الاسلام

ترجمہ۔ اللہ نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ سوائے اس کے اور کوئی دوسرا معبود نہیں اور ملائکہ اور اہل علم نے بھی اس کی شہادت دی اور وہ عدل کا قائم کرنے والا ہے۔ سوائے اس کے جو قابو یافتہ اور حکمت والا ہے کوئی دوسرا معبود نہیں بے شک مذہب تو اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔

اس کے بعد لکھا اور قاسم بن مجاشع بھی اس کی شہادت دیتا ہے۔ نیز وہ اس کی شہادت دیتا ہے کہ محمد صلعم اس کے بندے اور اس کے فرستادہ ہیں اور یہ کہ علیؓ بن ابی طالب رسول اللہ صلعم کے وصی اور ان کے بعد امامت کے وارث ہیں۔

یہ وصیت مہدی کے پاس پیش کی گئی اور جب وہ اس موقع پر پہنچے تو انھوں نے اسے پھینک دیا اور پھر کچھ نہ دیکھا کہ اور کیا ہے۔ مہدی کی یہ بات ان کے وزیر عبداللہ کے دل میں بیٹھ گئی اور جب خود اس کا وقت آخر ہوا تو اس نے بھی اپنی وصیت میں اسی آیت کو لکھا۔

مہدی سے عزت ہتک کے معاوضہ کا مطالبہ

ایک مرتبہ ایک شخص نے مہدی سے آکر کہا کہ منصور نے مجھے گالیاں دی تھیں اور میری ماں پر زنا کی تہمت لگائی تھی آپ حکم دیں کہ یا تو میں اس تہمت کو غلط ثابت کروں ورنہ آپ مجھے اس ہتک حرمت کا معاوضہ دیں اور میں ان کے لئے دعائے مغفرت کروں۔ مہدی نے پوچھا انھوں نے کس بات پر تم کو گالیاں دی تھیں اس نے کہا میں نے ان کے سامنے ان کے دشمن کو گالیاں دیں اس پر وہ سخت برہم ہو گئے۔ مہدی نے پوچھا وہ کونسا دشمن تھا جس کے سب شتم پر وہ اس قدر بگڑے اس نے کہا ابراہیم بن عبداللہ بن حسن مہدی نے کہا انھوں نے بالکل ٹھیک کیا بے شک ابراہیم سے ان کی اس قدر قرابت تھی کہ ان پر ضروری تھا کہ وہ اس کا حق ادا کرتے اور تمھارے بیان کے مطابق اگر انھوں نے اس بنا پر تم کو کچھ برا کہا تو وہ اپنی اسی قرابت کی وجہ سے انھوں نے ابراہیم کی حمایت کی۔ اس جواب نے اس شخص کو خاموش کر دیا اور جب وہ واپس جانے لگا۔ تو مہدی نے کہا کہ اس بات سے شاید تمھارا مقصد کچھ اور تھا مگر اس دعوے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمدہ کوئی اور ذریعہ مقصد برآری کا تم کو نہ مل سکا' اس نے کہا بے شک یہی بات ہے۔ مہدی مسکرائے اور پانچ ہزار درہم اسے دلوائے۔

مہدی اور ایک مدعی نبوت ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا وہ مہدی کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اسے دیکھ کر انھوں نے کہا آپ نبی ہیں اس نے کہا' ہاں۔ مہدی نے پوچھا کن لوگوں کی طرف آپ مبعوث ہوئے ہیں' اس نے کہا کہ آپ مجھے رہائی دیں تو میں ان کے پاس جاؤں صبح کو مجھے بھیجا گیا اور شام آپ نے گرفتار کر کے مجھے جیل میں ڈال دیا اس جواب پر مہدی ہنس پڑے اور اسے چھوڑ دیا۔

موسیٰ بن جعفر کی ضمانت پر رہائی ربیع نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ چاندنی رات میں میں نے مہدی کو برآمدے میں نماز پڑھتے دیکھا' اس وقت ان کی ہیئت کچھ اس قدر بھلی معلوم ہوئی کہ میں متحیر تھا کہ یہ خود زیادہ خوبصورت ہیں یا وہ برآمدہ' چاندیا ان کے کپڑے۔ انھوں نے نماز میں یہ آیت فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم۔

ترجمہ۔ اگر تم کو حکومت ملی تو تم ضرور زمین میں فساد برپا کرو گے اور اپنے رشتوں کو قطع کرو گے) تلاوت کی نماز پوری کرنے کے بعد انھوں نے مجھے پکارا' میں نے عرض کیا حاضر ہوں، کہنے لگے موسیٰ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ اتنا حکم دے کر وہ پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے' میں نے اپنے دل میں سوچا کہ موسیٰ سے مراد کونسا موسیٰ ہے' ان کا بیٹا موسیٰ یا موسیٰ ابن جعفر جو میرے پاس قید تھا۔ مکرر غور کے بعد میں نے کہا کہ ضرور اس سے مراد موسیٰ ابن جعفر ہے۔ چنانچہ میں اسے لے آیا انھوں نے اپنی نماز توڑ کر موسیٰ سے کہا کہ میں نے قرأت میں یہ آیہ فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم۔ پڑھی اس سے مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید میں نے تم سے قطع رحم کیا ہو تم اس بات کی ضمانت دیدو کہ میرے خلاف خروج نہ کرو گے۔ موسیٰ نے کہا میں اس کے لئے آمادہ ہوں چنانچہ جب اس نے ضمانت دیدی تو مہدی نے اسے چھوڑ دیا۔

ایک مرتبہ مہدی نہایت سوز و گداز کے لہجہ میں سورہ نساء کی یہ آیت پڑھ رہے تھے۔ الم ترالی الذین اوتوا نصیبا من الکتاب یؤمنون بالجبت والطاغوت۔

ترجمہ۔ کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا ایک حصہ ملا ہے اور وہ پھر بھی جادو اور کہانت پر ایمان رکھتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک زبیری کا بحالی جائداد کے لئے استغاثہ

علی بن محمد بن سلیمان اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ ایک دن مہدی استغاثے سننے کے لئے دربار میں بیٹھے آل زبیر کے ایک شخص نے بڑھ کر عرض کیا کہ ہماری جائداد کو بنی امیہ کے کسی بادشاہ نے ضبط کر لیا ہے اور اب یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ وہ ولید تھا یا سلیمان۔ مہدی نے ابو عبداللہ کو حکم دیا کہ دیوان میں اس کا داخلہ دیکھو اس نے اسے دیکھ کر مہدی کو سنایا۔ مسل دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ مسئلہ بنی امیہ کے کئی خلفاء کے سامنے تھی کہ عمر بن عبدالعزیز کے سامنے بھی پیش ہوا تھا مگر کسی نے اس جائداد کو واگذاشت نہیں کیا۔ یہ معلوم کر کے مہدی نے مستعیث سے کہا۔ اے زبیری جب کہ عمر بن عبدالعزیز تک نے جو تمہارے ہی عزیز قریش تھے اس کی بحالی مناسب نہ سمجھی تو اب میں اس باب میں کیا کر سکتا ہوں۔ اس نے کہا تو کیا عمر کی تمام باتیں پسندیدہ تھوڑی تھیں۔ مہدی نے کہا وہ کیسے؟ اس نے کہا ان کا تو یہ حال تھا کہ بنی امیہ کے لوزائیدہ بچہ تک کی نہایت بیش عطا مقرر کرتے اور بنی ہاشم کے شیوخ کی عطا صرف ساٹھ مقرر کرتے۔ مہدی نے اپنے وزیر سے پوچھا۔ اے معاویہ۔ تم بتاؤ کیا عمر ایسا ہی کرتے تھے۔ اس نے کہا جی ہاں اس پر مہدی نے کہا اچھا تم اسی زبیری کو اس کی جائداد واپس دے دو۔

مسئلہ قدر کے پیروکاروں کی گرفتاری و رہائی

مہدی نے جعفر بن سلیمان اپنے مدینہ کے عامل کو حکم بھیجا کہ جو لوگ مسئلہ قدر کے ماننے والے ہیں ان کو میرے پاس گرفتار کر کے بھیج دو اس نے کئی اشخاص کو جن میں عبداللہ بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر، عبداللہ بن یزید بن قیس الہذلی، عیسیٰ بن یزید بن داب اللیثی اور ابراہیم بن محمد بن ابی بکر الاسامی تھے مہدی کے پاس بھیج دیا۔ جب یہ مہدی کے سامنے پیش کئے گئے تو عبداللہ بن ابی عبیدہ نے جماعت میں سے آگے بڑھ کر کہا کہ یہی مذہب اور عقیدہ تمہارے باپ کا تھا۔ مہدی نے کہا نہیں بلکہ یہ میرے چچا داؤد کا عقیدہ تھا عبداللہ نے کہا نہیں جناب یہ آپ کے باپ کا مذہب تھا اور اسی پر وہ آخر دم تک قائم تھے۔ یہ جواب سن کر مہدی نے ان کو رہا کر دیا۔

محمد بن عبداللہ کی روایت

محمد بن عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے کہ بنی امیہ کے آخر عہد میں میں نے خواب دیکھا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مسجد رسول میں داخل ہوا میری نظر اس کتابہ پر پڑی جو ولید بن عبدالملک کے حکم سے مسجد میں پتھر کے چوکے پر کندہ کیا گیا تھا۔ جس پر نقش تھا کہ مسجد کی تعمیر امیرالمومنین ولید بن عبدالملک کے حکم سے ہوئی۔ اس وقت میں نے محسوس کیا کہ کوئی شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ یہ تحریر مٹ جائے گی اور اس کی جگہ بنی ہاشم کے ایک شخص محمد کا نام ولید کے بجائے لکھا جائے گا۔ میں نے اس شخص سے کہا کہ میں محمد ہوں بنی ہاشم ہوں اور محمد کس کا بیٹا ہوگا اس ہاتف غیبی نے کہا وہ عبداللہ کا بیٹا ہے۔ میں نے کہا میں عبداللہ کا بیٹا ہوں۔ اچھا وہ کس کا بیٹا ہوگا اس نے کہا وہ محمد کا بیٹا ہوگا۔ میں نے کہا میرا دادا محمد تھا۔ اچھا پھر وہ کس کا بیٹا ہوگا اس نے کہا علی کا۔ میں نے کہا میرے پردادا بھی علی تھے۔ پھر میں نے پوچھا وہ کس کے بیٹے ہوں گے، اس نے کہا عبداللہ کے میں نے کہا تو میرے پردادا کے باپ بھی عبداللہ تھے۔ پھر میں نے پوچھا وہ کس کے بیٹے ہوں گے اس نے کہا عباس کے، اگر میں عباس تک نہ پہنچا ہوتا تو مجھے اپنے صاحب امر ہونے میں کوئی شبہ ہی نہ تھا اس زمانے میں میں نے اس خواب کو عام طور پر بیان کر دیا تھا ہم اس وقت مہدی کو جانتے بھی نہ تھے۔ اب عام طور پر لوگوں کی زبان پر اس خواب کا چرچا تھا۔ ایک مرتبہ مہدی مسجد رسول صلعم میں آئے، نظر اٹھائی تو ولید کا نام لکھا ہوا دیکھا۔ کہنے لگے کہ اب بھی مجھے ولید کا نام یہاں نظر آرہا ہے۔ انھوں نے ایک کرسی منگوائی جو ان کے لئے صحن مسجد میں رکھ دی گئی۔ یہ اس پر بیٹھ گئے اور کہا کہ میں اس وقت تک اب یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک کہ ولید کا نام مٹا کر میرا نام اس کی جگہ نہ لکھ دیا جائے گا اور حکم دیا کہ راج بلائے جائیں اور سیڑھیاں اور دوسری اشیائے ضروریہ منگوائی جائیں۔ چنانچہ جب تک ولید کا نام مٹا کر ان کا نام اس جگہ نہ لکھ دیا گیا وہ وہیں ٹھہرے رہے۔

ایک اعرابی عورت سے مہدی کا حسن سلوک

عبداللہ بن محمد بن عطا سے روایت ہے کہ جب رات خاموش گئی تو مہدی بیت اللہ کے طواف کے لئے آئے مسجد کے ایک پہلو سے ایک اعرابی عورت کو کہتے سنا۔ میری قوم مصائب میں مبتلا ہے، قحط زدہ ہے، مفروض ہے۔ کئی سال کی خشک سالی نے اسے تباہ کر دیا ہے ان کے مرد ہلاک ہو گئے۔ ان کے مویشی پریشان ہو گئے۔ ان کے بال بچے زیادہ ہیں جو اب حالت غربت میں در بدر پھرتے ہیں۔ جس سے حسن سلوک کی اللہ اور رسول نے وصیت کی تھی۔ اب کیا کوئی ایسا امیر ہے جو مجھے کچھ خیرات دلائے۔ سفر میں اللہ اس کی حفاظت کرے گا اور اس کی غیبت میں اس کے اہل وعیال کی حفاظت کرے گا اس کے اس سوال کو سن کر مہدی نے اپنے خدمت گار نصیر کو حکم دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اسے پانچ سو درہم دیدے۔

نمدے کے فرش کا استعمال سب سے پہلے نمدے کا فرش مہدی نے استعمال کیا اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ یہ اپنے باپ کے حکم سے رے میں مقیم تھے وہاں طبرستان سے نمدے بطور ہدیہ ان کو بھیجے گئے انھوں نے اس کا بستر بنا لیا اور برف اور گھاس اس کے گرد لگائی۔ جب تک خس کا استعمال معلوم نہ ہوا اسی طرح سے وہ گرمی بسر کرتے رہے اور اس ترکیب سے بہت آرام سے بسر ہوئی۔

امثال کی تدوین کا حکم مفضل کہتے ہیں کہ مہدی نے مجھے حکم دیا کہ عرب بادیہ سے جو امثال میں نے سنی ہیں اور جن کی صحت میرے خیال میں مسلم ہے۔ ان سب کو میں ایک جا ان کے لئے جمع کر دوں چنانچہ میں نے تمام امثال اور عربوں کی لڑائیاں قلم بند کر دیں انھوں نے اس کام کا مجھے بہت کچھ صلہ اور انعام دیا۔

ایک سمری سے مہدی کی برہمی عبدالرحمن بن سمرہ کی اولاد میں سے کسی نے شام میں بغاوت برپا کرنا چاہی وہ گرفتار کر کے مہدی کے پاس پیش کیا گیا مہدی نے اسے رہا کر دیا اس کو اپنی جود و عطا سے مالا مال کر دیا اور اپنے خاص مصاحبوں میں شامل کر لیا۔ ایک دن انھوں نے اس سے کہا کہ زہیر کا وہ قصیدہ جس کی ردیف را ہے مجھے سناؤ جس کا پہلا مصرع یہ ہے۔ لِمَنَ الدیارِ بقنۃ الحجر۔ سمری نے وہ قصیدہ پڑھ کر سنایا اور پھر کہا اب ایسے لوگ کہاں رہے جن کی شان میں ایسا قصیدہ کہا جائے۔ یہ سن کر مہدی برہم ہو گئے اسے جاہل قرار دیا اور سامنے سے ہٹا دیا مگر عتاب نہیں کیا۔ دوسرے لوگوں نے اس کے اس فعل کو حماقت پر محمول کیا۔

عبدالملک بن یزید کی علالت ایک مرتبہ ابو عون عبدالملک بن یزید بیمار پڑا، مہدی اس کی عیادت کو گئے۔ یہ جس کمرے میں مقیم تھا وہ بہت ہی کثیف اور تنگ و تاریک تھا۔ عمارت بھی ادنے تھی اس کی شہ نشین کی محراب میں کچی اینٹیں نکلی ہوئی تھیں مگر وہاں نہایت پر تکلف مسند بچھا دی گئی تھی۔ مہدی مسند پر بیٹھ گئے ابو عون ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ مہدی نے مزاج پرسی کی اور اس کی علالت پر اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔ ابو عون نے کہا میں توقع رکھتا ہوں کہ اللہ مجھے صحت عطا فرمائے اور بستر پر مجھے نہ مارے بلکہ میں آپ کی اطاعت میں قتل کیا جاؤں اور مجھے اعتماد کامل ہے کہ جب تک میں آپ کی اطاعت کا اللہ کے سامنے پورا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق ادا نہ کروں گا مجھے موت نہیں آئے گی۔ کیونکہ اس بات کو ہم سے ہمارے اسلاف نے روایت کیا ہے اور ہم نے بھی اس کی روایت دوسروں سے کی ہے۔

مہدی سے عبداللہ بن عون کی سفارش

اس تقریر سے مہدی بہت خوش ہوئے۔ اور کہا کہ جو ضرورت ہو مجھ سے کہو، اپنی زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی جس بات کی تم کو ضرورت ہو مجھ سے کہدو۔ اگر اپنے بعد کے لئے تم کوئی وصیت کرنا چاہو یا کر چکے ہو اور اس کی پابجائی تمھاری دولت نہ کر سکتی ہو تو بلا تکلف مجھ سے کہہ دو میں اسے پورا کردوں گا۔ ابو عون نے ان کا بہت شکریہ ادا کیا اور عرض کیا کہ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ عبداللہ بن عون سے خوش ہو جائیں اور اسے بلا لیں، کیونکہ آپ کو اس سے ناراض ہوئے طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ اب اس کی خطا معاف کر دیجئے۔ مہدی نے کہا ابو عون وہ مسلک اعتدال سے ہٹا ہوا ہے اور ہمارے اور تمھارے دونوں کے مذہب سے مخالفت رکھتا ہے وہ شیخین ابوبکرؓ اور عمرؓ کو برا سمجھتا اور برا کہتا ہے۔ ابو عون نے کہا بخدا امیر المومنین یہی تو وہ بات ہے جس کی بنا پر ہم نے خروج کیا اور اس کی دعوت دی اب اگر بعد میں کوئی بات آپ پر منکشف ہوئی ہو تو کہئے ہم اسی کو تسلیم کریں گے۔

مہدی کی اپنے بیٹوں کو نصیحت

جب مہدی وہاں سے پلٹے تو اثنائے راہ میں انھوں نے اپنے اس وقت کے ہمراہی بیٹوں اور اعزا سے کہا کہ تم کو بھی ابو عون کی طرح زندگی بسر کرنا چاہیے۔ ۔ ۔

www.KitaboSunnat.com

کہ ایک معمولی نبطی آپ کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہے۔ مہدی نے اسے کچھ نہیں کہا اور وہ نبطی بعد میں اس واقعہ کو عام طور پر بیان کرتا تھا۔

مہدی کا حسن سلوک کا جذبہ

ایک مرتبہ مہدی نے کہا کہ مجھ سے فائدہ اٹھانے کا سب سے بہتر ذریعہ یا وسیلہ یہ ہے کہ میرے کسی سابقہ احسان کو جو میں نے کیا ہو مجھے یاد دلایا جائے تاکہ ویسا ہی احسان پھر میں کروں کیونکہ بعد کو احسان کرنے سے دستکش ہو جانا سابقہ احسانات کے شکر کو قطع کر دیتا ہے۔

بشار بن برد شاعر کے خلاف شکایت

جب صالح بن داؤد بن طہمان۔ یعقوب بن داؤد کا بھائی بصرے کا والی مقرر ہوا تو بشار بن برد بن یرجوخ نے اس کی ہجو میں یہ شعر کہا۔

هم حملوا فوق المنابر صالحًا اخاك فضجت من اخيك المنابر

ترجمہ۔ انھوں نے تیرے بھائی صالح کو والی بنا کر منبر پر سوار کر دیا تو تمام منابر تیرے بھائی کی وجہ سے تنگ آ گئے۔

یعقوب بن داؤد کو اس کی اطلاع ہوئی اس نے مہدی سے جا کر عرض کیا کہ امیر المومنین دیکھئے یہ اندھا مشرک آپ کی ہجو کرتا ہے۔ انھوں نے پوچھا اس نے کیا ہجو کی ہے۔ یعقوب نے عرض کیا جناب والا اس کے سنانے سے مجھے معاف رکھیں۔ مہدی نے کہا نہیں ضرور سناؤ یعقوب نے یہ شعر پڑھے۔

خليفة يزني بعمامة يلعب بالدبوق والصولجان

ابدلنا الله به غيره ودس موسى في حر الحبيز ران

ترجمہ۔ یہ خلیفہ ہے جو اپنی پھوپیوں سے زنا کرتا ہے لاسہ سے چڑیاں پکڑتا ہے اور پولو کھیلتا ہے۔ اللہ اس کے بدلے ہمیں دوسرا خلیفہ عطا کرے اور خیزران کے اندام نہانی میں استرا بھونک دے۔

بشار کی طلبی

مہدی نے یعقوب کو حکم دیا اسے حاضر کرو یعقوب کو خوف پیدا ہوا کہ وہ جب ان کے سامنے آئے گا تو ان کی مدح کرے گا۔ اور یہ اسے معاف کر دیں گے۔ اس نے اپنے ایک خاص آدمی کو مقرر کر دیا کہ جب بشار آنے لگے تو یہ محلہ خرارہ کی پہاڑی پار اس سے جا ملے اور واپس کر دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعر مروان ابی حفصہ پر عنایت جب مروان ابی حفصہ مہدی کے پاس آیا تو اس نے اپنا وہ قصیدہ سنایا جس میں وہ کہتا ہے۔

الم یکون ولیس ذاک بکائن لبنی البنات وراثۃ الاعمام

ترجمہ۔ یہ نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہو کہ چچاؤں کی وراثت نواسوں کو ملے، مہدی نے اسے ستر ہزار درہم دیئے۔ اس پر مروان نے یہ شعر کہا

بسبعین الفا رشتنی من حبائہ وما لھا فی الناس من شلو قبلی

(ترجمہ) اس نے مجھے ستر ہزار درہم رشوت دے کر خرید لیا اور اتنی بڑی رقم کسی شاعر کو مجھ سے پہلے نہیں ملی۔

عمارہ بن حمزہ سے مہدی کا اجتناب ایک مرتبہ مہدی نے عمارہ بن حمزہ سے پوچھا سب سے زیادہ درد کس کے کلام میں ہے۔ اس نے کہا والبہ بن جناب الاسدی، اور اس کے یہ شعر ہیں

ولھا ولا ذنب لھا حب کاطراف الرماح

فی القلب یقدح والحشا فالقلب مجروح النواحی

(ترجمہ) اس کی محبت کی خلش اگرچہ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں اس طرح سے میرے قلب و جگر میں چبھ رہی ہے جیسے نیزوں کی انی اور اس کی وجہ سے میرا دل ہر سمت سے چھلنی ہو رہا ہے۔

مہدی نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو عمارہ نے کہا پھر آپ اسے کیوں اپنا ندیم نہیں بناتے وہ عرب ہے۔ شریف ہے، بذلہ سنج شاعر ہے، مہدی نے کہا اس کا یہ شعر مجھے اس کی محبت سے روکتا ہے

قلت لساقینا علی خلوۃ ادن کذا راسک من راسی

وضم علی وجھک لی ساعۃ انی امرؤ انکح جلاسی

(ترجمہ) میں نے خلوت میں اپنے ساقی سے کہا کہ اس طرح تو اپنا سر میرے سر سے قریب کر اور تھوڑی دیر کے لئے اوندھا سو جا۔ کیونکہ میں اپنے جلیسوں سے محبت کرتا ہوں۔

کیا تم چاہتے ہو کہ اس شرط پر اس کی صحبت گوارا کی جائے۔

مہدی کا ایک شاعر سے استفسار مہدی کے عہد میں ایک معمولی شخص تھا جو شعر بھی کہتا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے مہدی کی مدح میں بھی کچھ کہا۔ اسے ان کے سامنے پیش کیا گیا اس نے اپنے شعر سنائے جن میں ایک جگہ وبجوارِ زفراتٍ آیا تھا مہدی نے پوچھا یہ زفرات کیا شے ہے، اس نے کہا کیا امیر المومنین نہیں جانتے، مہدی نے کہا میں تو نہیں جانتا۔ اس نے کہا کہ جب آپ امیر المومنین مسلمانوں کے سردار اور رسول اللہ کے چچا کے بیٹے ہو کر اس سے واقف نہیں تو میں تو خدا کی قسم ہے ہرگز اس سے واقف نہیں ہوں کہ یہ کیا ہے۔

طریح بن اسمٰعیل شاعر اور مہدی

ایک مرتبہ طریح بن اسمٰعیل الثقفی مہدی کی خدمت میں حاضر ہوا اپنا تعلق بتایا اور درخواست کی کہ آپ میرا کلام سنئے، مہدی نے کہا کیا تو نے ولید بن یزید کے لئے یہ شعر نہیں کہا

انت ابن مسلنطح البطاح ولم بطرق علیک الحنی والولج

میں ہرگز اسے پسند نہیں کرتا کہ میرے متعلق ایسا شعر کہا جائے۔ میں تمہارا کلام نہیں سنتا یوں چاہتے ہو تو کچھ دیئے دیتا ہوں۔

لقیط بن بکیر کے مہدی کے متعلق اشعار

۱۶۶ھ میں مہدی نے حکم دیا کہ سب لوگ روزہ رکھیں اور چوتھے دن وہ نماز استسقا پڑھائیں گے۔ تیسری رات گزری تھی کہ خوب برف باری ہوگئی اس پر لقیط بن بکیر المحاربی نے یہ شعر کہے:

یا امام الھدی سقینا بک الغیث وزالت عنا بک الاوباع

(ترجمہ) اے امام برحق آپ کی وجہ سے بارش نے ہمیں سیراب کیا اور قحط کی شدت سے ہمیں نجات ملی۔

ابو دلامہ شاعر سے مہدی کا حسن سلوک

ایک سال مہدی کے عہد خلافت میں شدید گرما میں ماہ صیام واقع ہوا۔ اس زمانے میں ابو دلامہ حمص سے مہدی نے کسی انعام کا وعدہ کیا تھا مہدی سے بار بار درخواست کرتا تھا کہ اس کا ایفا ہو اسی مضمون کو اس نے ایک منظوم درخواست میں لکھ کر جس میں گرمی اور روزے کی تکلیف کا بیان تھا مہدی کی خدمت میں پیش کی اس درخواست میں اس نے یہ شعر لکھے تھے:

ادعوک بالرحم التی جمعت لنا فی القرب بین قریبنا والابعد

لا سمعت وانت اکرم من مشی من منشر یرجو جزاء المنشد

حل الصیام فصمته متعبدا ارجو ثواب الصائم المتعبد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسجدت حتی جبھتی مشجوحۃٌ مما اکلف من نطاح المسجد

(ترجمہ) میں آپ کو اس قرابت کا واسطہ دے کر جس نے قریب اور بعید میں قربت کر دی ہے درخواست کرتا ہوں کہ کیا آپ نے میری گذارش کو سنا نہیں حالانکہ آپ وہ بہترین انسان ہیں کہ جس سے شاعر سلہ کی امید رکھ سکتا ہے۔ ماہ صیام آیا میں نے نہایت خلوص کے ساتھ ثواب جزیل کی توقع میں روزے رکھے اور اتنے سجدے کئے کہ میری پیشانی صحن مسجد کی کنکریوں سے مجروح ہو گئی۔

مہدی نے درخواست پڑھ کر اسے بلایا اور کہا اے حرامزادے میرے اور تیرے درمیان کونسی قرابت ہے اس نے کہا حضرت آدم اور حضرت حوا کے واسطے سے اس جواب پر وہ ہنسے اور انعام دلوا دیا۔

خالد المعیطی کی روایت خالد المعیطی سے روایت ہے کہ میری موسیقی کی مہدی سے تعریف کی گئی تھی اس وجہ سے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے مجھ سے موسیقی کی تعریف پوچھی اور یہ بھی پوچھا کہ میں کہاں تک اس سے واقف ہوں اور کہا کہ تو اقیس ادا کرو۔ میں نے کہا مناسب ہے امیر المومنین اگر حکم ہو تو صلیب کا راگ بھی سناؤں میری یہ بات سن کر ناراض ہو گئے مجھے نکلوا دیا مجھے معلوم ہوا کہ میرے چلے آنے کے بعد انھوں نے کہا کہ مجھے ایسے معیطی وغیرہ کی ضرورت نہیں اور نہ میں کبھی ایسے شخص کو اپنا مصاحب خاص بناؤں گا۔

مشہور گویئے معبد نے ان اشعار میں تو اقیس گایا ہے:

منبلی دار لیلی ھل تجیب فتنطق والی تردد القول بیدا سملق

والی تردد القول دارٌ کانھا یطول بلاھا والتقادم خرق

(ترجمہ) دار لیلی کے قیام گاہ سے پوچھ کر دیکھو کہ آیا وہ کچھ جواب دیتی ہے اور اس کے لئے زبان سے کچھ کہتی ہے؟ بھلا نرم اور مسطح زمین کہاں جواب دیتی ہے اور بھلا وہ قیام گاہ جو امتداد زمانہ اور مسلسل بربادی کی وجہ سے ایک صاف اور چٹیل میدان ہو گئی ہے کہاں جواب دیتی ہے۔ ان اشعار کی روایت اصمعی نے بھی کی ہے۔

حکم الوادی پر مہدی کی نوازش جب مہدی بیت المقدس کے لئے روانہ ہوئے تو اثنائے راہ میں حکم الوادی جس کے سر پر پٹے دار بال تھے دف بجاتا ہوا سامنے آیا اور کہا کہ میں نے یہ شعر کہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فمتی تخرج العر و س فقد لھا لھا جسھا
قد درنا الصبح او بدا وھی لم تقص لبھا

(ترجمہ) دلہن کب نکلے گی اسے آرائش کے لئے علیحدہ ہوئے بہت دیر ہو گئی۔ اب صبح نمودار ہونے کو آئی بلکہ ہو چکی ہوگی اور اس کا بناؤ سنگھار ہی ابھی ختم نہیں ہوا۔

پہرہ دار اس کی طرف لپکے مگر اس نے ڈانٹا کہ الگ رہو۔ مہدی نے پوچھا یہ کون ہے۔ کہا گیا یہ حکم الوادی شاعر ہے۔ مہدی نے اسے اپنے پاس بلایا اور صلہ دیا۔

مہدی کا شعر ایک مرتبہ مہدی اپنے کسی مکان میں آئے وہاں ان کو اپنی ایک عیسائی جاریہ نظر آئی اس کے گریبان کا چاک وسیع تھا اور دونوں پستانوں کے درمیان کا مقام کھلا ہوا تھا اور وہاں ایک سنہری صلیب آویزاں تھی۔ مہدی کو اس کی یہ ادا بہت پسند آئی انھوں نے ہاتھ بڑھا کر اس سے صلیب لے لی وہ جاریہ اس پر بے قرار ہو گئی مہدی نے اس پر یہ شعر کہا:

یوم نازعتھا الصلیب فقالت ویح نفسی اما تحل الصلیبا

(ترجمہ) جس روز میں نے اس کی صلیب چھین لی تو اس نے کہا میرا برا ہو آپ صلیب کو بھی گوارا نہیں کرتے۔

مہدی نے کسی شاعر کو طلب کر کے اس سے کہا کہ اس پر اور شعر کہو چنانچہ اس نے اور شعر کہہ دیئے۔ اور پھر ان کے حکم سے وہ راگ سے ادا کئے گئے اور مہدی ان کے طرز ادا کو بہت ہی پسند کرتے تھے۔

مہدی کا فی البدیہہ مصرع ایک مرتبہ مہدی نے اپنی کسی جاریہ کو دیکھا کہ اس کے سر پر ایک تاج ہے اور اس میں سونے چاندی کے کام کا ایک نرگس کا پھول بنا ہوا ہے۔ مہدی کو یہ پھول بہت بھلا معلوم ہوا اور انھوں نے فی البدیہہ یہ کہا:

یا حبذا النرجس فی التاج۔ نرگس کا پھول تاج میں کیا بھلا معلوم ہو رہا ہے پورا شعر ان سے نہ ہو سکا اور زبان رک گئی انھوں نے پوچھا کون حاضر ہے۔ خادموں نے کہا عبداللہ بن مالک موجود ہے۔

عبداللہ بن مالک سے مصرع ثانی کی فرمائش مہدی نے اسے اپنے پاس بلایا اور واقعہ سنا کر یہ مصرع پڑھا۔ اور خواہش کی کہ اگر تم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکے تو اس پر کچھ اور کہو۔ اس نے کہا بہت خوب مجھے تھوڑی مہلت دیجئے کہ میں علیحدہ بیٹھ کر فکر کروں۔ مہدی نے کہا مناسب ہے عبداللہ ان کے پاس سے چلا آیا اور اس نے اپنے بیٹے کے اتالیق کو بلا کر کہا کہ اس پر مصرع لگاؤ اس نے یہ مصرع چسپاں کیا۔ علی الجبین لاح کالصباح۔ (وہ تاج ایسی پیشانی پر ہے جو ہاتھی دانت کی طرح سفید اور روشن ہے) نیز اس نے اس پر چار شعر کا ایک قصیدہ لکھ دیا۔ عبداللہ نے اسے مہدی کی خدمت میں بھیج دیا مہدی نے چالیس ہزار درہم عبداللہ کو صلہ میں دیئے۔ اس میں سے صرف چار ہزار تو اس نے اپنے بیٹے کے اتالیق کو دیئے باقی اپنی جیب میں رکھ لئے۔ ان اشعار کو عام طور پر گایا جاتا ہے۔

توزی کے اشعار ابو علی کہتا ہے کہ توزی نے اپنے حسب ذیل شعر جو اس نے مہدی کی جاریہ حسینہ کے بارے میں کہے تھے مجھے سنائے:

اری ماء ولی عطش شدید ولکن لا سبیل الی ورود

(ترجمہ) پانی بھی ہے اور سخت پیاس بھی، مگر کوئی سبیل پانی تک پہنچنے کی نہیں ہے۔

اما یکفیک انک تملکینی وان الناس کلھم عبیدی

(ترجمہ) کیا تیرے لئے یہ کافی نہیں کہ تو میری مالک بن جا اور پھر تمام بنی نوع انسان میرے غلام ہیں۔

وانک لو قطعت یدی ورجلی لقلت من الرضی احسنت زیدی

(ترجمہ) اور اگر تو میرے ہاتھ پاؤں بھی قطع کر دے تو میں یہی کہوں کہ بڑی خوشی سے، تو نے خوب کیا۔

بانوقہ بنت مہدی اور علی بن محمد اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ جب مہدی بصرہ آئے تو میں نے ان کو قریش کی شاہراہ سے شہر میں داخل ہوتے دیکھا۔ ان کی صاحبزادی بانوقہ ان کے ہمراہ تھی یہ صاحب شرطہ اور مہدی کے درمیان تھی اور نوجوان لڑکوں کی طرح اس نے سیاہ قبا پہنی تھی اور تلوار کو حمائل کیا تھا میں نے اس کے پستانوں کا ابھار بھی محسوس کیا۔

شاہراہ قریش پر مہدی کا جلوس علی بن محمد اپنے باپ کی دوسری روایت بیان کرتا ہے کہ جب مہدی بصرہ آئے تو قریش کی شاہراہ سے گزرے ہمارا مکان اسی میں تھا ان سے پہلے اور تمام والیوں کا یہ حال تھا کہ وہ فال بد کی وجہ سے اس سڑک سے کبھی پہلی مرتبہ بصرہ میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ اس کے متعلق یہ عام شہرت تھی کہ جو والی اس سڑک سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہوا وہ تھوڑے ہی دن والی رہ سکا۔ اور کوئی خلیفہ تو مہدی کے علاوہ کبھی اس سڑک پر گذرا ہی نہ تھا۔ بلکہ تمام والی اور خلفا عبدالبطان بن سمرہ کی سڑک پر جو اس سڑک کے پہلو بہ پہلو واقع ہے گزرتے تھے۔ میں نے مہدی کو جلوس کے ساتھ اس سڑک پر گزرتے دیکھا۔

بانوقہ بنت مہدی کا انتقال

عبداللہ بن مالک ان کا کوتوال اُن سے کچھ ہی آگے ہاتھ میں چھوٹا سا بھالا لئے چل رہا تھا۔ اُن کی بیٹی بانوقہ اُن کے اور کوتوال کے درمیان نوعمر لڑکوں کی ہیئت میں سیاہ قبا پہنے، کارچوبی بگلوس لگائے تلوار حمائل کئے ساتھ تھی مجھے اس کی قبا میں اس کے پستانوں کا ابھار نظر آ رہا تھا۔ بانوقہ کا رنگ سانولا تھا قامت قیامت تھی اور نہایت دل فریب لڑکی تھی جب بغداد میں اس کا انتقال ہوا تو مہدی کے رنج واندوہ کی کوئی حد نہ رہی ان کو اس قدر صدمہ ہوا کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

بانوقہ کی وفات پر تعزیت کے دربار عام

وہ تعزیت لینے کے لئے دربار عام میں بیٹھے کسی کی روک ٹوک نہ تھی ہزارہا آدمی تعزیت کے لئے آئے اور اس کے اظہار میں بہتر سے بہتر فصاحت وبلاغت صرف کی جو علما اس طرز بیان کے نقاد ہیں ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شبیب بن شیبہ سے بہتر اور بلیغ الفاظ میں کسی نے تعزیت نہیں کی۔ اس نے کہا یا امیر المومنین اللہ خیر لھا منک وثواب اللہ خیر لک منھا وانا اسال اللہ الاجرنک ولا یفتنک۔ (ترجمہ) اے امیر المومنین اس کے لئے اللہ آپ سے زیادہ بہتر ہے اور آپ کے لئے اللہ کا اجر اس سے بہتر اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو اب محزون نہ کرے اور نہ اور کسی مصیبت میں مبتلا کرے۔

صباح بن عبداللہ اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ بانوقہ کے مرنے پر شبیب بن شیبہ مہدی کے پاس آیا اور اُس نے کہا اعطاک اللہ یا امیر المومنین علی ما رُزئت اجرا واعقبک صبرًا لا اجھد اللہ بلاک بنقمتہ ولا نزع منک نعمۃ۔ ثواب اللہ خیر لک منھا ورحمتہ اللہ خیر لھا منک واحق ما صبر علیہ ما لا سبیل الی ردہ۔ ترجمہ۔ اے امیر المومنین جو مصیبت آپ پر نازل ہوئی ہے اللہ اس کا اجر آپ کو دے اور صبر جمیل عطا فرمائے اور کسی مزید تکلیف سے اس میں اضافہ نہ کرے اور نہ کسی نعمت کو آپ سے سلب کرے آپ کے لئے اللہ کا ثواب اس مرحومہ سے بہتر ہے اور اس کے لئے اللہ کی رحمت آپ سے زیادہ بہتر ہے اور جو شے کسی طرح واپس نہ مل سکے اس پر صبر بہر حال اولیٰ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۴

خلیفہ موسیٰ بن محمد ہادی

ربیع کی بغداد میں قائم مقامی

اس سال موسیٰ بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن العباس مہدی کی وفات کے دن خلیفہ ہوئے یہ اس وقت جرجان میں مقیم اور اہل طرستان سے جنگ میں مصروف تھے مہدی ماسبذان میں وفات پائی ان کا بیٹا ہارون ان کے ہمراہ تھا اور اپنے مولیٰ ربیع کو وہ بغداد میں اپنا قائم مقام بنا کر چھوڑ آئے تھے۔

امرائے عساکر کی مراجعت کی تجویز

بیان کیا گیا ہے کہ مہدی کے مرنے کے بعد تمام موالی اور امرائے عساکر ہارون کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ اگر مہدی کی وفات کا علم فوج کو ہو گیا تو ہنگامہ اور شورش برپا ہو جائے گی۔ اس لئے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو سوار کرا لیا جائے اور فوج کو واپسی کا حکم دیا جائے اور پھر بغداد میں ان کو سپرد خاک کیا جائے ہارون نے کہا اچھا ذرا ٹھہرو میں اپنے باپ یحییٰ بن خالد برمکی کو بلاتا ہوں۔

ہارون الرشید کا یحییٰ بن خالد سے مشورہ

مہدی نے انبار سے لے کر منتہائے افریقیہ تک تمام ممالک مغربی کا ناظم ہارون کو مقرر کیا تھا مگر ان کے حکم سے ان تمام ممالک کا نظم و نسق عملی طور پر یحییٰ بن خالد کے سپرد تھا وہی عمال مقرر کرتا دفاتر کی نگرانی رکھتا، خود بھی ان امور کو سرانجام دیتا اور دوسروں کو بھی اپنا نائب بناتا۔ مہدی کی وفات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک اس کی یہی بات قائم رہی۔ یحیٰی ابن خالد ہارون کے پاس آیا۔ ہارون نے اس سے کہا اے میرے باپ عمر بن یزید، نصیر اور مفضل جو کچھ کہتے ہیں اس میں آپ کی کیا رائے ہے اس نے پوچھا وہ کیا کہتے ہیں، یحیٰی سے پورا واقعہ بیان کیا گیا۔

یحیٰی بن خالد کی تجویز

اس نے کہا میں اس رائے کو مناسب نہیں سمجھتا، ہارون نے کہا کیوں؟ اس نے کہا اس لئے کہ ان کی موت کا واقعہ ایسا نہیں جو چھپ جائے مجھے اندیشہ ہے کہ جب فوج کو یہ بات معلوم ہوگی تو وہ ان کی محل سے لپٹ جائیں گے اور کہیں گے کہ جب تک ہمیں تین سال کی یا اس سے بھی زیادہ معاش نہ دی جائے گی ہم ان کو نہیں چھوڑتے۔ نیز وہ سرکشی کریں گے اور پھر متفرق ہو جائیں گے اس وقت بڑی مصیبت پیش آئے گی مجھے تو یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کو یہیں دفن کر دیا جائے اور نصیر کو امیر المومنین ہادی کے پاس بہر اور عصائے خلافت دے کر تہنیت اور تعزیت کے لئے فوراً روانہ کر دیا جائے اور چونکہ نصیر محکمۂ ڈاک و رسائل کا عامل ہے اور اس وجہ سے اگر وہ اپنے متعلقہ علاقہ کی ڈاک پر روانہ ہو گا تو کسی کو اس کے جانے پر کوئی اچنبھا بھی نہ ہو گا۔ علاوہ بریں دوسری بات آپ یہ کریں کہ جس قدر فوج آپ کے ساتھ ہے ان سب کو دو دو سو درہم بطور انعام کے دیدیجئے اور پھر ان کو مراجعت کا حکم دیجئے جس وقت درہم ان کے ہاتھ میں آجائیں گے اس وقت ان کو سوائے اپنے مکان اور بال بچوں کے اور کوئی بات یاد نہ رہے گی اور نہ بغداد سے ادھر پھر وہ کہیں رکیں گے۔

عساکر کی مراجعت بغداد

ہارون نے اس مشورے پر عمل کیا اور واقعہ بھی یہی ہوا کہ جب فوج کو درہم مل گئے تو انھوں نے بغداد چلو، بغداد چلو کے نعرے لگائے اور ماسبذان چھوڑ کر بغداد کی طرف لپکے۔ بغداد پہنچ کر جب اُن کو خلیفہ کی موت کی خبر ملی وہ ربیع کے پھاٹک پر آئے اُسے جلا دیا اور اپنی معاش کا مطالبہ کرنے لگے اور ایک ہنگامہ برپا کر دیا ہارون بغداد آیا۔ خیزران نے ربیع اور یحیٰی بن خالد کو مشورہ کے لئے اپنے پاس بلایا۔ ربیع تو اس کے سامنے چلا آیا مگر چونکہ یحیٰی کو یہ بات معلوم تھی کہ موسیٰ سخت غیور ہے اس نے اس کے سامنے جانے سے احتراز کیا۔ خیزران نے تمام روپیہ جمع کر کے فوج کی دو سال کی معاش ادا کر دی اس سے وہ سب خاموش ہو گئے۔

یحیٰی بن خالد کے طرز عمل کی تعریف

جب اس واقعہ کی اطلاع ہادی کو ہوئی انھوں نے ربیع کو ایک خط لکھا اس میں اس کی اس کارروائی پر اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈانٹا اور قتل کی دھمکی دی اور ایک خط یحیٰی بن خالد کو لکھا اس کے طرز عمل کو سراہا اور حکم دیا کہ جس طرح ہمیشہ سے تم ہارون کے تمام معاملات اور اس کے عمال کا عزل ونصب کرتے آئے ہو اسی طرح اب بھی اپنے اختیارات سے کام لیتے ہو۔

ربیع کو یحیٰی بن خالد کا مشورہ ہادی کی اس برہمی پر ربیع نے یحیٰی کو جسے وہ اپنا مخلص دوست سمجھتا اور ہمیشہ اس کے مشورے پر اعتماد کرتا تھا بلوایا اور کہا اے ابو علی اب میں کیا کروں مجھ میں تو قتل ہونے کی ہمت نہیں ہے۔ اس نے کہا ایک تو یہ کرو کہ اپنی جگہ سے کہیں اور نہ جاؤ دوسرے یہ کہ اپنے بیٹے فضل کو مختلف الوان نعمت، فواکہ اور تحائف کے ساتھ جن کا تم اپنی انتہائی مقدرت سے انتظام کر سکتے ہو ان کے استقبال کو بھیجو۔ اس ترکیب سے میں اللہ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ جب وہ یہاں واپس آئیں گے تو جس بات کا تمہیں خوف ہے وہ جاتی رہے گی۔ ربیع کے بیٹے فضل کی ماں ان دونوں کی اس سرگوشی کو کہیں سے سن رہی تھی اس نے بے ساختہ کہا کہ جو رائے یحیٰی نے دی ہے وہ بے شک خلوص پر مبنی ہے۔

ربیع کی وصیت ربیع نے کہا چونکہ معلوم نہیں کہ کیا افتاد پیش آئے، میں چاہتا ہوں کہ اپنے بعد کے لئے تم کو وصیت کر جاؤں، یحیٰی نے کہا مجھے تنہا اس کام کے لئے مقرر نہ کرو اگرچہ میں کسی ضروری بات سے پہلو تہی نہیں کروں گا اور یہ معاملہ ہو یا کوئی اور، ہر بات میں تمہارے ساتھ ہوں مگر مناسب یہ ہے کہ اس معاملہ میں میرے ساتھ تم اپنے بیٹے فضل اور اس عورت کو جو اپنی اصابت رائے اور ہوش مندی کی وجہ سے اس کی مستحق ہے شریک کر دو، ربیع نے یہ بات مان لی اور ان تینوں کو اپنے بعد کے لئے وصیت کر دی۔

ربیع کے خلاف بغداد میں ہنگامہ فضل بن سلیمان کہتا ہے کہ جب بغداد میں فوج نے ربیع کے خلاف ہنگامہ برپا کیا تو انھوں نے ان تمام لوگوں کو جو اس کے پاس نظر بند تھے آزاد کر دیا اس کے مکان کے دروازے میدان میں لا کر عباس بن محمد، عبدالملک بن صالح اور محرز بن ابراہیم کی موجودگی میں جلا ڈالے۔ عباس نے چاہا کہ یہ کسی طرح اپنی معاشیں لے کر خاموش ہو جائیں اور چلے جائیں اس نے اس کے لئے پوری کوشش صرف کی مگر وہ نہ مانے اور اس کی ضمانت پر اعتماد نہیں کیا۔ البتہ جب محرز بن ابراہیم نے ان کی معاش دینے کی ضمانت کی تو اسے انھوں نے مان لیا اور متفرق ہو گئے۔ محرز نے اپنی ضمانت کے ایفا میں ان کو اٹھارہ ماہ کی معاش دیدی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی کی وفات کا اعلان

یہ ہنگامہ ہارون کے بغداد آنے سے پہلے ہوا۔ جب وہ خود ہادی کے نائب کی حیثیت سے بغداد آیا اور ربیع اس کے وزیر کی حیثیت سے اس کے ساتھ تھا تو اب اس نے تمام اطراف و اکناف مملکت میں وفد روانہ کئے تاکہ وہ خلیفہ مہدی کی موت کی اطلاع دیں اور موسیٰ الہادی کی خلافت اور اس کے بعد ہارون کی ولیعہدی کے لئے بیعت لیں، اس نے بغداد کا انتظام بھی ٹھیک کر لیا۔

ہادی کی مراجعت بغداد

نصیر خادم مہدی کی وفات ہی کے دن ماسبذان سے جرجان روانہ ہوا تاکہ ہادی کو مہدی کی خبر مرگ اور ان کی خلافت کی اطلاع دے۔ جس وقت یہ جرجان پہنچا ہادی نے اسی وقت کوچ کا اعلان کر دیا اور وہ فوراً ہی تیز رو ڈاک کے گھوڑوں پر بغداد روانہ ہو گئے ان کے اعزا میں سے ابراہیم اور جعفر اور وزرا میں سے عبید اللہ بن زیاد الکاتب میر منشی اور محمد بن جمیل بخشی فوج ان کے ہمراہ تھے۔ جب یہ مدینۃ السلام کے قریب پہنچے تو ان کے تمام اہل بیت اور دوسرے اعیان و اکابر ملک نے ان کا استقبال کیا۔ ربیع نے ان کی غیبت میں وفود کے بھیجنے اور فوج کی معاش دینے کی جو کارروائی کی تھی اسے انھوں نے منظور کیا۔

ہادی کا بغداد میں استقبال

ربیع نے اپنے بیٹے فضل کو بہت سے تحائف کے ساتھ ان کے استقبال کو بھیجا تھا فضل نے ہمدان میں ان کا استقبال کیا۔ ہادی نے اسے اپنے پاس بلایا اس کے تحائف قبول کر کے عزت افزائی کی اور پوچھا کہ تم نے میرے مولیٰ (ربیع) کو کس حال میں چھوڑا، فضل نے اپنے باپ کو اس کی اطلاع لکھ بھیجی ربیع بھی استقبال کے لئے آیا ہادی اس پر برہم ہوئے مگر اس نے معذرت کی اور اپنی کارروائی کا سبب بیان کیا۔

عمال کا عزل و نصب

ہادی نے اس کی معذرت قبول کر کے اسے عبید اللہ بن زیاد بن ابی لیلیٰ کی جگہ منصب وزارت پر مقرر کیا نیز محکمہ زمام کی نگرانی بھی جو اب تک عمر بن بزیع کے ماتحت تھی ربیع کے سپرد کی۔ محمد بن جمیل کو دونوں عراقوں کا افسر خراج مقرر کیا، عبید اللہ بن زیاد کو شام اور اس سے ملحقہ علاقوں کا افسر خراج مقرر کیا، علی بن عیسیٰ بن ماہان کو بدستور اپنی جگہ افسر محافظ و ستہ برقرار رکھا نیز فوج کا دفتر بھی اسی کے سپرد کر دیا۔ عبید اللہ بن حازم کی بجائے انھوں نے عبید اللہ بن مالک کو اپنا کوتوال مقرر کیا۔ پھر خلافت بدستور علی بن یقطین ہی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس رہنے دی۔ اس سنہ کے ماہ صفر کے ختم میں دس راتیں باقی تھیں کہ ہادی جرجان سے بغداد واپس آئے، بیان کیا گیا ہے کہ اس سفر میں صرف بیس دن صرف ہوئے۔ بغداد آکر پہلے خلد نام قصر میں فروکش ہوئے ایک ماہ وہاں قیام کرکے بستان ابی جعفر میں قیام پذیر ہوئے اور پھر چند روز کے بعد عیسیٰ باذ چلے گئے۔ اس سال ابو جعفر المنصور کے مولیٰ ربیع نے وفات پائی۔

ہادی کی ایک جاریہ کا شعر

ہادی کی ایک منہ لگی جاریہ تھی اور وہ ان پر جان دیتی تھی جب یہ جرجان میں تھے جہاں ان کو مہدی نے بھیج دیا تھا تو اس جاریہ نے کچھ شعر ان کو جرجان لکھ کر بھیجے ان میں ایک مصرعہ یہ تھا۔

یا بعید المحل امسی بجرجان نازلاً

(ترجمہ) اے وہ شخص جو یہاں سے بہت ہی دور دراز مقام پر فروکش ہے۔ اب کیا وہ ہمیشہ جرجان ہی میں رہے گا۔

جب ہادی کو اپنی خلافت کی اطلاع ہوئی اور وہ بغداد واپس آئے تو اس جاریہ کی ملاقات کے سوا اور کوئی دوسری بات اُن کے پیش نظر نہ تھی آتے ہی سیدھے اس کے پاس گئے وہ اس وقت بھی اپنے فراقیہ اشعار گا رہی تھی۔ قبل اس کے کہ کسی شخص سے بھی ملتے انھوں نے ایک دن و رات کامل اس کے پاس بسر کی۔

زندیقوں کی ایک جماعت کا قتل

اس سال موسیٰ نے زندیقوں کی تلاش میں اور شدت کردی ان کی ایک جماعت کو قتل کردیا۔ جن لوگوں کو انھوں نے قتل کیا ان میں نیروان بن باذان یقطین کا کاتب اور اس کا بیٹا علی بن یقطین بھی تھا۔ یہ نہروان کے رہنے والے تھے اس یقطین کے متعلق یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک مرتبہ حج کے لئے گیا۔ وہاں جب اس نے لوگوں کو حالت طواف میں تیز قدم چلتے دیکھا تو کہنے لگا کہ ان حجاج کی مثال تو ان بیلوں کی ہے جو کھلیان میں درو شدہ فصل کو روندتے ہیں اسی پر علاء بن الحداد الاعملی نے یہ شعر بھی کہے ہیں

ایا امین اللہ فی خلقہ ووارث الکعبۃ والمنبر

ماذا تری فی رجل کافر یشبہ الکعبۃ بالبیدر

ویجعل الناس اذا ما سعوا حمراً تدرس البر والروثر

(ترجمہ) اے وہ شخص جو کہ اللہ کی طرف سے بندوں پر امین مقرر کیا گیا ہے اور کعبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور منبر کا وارث ہے اس کافر کے لئے جو کعبہ کو کھلیان سے اور حالت سعی میں حجاج کو ان گدھوں سے جو گیہوں اور جو سے کو روند کر علیحدہ کرتے ہیں تشبیہ دیتا ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ موسیٰ نے اسے قتل کر کے سولی پر لٹکا دیا اتفاق سے سولی کی لکڑی ایک راہگیر حاجی پر گری جس سے وہ اور اس کا گدھا دونوں ہلاک ہو گئے۔ اسی سلسلہ میں بنی ہاشم میں سے یعقوب بن الفضل قتل کیا گیا۔

ابن داؤد اور یعقوب بن الفضل کا اعتراف ارتداد

علی بن محمد الہاشمی کی روایت ہے کہ داؤد بن علی کا ایک زندیق بیٹا اور یعقوب بن الفضل بن عبدالرحمٰن بن عباس بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب جو زندیق ہو گیا تھا دو مختلف مجلسوں میں مہدی کے سامنے پیش کئے گئے۔ جب ان دونوں نے اپنے ارتداد کا اقرار کر لیا تو مہدی نے دونوں سے ایک ہی قسم کی گفتگو کی۔ یعقوب بن الفضل نے مہدی سے کہا کہ میں اپنے جرم کا اقرار صرف آپ کے سامنے کرتا ہوں اگر آپ یہ چاہیں کہ میں علانیہ طور پر اس کا اقرار کر لوں تو یہ غیر ممکن ہے چاہے میرے ٹکڑے ٹکڑے ہی کیوں نہ کر دیئے جائیں مہدی نے اس سے کہا کہ تجھے شرم آنا چاہیئے تجھے تو چاہیئے تھا کہ اگر آسمان کے پردے بھی تیرے لئے کھول دیئے جاتے اور تب حقیقت امر بھی وہی ثابت ہوتی جس کا تو مدعی ہے تب بھی تجھے محمد صلعم کی ہر بات تسلیم کرنا اور ان کی حمایت کرنا چاہیئے تھی کیونکہ اگر ان کا وجود ذی جود نہ ہوتا تو کیا ہوتا۔ تو بھی دوسرے اشخاص وانفار میں ہوتا۔ خیر کیا کیا جائے چونکہ میں نے اللہ سے یہ عہد کیا تھا کہ خلیفہ ہونے کے بعد میں کسی ہاشمی کو قتل نہیں کروں گا اس وجہ سے میں چپ ہوں ورنہ جس وقت تو میرے سامنے آیا تھا میں اسی وقت تیرا کام تمام کر دیتا۔

مہدی کی ابن داؤد اور یعقوب کے متعلق ہدایت

اس کے بعد انھوں نے موسیٰ الہادی سے کہا کہ میں تم کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں کہ جب میرے بعد منصب خلافت تم کو ملے تم ان کے بارے میں ایک گھڑی کا بھی انتظار نہ کرنا اور فوراً دونوں کو قتل کر دینا۔ ان دونوں زندیقوں میں سے داؤد بن علی کا بیٹا حالت قید میں مہدی کی وفات سے پہلے مر گیا۔ البتہ یعقوب زندہ رہا چنانچہ جب مہدی کا انتقال ہو گیا اور موسیٰ جرجان سے بغداد آئے تو آتے ہی ان کو مہدی کی وصیت یاد آ گئی۔

یعقوب بن فضل کا قتل

انھوں نے ایک شخص کو یعقوب کے لئے متعین کر دیا اس نے لحاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر ڈال کر اس قدر دبایا کہ اس کا کام تمام ہو گیا۔ موسیٰ بیعت لینے اور اپنی خلافت کے استحکام میں اس قدر منہمک ہوئے کہ یعقوب کا خیال ہی ان کے دل سے محو ہو گیا۔ جس روز یہ واقعہ پیش آیا اس روز نہایت شدید گرمی تھی۔ کچھ رات گئے لوگوں نے موسیٰ سے کہا کہ اے امیر المومنین یعقوب کی لاش پھول گئی ہے اور اس میں سے بو آ رہی ہے۔

یعقوب بن فضل کی تدفین

موسیٰ نے حکم دیا کہ اسے اس کے بھائی اسحاق بن الفضل کے پاس لے جاؤ اور کہہ دینا کہ جیل خانہ میں یہ اپنی موت مر گیا ہے۔ اس کی نعش کو ایک چھوٹی کشتی میں رکھ کر اسحٰق کے پاس لائے اس نے لاش کی حالت دیکھی تو اندازہ کیا کہ اب غسل دینے کا موقع ہی نہیں اسی طرح اس نے اسی وقت اس کو اپنے ایک باغ میں سپرد خاک کر دیا اور صبح کے وقت تمام بنی ہاشم کو اطلاع دی کہ یعقوب کا انتقال ہو گیا ہے۔ سب جنازے میں شریک ہوں اس نے قد آدم لکڑی کا ایک تابوت تیار کرایا اس میں روئی بھر دی گئی اور اوپر سے کئی تہ چادریں لپیٹ دی گئیں۔ پھر اسے ڈولے پر رکھ کر جنازے کی شکل میں اٹھایا۔ باوجود ان تمام ترکیبوں کے جتنے شرکاء تھے وہ سب جانتے تھے کہ یہ محض مصنوعی جنازہ ہے۔ اس کی اولاد میں وہ بیٹے عبدالرحمٰن اور فضل اور دو بیٹیاں ارونی اور فاطمہ تھیں یہ آخر الذکر اپنے باپ کے نطفہ سے حاملہ تھی اور اس کا خود اس نے اقرار کیا تھا۔

فاطمہ بنت یعقوب بن فضل کا انجام

علی بن محمد اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ اس سے پہلے فاطمہ اور یعقوب بن الفضل کی ایک بیوی خدیجہ نام جو خاندان بنی ہاشم سے تھی۔ ہادی یا مہدی کے سامنے پیش کی گئیں ان دونوں نے اس کے زندیق ہونے کا اقرار کیا اور فاطمہ نے یہ بھی اقرار کیا کہ میں اپنے باپ سے حاملہ ہوں۔ یہ دونوں ریطہ بنت العباس کے پاس پیش کی گئیں۔ ریطہ نے دیکھا کہ وہ دونوں خوب بناؤ سنگار کئے سرمہ اور مہندی لگائے ہوئے ہیں اس نے دونوں کو خوب لعنت ملامت کی اور اس کی بیٹی پر خاص طور پر زیادہ لعن طعن کی۔ اس نے کہا کہ میرے باپ نے میرے ساتھ زبردستی کی تھی ریطہ نے کہا کہ اگر زبردستی کی تو پھر تو نے یہ مہندی اور سرمہ کیوں لگایا ہے اور تجھ پر یہ سرور و نشاط کیوں طاری ہے۔ ریطہ نے ان دونوں کو خوب لعنت ملامت کی اس کے بعد ان دونوں کو موسل سے اس قدر پٹیا گیا کہ ان کا کام تمام ہو گیا۔ البتہ یعقوب کی دوسری لڑکی اردی سے اس کے ابن عم نضل بن اسمٰعیل بن الفضل نے جس کے عقائد میں کوئی خرابی نہ تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی کرلی۔

اس سال طبرستان کا رئیس وفد بہر نذر دینے موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا موسیٰ نے اسے خلعت اور انعام سے سرفراز کرکے طبرستان واپس بھیج دیا۔

حسین بن علی بن حسن

اس سال حسین بن علی بن حسن بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے خروج کیا اور وہ فخ میں مارا گیا۔ اس واقعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

محمد بن موسیٰ الخوارزمی بیان کرتا ہے کہ مہدی کی وفات اور ہادی کی خلافت میں آٹھ دن کا فصل ہوا جس وقت ان کو مہدی کی وفات کی اطلاع ملی یہ جرجان میں تھے ان کے مدینۃ السلام آنے اور حسین بن علی بن الحسن کے خروج سے لے کر اس کے قتل تک نو ماہ اٹھائیس دن گزرے۔

امارت مدینہ پر عمر بن عبدالعزیز بن عبداللہ کی قائم مقامی

محمد بن صالح، ابو حفص السلمی کی روایت بیان کرتا ہے کہ اسحٰق بن عیسیٰ بن علی مدینہ کا والی تھا۔ مہدی کی وفات کے بعد جب موسیٰ خلیفہ ہوئے تو یہ ان سے ملنے کے لئے عراق روانہ ہوا اور اس نے مدینہ پر اپنی جگہ عمر بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب کو اپنا قائم مقام مقرر کر دیا۔ فضل بن اسحٰق الہاشمی بیان کرتا ہے کہ اسحٰق بن عیسیٰ بن علی والی مدینہ نے ہادی کی خدمت میں اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا اور بغداد آنے کی اجازت مانگی۔ ہادی نے استعفا قبول کرلیا اور ان کی جگہ عمر بن عبدالعزیز کو والی مدینہ مقرر کر دیا۔

حسین بن علی بن حسن کے خروج کا سبب

حسین بن علی بن الحسن کے خروج کا سبب ابوالغصن السلمی کی روایت کے مطابق یہ ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ کا والی ہونے کے بعد ابوالزفت حسن بن محمد بن عبداللہ بن الحسن، مسلم بن جندب الہذلی شاعر اور آل عمر کے ایک مولیٰ عمر بن سلام کو شراب پیتے ہوئے گرفتار کیا اور سب کو پہلے اچھی طرح پٹوایا اور پھر ان کی گردنوں میں رسی کے حلقے ڈال کر سارے مدینہ میں تشہیر کے لئے پھرایا۔ کئی آدمیوں نے ان کی سفارش کی۔ حسین بن علی نے بھی عمر سے آکر ان کی سفارش کی اور کہا جو الزام ان پر عائد کیا گیا ہے وہ بے بنیاد ہے۔ تم نے ان کو خوب پٹوایا ہے حالانکہ تم کو یہ زیبا نہ تھا کیونکہ عراقی شراب پینے کو برا نہیں سمجھتے اور پھر تم نے ان کی تشہیر بھی کی ہے۔ یہ کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح مناسب نہ تھا۔ عمر نے ان کے واپس لانے کا حکم دیا۔ یہ لوگ بلاط پہنچ چکے تھے وہاں سے پلٹا کر لائے گئے۔ عمر نے ان سب کو قید کر دیا یہ ایک دن اور رات قید رہے پھر لوگوں نے ان کی سفارش کی اور وہ سب رہا کر دیئے گئے البتہ ان کی نگرانی ہوتی تھی اور حاضری لی جاتی تھی اسی حالت میں حسن بن محمد غائب ہو گیا اور یہ حسن بن علی اس کا ضامن ہوا تھا۔

حسن بن محمد کی روپوشی

عمر بن عبدالعزیز والی مدینہ نے اس موقع پر بعض لوگوں کو ان گرفتار شدہ اشخاص کا ضامن بنایا تھا۔ حسین بن علی بن الحسن اور یحییٰ بن عبداللہ بن الحسن یہ حسن بن محمد بن عبداللہ بن الحسن کے ضامن تھے اس نے ان کی ایک حبشی باندی سے جو ابولیث عبداللہ بن الحسن کے مولیٰ کی پوتی تھی نکاح کیا تھا۔ یہ اپنی بیوی کے پاس آتا اور شب باش ہوتا تھا۔ یہ بدھ جمعرات اور جمعہ کے دن حاضری کے وقت موجود نہ رہا والی مدینہ کے نائب نے جمعہ کی رات کو ان سب کی حاضری لی تو حسن بن محمد کو موجود نہ پایا اس نے حسین بن علی اور یحییٰ بن عبداللہ سے اس کے متعلق باز پرس کی اور اس میں ذرا سخت الفاظ استعمال کئے اور پھر عمر بن عبدالعزیز کو جا کر تمام واقعہ کی اطلاع دی اور کہا کہ حسن بن محمد آج تین دن سے غائب ہے۔

عمر بن عبدالعزیز بن عبداللہ اور یحییٰ بن عبداللہ میں تلخ کلامی

عمر نے حکم دیا کہ حسین اور یحییٰ کو حاضر کرو۔ یہ ان دونوں کو ان کے پاس بلا لایا، عمر نے ان سے پوچھا کہ حسن کہاں ہے اُن دونوں نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں وہ بیمار ہو گیا ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ آج حاضری نہ لی جائے گی ورنہ ہم اس کی تلاش کرتے، اس جواب پر عمر نے اُن سے بہت سخت کلامی کی اس پر یحییٰ بن عبداللہ نے قسم کھا کر کہا کہ میں اس وقت تک سوؤں گا نہیں جب تک کہ یا تو حسن بن محمد کو اس کے پاس پیش نہ کر دوں گا اور یا اس کے خلاف خروج نہ کروں گا۔

یحییٰ بن عبداللہ اور حسین بن علی کی گفتگو

حسین بن علی نے اس سے کہا بھی کہ بھلا ایسی بات کا اظہار اپنی زبان سے کیوں کرتے ہو جو تم سے نہ ہو سکے تم نے حسن کے لانے کی قسم کھائی ہے حالانکہ تم اس پر قابو نہیں پا سکتے۔ پھر کیوں تم نے حسن کی قسم کھائی ہے؟

یحییٰ نے کہا ہاں بے شک میں نے قسم کھائی ہے۔ حسین بن علی نے کہا یہ کیوں، اس نے کہا بے شک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے قسم کھائی ہے بخدا میں سونے سے پہلے اس پر خروج کروں گا اور اس کے پھاٹک کو تلوار کی ضرب سے شکستہ کروں گا، حسین نے کہا اس طرح ہمارے اور ہمارے شیعوں کے درمیان جو قرار داد طے ہو چکی ہے وہ برباد ہو جائے گی۔ یحییٰ نے کہا اب تو جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اور کوئی دوسرا چارہ کار نہیں اس سے پہلے سادات اور شیعوں میں یہ قرار داد ہوئی تھی کہ حج کے موقع پر مقام منیٰ میں یا مکہ میں خروج کریں گے۔

حسین بن علی کا خروج

بیان کیا گیا ہے کہ کوفہ کے ان شیعوں کی ایک جماعت جنھوں نے حسین کے لئے بیعت کی تھی اس وقت بھی ایک مکان میں پوشیدہ تھی چنانچہ اسی رات یہ وہاں سے باہر آئے اور انھوں نے خروج کا انتظام شروع کیا اور آخر شب میں خروج کر دیا۔ یحییٰ بن عبداللہ نے مروان کے محل کی پھاٹک پر تلوار سے عمر کے خلاف ضرب لگائی مگر وہاں عمر نہ ملا۔ یحییٰ اس کی تلاش میں عبداللہ بن عمر کے مکان کے اس حصہ میں جہاں عمر بن عبدالعزیز شب باش ہوتا تھا آیا مگر وہ یہاں بھی نہ ملا، بلکہ روپوش ہو گیا۔ شورش پسندوں کی جمعیت ہر سمت سے اُمنڈ آئی اور سب کے سب مسجد نبوی میں در آئے۔ جب صبح کی اذان ہوئی تو حسین منبر پر چڑھا اس وقت وہ ایک سفید عمامہ باندھے تھا لوگ آنے شروع ہوئے اور اس کو دیکھ کر بغیر نماز پڑھے واپس چلے گئے۔

حسین بن علی کی بیعت

البتہ جب اس نے صبح کی نماز پڑھ لی تو اب لوگ اس کے پاس آکر کتاب اللہ سنت رسول اللہ اور آل محمد میں سے بہترین شخص کے انتخاب کے وعدہ پر اس کی بیعت کرنے لگے۔ خالد البربری جو ان دنوں مدینہ کی خالصہ زمینوں کا محصل اور مدینہ کی متعینہ باقاعدہ فوج کے دو سو نفر کا افسر تھا اپنی فوج کے ساتھ مقابلہ کے لئے بڑھا۔ عمر بن عبدالعزیز، وزیر بن اسحٰق الارزق اور محمد بن واقد الثروی ایک خلقت عظیم کے ساتھ جس میں حسین بن جعفر بن الحسین بھی ایک گدھے پر سوار ساتھ تھا، شورش پسندوں کے مقابلے کے لئے نکلے۔

خالد البربری کا قتل

خالد البربری نے فوراً شہر کے چوک پر قبضہ کر لیا اس نے دُہری زرہیں پہن رکھی تھیں اس کے ہاتھ میں تلوار تھی اور کمربند میں کئی گرز لٹکے ہوئے تھے۔ اس نے تلوار ننگی کر رکھی تھی اور حسین کو للکار رہا تھا سامنے آؤ میں چکی کا پاٹ ہوں۔ اللہ مجھے ہلاک کر دے اگر میں تجھے قتل نہ کر دوں۔ یہ کہہ کر اس نے باغیوں پر حملہ کیا۔ جب یہ ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل قریب پہنچا تو عبداللہ بن الحسن کے بیٹے یحییٰ اور ادریس اس کے مقابلے پر آئے۔ یحییٰ نے اس کے خود کے بالنے پر ایسی ضرب لگائی کہ تلوار اسے کاٹ کر اس کی ناک کاٹ گئی۔ بربری کی دونوں آنکھیں خون سے ڈھک گئیں اور چونکہ اب اسے کچھ نظر نہیں آتا تھا وہ اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہو کر تلوار سے اپنا بچاؤ کرنے لگا مگر اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ادریس نے پلٹ کر اس کی پشت سے ایسا وار کیا کہ وہ اوندھے منہ گر پڑا پھر تو ان دونوں نے تلواروں سے اتنے وار کیے کہ اس کا کام تمام کر دیا۔ ان کے دوسرے ساتھیوں نے بڑھ کر اس کی دونوں ٹانگوں پر وار کر دیا اور ان دونوں کو اور نیز اس کے تمام اسلحہ اتار کر اسے اٹھا لائے۔ پھر ان کے حکم سے اسے بلاط تک گھسیٹ کر لے گئے۔ نیز حسین اور یحییٰ اور ان کے شیعوں نے بربری کی جمعیت پر حملہ کر کے اسے مار بھگایا۔

خالد بربری کے قتل کی دوسری روایت

عبداللہ بن محمد جس نے یہ تمام واقعہ بچشم خود دیکھا ہے کہتا ہے کہ خالد نے یحییٰ کے سر پر تلوار کا وار کیا جس سے کلاہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور اس وار کا اثر یحییٰ کے ہاتھ تک میں محسوس ہوا۔ یحییٰ نے اس کے منہ پر وار کیا اور پھر جزیرہ کے رہنے والے ایک کاتب نے مڑ کر خالد کی پشت پر سے اس کے دونوں پیروں پر تلوار ماری اس کے بعد کئی شخصوں نے ایک دم تلواروں سے اس پر وار کر کے اس کا کام تمام کر دیا۔ جس وقت حسین بن جعفر گدھے پر سوار مسجد میں داخل ہوا تو سیاہ پوش جماعت نے باغیوں کو مسجد سے بے دخل کر دیا مگر پھر سفید پوش جماعت نے ان پر حملہ کر کے ان کو مسجد سے نکال دیا۔ الحسین نے ان کو للکارا کہ شیخ (حسین بن جعفر) کے ساتھ ملامت برتی جائے اور ان کو گزند نہ پہنچے۔ باغیوں نے سرکاری خزانہ لوٹ لیا۔ اس میں صرف دس بارہ ہزار دینار تھے جو معاش کی ادائی سے بچ رہے تھے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت خزانہ میں ستر ہزار دینار تھے جن کو عبداللہ بن مالک نے بنی خزاعہ کے وظائف دینے کے لئے بھیجا تھا۔

اہل مدینہ کی احتیاطی تدابیر

اس جھڑپ کے بعد سب لوگ تتر بتر ہو گئے۔ اہل مدینہ نے ان کی مدافعت کے لئے شہر کے دروازے بند کر لئے دوسرے دن صبح کو اہل مدینہ اور آل عباس کے دوسرے شیعہ جمع ہو کر بلاط کے اس میدان میں جو الفضل کے مکان کے احاطہ اور زورا کے درمیان واقع ہے باغیوں سے لڑنے آئے۔ سیاہ پوش فریق اپنے حریف پر حملہ کر کے اسے الفضل کے مکان کے گھیر تک دھکیل دیتا تھا اور اسی طرح سفید پوش جماعت اپنے حریف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر حملہ کرکے اسے زور تک ڈھکیل دیتی تھی۔ کئی مرتبہ یہی کش مکش ہوئی دونوں فریق بڑی تعداد میں مجروح ہوئے مگر ظہر کے وقت تک اسی طرح لڑنے کے بعد علیحدہ ہو گئے۔

معرکہ بلاط اتوار کے دن پچھلے پہر جو اس ہنگامہ کا دوسرا ہی دن تھا یہ خبر معلوم ہوئی کہ مبارک ترکی ہیر المطلب پر فروکش ہوا ہے اس خبر سے اہل مدینہ بہت خوش ہوئے اس کے پاس شیعہ آئے اور اس سے کہا آپ ہماری مدد کے لئے آئیے۔ دوسرے دن علی الصباح وہ گھاٹی پر آکر ٹھہر گیا۔ یہاں شیعان بنی عباس اور دوسرے جنگجو اس کے پاس اکٹھے ہوئے۔ اور اب بلاط میں دونوں فریقوں کے درمیان دوپہر تک نہایت شدید جنگ ہوئی اس کے بعد پھر دونوں فریق ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ ایک فریق مسجد نبوی چلا آیا اور دوسرا فریق مبارک ترکی کے پاس عمر بن عبدالعزیز کے ثنیہ والے مکان میں جہاں وہ دوپہر بسر کرتا تھا چلا گیا۔ مبارک نے ان سے وعدہ کیا کہ اب عصر کے وقت پھر تمہارے ساتھ لڑائی میں شریک ہوں گا۔ مگر جب لوگ اس کی طرف سے غافل ہو گئے وہ چپکے سے اپنی سواریوں پر سوار ہو کر چلتا بنا عصر کے وقت لوگوں نے اسے تلاش کیا تو نہ پایا ایک چھوٹی جھڑپ اس جماعت کو اور برداشت کرنا پڑی۔

حسین بن علی کی مدینہ چھوڑنے کی تیاری مغرب کے بعد دونوں فریق الگ ہو گئے اس کے بعد چند روز تک حسین اور اس کے ساتھی رخت سفر تیار کرتے رہے وہ مدینہ میں گیارہ دن مقیم رہے پھر چوبیس ذیقعدہ کو مدینہ سے روانہ ہوئے ان کے جانے کے بعد مسجد نبوی کے موذن وغیرہ پھر اپنے اپنے کام پر آئے اور انھوں نے مسجد میں اذان دی اب دوسرے لوگ بھی مسجد میں نماز کے لئے آنے لگے یہاں آکر دیکھا کہ تمام مسجد میں مینگنیاں اور بول و براز پڑا ہوا ہے۔ اس پر نمازیوں نے اس جماعت کو ہلاکت کی بد دعا دی اور اللہ نے اسے قبول بھی کیا۔

مسجد نبوی کی بے حرمتی جب مکہ جاتے ہوئے حسین بازار پہنچا تو اس نے اہل مدینہ کو مخاطب کرکے کہا اللہ تمہارا برا کرے۔ اہل مدینہ نے اس کے جواب میں اس سے کہا کہ اللہ تیرا برا کرے اور تو کبھی نہ پلٹے۔ اس کے ساتھی مسجد ہی میں بول براز کرتے تھے ان کے جانے کے بعد لوگوں نے ساری مسجد کو دھو دیا۔

غلاموں کی آزادی کا اعلان عبداللہ بن ابراہیم کا ایک بیٹا بیان کرتا ہے کہ حسین کے سپاہیوں نے مسجد کے پردے اتار کر ان کے موزے بنائے تھے انھوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ میں جا کر اعلان کیا کہ جو غلام ہمارے پاس آئے گا وہ آزاد ہے۔ بہت سے غلام حسین کے پاس آ گئے میرے والد کا ایک غلام بھی اس کے پاس چلا گیا اور ساتھ ہو گیا۔ جب اس نے خروج کا ارادہ کیا تو میرے والد نے اس سے مل کر اپنے غلام کے متعلق گفتگو کی اور کہا کہ تم دوسروں کے غلاموں کو اغوا کرتے ہو اور اس طرح ان کو آزادی دے رہے ہو حالانکہ تم کو اس کا حق نہیں ہے۔ حسین نے اپنے آدمیوں سے میرے باپ کے لئے کہا کہ ان کو لے جاؤ اور غلاموں کو دکھاؤ جس کی یہ شناخت کر لیں وہ ان کو دیدو۔ میرے باپ نے اپنا غلام لے لیا اور دو غلام اور بھی لے لئے۔ جو ہمارے پڑوسیوں کے تھے۔

محمد بن سلیمان کے نام سپہ سالاری کا فرمان

حسین کے خروج کی اطلاع ہادی کو ہوئی۔ اس سال ان کے اعزا میں سے کئی آدمی جن میں محمد بن سلیمان بن علی، عباس بن محمد اور موسیٰ بن عیسیٰ بھی تھے حج کے لئے مکہ آئے تھے۔ ان کے علاوہ فوج محفوظ کے بھی بہت سے آدمی حج میں شریک تھے، سلیمان بن ابی جعفر امیر حج تھا۔ ہادی نے حکم دیا کہ حسین سے مقابلے کے لئے محمد بن سلیمان کا فرمان تقرر لکھا جائے۔ مصاحبین نے عرض کیا کہ آپ کے چچا عباس بن محمد بھی تو موجود ہیں۔ ہادی نے کہا کیا بات کہتے ہو میں خود اپنے ہاتھوں اپنے تئیں خطرے میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ چنانچہ اب انھوں نے محمد بن سلیمان ہی کو سپہ سالار مقرر کر دیا۔ اور اس کے لئے باقاعدہ فرمان اس کے نام بھیج دیا۔ یہ فرمان محمد کو اس وقت ملا جب وہ اور اس کے ساتھی حج کو ترک کر کے واپس ہو رہے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

محمد بن سلیمان کی مراجعت مکہ

محمد جب حج کرنے روانہ ہوا تھا تو راستہ کے خطرات بدویوں کی لوٹ مار اور راستہ کی دشواری کی وجہ سے اس نے کافی ساز و سامان اور مسلح جمعیت اپنے ساتھ لی تھی مگر حسین نے ان کے مقابلہ کی کوئی تیاری نہیں کی تھی۔ اسے معلوم ہوا کہ یہ جماعت اس کی طرف مقابلے کے لئے بڑھ رہی ہے وہ اپنے خدمت گاروں اور اعزا کے ساتھ مقابلہ کے لئے نکلا موسیٰ بن علی بن عیسیٰ کو بھی جو اس وقت بطن نخل پہنچ چکا تھا جو مدینہ سے تیس فرسنگ کے فاصلہ پر ہے اس کی اطلاع ملی اس کے ہمراہ اس کے اعزا اور لونڈی غلام تھے۔ نیز عباس بن محمد بن سلیمان کو بھی اس کی اطلاع ہوئی۔ محمد نے ان کو خط بھی لکھ دیئے تھے۔ یہ سب مکہ روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ گئے۔ محمد بن سلیمان نے بھی مکہ کا رخ کیا اس تمام جماعت نے عمرہ کا احرام باندھا اور ذی طوی میں آ کر پڑاؤ کیا۔ ان کے ساتھ سلیمان بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی جعفر بھی تھا۔ بنی عباس کے دوسرے شیعہ، موالی اور سرداران فوج جو اس سال شریک حج تھے وہ سب بھی اس جماعت میں شامل ہو گئے۔

محمد بن سلیمان کی جماعت کا طواف کعبہ

اس سال معمول سے زیادہ حجاج حج کے لئے آئے تھے محمد بن سلیمان نے اپنے آگے نوے سواروں کو جن میں اسپ سوار اور خچر سوار دونوں تھے بڑھا دیا خود وہ ایک بہت عمدہ طاقتور اور بڑی اونٹنی پر سوار تھا اس کے پیچھے چالیس ناقہ سوار کجاووں میں سوار تھے ان کے پیچھے گدھے اور پیادے وغیرہ تھے۔ ان کی اس ترتیب اور تنظیم کا عوام پر بہت اثر پڑا وہ مرعوب ہوئے اور انھوں نے ان کی تعداد کو اصل سے دوچند محسوس کیا۔ اس جماعت نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر کے اپنا عمرہ پورا کیا اور پھر ذی طوی اپنے پڑاؤ میں چلے آئے۔ یہ جمعرات کا واقعہ ہے۔ جمعہ کے دن محمد بن سلیمان نے۔

حسین بن علی اور ابو کامل کی جنگ

اسمٰعیل بن علی کے موالی ابو کامل کو بیس پچیس شہ سواروں کے ساتھ حسین کے مقابلہ کے لئے بھیجا اور حسین نے اس کا مقابلہ کیا اس کے ساتھ ایک شخص زید نام تھا۔ یہ دنیا سے قطع تعلق کر کے عباس کی خدمت میں رہتا تھا۔ چونکہ یہ بڑا عبادت گزار تھا اس وجہ سے عباس نے اسے حسین کے ہمراہ حج کے لئے بھیج دیا تھا۔ دشمن کے سامنے آتے ہی اس نے اپنی ڈھال اوندھی اور تلوار نیچی کر لی اور بغیر لڑے اپنے ساتھیوں کے پاس واپس چلا گیا۔ یہ واقعہ بطن مرّہ کا ہے۔ اس کے بعد محمد بن سلیمان کی فوج نے اسے اس حالت میں گرفتار کیا کہ گرزوں کی ضرب سے وہ چکنا چور ہو رہا تھا۔

عبداللہ بن حمید

سنیچر کی رات کو انھوں نے پچاس شہسوار مقابلہ کو بھیجے سب سے پہلے انھوں نے صباح ابوالذیال کو آواز دی اس کے بعد دوسرے شخص کو پھر تیسرے کو پھر کسی اور کو محمد کا موالی ابو خلوۃ خدمت گار پانچواں تھا یہ سب کے سب مہدی کے موالی مفضل کے پاس آئے اور اسے اپنا سردار بنانا چاہا۔ اس نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ کسی دوسرے شخص کو سردار بناؤ اور میں بھی سب کے ساتھ ہوں چنانچہ اس جماعت نے عبداللہ بن حمید بن زرین السمرقندی کو جو اس وقت تیس سالہ جوان تھا اپنا سردار بنا لیا۔ یہ پچاس سوار سنیچر کی رات کو مقابلہ پر بڑھے جب دشمن قریب آیا تو یہ رسالہ پلٹ آیا۔

معرکہ فخ

اب تمام فوج کی باقاعدہ ترتیب قائم کی گئی۔ عباس بن محمد اور موسیٰ بن عیسیٰ میسرہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعین تھے محمد بن سلیمان فوج کے میمنہ میں تھا۔ معاذ بن مسلم محمد بن سلیمان اور عباس بن محمد کے درمیان متعین تھا۔ صبح صادق کے نمودار ہونے سے پہلے حسین اپنی جمعیت کے ساتھ مقابلہ پر آگیا سلیمان بن علی کے تین موالیوں نے جن میں ایک حسان کا غلام زنجویہ بھی تھا حسین کی جمعیت پر حملہ کیا اور ایک سر لاکر محمد بن سلیمان کے سامنے ڈال دیا۔ اس سر لانے کی وجہ یہ تھی کہ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ جو ایک سر لائے گا اسے پانچ سو درہم انعام دیا جائے گا۔

حسین بن علی کو شکست

محمد کی جمعیت نے آکر اونٹوں کے پچھلے پیروں پر ضرب لگائی جس کی وجہ سے وہ کجاوے جو ان پر کسے ہوئے تھے گر پڑے انھوں نے دشمن کو خوب قتل کیا اور بھگا دیا۔ یہ وہ جماعت تھی جو ان گھاٹیوں سے نکل کر آئی تھی۔ محمد بن سلیمان کے سامنے جو جماعت نکل کر آئی تھی وہ دشمن کی بہت ہی قلیل جماعت تھی ان کی بڑی جماعت موسیٰ بن عیسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی سمت سے نکل کر ان پر حملہ آور ہوئی تھی چنانچہ موسیٰ کی جماعت پر دشمن کا دباؤ بہت سخت تھا اسی وجہ سے جب محمد بن سلیمان اپنی سمت کے دشمنوں سے فارغ ہوگیا اور اس نے دیکھا کہ وہ مقابلہ سے پسپا ہو گئے ہیں تو اس کی نظر ان باغیوں پر پڑی جو موسیٰ بن عیسیٰ کے قریب تھے اور وہ ایک جگہ سوت کی ٹکڑی کی طرح اکٹھا تھے اور قلب اور میمنہ ان سے چھٹا ہوا تھا۔

حسین بن علی کا خاتمہ

محمد بن سلیمان کی جمعیت مکہ کی طرف پلٹی ان کو حسین کی کچھ خبر نہ تھی کہ اس پر کیا گزری۔ یہ ذی طویٰ یا اس کے قریب پہنچے تھے کہ ایک خراسانی چلاتا ہوا سامنے آیا کہ خوش خبری ہو خوش خبری۔ یہ حسین کا سر موجود ہے اس نے اس سر کو سامنے ڈالا سامنے اس کی تمام پیشانی مضروب تھی اور گدی پر دوسری ضرب تھی۔

حسن بن محمد کا قتل

لڑائی سے فارغ ہونے کے بعد عام معافی کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ ابوالدنیا حسن بن محمد ایک آنکھ بند کئے ہوئے جسے شاید لڑائی میں کوئی صدمہ پہنچا تھا آیا اور محمد اور عباس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ موسیٰ بن عیسیٰ اور عبداللہ بن العباس نے اس کو سامنے بلایا اور موسیٰ بن عیسیٰ کے حکم سے وہ قتل کر دیا گیا۔ اس کی اطلاع جب محمد بن سلیمان کو ہوئی تو وہ بہت ناراض اور برہم ہوا۔ محمد بن سلیمان ایک راستہ سے اور عباس بن محمد دوسری راہ سے مکہ میں داخل ہوئے۔ مقتولین کے سر کاٹے گئے جو سو سے زیادہ تھے ان میں سلیمان بن عبداللہ بن حسن کا بھی سر تھا۔ یہ آٹھویں ذی الحجہ کا واقعہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین بن علی کی جماعت کی روپوشی

حسین کی بہن جو اس کے ہمراہ تھی گرفتار کر لی گئی اور اسے زینب بنت سلیمان کے پاس چھوڑ دیا گیا۔ شکست خوردہ جماعت حاجیوں میں گڈمڈ ہو کر چلتی بنی چونکہ سلیمان بن ابی جعفر کی طبیعت ناساز تھی اس وجہ سے وہ جنگ میں شریک نہ ہوا۔ اس سال عیسیٰ بن جعفر بھی حج میں شریک ہوا۔

حسین کے ہمراہ ایک شخص نابینا تھا وہ اس کی جماعت کو گزشتہ واقعات سناتا تھا اس کو قتل کر دیا گیا اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا شخص بے بس کر کے قتل نہیں کیا گیا۔

اسیران جنگ کی طلبی

موسیٰ بن عیسیٰ نے کوفہ کے چار آدمیوں کو اور بنی عجل کے ایک موالی اور ایک دوسرے کو قید کر لیا خود موسیٰ بن عیسیٰ بیان کرتا ہے کہ میں اپنے ان چھ قیدیوں کو لے کر مدینۃ السلام آیا ہادی نے کہا تم نے میرے قیدی کو کیوں قتل کر دیا۔ میں نے عرض کیا میں نے اس کے بارے میں بہت غور و خوض کیا اور مجھے اندیشہ ہوا کہ عائشہ اور زینب امیر المومنین کی والدہ کے پاس آ کر اپنا دکھڑا روئیں گی اور ان سے عرض کریں گی اور وہ آپ سے اس کی سفارش کریں گی اور آپ اسے چھوڑ دیں گے۔ پھر انھوں نے کہا کہ اچھا دوسرے قیدیوں کو حاضر کرو میں نے عرض کیا فوراً حاضر کرو ان میں سے دو کو تو انھوں نے قتل کرا دیا۔ تیسرے سے وہ واقف نہ تھے۔

موسیٰ بن عیسیٰ کی ایک قیدی کی سفارش

میں نے عرض کیا کہ یہ آل ابی طالب کے حالات سے بہت زیادہ واقف ہے۔ مناسب ہو کہ آپ اس کی جاں بخشی فرمائیں اور یہ آپ کی ہر خواہش میں آپ کی رہنمائی کرے گا۔ اس پر اس شخص نے بھی عرض کیا کہ امیر المومنین میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری زندگی سے آپ کو فائدہ پہنچے گا امیر المومنین دیر تک سر جھکائے سوچتے رہے۔ اور پھر کہا کہ میرے ہاتھ سے تیری رہائی ممکن نہیں میری گرفت شدید ہے، وہ شخص برابر ہادی سے عرض پرداز رہا۔ ہادی نے کہا اچھا اسے پیچھے کر دو اور بعد میں اس کے لئے گزارش پیش ہو۔ اس کے بعد جو شخص پیش ہوا اسے انھوں نے معاف کر دیا اور غذافر النصرانی اور علی بن سابق الفلاس الکوفی کے قتل کا اور سولی پر لٹکانے کا حکم دیدیا چنانچہ یہ دونوں باب الجسر پر مصلوب کر دیئے گئے۔ یہ فتح میں گرفتار ہوئے تھے۔

مبارک ترکی پر عتاب

ہادی مبارک الترکی پر بہت ناراض ہوئے اور اسے گھوڑوں کا سائیس بنا دیا نیز اس کی تمام املاک ضبط کر لی۔ اسی طرح وہ موسیٰ بن عیسیٰ پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن بن محمد کو قتل کرنے کی وجہ سے بہت برہم ہوئے اور اس کی تمام املاک بھی ضبط کرلی۔

ادریس بن عبداللہ کی بربریوں کو دعوت

ادریس بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب ہادی کی خلافت میں واقعہ فخ سے بچ کر مصر پہنچا۔ صالح بن امیر المومنین منصور کا مولیٰ واضح جو بڑا خبیث رافضی تھا مصر کا عامل تھا اس نے ادریس کو ڈاک کے ذریعہ مغرب بھیج دیا۔ یہ علاقہ طنجہ کے ایک شہر ولیلہ نام میں وارد ہوا۔ اس مقام اور گرد و پیش کے بربریوں نے اس کی دعوت پر لبیک کہا، ہادی کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی انھوں نے واضح کو قتل کرا کے سولی دیدی۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رشید نے اس کی گردن ماری تھی۔

شماخ یمامی کی کارگذاری

نیز اسی نے صہدی کے مولیٰ شماخ الیمامی کو بطور اپنے جاسوس کے ادریس کے پاس بھیج دیا اور ابراہیم بن الاغلب اپنے افریقیا کے عامل کو اس کے متعلق مراسلہ بھی لکھ دیا۔ شماخ ولیلہ آیا یہاں اس نے اپنے کو طبیب ظاہر کیا اور نیز اپنے کو محب آل بیت بتایا۔ یہ ادریس کے پاس پہنچا۔ ادریس سے اس کے دوستانہ تعلقات بڑھ گئے اور وہ اس کی طرف سے مطمئن ہوگیا۔

ادریس بن عبداللہ کی ہلاکت

شماخ نے اپنا یہ طرز رکھا کہ وہ ادریس کی حد درجہ تعظیم و تکریم کرتا تھا اور اس کی ہر بات مانتا اور ہر خواہش کو پورا کرتا اس طرح ادریس کی نظر میں اس کی وقعت و عزت بہت زیادہ ہوگئی ایک مرتبہ ادریس نے اس سے اپنے دانتوں کی تکلیف کی شکایت کی۔ شماخ نے سم قاتل میں بجھے ہوئے کئی مسواک اسے دیئے اور ہدایت کی کہ کل تڑکے ہی اس سے مسواک کر لینا۔ اور ادریس نے اس کی ہدایت پر عمل کیا انھیں مسواک سے مسواک کی اور خوب اچھی طرح کئی مرتبہ اسے دانتوں پر پھیرا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا زہر فوراً تمام جسم میں سرایت کر گیا اور اسی سے وہ ہلاک ہوگیا۔

ادریس کی موت پر نبازی شاعر کے اشعار

لوگوں نے شماخ کو ہر چند تلاش کیا مگر نہ پایا وہ ابراہیم بن الاغلب کے پاس آگیا اور اپنی کارروائی کی اسے اطلاع دی اس کے آنے کے بعد اور خبروں سے ادریس کی موت کی اطلاع مل گئی ابن الاغلب نے رشید کو اس کی اطلاع لکھ بھیجی رشید نے شماخ کو مصر کا عامل بٹہ اور خبر نویس مقرر کر دیا۔ ادریس کے اس فرار اور قتل کے متعلق کسی شاعر نے جس کے متعلق میرا گمان ہے کہ وہ نبازی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شعر کہے ہیں

انظن یا ادریس انک مفلتٌ کید الخلیفۃ او یفید الفرارُ
فلیدرکنک او تحل ببلدۃ لا یھتدی فیھا الیک نھارُ
ان السیوف اذا انتضاھا سخطہ طالت وقصر دونھا الاعمارُ
ملک کان الموت منتبع مھرہ حتی لقال تطیعہ الاقدارُ

(ترجمہ) اے ادریس کیا تو سمجھتا ہے کہ تو خلیفہ کی گرفت سے نکل سکے گا یا فرار سے تجھے کوئی فائدہ ہوگا؟ تیرا یہ خیال غلط ہے تجھ کو جس طرح ہوگا پکڑ لیا جائے گا۔ یا تجھے موت آجائے اور اندھیری قبر میں جا چھپے تو خیر جب خلیفہ کا غصہ تلواروں کو نیام سے باہر نکالتا ہے تو ان کا طول بڑھ جاتا ہے اور ان کے سامنے عمریں کوتاہ ہوجاتی ہیں۔ وہ ایسا بادشاہ ہے کہ موت اس کے حکم کے پیچھے پیچھے ہوتی ہے اور اسی بنا پر اب یہ کہاوت ہوگئی ہے کہ تقدیر اس کے تابع فرمان ہے۔

حسین بن علی کے خروج کے متعلق دوسری روایت فضل بن اسحٰق الہاشمی بیان کرتا ہے کہ حسین بن علی نے جب مدینہ میں خروج کیا تو عمر ہی مدینہ کا والی تھا۔ اس نے عمداً حسین کے خروج کو جب تک وہ مدینہ میں رہا چھپایا۔ اور کوئی باز پرس نہیں کی یہاں تک کہ حسین مکہ روانہ ہوگیا۔ اس سال ہادی نے سلیمان بن ابی جعفر کو امیر حج مقرر کرکے بھیجا تھا اور اس کے ہمراہ اس کے خاندان والوں میں سے عباس بن محمد موسیٰ بن عیسیٰ اور اسمٰعیل بن عیسیٰ بن موسیٰ بھی حج کے ارادے سے روانہ ہوئے تھے انھوں نے بصرے کا راستہ اختیار کیا تھا، موالیوں میں مبارک الترکی، مفضل خدمت گار اور ہادی کا مولیٰ صاعد تھے۔ مگر امیر قافلہ سلیمان تھا۔ دوسرے سربرآوردہ لوگوں میں سے یقطین بن موسیٰ عبید بن یقطین اور ابوالورد عمر بن مُطرف بھی حج کے لئے چلے تھے جب ان کو حسین اور اس کی جمعیت کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ مکہ جا رہے ہیں یہ سب کے سب ایک جا ہوگئے اور انھوں نے سلیمان بن ابی جعفر کو اس کے امیر حج ہونے کی وجہ سے اپنا سردار بنایا۔

عام معافی کا اعلان ابو کامل اسمٰعیل کا مولیٰ جماعت طلیعہ کا قائد مقرر کیا گیا تھا۔ اس جماعت نے مقام فخ میں حسین کو جا لیا۔ انھوں نے عبداللہ بن قثم کو مکہ اور اہل مکہ کے انتظام اور نگرانی کے لئے مکہ چھوڑ دیا تھا۔ اس سے پہلے عباس بن محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مفضل خدمت گار کے ذریعے ان شورش پسندوں سے ان کے خروج پر معافی کا وعدہ کیا تھا اور کہلا بھیجا تھا کہ میں تمہارے ساتھ حسن سلوک اور صلہ کی ضمانت لیتا ہوں مگر انھوں نے اس بات کو نہ مانا لڑائی ہوئی ان میں بہت سے کام آئے باقی دوسروں نے شکست کھائی اب ان کے لئے معافی عام کا اعلان کر دیا گیا اور کسی مفرور کا تعاقب نہیں کیا گیا۔

ادریس بن عبداللہ کی تاہرت میں آمد

بھاگنے والوں میں عبداللہ بن حسن کے بیٹے یحییٰ اور ادریس بھی تھے۔ ادریس بلاد مغرب کے مقام تاہرت چلا گیا۔ اور وہاں بربروں کے پاس پناہ لی۔ انھوں نے اس کی بہت تعظیم و تکریم کی۔ یہ بہت عرصہ تک وہیں مقیم رہا اور پھر دھوکے سے اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اس کا بیٹا ادریس بن ادریس اس کا جانشین ہوا اور آج تک اس کی اولاد اس ملک کی فرمانروا ہے اور اب بھاگی فوجیں بھی اس کے خلاف نہیں بھیجی جاتیں۔

خاندان حسین بن علی کی املاک کی بربادی

مفضل بن سلیمان کہتا ہے کہ جب عمری کو مدینہ میں معلوم ہوا کہ حسین فخ میں قتل کر دیا گیا اس نے، اس کے خاندان والوں اور اس کے ساتھ دوسرے خروج کرنے والوں کے مکانات پر دھاوا کر کے ان کو منہدم کر دیا۔ ان کے نخلستان کو جلا ڈالا اور جسے نہ جلایا اسے ضبط کر کے خالصہ کر لیا۔

موسیٰ بن عیسیٰ کی جائداد کی ضبطی

جب ہادی کو معلوم ہوا کہ مبارک ترکی نے حسین کے مقابلے سے باوجود مدینہ پہنچ جانے کے عمداً پہلو تہی کی ہے وہ اس پر بہت ناراض ہوئے انھوں نے اس کی تمام جائداد ضبط کر لی اور اسے اپنے گھوڑوں کی سیاست پر متعین کر دیا۔ یہ ان کی موت تک اسی حالت میں رہا۔ اسی طرح وہ ابوالزنت حسن بن محمد بن عبداللہ کو قتل کر دینے کی وجہ سے موسیٰ بن عیسیٰ پر بہت برہم ہوئے کہ اس نے اپنی رائے سے کیوں یہ عمل کیا۔ اور کیوں اس نے اسے ان کی خدمت میں پیش نہ کیا۔ تاکہ وہ خود اس کے متعلق جو چاہتے فیصلہ کرتے۔ ہادی نے اس کی تمام جائداد ضبط کر لی اور ان کی تمام زندگی میں وہ ضبط ہی رہی۔

عذافر الصیرفی اور علی کوفی کا قتل

جو لوگ فخ میں گرفتار کئے گئے تھے ان میں عذافر الصیرفی اور علی بن سابق الفلاس الکوفی بھی تھے۔ ہادی کے حکم سے ان کو قتل کر کے بغداد کے باب الجسر پر سولی پر لٹکا دیا گیا۔ انھوں نے اپنے مولیٰ مہدویہ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوفہ بھیجا اور حکم دیا کہ کوفہ کا جو شخص حسین کے ساتھ شریک ہوا ہو اس کی اچھی طرح خبر لے اور اس پر تشدد کرے۔

حسین بن علی کی سخاوت

یوسف البرم آل حسن کا مولیٰ جس کی ماں فاطمہ بنت حسن کی باندی تھی بیان کرتا ہے کہ جب حسین مہدی کے پاس گئے تو میں ان کے ہمراہ تھا مہدی نے چالیس ہزار دینار ان کو دیئے انھوں نے بغداد اور کوفہ میں وہ تمام روپیہ تقسیم کر دیا اور وہ جب کوفہ سے روانہ ہوئے تو صرف کرتہ اور پاجامہ اور ایک پوستین ان کے بدن پر تھا نقد کی صورت میں کچھ بھی نہ تھا چنانچہ مدینہ کے تمام سفر میں ان کی یہ کیفیت رہی کہ جب منزل پر قیام کرتے تو اپنے موالیوں سے بقدر کفاف روزینہ قرض لیتے اور اس طرح کام چلتا۔

حسین بن علی کے خروج کے متعلق تبصری روایت

ابو البشر سری بنی نہرہ کا حلیف بیان کرتا ہے کہ جس روز حسین بن علی بن الحسن نے خروج کیا میں نے ان کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ وہ رسول اللہ کے منبر پر جا بیٹھے اور قمیص پہنے اور سر پر ایک سفید عمامہ باندھے تھے جس کا شملہ آگے اور پیچھے پڑا ہوا تھا ننگی تلوار سامنے رکھی تھی اتنے میں خالد البربری اپنی جماعت کو لئے ہوئے سامنے آیا جب وہ مسجد کے اندر آنے لگا تو یحییٰ بن عبداللہ اس کی طرف لپکا۔ بربری نے اس پر حملہ کیا۔ یہ واقعہ میرے سامنے پیش آیا۔ یحییٰ نے جھپٹ کر اس کے منہ پر ایسا وار کیا کہ اس کی دونوں آنکھیں اور ناک جاتی رہی نیز تلوار خود اور کلاہ کو کاٹ کر کا سہ سر تک اتر گئی تھی جو مجھے اپنی جگہ سے الگ اڑی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اس کے بعد یحییٰ نے اس کی جمعیت پر حملہ کر کے ان کو بھگا دیا اور پھر حسین کے پاس واپس آیا اور سامنے کھڑا ہو گیا۔ اس وقت بھی اس کی تلوار برہنہ تھی اور اس سے خون ٹپک رہا تھا۔

حسین بن علی کی تقریر

اب حسین نے تقریر شروع کی حمد و ثنا اور لوگوں کو پند و نصیحت کے بعد اپنی تقریر کے آخر میں کہا اے صاحبو! میں رسول اللہ کا بیٹا رسول اللہ کے حرم رسول اللہ کی مسجد اور ان کے منبر پر تم کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتا ہوں اگر میں اس عہد کا ایفا نہ کروں تو تم پر میری بیعت کی کوئی ذمہ داری باقی نہ رہے گی۔

مسجد نبوی میں زائرین کا اجتماع

اس سال ہزار ہا زائرین زیارت نبوی کے لئے آئے تھے اس وجہ سے مسجد نبوی کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ حاضرین کے وسط میں سے ایک بڑا وجیہ دراز قامت شخص اٹھا اس کی چادر چاک چاک تھی اس نے اپنے جوان خوبصورت اور شاندار لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور لوگوں کے سروں پر سے ہوتا ہوا منبر کے پاس پہنچا اور اس نے کہا اے رسول اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صاحبزادے میں ایک بعید المسافت مقام سے اپنے اس بیٹے کو ساتھ لے کر حج بیت اللہ اور رسول اللہ کی قبر کی زیارت کے ارادے سے نکلا ہوں۔ میرے دل میں بھی یہ بات نہ گذری تھی کہ تم ایسا کرو گے جو تم نے کہا اے میں نے اچھی طرح سنا ہے تو کیا واقعی جو تم نے اپنے اوپر عہد کیا ہے اسے پورا کرو گے حسین نے کہا ضرور اس شیخ نے کہا تو اچھا ہاتھ لاؤ میں بیعت کرتا ہوں اس نے بیعت کی اور اپنے بیٹے سے کہا جا اور بیعت کر۔ راوی کہتا ہے کہ چونکہ اس سال میں بھی حج کرنے گیا تھا اس وجہ سے میں نے دونوں باپ بیٹوں کے سروں کو دوسرے مقتولین کے سروں میں پڑا ہوا مقام منیٰ میں دیکھا۔

مبارک ترکی کی حسین بن علی سے سازش

اہل مدینہ کی ایک جماعت نے یہ بات بیان کی ہے کہ مبارک الترکی نے حسین بن علی سے کہلا بھیجا کہ بخدا اگر مجھے آسمان سے بھی اس طرح پھینک دیا جائے کہ کوئی پرند مجھے اچک لے یا ہوا کسی دور دراز مقام میں مجھے لے جا کر پٹک دے تب بھی یہ بات میرے لئے اس سے زیادہ آسان ہے کہ میں آپ سے لڑوں یا آپ کا ایک بال بھی بیکا کروں۔ مگر اسی کے ساتھ کچھ نہ کچھ دکھاوے کے طور پر تو ہونا چاہیئے۔ آپ مجھ پر شب خون ماریں اور میں آپ سے اللہ کے سامنے عہد واثق کرتا ہوں کہ بغیر مقابلہ ہٹ جاؤں گا۔ اس قرارداد کے مطابق حسین نے کسی دوسرے کو بھیجا یا وہ خود ہی چند آدمیوں کے ساتھ اس کی طرف چلا۔ اس کے پڑاؤ کے قریب پہنچ کر اس جماعت نے للکارا اور تکبیر کہی۔ محض اتنی کارروائی سے مبارک اور اس کے ساتھی بھاگے اور جب تک کہ موسیٰ بن عیسیٰ سے جا نہ ملے پھر کسی دوسری جگہ ٹھہر نہ سکے۔

حسین بن علی کے اشعار

جن لوگوں نے حسین سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کا ساتھ دیں گے اور پھر خروج کے بعد انھوں نے اپنے وعدہ کو ایفا نہیں کیا اور گھر بیٹھے رہے ان کی شکایت میں حسین نے یہ شعر کہے:

من عاذ بالسیف لاقی فرصۃ عجبا ۔۔۔ موتا علی عجل او عاش منتصفا

لا تقربوا السھل ان السھل یفسدکم ۔۔۔ لن تدرکوا المجد حتی تضربوا غلقا

(ترجمہ) جس نے صرف تلوار کو اپنا ذریعہ مدافعت قرار دیا اس نے بڑی عقلمندی کی کیونکہ اس ذریعے سے یا تو فوری بلا تکلیف موت ملتی ہے یا انسان پھر عزت کی زندگی پاتا ہے۔ سہولت کے قریب نہ جاؤ اس سے تم تباہ ہو جاؤ گے یاد رکھو کہ دنیا میں عزت صرف دشمنوں کو قتل کر کے مل سکتی ہے۔

موسیٰ بن عیسیٰ کی پریشانی

جب موسیٰ بن عیسیٰ واقعہ فخ سے فراغت پا کر بغداد واپس ہونے لگا تو موسیٰ بن اب اس سے ملنے گیا۔ عیسیٰ نے دیکھا کہ وہ اس بات سے خائف ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جن جن لوگوں کو اس نے قتل کر دیا ہے اس کے متعلق امیر المومنین کو کیا جواب دے گا۔ عیسیٰ ابن دأب نے اس کی اس پریشانی کو دیکھ کر کہا کہ اللہ آپ کے تمام کام بر لائے میں آپ کو وہ شعر سناتا ہوں جو یزید بن معاویہ نے حسین بن علی کے قتل کے بعد بطور معذرت اہل مدینہ کے پاس لکھ بھیجے تھے موسیٰ کے حکم سے اس نے وہ اشعار سنائے۔ ان کو سن کر اس کے تردد میں کچھ کمی تو ضرور ہوئی۔

ہادی کو اہل فخ کی بغاوت کی اطلاع

علار کہتا ہے کہ جب ہادی کو اہل فخ کی بغاوت کی اطلاع ملی اس رات وہ بالکل تنہا بیٹھے اپنے ہاتھ سے ایک خط لکھتے رہے۔ ان کی اس طرح پریشانی کی حالت میں تنہائی ان کے موالیوں اور مصاحبین خاص پر شاق گزری انھوں نے چپکے سے ایک غلام کو ان کے پاس بھیجا کہ وہ دیکھ کر آئے کہ کہاں تک لکھ چکے ہیں وہ غلام ان کے پاس پہنچا ہادی نے اسے دیکھ کر پوچھا کیا ہے اس نے کچھ بہانہ کر دیا وہ سر جھکا کر سوچتے رہے پھر سر اٹھا کر اس سے کہا

رقد الاحلیس السری من شانھم وکفاھم الادلاج من لویر قد

(ترجمہ) جن کو نہ سونا چاہئے تھا وہ پڑے سو رہے ہیں اور رات کے وقت کے حملہ سے ان کو وہ شخص بچا رہا ہے جس کی آنکھیں ممنون خواب نہیں ہوئیں۔

عمرو بن ابی عمر کا تیر اندازی سے انکار

اصمعی کہتا ہے کہ محمد بن سلیمان نے واقعہ فخ کی رات میں عمرو بن ابی عمرو المدنی سے جو شیطانوں پر رمی کر رہا تھا کہا یہ کیا کر رہے ہو تیر چلاؤ اس نے کہا نجدا میں رسول اللہ کے صاحبزادے پر کبھی قادر اندازی نہ کروں گا، میں تمھارے ساتھ رمی حجر کے لئے آیا ہوں نہ یہ کہ مسلمانوں کو اپنا نشانہ بناؤں اس پر ایک مخزومی نے خود بڑھ کر کہا میں تیر اندازی کرتا ہوں اس نے تیر چلایا اس کی سزا اسے دنیا میں یہ ملی کہ اسے کوڑھ ہو گیا تھا اور اسی مرض میں وہ مرا۔

وظائف کی ضبطی

حسین کے قتل کے بعد جب قیطین بن موسیٰ اس کے سر کو لے کر ہادی کے سامنے آیا اور اسے ان کے سامنے ڈال دیا تو ہادی نے اس سے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم کسی بڑے کافر کا سر لے کر آئے ہو اس کی سب سے کم سزا تم کو یہ دی جاتی ہے کہ تمھارا سب کا تمام وظیفہ بند کر دیا جاتا ہے چنانچہ ہادی نے ان کو محروم کر دیا اور کچھ نہ دیا حسین کے قتل کے بعد ہادی نے اپنی مثال میں یہ شعر پڑھا

قد انصف القارۃ من راماھا انا اذا ما فئۃ نلقاھا

نرد اولاھا علی اخراھا

(ترجمہ) بھلا کہیں سیاہ اور سخت پتھر میں بھی شگاف ہو سکتا ہے جو جماعت ہمارے مقابل آتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ہم اس کی اگلی اس کی پچھلی پر الٹ دیتے ہیں۔

اہل روما کی پیش قدمی

اس سال معیوف بن یحییٰ نے درب الراہب کے راستے سے بڑھ کر رومیوں کے علاقہ میں موسم گرما میں جہاد کیا۔ رومی بطریق کی قیادت میں حدث تک بڑھ آئے تھے ان کی پیش قدمی کی خبر سن کر حدث کا والی باقاعدہ فوج اور بازار والے سب بھاگ آئے دشمن نے اس پر قبضہ کر لیا تھا دوسری طرف سے معیوف بن یحییٰ رومیوں کے علاقہ میں گھس پڑا اور بڑھتا ہوا اشنہ پہنچا وہاں اس نے بہت سے قیدی پکڑے اور بہت سا مال اور لونڈی غلام غنیمت میں حاصل کئے۔

امیر حج سلیمان بن ابی جعفر و عمال

اس سال سلیمان بن ابی جعفر المنصور کی امارت میں حج ہوا۔ عمر بن عبدالعزیز العمری مدینہ کا والی تھا۔ عبیداللہ بن تشم مکہ اور طائف کا والی تھا۔ ابراہیم بن سلمہ بن قتیبہ یمن کا والی تھا۔ سپہ سالار سوید بن سوید الخراسانی یمامہ اور بحرین کا والی تھا۔ حسن بن تسنیم الحواری عمان کا والی تھا۔ کوفہ کا امام، افسر کرتوالی اور محصل صدقات نیز بہتباذ الاسفل کا والی محمد بن سلیمان تھا۔ عمر بن عثمان بصرہ کے قاضی تھے۔ ہادی کا مولی حجاج جرجان کا والی تھا۔ زیاد بن حسان قومس کا والی تھا صالح بن شیخ بن عمیرۃ الاسدی طبرستان اور رویان کا والی تھا ہادی کا مولی طیفور اصبہان کا والی تھا۔

www.KitaboSunnat.com

۱۷۰ھ کے واقعات

اس سال یزید بن حاتم نے افریقیا میں وفات پائی اس کے بعد روح بن حاتم افریقیا کا والی مقرر ہوا۔

ہادی کی وفات کے متعلق مختلف روایات

اس سال عبداللہ بن مروان بن محمد نے جبل خلانہ میں انتقال کیا نیز اس سال موسیٰ الہادی نے عیسا باذین انتقال کیا ان کے سبب مرگ میں اختلاف ہے۔ بعض ارباب سیر نے بیان کیا ہے کہ ان کے پیٹ میں ایک دنبل ہوا تھا وہی وجہ ہلاکت ہوا۔ دوسرے ارباب سیر یہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ماں خیزران کے اشارے اور حکم سے بعض لونڈیوں نے ان کو ہلاک کر دیا۔ ایسا کیوں ہوا اس کے بعض اسباب ہم بیان کرتے ہیں:

ہادی کا خیزراں کا انتباہ

خلیفہ ہونے کے بعد ہادی نے اپنی ماں کو برا بھلا کہا اور وہ اس سے متنفر ہو گئے۔ ایک دن خالصہ ان کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ آپ کی ماں کو کپڑوں کی ضرورت ہے اور وہ آپ سے مانگتی ہیں ہادی نے کپڑوں سے بھرا ہوا پورا ایک کوٹھا اس کو دے دیا۔ بعد میں اس کے مکان سے اٹھارہ ہزار منقش انگیاں برآمد ہوئی تھیں۔ یہ خیزراں موسیٰ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی عہد خلافت میں تمام سیاسی امور میں ان کو مشورہ دیتی تھی اور ان کے باپ کی طرح اسے بھی اپنی رائے پر چلاتی تھی۔ جب اس کی مداخلت حد سے متجاوز ہو گئی تو ہادی نے اُس سے کہلا بھیجا کہ آپ اپنے عزت اور وقار کے حرم کو چھوڑ کر ان متبذل امور میں حصہ نہ لیں کیونکہ عورتوں کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ سیاسی امور میں دخل دیں آپ اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز و تسبیح میں اپنا سارا وقت صرف کریں اس کے بعد آپ کے شایان شان میں آپ کی اطاعت کروں گا۔

ہادی اور خیزران میں تلخ کلامی

ان کے عہد میں اس کا یہ حال تھا کہ وہ ہر قسم کی اپنی ضروریات ان سے بیان کرتی اور وہ اسے پورا کرتے چار ماہ اسی طرح گزرے اس کے اس رسوخ کو دیکھ کر تمام لوگ اس کی طرف جھک پڑے اور اپنی اغراض اس سے بیان کرنے لگے چنانچہ اس کی ڈیوڑھی اب مرجع خلائق بن گئی اور بڑے بڑے عمائد اور اکابر اس کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ اسی دور عروج میں اس نے کسی بات کے لئے ہادی سے کہا۔ ہادی کسی وجہ سے اُسے نہ منظور کر سکے اور انھوں نے کوئی بہانہ کر دیا۔ خیزران نے کہا تم کو میری درخواست ماننا پڑے گی۔ ہادی نے اس کے ماننے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا میں عبداللہ بن مالک سے اس بات کے پورا ہونے کی ضمانت کر چکی ہوں یہ سن کر وہ بہت برہم ہوئے اور کہا کہ اب مجھے معلوم ہوا کہ یہ ضرورت اس حرامزادے کی ہے بخدا تمھاری وجہ سے میں اسے کبھی پورا نہ کروں گا۔ خیزران نے کہا تو اب میں آئندہ کبھی تم سے کسی بات کی خواہش نہ کروں گی۔ ہادی نے کہا مجھے اس کی بالکل پروا نہیں اور غصہ کی وجہ سے وہ تھما گئے۔

ہادی اور خیزران میں کشیدگی

خیزران بھی خفا ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ ہادی نے کہا ٹھہر و خوب کان کھول کر میری بات سن لو بخدا اگر اب مجھے یہ اطلاع ملی کہ میرے سرداران فوج معاجیین خاص یا خدمت گاروں میں سے کوئی شخص بھی تمھارے دروازے پر کسی غرض سے آیا ہے میں اسے قتل کر کے اس کی تمام جائداد ضبط کر لوں گا ورنہ میں رسول اللہ صلعم کی قرابت سے خارج سمجھا جاؤں۔ جسے اپنا جان و مال عزیز ہو وہ اس حکم پر عمل کرے۔ کیوں روزانہ صبح و شام تمھارے دروازے پر ان سواریوں کا تانتا بندھا رہتا ہے؟ کیا دنیا میں چرخہ نہیں کہ تم بیٹھ کر کاتو یا قرآن نہیں ہے کہ اس کی تلاوت کرو اور کیا ایک گھر نہیں کہ وہاں بیٹھ کر چپ چاپ زندگی بسر کرو اور کسی ملی یا ذمی کے لئے اپنا دروازہ وا نہ کرو۔ یہ گفتگو سن کر خیزران وہاں سے پلٹی مگر اس حالت میں کہ اسے زمین دکھائی نہ دیتی تھی اور اس کے بعد پھر کبھی اس نے ہادی سے تلخ یا شیریں کسی قسم کی گفتگو نہیں کی۔

ہادی کی خیزران کو ہلاک کرنے کی کوشش

خالصہ نے بیان کیا ہے کہ موسیٰ نے ایک دن اپنی ماں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکے ہوئے چاول بھیجے اور کہلا کر بھیجا مجھے یہ بہت پسند آئے۔ میں نے بھی ان کو کھایا ہے آپ بھی کھائیں میں نے خیزران سے کہا کہ ذرا توقف کرو پہلے اس کا امتحان کر لینا چاہیے ممکن ہے کہ اس میں تمہارے خلاف طبع کوئی چیز ہو۔ چنانچہ ایک کتا لایا گیا اور اسے وہ چاول کھلائے گئے جس سے اس کا تمام گوشت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑا۔ اس کے کچھ روز کے بعد ہادی نے اس سے پوچھوایا کہ وہ چاول کیسے تھے؟ اس نے کہا وہ بہت خوش ذائقہ تھے اس پر ہادی کہنے لگے تو نے کھائے نہیں اگر کھا جاتی تو تیری طرف سے مجھے اطمینان ہو جاتا۔ وہ خلیفہ کبھی کامیاب نہ ہو سکا جس کی ماں زندہ ہو۔

ہادی کی موت کی وجہ بنی ہاشم کے بعض لوگوں نے ہادی کی موت کا یہ سبب بیان کیا ہے کہ جب ہادی نے ہارون کو ولیعہدی سے علیحدہ کرنے اور اس کے بجائے اپنے بیٹے جعفر کو ولیعہد بنانے کی انتہائی کوشش کی تو خیزران کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا یہ ہارون کو کوئی گزند پہنچائے اس لئے جب ہادی بیمار ہوئے تو اس نے اپنی چھوکریوں کے ذریعہ ان کا گلا گھٹوا کر ہلاک کرا دیا اور پھر یحییٰ بن خالد کو اطلاع دی کہ اس کا کام تمام ہو چکا ہے اب تم اپنی کارروائی کرو اور اس میں ذرا بھی کوتاہی نہ کرنا۔

ہادی کی خیزران کے متعلق امرائے عساکر سے گفتگو فضل بن سعید اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ ہادی کو پے در پے اس بات کی اطلاع ملی کہ اس کے امرائے عساکر اس کی ماں خیزران کے پاس جاتے ہیں اور اس کی گفتگو سے یہ امید کرتے ہیں کہ اس کے ذریعہ ان کی درخواستیں امیر المومنین کی خدمت میں شرف قبولیت حاصل کریں گی۔ خیزران کی نیت یہ تھی کہ جس طرح مہدی کے عہد میں وہ سیاہ و سفید کی مالک ہو گئی تھی یہی بات اسے ہادی کے زمانے میں نصیب ہو جائے۔ ہادی اُسے مداخلت سے روکتے تھے کہ عورتوں کو مردوں کے معاملات میں دخل دینا زیبا نہیں۔ جب کثرت سے ان کے پاس امرائے عساکر کی خیزران کے پاس جانے کی خبریں پہنچیں تو انھوں نے سب کو ایک دن دربار میں جمع کر کے پوچھا میں بہتر ہوں کہ تم انھوں نے کہا امیر المومنین آپ سب سے بہتر ہیں۔ ہادی نے پھر سوال کیا کہ میری ماں بہتر ہیں یا تمھاری مائیں سب نے کہا آپ کی ماں۔ ہادی نے پوچھا کیا تمہیں کوئی ایسا ہے جو اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کی ماں کا چرچا کریں اور کہیں کہ فلاں کی ماں نے ایسا کیا اور ایسا کہا انھوں نے کہا ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو اسے گوارا کرے۔ ہادی نے کہا اب بتاؤ ان لوگوں کے ساتھ کیا کیا جائے جو میری ماں کے پاس جاتے ہیں اور پھر ان کا تذکرہ کرتے پھرتے ہیں۔ یہ سن کر انھوں نے قطعاً خیزران کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ یہ بات اسے بہت شاق گزری خیزران نے بھی ہادی سے قطع تعلق کر لیا اور عہد کیا کہ وہ اب اس سے بات بھی نہیں کرے گی چنانچہ پھر ان کے مرنے تک وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے پاس نہیں آئی۔

ہارون الرشید کو ولیعہدی سے محروم کرنے کا فیصلہ

ہارون کو ولایت عہد سے علیحدہ کرنے کا واقعہ یہ ہوا کہ جب ہادی خلیفہ ہوئے تو انھوں نے یحییٰ بن خالد کو ان ممالک مغربی کی صوبہ داری پر بحال رکھا جو اس سے پہلے ہارون کی ولایت میں تھے اور ارادہ کیا کہ ہارون کو ولایت عہد سے علیحدہ کر کے اپنے بیٹے جعفر بن موسیٰ الہادی کو ولیعہد بنا دیں۔ یزید بن مزید عبداللہ بن مالک علی بن موسیٰ اور ان ایسے اور سرداران فوج نے اس خیال میں ہادی کی تائید کی اور ہارون کی بیعت فسخ کر کے جعفر کی ولیعہدی کے لئے بیعت کر لی، نیز انھوں نے خفیہ طور پر اس کارروائی کو کامیاب بنانے کے لئے بیعت کر لی نیز انھوں نے خفیہ طور پر اس کارروائی کو کامیاب بنانے کے لئے شیعوں سے سازباز کی اور اپنی قومی مجلس میں اس معاملہ پر گفتگو کی جس میں ہارون کی مذمت اور تنقیص کی گئی اور انھوں نے کہا کہ ہم کبھی اس کی خلافت کو تسلیم نہ کریں گے مگر اس جماعت کو اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہوتی اس لئے یہ راز کھل گیا۔

ہارون الرشید سے ناروا سلوک

ہادی نے ہارون کو ذلیل کرنے کے لئے یہ حکم دیا کہ اب آئندہ سے ہارون کے سامنے بھالا بردار نہ رہے۔ ہادی کے اس طرز عمل کا لوگوں پر یہ اثر ہوا کہ وہ بھی ہارون سے اجتناب کرنے لگے کوئی شخص اس سے ملنے نہ جاتا بلکہ سلام کہنے کی بھی جرأت نہ کرتے البتہ یحییٰ بن خالد اور اس کے بیٹے ہی ایسے تھے جنھوں نے اس حالت میں بھی کبھی ہارون کا ساتھ نہ چھوڑا بلکہ ہمیشہ اس سے ملتے جلتے رہے۔

اسمٰعیل بن صبیح کی طلبی

اسمٰعیل بن صبیح یحییٰ بن خالد کا کاتب تھا یحییٰ کو خیال پیدا ہوا کہ وہ اسے ایسی جگہ متعین کر دے جہاں سے وہ دربار خلافت کی خبریں ان کو بھیجتا رہے۔ ابراہیم الحرانی موسیٰ کا وزیر تھا۔ اس نے اسمٰعیل کو اپنا کاتب مقرر کر لیا۔ اس کی خبر ہادی کو ہو گئی مگر یحییٰ کو بھی یہ بات معلوم ہو گئی کہ ہادی اس راز سے آگاہ ہو گئے ہیں۔ اس نے اسمٰعیل سے کہا کہ فوراً حران چلے جاؤ کئی ماہ کے بعد ہادی نے ابراہیم الحرانی سے پوچھا تمہارا منشی کون ہے اس نے نام لے کر بتایا کہ فلاں شخص میرا منشی ہے۔ ہادی نے کہا مگر مجھے تو یہ اطلاع ملی تھی کہ اسمٰعیل بن صبیح تمہارا منشی ہے۔ اس نے کہا جناب والا یہ بات بالکل غلط ہے اسمٰعیل تو حران میں ہے۔

یحییٰ بن خالد اور ہادی میں کشیدگی

ہادی سے شکایت کی گئی کہ ہارون تو آپ کی تجویز کا کچھ ایسا مخالف نہیں ہے یہ پس پردہ یحییٰ ہے جو اسے بہکاتا ہے انھوں نے یحییٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو طلب کیا اسے قتل کی دھمکی دی اور کفر کا الزام لگایا یہ اطلاع ہادی کے یحییٰ سے ناراض ہونے کا سبب ہوئی۔

یحییٰ بن خالد کی طلبی

محمد بن یحییٰ بن خالد بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہادی نے یحییٰ کو طلب کیا اس وقت کی طلبی سے اس کے ہوش وحواس جاتے رہے وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا۔ اس نے اپنے اہل وعیال کو خیرباد کہا خوشبو لگائی اور نیا لباس پہنا اُسے یقین تھا کہ میں ضرور قتل کر دیا جاؤں گا۔ جب یہ ہادی کے سامنے پیش کیا گیا تو انھوں نے اس سے کہا میں کیا سن رہا ہوں یحییٰ نے کہا میں آپ کا غلام ہوں اور غلام بجز اپنے آقا کی اطاعت کے اور کیا کر سکتا ہے۔ ہادی نے کہا تو پھر کیوں تم میرے اور میرے بھائی کے درمیان آڑے آتے ہو۔ اور اسے میرے خلاف بھڑکاتے ہو۔ یحییٰ نے کہا بھلا امیر المومنین میں آپ لوگوں کے بیچ میں دخل دینے والا کون، آپ کے باپ نے مجھے ان کا اتالیق اور داروغہ مقرر کیا تھا ان کے حکم کی بجا آوری میں نے کی پھر جناب والا نے بھی مجھے اسی فرض کے انجام دینے کا حکم دیا اور میں نے آپ کے حکم کی بجا آوری کی۔ ہادی نے پوچھا پھر ہارون نے یہ کیا حرکت کی۔ اس نے کہا جی نہیں اس نے کچھ نہیں کیا ہے اور نہ اس کے دل میں کچھ ہے۔ اس گفتگو سے اُن کا غصہ فرو ہو گیا۔

ہارون الرشید کو یحییٰ بن خالد کا مشورہ

واقعہ تو یہ تھا کہ ہارون اپنی ولیعہدی سے علیحدہ ہونے کے لئے خوشی سے تیار تھا مگر یحییٰ نے اسے روک دیا اس پر ہارون نے اس سے کہا کہ میں کیوں اس جھگڑے میں پڑوں استعفا کے بعد بھی مزے سے چین کروں گا کس چیز کی کمی ہے اپنی چچیری بہن کے ساتھ مدت العمر گزار دوں گا۔ ہارون اپنی بیوی ام جعفر پر فریفتہ تھا یحییٰ نے کہا بھلا خلافت کے مقابلے میں ان باتوں کی کیا حقیقت ہے اور ممکن ہے کہ استعفا دینے کے بعد تمھارے ہاتھ میں یہ بات بھی نہ رہے بلکہ سب ہی سے ہاتھ دھونا پڑے۔ کبھی اس معاملہ میں ہادی کی بات نہ ماننا۔

ہادی اور یحییٰ بن خالد کی گفتگو

ہادی نے جو عیسیٰ باذ میں مقیم تھے ایک رات یحییٰ کو طلب کیا۔ اس بے وقت کی طلبی سے یحییٰ خوف زدہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ اس وقت خلوت گاہ میں تھے یحییٰ کے آنے کے بعد انھوں نے اس شخص کو بھی طلب کیا جس نے ہادی کو یحییٰ سے ڈرایا تھا مگر وہ موجود نہ تھا ہادی کا مطلب یہ تھا کہ یہ اس سے باتیں کرے اور ہارون کے پاس جائے چنانچہ وہ بہت دیر تک ان سے باتیں کرتا رہا۔ یحییٰ نے ہارون کے بارے میں بھی اُن سے گفتگو کی اور ہادی نے یحییٰ سے وعدہ کیا کہ وہ میری طرف سے اطمینان رکھے نیز ہادی نے ایک یاقوت سُرخ کی انگوٹھی بھی جو وہ پہنے تھے اسے دی اور کہا کہ یہ میری امانت ہے احتیاط سے رکھنا۔ اس کے بعد یحییٰ ان کے پاس سے چلا آیا۔ اس شخص کی پھر تلاش ہوئی اور وہ ہادی کے پاس پیش ہوا۔ اس ملاقات کے بعد ہادی یحییٰ سے خوش ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سے زیادہ اشخاص نے یہ بات بیان کی ہے کہ جس شخص کی تلاش کی گئی تھی وہ ابراہیم الموصلی تھا۔

ہادی کی یحییٰ بن خالد سے معذرت

صالح بن سلیمان بیان کرتا ہے کہ ایک دن ہادی نے ربیع سے کہا یحییٰ بن خالد کو سب کے بعد میرے پاس آنے کی اجازت دینا۔ ربیع نے یحییٰ کو بلا بھیجا مگر وہ اس کی زندگی سے مایوس ہو گیا جب صبح کو وہ دربار میں بیٹھے تو کوئی ایسا نہ تھا جسے دربار میں بار نہ دیا گیا ہو اس وقت عبدالصمد بن علی بن عباس بن محمد اور ان کے دوسرے تمام اعزا اور سپہ سالار عساکر دربار میں موجود تھے سب کے آخر میں یحییٰ کو اجازت ملی ہادی اُسے اپنے قریب بلاتے رہے یہاں تک کہ جب وہ ان کے بالکل سامنے آگیا تو اسے بیٹھنے کا حکم دیا اور اس سے کہا میں تم پر ظلم کرتا رہا ہوں اور تمھاری تکفیر کرتا رہا ہوں تم مجھے معاف کر دو تمام لوگ یحییٰ کی اس عزت افزائی اور ہادی کے اس جملہ سے متحیر ہو گئے۔ یحییٰ نے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور شکر ادا کیا۔ ہادی نے پوچھا کسی شاعر نے تمھارے لئے یہ شعر کہا ہے؟

لو یمس البخیل راحۃ یحییٰ لسخت نفسہ ببذل النوال

ترجمہ۔ اگر بخیل یحییٰ کی ہتھیلی کو چھو لے تو وہ ایسا سخی ہو جائے کہ بخشش کے ساتھ اپنی جان بھی بخش دے

یحییٰ نے کہا یہ اثر امیر المومنین کی ہتھیلی میں ہے نہ کہ آپ کے اس غلام کی ہتھیلی میں۔

ہارون کی یحییٰ بن خالد کی تعریف

رشید کی ولایت عہد سے علیحدگی کے متعلق جب ہادی نے یحییٰ سے گفتگو کی تو یحییٰ نے کہا اگر آپ خود لوگوں کو فسخ عہد اور ترک حلف کی ترغیب دیں گے تو پھر قسم کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں رہے گی مناسب یہ ہے کہ اپنے بھائی کے عہد کے متعلق تو آپ ان کو نہ چھیڑیں البتہ اس کے بعد کے لئے جعفر کی بیعت کرالیں اس طرح اخلاقاً جعفر کی ولیعہدی زیادہ موثر ہو گی۔ ہادی نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو۔ تمھاری رائے خلوص پر مبنی ہے اس کے متعلق غور کرتا ہوں۔

جعفر کی ولیعہدی کے متعلق یحییٰ بن خالد کا مشورہ

خزیمہ بن عبداللہ کہتا ہے کہ جب رشید کی علیحدگی کے سوال میں یحییٰ نے ہادی کی تائید نہیں کی تو انھوں نے اسے قید کر دیا یحییٰ نے ان کی خدمت میں معروضہ پیش کیا کہ میں آپ کو ایک مخلصانہ مشورہ دینا چاہتا ہوں ہادی نے اسے بلایا اس نے کہا کہ میں آپ سے تنہائی میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ تخلیہ ہو گیا یحییٰ نے کہا اے امیر المومنین نصیب دشمناں اگر آپ کو موت آجائے تو کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ یہ سب لوگ جعفر کی خلافت کو تسلیم کر لیں گے۔ حالانکہ ابھی وہ سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچا ہے اور کیا وہ اسے اپنی نماز، حج اور جہاد میں امام بنائیں گے۔ ہادی نے کہا خدا یہ خیال تو میرا بھی نہیں ہے۔ یحییٰ نے کہا کیا آپ اس بات سے مطمئن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ خود آپ کے اعزا میں سے شبیر مثلاً فلاں اور فلاں نیز ان کے علاوہ دوسرے لوگ اس کے عہد میں خلافت کے لئے جد وجہد نہ کریں گے اور اس طرح یہ منصب عظمیٰ آپ کے باپ کی اولاد سے نکل جائے گا۔ ہادی نے کہا یحییٰ تم نے مجھے آگاہ کر دیا۔ اس بنا پر یحییٰ کہا کرتا تھا کہ جتنے خلفا سے میری گفتگو ہوئی ہے ان میں موسیٰ سب سے زیادہ عقلمند تھا۔ یحییٰ نے ان سے یہ بھی کہا کہ اگر رشید تمہارا بھائی پہلے سے ولیعہد نہ بھی ہوتا تب بھی آپ کے لئے مناسب یہی تھا کہ خود آپ اسے ولیعہد بنا دیں چہ جائیکہ آپ خود اُسے اس ولیعہدی سے جو مہدی نے اس کے لئے مقرر کی ہے اسے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں۔ امیر المومنین میں تو یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اس معاملے کو علیٰ حالہ رہنے دیں جب جعفر سن بلوغ کو پہنچ جائے خود رشید اپنی ولیعہدی سے دست بردار ہو جائے گا اور سب سے پہلے وہی جعفر کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ ہادی نے اس کے مشورہ اور رائے کو قبول کیا اور اسے رہا کر دیا۔

www.KitaboSunnat.com

ہارون الرشید کی مہدی سے علیحدگی

محمد بن یحییٰ کہتا ہے کہ رشید کو ولیعہدی سے علیحدہ کرنے کے متعلق اگرچہ میرے والد نے ہادی سے گفتگو کی تھی مگر پھر بھی اپنے اکثر موالیوں اور سرداران فوج کی تحریک پر ہادی نے رشید کی علیحدگی کا مستقل ارادہ کر لیا۔ یہ بات صحیح طور پر معلوم نہیں کہ آیا رشید نے یہ تجویز قبول کی یا نہیں کی مگر ہادی اس سے بہت سخت ناراض ہو گئے اور اس کی زندگی دوبھر ہو گئی۔ یحییٰ نے ہارون کو مشورہ دیا کہ آپ شکار کی اجازت لے کر ان سے دور چلے جائیں اور جس طرح بنے علیحدہ رہ کر یہ زمانہ گزار دیں۔ ہارون نے اس کے متعلق ایک معروضہ ہادی کی جناب میں پیش کیا ہادی نے اسے اجازت دیدی۔ ہارون مدینۃ السلام سے چل کر قصر مقاتل آیا اور یہاں چالیس دن مقیم رہا۔ اب ہادی کو محسوس ہوا کہ ان کی کارروائی عادلانہ نہ تھی نیز انھیں ہارون کی یہ ارادی علیحدگی اور کشیدگی محسوس ہونے لگی انھوں نے اسے لکھنا شروع کیا کہ پلٹ آؤ مگر ہارون ٹالتا رہا اس طرح یہ معاملہ بہت بڑھ گیا۔ ہادی نے اسے بہت برا بھلا کہا نیز اس کے موالی اور سرداران فوج نے بھی اس پر زبان درازیاں کیں۔ اس وقت فضل بن یحییٰ رشید اور اپنے باپ کی طرف سے آستانہ خلافت پر متعین تھا وہ تمام واقعات کی اطلاع رشید کو لکھ دیتا تھا رشید اپنے مقام سے پلٹ آیا اور اب معاملہ نے بہت طول کھینچا۔

خیزران کا یحییٰ بن خالد کو پیغام

یحییٰ بن خالد کا مولیٰ یزید بیان کرتا ہے کہ خیزران نے عاتکہ کو جو ہادی کی دایہ تھی یحییٰ کے پاس بھیجا اس نے یحییٰ کے سامنے رونا پیٹنا شروع کیا اور کہا کہ سیدہ آپ سے کہتی ہیں کہ خدا کے لئے تم میرے بیٹے کو قتل نہ کراؤ جو خواہش اس کے بھائی کی ہے اسے قبول کرنے دو۔ دنیا اور اس کی تمام چیزوں کے مقابلہ میں مجھے ہارون کی زندگی زیادہ محبوب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ نے اسے ڈانٹا کہ تجھے ان امور میں دخل دینے کا کیا حق ہے اگر ایسا ہوا جیسا کہ تم کہتی ہو تو پہلے میری اولاد اور تمام کنبہ قتل ہو جائے گا تب کہیں اس تک نوبت آئے گی۔ میں اس کو دھوکا دے سکتا ہوں مگر اپنے نفس اور اپنی اولاد کو تو دھوکا نہیں دے سکتا۔

ہادی کی یحییٰ کو قتل کی دھمکی

جب ہادی نے دیکھا کہ انعام، اکرام جاگیر کسی چیز کا ہارون کے معاملہ میں یحییٰ پر اثر نہیں ہوتا تو انھوں نے یحییٰ کو پیام بھیجا کہ اگر تم اپنے طرز عمل سے باز نہ آؤ گے تو میں تم کو قتل کر دوں گا۔ اسی خوف و خطر کی حالت میں یہ سارا زمانہ بسر ہوا۔ اسی زمانہ میں یحییٰ کی ماں نے انتقال کیا مگر وہ بغداد کے قصر خلد میں ہارون کی خدمت میں تھا جنازے میں شریک بھی نہ ہو سکا۔ ہارون بغداد میں اپنی ولی عہدی کے زمانے میں اسی قصر میں فروکش ہوتا تھا اور یحییٰ اس کے ہمراہ ہوتا اگرچہ وہ فروکش اپنے مکان میں ہوتا مگر صبح و شام ہارون کی خدمت میں حاضر رہتا۔

ہادی کا ہارون سے خطاب

ہادی نے اپنے خلافت کے ابتدائی عہد میں ایک مرتبہ دربار خاص منعقد کیا۔ ابراہیم بن جعفر بن ابی جعفر ابراہیم بن سلم بن قتیبہ اور حرانی کو دربار میں بلایا یہ سب لوگ ہادی کے بائیں جانب بیٹھ گئے ان کے ساتھ وہاں ہادی کا حبشی خدمت گار اسلم نامی جس کی کنیت ابو سلیمان تھی موجود تھا ہادی اس پر بہت اعتماد کرتے تھے یہ اسے اپنے پاس بلا رہے تھے کہ اتنے میں صالح مصلّی بردار نے آکر عرض کیا کہ ہارون بن المہدی حاضر ہے، حکم ہوا کہ آنے دو۔ اس نے دربار میں آکر ہادی کو سلام کیا اس کے دونوں ہاتھوں کو بوسہ دیا اور پھر دوسری سمت سے ہو کر ان کے داہنے جانب آخری نشست پر بیٹھ گیا موسیٰ دیر تک سر جھکائے اسے غور سے دیکھتے رہے پھر ہارون کو مخاطب کر کے کہا مجھے یقین ہے کہ تم اس خواب کے پورا ہونے کے متوقع ہو اور اس وقت بھی تمہارے دل میں وہی آرزو موج زن ہے حالانکہ اس سے تم کوسوں دور ہو اس کے حاصل ہونے میں تم کو بڑے بڑے مصائب جھیلنا پڑیں گے کیوں نہ ہو تم خلافت کے امیدوار ہو۔

ہارون الرشید کے مہدی سے وعدے

یہ سن کر ہارون دوزانو بیٹھ گیا اور اس نے کہا اے موسیٰ یاد رکھو اگر تم نے سر اٹھایا ذلیل ہو جاؤ گے اگر انکسار اختیار کرو گے تمہاری عزت اور بڑھے گی اگر ظلم کرو گے تباہ کر دیئے جاؤ گے میں اللہ سے اس بات کا امیدوار ہوں کہ یہ منصب مجھے نصیب ہوگا اس وقت میں ان لوگوں کے ساتھ انصاف کروں گا جن پر تم نے ظلم کیا ہے ان سے رشتہ قائم کروں گا جن کو تم نے علیحدہ کر دیا ہے تمہاری اولاد کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھوں گا اور اپنی بیٹیوں سے ان کی شادیاں کر دوں گا اور اس طرح امام مہدی کا جو حق مجھ پر عائد ہوتا ہے اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری طرح عہدہ برآ ہونے کی سعی بلیغ کروں گا۔ موسیٰ نے کہا اے ابو جعفر بے شک تم سے اسی قسم کی توقع کی جاتی ہے میرے قریب آؤ۔ ہارون ان کے پاس گیا اور اس نے ان کے دونوں ہاتھوں کو بوسہ دیا اور پھر اپنی نشست پر واپس جانے لگا۔

ہادی کا ہارون الرشید سے حسن سلوک

ہادی نے کہا یہ نہیں ہوگا ہمارے معزز شیخ اور شریف فرماں روا یعنی تمہارے دادا منصور نے ہمیشہ تم کو میرے ساتھ بٹھایا ہے۔ چنانچہ اب ہادی نے اسے بھی اپنے برابر صدر مجلس میں جگہ دی اور خزانچی کو حکم دیا کہ اسی وقت دس لاکھ دینار میرے بھائی کو لے جا کر دو نیز جب خراج وصول ہو جائے تو اس میں سے نصف ان کو دینا۔ اس کے علاوہ اس وقت ہمارے توشہ خانہ میں اور خزانوں میں جو کچھ ہو اور جو ہمیں بیش بہا اشیا اس ملعون خاندان (بنی امیہ) سے دستیاب ہوئی ہیں وہ سب ان کو لے جا کر دکھاؤ اور جس قدر یہ چاہیں اُس میں سے لیں خزانچی نے حکم کی بجا آوری کی۔ جب ہارون دربار سے اٹھا تو ہادی نے صالح کو حکم دیا کہ ان کا گھوڑا فرش دربار تک لاؤ۔

مہدی کا خواب

عمر والرومی اس واقعہ کا راوی بیان کرتا ہے چونکہ ہارون مجھ سے مانوس تھے میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور میں نے پوچھا اے میرے آقا وہ کیا خواب ہے جس کی طرف امیر المومنین نے اشارہ کیا ہے۔ ہارون نے کہا مہدی نے یہ بات بیان کی تھی کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے ایک شاخ موسیٰ کو دی اور ایک ہارون کو دی موسیٰ کی شاخ کی صرف چوٹی پر تھوڑے سے پتے نکلے ہیں اور ہارون کی شاخ میں نیچے سے لے کر اوپر تک پتے نکلے ہیں مہدی نے حکم بن موسیٰ القمری ابو سفیان کو بلایا اور اس خواب کی تعبیر و دریافت کی اس نے کہا حکومت دونوں کو ملے گی مگر موسیٰ کا زمانہ قلیل ہوگا البتہ ہارون اپنی مدت العمر خلیفہ رہے گا اور اس کا عہد خلافت بہترین عہد ہوگا۔

ہارون الرشید کا پابندی عہد

اس کے چند ہی روز کے بعد موسیٰ بیمار پڑے اور صرف تین دن علیل رہ کر انھوں نے انتقال کیا۔ ہارون نے خلیفہ ہونے کے بعد حمدونہ کی شادی جعفر بن موسیٰ اور فاطمہ کی شادی اسمٰعیل بن موسیٰ سے کر دی، خلافت سے پہلے جو وعدے اس نے کئے تھے وہ سب پورے کئے اور واقعی اس کا عہد بہترین عہد ثابت ہوا۔

بیان کیا گیا ہے کہ ہادی حدیثۃ الموصل گئے تھے وہاں بیمار ہو گئے جب مرض نے شدت اختیار کی تو پلٹ آئے۔

عمالوں کی طلبی کا فرمان

عمر و لشکری شاگرد ہیثم بیان کرتا ہے کہ شرق و غرب میں اپنے تمام عمالوں کو حاضری دربار کا فرمان لکھ کر ہادی حدیثۃ سے پلٹے۔ جب ان کی حالت نازک ہوئی تو وہ تمام عمائد اور اکابر جنھوں نے ہادی کے ایما سے اُن کے بیٹے جعفر کی ولایت عہد کی بیعت کی تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشاورت کے لئے جمع ہوئے اور انھوں نے کہا کہ اگر یحیٰی کو یہ اقتدار حاصل ہو گیا تو وہ ہم سب کو قتل کر دے گا کسی کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔ طے یہ پایا کہ ہم میں سے کوئی ایک ہادی کا حکم لے کر یحیٰی کے پاس جائے اور اسے قتل کر دے مگر پھر ان لوگوں نے کہا کہ اگر امیر المومنین اچھے ہو گئے تو ہم اپنی اس کارروائی کا ان کو کیا جواب دے سکیں گے اس خوف سے یہ سب لوگ چپ ہو گئے۔

خیزران کی یحیٰی بن خالد کو ہدایت

خیزران نے یحیٰی کو اطلاع دی کہ اب اس کا وقت آخر ہے جو مناسب ہو وہ انتظام کر لو اور پوری طرح تیار رہو رشید کی تمام زندگی میں حقیقی اقتدار حکومت اسی کو حاصل رہا۔ یحیٰی نے بہت سے منشی بلائے ان کو فضل بن یحیٰی کے مکان میں ایک جگہ بٹھایا انھوں نے اس تمام رات رشید کی جانب سے تمام والیوں اور عمال سلطنت کو مراسلے لکھے جس میں ہادی کی وفات کی اطلاع لکھی اور یہ لکھا کہ میں رشید تم کو تمھارے موجودہ مناصب پر برقرار رکھتا ہوں جب ہادی کی روح پرواز کر گئی تو اب یہ مراسلے ڈاک کے ذریعہ تمام اقطاع اور اکناف سلطنت میں دوڑا دیے گئے۔

خیزران کا عہد

فضل بن سعید اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ خیزران نے قسم کھائی کہ وہ موسیٰ الہادی سے بات نہیں کرے گی اور اسے چھوڑ کر علیحدہ جا رہی تھی جب ہادی کی موت کا وقت قریب آیا اور قاصد نے اس کی اطلاع اسے دی تو اس نے کہا کہ میں کیا کروں۔ خالصہ نے کہا بی بی یہ وقت خفگی اور غصہ کے اظہار کا نہیں ہے آپ ضرور اپنے بیٹے کے پاس جائیں اس نے کہا وضو کے لیے پانی لاؤ تاکہ نماز پڑھ لوں اس کے بعد کہنے لگی کہ ہم پہلے سے اس بات کو ایک دوسرے سے بیان کرتے آئے ہیں کہ آج رات کو ایک خلیفہ مرے گا دوسرا برسر خلافت فائز ہوگا اور تیسرا پیدا ہوگا۔ چنانچہ یہی ہوا کہ اسی رات موسیٰ نے انتقال کیا رشید خلیفہ ہوئے اور مامون پیدا ہوا۔

فضل بن سعید کی روایت

فضل بن سعید اس روایت کا بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عبداللہ سے بیان کی اس نے مجھ سے بالکل وہی واقعہ بیان کیا جو میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ خیزران کو یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی تھی اس نے کہا خیزران نے یہ بات اوزاعی سے سنی تھی۔

خیزران کو ہادی کی موت کی اطلاع

سلیمان کی پوتی زینب بیان کرتی ہے کہ جب موسیٰ نے عیسیٰ باذ میں انتقال کیا تو خیزران نے ہمیں یہ خبر سنائی اس وقت وہاں ہم چار عورتیں موجود تھیں ایک میں ایک میری بہن اور ام الحسن اور عائشہ سلیمان کی بیٹیاں ہمارے ساتھ ریطہ ام علی بھی تھی۔ خالصہ آئی خیزران نے اس سے پوچھا کیا ہوا، اس نے کہا موسیٰ نے انتقال کیا اور لوگوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے دفن کر دیا۔ خیزران نے کہا کہ اگر موسیٰ مر گیا تو ہارون تو زندہ ہے۔ ستولا۔ خالصہ ستولائی۔ خیزران نے بھی پیا اور ہم سب کو بھی پلایا پھر اسے حکم دیا کہ میری ان آقا زادیوں کو چار لاکھ دینار لا کر دو۔ پھر پوچھا میرے بیٹے ہارون نے اب تک کیا کیا اس نے کہا انھوں نے قسم کھائی ہے کہ وہ ظہر بغداد میں پڑھیں گے خیزران نے کہا تو سواریاں منگواؤ میں اب یہاں بیٹھ کر کیا کروں وہ تو بغداد روانہ ہو گئے۔ خیزراں بھی بغداد میں ہارون سے آ ملی۔

ہادی کی وفات و مدت حکومت

ابو معشر کہتا ہے کہ موسیٰ نے جمعہ کی رات کو ربیع الاول کے نصف میں وفات پائی۔ واقدی کہتا ہے کہ موسیٰ نے عیسیٰ باذ میں ماہ ربیع الاول کے نصف میں وفات پائی۔ ہشام بن محمد کہتا ہے کہ موسیٰ الہادی نے جمعہ کی رات ۱۴ ربیع الاول ۱۷۰ھ میں انتقال کیا۔ بعض ارباب سیر نے یہ بیان کیا ہے کہ ہادی نے جمعہ کی رات ۱۶ ربیع الاول کو وفات پائی اور ایک سال تین مہینے حکومت کی ہشام کہتا ہے کہ ہادی نے چودہ ماہ حکومت کی اور چھبیس سال عمر پائی واقدی کہتا ہے کہ ہادی کی مدت خلافت ایک سال ایک ماہ اور بائیس دن ہے۔ متذکرۂ بالا ارباب سیر کے علاوہ اور راویوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ہادی نے سنیچر کے دن ۱۴ ربیع الاول کو یا جمعہ کی رات میں تئیس سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ایک سال ایک ماہ اور ۲۳ دن حکومت کی۔ اس کے بھائی ہارون بن محمد الرشید نے نماز جنازہ پڑھی ابو محمد کنیت تھی۔ ان کی ماں خیزراں ام ولد ہے۔ یہ عیسیٰ باذ الکبریٰ میں اپنے ہی باغ میں دفن کیے گئے۔

ہادی کا حلیہ

یہ دراز قامت، فربہ اندام، جمیل و شکیل اور گورے تھے۔ سرخ مونچھیں تھیں بالائی ہونٹ سکڑا ہوا تھا اطبق لقب تھا یہ رے کے علاقہ میں شیروان میں پیدا ہوئے تھے۔

ہادی کی ازواج و اولاد

نو بچے تھے، سات لڑکے اور دو لڑکیاں ایک لڑکا جعفر تھا جسے وہ خلافت کے لیے تیار کر رہے تھے اور دوسروں کے نام یہ ہیں۔ عباس، عبداللہ اسحاق، اسمٰعیل، سلیمان اور موسیٰ الاعمیٰ یہ اندھا تھا اور ہادی کے مرنے کے بعد پیدا ہوا تھا ان سب کی مائیں لونڈیاں تھیں، بیٹیوں میں ایک ام عیسیٰ مامون کی بیوی تھی اور دوسری ام العباس بنت مومنی تھی جس کا لقب لوزنہ تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۵

خلیفہ ہادی کی سیرت

سعید بن مسلم کا بیان سندھی بن شاہک بیان کرتا ہے کہ جب مہدی کے مرنے اور ہادی کے خلیفہ ہونے کی خبر آئی اس وقت میں ہادی کے ساتھ جرجان میں موجود تھا۔ یہ فوراً ڈاک کے ذریعہ بغداد روانہ ہوئے۔ سعید بن سلم بھی ان کے ہمراہ تھا۔ مجھے انھوں نے خراسان بھیج دیا تھا یہ حسب ذیل واقعہ مجھ سے اسی سعید نے بیان کیا کہ جب ہم جرجان کے مکانات اور باغوں کے درمیان سے گزر رہے تھے تو ہادی کو ان باغوں میں سے ایک شخص کے گانے کی آواز آئی انھوں نے اپنے صاحب شرطہ کو حکم دیا کہ اس شخص کو ابھی میرے پاس حاضر کرو۔

سلیمان بن عبدالملک اور گویئے کا واقعہ میں نے کہا امیر المومنین اس بیہودہ کا قصہ بالکل سلیمان بن عبدالملک کے قصہ کے مشابہ ہے۔ ہادی نے کہا وہ کیا ہے؟ میں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ سلیمان بن عبدالملک اپنے حرم کے ساتھ اپنی کسی سیرگاہ میں مصروف عیش و نشاط تھا کہ ایک دوسرے باغ سے اسے ایک مرد کے گانے کی آواز آئی اس نے اپنے صاحب شرطہ کو حکم دیا کہ اس گانے والے کو ابھی حاضر کرو۔ وہ اسے لے آیا اور جب وہ گانے والا سلیمان کے روبرو آکر کھڑا ہوا تو اس نے پوچھا تجھے معلوم ہے کہ میں تیرے قریب فروکش ہوں میرے ہمراہ میری حرم ہیں پھر اسی وقت تجھے گانے کی کیا ضرورت پیش آئی کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب گھوڑی نر کی آواز سنتی ہے تو اس کی طرف گردیدہ ہو جاتی ہے! اے غلام اسے نامرد بنا دے چنانچہ اس شخص کو نامرد کر دیا گیا۔ دوسرے سال سلیمان پھر اسی سیرگاہ میں آیا اور وہیں آکر بیٹھا جہاں گزشتہ سال بیٹھا تھا اسے اس گانے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا قصہ بھی یاد آیا اور اب پھر اس نے اپنے کوتوال کو اس کی حاضری کا حکم دیا وہ حاضر کیا گیا اور وہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا تو سلیمان نے اس سے کہا تجھے کسی نے فروخت نہیں کیا کہ ہم ہی خرید لیتے اور نہ کسی نے تجھے یوں ہی بخشا ورنہ ہم تیرے عوض کسی غلام کو دے کر تجھے لے لیتے، اس کے جواب میں بخدا اے لایزال اس شخص نے لفظ خلیفہ سے بھی سلیمان کو مخاطب نہیں کیا بلکہ بے باکانہ طور پر کہنے لگا اے سلیمان اللہ سے ڈرو تم نے میری نسل قطع کر دی، میری آبرو برباد کر دی اور مجھے لذت سے محروم کر دیا اور پھر تم مجھ سے اس قسم کا سوال کرتے ہو بخدا میرا تمہارا معاملہ خدا کے سامنے پیش ہوگا یہ واقعہ سن کر موسیٰ الہادی نے غلام کو حکم دیا کہ کوتوال کو واپس بلاؤ وہ بلا لایا انھوں نے اسے کہا کہ اس شخص سے کوئی تعارض نہ کرو جانے دو۔

ہادی کا دربار عام منعقد کرنے کا حکم

ابو موسیٰ ہارون بن محمد بن اسمٰعیل بن موسیٰ الہادی کہتا ہے کہ مجھ سے علی بن صالح نے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں اپنے لڑکپن میں ایک دن ہادی کے سرہانے کھڑا تھا انھوں نے مسلسل تین دن سے مظالم کی سماعت نہیں کی تھی حرانی آیا اس نے عرض کیا کہ آپ نے تین دن سے مظالم کی سماعت نہیں کی ہے اس طرح تو عوام آپ کے مطیع اور منقاد نہیں رہ سکتے۔ یہ سن کر انھوں نے مجھے دیکھا اور کہا اے علی جاؤ دربار عام منعقد کرو اور دربار خاص ہو یہ حکم سن کر تیزی سے اڑتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ میں ذرا ٹھہرا اور چونکہ اس مفہوم کے لئے انھوں نے جو جملہ کہا تھا وہ مبہم تھا میں نے سوچا کہ اس جملہ سے امیر المومنین کا مطلب کیا ہے مجھے کچھ معلوم نہیں انھیں سے پلٹ کر پوچھوں تو وہ کہیں گے کہ تو میرا حاجب ہو کر میری بات نہیں سمجھتا اب میرے دل میں بات آگئی میں نے اس عرابی کو طلب کیا جو امیر المومنین کی خدمت میں باریاب ہونے آیا تھا اور اس سے ان کے جملہ کے معنی پوچھے اس نے بتا دیئے میں نے حکم دیا کہ تمام پردے اٹھا دیئے جائیں اور دروازے کھول دیئے جائیں چنانچہ اب لوگ بالکل سویرے سے بارگاہ خلافت میں جوق در جوق آنے لگے رات ہونے تک وہ مظالم کی سماعت کرتے رہے۔

علی بن صالح کی ایک اعرابی کی سفارش

جب دربار برخواست ہوا تو میں سامنے جا کر کھڑا ہوا۔ پوچھا کچھ کہنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا جی ہاں امیر المومنین جناب والا نے آج مجھ سے ایسا جملہ کہا تھا کہ پہلے تو میں اس کا مطلب ہی نہ سمجھ سکا کیونکہ میں نے اسے آج سے پہلے کبھی سنا نہ تھا مگر میں اس بات سے بھی ڈرا کہ آپ کے پاس واپس آکر اس کا مطلب دریافت کروں کیونکہ آپ یہ نہ کہیں کہ میرے حاجب ہو کر تم میری بات نہیں سمجھتے اس خوف سے میں نے اس عرابی کو بلایا جو باریابی کے لئے آستانہ خلافت پر حاضر تھا اس نے مجھے آپ کے جملہ کا مطلب سمجھا دیا اس کی اس خدمت کا آپ میری طرف سے کوئی صلہ دیدیجئے انھوں نے کہا اچھی بات ہے ایک لاکھ درہم لے جا کر دیدو میں نے عرض کیا امیر المومنین وہ تو زیادتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے دس ہزار بہت ہیں اتنے میں وہ خوش حال ہو جائے گا' کہنے لگے علی میں بغاوت کرتا ہوں اور تم بخل کرتے ہو

خیزراں کی عیادت پر مظالم کی سماعت کو ترجیح

یہی راوی علی بن صالح دوسرے سلسلے سے بیان کرتا ہے ایک مرتبہ خیزران کچھ بیمار ہوئی ہادی اس کی عیادت کے لئے چلے راستہ میں عمر بن بزیع نے سامنے آکر عرض کیا کہ اس سے زیادہ ضروری فرض موجود ہے پہلے ادھر چلئے۔ پوچھا کیا۔ عمر نے کہا مظالم آپ نے تین روز سے سماعت نہیں فرمائی ہے۔ اس عیادت سے یہ زیادہ ضروری ہے۔ ہادی نے اپنی جلو میں چلنے والی جماعت کو اشارہ کیا کہ دربار عام کی طرف چلو اور اپنے ایک خدمت گار کو خیزران کے پاس اپنے اس وقت کے نہ آنے کی معذرت کے لئے بھیج دیا اسے ہدایت کی کہ کہہ دینا کہ عمر بن بزیع نے ہمیں متنبہ کیا کہ اللہ کے حق کی ادائیگی ہم پر تمھارے حق سے زیادہ ضروری ہے۔ اس وجہ سے ہم آج تمھارے پاس نہ آسکے' انشاء اللہ کل صبح عیادت کو آئیں گے۔

عبداللہ بن مالک سے جواب طلبی

عبداللہ بن مالک مہدی کا کوتوال بیان کرتا ہے کہ مہدی ہادی کے ندیموں اور گویوں کو طلب کرکے مجھے ان کے مارنے کا حکم دیتے' ہادی مجھ سے ان کی سفارش کرتے کہ میں ان کے ساتھ ملائمت اور نرمی برتوں۔ مگر میں ہادی کی سفارش پر ذرا توجہ نہ کرتا اور مہدی کے حکم کی بجا آوری کر دیتا۔ جب ہادی خلیفہ ہوئے تو اب مجھے یقین تھا کہ میں مارا جاؤں گا ایک دن انھوں نے مجھے طلب کیا۔ میں سر سے کفن لپیٹ کر اور حنوط مل کر حاضر دربار ہوا وہ ایک کرسی پر متمکن تھے تلوار اور چمڑا سامنے رکھا تھا۔ میں نے سلام کیا اس کے جواب میں انھوں نے کہا تجھ پر سلامتی نہ ہو تم کو وہ دن بھی یاد ہے جب میں نے حرانی کے متعلق تم سے کہلا بھیجا تھا اور امیرالمومنین نے اس کے مارنے اور قید کرنے کا حکم دیا تھا۔ تم نے میری سفارش نہیں مانی' نیز فلاں اور فلاں ندیموں کے معاملہ میں بھی تم نے میری کچھ نہ سنی۔

عبداللہ بن مالک کی معذرت

میں نے عرض کیا امیرالمومنین بجا ارشاد فرماتے ہیں۔ اجازت ہو تو کچھ میں بھی اس کے متعلق عرض کروں۔ انھوں نے مجھے عذر پیش کرنے کی اجازت دی میں نے عرض کیا امیرالمومنین میں آپ سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ اگر آپ مجھے اسی عہدہ پر مقرر کریں جس پر آپ کے والد نے مجھے کیا تھا اور پھر آپ مجھے کسی کام کا حکم دیں اور آپ کا کوئی لڑکا مجھے اس کی خلاف ورزی کا حکم دے میں اس کا حکم بجالاؤں اور آپ کے حکم کی نافرمانی کروں تو کیا یہ بات آپ کو اچھی معلوم ہوگی' انھوں نے کہا یہ تو نہیں ہوسکتا' میں نے کہا تو بس یہی طرز میرا آپ کے اور آپ کے والد کے ساتھ تھا۔

عبداللہ بن مالک کی معافی و بحالی

یہ جواب سن کر انھوں نے مجھے اپنے قریب بلایا میں نے ان کے ہاتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چومے۔ انھوں نے مجھے خلعت سے سرفراز کیا اور کہا کہ میں تم کو اسی عہدہ پر مقرر کرتا ہوں جس پر تم پہلے فائز تھے جاؤ اپنا کام کرو۔ میں ان کے پاس سے اٹھ کر اپنے مکان چلا آیا۔ مگر پہنچ اور ان کے آئندہ تعلقات پر غور کرتا رہا کہ کیونکر نبھیں گے۔ یہ بالکل نوجوان ہیں شراب کے عادی ہیں وہی لوگ ان کے ندیم وزیر و اہل کار ہیں جن کے متعلق میں نے ان کی بات نہیں مانی تھی۔ مجھے تو یہ نظر آرہا ہے کہ جب یہ شراب سے بدمست ہو جائیں گے تو وہ لوگ میرے متعلق ان کی رائے کو خراب کردیں گے اور وہ کام کرائیں گے جن کا مجھے اندیشہ ہے۔

ہادی کی عبداللہ بن مالک کے مکان پر آمد

میں بیٹھا ہوا تھا اور اس وقت میری ایک چھوٹی بچی میرے سامنے بیٹھی تھی انگیٹھی سامنے رکھی تھی اور میں چپاتیوں کے ٹکڑے شوربے میں بھگو کر ان کو آگ پر سینک کر بچی کو دے رہا تھا اتنے میں ایک زبردست شور سنائی دیا۔ شور کی کثرت اور ٹاپوں کی آواز سے میں نے تو خیال کیا کہ دنیا تہ و بالا ہو گئی اور اب میں نے اپنے دل میں کہا یہ وہی ہے جس کا مجھے ان کی طرف سے اندیشہ تھا اب میری خیر نہیں۔ یکایک دروازہ کھلا خدمت گار اور چوب دار اندر آئے میں نے دیکھا کہ امیر المومنین ہادی بھی ان کے وسط میں ایک گدھے پر سوار موجود ہیں ان کو دیکھتے ہی میں اپنی جگہ سے تڑپ کر لپکا اور میں نے ان کے پاس پہنچ کر ان کے ہاتھ پاؤں چومے بلکہ ان کے گدھے کے کھروں کو بھی بوسہ دیا۔

ہادی کی عبداللہ بن مالک پر عنایت

کہنے لگے اے عبداللہ میں نے تمھارے معاملہ پر غور کیا تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ تمھارے دل میں یہ خطرہ گزرا ہوگا کہ جب میں پی لوں گا اور میرے گرد تمھارے دشمن ہی دشمن ہوں گے تو وہ میرے حسن سلوک کو جو تمھارے متعلق قائم ہوئی ہے بدل دیں گے اور پھر میں تم کو اذیت پہنچاؤں گا اس اندیشہ کی وجہ سے میں خود تمھارے مکان پر آیا ہوں کہ تم سے اپنا انس ظاہر کروں اور بتاؤں کہ میرے دل سے تمھاری رائی نکل گئی ہے لاؤ میں بھی وہی کھاؤں گا جو تم کھا رہے تھے۔ تاکہ تمھارے کھانے میں شریک ہونے اور خود تمھارے گھر آنے سے تمھارا حق مجھ پر قائم ہو اور اس طرح تمھارے دل سے خوف اور دہشت جاتی رہے۔ میں نے چپاتیاں اور سالن کا سکورا ان کے سامنے رکھ دیا انھوں نے اسے کھا لیا اور پھر اپنے خدمت گاروں کو حکم دیا کہ وہ تحفہ لاؤ۔ جو ہم عبداللہ کے لئے اپنے دربار سے لاتے ہیں چار سو خچر درہموں سے لدے ہوئے میرے گھر کے اندر لائے گئے۔ مجھ سے کہا لو یہ تمھارا ہدیہ ہے ان کو اپنے کام میں لاؤ البتہ یہ خچر میرے ہیں ان کو تم اپنے پاس امانت رکھو شاید کبھی کسی سفر کے لئے مجھے ان کی ضرورت ہوئی تو میں منگوالوں گا۔ پھر کہنے لگے اللہ تم کو اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سایہ میں خیریت سے رکھے۔ یہ کہہ کر واپس چلے گئے۔

موسیٰ بن عبداللہ بن مالک کا بیان

عبداللہ بن مالک کا بیٹا موسیٰ کہتا ہے ہمارے محل کے وسط میں جو باغ تھا وہ انھوں نے مجھے دے دیا تھا اسی باغ کے گرد انھوں نے ان خچروں کے اصطبل بنائے اور جب تک ہادی زندہ رہے یہ خود ان خچروں کی نگہداشت کرتے رہے۔

عبداللہ بن یعقوب کو سزا دینے کا حکم

محمد بن عبداللہ بن یعقوب بن داؤد بن طہمان اسلمی کہتا ہے کہ میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ علی بن عیسیٰ بن ماہان کا غضب اور خوشنودی خلفا کی سی تھی میرے باپ کہا کرتے تھے کہ کسی عربی یا عجمی کا میں اس قدر ممنون نہیں ہوں جس قدر عیسیٰ بن ماہان کا ہوں یہ ایک روز میری قید کی حالت میں میرے پاس آیا اس کے ہاتھ میں ایک کوڑا تھا کہنے لگا امیر المومنین موسیٰ الہادی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو سو کوڑے ماروں اب وہ میرے ہاتھ اور مونڈھے پر اس طرح کوڑا رکھنے لگا کہ وہ فقط ان کو مس کرتا اسی طرح اس نے سو شمار کئے اور چلا گیا ہادی نے اس سے پوچھا کیا ہوا اس نے کہا میں نے آپ کے حکم کی بجا آوری کر دی۔ انھوں نے پوچھا پھر اس پر کیا گذری اس نے کہا وہ مر گیا کہنے لگے انا للہ وانا الیہ راجعون تم نے یہ کیا غضب کیا وہ نیک آدمی تھا تم نے سب کے سامنے مجھے بدنام کیا سب یہی کہیں گے کہ امیر المومنین نے یعقوب کو قتل کر دیا جب میرے باپ نے ان کو اتنا پریشان پایا تو کہا کہ امیر المومنین وہ مرا نہیں زندہ ہے۔ اس پر ہادی نے خوشی کے اظہار میں الحمد للہ کہا۔

ہادی کی فضل بن ربیع کو ہدایت

ربیع کے بعد ہادی نے اس کے بیٹے فضل کو حاجب خاص مقرر کر دیا تھا اور اس سے کہا تھا کہ لوگوں کو میرے پاس آنے سے نہ روکنا ورنہ برکت جاتی رہے گی۔ کوئی ایسی بات میرے سامنے پیش نہ کرنا کہ جب میں اس کی تحقیق کروں تو وہ غلط ثابت ہو کیونکہ اس سے حکومت اور رعایا دونوں کو ضرر پہنچے گا۔

ایک مجرم کی رحم کی درخواست

موسیٰ بن عبداللہ بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص ہادی کے سامنے پیش کیا گیا ہادی اس کے جرائم بیان کر کے اسے دھمکی دینے لگے اس نے عرض کیا امیر المومنین بڑی مشکل ہے اگر میں اس فرد جرم کی جواب دہی کروں تو آپ کی بات رد ہوتی ہے اور اگر تسلیم کروں تو جرائم کی پاداش کا مستوجب ہوتا ہوں مگر میں اس کے جواب میں یہ شعر پڑھ دیتا ہوں

فان کنت ترجوانی العقوبۃ بہ رحمۃً فلا تزھدن عند المعافاۃ فی الاجر

ترجمہ۔ جب کہ جو سزا کے بعد بھی آپ کے رحم و کرم کی امید کی جاتی ہے تو پھر ضرور ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ معافی کے قبول کرنے میں تو کچھ دریغ نہ کریں گے۔
یہ سن کر ہادی نے اُس شخص کو رہا کر دیا۔

عمر بن شبہ کا بیان

عمر بن شبہ بیان کرتا ہے کہ سعید بن مسلم ہادی کی خدمت میں حاضر تھا کہ رومیوں کا وفد حاضر دربار ہوا سعید اگرچہ جوان تھا مگر اس کے سر کے بال جا چکے تھے اس وجہ سے اس نے ایک بڑی ٹوپی پہن رکھی تھی موسیٰ نے اس سے کہا کہ اپنی ٹوپی اتار دو تاکہ اپنے سر کی صفائی کی وجہ سے تم کبیر سن نظر آؤ۔

ہادی اور حسن بن عبد الخالق

یحییٰ بن الحسن بن عبد الخالق اپنے باپ کی روایت نقل کرتا ہے کہ میں فضل بن الربیع کی ملاقات کے لئے عیسا باذ جا رہا تھا اثنائے راہ میں امیر المومنین موسیٰ الہادی سے جو اب خلیفہ تھے مڈبھیڑ ہوئی میں ان کو پہچانتا نہ تھا وہ شوکہ پہنے گھوڑے پر سوار تھے ان کے ہاتھ میں ایک لانبا بانس تھا جو راستہ میں ملتا اسے وہ ٹھوکہ دیتے۔ مجھے للکارا اے فاحشہ زادے اب جو میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ انسان کیا ہے ایک بڑا اب ہے۔ جو میرے سامنے ہے جسے میں نے شام میں دیکھا تھا اور اس کی دونوں رانیں اتنی بڑی ہیں جیسے کہ اونٹ کی رانیں، میں نے فوراً تلوار کے قبضہ پر ہاتھ بڑھایا اس شخص نے کہا معلوم ہے امیر المومنین ہیں۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ دی میرا یہ جانور بار بردار تھا یہ مجھے فضل بن ربیع نے دیا تھا اور اس نے اسے چار ہزار درہم میں خریدا تھا، میں محمد بن القاسم صاحب الحرس کے مکان میں گھس گیا امیر المومنین اس کے دروازے پر ٹھہر گئے۔ بانس ان کے ہاتھ میں تھا انھوں نے مجھ سے کہا، اے فاحشہ زادے باہر آ مگر میں نہیں گیا وہ اپنی راہ چلے گئے۔ میں نے فضل سے کہا کہ آج امیر المومنین سے میرا مواجہہ ہو گیا تھا اور یہ واقعہ پیش آیا اس نے کہا سوائے بغداد کے کسی اور جگہ میں تمہاری صورت نہ دیکھوں فوراً بغداد چلے جاؤ جب میں جمعہ کی نماز کے لئے وہاں آؤں مجھ سے ملنا اس کے بعد میں ہادی کی زندگی میں پھر کبھی عیسا باذ نہیں گیا۔ حسین بن معاذ بن مسلم ہادی کا ہمدم شریک بھائی بیان کرتا ہے کہ جب میں اور موسیٰ تنہا ہوتے تو ان کا ذرا بھی رعب میں محسوس نہیں کرتا، کیونکہ لمبا اوقات میرے ان کے کشتی بھی ہوئی اور میں نے ان کو زمین پر پٹک دیا مگر جب وہ خلیفہ کا لباس پہن کر دربار کرتے اور اس میں اوامر و نواہی نافذ کرتے تو میں ان کے سرہانے کھڑا ہوتا اس وقت بخدا ان کے رعب اور ہیبت کی وجہ سے میرا دل قابو میں نہ رہتا۔

ابراہیم بن مسلم سے ہادی کی تعزیت

ہادی کے عہد میں ابراہیم بن مسلم بن قتیبہ صاحب مرتبت تھا ابراہیم کا کوئی بیٹا مر گیا ہادی اس کی تعزیت کے لئے اس کے گھر آئے وہ اس وقت ایک دو رنگے گدھے پر سوار تھے کسی شخص کی روک ٹوک نہ تھی جو چاہتا سلام کر لیتا اسی طرح وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم کے ایوان میں اتر پڑے اور اس سے کہا اس کی پیدائش سے تم کو خوشی ہوئی ہوگی مگر ممکن ہے کہ وہ تمہارا دشمن اور باعث مصیبت ثابت ہوتا اور اب اس کی موت سے تم کو رنج پہنچا ہے ممکن ہے کہ اس میں اللہ نے تمہارے لئے کوئی بھلائی مضمر رکھی ہو ابراہیم نے کہا امیر المومنین آپ کے ارشاد سے میرے ہر جزو بدن میں جہاں اب تک غم متمکن تھا اب صبر جاگزیں ہو گیا ہے جب ابراہیم مر گیا تو اس کے بعد سعید بن مسلم صاحب ترتیب مقرر ہوا۔

علی بن حسین پر مہدی کا عتاب

عمر بن شیبہ بیان کرتا ہے کہ علی بن الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الملقب بالجزری نے رقیہ بنت عمرو العثمانیہ سے جو مہدی کے نکاح میں رہ چکی تھی شادی کی اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں موسیٰ الہادی کو اس واقعہ کی خبر ہوئی انھوں نے علی کو بلا کر اسے ڈانٹا اور جاہل ٹھہرایا اور کہا کہ امیر المومنین کی بیوی کے علاوہ کیا دنیا میں اور عورت تیرے لئے نہ تھی اس نے کہا میرے والد رسول اللہ صلعم کی بیویوں کے علاوہ اللہ نے کسی دوسرے کی بیوی کو محرم قرار نہیں دیا ہے امہات المومنین کے علاوہ کسی کو کوئی فضیلت حاصل نہیں اس جواب پر ہادی نے اسے چھڑی ماری اور حکم دیا کہ پانچ سو درے لگائے جائیں چنانچہ اس حکم کی بجا آوری ہوئی انھوں نے علی کو حکم دیا کہ تم اسے طلاق دیدو مگر اس نے نہ مانا یہ ایک چمڑے پر اٹھا کر ایک کونے میں ڈال دیا گیا اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سرا انگوٹھی تھی کسی خدمت گار کی نظر اس پر پڑی کوڑوں کی مار سے علی پر غشی طاری تھی خدمت گار انگوٹھی اتارنے جھکا، علی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے توڑ ڈالا وہ چلاتا ہوا ہادی کے پاس آیا اور ان کو اپنا ہاتھ دکھایا۔ ہادی نے علی کو گالیاں دیں اور کہنے لگے کہ اس کی یہ جرأت ہوئی کہ میرے باپ کے حق کے ساتھ اس نے استخفاف کیا اور مجھ سے یہ گفتگو کی اور اب اس نے میرے خدمت گار کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔

علی بن حسین کی رہائی

ہادی نے ایک شخص کو بھیجا کہ وہ علی سے اس حرکت کی وجہ دریافت کرے اس نے کہا اسی خدمت گار سے پوچھو اسے حکم دو کہ وہ تمہارے سر پر ہاتھ رکھ کر حلف اٹھائے اور حق بات بیان کر دے موسیٰ نے اسی طرح حلف لے کر اس سے پوچھا خدمت گار نے علی کے بیان کی تصدیق کی۔ ہادی کہنے لگے کہ میں اس پر احسان کروں گا بخدا میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ میرا چچیرا بھائی ہے اگر وہ یہ طرز اختیار نہ کرتا تو میں اس کی قرابت سے انکار کر دیتا اس کے بعد ہادی نے علی کو رہا کر دیا۔

ابو ابراہیم المونز بیان کرتا ہے کہ دہری زرہیں پہنے ہوئے ہادی اپنے گھوڑے پر کود کر سوار ہو جاتے تھے۔ مہدی ان کو کہتے تھے کہ یہ میری ریحان ہے۔

زندیقوں کو قتل کرنے کی ہدایت

ایک زندیق مہدی کے سامنے پیش کیا گیا مہدی نے اس سے توبہ کرانا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہی اس نے انکار کیا مہدی نے اسے قتل کر کے سولی پر لٹکا دیا اور موسیٰ سے جو موجود تھا کہا کہ اے میرے بیٹے جب خلافت تم کو ملے تو تم اس جماعت یعنی پیروان مانی کی تلوار سے خبر لینا یہ ایک فرقہ ہے جو ظاہراً طور پر تو لوگوں کو حسن اخلاق کی مثلاً فحش سے اجتناب ترک دنیا اور آخرت کے لئے عمل کی دعوت دیتا ہے جب کوئی شخص ان باتوں کو قبول کر لیتا ہے تو یہ جماعت پھر گوشت کھانے صاف پانی استعمال کرنے اور کیڑے مکوڑوں کے مارنے کو قطعی حرام کر دیتی ہے اس کے بعد وہ دو یعنی نور اور ظلمت کی پرستش کی دعوت دیتی ہے جب اسے بھی کوئی شخص قبول کر لیتا ہے تو اس کے بعد اس شخص کے لئے بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح کرنا بیٹیا بیٹے سے بہانا اور راستہ میں سے چھوٹے بچوں کو چرا کر لے جانا تاکہ ان کو گمراہی کی تاریکی سے نکال کر ہدایت کی روشنی بتائی جائے اصباح ہو جاتا ہے اس فرقہ کو خوب دل کھول کر قتل کرنا اور سولی پر لٹکا دینا اور اس طرح اللہ وحدہ لاشریک لہ کی جناب میں تقرب طلب کرنا میں نے تمہارے دادا عباس کو خواب میں دیکھا کہ انھوں نے میری کمر میں دو تلواریں باندھی ہیں اور ان زندیقوں کے قتل کا حکم دیا ہے۔

اپنے خلیفہ ہونے کے دس ماہ کے بعد ایک دن موسیٰ نے کہا کہ اگر میں زندہ رہا تو اس فرقہ کا ایک شخص بھی زندہ نہ چھوڑوں گا سب کو تہ تیغ کر دوں گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے حکم دیا تھا کہ سولی کے لئے ایک ہزار درخت کے تنے تیار کئے جائیں لوگوں نے کہا کہ یہ مقدار ایک ماہ میں مہیا ہو سکے گی مگر اس کے دو ماہ بعد ہادی نے وفات پائی اس لئے ان کا یہ منصوبہ صرف منصوبہ ہی رہا۔

ہادی اور عیسیٰ بن داب

عیسیٰ بن داب حجازیوں میں سب سے بڑا ادیب اور شیریں گفتار تھا ہادی کے مزاج میں اسے اس قدر دخور حاصل ہو گیا تھا جو کسی دوسرے کو میسر نہ تھا صرف یہی ایک ایسا شخص تھا کہ ہادی کے دربار میں اس کے لئے تکیہ منگوایا جاتا جس کے سہارے وہ بیٹھتا کسی دوسرے کی یہ عزت نہ تھی ہادی اس سے کہا کرتے رات یا دن میں کوئی موقع ایسا نہیں آیا جب کہ تمہاری ملاقات اور موجودگی مجھے دوبھر ہوتی ہو۔ جب تم میری نظروں سے غائب ہوتے ہو مجھے پھر تمہاری دید ہی کی آرزو ہوتی ہے۔ اس کی گفتگو بہت پر لطف ہوتی تھی نہایت عمدہ اور تازہ قصے کہانیاں بیان کرتا بہت سے منتخب اشعار یاد تھے جن کو وہ موقع اور محل کی مناسبت سے پڑھتا۔

عیسیٰ بن داب پر ہادی کی عنایت

ایک رات ہادی نے حکم دیا کہ اسے تیس ہزار دینار دیئے جائیں صبح کو ابن داب نے اپنے داروغہ کو ہادی کی ڈیوڑھی پر بھیجا اور ہدایت کی کہ حاجب سے جا کر کہنا کہ یہ رقم ہمیں بھیج دیجئے اس کا داروغہ حاجب سے ملا اور اسے اس کا پیام پہنچا دیا حاجب نے تبسم کیا اور کہا کہ یہ بات میرے اختیار میں نہیں ہے تم فرمان نویس سے جا کر ملو کہ وہ اس کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقاعدہ حکم لکھ دے اور پھر اسے وہاں لے جاؤ اور یہ کرو۔ داروغہ اس طول طویل کارروائی کو سن کر ابن داب کے پاس واپس آگیا اور اسے ساری داستان سنائی ابن داب نے کہا جانے دو خاموش ہو رہو اور اب اس کے متعلق کسی سے کچھ مت کہو۔ اسی زمانے میں موسیٰ اپنے بغداد کے ایک بالاخانہ پر سیر کے لئے برآمد ہوئے انھوں نے ابن داب کو اس حالت میں آتا ہوا دیکھا کہ اس کے ساتھ صرف ایک غلام تھا ابراہیم الحرانی سے کہنے لگے، یہ کیا بات ہے کہ ہم ابن داب کی حالت میں کوئی تغیر نہیں پاتے اور نہ اس نے ہماری ملاقات کے لئے کچھ اچھا لباس زیب بدن کیا ہے۔ حالانکہ کل رات ہی ہم نے اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے کہ اس کا اثر نمایاں ہونا چاہئے تھا۔ ابراہیم نے عرض کیا امیر المومنین حکم ہو تو اس میں سے کچھ لے جا کر ابھی اسے دیدوں۔ کہنے لگے نہیں تم کو اس کی ضرورت نہیں وہ خود اپنے معاملہ کو خوب جانتا ہے۔ اب ابن داب بھی ان کے پاس آگیا اور حسب عادت ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ خود ہادی نے اس کے معاملہ کو چھیڑا اور کہا کہ تمھارے کپڑے بہت میلے ہو گئے ہیں سردی کا زمانہ ہے اس میں نئے اور نرم لباس کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اس نے کہا امیر المومنین اپنی ضروریات کی تکمیل کی مجھ میں استطاعت نہیں۔ ہادی نے پوچھا یہ کیسے، ہمارا تو خیال تھا کہ جو سلوک ہم نے تمھارے ساتھ کیا ہے اس سے تمھاری حالت درست ہو جائے گی اس نے کہا نہ وہ رقم اب تک میرے پاس آئی اور نہ میں نے وصول کی۔

ہادی نے اسی وقت اپنے صرف خاص کے خزانہ دار کو بلا کر حکم دیا کہ اسی وقت تیس ہزار دینار ابن داب کو دیئے جائیں چنانچہ وہ رقم لائی گئی اور ان کے سامنے ہی ابن داب کو دیدی گئی۔

علی بن لیقطین کا بیان علی بن لیقطین بیان کرتا ہے کہ ایک رات دوسرے مصاحبین کے ساتھ میں بھی موسیٰ کی خدمت میں حاضر تھا ایک خدمت گار آیا اور اس نے اشارے میں کوئی بات ان سے کہی وہ فوراً اٹھے اور ہم سب سے کہہ گئے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے نہ اٹھے، سب بیٹھے رہیں وہ خود چلے گئے اور بہت دیر کے بعد ہانپتے ہوئے آئے اور اپنی مسند پر لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد تنفس کم ہوا اور ان کو سکون ہوا ان کے ساتھ خدمت گار بھی ایک طباق لئے جو کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا ساتھ آیا تھا۔ یہ ان کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

دو باندیوں کا قتل جب وہ دربار میں آئے کانپ رہے تھے اس پر ہم سب اچنبھے میں پڑ گئے انھوں نے خدمت گار کو حکم دیا اسے رکھ دے، اس نے رکھ دیا، پھر حکم دیا کہ طباق پر سے خوان پوش اٹھا دے، اس نے اٹھایا تو ہم نے دیکھا کہ اس طباق میں دو باندیوں کے سر ہیں، ہم نے ان سے زیادہ خوبصورت چہرے یا بال کبھی نہیں دیکھے تھے، ان کے سر کے بالوں میں جواہرات ٹکے ہوئے تھے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشبو مہک رہی تھی اس خوفناک منظر کو دیکھ کر ہم پر بڑا اثر ہوا خود انھوں نے پوچھا جانتے ہو کہ یہ کیوں ہوا ہے ہم نے عرض کیا کہ ہم لوگوں کو کیا خبر کہنے لگے مجھے یہ خبر ملی تھی کہ یہ ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں اور فحش کرتی ہیں میں نے اپنے اس خدمت گار کو ان کی خبر کے لیے متعین کیا تھا اس نے ابھی آکر مجھے اطلاع دی کہ وہ دونوں جمع ہیں۔ میں نے جا کر دیکھا کہ وہ دونوں ایک ہی لحاف میں لپٹی ہوئی فحش کر رہی ہیں میں نے ان کو قتل کر دیا اس کے بعد انھوں نے غلام کو حکم دیا کہ یہ دونوں مرے جا اس کے جانے کے بعد اب پھر انھوں نے اپنی سابقہ گفتگو اس طرح شروع کر دی کہ گویا کوئی بات ہی نہیں ہوئی۔

خیزران کی ہادی سے عطریف کی سفارش

عبداللہ بن محمد البواب بیان کرتا ہے کہ میں کبھی کبھی فضل بن ربیع کے نائب کی حیثیت سے ہادی کا حاجب ہوا کرتا تھا۔ میں ایک دن اُن کے گھر میں بیٹھا ہوا تھا انھوں نے صبح کا کھانا کھایا اور پھر نبیذ طلب کی اس سے پہلے وہ اپنی ماں خیزران سے ملنے گئے تھے اور اس نے اُن سے کہا تھا کہ آپ اپنے ماموں عطریف کو یمن کا والی مقرر کر دیں۔ ہادی نے کہا کہ پینے سے پہلے مجھے یاد دلانا چنانچہ جب وہ پینے بیٹھے تو خیزران نے خمیرہ یا زہرہ کو یاد دہانی کے لیے ان کے پاس بھیجا۔

ہادی کی خیزران کو مشروط پیش کش

انھوں نے کہا کہ جا کر اماں جان سے کہدو کہ یا آپ اس کی بیٹی عبیدہ کے طلاق کو یا یمن کی ولایت کو پسند کر لیں باندی پوری بات تو سمجھی نہیں اس نے صرف یہی سمجھا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ جو آپ اس کے لیے پسند کر لیں اس نے جا کر خیزران سے یہی کہہ دیا اس نے کہا کہ میں نے اس کے لیے یمن کی ولایت پسند کی ہے ہادی نے اس کی بیٹی عبیدہ کو طلاق دیدی اب وہاں سے رونے چلانے کی آواز آنے لگی ہادی نے پوچھا کیا ہے۔ خیزران نے کہا یہ واقعہ ہوا ہے۔ ہادی نے کہا آپ ہی نے اس بات کو پسند کیا ہے اس نے کہا جی نہیں مجھے تو آپ کا پیام اس طرح پہنچایا گیا تھا۔

ہادی کا ندیموں پر عتاب

ہادی نے صالح مصلی بردار کو حکم دیا کہ ننگی تلواریں لے کر تمام ندیموں کے سر پر کھڑے ہو جاؤ اور حکم دو کہ سب اپنی بیویوں کو طلاق دیں خدمت گاروں نے مجھ سے آکر یہ واقعہ سنایا اور اطلاع دی کہ میں کسی کو بھی اندر نہ جانے دوں۔

اسود بن عمارہ کے اشعار

آستانۂ خلافت پر ایک شخص کھڑا ہوا تھا اس نے اپنے لبادہ سے اپنا منہ ڈھانک رکھا تھا اور آہستہ آہستہ ٹہل رہا تھا مجھ سے کہا کہ وہ شعر سناؤ میں نے وہ شعر سنائے جو یہ ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَلِیلَیَّ مِن سَعدٍ اِلَمّا فَسَلِّمَا عَلٰی مَریَمَ لَا یَبعَدِ اللّٰہُ مَریَمَا

وَقُولَا لَھَا ھَل اَلفِرَاقُ عَزَمتِہ فَھَل مِن نَوَالٍ بَعدَ ذَاکِ فَنَعلَمَا

ترجمہ۔ اے میرے نبی سعد کے دونوں دوستو تم منزل کر کے مریم پر سلامتی بھیجنا اللہ سے دور نہ کرے۔ اور کہنا کہ جدائی کے بعد جس کا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ارادہ ہی کر لیا ہے کیا بخشش وصال ہو گی؟ جو کچھ ہو گا تم دونوں کو معلوم ہو جائے گا۔

اس شخص نے جو اپنے لبادے سے چہرے کو ڈھکے ہوئے تھا مجھ سے کہا کہ یعلما نہیں بلکہ تعلما ہے میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہوا اس نے کہا شعر کا حسن و قبح معنی پر موقوف ہے ہمیں اس بات کی کیا ضرورت ہے کہ لوگ ہمارے اسرار سے واقف ہو جائیں' میں نے کہا مگر میں اشعار سے تمہارے مقابلہ میں زیادہ واقف ہوں' اس نے کہا اچھا بتاؤ یہ کس کے شعر ہیں۔ میں نے کہا یہ اسود بن عمارہ النوفلی کے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں اسود بن عمارہ ہوں میں نے اس کے قریب جا کر اس سے کہا کہ امیر المومنین کی یہ کیفیت ہے میں مجبور ہوں اس حالت میں آپ کو ان سے ملنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ سن کر اس نے اپنے گھوڑے کی باگ موڑی اور یہ کہہ کر کہ یہاں سے چل دینا ہی مناسب ہے اپنی راہ چلا گیا۔

خیزراں کا ذکر کرنے کی مخالفت

ابو المعافی کہتا ہے کہ میں نے موسیٰ اور ہارون کی مدح میں عباس بن محمد کو یہ شعر سنائے۔

یَا خَیزُرَانُ ھَنَاکِ ثُمَّ ھَنَاکِ اِنَّ العِبَادَ لَیَسُوءُھُم اِبنَاکِ

ترجمہ۔ اے خیزران تجھے دہری مبارک باد ہو کیونکہ تیرے دونوں بیٹے بندگان خدا پر فرمانروائی کرتے ہیں عباس بن محمد نے مجھ سے کہا دیکھو میں تمہاری بھلائی کے لئے تم سے یہ بات کہے دیتا ہوں کہ موسیٰ نے کہا ہے کہ میری ماں کا کوئی تذکرہ بھلائی یا برائی سے نہ کیا جائے۔

یوسف الصیقل شاعر کا بیان

یوسف الصیقل الواسطی شاعر بیان کرتا ہے کہ قبل اس کے کہ ہادی خلیفہ ہوئے ہوں اور بغداد آئے ہوں ہم جرجان میں ان کے پاس تھے یہ اپنے ایک پر تکلف اور خوبصورت بالاخانہ پر بیٹھے تھے کہ وہاں کسی نے یہ شعر گایا

وَاستَلَّتِ الرِّجَالُ بِالرَّدِینِیِّ سُرعَا

ترجمہ۔ ان کے مردوں نے ردینی نیزے تان لئے۔

اسے سن کر ہادی نے کہا پورا قصیدہ سنایا جائے' چنانچہ پورا قصیدہ سنایا گیا' کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ اس کی کے ایسے اشعار میں ہوتی جن میں درد ہوتا۔

یوسف الصیقل سے جا کر کہو کہ وہ اس طرز میں دوسرے شعر کہے' لوگوں نے مجھ سے امیر المومنین کی فرمائش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کی میں نے اسی وقت یہ شعر کہہ دیئے

لا تلمنی ان اجزعا سیدی قد تمنعا

وابکائی ان کان نا بنیا قد تقطعا

ان موسیٰ بفضلہ جمع الفضل اجمعا

ترجمہ۔ چونکہ میرے آقا نے مجھ سے اعراض کیا ہے اس لئے اگر میں اپنے رنج و غم کا اظہار کروں تو مجھے ملامت نہ کرو بلکہ معذور سمجھو۔ اگر وہ تعلقات جو میں نے مدت کی محنت کے بعد قائم کئے تھے منقطع ہو جائیں تو میری مصیبت کی کیا انتہا ہو سکتی ہے بے شک موسیٰ نے اپنے اخلاق کریمانہ کی وجہ سے تمام کرامتیں اپنے میں جمع کر لی ہیں۔

اشعار پڑھ کر انھوں نے نظر اٹھائی تو ایک گدھا نظر پڑا حکم دیا کہ اس گدھے کو درہم و دینار سے لاد کر یوسف کو لے جا کر دو، چنانچہ لدا ہوا گدھا میرے پاس آ گیا۔

عیسیٰ بن داب سے مہدی کی فرمائش

ابوزہیر کہتا ہے کہ ہادی کے مزاج میں ابن داب کو سب سے زیادہ دخل حاصل تھا۔ ایک دن فضل بن ربیع نے باہر آ کر کہا کہ جو لوگ ملاقات کے لئے آئے ہیں ان کے لئے امیرالمومنین نے حکم دیا ہے کہ وہ واپس جائیں وہ آج نہیں مل سکتے البتہ ابن داب تم اندر چلو ابن داب کہتا ہے کہ میں ہادی کے پاس گیا وہ اپنے بستر پر پڑے ہوئے تھے تمام رات کی بیداری اور مے خواری کی وجہ سے دونوں آنکھیں سرخ تھیں مجھ سے کہا کہ شراب کے متعلق کوئی دلچسپ واقعہ سناؤ میں نے عرض کیا امیرالمومنین ایک مرتبہ بنی کنانہ کے کچھ لوگ شراب پینے کے لئے شام آئے وہاں ان کا ایک دوست مر گیا وہ سب کے سب اس کی قبر پر بیٹھ کر شراب پینے لگے اور ان میں سے کسی نے یہ شعر کہے،

لا تنصرہ دھامۃ من شربھا اسقہ الخمر وان کان قبر

ترجمہ۔ ہامہ کو شراب کا پیاسا مت رکھو اگر ہمارا دوست دفن ہو چکا ہے تو اس کے عوض میں اسی کو خوب شراب پلاؤ۔

اسق ادصالا وھا ماوصدی قاشعا یقشع قشع المتکبر

ترجمہ۔ وصیلہ ہام اور صدیٰ کو ایسی تیز اور تند شراب پلا جو ان کو اس طرح اڑا لے جائے، جیسے تیز آندھی موسم بہار کے ابر کو اڑا کرے جاتی ہے۔

کان حرا فھوی فیمن ھوی کل عودٍ و فنونٍ منکسر

ترجمہ۔ وہ ایک شریف آدمی تھا اسے بھی موت آ گئی اور ہر لکڑی اور درخت کی شاخیں ایک دن ٹوٹنے والی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ی بن داب کا حرانی سے معاہدہ

انھوں نے دوات منگوائی اور یہ اشعار لکھ لئے اور پھر حرانی کو حکم لکھا کہ چالیس ہزار درہم ابن داب کو دیدو مجھ سے کہا دس ہزار تمھارے سنلے ور تیس ہزار تینوں شعروں کے ہیں۔ میں حرانی کے پاس آیا اس نے کہا کہ دس ہزار پر تمھارا ہمارا اس شرط پر ۃ ہوجائے کہ تم حلف اٹھا کر مجھ سے عہد کرو کہ اس بات کو تم امیرالمومنین سے بیان نہیں کروگے۔ میں نے قسم کرکہا تاوقتیکہ وہ خود نہ پوچھیں میں خود ان سے ہرگز اس بات کو نہیں کہوں گا۔ ہادی کا انتقال ہوگیا اور ید خلیفہ ہوگئے مگر ابن داب نے کبھی یہ بات ہادی سے بیان نہیں کی۔

ی کی شان میں شعراء کے قصائد

ابوعامر نے بیان کیا ہے کہ مسلم بن عمرو الخاسر نے یہ قصیدہ موسیٰ کی مدح میں لکھا تھا۔

بعیاباذ حُرَّ من قریش ۔۔۔ علی جنباتہ الشراب المرواع

ترجمہ۔ عیاباذ میں ایک ایسا جوانمرد قریشی ہے جس کے ہاں ہر وقت شراب ناب کا دور جاری ہے۔

یعوذ المسلمون بحقوبیۃ ۔۔۔ اذا ما کان خوف او رجاءً

ترجمہ۔ خوف ہو یا رجا دونوں حالتوں میں تمام مسلمان اس کی پناہ لیتے ہیں۔

و بالمیدان دُورٌ مشرفات ۔۔۔ یشیدھن قومٌ ادعیاء

ترجمہ۔ اور میدان میں بہت سے بلند مکان ہیں جن کا مدعیان باطل نے مضبوط بنایا ہے۔

و کم من قائلٍ انی صحیحٌ ۔۔۔ وتاباہ الخلائق والرواع

ترجمہ۔ اور بہت سے مدعیان شرافت ایسے ہیں کہ جن کے اخلاق اور بشرے ان کے دعوے کی تائید نہیں کرتے۔

لہ حسبٌ یضنّ بہ لیقی ۔۔۔ ولیس لما یضنّ بہ بقاءٌ

ترجمہ۔ اگرچہ وہ اپنی شرافت کی حفاظت میں کوشاں ہے مگر وہ باقی نہیں رہ سکتی۔

علی الضبّی لومٌ لیس یخفی ۔۔۔ بغیطیر فینکشف الغطاء

ترجمہ۔ ضبّی میں ایک ایسا عیب ہے جو چھپائے نہیں چھپتا۔

لعمری لو اقام ابوخدیج ۔۔۔ بنا الدار ما انھدم البناء

ترجمہ۔ قسم ہے میری عمر کی اگر مکان کی بنا ابوخدیج نے اٹھائی ہوتی تو وہ بنیاد نہ ڈھاتی۔

پھر جب مہدی کے بعد ہادی خلیفہ ہوئے تو مسلم الخاسر نے یہ شعر کہے

لقد فاز موسیٰ بالخلافۃ والھدیٰ ۔۔۔ وماتت امیرالمومنین محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فمات الذی عم البریۃ فقدہ وقام الذی یکفیک من تتفقد

ترجمہ۔ موسیٰ نے خلافت اور رہنمائی پائی اور امیر المومنین محمد نے انتقال کیا وہ شخص مر گیا جس کی موت کا رنج تمام عالم کو ہے اور اب وہ اس کی جگہ فائز ہوا ہے جو مرنے والے کا صحیح جانشین ہے۔

اسی سلم الخاسر نے یہ شعر بھی کہے:

تخفی الملوک لموسیٰ عند طلعتہ مثل النجوم لقرن الشمس اذ طلعا

ولیس خلق یری بل مرا وطلعتہ من البریۃ الا ذل او خضعا

ترجمہ۔ موسیٰ کے سامنے دوسرے فرمانروا اس طرح چھپ جاتے ہیں جس طرح آفتاب کے طلوع ہونے کے ساتھ تمام ستارے کافور ہو جاتے ہیں اور تمام مخلوقات میں کوئی ایسا نہیں ہے۔ جو بدر اور اس کی چمک دمک کے سامنے ماند نہ پڑ جائے۔ اسی نے یہ شعر بھی کہے ہیں:

اولا الخلیفۃ موسیٰ بعد والدہ ما کان للناس من مہدیہم خلف

ترجمہ۔ اگر موسیٰ اپنے باپ کے بعد خلیفہ نہ ہوا ہوتا تو لوگوں کے لئے اُن کے مہدی کا کوئی صحیح جانشین نہ ہوتا۔

الا ترٰی اُمۃ الاعمی وارادتہ کانہا من نواحی البحر تغترف

ترجمہ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ کی امت امڈی چلی آرہی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ سمندر سے اپنے چلو بھر رہی ہے۔

من راحتے ملکِ قد عم نائلہ کان نائلہ من جودہ سرف

ترجمہ۔ وہ عطا اس بادشاہ کے دونوں ہاتھوں سے جاری ہے جس کا فیض عام ہے اور اس کی اس فیاضی سے اس کی سخاوت اسراف کی حد تک پہنچ گئی ہے۔ مروان بن ابی حفصہ کہتا ہے کہ موسیٰ کے خلیفہ ہونے کے بعد میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے یہ شعر پڑھا:

ان خلدت بعد الامام محمدٍ نفسی لما فرحت بطول بقائہا

ترجمہ۔ اگر امام محمد کے بعد مجھے حیات جاوداں حاصل ہو تو میں اس درازی عمر سے خوش نہ ہوں گا۔

نیز ان کی مدح میں میں نے یہ شعر کہے:

لبعین الفاشد ظہری وراشنی ابوک قد عاینت من ذاک مشہدا

واتی امیر المومنین لواثق بان لا تمری شربی لدیک ومصدرا

ترجمہ۔ آپ کے والد نے ستر ہزار دے کر میری حالت درست کر دی اور اس سے میں نے خوب عیش کیا۔ اور اب بھی اے امیر المومنین میں وثوق کامل رکھتا ہوں کہ میری خواہش جناب کی بارگاہ میں تشنہ نہ رہے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب میں نے یہ شعر سنائے تو کہنے لگے کہ بھلا صدی کی برابری تو کہاں ممکن ہے مگر بہرحال ہم تم کو خوش کردیں گے مگر اس کے کچھ ہی روز بعد ان کو موت آگئی وہ مجھے کچھ بھی نہ دے سکے اور نہ رشید کی خلافت تک میں نے کسی سے ایک درہم لیا ضحاک بن معن المسلمی بیان کرتا ہے کہ میں موصل کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ شعر میں نے سنائے۔

یا منزلے شجوا الفواد بکلما فلقد ذکرتک بکما الرباب وکلثما

ترجمہ۔ اے میری دل دکھانے والی دونوں قیام گاہو کچھ تو زبان حال سے کہو کیونکہ میں اب بھی تمہارے ہاں رباب اور کلثوم کو مقیم دیکھتا ہوں۔

ما منزلان علی التقادم والبلی ابکی لما تحت الجوانح منکما

ترجمہ۔ کیونکہ باوجود طول مدت اور محو ہو جانے کے آج بھی کوئی اور منزل تم سے زیادہ میرے دلی سوزد فراق کی ہمدردی میں رونے والی نظر نہیں آتی۔

وقد السلام علی کبیر شاقہ طلان قد درسا فھاج فسلما

ترجمہ۔ تم ہی دونوں اس بڈھے کو سلام کا جواب دو جس کے طلب میں ان دونوں بے نشان تودوں نے شوق کا ایک طوفان برپا کر دیا ہے۔ اسی قصیدہ میں میں نے ان کی مدح بھی کہی تھی جب میں اس شعر پر پہنچا:

سبط الانامل بالفعال اخا لھا ان لیس یترک فی الخزائن درھما

ترجمہ۔ اس کی انگلیاں دینے میں ایسی تیز چلتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ تمام خزانوں میں ایک درہم بھی باقی نہ بچے گا۔ اس شعر کو سن کر وہ احمد خزینہ دار کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے کہا احمد معلوم ہوتا ہے کہ کل شام ہمیں یہ دیکھ رہا تھا۔ واقعہ یہ تھا کہ گذشتہ شب میں انھوں نے بہت سا روپیہ خزانوں سے نکلوا کر تقسیم کیا۔

ابراہیم موصلی سے ہادی کی گانے کی فرمائش

ابراہیم الموصلی مشہور گویا بیان کرتا ہے۔ ایک دن ہم موسیٰ کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت ابن جامع اور معاذ بن طیب بھی موجود تھے۔ یہ پہلا دن تھا کہ معاذ ہمارے ساتھ شریک جلسہ ہوا تھا یہ راگوں سے خوب واقف تھا اور پرانے پرانے راگ اسے معلوم تھے، موسیٰ نے کہا جو اپنے گانے سے مجھے بےخود کردے گا، میں اس کی منہ مانگی بات پوری کروں گا۔ ابن جامع نے اپنا گانا سنایا مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوا میں سمجھ گیا تھا کہ یہ کس قسم کے راگ کو چاہتے ہیں مجھ سے کہا ابراہیم تم گاؤ میں نے یہ گیت گایا۔ سلمیٰ اجمعت بنینا ؛ فاین تقولھا اینا

ترجمہ۔ سلمیٰ ہم میں موجود ہے مگر کیونکر کہیں کہ کہاں ہے؟

اسے سن کر ان کو وجد آگیا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک بلند آہ کی مجھ سے کہا دوبارہ گاؤ میں نے پھر گایا، کہنے لگے ہاں اب میری غرض پوری ہوئی میں اسی کو سننا چاہتا تھا کہو کیا مانگتے ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم موصلی کے مطالبہ پر ہادی کی برہمی

میں نے کہا امیر المومنین عبدالملک کی دیوار اور اس کا چشمۂ آب خنارہ یہ سن کر ان کی آنکھیں پھر گئیں اور غصہ میں انگاروں کی طرح دہکنے لگیں کہنے لگے حرامزادے تو چاہتا ہے کہ تمام دنیا میں میری بدنامی ہو اور لوگ اس بات کا چرچا کریں کہ ایک گویئے کے گانے سے امیر المومنین نے بے خود ہو کر اس کی منہ مانگی جاگیر دیدی اگر میں اس بات کو جانتا نہ ہوتا کہ یہ تیری نوری جبالصبے جو تیری عقل اور دانش سلیم پر غالب آگئی ہے تو میں تیرا سر اڑا دیتا۔

ابراہیم موصلی پر نوازش

اس کے بعد وہ تھوڑی دیر تک سر نیچا کئے سوچتے رہے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ملک الموت میرے اور ان کے درمیان کھڑا ہوا ان کے حکم کا منتظر ہے۔ پھر ابراہیم الحرانی کو بلا کر حکم دیا کہ اس جاہل کو بیت المال کے اندر لے جاؤ اور جو یہ چاہے وہاں سے لے۔ ابراہیم مجھے بیت المال کے اندر لے آیا مجھ سے کہا کتنا چاہتے ہو میں نے کہا سو تھیلیاں اس نے کہا اچھا ان سے پوچھ آئے دو میں نے کہا اتنی بھی اس نے کہا ذرا ان سے پوچھ آؤں اب میں سمجھا کہ اس بیت العمل سے اس کا کیا مقصد ہے۔ میں نے کہا اچھا ستر مجھے دو اور تیس تمہاری اکہنے لگا اب معاملہ ٹھیک ہوا لے لو اس سات لاکھ لے کر گھر آیا اور ملک الموت سے میرا پیچھا چھوٹا۔

ہادی کا مرغوب راگ

حکم الوادی بیان کرتا ہے کہ ہادی اس دو پہاڑی راگ کو بہت پسند کرتے تھے جس میں پلٹے کم ہوں اور بار بار کی تکرار سے وہ بے مزہ نہ ہو جائے۔ ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر تھا ابن جامع موصلی زبیر بن دہمان اور غنوی بھی حاضر تھے ہادی نے تین تھیلیاں منگوائیں اور ان کے حکم سے وہ سب کے بیچ میں رکھی گئیں پھر ان کو کھول کر ایک جا کر دیا گیا، اب انھوں نے کہا کہ تم میں سے جو مجھے اس طرز پر گا کر سنائے گا جو مجھے مرغوب ہے تو یہ تمام رقم اس کو دیدی جائے گی۔ ہادی اس قدر بامروت واقع ہوئے تھے کہ اگر کوئی بات ان کو ناپسند ہوتی تو اس کا اظہار نہ کرتے البتہ اس سے اعراض کر لیتے سب گویوں نے گایا مگر کسی کا گانا ان کو پسند نہیں آیا۔

حکم الوادی کو انعام

سب کے آخر میں میری نوبت آئی میں نے جو راگ اٹھایا وہ بالکل ان کے مذاق کے موافق تھا سنتے ہی پھڑک گئے کہنے لگے خوب خوب مجھے شراب پلاؤ اب انھوں نے شراب پی اور روبرو میں آگئے میں اپنی جگہ سے اٹھ کر ان تھیلیوں پر بیٹھ گیا اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ میری ہو چکیں اس موقع پر ابن جامع نے نہایت عمدہ طرز عمل اختیار کیا اور عرض پرداز ہوا کہ امیر المومنین جناب والا نے جس راگ کو پسند فرمایا ہے واقعی وہ قابل ستائش ہے۔ ہم سب نے آپ کے مرغوب طبع طرز ادا کو چھوڑ دیا تھا۔ ہادی نے مجھ سے کہا یہ رقم تمہاری ہے اور پھر شراب پی اب ان کو ذرا بلند آواز سے حکم دینے کی ضرورت ہوئی وہ اٹھے اور حکم دیا کہ تین فراشوں کو حکم دیا جائے کہ وہ اس رقم کو حکم الوادی کے ساتھ لے جائیں ہم سب دربار سے اٹھ کر اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے کے لئے قصر کے صحن میں آئے ابن جامع میرے پاس آیا میں نے اس سے کہا اے ابوالقاسم تم نے ایسے شریف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کو ایسا ہی کرنا چاہئے تھا یہ روپیہ موجود ہے اس میں سے جتنا چاہو وہ تمہارا نذرانہ ہے اس نے کہا یہ تمہیں کو مبارک رہے میں تو چاہتا تھا کہ تم کو کچھ اور زیادہ لے موصلی بھی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کچھ دو میں نے کہا کہ کس بات کا مانگتے ہو تم نے تو ایک لفظ بھی اس موقع پر میرے لئے نہیں کہا بخدا میں ایک درہم بھی تم کو نہیں دیتا۔

یزید بن مزید کی باندی کو دھمکی

محمد بن عبداللہ کہتا ہے کہ قاری ابان کے استاد قاری سعید العلاف نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک دن ہادی کی خدمت میں اس کے ندیم اور مصاحبین خاص حرانی اور سعید بن سلم وغیرہ موجود تھے اور ہادی کی ایک باندی ان سب کو شراب پلا رہی تھی چونکہ وہ بہت پر مذاق اور بذلہ سنج تھی اس لئے وہ ان سب پر فقرے بھی چست کر رہی تھی اتنے میں یزید بن مزید بھی وہاں آیا اس نے وہ فقرے سنے جو وہ باندی حاضرین مجلس پر چست کر رہی تھی اس نے کہا خدائے برتر و بزرگ کی قسم ہے اگر تو نے مجھے ایسے القاب اور الفاظ کہے تو میں اس تلوار سے تیری خبر لوں گا۔ ہادی نے بھی اس باندی سے کہدیا کہ یہ ہی قماش کا آدمی ہے اس سے مذاق مت کرنا یہ ضرور اپنی بات کو پورا کرے گا اس کی دھمکی سے وہ بھی مرعوب ہو گئی اور اس نے یزید کو کوئی نازیبا لفظ نہیں کہا۔ راوی کہتا ہے کہ سعید العلاف اور قاری ابان اباضیہ فرقہ کے خارجی تھے۔

امۃ العزیز

ربیع کی ایک لونڈی امۃ العزیز تھی جو نہایت خوبصورت تھی اور جس کے پستان ابھرے ہوئے تھے۔ ربیع نے اسے مہدی کے نذر کر دیا۔ مہدی نے جب اس کے حسن اور جوبن کو دیکھا کہا کہ یہ موسیٰ کے لئے مناسب ہے انہوں نے اسے موسیٰ کو دیدیا موسیٰ اسے بہت چاہتے تھے اور ان کی تمام اولاد اسی کے بطن سے پیدا ہوئی۔

ہادی کا ربیع کو قتل کرنے کا فیصلہ

ربیع کے کسی دشمن نے موسیٰ سے کہا کہ میں نے ربیع کو یہ کہتے سنا ہے کہ امۃ العزیز سے زیادہ مجھے کسی دوسری عورت سے اس قدر لطف و وصل حاصل نہیں ہوا۔ یہ سن کر موسیٰ کو شدید غیرت لاحق ہوئی اور انہوں نے ربیع کو قتل کر دینے کی قسم کھائی، چنانچہ جب خلیفہ ہوئے تو ایک دن ربیع کو بلا کر اس کے ساتھ کھانا کھایا اس کی بہت خاطر تواضع کی اور شہد کی شراب کا ایک پیالہ اسے دیا۔

ربیع کو مسموم شہد پینے کا حکم

ربیع نے بیان کیا ہے کہ میں جانتا تھا کہ میری جان اس پیالہ میں ہے مگر مجبوری یہ تھی کہ اگر میں اسے رد کر دیتا تو وہ مجھے قتل کرا دیتے کیونکہ میں جانتا تھا کہ میرے ان کی باندی سے مجامعت کرنے کی جو شکایت ان سے کی گئی ہے اس کی وجہ سے وہ میرے دشمن ہو گئے ہیں میرا کوئی عذر اس وقت قابل پذیرائی نہ ہوگا اس خیال سے مجھے اس پیالہ کو پینا پڑا۔

ربیع کی وصیت

وہاں سے ربیع اپنے گھر آیا اس نے تمام بال بچوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں آج ہی یا کل مر جاؤں گا اس کے بیٹے فضل نے پوچھا آپ یہ کیا فرماتے ہیں اس نے کہا موسیٰ نے اپنے ہاتھ سے مجھے زہر کا پیالہ دیا ہے اس کا عمل شروع ہو گیا ہے جیسے اب میں محسوس کر رہا ہوں، اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ربیع نے اپنی سب اولاد کو جو وصیت کرنا تھی وہ وصیت کی اور اس دن یا دوسرے دن اس نے انتقال کیا۔ موسیٰ الہادی کے مرنے کے بعد رشید نے امۃ العزیز سے نکاح کر لیا اور اسی سے علی بن رشید پیدا ہوا۔

فضل بن سلیمان کا بیان

فضل بن سلیمان بن اسحاق الہاشمی کا یہ بیان ہے کہ اپنی خلافت کے پہلے ہی سال جب ہادی عیاباذ میں منتقل ہو گئے انھوں نے ربیع کو منصب وزارت اور دفتر رسائل سے علیحدہ کر کے اس کی جگہ عمر بن بزیع کو مقرر کیا۔ لہٰذا انھوں نے ربیع کو دفتر بندوبست کا ناظم بحال رکھا اور اس خدمت پر یہ اپنی وفات تک قایم رہا۔ ہادی کی خلافت کے چند ماہ بعد ربیع نے انتقال کیا۔ ہادی کو بھی اس کے مرنے کی اطلاع دی گئی مگر وہ شریک جنازہ نہیں ہوئے۔ ہارون نے جو ولیعہد تھا اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ ہادی نے ربیع کی جگہ ابراہیم بن ذکوان الحرانی کو مقرر کر دیا اور ابراہیم کی جگہ اسمٰعیل کو شام اور اس کے ملحقہ علاقوں کے دفتر بندوبست کا ناظم مقرر کیا۔

ربیع کی ہلاکت کے متعلق یحییٰ بن حسن کی روایت

یحییٰ بن الحسن بن عبدالخالق نضل بن الربیع کا ماموں بیان کرتا ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے یہ بات کہی کہ ایک مرتبہ ہادی نے کہا کہ میں ربیع کو قتل کر دینا چاہتا ہوں مگر اس کی کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آتی سعید بن مسلم نے کہا کہ آپ کسی کو حکم دیں کہ وہ مسموم خنجر سے اس کا کام تمام کر دے اور جب وہ ربیع کو ختم کر دے پھر آپ اس قاتل کو فوراً قتل کر دیں۔ ہادی نے کہا یہ رائے مناسب ہے انھوں نے ایک شخص کو اس کام پر متعین کر دیا اور وہ ربیع کی تاک میں اس کے راستے پر بیٹھ گیا۔ ربیع کے ایک نائب نے دربار سے اٹھ کر فوراً ربیع کو اس سازش کی اطلاع دی کہ تمھارے متعلق ایسا حکم دیا گیا ہے اس نے اپنا قدیم معمول کا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کیا اور گھر پہنچ گیا۔ پہلے تو ارادۃً بیمار بنا۔ پھر اس کے بعد واقعی بیمار ہو گیا اور آٹھ روز بیمار رہ کر وہ اپنی موت مر گیا۔ اس کی وفات ۱۷۹ھ میں واقع ہوئی یہی ربیع بن یونس ہے۔

المکتبہ ... جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 01386
www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری

حصہ د



عباسی دورِ حکو

تصنیف: ابی جعفر محمد بن ج
ترجمہ: سید محمد ابراہیم ایم ا

نفیس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ